مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا
رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ
سنن ابو داؤد شریف
مترجم اردو مع مختصر شرح
جلد دوم
تالیف: امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی (رفیق دار الافتاء دار العلوم دیوبند)
نظر ثانی: حافظ محبوب احمد خان
ناشر
مکتبۃ العلم
۱۸- اردو بازار لاہور، پاکستان

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اللہ کے رسولؐ جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جلد دوم

تالیف: امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: حافظ محبوب احمد خان

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

Ph:7231788-7211788

نام کتاب .... سنن ابوداؤد شریف جلد دوئم

تالیف: .... امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم .... مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: .... حافظ محبوبؒ احمد خان

طابع .... خالد مقبول

مطبع ....

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ☎ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور ☎ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸ - اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان ☎ 7211788

پارہ: ۱۱

کتاب المناسك

پارہ: ۱۲

كتاب النكاح

پارہ: ۱۳

کتاب الطلاق

کتاب الصیام

پارہ نمبر: ۱۵

کتاب الجهاد

پارہ: ۱۶

پارہ: ۱۷

پارہ : ۱۸

کتاب الضحایا

اول الصید

کتاب الوصایا

کتاب الفرائض

پارہ : ۱۹

کتاب الخراج والضحیٰ والامارۃ

پارہ : ۲۰

پارہ: ۲۱

اول کتاب الایمان والنذور

کتاب البیوع

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ (۱۱)

۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَيَعْلَى ابْنَا عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بُدْنَهُ فَنَحَرَ ثَلَاثِينَ بِيَدِهِ وَأَمَرَنِي فَنَحَرْتُ سَائِرَهَا۔

۱: ہارون بن عبداللہ' محمد' یعلی بن عبید' محمد بن اسحٰق' ابن ابی نجیح' مجاہد' حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے تیس اُونٹوں کو نحر کیا پھر مجھ کو حکم فرمایا تو میں نے باقی جس قدر اُونٹ تھے ان کو نحر کیا۔

۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا عِيسَى وَهَذَا لَفْظُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ قَالَ عِيسَى قَالَ ثَوْرٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِي وَقَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ أَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ إِلَيْهِ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ۔

۲: ابراہیم بن موسیٰ الرازی' مسدد' عیسیٰ' ابراہیم' ثور' راشد بن سعد' عبداللہ بن عامر بن لحی' عبداللہ بن قرط سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنوں میں سب سے بڑا اور عظیم اللہ کے نزدیک یوم النحر ہے (یعنی دس ذی الحجہ) پھر اس کے بعد والا دن یعنی ۱۱ ذی الحجہ کا دن افضل ہے۔ راوی نے کہا کہ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانچ چھ اُونٹ نحر کے لئے لائے گئے ہر ایک اُونٹ خود ذبح ہونے کے لئے آپ کے پاس آتا تھا تا کہ اس کو پہلے ذبح کیا جائے اور جب وہ اُونٹ نحر کر دیئے گئے اور وہ اپنی کروٹ پر گر گئے تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ آواز سے کچھ جملے ارشاد فرمائے جو کہ سمجھ میں نہیں آ سکے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاہے اس میں سے گوشت لے لے اور کاٹ کر لے جائے۔

ایک معجزہ:

واضح رہے کہ اُونٹ کا خود کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذبح کے لئے پیش کرنا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت اور فضیلت ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جانور بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے خوشی خوشی راہِ الٰہی میں اپنی جان قربان کرنا چاہتے تھے۔

۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۳: محمد بن حاتم' عبدالرحمٰن بن مہدی' عبداللہ بن مبارک' حرملہ بن عمران'

الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَزْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ غُرْفَةَ بْنَ الْحَارِثِ الْكِنْدِيَّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأُتِيَ بِالْبُدْنِ فَقَالَ ادْعُوا لِي أَبَا حَسَنٍ فَدُعِيَ لَهُ عَلِيٌّ فَقَالَ لَهُ خُذْ بِأَسْفَلِ الْحَرْبَةِ وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَعْلَاهَا ثُمَّ طَعَنَا بِهَا فِي الْبُدْنِ فَلَمَّا فَرَغَ رَكِبَ بَغْلَتَهُ وَأَرْدَفَ عَلِيًّا۔

عبداللہ بن حارث الازدی' حضرت عرفہ بن حارث الکندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقعہ پر موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اُونٹ پیش کئے گئے۔ آپ نے حضرت جارث بن کندی سے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم نیزے کا نیچے کا کونہ پکڑلو اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُوپر کا کونا پکڑا۔ پھر دونوں نے نحر کیا اُونٹوں کو جب آپ ﷺ نحر سے فارغ ہو گئے تو آپ ایک خچر پر سوار ہو کر چلے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کر لیا۔

بَاب كَيْفَ تُنْحَرُ الْبُدْنُ

باب: نحر کرنے کا طریقہ

۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا يَنْحَرُونَ الْبَدَنَةَ مَعْقُولَةَ الْيُسْرَى قَائِمَةً عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ قَوَائِمِهَا۔

۴: عثمان بن ابی شیبہ' ابوخالد الاحمر' ابن جریج' ابی زبیر' حضرت جابر' حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اُونٹ کو کھڑا کر کے بایاں پاؤں باندھ کر اس کو نحر کیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب: نحر اور ذبح میں فرق ہے۔ نحر کہتے ہیں کہ اونٹ کے سینہ میں نیزہ اور برچھی مارنا۔ اونٹ کے علاوہ دوسرے جانوروں کے گلوں پر چھری چلانا یہ ذبح کہلاتا ہے۔ اونٹ کو نحر کرنا افضل ہے اور باقی جانوروں گائے' بھینس' بکری وغیرہ کو ذبح کرنا افضل ہے نحر کا طریقہ یہ ہے کہ اونٹ کو کھڑا کر کے اس کی بائیں ٹانگ رسّی سے باندھ دی جائے پھر اس کے سینہ میں نیزہ مارا جائے تا کہ خون جاری ہو جائے اور گر پڑے قرآن کریم سے بھی اونٹ کا نحر کرنا ثابت ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ [الکوثر : ۲] اللہ تعالیٰ کے واسطے نماز پڑھو اور نحر کرو اس آیت کی تفسیر میں اونٹ کو نحر کرنا قرار دیا گیا ہے۔ صاحب فتح القدیر فرماتے ہیں کہ اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا افضل ہے اور اگر کھڑا نہ کیا جا سکے تو پھر بٹھا کر نحر کرنا افضل ہے بہ نسبت لٹا کر نحر کرنے کے۔ ان احادیث سے ایک مسئلہ اور ثابت ہوا کہ اونٹ کی رسّی' جھول' زنجیر کوئی بھی شے قصاب کو مزدوری میں نہیں دی جا سکتی ہے لہٰذا ان اشیاء کو صدقہ کرنا واجب ہے۔

۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمِنًى فَمَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ وَهِيَ بَارِكَةٌ فَقَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا

۵: احمد بن حنبل' ہشیم' یونس' حضرت زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ میں مقام منیٰ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ آپ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو اپنے اُونٹ کو نحر کرنا چاہتا تھا جبکہ اُونٹ بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اسے کھڑا کر کے اس کے پاؤں باندھ دو یہ محمد ﷺ

مُقَيَّدَةٌ سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

کی سنت ہے۔

٦ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَقْسِمَ جُلُودَهَا وَجِلَالَهَا وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا شَيْئًا وَقَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا۔

٦: عمرو بن عون، سفیان ابن عیینہ، عبدالکریم جزری، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے مجھ کو (قربانی کے) اُونٹوں کے نزدیک جانے کا حکم فرمایا (جس وقت ان کو نحر کیا جا چکا تھا) اور یہ کہ میں ان کی کھالوں اور جھولوں کو تقسیم کر دوں اور آپ نے مجھ کو یہ بھی حکم فرمایا کہ قصاب اور نحر کرنے والے کی مزدوری اور اُجرت اس میں سے نہ دوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ قصاب کی مزدوری اپنے پاس سے ادا کیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوا کہ ذبح کرنے والے کو قربانی کے جانور کی کسی شے سے مزدوری دینا جائز نہیں ہے نہ گوشت وغیرہ فروخت کر کے اور نہ ہی اس کے استعمال میں آنے والی شے جیسے جھول، رسّی، زنجیر وغیرہ کسی چیز کو اُجرت میں دینا جائز نہیں ہے بلکہ ان سب کو صدقہ کرنا ضروری ہے کتاب ''تاریخ قربانی'' و ''قربانی کے مسائل'' میں ان مسائل کی تفصیل ہے۔

بَاب فِي وَقْتِ الْإِحْرَامِ

باب: احرام باندھنے کا وقت

٧ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي خُصَيْفُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزَرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَا أَبَا الْعَبَّاسِ عَجِبْتُ لِاخْتِلَافِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي إِهْلَالِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِينَ أَوْجَبَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِذَلِكَ إِنَّهَا إِنَّمَا كَانَتْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةً وَاحِدَةً فَمِنْ هُنَاكَ اخْتَلَفُوا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَاجًّا فَلَمَّا صَلَّى فِي مَسْجِدِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْهِ أَوْجَبَ فِي مَجْلِسِهِ فَأَهَلَّ بِالْحَجِّ حِينَ فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ فَسَمِعَ ذَلِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ فَحَفِظْتُهُ عَنْهُ ثُمَّ رَكِبَ فَلَمَّا اسْتَقَلَّتْ

٧: محمد بن منصور، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، ابن اسحٰق، خصیف بن عبد الرحمٰن الجزری، حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا مجھے تعجب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اختلاف کیا آپ کے احرام باندھنے میں کہ آپ نے احرام کب باندھا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں اس چیز سے سب سے زیادہ واقف ہوں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے مدینہ منورہ تشرف لانے کے بعد) ایک ہی حج ادا فرمایا ہے اور اس حج کو حجۃ الوداع کہا جاتا ہے) اس وجہ سے لوگوں نے اختلاف کیا اور حضرت رسول کریم ﷺ حج کے ارادہ سے مدینہ منورہ سے نکلے تھے جس وقت آپ نے ذوالحلیفہ کی مسجد میں دو رکعات احرام کی ادا فرمائیں تو دو رکعات ادا فرمانے کے بعد آپ نے احرام باندھا اور حج کا تلبیہ پڑھا۔ بعض حضرات نے اس کو سنا اور میں نے اس کو یاد رکھا۔ جب آپ سوار ہوئے اور آپ کا اُونٹ سیدھا ہوا تو پھر آپ نے (تلبیہ پڑھا اور لبیک کہہ کر پکارا) بعض حضرات نے اس وقت سنا کیونکہ لوگ الگ الگ اور ایک

بِهِ نَاقَتُهُ أَهَلَّ وَأَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ وَذَلِكَ أَنَّ النَّاسَ إِنَّمَا كَانُوا يَأْتُونَ أَرْسَالًا فَسَمِعُوهُ حِينَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ يُهِلُّ فَقَالُوا إِنَّمَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا عَلَا عَلَى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ وَأَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ فَقَالُوا إِنَّمَا أَهَلَّ حِينَ عَلَا عَلَى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ وَايْمُ اللَّهِ لَقَدْ أَوْجَبَ فِي مُصَلَّاهُ وَأَهَلَّ حِينَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ وَأَهَلَّ حِينَ عَلَا عَلَى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ قَالَ سَعِيدٌ فَمَنْ أَخَذَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَهَلَّ فِي مُصَلَّاهُ إِذَا فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ۔

ایک گروہ آتے تھے تو ان حضرات نے اسی وقت سنا اور یہی سمجھے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے اسی وقت اہلال کیا کہ جب اُونٹ حضرت رسول کریم ﷺ کا سیدھا کھڑا ہوا۔ پھر آپ چلے اور جس وقت مقام بیداء جو کہ ایک بلند مقام ہے (چونکہ مقام ذوالحلیفہ سے آگے واقع ہے) اس پر چڑھے تو آپ نے پھر اہلال کیا۔ بعض حضرات نے سنا اور وہ حضرات یہی سمجھے کہ آپ نے اہلال کیا مقام بیداء کی بلندی پر اور اللہ کی قسم حالانکہ حضرت رسول کریم ﷺ نے جس جگہ نماز ادا فرمائی تھی اسی جگہ آپ نے اہلال کیا۔ پھر آپ نے اُونٹ کے سیدھے ہونے کے وقت اہلال کیا اور مقام بیداء کی بلندی پر اہلال کیا۔ جس شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو اختیار کیا اس نے اپنی دوگانہ رکعت سے فراغت کے بعد اپنی نماز پڑھنے کی جگہ سے اہلال کیا۔

خلاصۃ الباب: احرام کے لغوی معنی حرام کر دینے کے ہیں چونکہ حج کرنے والے پر کئی چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا یہ ظاہر کرنے کے واسطے کہ یہ چیزیں حرام ہوگئی ہیں ایک لباس جو دو چادروں پر مشتمل ہوتا ہے حج اور عمرہ کی نیت سے باندھا جاتا ہے۔ اس کو احرام کہتے ہیں۔ تلبیہ سے مراد: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ کی عبارت پڑھنا ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک احرام کی دو رکعت پڑھ کر تلبیہ کہے اور احرام شروع کر دے یہی افضل اور مسنون ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک دو رکعت پڑھنے کے بعد جب سواری پر بیٹھے اس وقت تلبیہ پڑھنا افضل ہے حنفیہ کی دلیل حدیث ابن عباسؓ ہے جس میں ابن عباسؓ نے صراحت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے احرام کو سب نے خود دیکھا۔

٨ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْدَاؤُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

٨: قعنبی‘ مالک‘ موسیٰ بن عقبہ‘ سالم بن عبداللہ‘ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ یہ مقام بیداء ہے کہ جس کے متعلق تم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتے ہو حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مسجد ذوالحلیفہ میں اہلال کیا۔

٩ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ

٩: قعنبی‘ مالک‘ سعید بن ابی سعید‘ حضرت عبید بن جریج سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تم کو میں نے چار اس قسم کے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی بھی یہ کام نہیں کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ وہ کونسی باتیں ہیں اے ابن جریج؟ تو انہوں نے کہا میں نے تم کو اس طرح

جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

سے دیکھا ہے کہ تم طواف میں صرف رُکن یمانی اور حجر اسود کو چھوتے ہو اور میں نے دیکھا کہ تم صرف اس چمڑے کے بالوں کے جوتے استعمال کرتے ہو کہ جن پر بال نہیں ہوتے اور میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ تم زرد رنگ کا خضاب کرتے ہو اور میں نے دیکھا کہ جب تم مکہ مکرمہ میں ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں اور آپ احرام نہیں باندھتے مگر آٹھ تاریخ کو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ ارکانِ حج کی کیفیت ادا کرتے وقت میں نے رسول کریم کو حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی رکن کو حج میں چھوتے ہوئے نہیں دیکھا ہے اور آپ کے مبارک جوتوں کی کیفیت یہ ہے کہ میں نے آپ کو اس طرح کے چمڑے کے جوتے استعمال کرتے ہوئے دیکھا کہ جس میں بال نہیں تھے اور آپ ان جوتوں کو پہنے پہنے وضو کر لیا کرتے تھے۔ اس لئے میں بھی ان جوتوں کو استعمال کرنا پسند کرتا ہوں اور جہاں تک زرد رنگ کا تعلق ہے تو اس بارے میں یہ ہے کہ میں نے رسول کریم کو زرد رنگ کا خضاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس وجہ سے میں بھی زرد رنگ کا خضاب پسند کرتا ہوں اور احرام کی حالت یہ ہے کہ آپ لبیک نہیں پکارتے تھے یہاں تک کہ آپ کا اُونٹ سیدھا کھڑا ہو جاتا چلنے کے لئے۔

خُلاصَةُ الْبَابِ: حاصل حدیث یہ ہے کہ مذکورہ کام ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ کو ہوتا ہے اس وجہ سے کہ میں آٹھ تاریخ کو احرام باندھتا ہوں۔

١٠: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهَلَّ۔

١٠: احمد بن حنبل' محمد بن بکر' ابن جریج' محمد بن المنکدر' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں چار رکعت نمازِ ظہر کی ادا فرمائیں پھر مقام ذوالحلیفہ میں جا کر نمازِ عصر کی دو رکعت ادا فرمائیں۔ پھر رات کو اسی جگہ قیام فرمایا اور جس وقت صبح ہو گئی تو آپ اپنے اُونٹ پر سوار ہوئے اور سیدھے ہوتے وقت اہلال کیا (لبیک کہہ کر پکارا)

١١: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

١١: احمد بن حنبل' روح' اشعث' حسن' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے نمازِ ظہر ادا فرمائی اس کے بعد آپ اپنے اُونٹ پر سوار ہوئے جس وقت آپ مقامِ بیداء کی پہاڑی

رَاحِلَتُهُ فَلَمَّا عَلَا عَلَى جَبَلِ الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ۔

پر چڑھے تو اہلال کیا (یعنی لبیک کہہ کر پکارا)۔

۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ طَرِيقَ الْفُرْعِ أَهَلَّ إِذَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَإِذَا أَخَذَ طَرِيقَ أُحُدٍ أَهَلَّ إِذَا أَشْرَفَ عَلَى جَبَلِ الْبَيْدَاءِ۔

۱۲: محمد بن بشار' وہب بن جریر' محمد بن اسحٰق' ابوالزناد' حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مقام فرع کے راستہ سے مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہلال کیا کرتے تھے' جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُونٹ سیدھا ہوتا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ اُحد کے راستہ سے تشریف لے جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہلال کیا کرتے۔ بیداء کی پہاڑی پر چڑھ کر۔

بَابُ الْاِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

باب: حج کے دوران شرط لگانے کا بیان

۱۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ أَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَكَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَحِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ حَبَسْتَنِي۔

۱۳: احمد بن حنبل' عباد بن عوام' ہلال بن خباب' حضرت عکرمہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت ضباعہ بنت حضرت زبیر رضی اللہ عنہما خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں حج کرنا چاہتی ہوں لیکن میں شرط کرسکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ تو انہوں نے کہا میں کس طرح کہوں؟ آپ نے فرمایا یوں کہو: ((اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ)) اور میرے احرام کھولنے کی جگہ وہی جگہ ہوگی جہاں تو مجھے روک لے۔

خلاصۃ الباب: امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک شرط لگانا مؤثر ہے یعنی اگر احرام باندھنے کے وقت ایسا عذر پیش آ گیا کہ میں مرجاؤں گا تو معمولی عذر کی وجہ سے بھی حج یا عمرہ کو ترک کرسکتا ہے۔ حنفیہ مالکیہ کے نزدیک اشتراط وفی الحج والعمرہ مؤثر نہیں خواہ شرط نہ لگائے مجبوری کی صورت میں احصار کے احکام جاری ہوں گے اور بغیر سخت مجبوری کے حج وعمرہ کو نہ جانا جائز نہیں ان حضرات کی دلیل ترمذی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا اثر ہے کہ وہ شرائط فی الحج کا انکار کرتے تھے اور فرماتے: لیس حسبکم سنتۃ بنیکم کہا تمہارے لیے تمہارے نبی کریم ﷺ کا طریقہ کافی نہیں۔ حدیث کا جواب یہ ہے کہ حضور ﷺ کی طرف سے اجازت ملنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اگر شرط نہ لگائے تو احصار ہی نہیں پایا جائے گا۔

بَابٌ فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ

باب: صرف حج کرنے کا بیان

۱۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ

۱۴: قعنبی' مالک' عبدالرحمٰن بن قاسم' قاسم' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حج اِفراد کیا یعنی آپ ﷺ نے صرف

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ۔ حج کی نیت کی قران اور تمتع نہیں کیا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: حج کی تین قسمیں ہیں (۱) حج افراد (۲) قران (۳) تمتع۔ تو حج کرنے والوں کی بھی تین قسمیں ہوگئیں: (۱) مفرد (۲) قارن (۳) متمتع۔ مفرد اسے کہتے ہیں جو صرف حج کا احرام باندھے۔ چنانچہ صرف حج کا احرام باندھنے اور صرف حج پر اکتفاء کرنے کو افراد کہتے ہیں۔ قارن اسے کہتے ہیں جو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ کر پہلے عمرہ کرے اور پھر حج کرے چنانچہ اس طرح حج اور عمرہ کرنے کو قران کہتے ہیں۔ متمتع اسے کہتے ہیں کہ جو حج کے مہینوں میں میقات سے عمرہ کا احرام باندھے اور عمرہ کے افعال ادا کرے پھر اگر قربانی کا جانور ساتھ لایا ہو تو احرام باندھے پہلے اور اگر ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ نہ لایا ہو تو احرام سے نکل آئے اور مکہ مکرمہ میں مقیم رہے جو جب حج کے دن آئیں تو حج کا احرام حرم سے باندھے اور حج کرے چنانچہ حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کرنا اور عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد وطن جانے سے پہلے بغیر احرام کھولے (اگر قربانی ساتھ لایا ہو) یا احرام کھول کر پھر حج کے دنوں میں حرم سے حج کا احرام باندھ کر حج کرنے کو تمتع کہتے ہیں یہ اجمال تھا۔ حنفیہ کے نزدیک تینوں صورتوں میں سے قران سب سے افضل ہے۔ امام احمد بن حنبل اور امام مالک کی مشہور روایت یہی ہے کہ حج تمتع افضل ہے۔ امام شافعی کے نزدیک حج افراد افضل ہے۔ منشاء اختلاف حضور ﷺ کا حجۃ الوداع میں عمل ہے صحابہ سے روایات تینوں قسم کی ہیں۔ باب کی پہلی روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حج افراد کے بارے میں اور آئندہ باب کی پہلی روایت میں قران کا ذکر ہے اور آئندہ باب کی دسویں روایت میں تمتع کا ذکر ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اب سوال یہ ہے کہ حضور ﷺ نے حجۃ الوداع میں کس قسم کے لیے احرام باندھا تھا کیا آنحضرت ﷺ قارن تھے یا مفرد یا متمتع۔ تو اس بارے میں مختلف احادیث منقول ہیں بعض احادیث سے آپ ﷺ کا مفرد بالحج ہونا معلوم ہوتا ہے اور دیگر احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ قارن تھے اور بعض احادیث سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ متمتع تھے لہٰذا ان تمام ابواب کی احادیث میں تطبیق یوں کی جا سکتی ہے کہ بعض لوگوں نے احرام باندھتے وقت آنحضرت ﷺ سے صرف حج کا تلبیہ ہی سنا اور لفظ عمرہ نہیں سنا اور لہٰذا انہوں نے یہ کہا کہ آپ ﷺ مفرد تھے۔ بعض نے لبیك بحجة عمرة وغیرہ سنا لہٰذا انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ قارن تھے اور بعض نے لبیك لعمرة سنا انہوں نے یہ کہا کہ آپ ﷺ متمتع تھے اور یہ بھی احتمال ہے آپ ﷺ نے مختلف اوقات میں مختلف قسم کے الفاظ ارشاد فرمائے ہوں لہٰذا جس نے جو کچھ سنا وہی روایت کیا۔ ان سب سے ترجیح قران کو ہے کیونکہ جو قران نقل کر رہے ہیں انہوں نے تینوں قسم کا تلبیہ سنا کیونکہ قارن تینوں قسم کا تلبیہ پڑھتا ہے نیز قران کا تلبیہ نقل کرنے والے زیادت کو ثابت کر رہے ہیں اور مثبت زیادۃ ہی کو ترجیح ہوتا ہے۔ احناف کے نزدیک قران کے افضل ہونے کے دلائل میں سے ایک احادیث ابوداؤدؒ ہیں (۲) صحیح بخاری میں حضرت جابرؓ کی روایت میں حضرت عائشہؓ کا قول مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے عرض کیا: تنطلقون بحجة و عمرة ونطلق بحجة کہ آپ لوگ تو حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے چل رہے ہیں اور میں صرف حج کی نیت سے چلتی ہوں۔ اس لیے اگر چہ قران اور تمتع دونوں کا احتمال ہے لیکن تمتع بالاتفاق منفی ہونے کی وجہ سے قران متعین ہے۔ نیز اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے علاوہ بیشتر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی قران کیا تھا (۳) صحیح مسلم میں حضرت علیؓ کا قول مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا: لقد علمت انا قد تمتعنا مع رسول الله ﷺ فقال اجل تحقیق آپ جانتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ تمتع کیا تو حضرت عثمانؓ نے جواباً فرمایا ہاں۔ یہاں بھی تمتع اصطلاحی مراد نہیں بلکہ تمتع لغوی یعنی قران مراد

ہے۔اس کے علاوہ جامع ترمذی اور سنن نسائی اور مسند احمد میں بھی قران کے افضلیت پر آثار شاہد ہیں نیز قران کی روایات تعداد کے لحاظ سے افراد کی روایات کے بالمقابل زیادہ ہیں اور افرادی روایات تمام تر فعل ہیں لیکن قرآن کی احادیث فعلی بھی ہیں اور قولی بھی اور قولی فعلی کے مقابلہ میں راجح ہوتی ہے۔

١٥ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُوَافِينَ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ قَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَأَمَّا أَنَا فَأُهِلُّ بِالْحَجِّ فَإِنَّ مَعِي الْهَدْيَ ثُمَّ اتَّفَقُوا فَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ قَالَ ارْفِضِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي قَالَ مُوسَى وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَقَالَ سُلَيْمَانُ وَاصْنَعِي مَا يَصْنَعُ الْمُسْلِمُونَ فِي حَجِّهِمْ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الصَّدَرِ أَمَرَ يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَبْدَالرَّحْمَنِ فَذَهَبَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ زَادَ مُوسَى فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَضَى اللَّهُ عُمْرَتَهَا وَحَجَّهَا قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ هَدْيٌ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ مُوسَى فِي

١٥:سلیمان بن حرب' حماد بن زید (دوسری حدیث) موسیٰ بن اسماعیل' حماد یعنی ابن سلمہ (تیسری حدیث) موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جس وقت ماہ ذی الحجہ کا چاند نظر آیا تو ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔پس جب آپ مقام ذوالحلیفہ میں پہنچے تو فرمایا جو شخص چاہے تو حج کا احرام باندھ لے اور جو چاہے عمرہ کا احرام باندھے۔موسیٰ بن وہب کی روایت میں کہا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر میں ہدی نہ رکھتا تو میں عمرہ کا احرام باندھتا (اور جب ہدی ساتھ ہوتی تو احرام نہیں کھول سکتا بغیر حج سے فراغت کے) موسیٰ نے حماد بن سلمہ کی روایت میں کہا ہے کہ آپ نے اس طرح فرمایا کہ لیکن میں تو حج کا احرام باندھوں گا کیونکہ میرے ساتھ ہدی ہے آگے روایت میں سب راویوں کا اتفاق ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں ان لوگوں میں تھی جنہوں نے میقات سے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔بہر حال دورانِ حج راستہ میں مجھ کو ماہواری آنا شروع ہوگئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہو؟ میں نے کہا بہتر ہوتا کہ میں اس سال عمرہ کے لئے نہ نکلی ہوتی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا حال دیکھ کر فرمایا کہ تم عمرہ چھوڑ دو اور اپنا سر کھول لے اور تم کنگھی کر لو اور موسیٰ نے کہا کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تم حج کا احرام باندھ لو اور سلیمان نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمان جو کام کرتے ہیں تم بھی وہ کام کر لو پھر جب واپسی کی رات آئی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن کو حکم فرمایا تو وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی بہن کو مقامِ تنعیم لے گئے انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور طواف کعبہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا حج اور عمرہ دونوں کو مکمل کیا۔ہشام نے بیان کیا کہ اس میں کوئی

حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْبُطْحَاءِ طَهُرَتْ عَائِشَةُ۔

ہدی نہیں آئی۔ حماد بن سلمہ سے روایت ہے کہ بطحا کی رات میں عائشہ رضی اللہ عنہا حیض سے پاک ہوگئیں یعنی ماہواری بند ہوگئی۔

خُلاصَةُ الْبَابِ: مذکورہ بالا حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مقامِ تنعیم لے جانے کا تذکرہ ہے۔ واضح رہے کہ تنعیم غارِ حراء سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور آج کل اسی جگہ سے عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے اور مذکورہ بالا حدیث بطحا کی رات کا جو تذکرہ ہے تو اس سے مُراد مقامِ منیٰ میں رہنے کی رات ہے۔

۱۶: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يُحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ۔

۱۶: قعنبی، عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابوالاسود، محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل، عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال نکلے، تو ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا جس نے عمرہ کا احرام باندھا تو اس نے عمرہ کر کے احرام کھولا اور جس نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا یا صرف حج کا اُس نے دسویں ذی الحجہ کو احرام کھولا۔

حج تمتع، حج قران اور اِفراد کی تعریف:

میقات سے حج کے مہینوں میں صرف عمرہ کا احرام باندھ کر جانا پھر حج کے دنوں میں مکّہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھنا اس کو حج تمتع کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں انسان عمرہ کا احرام کھول کر فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور حج قران یہ ہے کہ میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا جائے اور اس میں انسان عمرہ کر کے احرام باندھے ہوئے مکّہ مکرمہ میں رہتا ہے اور وہ حج سے فراغت کے بعد احرام کھولتا ہے اور حج اِفراد یہ ہے کہ صرف حج ہی کا احرام باندھا جائے۔ حج کی یہ تینوں قسمیں صحیح ہیں۔ البتہ افضلیت میں قدرے اختلاف ہے۔ احناف کے ہاں ان تینوں میں افضل حج قران ہے۔

۱۷: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ زَادَ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَحَلَّ

۱۷: ابن السرح، ابن وہب، مالک، حضرت ابوالاسود سے بھی اسی طرح روایت ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ جس شخص نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اس نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا۔

۱۸: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ

۱۸: قعنبی، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ حجۃ الوداع میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ہم لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے ساتھ ہدی ہو تو وہ شخص حج اور عمرہ

اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا۔

دونوں کا احرام باندھ لے پھر وہ شخص احرام نہ کھولے۔ یہاں تک کہ وہ دونوں سے فراغت حاصل کر لے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں مکہ مکرمہ حالت حیض میں آئی۔ چنانچہ میں نے طواف کیا اور نہ ہی میں نے صفا اور مروہ کی سعی کی اور میں نے اس معاملہ کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپ نے فرمایا کہ تم اپنے سر کے بال کھول لو اور کنگھی کر لو اور عمرہ چھوڑ دو اور حج کا احرام باندھ لو کہتی ہیں کہ میں نے اسی طرح کیا۔ ہم لوگ جب حج کر چکے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مقامِ تنعیم بھیجا تو میں نے عمرہ کیا اور رسول کریم ﷺ نے فرمایا یہ عمرہ تمہارے عمرہ کا بدل ہے تو یہ بات سن کر جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ لوگ طواف اور سعی کر کے حلال ہو گئے اس کے بعد انہوں نے حج کے لئے دوسرا طواف کیا اور جس وقت وہ لوگ مقام منیٰ سے واپس آئے اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا ان لوگوں نے ایک ہی طواف کیا۔

۱۹ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ يَا عَائِشَةُ فَقُلْتُ حِضْتُ لَيْتَنِي لَمْ أَكُنْ حَجَجْتُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّمَا ذَلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَقَالَ انْسُكِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ فَلَمَّا دَخَلْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَتْ وَذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

۱۹: ابوسلمہ' موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حضرت عبدالرحمٰن بن ابی القاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نے لبیک کہا حج کا اور جس وقت ہم مقامِ سرف میں پہنچ گئے تو مجھ کو حیض آ گیا تو حضرت رسول کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے' میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ تم کیوں رو رہی ہو؟ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ) میں نے کہا کہ یہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ میں حج کے لئے اس سال نہ آتی۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو وہ چیز ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تمام بیٹیوں کے لئے لکھ دی ہے۔ تم تمام ارکان اسی طرح سے پورے کرو علاوہ طواف کے۔ جس وقت ہم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کا دِل چاہے وہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ بنا لے لیکن وہ شخص ایسا نہیں کر سکتا جس کے ساتھ ہدی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے اپنی ازواج رضی اللہ عنہن کی جانب سے دسویں ذی الحجہ کو ایک گائے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ يَوْمَ النَّحْرِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْبَطْحَاءِ وَطَهُرَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَرْجِعُ صَوَاحِبِي بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِالْحَجِّ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَذَهَبَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَلَبَّتْ بِالْعُمْرَةِ۔

ذبح کی۔ جب بطحا کی رات میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حیض سے پاک ہو گئیں تو انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ساتھ والی خواتین حج اور عمرہ کر کے واپس ہوں گی اور میں صرف حج کر کے واپس ہوں گی۔ یہ سن کر آپ نے حضرت عبدالرحمٰن کو حکم فرمایا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مقامِ تنعیم لے گئے انہوں نے اس جگہ سے عمرہ کا احرام باندھا۔

حج کے احرام کو عمرہ بنانا:

مذکورہ بالا حدیث میں آپ نے جو حج کے احرام کو عمرہ بنانے کے بارے میں فرمایا ہے یہ حکم اسی سال کے لئے مخصوص تھا اب کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ بلا وجہ شرعی حج کو عمرہ بنائے۔ لیکن حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اب بھی مذکورہ صورت میں حج کو عمرہ بنانا درست ہے۔ اس جگہ یہ بات سمجھ لینا ضروری ہے کہ جس عورت کو حالتِ حج میں حیض آ جائے تو طواف کے علاوہ اس کے لئے تمام ارکان ادا کرنا درست ہے۔

۲۰ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يُحِلَّ فَأَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ۔

۲۰: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج ادا کرنے کے لئے نکلے اور ہمارا خیال تھا کہ یہ حج ہی (کا احرام) ہے تو جس وقت ہم لوگ پہنچے تو ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن حضرات کو کہ جن کے پاس ہدی نہ تھی حلال ہونے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ وہ حضرات حلال ہو گئے جن کے پاس ہدی نہ تھی۔

خلاصۃ الباب: واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث میں حلال ہونے کا مطلب ہے احرام کی حالت سے باہر آنا اور احرام کھولنا۔

۲۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمَا سُقْتُ الْهَدْيَ قَالَ مُحَمَّدٌ أَحْسَبُهُ قَالَ وَلَحَلَلْتُ مَعَ الَّذِينَ أَحَلُّوا مِنَ الْعُمْرَةِ قَالَ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ أَمْرُ النَّاسِ وَاحِدًا۔

۲۱: محمد بن یحییٰ بن فارس' عثمان بن عمر' یونس' زہری' عروہ' عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھ کو پہلے سے اس حالت کا علم ہوتا جو بعد میں ہوا تو میں بھی اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا۔ حدیث کے راوی محمد بیان فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی لوگوں کے ساتھ عمرہ سے فراغت کے بعد احرام کھول دیتا اور حلال ہو جاتا تا کہ تمام حضرات ایک ہی جیسی حالت میں ہو جاتے۔

محرم سے متعلق ایک مسئلہ:

اس موقعہ پر یہ مسئلہ بھی پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ جو شخص حج کا احرام باندھ کر آئے اور وہ شخص حج میں ہدی ہمراہ نہ لے کر

آئے تو وہ شخص طواف اور سعی کر کے احرام کھول سکتا ہے۔ آپ نے حجۃ الوداع میں آسانی کے لئے لوگوں کو اس قسم کا حکم فرمایا تاکہ مشرکین کی مخالفت ہو جائے بعض حضرات نے اس جگہ اشکال کیا تو آپ سخت ناراض ہوئے اگرچہ اب یہ حکم نہیں ہے بلکہ جو شخص حج کا احرام باندھ کر آئے یا حج اور عمرہ دونوں کا وہ شخص احرام نہ کھولے جب تک وہ حج سے فراغت نہ حاصل کرے۔ حضرت امام ابوحنیفہ' امام شافعی' امام مالک رحمۃ اللہ علیہم تینوں حضرات کا یہی فرمانا ہے اور جمہور علماءِ کرام کی بھی یہی روایت ہے لیکن امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ظاہری حضرات کے نزدیک یہ حکم جو کہ حدیثِ بالا میں مذکور ہے وہ تا قیامت باقی ہے۔

۲۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ مُهِلَّةً بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بِسَرِفَ عَرَكَتْ حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا فَقَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَحْلُلْ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتْ الْمَوَاقِفَ حَتَّى إِذَا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۲: قتیبہ بن سعید' لیث' ابی الزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ؐ کے ہمراہ حج اِفراد کا احرام باندھ کر آئے جبکہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ جس وقت ہم لوگ مقامِ سرف (جو کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع ہے وہاں پر پہنچے تو ان کو حیض آ گیا۔ جس وقت ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو ہم نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔ رسول کریم ؐ نے ہم لوگوں کو حکم فرمایا کہ جس شخص کے ساتھ ہدی نہیں ہے وہ شخص احرام کھول ڈالے اور حلال ہو جائے۔ اس پر ہم نے معلوم کیا کہ ہمارے واسطے کون کونسی اشیاء حلال ہو جائیں گی' آپ نے فرمایا تمام چیزیں ہمارے واسطے حلال ہو جائیں گی اسکے بعد ہم نے اپنی بیویوں سے ہم بستری کی (چونکہ ہم لوگ حلال ہو چکے تھے اور احرام کھول چکے تھے) اور ہم نے خوشبو لگائی اور کپڑے تبدیل کئے۔ حالانکہ عرفہ میں چار رات باقی رہ گئی تھیں۔ اس کے بعد ہم نے احرام باندھا۔ ۸ ذی الحجہ کو اور رسول کریم ؐ عائشہ صدیقہ ؓ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے دیکھا کہ عائشہ صدیقہ ؓ رو رہی ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم کس وجہ سے رو رہی ہو؟ اس نے کہا کہ مجھ کو حیض آ گیا ہے۔ تمام لوگوں نے احرام کھول دیا لیکن میں نے احرام نہیں کھولا اور نہ ہی میں (حالت حیض میں ہونے کی وجہ سے) بیت اللہ شریف کا طواف کر سکی۔ اب لوگ حج کے واسطے جانے لگے۔ آپ نے فرمایا عورت کو حیض آنا تو ایک قدرتی چیز ہے (جو کہ اس کے اختیار سے باہر ہے) اور اللہ تعالیٰ نے آدم کی صاحب زادیوں کے واسطے حیض مقرر کر دیا ہے اس وجہ سے تم غسل کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ انہوں نے غسل کیا اور تمام ارکانِ حج ادا کئے جس وقت حیض سے پاک ہو گئیں تو خانہ کعبہ کا طواف کیا

وَسَلَّمَ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حِينَ حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذَلِكَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ۔

اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر فرمایا کہ اب تم حج اور عمرہ دونوں سے فارغ ہو گئیں۔ عائشہ صدیقہؓ نے خدمت نبوی میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھ کو اس بات کا احساس ہے کہ میں نے ابتداء میں طواف نہیں کیا۔ اس پر آپ نے عبدالرحمنؓ سے کہا کہ تم ان کو لے جاؤ اور ان کو مقام تنعیم سے عمرہ کرا آؤ اور یہ واقعہ حصبہ کی رات میں پیش آیا۔

حصبہ کی رات کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث میں حصبہ کی رات کا مطلب یہ ہے کہ یہ واقعہ چودھویں رات یعنی ماہ ذی الحجہ کی ۱۴ تاریخ کی رات میں پیش آیا۔ اس رات کو حاجی حضرات وادی محصب میں اُترتے ہیں یا مذکورہ بالا واقعہ ۱۳ ویں ذی الحجہ کی رات میں پیش آیا کہ جس وقت دو تاریخ کو منیٰ سے واپس آتے ہیں اور محصب اور حصبہ ایک جگہ کا نام ہے جو کہ مکّہ مکرمہ کے نزدیک واقع ہے اور منیٰ سے واپسی میں راستہ میں یہ جگہ آتی ہے۔

۲۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ بِبَعْضِ هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ ثُمَّ حُجِّي وَاصْنَعِي مَا يَصْنَعُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّي۔

۲۳: احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' ابن جریج' حضرت ابوزبیر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اپنے اس فرمان کہ: ''تم حج کا احرام باندھ لو'' کے بعد فرمایا اور دوسرے حاجی حضرات کی طرح حج کرو لیکن طواف نہ کرو اور نماز نہ پڑھو۔ (حیض آنے کی وجہ سے)

۲۴ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ خَالِصًا لَا يُخَالِطُهُ شَيْءٌ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَطُفْنَا وَسَعَيْنَا ثُمَّ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَحِلَّ وَقَالَ لَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ ثُمَّ قَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مُتْعَتَنَا هَذِهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَلْ هِيَ لِلْأَبَدِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ سَمِعْتُ عَطَاءَ

۲۴: عباس بن ولید بن مرید' الولید' الاوزاعی' ایک شخص کہ جس نے حضرت عطاء بن ابی رباح سے سنا اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف حج کا احرام باندھا اور کسی چیز کی نیت نہیں کی جس وقت ہم لوگ مکہ مکرمہ میں پہنچے تو ماہ ذی الحجہ کی چار راتیں گزر گئیں تھیں ہم لوگوں نے طواف کعبہ کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔ اس کے بعد ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم احرام کھول دیں اور فرمایا کہ اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ اس وقت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! یہ رعایت آپ نے ہم کو اسی سال کے لئے دی ہے یا ہمیشہ کے واسطے دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لئے۔ امام اوزاعی نے بیان کیا کہ میں نے عطاء بن ابی رباح کو اسی طرح

بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يُحَدِّثُ بِهٰذَا فَلَمْ أَحْفَظْهُ حَتَّى لَقِيتُ ابْنَ جُرَيْجٍ فَأَثْبَتَهُ لِي۔

بیان کرتے ہوئے سنا تھا لیکن مجھے یہ روایت یاد نہیں رہی البتہ جس وقت بعد میں ابن جریج سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے روایت یاد کرا دی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال:

مذکورہ بالا حدیث سے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال فرمایا ہے جو شخص حج کا احرام باندھ کر آئے اور ہدی اس کے ساتھ نہ ہو تو وہ طواف اور سعی کر کے احرام کھول سکتا ہے۔

۲۵ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا طَافُوا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اجْعَلُوهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ قَدِمُوا فَطَافُوا بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۲۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قیس بن سعد' عطاء بن ابی رباح' جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم مکہ مکرمہ تشریف لائے' جس وقت چار رات ذی الحجہ کی گزر گئیں اور جس وقت طواف ادا کر چکے اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر چکے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ اس حج کو عمرہ بنا لو اور مگر جس شخص کے ساتھ ہدی ہو وہ نہ کرے اور جب آٹھویں تاریخ ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حج کا احرام باندھا اور جس وقت ۱۰ویں تاریخ ہوگئی تو انہوں نے خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہیں کی۔

آپ ﷺ کی دوسری مرتبہ سعی نہ کرنے کی وجہ:

آپ نے دوسری مرتبہ سعی اس وجہ سے نہیں کی کیونکہ پہلی سعی کافی تھی لیکن جو شخص حج سے پہلے سعی نہ کرے اس کو طواف زیارت کے بعد سعی کرنا لازم ہے لیکن سعی کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ جس وقت دل چاہے سعی کر سکتا ہے۔

۲۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ هَدْيٌ إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً يَطُوفُوا ثُمَّ

۲۶: احمد بن حنبل' عبدالوہاب ثقفی' حبیب المعلم' عطاء' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے احرام حج کا باندھا اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی احرام باندھا اور ان دنوں میں حضرت رسول کریم ﷺ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے پاس ہدی موجود نہیں تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ملک یمن سے تشریف لائے تھے ان کے ساتھ ہدی موجود تھی اور انہوں نے وہی نیت کی جو بنت رسول اللہ ﷺ نے کی تھی پھر آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ حج کو عمرہ کر لیں اور حج کے بجائے عمرہ ادا کر لیں اور طواف اور سعی کر کے بال کٹائیں اور احرام کھول دیں لیکن جس کے ساتھ ہدی ہو وہ شخص احرام نہ کھولے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کیا

يُقَصِّرُوا وَيُحِلُّوا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوا أَنَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذُكُورُنَا تَقْطُرُ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ۔

ہم لوگ منیٰ میں ایسی حالت میں داخل ہوں کہ ہمارے عضومخصوص سے منی نکل رہی ہو۔ بہرحال جس وقت رسول کریم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا اگر میں پہلے سے اس بات سے واقف ہوتا تو میں اپنے ساتھ ہدی نہ لے کر آتا اور اگر میرے ساتھ ہدی موجود نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ بالا حدیث میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جو اپنے عضومخصوص سے منی کے خارج ہونے کے بارے میں فرمایا ہے اس کا مطلب ہے کہ ہم لوگوں پر اپنی عورتوں سے صحبت کو کچھ وقت نہ گزرا ہو کہ حج کے واسطے روانہ ہو جائیں اور یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بطور مبالغہ کے کہی تھی اور دوسری بات یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا خیال یہ تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ هَذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ وَقَدْ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مُنْكَرٌ إِنَّمَا هُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۲۷: عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن جعفر، شعبہ، الحکم، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ عمرہ وہ ہے کہ جس نے ہم لوگوں سے نفع حاصل کیا تو جس شخص کے ساتھ ہدی موجود نہ ہو تو وہ حلال ہو جائے اور اس کے لئے سب چیزیں حلال ہو گئیں اور قیامت تک اس کا عمرہ حج میں داخل ہو گیا امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور اس کا مرفوع کرنا منکر ہے۔

۲۸: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا النَّهَّاسُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَهَلَّ الرَّجُلُ بِالْحَجِّ ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ وَهِيَ عُمْرَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاءٍ دَخَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ خَالِصًا فَجَعَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ عُمْرَةً۔

۲۸: عبید اللہ بن معاذ، معاذ، النہاس، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت کوئی شخص حج کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہو اور وہ طواف اور سعی کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ حلال ہو گیا اور اس شخص کا احرام عمرہ کا احرام ہو گا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن جریج نے ایک آدمی کے واسطہ سے حضرت عطاء سے روایت کیا کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم صرف حج کا احرام باندھ کر داخل ہوئے تو حضرت رسول کریم ﷺ نے اس کو عمرہ سے تبدیل فرما دیا۔

۲۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَوْكَرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ ابْنُ مَنِيعٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْمَعْنَى

۲۹: حسن بن شوکر، احمد بن منیع، ہشیم، یزید بن ابی زیاد، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا۔ جس وقت آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے

عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ ابْنُ شَوْكَرٍ وَلَمْ يُقَصِّرْ ثُمَّ اتَّفَقَا وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ الْهَدْيِ وَأَمَرَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَطُوفَ وَأَنْ يَسْعَى وَيُقَصِّرَ ثُمَّ يَحِلَّ زَادَ ابْنُ مَنِيعٍ فِي حَدِيثِهِ أَوْ يَحْلِقَ ثُمَّ يَحِلَّ۔

تو آپ نے بیت اللہ شریف کا طواف فرمایا اور آپ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔ ابن شوکر نے کہا کہ آپ نے بال کتروائے نہ احرام کھولا کیونکہ ہدی آپ کے ساتھ تھی اور جو شخص ہدی ساتھ نہیں لے کر آیا تھا اس کو آپ نے طواف و سعی کرنے اور بال کترواکر احرام کھولنے کا حکم فرمایا ابن منیع نے بال کتروانے کے بجائے بال منڈانے کا ذکر کیا ہے۔

۳۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو عِيسَى الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَشَهِدَ عِنْدَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ يَنْهَى عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ۔

۳۰: احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، حیوۃ، ابوعیسیٰ الخراسانی، عبداللہ بن القاسم، حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور اُس نے کہا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرضِ وفات میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے قبل عمرہ ادا کرنے سے منع فرمایا۔

ایک ضعیف حدیث:

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث کی سند ضعیف ہے یا اس کا یہ مطلب ہے کہ حج پہلے کرنا مستحب ہے اس وجہ سے کہ حج فرض ہے اور عمرہ کرنا فرض نہیں ہے یا یہ ہے کہ حج کا ایک وقت مقرر ہے اور عمرہ کرنا ہر وقت درست ہے اس کے لئے کسی وقت کی قید نہیں ہے۔

۳۱ : حَدَّثَنَا مُوسَى أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ خَيْوَانَ بْنِ خَلْدَةَ مِمَّنْ قَرَأَ عَلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كَذَا وَكَذَا وَعَنْ رُكُوبِ جُلُودِ النُّمُورِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالُوا أَمَّا هَذَا فَلَا فَقَالَ أَمَا إِنَّهَا مَعَهُنَّ وَلَكِنَّكُمْ نَسِيتُمْ۔

۳۱: موسیٰ ابوسلمہ، حماد، قتادہ، ابی شیخ الہنائی، خیوان بن خلدہ کہ جنہوں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بصرہ میں تعلیم حاصل کی انہوں نے نقل کیا کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے عرض کیا کہ تم لوگ واقف ہو کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فلاں فلاں باتوں سے منع فرمایا اور آپ نے چیتوں کی کھال پر سواری کرنے کو منع فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے قران سے منع فرمایا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم اس بات کا علم نہیں رکھتے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ اس بات سے بھی آپ نے ممانعت فرمائی کیا تم بھول گئے۔

کونسا حج سب سے زیادہ افضل ہے؟

مذکورہ بالا روایت نمبر ۳۱ پر دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق نہیں ہے اس وجہ سے کہ قران اکثر علمائے کرام کے نزدیک افضل ہے اس کے بعد تمتع' اس کے بعد اِفراد اور قران کے سب سے زیادہ افضل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں حج اور عمرہ دونوں کو ایک ساتھ جمع کیا جاتا ہے واضح رہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قران سب سے زیادہ افضل ہے اس کے بعد تمتع پھر اِفراد اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک اِفراد سب سے زیادہ افضل ہے پھر تمتع پھر قران اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ تمتع سب سے زیادہ افضل ہے جس میں ہدی ساتھ نہ لے جائی جائے پھر اِفراد پھر قران۔

بَاب فِي الْإِقْرَانِ

۳۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَقَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُمْ سَمِعُوهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا۔

۳۳ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَاتَ بِهَا يَعْنِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللَّهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَنَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا۔

باب: قران کا بیان

۳۲: احمد بن حنبل' ہشیم' یحییٰ بن ابی اسحٰق' عبدالعزیز بن صہیب اور حمید طویل' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج اور عمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھ رہے تھے دونوں کے ساتھ لبیک فرماتے تھے اور اس طرح فرماتے: ((لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا))۔

۳۳: ابوسلمہ' موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ایوب' ابی قلابہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ رات میں مقامِ ذوالحلیفہ میں قیام پذیر ہوئے اور جس وقت صبح ہوئی تو آپ سوار ہوئے اور جس وقت آپ مقامِ بیداء پر پہنچے تو آپ نے اللہ کی حمد بیان فرمائی اور تسبیح و تکبیر کہی پر حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا اور باقی لوگوں نے بھی یہی کیا۔ جب ہم مکہ آئے تو آپ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا تو لوگوں نے احرام کھول دیا اور جس وقت ماہ ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ ہوئی تو لوگوں نے حج کا احرام باندھا اور آپ نے اپنے مبارک ہاتھ سے سات اُونٹوں کو کھڑا کر کے نحر کیا۔

اُونٹ کی قربانی:

اُونٹ تعداد میں زیادہ تھے اس لئے کچھ اُونٹ تو خود حضرت رسول کریم ﷺ نے نحر کئے اور باقی اُونٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نحر کئے۔

۳۴ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ أَمَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَنِ قَالَ فَأَصَبْتُ مَعَهُ أَوَاقِيَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَدْتُ فَاطِمَةَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَقَدْ نَضَحَتْ الْبَيْتَ بِنَضُوحٍ فَقَالَتْ مَا لَكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَحَلُّوا قَالَ قُلْتُ لَهَا إِنِّي أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي كَيْفَ صَنَعْتَ فَقَالَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ قَالَ فَقَالَ لِي انْحَرْ مِنْ الْبُدْنِ سَبْعًا وَسِتِّينَ أَوْ سِتًّا وَسِتِّينَ وَأَمْسِكْ لِنَفْسِكَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَأَمْسِكْ لِي مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ مِنْهَا بَضْعَةً۔

۳۴: یحیٰی بن معین' حجاج' یونس' ابی اسحٰق' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملک یمن کی جانب حاکم بنا کر بھیجا تھا اس وقت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ میں نے وہاں پر کئی اوقیہ چاندی جمع کی۔ جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے واپس آئے اور خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ رنگین کپڑے پہنے ہوئے بیٹھی ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مکان میں خوشبو بھی لگا رکھی تھی۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ تم کو کیا ہو گیا بات دراصل یہ ہے کہ جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا تو انہوں نے احرام کھول دیا۔ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیت کی میں نے بھی وہی نیت کی ہے (یعنی میں نے قران کیا ہے میں اس وجہ سے احرام نہیں کھول سکتا) اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آپ نے ان سے معلوم کیا کہ تم نے اے علیؓ! کس طرح کیا ہے؟ حضرت علی نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے وہی نیت کی ہے جو کہ آپ نے نیت فرمائی ہے آپ نے فرمایا میں تو اپنے ساتھ ہدی لے کر آیا ہوں اور میں قران کر چکا ہوں اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶۶ یا ۶۷ اُونٹ نحر کرنے کا حکم فرمایا اور فرمایا ہے کہ تم ۳۳ یا ۳۴' اُونٹ اپنے واسطے رکھ لو اور تم ہر ایک اُونٹ میں سے ایک ٹکڑا گوشت کا میرے لئے رکھ لینا۔

۳۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ أَهْلَلْتُ بِهِمَا مَعًا فَقَالَ عُمَرُ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ ﷺ ۔

۳۵: عثمان بن ابی شیبہ' جریر بن عبدالحمید' منصور' حضرت ابو وائل سے روایت ہے کہ صبی بن معبد نے کہا کہ میں نے حج اور عمرہ کا احرام باندھا تھا تو میرے اس عمل کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے سنت نبوی کی اتباع کی یعنی سنت پر عمل کیا۔

۳۶ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ

۳۶: نفیلی' مسکین' الاوزاعی' یحیٰی بن ابی کثیر' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ

الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَهُوَ بِالْعَقِيقِ وَقَالَ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقَالَ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ۔

علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ عقیق میں تھے کہ رات کے وقت ایک آنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی جانب سے میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ تم اس بابرکت وادی میں نماز ادا کرو اور اس نے کہا کہ حج کے اندر عمرہ ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ولید بن مسلم اور عمرو بن عبدالواحد نے امام اوزاعی سے یہ جملہ نقل کیا کہ: ''وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ'' نیز حضرت علی بن مبارک نے حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے یہی جملہ نقل کیا۔

۳۷ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِعُسْفَانَ قَالَ لَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اقْضِ لَنَا قَضَاءَ قَوْمٍ كَأَنَّمَا وُلِدُوا الْيَوْمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَدْخَلَ عَلَيْكُمْ فِي حَجِّكُمْ هَذَا عُمْرَةً فَإِذَا قَدِمْتُمْ فَمَنْ تَطَوَّفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ۔

۳۷: ہناد بن السری' ابن ابی زائدہ' عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز' ربیع بن سبرہ' سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ نکلے جس وقت ہم لوگ مقام عسفان میں پہنچے تو سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آج ایسا مضمون بیان فرمائیں کہ جیسا ان لوگوں کو سمجھایا جاتا ہے کہ جن کی ابھی پیدائش ہوئی ہو (مطلب یہ ہے کہ واضح طریقہ سے ہم کو آپ سمجھائیں تاکہ ہم لوگ خوب اچھی طرح سمجھ لیں) رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کے لئے اس حج میں عمرہ شامل فرمادیا اس وجہ سے تم لوگ جس وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوا اور تم لوگ بیت اللہ شریف کا طواف کرو اور صفا اور مروہ کی سعی کرو تو تم حلال ہو جاؤ گے لیکن جو شخص اپنے ساتھ ہدی لے کر آیا وہ شخص حلال نہ ہوگا۔

۳۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِشْقَصٍ عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصِّرُ عَنْهُ عَلَى الْمَرْوَةِ۔

۳۸: عبدالوہاب بن نجدہ' شعیب بن اسحق (دوسری سند) ابوبکر بن خلاد' یحییٰ' ابن جریج' حسن بن مسلم' طاوس' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال پہاڑی مروہ پر تیر کی نوک سے کاٹے یا کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مروہ پر اپنے بال کترتے ہوئے دیکھا ہے۔

۳۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِشْقَصِ أَعْرَابِيٍّ عَلَى الْمَرْوَةِ زَادَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ لِحَجَّتِهِ۔

۳۹: حسن بن علی' محمد بن یحییٰ' عبدالرزاق' معمر' حضرت طاؤس' ان کے والد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تم لوگ اس بات سے واقف نہیں کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک دیہات کے رہنے والے ایک شخص کی تیر کی پیکان سے پہاڑی مروہ پر کترے حسن نے اپنی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے ''حج کے دوران''۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ بالا روایت پر محققین نے کلام کیا ہے اور یہ روایت درست نہیں ہے کیونکہ حضرت رسول کریم ﷺ سے بال کتروانے کا ثبوت نہیں ہے۔

۴۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ أَخْبَرَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ۔

۴۰: ابن معاذ' شعبہ' مسلم القری' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا۔

۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَأَهْدَى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ

۴۱: عبدالملک بن شعیب بن لیث' شعیب' عقیل' ابن شہاب' سالم بن عبد اللہ' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں تمتع کیا یعنی آپ نے عمرہ کر کے حج کیا تو آپ اپنے ساتھ ہدی لے گئے ذوالحلیفہ سے اور حضرت رسول کریم ﷺ نے پہلے عمرہ کو پکارا پھر حج کو۔ مطلب یہ ہے کہ پہلے آپ نے ((لَبَّیْکَ بِعُمْرَۃٍ)) پکارا پھر ((لَبَّیْکَ بِحَجَّۃٍ)) کہا اور دوسرے لوگوں نے بھی اسی طریقہ سے کیا یعنی تمتع کیا تو بعض حضرات ہدی لے گئے تھے بعض حضرات ہدی ساتھ نہیں لے گئے تھے جس وقت آپ مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جو شخص ہدی ساتھ لے کر آیا وہ احرام نہ کھولے جب تک وہ حج ادا نہ کر لے اور جو شخص ہدی ساتھ لے کر نہ آیا ہو تو وہ شخص طواف اور سعی کر کے بال کتروائے اور احرام کھول ڈالے۔ اس کے بعد وہ شخص حج کا احرام باندھے اور ہدی دے دے اور اگر وہ ہدی کی طاقت نہ رکھتا ہو تو تین روزے رکھے دوران حج اور اپنے گھر واپس آ کر سات روزے رکھے۔ پھر جب آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو سب سے پہلے آپ نے حجر اسود کا بوسہ لیا پھر تین چکروں میں تیز رفتاری سے چلے اور

ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يُحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ النَّاسُ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ۔

چار چکروں میں معمولی رفتار سے چلے۔ اس کے بعد خانہ کعبہ کے طواف سے فراغت کر کے دو رکعات ادا فرمائی مقامِ ابراہیم کے پاس اور سلام کے بعد آپ صفا پر آئے اور آپ نے صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے اور جس وقت تک حج سے فراغت نہیں حاصل کی اس وقت آپ نے احرام نہیں کھولا اور آپ نے ہدی کا نحر کیا یوم النحر میں یعنی دسویں تاریخ میں نحر کیا اور قربانی ادا فرمائی اور آپ نے مکہ مکرمہ میں آ کر طواف کیا (طوافِ زیارت) پھر آپ نے احرام کھولا اور تمام کام انجام دینے لگے یعنی حالت احرام میں جو کام نہیں کرتے تھے وہ سب کام کرنے لگے اور جن حضرات کے ساتھ ہدی تھی انہوں نے بھی اسی طریقہ سے کیا جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل اختیار فرمایا۔

۴۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ حَلُّوا وَلَمْ تُحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ فَقَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أُحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ الْهَدْيَ۔

۴۲: قعنبی' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ لوگوں کی کیا حالت اور کیفیت ہے انہوں نے احرام کھول دیا عمرہ ادا کر کے اور آپ نے احرام نہیں کھولا آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے سر کی تلبید کی اور میں نے اپنی ہدی کو پٹہ ڈالا تو میں حلال نہیں ہو سکتا جس وقت تک کہ میں نحر نہ کروں۔

بَابُ الرَّجُلِ يُهِلُّ بِالْحَجِّ ثُمَّ يَجْعَلُهَا عُمْرَةً

باب: احرامِ حج باندھنے کے بعد اس کو عمرہ میں تبدیل کرنا

۴۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ كَانَ يَقُولُ فِيمَنْ حَجَّ ثُمَّ فَسَخَهَا بِعُمْرَةٍ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ إِلَّا لِلرَّكْبِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۴۳: ہناد بن سری' ابن ابی زائدہ' محمد بن اسحٰق' عبد الرحمٰن بن اسود' حضرت سلیم بن الاسود سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ جس شخص نے حج کی نیت کی پھر اس کو فسخ کر دیا اور اس کو عمرہ بنالیا یعنی حج کو عمرہ میں تبدیل کر دیا تو یہ عمل درست نہیں ہوگا بلکہ یہ حکم ان حضرات کے لئے مخصوص تھا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

۴۴: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي

۴۴: نفیلی' عبدالعزیز بن محمد' ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن بن الحارث بن بلال

ابْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةً أَوْ لِمَنْ بَعْدَنَا قَالَ بَلْ لَكُمْ خَاصَّةً۔

بن حارث' حضرت بلال بن حارث سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے کہا کہ حج کا فسخ کر لینا صرف ہم لوگوں کے واسطے مخصوص ہے یا ہمارے بعد آنے والے لوگوں کے لئے بھی ہے؟ آپ نے فرمایا خاص تمہارے واسطے (دوسروں کے لئے نہیں)۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحُجُّ عَنْ غَيْرِهِ

باب: دوسرے کی طرف سے حج کرنا

۴۵ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَائَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۴۵: قعنبی' مالک' ابن شہاب' سلیمان بن یسار' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فضل بن عباسؓ حجۃ الوداع میں رسول کریمؐ کے ساتھ تھے (یعنی ایک ہی اُونٹ پر آپ کے ساتھ ساتھ سوار تھے) اس دوران قبیلہ خثعم کی ایک خاتون آئی اور آپ سے مسئلہ دریافت کرنے لگی۔ فضل رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو دیکھنا شروع کر دیا اور وہ خاتون حضرت فضلؓ کو دیکھنے لگ گئی۔ رسول کریم ﷺ فضل کا چہرہ اس خاتون کی طرف سے دوسری جانب پھیرنے لگے۔ اس خاتون نے کہا اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے اور میرے والد پر ایسے وقت میں حج فرض ہوا جبکہ بوڑھے ہو گئے اور وہ اُونٹ پر نہیں بیٹھ سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں (کر سکتی ہو) اور یہ واقعہ حجۃ الوداع میں پیش آیا تھا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کے تحت مسئلہ نیابت فی العبادت کا زیر بحث آتا ہے حنفیہ کے نزدیک جو عبادات محض مالی ہیں ان میں قائم مقامی درست ہے جو محض بدنی عبادات ہیں ان میں نیابت (قائم مقامی) درست نہیں اور جو عبادت مالی بھی ہوں اور بدنی بھی جیسے حج ان میں دائمی عجز یعنی جو موت تک عجز رہے نیابت درست ہے یہ حنفیہ کے نزدیک ہے امام شافعی کے نزدیک بھی درست ہے۔ البتہ امام مالک اور لیث کے نزدیک حج میں نیابت نہیں البتہ اگر کسی مردہ شخص کے ذمہ حج فرض تھا اور وہ اپنی زندگی میں اس فریضہ کو ادا نہ کر سکا تو اس کی طرف سے حج کرنا درست ہے پھر امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر اس میں میت پر حج لازم تھا اور اس نے وصیت نہیں کی تو ورثہ کے ذمہ اس کی جانب سے حج کرنا لازم نہ ہوگا اور میت حج فوت کر دینے اور وصیت نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا البتہ اگر ورثہ نے یا کسی اجنبی نے اس کی جانب سے حج کر دیا اس کے بارے میں وہ فرماتے ہیں امید ہے کہ اس کی طرف سے کافی ہو جائے گا اور اگر میت نے اپنی جانب سے حج کرانے کی وصیت کی تھی تو اس کی وہ وصیت تہائی مال میں نافذ ہوگی۔ اگر ثلث تہائی میں سے ان کی جانب سے حج کرنا ممکن ہو تو وارثوں کے ذمہ میں اس وصیت کو پورا کرنا لازم ہوگا۔

۴۶ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ

۴۶: حفص بن عمر' مسلم بن ابراہیم' شعبہ' نعمان بن سالم' عمرو بن اوس'

إِبْرَاهِيمَ بِمَعْنَاهُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ حَفْصٌ فِي حَدِيثِهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ احْجُجْ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ۔

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے جو کہ قبیلہ بنی عامر کے ایک شخص ہیں انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد بوڑھے ہیں اور وہ حج اور عمرہ اور سفر کی طاقت نہیں رکھتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے والد صاحب کی جانب سے حج اور عمرہ کرلو۔

۴۷ : حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَ إِسْحَقُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ أَخٌ لِي أَوْ قَرِيبٌ لِي قَالَ حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ۔

۴۷: اسحق بن اسماعیل' ہناد بن السری' اسحق' عبدہ بن سلیمان' ابن ابی عروبہ' قتادہ' عزرہ' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے سنا کہ ایک شخص کہہ رہا تھا: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ ۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا کہ وہ میرا بھائی ہے یا کہا کہ وہ میرا رشتہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنی جانب سے حج کرلیا ہے؟؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تم پہلے اپنا حج ادا کرو اس کے بعد شبرمہ کی جانب سے حج کرنا۔

بَابُ كَيْفَ التَّلْبِيَةُ

باب: تلبیہ کا بیان

۴۸ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَزِيدُ فِي تَلْبِيَتِهِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

۴۸: قعنبی' مالک' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ کی لبیک اس طرح تھی: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ۔ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔ مطلب یہ ہے کہ اے اللہ میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اے اللہ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں کوئی تیرا شریک کار نہیں ہے تیری خدمت میں تمام تعریفیں اور نعمت تیرے واسطے ہے اور بادشاہت بھی تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک کار نہیں ہے عبداللہ بن عمرؓ اس عبارت میں ان الفاظ کا مزید اضافہ فرماتے تھے اے اللہ تیری بارگاہ میں میں حاضر ہوں۔ اے اللہ تیری بارگاہ میں میں حاضر ہوں۔ تیری بارگاہ میں میں حاضر ہوں۔ تیری خدمت میں نیک بختی حاصل کرتا ہوں اور تمام قسم کی بھلائی اور بہتری تیری خدمت میں ہیں اور تیری ہی طرف رغبت ہے اور عمل۔

۴۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ

۴۹: احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' جعفر' ان کے والد' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے احرام

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ التَّلْبِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَالنَّاسُ يَزِيدُونَ ذَا الْمَعَارِجِ وَنَحْوَهُ مِنَ الْكَلَامِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَسْمَعُ فَلَا يَقُولُ لَهُمْ شَيْئًا۔

باندھا۔ پھر آپ کے تلبیہ کا اسی طرح ذکر کیا جس طریقہ سے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان فرمایا اور فرمایا کہ لوگ اللہ کی تعریف میں کچھ الفاظ کا اضافہ فرمایا کرتے تھے حضرت رسول کریم ﷺ سنا کرتے تھے اور ان الفاظ کے اضافہ کے بارے میں کچھ ارشاد نہیں فرمایا کرتے تھے۔

۵۰ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ ﷺ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي وَمَنْ مَعِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ أَوْ قَالَ بِالتَّلْبِيَةِ يُرِيدُ أَحَدَهُمَا۔

۵۰: قعنبی' مالک' عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم' عبدالملک بن ابی بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام' حضرت خلاد بن السائب انصاری' سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے مجھ کو حکم فرمایا کہ میں حکم کروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ساتھیوں کو کہ وہ لبیک بلند آواز سے پڑھیں (البتہ عورت کے لئے پست آواز میں پڑھنا بہتر ہے اور مسنون تلبیہ کے الفاظ وہی ہیں جو اُوپر حدیث نمبر ۴۸ میں نقل ہوئے ہیں)۔

بَابُ مَتَى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ

باب: تلبیہ پڑھنا کب بند کرے

۵۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَبَّى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

۵۱: احمد بن حنبل' وکیع' ابن جریج' عطاء' حضرت ابن عباس' فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمرۂ عقبیٰ پر کنکریاں مارنے کے وقت تک لبیک کہتے رہے۔ (یعنی جمرۂ عقبیٰ پر کنکریاں مارنے کے بعد لبیک کہنا بند کر دیا)۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ تلبیہ وقت احرام سے جمرہ عقبہ کی رمی تک رہتا ہے یہی جمہور کا مسلک ہے لہٰذا بقول امام طحاوی کے اس پر صحابہ اور تابعین کا اجماع منعقد ہو چکا ہے۔ البتہ امام مالک سعید بن المسیب اور حضرت حسن وغیرہم کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اس بات کے قائل تھے کہ حاجی جب عرفات روانہ ہو تو تلبیہ ختم کر دے۔ ان حضرت کا استدلال حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ میں عرفہ کی شام حضور ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھے تو آنحضرت ﷺ اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ نے زیادہ نہ فرماتے تھے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ روایت تلبیہ کے وقت ختم ہونے پر دلالت نہیں کرتی پس امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک جمرہ عقبہ پر پہلی کنکری مارنے کے ساتھ ہی تلبیہ ختم ہو جائے گا جب کہ امام احمد امام اسحاق کے نزدیک جمرہ عقبہ کی رمی مکمل کرنے تک تلبیہ جاری رہے گا جہاں تک عمرہ کرنے والے کے تلبیہ کا تعلق ہے بعض کے نزدیک عمرہ کرنے والا جب حدود حرم میں داخل ہو جائے تو تلبیہ رَد کرے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عمرہ کرنے والا حجر اسود کو بوسہ دینے تک تلبیہ پڑھتا رہے امام ابوحنیفہ کی دلیل حدیث باب ہے۔

۵۲ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

۵۲ : احمد بن حنبل' عبد اللہ بن نمیر' یحییٰ بن سعید' عبد اللہ بن ابی سلمہ'

نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّي وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمرؓ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات سے منیٰ کی جانب چلے اُس وقت ہم میں سے کوئی شخص لبیک کہتا تھا کوئی تکبیر کہتا تھا۔

بَاب مَتَى يَقْطَعُ الْمُعْتَمِرُ التَّلْبِيَةَ

باب: عمرہ کرنے والا شخص تلبیہ کہنا کب بند کرے

۵۳ :حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُلَبِّي الْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَهَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا۔

۵۳: مسدد' ہشیم 'ابن ابی لیلیٰ' عطاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عمرہ کرنے والا شخص حجر اسود کو بوسہ دینے تک لبیک کہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن سلیمان' ہمام نے بواسطہ عطاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً یہ روایت نقل کی ہے۔

بَاب الْمُحْرِمِ يُؤَدِّبُ غُلَامَهُ

باب: احرام باندھنے والا شخص اپنے غلام کو تادیباً مار سکتا ہے؟

۵۴ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُجَّاجًا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعَرْجِ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَزَلْنَا فَجَلَسَتْ عَائِشَةُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي وَكَانَتْ زِمَالَةُ أَبِي بَكْرٍ وَزِمَالَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاحِدَةً مَعَ غُلَامٍ لِأَبِي بَكْرٍ فَجَلَسَ أَبُو بَكْرٍ يَنْتَظِرُ أَنْ يَطْلُعَ عَلَيْهِ فَطَلَعَ وَلَيْسَ مَعَهُ بَعِيرُهُ قَالَ أَيْنَ بَعِيرُكَ قَالَ أَضْلَلْتُهُ الْبَارِحَةَ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعِيرٌ وَاحِدٌ تُضِلُّهُ قَالَ فَطَفِقَ يَضْرِبُهُ

۵۴: احمد بن حنبل' محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ' عبداللہ بن ادریس' ابن اسحٰق' یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن الزبیر' حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے لئے روانہ ہوئے جس وقت ہم لوگ مقامِ عرج میں داخل ہوئے تو آپ وہاں اُترے اور ہم لوگ بھی ساتھ ساتھ اُترے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو حضرت رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ گئیں اور میں اپنے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت رسول کریم ﷺ دونوں کا کھانے' پینے کا سامان ایک ساتھ تھا ایک اُونٹ پر اور وہ اُونٹ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کے پاس تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس انتظار میں بیٹھ گئے کہ وہ غلام آئے۔ جس وقت وہ غلام آیا تو اس کے ساتھ اُونٹ نہ تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تیرا اُونٹ کس طرف اور کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ کل رات وہ اُونٹ گم ہو گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک ہی اُونٹ تو کُل ساتھ میں تھا اور وہ ہی تم نے گم کر دیا ہے یہ کہہ کر

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ وَيَقُوْلُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ قَالَ ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ فَمَا يَزِيدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَنْ يَقُوْلَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ وَيَتَبَسَّمُ۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو مارنا شروع کر دیا۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت رسول کریم ﷺ فرمانے لگے کہ اس احرام باندھے ہوئے شخص کو دیکھو کہ وہ کیا کر رہا ہے یعنی حالت احرام میں غلام کو مار رہا ہے پھر آپ مسکرائے اور مزید کچھ نہیں ارشاد فرمایا۔

مقامِ عرج کس جگہ ہے:

مذکورہ بالا حدیث میں مقامِ عرج کا تذکرہ ہے واضح رہے کہ عرج مکّہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جگہ کا نام تھا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام سے فرمانے کا حاصل یہ ہے کہ اے غلام تمہارے ساتھ ہزاروں اُونٹ نہیں تھے کہ ان کی حفاظت کرنا دُشوار ہو صرف ایک اُونٹ تھا اس کی حفاظت ایک آسان بات تھی۔ بہرحال مسئلہ یہ ہے کہ حالتِ احرام میں جھگڑا کرنا منع ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ لیکن اس جگہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک بڑی غلطی پر غلام کو سزا دی تھی جو کہ اس کی تعلیم کے لئے ضروری تھی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مذکورہ عمل کو دیکھ کر خاموش رہے لیکن ایک درجہ میں ایک جملہ ((انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْمُحْرِمِ)) سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے عمل کو پسند بھی نہیں فرمایا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُحْرِمُ فِي ثِيَابِهِ

باب: آدمی کا اپنے (سلے ہوئے) کپڑوں میں احرام باندھنا

۵۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ أَثَرُ خَلُوقٍ أَوْ قَالَ صُفْرَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْوَحْيَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ قَالَ اغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الْخَلُوقِ أَوْ قَالَ أَثَرَ الصُّفْرَةِ وَاخْلَعِ الْجُبَّةَ عَنْكَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا صَنَعْتَ فِي حَجَّتِكَ۔

۵۵: محمد بن کثیر، ہمام، عطاء، صفوان بن یعلی بن اُمیہ، حضرت یعلی بن اُمیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت مقام جعرانہ میں تھے۔ اس شخص کے جسم پر خوشبو کا رنگ اور زردی کا رنگ لگ رہا تھا اور وہ ایک جبہ پہنے ہوئے تھا۔ اس نے معلوم کیا کہ یارسول اللہ میں کس طریقہ سے عمرہ ادا کروں؟ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی جب وحی نازل ہو چکی تو آپ نے فرمایا کہ عمرہ کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے۔ پھر آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ تم خوشبو کا نشان دھو ڈالو یا فرمایا کہ تم زردی کے رنگ کا نشان دھولو اور جبہ اُتار ڈالو پھر تم وہی کام کرو جو کہ تم حج میں کرتے ہو۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: خلوق ایک خوشبو ہوتی ہے جو زعفران سے تیار ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ صاحب احرام میں سلے ہوئے کپڑے اور جبہ وغیرہ اور خوشبو استعمال کرنا منع ہے اگر پہلے سے زعفران یا خلوق میں بسا ہوا لباس زیب تن کیا ہوا تھا تو احرام کے بعد اس کو دھو ڈالے نیز تین مرتبہ دھونے کا حکم صرف اس لیے دیا ہے تا کہ وہ خوب اچھی طرح صاف ہو۔ واضح رہے کہ جعرانہ ایک

جگہ کا نام ہے جو کہ مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان واقعہ ہے۔

۵۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ وَهُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اخْلَعْ جُبَّتَكَ فَخَلَعَهَا مِنْ رَأْسِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۵۶: محمد بن عیسیٰ' ابوعوانہ' ابی بشر' عطاء' یعلی بن اُمیہ' ہشیم' حجاج' عطاء' صفوان بن یعلیٰ' حضرت یعلی بن اُمیہ سے اسی طریقہ سے ثابت ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ: تم اپنے سر سے اپنا جبہ اُتار دو۔ تو اس شخص نے اپنے سر سے جبہ اُتار لیا۔

۵۷ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمَدَانِيُّ الرَّمْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ يَعْلَى ابْنِ مُنْيَةَ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فِيهِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْزِعَهَا نَزْعًا وَيَغْتَسِلَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۵۷: یزید بن خالد بن عبداللہ بن موہب الہمدانی الرملی' لیث' عطاء بن ابی رباح' صفوان بن یعلی بن منیہ ابن اُمیہ کی اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ پس حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جبہ کے اُتارنے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ تم دو مرتبہ یا تین مرتبہ دھولو پھر اسی طرح حدیث نقل کی۔

۵۸ : حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَقَدْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ وَسَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ۔

۵۸: عقبہ بن مکرم' وہب بن جریر' قیس بن سعد' عطاء' صفوان بن یعلی بن اُمیہ' حضرت یعلی بن اُمیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقامِ جعرانہ میں حاضر ہوا اور وہ عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تھا اور وہ جبہ پہنے ہوئے تھا اور وہ داڑھی اور سر کو رنگے ہوئے تھا پھر راوی نے باقی حدیث بیان کی۔

بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ

باب: حالت احرام کا لباس

۵۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يَتْرُكُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ

۵۹: مسدد' احمد بن حنبل' سفیان' زہری' حضرت سالم اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حالت احرام میں کیا لباس استعمال کیا جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا محرم نہ تو کُرتہ پہنے اور نہ ٹوپی اور نہ تہبند پہنے اور عمامہ بھی نہ پہنے اور نہ ہی حربہ نہ وہ کپڑا پہنے جو رنگا ہوا ہو ورس (نامی گھاس) اور زعفران سے اور نہ ہی موزے پہنے لیکن جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے لیکن ٹخنوں سے کاٹ

وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔ ڈالے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: واضح رہے کہ مذکورہ حدیث میں موزوں کو ٹخنہ سے کاٹ ڈالنے سے مراد وہ ہڈی ہے جو کہ پنچے کے نزدیک پاؤں کے درمیان ہوتی ہے اور اس سلسلہ میں کتب وشروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

۶۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ۔

۶۰: عبداللہ بن مسلمہ مالک نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گزشتہ روایت کی طرح روایت مذکور ہے۔

۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَلَى مَا قَالَ اللَّيْثُ وَرَوَاهُ مُوسَى بْنُ طَارِقٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكٌ وَأَيُّوبُ مَوْقُوفًا وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الْمُحْرِمَةُ لَا تَنْتَقِبُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَدِينِيُّ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَيْسَ لَهُ كَبِيرُ حَدِيثٍ۔

۶۱: قتیبہ بن سعید لیث نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے گزشتہ روایت کی طرح اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ احرام والی خاتون چہرہ پر نقاب نہ ڈالے یعنی چہرہ کھولے رکھے اور وہ دستانے نہ پہنے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حاتم بن اسماعیل اور یحییٰ بن ایوب موسیٰ بن عقبہ نافع سے اسی طرح روایت ہے جیسا کہ حضرت لیث سے اور موسیٰ بن طارق نے بواسطہ موسیٰ بن عقبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت نقل کی۔ نیز حضرت عبیداللہ بن عمرو مالک ایوب نے موقوفاً روایت کیا اور حضرت ابراہیم بن سعید المدینی نے حضرت نافع کے واسطہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت نقل کی اور اس روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: وَلَا تَنْتَقِبُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن سعید المدینی اہل مدینہ کے مشائخ میں سے ہیں ان سے بہت تعداد میں روایات مروی نہیں ہیں۔

۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُحْرِمَةُ لَا تَنْتَقِبُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ۔

۶۲: قتیبہ بن سعید ابراہیم بن سعید المدینی نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت وہی ہے جو کہ اُوپر نقل کی گئی ہے البتہ اس کی روایت میں اس قدر الفاظ کا اضافہ ہے کہ احرام والی خاتون چہرہ پر نقاب نہ ڈالے یعنی چہرہ کھلا ہوا رکھے اور وہ دستانے نہ پہنے۔

۶۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ فَإِنَّ نَافِعًا مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى النِّسَاءَ فِي إِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ

۶۳: احمد بن حنبل یعقوب ان کے والد ابن اسحٰق نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا کہ آپ نے خواتین کو بحالت احرام دستانے پہننے اور چہرہ پر نقاب ڈالنے اور زعفران یا ورس نامی گھاس میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت فرمائی اور فرمایا کہ تم اس حالت

الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا أَحَبَّتْ مِنْ أَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرًا أَوْ خَزًّا أَوْ حُلِيًّا أَوْ سَرَاوِيلَ أَوْ قَمِيصًا أَوْ خُفًّا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ۔

احرام کے بعد جو دِل چاہے اور جیسے رنگ کے دِل چاہے کپڑے استعمال کرو چاہے وہ کپڑے زعفران سے رنگین کئے گئے ہوں یا ریشمی کپڑا ہو یا زیور ہو یا پاجامہ ہو یا قمیص ہو یا موزہ ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا عبدۂ سے محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحٰق سے صرف اس قدر جملہ نقل کیا کہ احرام کھولنے کے بعد عورت ورس نامی گھاس یا زعفران سے رنگا ہوا کوئی بھی کپڑا پہنے سب درست ہے البتہ راوی نے اس کے بعد کا جملہ نہیں نقل کیا۔

خلاصۃ الباب: اس جگہ یہ مسئلہ پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ حالتِ احرام میں عورت کو چہرہ کھلا رکھنا چاہئے تینوں اماموں کا یہی مذہب ہے اور عورت کے چہرہ کے کھلے رہنے کی یہ صورت ہے کہ یا تو عورت حالتِ احرام میں بالکل چہرہ کھلا رکھے یا کوئی کپڑا اس طریقہ سے لٹکائے کہ وہ کپڑا چہرہ سے الگ رہے۔

۶۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ وَجَدَ الْقُرَّ فَقَالَ أَلْقِ عَلَيَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِي عَلَيَّ هٰذَا وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ۔

۶۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ایوب' نافع' حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کو ایک روز سردی کا اثر ہو گیا انہوں نے کہا اے نافع مجھ کو کوئی کپڑا دے دو نافع نے برنس نام کا کوئی کپڑا ان کو دے دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تم مجھ کو برنس دے رہے ہو حالانکہ حضرت رسول کریم ﷺ نے محرم کو اس کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

برنس کیا ہے؟:

یہ عرب میں ایک قسم کا ٹوپی کی طرح کوئی گول کپڑا ہوتا ہے یا مُراد یہ ہے کہ حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کوئی دوسرا کپڑا دے دیا تھا۔

۶۵: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ وَالْخُفُّ لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ۔

۶۵: سلیمان بن حرب' حماد بن زید' عمرو بن دینار' حضرت جابر بن زید' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس شخص کو تہبند نہ ملے تو وہ شخص پاجامہ پہن لے اور جس شخص کو جوتا نہ مل سکے تو وہ موزے پہن لے۔

۶۶: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجُنَيْدِ الدَّامِغَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ أَنَّ

۶۶: حسین بن جنید دامغانی' ابواسامہ' حضرت عمر بن سوید ثقفی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کی نیت سے نکلے اور جس وقت

عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى مَكَّةَ فَنُضَمِّدُ جِبَاهَنَا بِالسُّكِّ الْمُطَيَّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ فَإِذَا عَرِقَتْ إِحْدَانَا سَالَ عَلَى وَجْهِهَا فَيَرَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا يَنْهَاهَا۔

ہم لوگوں نے احرام باندھنا شروع کیا تو ہم نے اپنی پیشانی پر خوشبو کا لیپ لگایا۔ پھر جس وقت پسینہ آیا تو وہ خوشبو چہرہ پر بہہ کر آ جاتی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے لیکن اس پر ممانعت (نکیر یا ناراضگی) نہیں فرماتے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: واضح رہے کہ وہ خوشبو جو کہ مذکورہ صحابی کی پیشانی سے بہہ رہی تھی وہ احرام باندھنے سے پہلے کی تھی بعد کی نہیں تھی۔

۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ ذَكَرْتُ لِابْنِ شِهَابٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ يَعْنِي يَقْطَعُ الْخُفَّيْنِ لِلْمَرْأَةِ الْمُحْرِمَةِ ثُمَّ حَدَّثَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ رَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُفَّيْنِ فَتَرَكَ ذٰلِكَ۔

۶۷: قتیبہ بن سعید' ابن ابی عدی' محمد بن اسحق سے روایت ہے کہ میں نے ابن شہاب سے تذکرہ کیا انہوں نے نقل کیا کہ ہم سے حضرت سالم بن عبداللہ نے حدیث نقل کی کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس طرح سے کرتے تھے۔ یعنی احرام باندھی ہوئی عورت کے موزوں کو کاٹ دیا کرتے تھے پھر اُن سے بیان کیا حضرت صفیہ بنت ابی عبید نے بیان کیا کہ ان سے عائشہؓ نے کہا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے خواتین کو موزوں کو پہننے کی رخصت دی اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس عمل کو ترک کر دیا یعنی خواتین کے موزے کاٹنا چھوڑ دیا کیونکہ مرد کے واسطے حالت احرام میں ٹخنوں کا چھپانا ممنوع ہے خواتین کے لئے یہ ممانعت نہیں ہے۔

بَاب الْمُحْرِمِ يَحْمِلُ السِّلَاحَ

باب: محرم کے ہتھیار باندھنے کا بیان

۶۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ صَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ لَا يَدْخُلُوهَا إِلَّا بِجُلْبَانِ السِّلَاحِ فَسَأَلْتُهُ مَا جُلْبَانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ بِمَا فِيهِ۔

۶۸: احمد بن حنبل' محمد بن جعفر' شعبہ' ابی اسحق' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ جس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کی تو وہ صلح آپ نے اس شرط پر کی تھی کہ خانہ کعبہ میں مسلمان داخل ہوں گے لیکن صرف اپنے ہتھیاروں کو غلاف میں رکھ کر (یعنی ہتھیار کھول کر اور ننگی تلوار کے ساتھ داخل نہ ہوں گے)۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: واضح رہے کہ اس جگہ غلاف سے مُراد وہ تھیلی ہے جس میں تلوار مع نیام رکھ لی جاتی ہے اور اس سلسلہ میں ابن ہلال نے کہا کہ حضرت امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک حج و عمرہ میں محرم کو ہتھیار اُٹھانا جائز ہے۔

بَاب فِي الْمُحْرِمَةِ تُغَطِّي وَجْهَهَا

باب: احرام کی حالت میں عورت اگر چہرہ چھپالے تو کیسا ہے؟

٦٩ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُحْرِمَاتٌ فَإِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاوَزُونَا كَشَفْنَاهُ۔

٦٩ : احمد بن حنبل، ہشیم، یزید بن ابی زیاد، مجاہد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سوار لوگ ہمارے سامنے سے ہو کر گزرتے تھے اور ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھے ہوتے تھے تو جب ہمارے سامنے آجاتے تو ہم اپنے نقاب چہرہ پر ڈال لیتے جب آگے چلے جاتے یا پیچھے تو پھر چہرہ کھول لیتے۔

خلاصۃ الباب: اس جگہ چہرہ پر نقاب ڈالنے کا مطلب ہے کہ کپڑا چہرہ سے الگ رہتا تھا یا ایک دولحہ کے لئے چہرہ ڈھانپنا اس کی ممانعت نہیں ہے۔

بَاب فِي الْمُحْرِمِ يُظَلَّلُ

باب: محرم کے سر پر سایہ کا بیان

٧٠ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ لِيَسْتُرَهُ مِنَ الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

٧٠ : احمد بن حنبل، محمد بن سلمہ، ابی عبدالرحیم، زید بن ابی انیسہ، یحییٰ بن حصین، حضرت اُم الحصین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں حج کیا۔ میں نے دیکھا کہ اسامہ اور بلال میں سے کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُونٹ کی مہار پکڑے ہوئے تھا اور دوسرا کپڑا اُٹھا کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر سایہ کئے ہوئے تھا یہاں تک کہ آپ نے جمرۂ عقبہ کی رمی کی۔

بَاب الْمُحْرِمِ يَحْتَجِمُ

باب: محرم کے فصد یعنی پچھنے لگوانے کا بیان

٧١ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

٧١ : احمد بن حنبل، سفیان، عمرو بن دینار، عطاء، طاوس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث کی بناء پر امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد، سفیان ثوری اور اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ محرم کے لیے پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں جب تک سینگی یا پچھنے کی وجہ سے بال نہ کاٹے جائیں اگر پچھنے لگوانے کے لیے بال کاٹے گئے تو کفارہ اور فدیہ بھی دینا پڑے گا امام مالک کے نزدیک بغیر ضرورت شدیدہ کے پچھنے لگوانے کی اجازت نہیں۔

٧٢ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ

٧٢ : عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہشام، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کی وجہ سے حالت احرام میں سر میں پچھنے لگوائے۔

مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ دَاءٍ كَانَ بِهِ۔

۷۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ۔

۷۳: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درد میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اپنے پاؤں مبارک کی پشت پر پچھنے لگوائے۔

حالت احرام کے کچھ مسائل:

مندرجہ بالا احادیث سے یہ ثابت ہے کہ بحالت احرام محرم کو سایہ حاصل کرنے اور کسی چیز کا سایہ لینا درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جس کپڑے سے سایہ لیا گیا ہے وہ سر سے نہ چھوئے اور مذکورہ بالا حدیث ۷۱ سے حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم نے حالت احرام میں پچھنے اور فصد لگوانے پر استدلال فرمایا ہے۔

بَاب يَكْتَحِلُ الْمُحْرِمُ -

باب: محرم سرمہ لگا سکتا ہے

۷۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَيْنَيْهِ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سُفْيَانُ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَوْسِمِ مَا يَصْنَعُ بِهِمَا قَالَ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ۔

۷۴: احمد بن حنبل' سفیان' ایوب بن موسیٰ' حضرت نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ عمرو بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دُکھنے لگیں۔ انہوں نے ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما کے پاس اپنا آدمی روانہ کیا اس وقت وہ حج کے قافلہ کے امیر مقرر کئے گئے تھے۔ عمرو بن عبداللہ نے حضرت بلال بن عثمان سے دریافت کیا کہ میں آنکھ کے دُکھنے کی تکلیف میں مبتلا ہوں میں اس بیماری کا کیا علاج کروں؟ ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم اپنی آنکھوں پر (ایلوے کا) لیپ کرلو (ایلوا ایک بہت زیادہ کڑوا پھل ہوتا ہے) کیونکہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے عمل کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

۷۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

۷۵: عثمان بن ابی شیبہ' ابن علیہ' ایوب' نافع' حضرت نبیہ بنو ہب سے بھی ایک روایت اسی مضمون کی طرح نقل کی گئی ہے۔

بَاب الْمُحْرِمِ يَغْتَسِلُ

باب: حالت احرام میں غسل

۷۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ

۷۶: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' زید بن اسلم' ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین' عبداللہ بن حنین سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہؓ کے درمیان (مقام) ابوا میں اختلاف رائے ہو گیا عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ

وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فَوَجَدَهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اصْبُبْ قَالَ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ أَبُو أَيُّوبَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ۔

محرم احرام کی حالت میں اپنا سر دھو سکتا ہے۔ عبد اللہ بن عباسؓ نے عبد اللہ بن حنینؓ کو حضرت ابوایوب انصاریؓ کے پاس بھیجا پس ان کو انہوں نے غسل کرتے ہوئے پایا کہ وہ دو لکڑیوں کے درمیان جو کہ کنویں پر لگی ہوئی ہیں غسل فرما رہے ہیں اور غسل کی حالت میں انہوں نے ایک کپڑا (لکڑیوں کے اُوپر) ڈال کر پردہ کر رکھا ہے اور اس حالت میں وہ غسل فرما رہے ہیں۔ تو عبد اللہ بن حنینؓ نے ان کو سلام کیا ابوایوب انصاریؓ نے دریافت فرمایا کہ کون شخص ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں عبد اللہ بن حنین ہوں اور مجھ کو عبد اللہ بن عباسؓ نے اس وجہ سے بھیجا ہے تاکہ میں دریافت کر سکوں کہ بحالت احرام نبیؐ کس طریقہ سے غسل فرمایا کرتے تھے؟ یہ سن کر ابوایوب انصاریؓ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھ کر اپنے سر سے کپڑا اٹھا لیا۔ یہاں تک کہ ان کا سر مجھ کو نظر آنے لگا پھر انہوں نے ایک شخص سے جو کہ ان کے جسم پر پانی ڈال رہا تھا فرمایا کہ تم میرے سر پر پانی ڈالو راوی کہتے ہیں کہ پس اس شخص نے انکے سر پر پانی ڈالا اور وہ دونوں ہاتھ سے اپنا سر مل رہے تھے اور ہاتھ آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے کی طرف لا رہے تھے اور فرمایا کہ میں نے نبیؐ کو اس طرح سے دیکھا ہے۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَتَزَوَّجُ

باب: بحالت احرام نکاح کرنے کا بیان

۷۷: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَخِي بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَسْأَلُهُ وَأَبَانُ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْحَاجِّ وَهُمَا مُحْرِمَانِ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ ابْنَةَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فَأَرَدْتُ أَنْ تَحْضُرَ ذٰلِكَ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَبَانُ وَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبِي عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ۔

۷۷: قعنبی' مالک' نافع' نبیہ بن وہب بنی الدار سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبید اللہ نے حضرت ابان بن عثمانؓ کے پاس ایک شخص کو بھیجا اور ان دنوں میں حضرت ابانؓ حاجیوں کے امیر تھے اور حضرت عمر بن عبید اللہ نے معلوم کرایا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ مذکورہ نکاح میں آپ بھی شرکت فرمائیں۔ حضرت ابانؓ نے اس بات پر اعتراض کیا اور فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ اپنے والد صاحب سے کہا کرتے تھے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ محرم نہ تو خود اپنا نکاح کرے اور نہ کسی دوسرے کا (بحالت احرام) نکاح پڑھائے۔

محرم کا نکاح:

مسئلہ یہ ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بحالت احرام محرم نکاح کرسکتا ہے لیکن بحالت احرام ہم بستری کرنا درست نہیں ہے ان کی دلیل حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بحالت احرام حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنے والی حدیث ہے البتہ حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک حالت احرام میں نہ تو خود اپنا نکاح کرسکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کا اور ان کی دلیل مذکورہ بالا حدیث ۷۷ ہے۔ تفصیل کے لئے شروحاتِ حدیث بذل المجہود فتح الملہم کا مطالعہ فرمائیں۔

خلاصۃ الباب: حالت احرام میں نکاح کا مسئلہ معرکۃ الآراء ہے۔ امام مالک امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک محرم کے لیے حالت احرام میں نکاح کرنا جائز نہیں بلکہ باطل ہے اسی طرح کسی دوسرے کا نکاح کرانا بھی جائز نہیں۔ جب کہ امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کا مسلک یہ ہے کہ حالت احرام میں اپنا نکاح بھی اور دوسرے کا بھی کرانا جائز ہے۔ ائمہ ثلاثہ کا استدلال حضرت عثمانؓ کی حدیث باب ہے اور اسی طرح یزید بن اصم کی روایت بھی ان حضرات کی دلیل ہے۔ امام ابوحنیفہ کا استدلال حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے۔ جہاں تک حضرت عثمانؓ کی قولی حدیث کا تعلق ہے حنفیہ کی طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ راہت پر محمول ہے پھر ظاہر ہے کہ یہ کراہت بھی اس شخص کے لیے ہوگی جو نکاح کے بعد اپنے آپ پر قابو نہ پاسکے اور وطی میں بتلا ہو جائے۔ اب اختلاف کا اصل مدار حضرت میمونہؓ کے نکاح کے بارے میں اختلاف پر رہ جاتا ہے ائمہ ثلاثہ نے ان روایات کو ترجیح دی ہے جن میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت میمونہؓ کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حلال ہونے کی حالت میں ہوا تھا۔ اس کے برعکس حنفیہ نے حضرت ابن عباسؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے جس میں بحالت احرام نکاح کا ذکر ہے۔ وجہ ترجیح بھی یہ ہے کہ (۱) اس موضوع کی کوئی روایت سند کے اعتبار سے اس کے ہم پلہ نہیں سب سے زیادہ اصح یہ ہے (۲) حضرت ابن عباسؓ سے یہ روایت تواتر کے ساتھ مروی ہے چنانچہ بیس سے زائد فقہاء تابعین اس کو حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں (۳) حضرت ابن عباسؓ کی روایت کے کئی شواہد موجود ہیں جناب حافظ ابن حجرؒ نے اس روایت کی صحت کا اعتراف کیا ہے۔ یہی حضرت زید بن اصم کی ایک روایت حضرت ابن عباسؓ کے موافق ہے (طبقات)

۷۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَطَرٍ وَيَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ مِثْلَهُ زَادَ وَلَا يَخْطُبُ۔

۷۸: قتیبہ بن سعید' محمد بن جعفر' سعید' مطر' یعلی بن حکیم' نافع' نبیہ بن وہب' حضرت ابان بن عثمان' حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی مضمون کی روایت منقول ہے اور اس روایت میں لَا یَخْطُبُ یعنی: محرم نکاح کا پیغام بھی نہ دے۔

۷۹ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ابْنِ أَخِي مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ

۷۹: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حبیب بن الشہید' حضرت میمون بن مہران' یزید بن الاصم بن اخی میمونہ۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے حالت حلال میں نکاح کیا اور اس وقت ہم دونوں احرام باندھے ہوئے نہیں تھے اور آپ نے یہ نکاح

اللّٰہِ ﷺ وَنَحْنُ حَلَالَانِ بِسَرِفَ۔

''سرف'' نامی جگہ میں تھے (جو کہ مکہ مکرمہ کے نزدیک واقع ہے)

۸۰ :حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۸۰: مسدد' حماد بن زید' ایوب' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے بحالت احرام نکاح کیا۔

۸۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَهِمَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي تَزْوِيجِ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۸۱: ابن بشار' عبدالرحمٰن بن مہدی' سفیان' اسماعیل بن اُمیہ' حضرت سعید بن المسیب نے فرمایا (یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا وہم ہے) اصل اور صحیح بات یہ ہے کہ آپ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔

بَاب مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

باب: محرم کیلئے کون کونسے جانور کے قتل کی اجازت ہے

۸۲ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَمَّا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِهِنَّ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحِلِّ وَالْحُرُمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

۸۲: احمد بن حنبل' سفیان بن عیینہ' زہری' سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ محرم کو کون کونسے جانور مارنا درست ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانور کو مار دینے میں محرم کو گناہ نہ ہوگا چاہے محرم وہ جانور حرم میں مارے یا حرم سے باہر وہ جانور ہیں بچھو' چوہا' کوا' چیل اور کاٹنے والا کتا۔

۸۳ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ قَتْلُهُنَّ حَلَالٌ فِي الْحُرُمِ الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

۸۳: علی بن بحر' حاتم بن اسماعیل' محمد بن عجلان' قعقاع بن حکیم' حضرت ابی صالح' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حرم میں پانچ جانوروں کا قتل کرنا درست ہے اور وہ جانور یہ ہیں: سانپ' بچھو' کوا' چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

۸۴ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَمَّا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ قَالَ الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفُوَيْسِقَةُ وَيَرْمِي الْغُرَابَ وَلَا يَقْتُلُهُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحِدَأَةُ وَالسَّبُعُ الْعَادِي۔

۸۴: احمد بن حنبل' ہشیم' یزید بن ابی زیاد' عبدالرحمٰن بن ابی نعیم بجلی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ محرم کے واسطے کن کن جانور کا مارنا درست ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سانپ اور بچھو اور چوہا اور محرم کوے کو بھگا دے لیکن مارے نہیں اور کاٹنے والا کتا اور چیل اور ایک درندہ جو کہ حملہ آور ہوتا ہو۔

محرم کو گھونس کا مارنا:

واضح رہے کہ سانپ اور بچھو کی طرح بحالت احرام بھی گھونس کا مارنا بھی درست ہے اور کوّے کو حالت احرام میں۔ اس جگہ وہ کوّا مراد ہے کہ جس کا کھانا درست ہے (کیونکہ کوّا بھی کئی قسم کا ہوتا ہے) اور کوّے کی حلت وحرمت سے متعلق تفصیلی بحث فصل الخطاب فی مسئلہ الغراب از حضرت رشید احمد گنگوہی میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

بَابُ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ الْحَارِثُ خَلِيفَةَ عُثْمَانَ عَلَى الطَّائِفِ فَصَنَعَ لِعُثْمَانَ طَعَامًا فِيهِ مِنَ الْحَجَلِ وَالْيَعَاقِيبِ وَلَحْمِ الْوَحْشِ قَالَ فَبَعَثَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَجَاءَهُ الرَّسُولُ ﷺ وَهُوَ يَخْبِطُ لِأَبَاعِرَ لَهُ فَجَاءَهُ وَهُوَ يَنْفُضُ الْخَبَطَ عَنْ يَدِهِ فَقَالُوا لَهُ كُلْ فَقَالَ أَطْعِمُوهُ قَوْمًا حَلَالًا فَأَنَا حُرُمٌ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنْشُدُ اللّٰهَ مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ أَشْجَعَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَهْدَى إِلَيْهِ رَجُلٌ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ قَالُوا نَعَمْ۔

باب: محرم کے لئے شکار کے گوشت کا بیان

۸۵: محمد بن کثیر' سلیمان بن کثیر' حمید طویل' اسحٰق بن عبد اللہ بن حارث' عبداللہ بن حارث نے جو کہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مقام طائف میں خلیفہ تھے انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے چڑیوں اور گورخر کے گوشت سے کھانا تیار کیا۔ انہوں نے وہ کھانا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا تو وہ اس وقت اپنے اُونٹوں کے لئے چارہ تیار کر رہے تھے اور وہ اپنے ہاتھ سے چارہ جھاڑ رہے تھے۔ جس وقت وہ شخص پہنچا تو لوگوں نے ان سے کہا کہ کھانا تناول فرمالیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم وہ کھانا ان لوگوں کو کھلا دو جو کہ حالت احرام میں نہ ہوں' ہم نے تو احرام باندھ رکھا ہے۔ اس وجہ سے (میں وہ کھانا نہیں کھا سکتا) اور میں ان لوگوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جو کہ (قبیلہ) اشجع کے ہیں کیا تم لوگ اس بات سے واقف نہیں کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے گورخر بھیجا۔ آپ نے اس کو کھانے سے انکار فرمایا اور اس وقت آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔ لوگوں نے جواب دیا: ''جی ہاں''۔

خلاصۃ الباب: محرم کے لیے خشکی کا شکار قرآن کی رو سے حرام ہے اسی طرح اگر محرم نے کسی غیر محرم کی شکار میں مدد کی ہو یا اشارہ کیا ہو یا شکار کے بارے میں بتایا ہو تب بھی اس شکار کا کھانا محرم کے لیے بالاتفاق حرام ہے البتہ اگر محرم کی مدد دلالت یا اشارہ کے بغیر کسی غیر محرم نے شکار کیا تو محرم کے حق میں اس شکار کے جائز اور ناجائز ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک محرم کے لیے ایسے شکار کا کھانا مطلقاً جائز ہے چاہے اس کے لیے شکار کیا گیا ہو یا کسی اور کے لیے۔ امام مالک' امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر غیر محرم نے محرم کے لیے اس کو کھلانے کی غرض سے شکار کیا تھا تو محرم کے لیے اس کا کھانا جائز نہیں اور اگر اس نیت سے شکار نہیں کیا تھا تو جائز ہے ان حضرات کی دلیل حضرت جابرؓ کی حدیث باب ہے۔ حنفیہ کا استدلال حضرت ابوقتادہؓ کی حدیث باب ہے جس میں وضاحت ہے کہ ان حضرات نے حضرت ابوقتادہؓ کی کسی قسم کی مدد نہیں کی حتیٰ کہ کسی نے نیزہ بھی نہیں پکڑایا تھا جب حضرت ابوقتادہؓ شکار کیا ہوا گور لائے تو بعض صحابہ کرام نے تو کھانے سے انکار کر دیا اور بعض نے اس کا گوشت کھایا۔ حضور ﷺ سے ملاقات کے وقت دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس

کھانے سے انکار کر دیا اور بعض نے اس کا گوشت کھایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے وقت دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ جہاں تک کہ حضرت جابرؓ کی حدیث باب کا تعلق ہے تو حنفیہ نے اس کے مختلف جوابات دیئے ہیں (۱) حضرت ابوقتادہؓ کی حدیث حضرت جابرؓ کی حدیث کے مقابلہ میں سند کے اعتبار سے بہت قوی ہے حضرت جابرؓ کی حدیث میں مطلب راوی متکلم فیہ ہے اور بھی کئی جوابات نقل کئے گئے ہیں۔

۸۶ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ يَا زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَ إِلَيْهِ عَضُدُ صَيْدٍ فَلَمْ يَقْبَلْهُ وَقَالَ إِنَّا حُرُمٌ قَالَ نَعَمْ۔

۸۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قیس' عطاء' حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ارقمؓ سے فرمایا کہ تم لوگ اس بات سے واقف ہو کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کے جانور کا ایک شانہ تحفہ کے طور پر آیا۔ آپ نے وہ شانہ (کا گوشت) قبول نہیں فرمایا اور فرمایا کہ ہم لوگ حالت احرام میں ہیں۔ یہ سن کر حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جی ہاں ہم کو اس بات کا علم ہے۔

۸۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ الْقَارِيَّ عَنْ عَمْرٍو عَنْ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَدْ لَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد إِذَا تَنَازَعَ الْخَبَرَانِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ يُنْظَرُ بِمَا أَخَذَ بِهِ أَصْحَابُهُ

۸۷: قتیبہ بن سعید' یعقوب الاسکندرانی' عمرو' المطلب' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ خشکی کا شکار تمہارے واسطے حلال ہے جس وقت تک تم خود شکار نہ کرو یا تمہارے لیئے وہ شکار نہ کیا جائے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ جس وقت دو روایات متعارض ہوں اور ان میں تعارض پایا جائے تو یہ دیکھا جائے کہ حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل کس کے مطابق ہے؟

۸۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ التَّيْمِيِّ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ قَالَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ

۸۸: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' ابی النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ التیمی' نافع مولیٰ ابی قتادہ انصاریؓ' حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ رسول کریمؐ کے ساتھ تھے تو مکہ مکرمہ کے راستے میں چند ساتھیوں کے ساتھ جو کہ احرام باندھے ہوئے تھے ان کے ساتھی نبیؐ سے پیچھے رہ گئے اور ان احرام باندھے ہوئے ساتھیوں میں سے حضرت ابوقتادہؓ نے احرام نہیں باندھ رکھا تھا۔ انہوں نے ایک گورخر دیکھا تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور انہوں نے اپنے سفر کے ساتھیوں سے کوڑا مانگا انہوں نے انکار کیا۔ اسکے بعد انہوں نے ساتھیوں سے نیزہ مانگا انہوں نے پھر انکار کیا پھر انہوں نے خود ہی ایک نیزہ لے کر اس گورخر پر حملہ کر دیا اور اس کو مار ڈالا۔ پھر بعض صحابہ کرامؓ نے اس کا گوشت کھایا اور بعض نے اس کا

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللّٰهُ تَعَالَى۔

گوشت کھانے سے انکار کیا۔ جس وقت رسول کریمؐ سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے پورا واقعہ آپ کی خدمت میں عرض کیا آپ نے فرمایا کہ وہ ایک کھانا تھا جو کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے (نعمت کے طور پر) کھلایا۔

بَابٌ فِي الْجَرَادِ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم کے لئے ٹڈی مارنا کیسا ہے؟

۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ جَابَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ۔

۸۹: محمد بن عیسیٰ' حماد' میمون بن جابان' حضرت ابورافع' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹڈیاں دریائی شکار ہیں۔

خلاصۃ الباب: مراد یہ ہے کہ جس طریقہ پر دریائی شکار بحالت احرام جائز ہے) اسی طریقہ پر ٹڈی کا شکار بھی حالت احرام میں جائز ہے۔

ٹڈی کو دریائی شکار کے مانند اس اعتبار سے فرمایا ہے کہ ٹڈی مچھلی کے مشابہ ہے کہ جس طرح مچھلی بغیر ذبح کے کھائی جاتی ہے اسی طرح ٹڈی کو بھی بغیر ذبح کے کھانا درست ہے چنانچہ ٹڈی کو مارنا جائز نہیں۔ مارنے کی صورت میں صدقہ دینا لازم ہوگا علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ اکثر علماء کا یہی مسلک ہے بعض علماء حدیث باب کی وجہ سے ٹڈی کا شکار جائز بتاتے ہیں۔

۹۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَصَبْنَا صِرْمًا مِنْ جَرَادٍ فَكَانَ رَجُلٌ مِنَّا يَضْرِبُ بِسَوْطِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هَذَا لَا يَصْلُحُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُد يَقُولُ أَبُو الْمُهَزِّمِ ضَعِيفٌ وَالْحَدِيثَانِ جَمِيعًا وَهْمٌ۔

۹۰: مسدد' عبدالوارث' حبیب المعلم' ابی المہزم' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو ایک ٹڈی دَل ملا (ہم میں سے) ایک شخص اپنے کوڑے سے ٹڈی مارنے لگا اور وہ اس وقت بحالت احرام تھا لوگوں نے اس شخص سے کہا کہ (یہ عمل) جائز نہیں ہے اسکے بعد خدمت نبوی میں یہ بات بیان کی گئی آپ نے فرمایا (ٹڈی) دریائی شکار ہے ابوداؤد نے فرمایا کہ (حدیث کا راوی) ابوالمہزم ضعیف ہے اور ہر دو روایات راوی کا وہم ہیں۔

بَابٌ فِي الْفِدْيَةِ

باب: احکامِ فدیہ

۹۱: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الطَّحَّانِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ قَدْ آذَاكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ احْلِقْ ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ

۹۱: وہب بن بقیہ' خالد الطحان' خالد الحذاء' ابوقلابہ' عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ' حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ ان کے پاس سے صلح حدیبیہ کے دنوں میں گزرے آپ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ تم کو تمہارے سر کی جوئیں تکلیف پہنچاتی ہیں انہوں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ ﷺ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنا سر پہلے منڈا دو پھر ذبح کرو (اور بطور فدیہ) ایک بکری یا تین دن کے روزے رکھنا' یا

ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ۔ چھ مساکین کو کھجور کے تین صاع دے دینا۔

خلاصۃ الباب: کسی نے سر کی جوؤں کی وجہ سے سر منڈوا دیا تو از روئے قرآن فدیہ واجب ہوتا ہے احادیث باب میں بھی اس کو بیان کر دیا گیا ہے۔

جو مارنے کا فدیہ:

مذکورہ حدیث میں سر میں جو مارنے کا فدیہ بیان فرمایا گیا اور اسی مضمون کو سورۂ بقرہ کی آیت کریمہ: فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ [البقرة: ۱۹۶] میں بیان کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کے مختلف اقوال ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہ محرم کے لئے بحالت احرام بال کٹوانا یا سلا ہوا کپڑا پہننا جائز نہیں ہے اگر محرم نے ایسا کر لیا تو اس کے ذمہ صدقہ لازمی ہے: وعن ابی حنیفة انه قال لیس للمحرم ان یحلق شعر الحلال فان فعل فعلیه صدقة (بذل المجهود ص ۱۳۳) اور مذکورہ روایت میں چھ مساکین کو کھجور کے تین صاع دے دینے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسکین کو بھی اسی حساب سے (یعنی اٹھارہ صاع)۔

۹۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ إِنْ شِئْتَ فَانْسُكْ نَسِيكَةً وَإِنْ شِئْتَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَإِنْ شِئْتَ فَأَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ لِسِتَّةِ مَسَاكِينَ۔

۹۲: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، داؤد، شعبی، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو تو ایک قربانی کرو اگر چاہو تو تین روزے رکھ لو اور اگر چاہو تو چھ مساکین کو کھجور کے تین صاع کھلاؤ۔

۹۳: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْمُثَنَّى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ فَقَالَ أَمَعَكَ دَمٌ قَالَ لَا قَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِثَلَاثَةِ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ بَيْنَ كُلِّ مِسْكِينَيْنِ صَاعٌ۔

۹۳: ابن مثنیٰ، عبدالوہاب (دوسری سند) نصر بن علی، یزید بن زریع، ابن مثنیٰ، داؤد، عامر، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ میں ان کے پاس سے گزرے اس کے بعد یہی واقعہ بیان کیا آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس قربانی ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا یا تم تین دن تک روزہ رکھ لو یا چھ مساکین کو کھجور کے تین صاع صدقہ کر دو اور ہر دو مساکین کو ایک صاع (صدقہ کرنا)۔

۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَخْبَرَهُ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَكَانَ قَدْ أَصَابَهُ فِي رَأْسِهِ أَذًى

۹۴: قتیبہ بن سعید، لیث، نافع، ایک انصاری شخص، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے سر میں جوئیں ہوگئی تھیں تو انہوں نے اپنا سر منڈا دیا۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے ان کو ایک گائے کی

فَحَلَقَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُهْدِيَ هَدْيًا بَقَرَةً۔

قربانی کرنے کا حکم فرمایا۔

۹۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي أَبَانُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَصَابَنِي هَوَامٌّ فِي رَأْسِي وَأَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ حَتَّى تَخَوَّفْتُ عَلَى بَصَرِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِيَّ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ الْآيَةَ فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي احْلِقْ رَأْسَكَ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ فَرَقًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ انْسُكْ شَاةً فَحَلَقْتُ رَأْسِي ثُمَّ نَسَكْتُ۔

۹۵: محمد بن منصور' یعقوب' ان کے والد' ابن اسحٰق' ابان بن صالح' حکم بن عتیبہ' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میرے سر میں جوئیں ہوگئی تھیں اور میں حدیبیہ کی صلح کے دنوں میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ یہاں تک کہ مجھ کو (جوؤں کے کاٹنے اور ضعف دماغ ہو جانے کی وجہ سے) آنکھوں کی روشنی ضائع ہو جانے کا خطرہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا﴾ نازل فرما دی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو طلب کیا اور ارشاد فرمایا تم سر منڈا لو اور تین روزہ (بطور فدیہ کے) رکھ لو یا چھ مساکین کو (عرب کا ایک پیمانہ) فرق کے حساب سے کھانا کھلا دو یا ایک بکری ذبح کر دو پھر میں نے اپنا سر منڈا دیا پھر میں نے قربانی کی۔

بَابُ الْإِحْصَارِ

باب: حج ادا کرنے سے رک جانے کے احکام

۹۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ قَالَ عِكْرِمَةُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَا صَدَقَ۔

۹۶: مسدد' یحییٰ' حجاج صواف' یحییٰ بن ابی کثیر' حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ میں نے حجاج بن عمرو انصاری سے سنا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے وہ حلال ہو گیا پھر وہ آئندہ سال حج ادا کرے عکرمہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا تو ان حضرات نے فرمایا کہ انہوں نے بالکل سچ (اور درست) ارشاد فرمایا۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں احصار کے متعلق بیان کیا گیا ہے حنفیہ کے نزدیک دشمن رکاوٹ پیدا کرے یا کوئی بیماری (دائم المرض) ہو جائے کہ حج یا عمرہ نہ کر سکے تو ایسا شخص محصر کہلاتا ہے اس کو اجازت ہے کہ ہدی ذبح کرنے کے بعد احرام کھول سکتا ہے جب کہ امام شافعی' امام مالک' امام احمد رحمہم اللہ کے نزدیک دشمن سے خطرہ کے علاوہ میں حج سے رک جانا احصار نہیں کہلاتا۔ ایسے آدمی کو اس عذر کے ٹل جانے کا انتظار کرنا چاہیے۔

اگر حج کے دوران معذور ہو جائے؟

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دورانِ حج جس شخص کی ہڈی وغیرہ ٹوٹ گئی اور حج ادا کرنے سے وہ معذور ہو گیا تو وہ شخص احرام کھول کر وطن چلا آئے۔ حضرت امام شافعی' امام مالک' امام احمد رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ دشمن سے خطرہ کے علاوہ میں حج سے رک جانا یعنی احصار نہیں ہوتا اور ایسے شخص کو اس عذر کے دور ہو جانے کا انتظار کرنا چاہئے اگر حج کرنے کے موقعہ

مل گیا تو حج کرے نہیں تو احرام کھول کر واپس آجائے اور اگلے سال پھر حج کرے۔ اس مسئلہ کی تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے اور بذل المجہود ج ۳' میں تفصیل سے مذکور ہے۔

٩٧ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَسَلَمَةُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ أَوْ مَرِضَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۹۷: محمد بن متوکل عسقلانی' عبدالرزاق' معمر' یحییٰ بن ابی کثیر' عکرمہ' عبداللہ بن رافع' حجاج بن عمرو کی روایت میں اس طرح ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی (دورانِ حج) ہڈی ٹوٹ گئی یا وہ لنگڑا ہو گیا یا بیمار ہو گیا اور اسی طریقہ سے بیان کیا۔

٩٨ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَاضِرٍ الْحِمْيَرِيَّ يُحَدِّثُ أَبِي مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ قَالَ خَرَجْتُ مُعْتَمِرًا عَامَ حَاصَرَ أَهْلُ الشَّامِ ابْنَ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَبَعَثَ مَعِي رِجَالٌ مِنْ قَوْمِي بِهَدْيٍ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى أَهْلِ الشَّامِ مَنَعُونَا أَنْ نَدْخُلَ الْحَرَمَ فَنَحَرْتُ الْهَدْيَ مَكَانِي ثُمَّ أَحْلَلْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ خَرَجْتُ لِأَقْضِيَ عُمْرَتِي فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَبْدِلِ الْهَدْيَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُبَدِّلُوا الْهَدْيَ الَّذِي نَحَرُوا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ۔

۹۸: نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' عمرو بن میمون' ابوحاضر حمیری' حضرت ابومیمون بن مہران سے روایت ہے کہ جس سال مکہ مکرمہ میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا اہلِ شام نے محاصرہ کیا تھا میں اس سال عمرہ کرنے کے لئے نکلا اور میرے ہمراہ کئی افراد نے قوم میں سے ہدی روانہ کی تھی جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو اہلِ شام نے ہم کو حرم میں داخل ہونے سے منع کیا۔ میں نے اس جگہ اپنی ہدی نحر کی اور احرام کھول دیا اور واپس آ گیا۔ جب اگلا سال ہو گیا تو میں پھر اپنا عمرہ قضا کرنے کے لئے نکلا تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ ہدی بھی تبدیل کر دو کیونکہ حضرت رسول کریم ﷺ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا تھا کہ عمرہ کو قضا میں تبدیل کر دو اس ہدی کے عوض کہ جو انہوں نے حدیبیہ میں قربان کی تھی۔

بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ

باب: مکہ میں داخلہ

٩٩ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلَ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فَعَلَهُ۔

۹۹: محمد بن عبید' حماد بن زید' ایوب' حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جس وقت مکہ مکرمہ میں تشریف لاتے تو رات کو (مکہ مکرمہ کے نزدیک واقع مقام) طویٰ میں قیام کرتے جب صبح ہو جاتی تو غسل کرتے اس کے بعد مکہ مکرمہ میں دن کے وقت تشریف لے جاتے اور فرماتے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے اسی طرح کیا۔

١٠٠ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَرْمَكِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ

۱۰۰: عبداللہ بن جعفر البرمکی' معن' مالک (دوسری سند) مسدد' ابن حنبل' یحییٰ (تیسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' ابواسامہ' عبیداللہ' نافع' حضرت عبد

وَابْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا قَالَا عَنْ يَحْيَى إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءَ مِنْ ثَنِيَّةِ الْبُطْحَاءِ وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى زَادَ الْبَرْمَكِيُّ يَعْنِي ثَنِيَّتَيْ مَكَّةَ۔

اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں بلندی کی طرف سے تشریف لاتے اور نشیب کی طرف سے واپس تشریف لے جاتے۔

۱۰۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ۔

۱۰۱: عثمان بن ابی شیبہ' ابواسامہ' عبید اللہ' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ذوالحلیفہ میں واقع) شجرہ کی طرف سے مدینہ منورہ سے باہر تشریف لاتے اور آپ مدینہ منورہ میں (مدینہ سے چھ میل کے فاصلہ پر واقع مقام) معرس کی طرف سے داخل ہوتے۔

۱۰۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَدَخَلَ فِي الْعُمْرَةِ مِنْ كُدًى قَالَ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا جَمِيعًا وَكَانَ أَكْثَرُ مَا كَانَ يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ۔

۱۰۲: ہارون بن عبداللہ' ابواسامہ' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کی فتح کے دن (مقام) کداء کی طرف سے بلندی کی جانب سے داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ میں کدی کی جانب سے (داخل ہوتے) اور عروہ دونوں طرف سے داخل ہوتے لیکن اکثر ہدی سے داخل ہوتے کیونکہ یہ حصہ عروہ کے مکان سے نزدیک تھا۔

۱۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا۔

۱۰۳: ابن مثنیٰ' سفیان بن عیینہ' ہشام بن عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تو آپ بلند جانب کی طرف سے تشریف لاتے اور آپ جب مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لاتے تو نشیب کی طرف سے تشریف لاتے (یعنی ایسے علاقہ سے باہر تشریف لاتے جو کہ نشیب میں واقع ہے)

بَابٌ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا رَأَى الْبَيْتَ

باب: بیت اللہ شریف کو جب دیکھے تو ہاتھوں کو اُٹھائے

۱۰۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَزَعَةَ

۱۰۴: یحییٰ بن معین' محمد بن جعفر' شعبہ' ابوقزعہ' حضرت المہاجر مکی سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ جو شخص

يُحَدِّثُ عَنْ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا إِلَّا الْيَهُودَ وَقَدْ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهُ۔

بیت اللہ شریف کو دیکھے تو کیا وہ ہاتھوں کو اُٹھائے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو کسی شخص کو یہود کے علاوہ یہ عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور ہم لوگوں نے حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ حج کیا تو آپ نے (بیت اللہ شریف کو دیکھتے ہی) ہاتھوں کو نہیں اُٹھایا۔

خُلاصَۃُ البَاب: بیت اللہ شریف دیکھ کر دعا کرنا متعدد روایات سے ثابت ہے البتہ اس میں اختلاف ہے کہ یہ دعا رفع یدین کے ساتھ ہو یا بغیر رفع یدین کے۔ امام شافعی نے فرمایا کہ میں تو اس کو مکروہ نہیں سمجھتا۔ حنفیہ کے اس مسئلہ میں دو قول ہیں امام طحاوی نے ترک رفع (ہاتھ نہ اٹھانے) کو ترجیح دی اور حضرت جابرؓ کی حدیث باب سے استدلال کیا ہے اس کو فقہاء حنفیہ کا مسلک قرار دیا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بیت اللہ شریف کو دیکھ کر ہاتھوں کو اُٹھانا مکروہ ہے یہی مسلک حضرات صاحبین کا بھی ہے: وکلام الطحاوی فی شرح معانی الآثار صریح انه یکرہ الرفع عند ابی حنیفة و ابی یوسف و محمد [بذل المجھود ص ۱۳۸] لیکن حضرت امام شافعی کے نزدیک یہ عمل مکروہ نہیں ہے: قال الشافعی بعد ما اورد حدیث ابن جریج لیس فی رفع الیدین عند رویة البیت شیء فلا اکرهه۔ [بذل المجھود ص ۱۳۸' ج ۳]

۱۰۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ يَعْنِي يَوْمَ الْفَتْحِ۔

۱۰۵: مسلم بن ابراہیم' سلام بن مسکین' ثابت بنانی' عبد اللہ بن رباح انصاری' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے بیت اللہ شریف کا طواف فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقامِ ابراہیم کے پیچھے دوگانہ نماز ادا کی۔

۱۰۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ وَهَاشِمٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَيْثُ يَنْظُرُ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللّٰهَ مَا شَاءَ أَنْ يَذْكُرَهُ وَيَدْعُوهُ قَالَ وَالْأَنْصَارُ تَحْتَهُ قَالَ هَاشِمٌ فَدَعَا وَحَمِدَ اللّٰهَ وَدَعَا بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَ۔

۱۰۶: ابن حنبل' بہز بن اسد' ہاشم' ابن قاسم' سلیمان بن مغیرہ' ثابت' حضرت عبد اللہ بن رباح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو آپ پہلے حجر اسود کے قریب تشریف لے گئے اور آپ نے اس کو بوسہ دیا پھر آپ نے بیت اللہ شریف کا طواف فرمایا پھر آپ کوہِ صفا پر تشریف لائے اور اس کے اُوپر چڑھ گئے۔ یہاں تک کہ بیت اللہ شریف نظر آنے لگا اور آپ نے (خانہ کعبہ دیکھ کر) ہاتھوں کو اُٹھایا پھر آپ نے جو چاہا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگے اور اس سے دُعا مانگنے لگے اور انصار آپ کے قدموں کے نیچے پڑے تھے ہاشم نے کہا کہ آپ نے دُعا مانگی اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان فرمائی اور جو دِل چاہا وہ دُعا مانگی۔

کعبہ کو دیکھ کر دُعا مانگنا:

مذکورہ حدیث میں دونوں ہاتھ اُٹھانے سے مراد خانہ کعبہ کو دیکھ کر دُعا مانگنا ہے اور جس وقت آپ بیت اللہ شریف تشریف لائے تو آپ نے پہلے سات مرتبہ بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے آپ نے دو رکعت ادا کیں اور آپ کے مبارک ہاتھ میں اس وقت ایک کمان تھی جس کو آپ بیت اللہ شریف میں نصب کردہ بتوں کی آنکھوں میں مار رہے تھے اور آیت کریمہ: وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا [الأسراء: ۸۱] تلاوت فرماتے جاتے تھے۔

(بذل المجهود ص: ۱۳۹، ج ۳)

واضح رہے کہ مذکورہ روایت میں لفظ الْاَنْصَاب اور بعض نسخوں میں لفظ الْاَنْصَار منقول ہے صاحب بذل فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اس جگہ صحیح لفظ الْاَنْصَاب ہے یعنی اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلند مقام پر تھے اور انصاب بت آپ کے قدموں کے نیچے تھے اور اگر اس جگہ لفظ الْاَنْصَار مراد لیا جائے جیسا کہ پاکستان کے بعض نسخوں کے حاشیہ پر ہے تو اس سے مراد یہ ہوگا کہ انصار حضرات وادی میں جمع ہو گئے تھے جو کہ وادی کے صفا کے نیچے تھا دونوں طرح درست ہے۔ قلت وعندى معناه ان الانصاب هى الاصنام التى كانت على الصفا جعلها رسول الله صلى الله عليه وسلم تحته وصعد فوقها لتذليلها الخ (بذل ص ۱۳۸، ج ۳) واما على نسخة الانصار بالراء فمعناه ظاهرا فهو انه صلى الله عليه وسلم علا على الصفا والانصار اجتمعوا تحته (بذل المجهود ص ۱۳۸)

بَاب فِي تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

۱۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔

باب: حجر اسود کو بوسہ دینے کا بیان

۱۰۷: محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابراہیم، عابس بن ربیعہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجر اسود کے پاس تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو چوما پھر فرمایا تم ایک پتھر ہو نہ ہی نفع پہنچا سکتے ہو اور نہ نقصان اور اگر میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تم کو چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تم کو ہرگز نہ چومتا۔

بَاب اسْتِلَامِ الْأَرْكَانِ

۱۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ مِنْ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

باب: ارکان کو چھونا

۱۰۸: ابوالولید طیالسی، لیث بن شہاب، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کے علاوہ کسی پتھر کو ہاتھ لگاتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۱۰۹: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ

۱۰۹: مخلد بن خالد، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

عُمَرَ أَنَّهُ أُخْبِرَ بِقَوْلِ عَائِشَةَ إِنَّ الْحِجْرَ بَعْضُهُ مِنَ الْبَيْتِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَظُنُّ عَائِشَةَ إِنْ كَانَتْ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَأَظُنُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَتْرُكِ اسْتِلَامَهُمَا إِلَّا أَنَّهُمَا لَيْسَا عَلَى قَوَاعِدِ الْبَيْتِ وَلَا طَافَ النَّاسُ وَرَاءَ الْحِجْرِ إِلَّا لِذَلِكَ۔

بیان فرماتی ہیں کہ حطیم کا ایک حصہ بیت اللہ شریف میں شامل ہے انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا اور میں اسی وجہ سے سمجھتا ہوں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے رکن شامی، رکن عراقی کے استلام کو نہیں چھوڑا، اگر وہ اپنی جگہ نہیں ہیں اسی وجہ سے تمام لوگ حطیم کے پیچھے سے طواف کرتے ہیں۔

۱۱۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدَعُ أَنْ يَسْتَلِمَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِي كُلِّ طَوْفَةٍ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

۱۱۰: مسدد، یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور رکن یمانی کو ہر طواف میں چھوتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی اسی طریقہ پر کرتے تھے۔

بیت اللہ کے چار ارکان:

مذکورہ بالا حدیث میں رکن یمانی اور حجر اسود کو چھونے کا تذکرہ ہے واضح رہے کہ بیت اللہ شریف کے چار ارکان ہیں: (۱) حجر اسود (۲) رکن عراقی (۳) رکن یمانی (۴) رکن شامی۔

بَابُ الطَّوَافِ الْوَاجِبِ

باب: واجب طواف

۱۱۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْنِي۔ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔

۱۱۱: احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں ایک اُونٹ پر سے ایک ٹیڑھے سر کی لکڑی سے حجر اسود کو استلام کیا۔

۱۱۲ : حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو الْيَامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ لَمَّا اطْمَأَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ طَافَ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ فِي يَدِهِ قَالَتْ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

۱۱۲: مصرف بن عمرو الیامی، ابن اسحق، محمد بن جعفر بن زبیر، عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی ثور، حضرت صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب مکہ مکرمہ فتح کر لینے کے بعد اطمینان حاصل ہوا تو آپ نے ایک اُونٹ پر سوار ہو کر طواف فرمایا اور آپ اس وقت حجر اسود کو ایک ٹیڑھے سر کی لکڑی سے مس (چھو) کر رہے تھے کہ جو لکڑی آپ کے دست مبارک میں تھی اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہی تھی۔

۱۱۳: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَعْرُوفٍ يَعْنِي ابْنَ خَرَّبُوذَ الْمَكِّيَّ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ يُقَبِّلُهُ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَطَافَ سَبْعًا عَلَى رَاحِلَتِهِ۔

۱۱۳: ہارون بن عبد اللہ' محمد بن رافع' ابوعاصم' معروف بن خربود المکی' ابوالطفیل' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بیت اللہ شریف کا طواف فرما رہے تھے اپنے اُونٹ پر سوار ہو کر اور آپ حجر اسود کو ایک ٹیڑھے سر کی لکڑی سے مس کر رہے تھے پھر آپ بوسہ لیتے تھے اس لکڑی کا۔ محمد بن رافع نے اضافہ کیا کہ پھر آپ کوہ صفا اور مروہ کی جانب تشریف لے گئے اور آپ نے اپنے اُونٹ پر سوار ہو کر سات طواف کئے۔

۱۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ۔

۱۱۴: احمد بن حنبل' یحییٰ' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں بیت اللہ شریف کا اپنے اُونٹ پر طواف کیا اور آپ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تا کہ لوگ آپ کو دیکھ لیں اور وہ (آپ کے عمل مبارک سے) آگاہ ہو جائیں اور آپ سے دریافت کریں کیونکہ آنحضرت ؐ کو لوگوں نے گھیر لیا تھا۔

۱۱۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ مَكَّةَ وَهُوَ يَشْتَكِي فَطَافَ عَلَى رَاحِلَتِهِ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَنَاخَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۵: مسدد' خالد بن عبد اللہ' یزید بن ابی زیاد' عکرمہ' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف لائے اور اس وقت آپ مریض تھے آپ نے اپنے اُونٹ پر طواف کیا۔ جب آپ حجر اسود کے قریب تشریف لائے تو آپ حجر اسود کو ایک ٹیڑھے سر کی لکڑی سے چھوتے پھر جب آپ طواف سے فارغ ہوئے تو آپ نے اپنے اُونٹ کو بٹھا کر (طواف کی) دو رکعت پڑھیں۔

۱۱۶: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ۔

۱۱۶: قعنبی' مالک' محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل' عروہ بن زبیر' زینب بنت ابی سلمہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مریض ہو جانے کی شکایت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لو تو میں نے (اسی طرح) طواف کر لیا اور اس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ (اس وقت) سورۂ طور ﴿وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ﴾ تلاوت فرما رہے تھے۔

بَاب الِاضْطِبَاعِ فِي الطَّوَافِ

۱۱۱۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ يَعْلَى عَنْ يَعْلَى قَالَ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ أَخْضَرَ۔

۱۱۱۸ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوا بِالْبَيْتِ وَجَعَلُوا أَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ قَدْ قَذَفُوهَا عَلَى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرَى۔

باب: طواف کی حالت میں اضطباع کرنا

۱۱۱۷: محمد بن کثیر' ابن جریج' ابن یعلی' حضرت یعلی سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہرے رنگ کی چادر میں اضطباع کر کے طواف ادا فرمایا۔

۱۱۱۸: ابوسلمہ موسیٰ' حماد' عبداللہ بن عثمان بن خثیم' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (مقام) جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندھا تو (سب حضرات نے) طواف (بیت اللہ) میں رمل (مونڈھوں کو ہلاتے ہوئے جلدی جلدی چلنا) کیا اور انہوں نے اپنی بغلوں کے نیچے سے چادروں کو نکالا پھر چادروں کو بائیں کندھوں پر ڈال دیا (یعنی اضطباع کیا)۔

بَاب فِي الرَّمَلِ

۱۱۱۹ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْغَنَوِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَأَنَّ ذَلِكَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قُلْتُ وَمَا صَدَقُوا وَمَا كَذَبُوا قَالَ صَدَقُوا قَدْ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَبُوا لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّ قُرَيْشًا قَالَتْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ دَعُوا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ حَتَّى يَمُوتُوا مَوْتَ النَّغَفِ فَلَمَّا صَالَحُوهُ عَلَى أَنْ يَجِيئُوا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَيُقِيمُوا بِمَكَّةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ ارْمُلُوا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ قُلْتُ يَزْعُمُ قَوْمُكَ

باب: رَمل کے احکام

۱۱۱۹: ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابوعاصم الغنوی' ابی الطفیل سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے میں نے عرض کیا کہ آپ کے رفقاء یہ گمان کرتے ہیں کہ جب بیت اللہ شریف کا رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کعبہ کا طواف کیا تو رمل کیا اور یہ رمل مسنون ہے۔ انہوں نے کہا کہ (تم نے) کچھ تو اس میں سچ بولا ہے اور کچھ غلط بیانی سے کام لیا ہے میں نے عرض کیا کہ (اس میں) جھوٹ کیا ہے اور سچ کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ انہوں نے اس قدر تو سچ کہا ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے رمل کیا ہے اور یہ جھوٹ بولا ہے کہ رمل کرنا مسنون ہے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ قریش نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر یہ کہا تھا کہ تم لوگ محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) اور ان کے ساتھیوں کو (اسی طرح) چھوڑ دو یہ لوگ (خود ہی اپنی موت) مر جائیں گے) جب (قریش کی) آپ سے اس پر مصالحت ہوگئی کہ آپ آئندہ سال تشریف لائیں اور حج کریں اور مکہ مکرمہ میں تین روز ٹھہریں تو آپ بھی تشریف لے گئے اور مشرکین مکہ بھی ''قعیقعان'' (پہاڑ) کی جانب سے آئے تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا تم لوگ تین چکر میں رمل کرو اور یہ مسنون نہیں ہے میں نے کہا کہ تمہارے حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُونٹ پر صفا اور مروہ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى بَعِيرِهِ وَأَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةٌ فَقَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قُلْتُ مَا صَدَقُوا وَمَا كَذَبُوا قَالَ صَدَقُوا قَدْ طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى بَعِيرِهِ وَكَذَبُوا لَيْسَ بِسُنَّةٍ كَانَ النَّاسُ لَا يُدْفَعُونَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا يُصْرَفُونَ عَنْهُ فَطَافَ عَلَى بَعِيرٍ لِيَسْمَعُوا كَلَامَهُ وَلِيَرَوْا مَكَانَهُ وَلَا تَنَالُهُ۔

کے درمیان سعی کی اور یہ عمل مسنون ہے انہوں نے کہا کہ (اس میں) کچھ خلاف واقعہ ہے اور کچھ سچ ہے میں نے کہا کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کہا ہے؟ انہوں نے کہا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کوہ) صفا اور مروہ کے درمیان اُونٹ پر (بیٹھ کر) سعی کی یہ تو سچ ہے لیکن یہ خلاف واقعہ ہے کہ یہ عمل مسنون ہے کیونکہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہٹتے نہیں تھے اور آپ کے پاس سے (دوسری جگہ) نہیں جاتے تھے تو آپ نے اُونٹ پر سوار ہو کر سعی کی تا کہ آپ کے ارشادات گرامی لوگ سنیں اور لوگ آپ کو دیکھیں اور آپ تک لوگوں کی پہنچ نہ ہو سکے۔

رمل کا مفہوم:

بیت اللہ شریف کے طواف کے دوران پہلے تین چکر میں رمل مسنون ہے اور رمل کا مفہوم یہ ہے کہ جس طریقہ سے سپاہی میدانِ جنگ میں مونڈھے ہلاتے ہوئے جاتا ہے اکڑ کر چلتا ہے اسی طرح مونڈھے ہلاتے ہوئے اور اکڑ کر چلو۔ عمرہ اور حج کے طواف کے دوران رمل کی مزید تفصیل بذل المجہود ج ۳ اور اردو میں معلم الحجاج میں ہے اور مذکورہ روایت میں لفظ مَوْتَ النَّغَفِ سے مراد اُونٹ اور بکری جیسی موت آنا ہے یعنی اپنی موت آپ ہی مر جائیں گے۔ حتى يموتوا موت النعف اى موت الابل والغنم الخ [بذل المجهود ص ١٤٣' ج٣]

١٢٠: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمُ الْحُمَّى وَلَقُوا مِنْهَا شَرًّا فَأَطْلَعَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا قَالُوهُ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ فَلَمَّا رَأَوْهُمْ رَمَلُوا قَالُوا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرْتُمْ أَنَّ الْحُمَّى قَدْ وَهَنَتْهُمْ هَؤُلَاءِ أَجْلَدُ مِنَّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا إِبْقَاءً عَلَيْهِمْ۔

١٢٠: مسدد' حماد بن زید' ایوب' سعید بن جبیر' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف لائے اور آپ کو مدینہ منورہ کے بخار نے ناتواں کر دیا تھا تو (یہ دیکھ کر) کفار نے کہا کہ تم لوگوں کے پاس وہ لوگ آتے ہیں جو کہ بخار سے کمزور ہو گئے ہیں اور اس کی وجہ سے بہت ہی تکلیف اُٹھائی ہے پس اللہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے آگاہ فرما دیا تو آپ نے حکم فرمایا کہ (طواف میں) پہلے تین چکر میں رمل کریں اور حجر اسود اور رکن یمانی کے دوران معمولی رفتار سے چلیں۔ جب مشرکین نے ان حضرات کو اکڑ کر چلتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ تم لوگ کہتے تھے کہ بخار نے ان لوگوں کو کمزور کر دیا ہے یہ لوگ تو ہم لوگوں سے بھی زیادہ مستعد اور صحت مند ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تمام چکر میں رمل کرنے کا حکم نہیں فرمایا ان حضرات پر رحم فرماتے ہوئے (اس لئے شروع کے صرف تین چکر میں رمل کافی ہے)۔

۱۲۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ فِيمَ الرَّمَلَانُ الْيَوْمَ وَالْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاكِبِ وَقَدْ أَطَّأَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَنَفَى الْكُفْرَ وَأَهْلَهُ مَعَ ذَلِكَ لَا نَدَعُ شَيْئًا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۱۲۱: احمد بن حنبل' عبدالملک بن عمرو' ہشام بن سعد' زید بن اسلم' حضرت اسلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اب رمل اور مونڈھوں کو کھولنے کی کیا ضرورت ہے۔ اب تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو طاقتور بنادیا ہے اور شرک کا خاتمہ فرمادیا اور مشرکین کو تباہ کر دیا لیکن اس کے باوجود ہم لوگ ان چیزوں کو ترک نہیں کرتے کہ (جو چیزیں یعنی اعمال) دورِ نبوی میں کیا کرتے تھے۔ (بہرحال اتباعِ نبوی کی وجہ سے اب بھی رمل مسنون ہے)

۱۲۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَمْيُ الْجِمَارِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللَّهِ۔

۱۲۲: مسدد' عیسیٰ بن یونس' عبیداللہ بن ابی زیاد' قاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خانہ کعبہ کا طواف کرنا' اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا اور کنکریاں مارنا یہ تمام (اعمال) یادِ الٰہی کے لئے مقرر فرمائے گئے۔

۱۲۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اضْطَبَعَ فَاسْتَلَمَ وَكَبَّرَ ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَكَانُوا إِذَا بَلَغُوا الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَتَغَيَّبُوا مِنْ قُرَيْشٍ مَشَوْا ثُمَّ يَطْلُعُونَ عَلَيْهِمْ يَرْمُلُونَ تَقُولُ قُرَيْشٌ كَأَنَّهُمُ الْغِزْلَانُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكَانَتْ سُنَّةً۔

۱۲۳: محمد بن سلیمان انباری' یحییٰ بن سلیم' ابن خثیم' ابی الطفیل' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے (پہلے) اضطباع کیا پھر حجر اسود کو چوما اور تکبیر فرمائی پھر آپ نے تین چکروں میں رمل کیا۔ جب یہ حضرات رکن یمانی کے قریب پہنچے اور کفار قریش کی نگاہوں سے چھپ جاتے تو معمول کی رفتار سے چلتے پھر جب قریش کے سامنے آتے تو یہ حضرات (طواف میں) رمل کرتے ہوئے چلتے۔ یہاں تک کہ قریش بول اُٹھے کہ (یہ لوگ) گویا ہرنیں ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اس کے بعد یہ عمل مبارک مسنون ہوگیا۔

۱۲۴ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَمَشَوْا أَرْبَعًا۔

۱۲۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عبداللہ بن عثمان بن خثیم' ابی طفیل' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (مقام) جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندھا تو ان حضرات نے پہلے تین چکر میں رمل کیا پھر باقی چار چکروں میں معمولی چال سے چلے۔

۱۲۵ : حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ

۱۲۵: ابوکامل' سلیم بن اخضر' عبیداللہ' حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حجر اسود سے لے کر' حجر اسود تک رمل

عُمَرَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ ذٰلِكَ۔

کیا اور فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح پر کیا ہے۔

بَابُ الدُّعَاءِ فِي الطَّوَافِ

باب: دورانِ طواف دُعا مانگنا

۱۲۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

۱۲۶: مسدد' عیسیٰ بن یونس' ابن جریج' یحییٰ بن عبید' اپنے والد حضرت عبد اللہ بن السائب سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان تشریف لاتے تو میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے: ﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾۔

۱۲۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۷: قتیبہ بن سعید یعقوب' موسیٰ بن عقبہ' حضرت نافع' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ حج یا عمرہ میں تشریف لانے کے بعد پہلی دفعہ طواف فرماتے تو آپ شروع کے چکر میں دوڑ کر چلتے اور باقی چار چکر میں معمولی چال سے چلتے اس کے بعد آپ دوگانہ (دوگانہ نماز) ادا فرماتے۔

بَابُ الطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ

باب: بعد نمازِ عصر طواف کے احکام

۱۲۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَالْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ وَهٰذَا لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَيُصَلِّي أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ۔

۱۲۸: ابن سرح' سفیان' ابوزبیر' عبد اللہ بن باباہ' جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس مکان (یعنی بیت اللہ شریف) کے طواف کرنے سے اور نماز سے کسی شخص کو نہ روکو جس وقت اس کا دِل چاہے رات اور دن میں (خواہ طواف فجر یا عصر کے بعد ادا کرے)۔

خلاصۃ الباب: امام شافعی و امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ طواف کے بعد کی دو رکعتیں اوقات مکروہ میں بھی ادا کی جاسکتی ہیں حدیث باب ان حضرات کی دلیل ہے۔ جب کہ امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی دو روایات میں سے ایک روایت کے مطابق امام مالک کا بھی یہ مسلک ہے کہ یہ دو رکعات اوقات مکروہ میں ادا نہیں کی جاسکتیں بلکہ فجر اور عصر کے بعد طواف کرنے والے کو چاہیے کہ وہ طواف کرتا رہے اور آخر میں تمام طوافوں کی رکعات طلوع آفتاب کے بعد ایک ساتھ ادا کرے۔ حنفیہ کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں ہے کہ فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنا منع ہے جو معنیً متواتر ہیں اور مطلق ہیں دوسرا استدلال مؤطا میں حضرت عمرؓ کے اثر سے ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عبد القاری نے حضرت عمر بن خطابؓ کے ساتھ فجر کی نماز کے بعد طواف کیا پس حضرت عمرؓ نے طواف پورا کرلیا دیکھا تو سورج ابھی طلوع نہیں ہوا تھا پھر سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ ذی طویٰ مقام تک پہنچے سواری کو بٹھایا پھر دو رکعت طواف کی ادا کیں۔ ان کے علاوہ بھی احادیث و آثار ہیں جو اوقات مکروہ میں دوگانہ طواف ادا کرنے

کے عدم جواز پہ دلالت کرر ہے ہیں جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں رية ساعة سے ساعات غیر مکروہہ وارد ہیں اور اس زمان کا مقصد بعد عید منات کو یہ ہدایت کرنا ہے کہ وہ آنے جانے والوں کے لیے حرم کا راستہ ہر وقت کھلا رکھیں۔ دراصل بنو علیہ منانت کے مکانات بیت اللہ شریف اور حرم کا احاطہ کئے ہوئے تھے جب یہ دروازے بند کر لیتے تو کوئی آدمی حرم تک نہ پہنچ سکتا اس لیے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ طواف اور نماز پر پابندی عائد نہ کریں۔

بَاب طَوَافِ الْقَارِنِ

۱۲۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا طَوَافَهُ الْأَوَّلَ۔

۱۳۰ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ لَمْ يَطُوفُوا حَتَّى رَمَوْا الْجَمْرَةَ۔

۱۳۱ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ أَخْبَرَنِي الشَّافِعِيُّ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا طَوَافُكِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَكْفِيكِ لِحَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ قَالَ الشَّافِعِيُّ كَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ وَرُبَّمَا قَالَ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَائِشَةَ۔

باب: قران کرنے والے کا طواف

۱۲۹: احمد بن حنبل' یحییٰ' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صفا اور مروہ کے درمیان ایک ہی مرتبہ سعی کی۔ یعنی پہلی مرتبہ۔ (یاد رہے کہ قارن کے لئے حج اور عمرہ دونوں کے لئے ایک طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے)۔

۱۳۰: قتیبہ' مالک بن انس' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے (اس وقت تک) طواف نہیں کیا جب تک کہ ان حضرات نے رمی جمرۂ عقبہ نہیں کر لی۔

۱۳۱: ربیع بن سلیمان مؤذن' شافعی' ابن عیینہ' ابن ابی نجیح' عطاء' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی عمرہ اور حج دونوں کو کافی ہے' حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو سفیان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عطاء کے ذریعہ موصولاً نقل کیا ہے اور اس روایت کو انہوں نے موقوفاً بھی نقل کیا ہے۔

بَاب الْمُلْتَزَمِ

۱۳۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ قُلْتُ

باب: ملتزم کے بیان میں

۱۳۲: عثمان بن ابی شیبہ' جریر بن عبدالحمید' یزید بن ابی زیاد' مجاہد' حضرت عبدالرحمٰن بن صفوان سے مروی ہے کہ جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ فتح کر لیا تو میں نے عرض کیا کہ میں اپنے کپڑے پہنوں گا اور میرا مکان بھی راستہ ہی میں تھا تو میں (بغور) دیکھوں گا کہ نبی کریم

لَأَلْبَسَنَّ ثِيَابِي وَكَانَتْ دَارِي عَلَى الطَّرِيقِ فَلَأَنْظُرَنَّ كَيْفَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلَقْتُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْكَعْبَةِ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَدِ اسْتَلَمُوا الْبَيْتَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الْحَطِيمِ وَقَدْ وَضَعُوا خُدُودَهُمْ عَلَى الْبَيْتِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَسْطَهُمْ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کیا عمل کرتے ہیں۔ چنانچہ میں جب گیا تو میں نے دیکھا نبی کریم ﷺ بیت اللہ شریف میں سے باہر تشریف لائے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی بیت اللہ شریف سے باہر آئے اور سب لوگ بیت اللہ شریف کے دروازے سے حطیم تک لیٹ گئے اور اپنے رخسار بیت اللہ شریف سے لگا دیئے گئے اور نبی کریم ﷺ ان تمام حضرات کے درمیان میں تھے۔

ملتزم کیا ہے؟

ملتزم اس مقام کا نام ہے جو کہ بیت اللہ شریف اور حجر اسود کے دروازے کے درمیان ہے یہاں طواف وداع کے بعد آنا اور دُعا کرنا مستحب ہے۔

۱۳۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ طُفْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا جِئْنَا دُبُرَ الْكَعْبَةِ قُلْتُ أَلَا تَتَعَوَّذُ قَالَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ثُمَّ مَضَى حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَأَقَامَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ فَوَضَعَ صَدْرَهُ وَوَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَكَفَّيْهِ هٰكَذَا وَبَسَطَهُمَا بَسْطًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهُ۔

۱۳۳: مسدد، عیسیٰ بن یونس، مثنیٰ بن صباح، عمرو بن شعیب، شعیب سے مروی ہے کہ میں نے عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) کے ہمراہ (خانہ کعبہ) کا طواف کیا۔ جب ہم بیت اللہ شریف کے پیچھے کی طرف آئے تو ہم نے کہا کہ تم لوگ اللہ سے پناہ نہیں مانگتے تو انہوں نے کہا ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں دوزخ سے۔ پھر وہ لوگ گئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور حجر اسود اور بیت اللہ شریف کے دروازے کے درمیان کھڑے ہوئے اور اپنا سینہ اور چہرہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں ہتھیلیاں اس طریقہ پر رکھیں اور ان کو پھیلا دیا پھر بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طریقہ پر کرتے ہوئے دیکھا۔ (یعنی آپ بھی اسی طریقہ پر ملتزم سے چمٹتے تھے)

۱۳۴ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُودُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَيُقِيمُهُ عِنْدَ الشُّقَّةِ الثَّالِثَةِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الَّذِي يَلِي الْحَجَرَ مِمَّا يَلِي الْبَابَ فَيَقُولُ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أُنْبِئْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي هَا هُنَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُومُ فَيُصَلِّي۔

۱۳۴: عبید اللہ بن عمر بن میسرہ، یحییٰ بن سعید، سائب بن عمر مخزومی، محمد بن عبداللہ بن سائب، حضرت عبداللہ بن سائب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو (جب وہ نابینا ہو گئے تھے) تو پکڑ کر چلتے تھے اور ان کو بیت اللہ شریف کے قریب حجر اسود کے نزدیک تیسرے کونے میں کھڑا کر دیا کرتے تھے پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ تم کو اطلاع دی گئی کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ نماز پڑھتے تھے؟ میں عرض کرتا تھا جی ہاں پھر وہ اس جگہ نماز پڑھتے تھے۔

بَابُ أَمْرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۱۳۵ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔

۱۳۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اعْتَمَرَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَقِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ أَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا ۔

۱۳۷ : حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَسَعَى بَيْنَهُمَا سَبْعًا ثُمَّ حَلَقَ رَأْسَهُ۔

۱۳۸ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا

باب: صفا اور مروہ کا بیان

۱۳۵: قعنبی' مالک' ہشام بن عروہ (دوسری سند) ابن سرح' ابن وہب' مالک' ہشام' عروہ بن زبیر نے کہا کہ میں نے عائشہؓ سے بچپن میں کہا کہ دیکھئے اللہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ تو میں سمجھتا ہوں (دورانِ حج) اگر کوئی شخص سعی نہ کرے تب کوئی حرج نہیں۔ عائشہؓ نے فرمایا ہرگز نہیں۔ جس طریقہ پر تم سمجھتے ہو اگر (واقعہ) اسی طرح ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس طریقہ پر فرماتے کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کرنا گناہ نہیں ہے۔ یہ آیت کریمہ تو انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ وہ حضرات منات کے لئے حج کرتے تھے اور منات قدید کے سامنے تھا (قدید ایک بستی کا نام ہے) منات اس کے سامنے رہتا تھا وہ لوگ صفا اور مروہ کے درمیان میں سعی کرنے کو مذموم سمجھتے تھے۔ جب وہ لوگ مسلمان ہو گئے تو انہوں نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا اس وقت آیت کریمہ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ نازل ہوئی۔ (ان احادیث میں یہ بیان بھی کر دیا کہ صفا مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں جہاں کی مذموم حرکتوں کی وجہ سے ان میں کوئی خرابی نہیں پیدا ہوئی)۔

۱۳۶: مسدد' خالد' بن عبداللہ' اسماعیل بن ابی خالد' حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جب عمرہ کیا تو بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور آپ نے مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھیں اور آپ کے ہمراہ اس قدر حضرات تھے کہ انہوں نے آپ کو لوگوں سے چھپا رکھا تھا۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ نبی کریمؐ بیت اللہ شریف کے اندر تشریف لے گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

۱۳۷: تمیم بن منتصر' اسحٰق بن یوسف' شریک' اسماعیل بن ابی خالد' حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ پر روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ پر تشریف لائے اور ان کے درمیان سات مرتبہ سعی کی پھر آپ نے سر منڈایا۔

۱۳۸: نفیلی' زہیر' عطاء بن سائب' حضرت کثیر بن جمہان سے روایت ہے

عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي أَرَاكَ تَمْشِي وَالنَّاسُ يَسْعَوْنَ قَالَ إِنْ أَمْشِ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي وَإِنْ أَسْعَ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْعَى وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ۔

کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ صفا اور مروہ کے درمیان میں چل رہے ہیں جبکہ دوسرے لوگ دوڑ رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اگر میں صفا اور مروہ کے درمیان چلوں تو میں نے نبی کریمؐ کو (اسی طرح) چلتے ہوئے دیکھا ہے اور اگر میں دوڑوں تو میں نے نبی کریم ﷺ کو (اسی طرح) دوڑتے ہوئے دیکھا ہے اور میں عمر رسیدہ کمزور شخص ہوں (یعنی اس وجہ سے چلتا ہوں اور میرا یہ عمل سنت نبوی کے خلاف بھی نہیں) ہے۔

بَابُ صِفَةِ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: حج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت

١٣٩ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيَّانِ وَرُبَّمَا زَادَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ الْكَلِمَةَ وَالشَّيْءَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ سَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِي فَنَزَعَ زِرِّي الْأَعْلَى ثُمَّ نَزَعَ زِرِّي الْأَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ وَأَهْلًا يَا ابْنَ أَخِي سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ أَعْمَى وَجَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا يَعْنِي ثَوْبًا مُلَفَّقًا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكِبِهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا فَصَلَّى بِنَا وَرِدَاؤُهُ إِلَى جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بِيَدِهِ فَعَقَدَ تِسْعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۱۳۹: عبداللہ بن محمد نفیلی، عثمان بن ابی شیبہ، ہشام بن عمار، سلیمان بن عبد الرحمٰن، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد، محمد باقر سے روایت ہے کہ ہم لوگ جابر بن عبداللہ انصاری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم لوگ جس وقت وہاں پہنچے تو انہوں نے دریافت کیا کہ کون کون حضرات ہیں یہاں تک کہ میرا بھی نمبر آ گیا۔ میں نے کہا کہ میں محمد بن علی بن حسین ہوں۔ انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سر پر پھیرا اور میرا اُوپر کا دامن اُٹھایا پھر نیچے کا دامن اُٹھایا اس کے بعد اپنا ہاتھ میری دونوں چھاتیوں کے درمیان میں رکھا اور میں اس وقت نوجوان لڑکا تھا اور کہا کہ تم کو خوشی ہو تم اپنوں میں آ گئے۔ تمہارا جو دِل چاہے اے بھتیجے! تم وہ دریافت کر لو میں نے ان سے دریافت کیا وہ نابینا تھے اور نماز کا وقت آ گیا وہ ایک کپڑا اوڑھ کر کھڑے ہوئے۔ وہ کپڑا اس قدر چھوٹا تھا کہ اگر اس کپڑے کو اس کندھے پر ڈالتے تو اس کندھے سے گر جاتا بالآخر اس کپڑے کو (علیحدہ) رکھ کر نماز پڑھائی اور چادر ان کی تپائی پر رکھ دی۔ میں نے عرض کیا کہ مجھ کو نبی کریم ﷺ کے حج کا حال بیان فرمائیں۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اُنگلیوں سے نو عدد کا شمار کیا۔ پھر کہا نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں نو سال تک رہے اور آپ نے حج نہیں کیا اس کے بعد دسویں سال اعلان کر دیا گیا کہ نبی کریم ﷺ حج کے لئے تشریف لے جانے والے ہیں۔ بہت سے حضرات مدینہ منورہ میں جمع ہو گئے تو ہر ایک کی خواہش تھی کہ نبی کریم ﷺ کی اتباع کرے اور جو آپ نے عمل کیا وہ (اختیار) کرے۔ تو

مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أُذِّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَيَعْمَلَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَذْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ قَالَ جَابِرٌ نَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ فَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ فَأَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهَذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا مِنْهُ وَلَزِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ

آپ تشریف لے گئے ہم لوگ بھی ان لوگوں کے ہمراہ نکلے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ میں پہنچ گئے اور اس جگہ اسماء بنت عمیس کے ہاں محمد بن ابی بکر کی ولادت ہوئی انہوں نے خدمت نبوی میں کہلوایا کہ میں اب کیا کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا غسل کرلو اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ لو اور احرام باندھ لو پھر رسول کریم ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی اس کے بعد آپ قصوا (اُونٹنی) پر سوار ہوئے جب آپ کی اُونٹنی میدانِ بیداء میں کھڑی ہوئی تو جابر نے فرمایا کہ جس جگہ تک میری نظر جاتی تھی میں نے آپ کے دائیں اور بائیں اور سامنے اور پیچھے کی جانب دیکھا تو سوار اور پیدل لوگوں کا ہجوم تھا اور رسول کریم ﷺ ہمارے درمیان تھے اور آپ پر قرآن کریم نازل ہوتا تھا اور آپ اس کی مراد سمجھتے تھے اور ہم سب وہی کام انجام دیتے جو کام آپ کرتے۔ آپ نے لبیک بلند آواز سے کہا کہ اے اللہ! میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہوں' آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہوں' آپ کا کوئی شریک نہیں ہے میں آپ کے حضور حاضر ہوتا ہوں۔ تمام تعریف اور نعمت آپ کے ہی شایان شان ہے اور حکومت بھی آپ کی ہی ہے آپ کا کوئی شریک نہیں اور لوگوں نے بھی لبیک بلند آواز سے کہی جو لوگ بلند آواز سے پکارتے تھے۔ آپ نے ان لوگوں کو منع نہیں فرمایا۔ لیکن آپ اپنی لبیک فرماتے رہے۔ جابر نے کہا کہ ہم لوگوں نے صرف حج کی نیت کی تھی ہم لوگ عمرہ کو نہیں جانتے تھے۔ ہم لوگ جب آپ کے ہمراہ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو پہلے آپ نے حجر اسود کو چوما پھر آپ نے تین چکروں میں رمل کی اور آپ چار چکر میں معمولی چال سے چلے۔ پھر آپ مقامِ ابراہیم کی جانب اس کی طرف بڑھے اور اس آیت کریمہ میں ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ﴾ کو تلاوت فرمایا تو مقامِ ابراہیم بیت اللہ اور آپ کے درمیان تھا آپ نے دو رکعات میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ تلاوت فرمائی۔ پھر آپ حجر اسود کی جانب تشریف لائے اور آپ نے حجر اسود کو چوما اس کے بعد آپ مسجد کے دروازے سے (کوہ) صفا کی جانب تشریف لے گئے جب آپ صفا کے قریب پہنچ گئے تو آپ نے آیت کریمہ ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ

مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ
فَكَانَ أَبِي يَقُولُ قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ وَعُثْمَانُ وَلَا
أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سُلَيْمَانُ
وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ
فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا
الْكَافِرُونَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَاسْتَلَمَ
الرُّكْنَ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا
دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ
شَعَائِرِ اللَّهِ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا
فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَكَبَّرَ اللَّهَ
وَوَحَّدَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي
وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ
الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ وَقَالَ
مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ
حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ رَمَلَ فِي بَطْنِ
الْوَادِي حَتَّى إِذَا صَعِدَ مَشَى حَتَّى أَتَى
الْمَرْوَةَ فَصَنَعَ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ
عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ الطَّوَافِ
عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي
مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَلَجَعَلْتُهَا
عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ
فَلْيُحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ
كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ
هَدْيٌ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَشَبَّكَ رَسُولُ

شَعَائِرِ اللّٰهِ ﴾ تلاوت فرمائی ہم شروع کرتے ہیں (سعی کو) اس پہاڑ سے کہ جس کا نام اللہ تعالیٰ نے پہلے لیا (یعنی کوہ صفا کا) تو آپ نے صفا سے شروع فرمایا اور آپ اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ آپ نے بیت اللہ شریف کو دیکھ لیا۔ تو تکبیر کہی اور اللہ تعالیٰ کی وحدت کو بیان کیا اور فرمایا اللہ ایک ہے اس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں کوئی اس کا شریک نہیں اس کی سلطنت ہے اور تعریف اسی کے شایانِ شان ہے وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اس کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں وہ تنہا ہے اور اس نے اپنا وعدہ مکمل کیا اور اپنے بندے (نبی کریم ﷺ) کی امداد فرمائی اور کفار کے گروہوں کو اسی تنہا ذات نے شکست دی۔ پھر اس کے درمیان ان ہی جملوں سے تین مرتبہ دُعا مانگی۔ پھر آپ مروہ تشریف لے جانے کے لئے نیچے اُترے۔ جب آپ کے قدم مبارک وادی کے اندر پہنچے تو آپ دوڑ کر چلے۔ جب آپ نشیبی علاقہ سے نکل کر اُوپر چڑھنے لگے تو آپ معمولی چال سے چلے یہاں تک کہ آپ مروہ تشریف لے آئے اور آپ نے اس جگہ بھی اسی طرح کیا جس طرح کہ آپ نے صفا پر کیا تھا۔ جب مروہ پر آخری چکر ختم ہوا تو آپ نے فرمایا اگر مجھ کو وہ حال معلوم ہوتا جو حال مجھ کو بعد میں معلوم ہوا ہے تو میں اپنے ہمراہ ہدی لے کر نہ آتا اور میں حج کے بجائے عمرہ کر لیتا لیکن تم لوگوں میں سے جس شخص کے ہمراہ ہدی نہ ہو وہ شخص احرام کھول دے اور حج کو عمرہ کر لے۔ چنانچہ تمام حضرات نے احرام کھول دیا اور اپنے بال کتروا لئے علاوہ نبی کریم ﷺ اور جس شخص کے ہمراہ ہدی تھی (اس نے نہیں کتروائے) تو سراقہ بن جعشم کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (حج کو ختم کر کے عمرہ کر لینے کا) یہ حکم اس سال کے لئے (خاص) ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ رسول کریم ﷺ نے ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈال کر فرمایا کہ عمرہ حج میں شامل ہو گیا۔ دو مرتبہ نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے اور علی رضی اللہ عنہ یمن سے رسول اللہ ﷺ کا اُونٹ لے کر تشریف لائے تو انہوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے احرام کھول دیا تھا اور وہ رنگدار لباس پہنے ہوئے تھیں اور انہوں نے سرمہ لگایا تھا اور

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرَى ثُمَّ قَالَ دَخَلَتْ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ هٰكَذَا مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ قَالَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِمَّنْ حَلَّ وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ عَلِيٌّ ذٰلِكَ عَلَيْهَا وَقَالَ مَنْ أَمَرَكِ بِهٰذَا فَقَالَتْ أَبِي فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ بِالْعِرَاقِ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي صَنَعَتْهُ مُسْتَفْتِيًا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الَّذِي ذَكَرَتْ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي أَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي بِهٰذَا فَقَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلُّ قَالَ وَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ مِائَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى أَهَلُّوا بِالْحَجِّ فَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ لَهُ مِنْ شَعْرٍ فَضُرِبَتْ بِنَمِرَةٍ فَسَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفٌ عِنْدَ

علی رضی اللہ عنہ نے اس بات کا بُرا منایا اور فرمایا کہ تم لوگوں کو کس شخص نے اس قسم کا حکم دیا؟ انہوں نے کہا کہ میرے والد (نبی کریم ﷺ) نے۔ جابر نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق میں فرماتے تھے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شکایت کرنے کے لئے حاضر ہوا کہ انہوں نے اس طرح کہا ہے اور میں نے اچھا نہیں سمجھا تو انہوں نے کہا کہ میرے والد گرامی نے مجھے ایسا ہی حکم فرمایا ہے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ سچ کہتی ہیں۔ تم نے احرام باندھنے کے وقت کیا نیت کی تھی؟ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں نے یہ نیت کی کہ اے اللہ میں اس چیز کا احرام باندھتا ہوں جس کا احرام رسول اللہ ﷺ نے باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا میرے ہمراہ تو ہدی ہے اس لئے اب تم احرام نہیں کھولنا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ سے جس قدر ہدی کے جانور لائے تھے اور جس قدر علی کرم اللہ وجہہ ہدی کے جانور لائے تھے تمام کی تعداد ایک سو (جانور) ہوئی۔ تمام حضرات حلال ہو گئے (یعنی سب نے احرام کھول دیا) اور انہوں نے بال کتروائے لیکن رسول کریم ﷺ اور وہ لوگ کہ جن کے ہمراہ ہدی تھی انہوں نے احرام نہیں کھولا' جب ترویہ کا دن ہو گیا تو تمام حضرات منیٰ کی جانب متوجہ ہوئے اور حج کا احرام باندھا تو آپ سوار ہوئے اور آپ نے منیٰ میں نمازِ ظہر' نمازِ عصر و مغرب و عشاء پڑھی۔ پھر اگلے روز نمازِ فجر ادا فرما کر کچھ دیر قیام پذیر ہوئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا اور آپ نے وادیٔ نمرہ میں خیمہ گاڑنے کا حکم فرمایا جو کہ بالوں سے بنا ہوا تھا۔ پھر آپ منیٰ سے عرفات کی جانب روانہ ہوئے اور قریش کے لوگ اس میں شبہ نہیں کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ مزدلفہ میں مشعر حرام کے قریب قیام فرمائیں گے جس طرح کہ قریش ایامِ جاہلیت میں قیام کرتے تھے اور آپ آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ آپ (مقام) عرفات پہنچ گئے تو دیکھا کہ وادیٔ نمرہ میں قبہ تیار ہے۔ آپ اس وادی میں ٹھہرے۔ جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے (اپنی اُونٹنی) قصویٰ کے لانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ (اس اُونٹنی پر) پالان باندھا گیا۔ آپ اس پر سوار ہوئے۔ یہاں

الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةٍ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتْ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَرَكِبَ حَتَّى أَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُهُ دِمَاؤُنَا دَمُ قَالَ عُثْمَانُ دَمُ ابْنُ رَبِيعَةَ و قَالَ سُلَيْمَانُ دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ و قَالَ بَعْضُ هَؤُلَاءِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُهُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ اتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنْ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللَّهِ وَأَنْتُمْ مَسْئُولُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ ثُمَّ قَالَ بِأُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُبُهَا إِلَى

تک کہ آپ وادی میں تشریف لائے اور آپ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم لوگوں کی جانیں اور مال و دولت تم لوگوں پر حرام ہیں جس طرح کہ یہ دن اس مہینہ میں اس شہر میں مطلع ہو جاؤ کہ دورِ جاہلیت کی ہر رسم میرے پاؤں کے نیچے روند دی گئی ہے اور کسی شخص نے جس قدر دورِ جاہلیت میں قتل کئے تھے تمام معاف ہیں اور پہلا خون جو کہ میں علاقے کے خونوں سے معاف کرتا ہوں وہ ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کا ہے (یہ آپ کے چچا کے لڑکے تھے) اور وہ قبیلہ بنی سعد میں دودھ پیا کرتا تھا اور اس کو قبیلہ ہذیل کے افراد نے مار ڈالا اور جس قدر سود دورِ جاہلیت کے لوگوں کے ذمہ ہیں وہ تمام موقوف ہو گئے اور پہلا سود جس کو میں موقوف کرتا ہوں اپنا سود ہے جو عباس بن عبد المطلب کا ہے کیونکہ سود بالکل موقوف ہے۔ پھر تم لوگ خواتین کے بارے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ تم لوگوں نے ان کو اللہ کی امان کے ساتھ اپنے قبضہ میں لیا ہے (مراد خواتین کے حقوق ادا کرنے کا وعدہ ہے) اور اللہ کے حکم سے تم لوگوں نے ان کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے اور تم لوگوں کا خواتین پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر اس کو نہ آنے دیں کہ جس کا آنا تم مذموم سمجھتے ہوا گر وہ ایسا کریں (یعنی تمہاری بلا اجازت کسی کو آنے دیں) تو تم لوگ ان کو مارو (یعنی مناسب تنبیہ کرو) نہ ایسا سخت مارو کہ جس سے ہڈی ٹوٹ جائے یا زخم ہو جائے اور تمہارے اُوپر خواتین کا یہ حق ہے کہ ان کو دستور کے مطابق نان ونفقہ ادا کرو اور میں تم لوگوں میں وہ شے چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم لوگ اس کو پکڑے رہو گے تو تم گمراہ نہ ہو گے وہ کتابِ الٰہی ہے اور تم لوگ قیامت کے دن میرے بارے میں سوال کئے جاؤ گے پھر تم لوگ کیا جواب دو گے؟ انہوں نے کہا بے شک آپ نے پیغامِ الٰہی پہنچا دیا (اور اپنا فرض ادا کر دیا) اور نصیحت کر دی آپ نے شہادت کی اُنگلی سے اشارہ فرمایا اور اس کو آسمان کی جانب اُٹھایا پھر لوگوں کی جانب جھکایا اور فرمایا اے اللہ گواہ رہ' اے اللہ گواہ رہ' اے اللہ گواہ رہ' پھر بلال نے اذان دی اور تکبیر پڑھی آپ نے نمازِ ظہر ادا فرمائی پھر تکبیر کہی اور نمازِ عصر ادا کی اور درمیان میں کچھ (نفل وغیرہ) نہیں پڑھے پھر آپ قصویٰ پر سوار ہوئے

النَّاسِ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ
ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ
فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ
رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ
بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ
حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ
يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتْ
الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حِينَ غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ
أُسَامَةَ خَلْفَهُ فَدَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ شَنَقَ
لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ
مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَهُوَ يَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى
السَّكِينَةَ أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةَ أَيُّهَا النَّاسُ
كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا
حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بَيْنَ
الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ
قَالَ عُثْمَانُ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ
اتَّفَقُوا ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى
طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ
الصُّبْحُ قَالَ سُلَيْمَانُ بِنِدَاءٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ اتَّفَقُوا
ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ
الْحَرَامَ فَرَقِيَ عَلَيْهِ قَالَ عُثْمَانُ وَسُلَيْمَانُ
فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ
زَادَ عُثْمَانُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى
أَسْفَرَ جِدًّا ثُمَّ دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ
تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ
وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا
فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ الظُّعُنُ يَجْرِينَ

میدانِ عرفات میں تشریف لائے تو آپ نے اپنی اُونٹنی کا پیٹ پتھروں کی جانب کیا اور مقامِ جبل مشاۃ کو سامنے کی طرف کیا اور قبلہ کی جانب چہرہ کیا اور وقوف فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور کچھ زردی کم ہو گئی جب سورج ڈوب گیا تو اُسامہ کو پیچھے بٹھایا اور عرفات سے مزدلفہ کی جانب واپس ہوئے اور آپ نے اُونٹنی کی لگام سخت کی یہاں تک کہ اس کا سر پالان کے سر کے ساتھ لگتا تھا اور آپ دائیں ہاتھ سے لوگوں کو اشارہ فرماتے جاتے تھے کہ آہستہ چلو اے لوگو آہستہ چلو۔ جب آپ کسی اُونچی جگہ پر تشریف لاتے تو اُونٹ کی لگام کو کچھ ڈھیلا کر دیتے تھے تا کہ وہ اُوپر چڑھ جائے یہاں تک کہ آپ مزدلفہ میں تشریف لائے اور وہاں آپ نے نمازِ مغرب وعشاء کو ایک اذان اور دو تکبیروں سے جمع کیا۔ عثمان نے کہا کہ آپ نے دونوں نمازوں کے درمیان نفل یا سنت نہیں پڑھے (یہاں سے راویوں کا اتفاق ہے کہ پھر آپ نے آرام فرمایا یہاں تک کہ فجر ہو گئی اور جس وقت وقت فجر صاف ہو گیا تو آپ نے نمازِ فجر پڑھی۔ سلیمان نے کہا اذان اور اقامت سے (فجر ادا کی) پھر آپ قصویٰ پر سوار ہوئے یہاں تک کہ آپ مشعرِ حرام میں تشریف لائے اور آپ اس پر چڑھے اور سلیمان نے کہا کہ آپ نے جانب قبلہ چہرہ کیا اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور تکبیر کہی۔ عثمان نے یہ اضافہ کیا کہ آپ نے توحید بیان کی پھر آپ قیام پذیر رہے یہاں تک کہ خوب روشنی ہو گئی اس کے بعد آپ سورج طلوع ہونے سے قبل وہاں سے روانہ ہو گئے اور آپ نے فضل بن عباس کو پیچھے بٹھایا اور وہ ایک شخص تھے جو کہ نہایت شاندار بال والے خوبصورت اور سفید (شخص تھے)۔ جب آپ وہاں سے چل پڑے تو خواتین (اُونٹوں کے) ہودوں میں بیٹھی جا رہی تھیں۔ فضل ان خواتین کو دیکھنے لگے تو رسول کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک فضل کے چہرہ پر رکھ دیا اور فضل نے اپنا رُخ دوسری جانب کر لیا پھر آپ نے اس طرف دست مبارک رکھ دیا انہوں نے دوسری طرف رُخ کر لیا۔ آپ نے اس جانب دست مبارک رکھا انہوں نے دوسری جانب رُخ کر لیا اور لکھتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ وادیٔ محسر میں تشریف لائے۔ جب آپ وہاں

فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ وَصَرَفَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ وَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ وَصَرَفَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ حَتَّى أَتَى مُحَسِّرًا فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّذِي يُخْرِجُكَ إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ فَرَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ بِيَدِهِ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ وَأَمَرَ عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ يَقُولُ مَا بَقِيَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا قَالَ سُلَيْمَانُ ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُمْ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ.

پہنچے تو آپ نے اپنی سواری کو کچھ حرکت دی یعنی کچھ تیز چلایا پھر دوسرے درمیان والے راستہ سے چلے جو کہ جمرۂ عقبہ پر لے جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ اس جمرہ کے پاس تشریف لائے جو کہ درخت کے قریب ہے پھر آپ نے سات کنکریاں اس پر ماریں اور آپ نے ہر ایک کنکری پر اللہ اکبر کہا اور ہر کنکری اس قسم کی تھی جیسے کہ اُنگلی میں کنکر رکھ کر پھینکتے ہیں لیکن آپ نے کنکریاں ماریں وادی کے اندر سے پھر وہاں سے آپ قربانی کرنے کی جگہ تشریف لائے اور آپ نے اپنے دست مبارک سے تریسٹھ اُونٹوں کو نحر کیا اور باقی کے لئے علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے جس قدر اُونٹ بچے تھے سب کو نحر کر دیا اور علی رضی اللہ عنہ کو ہدی میں شامل کر لیا۔ پھر ہر ایک اُونٹ میں سے ایک ایک گوشت کا پارچہ لینے کا حکم فرمایا وہ تمام پارچے ایک دیگ میں پکائے گئے آپ نے اور علی رضی اللہ عنہ نے ان کو تناول فرمایا اور ان کا شوربہ پیا پھر آپ سوار ہو کر خانہ کعبہ کی جانب چلے۔ سلیمان نے کہا تو آپ نے مکہ مکرمہ میں تشریف لا کر نماز ظہر ادا کی اسکے بعد عبدالمطلب کی اولاد کے یہاں آئے وہ لوگ آب زمزم پلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد! پانی کھینچو اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ لوگ تم کو مغلوب کریں گے تمہارے پانی پلانے پر تو میں بھی تم لوگوں کے ہمراہ پانی کھینچتا (یعنی اگر میں کنویں سے پانی کھینچوں گا تو لوگ مجھ کو دیکھ کر میری اتباع کرینگے اور اس قدر ہجوم ہوگا کہ تم لوگ پانی کھینچنے سے باز آ جاؤ گے) انہوں نے الگ ڈول کھینچ کر آپ کی طرف بڑھا دیا اور آپ نے اس میں سے پانی پیا۔

خُلاصَةُ الْبَاب: حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے ساتھ کتنے آدمی تھے؟ اس بارہ میں مختلف اقوال ہیں بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس حج میں حضور ﷺ کے ساتھ نوے ہزار آدمی تھے۔ بعض حضرات نے ایک لاکھ تیس ہزار اور بعض نے اس سے بھی زائد تعداد بیان کی ہے۔

مذکورہ حدیث میں بیان فرمائے گئے مجمع کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے بعض حضرات نے بتایا کہ نوے ہزار حضرات جمع ہوئے تھے اور بعض حضرات نے فرمایا کہ مذکورہ مجمع ایک لاکھ تیس ہزار کا تھا اور ان حضرات نے عمرہ کا قطعی طور پر ارادہ ہی نہیں فرمایا تھا یا مفہوم حدیث یہ ہے کہ وہ حضرت زمانہ جاہلیت کے عقیدہ کی طرح ایام حج میں عمرہ کو جائز نہیں خیال فرماتے تھے اور دورِ جاہلیت میں قریش مزدلفہ میں قیام کرتے تھے اور وہ لوگ عرفات میں نہیں جاتے تھے اس لئے آپ کے اصحاب کو یہ خیال ہوا کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی قریش کی تقلید میں عرفات جاتے ہوئے مزدلفہ میں قیام فرمائیں گے لیکن آپ نے وہاں قیام نہیں فرمایا اور اس مفصل حدیث شریف کی تحقیقی شرح بذل المجہود ج ۳' ص ۱۵۰' ۱۶۰ پر ملاحظہ فرمائیں اور حدیث بالا میں اشارۃً فرمائے گئے احکام حج کی تشریح معلم الحجاج نامی کتاب میں بھی ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہیں اور بذل المجہود میں حدیث بالا کی بحث باب صفۃ حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت مذکور ہے۔

۱۴۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَإِقَامَتَيْنِ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ أَسْنَدَهُ حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ فِي الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ وَوَافَقَ حَاتِمَ بْنَ إِسْمَعِيلَ عَلَى إِسْنَادِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ۔

۱۴۰: عبد اللہ بن مسلمہ' سلیمان بن بلال (دوسری سند) احمد بن حنبل' عبدالوہاب ثقفی' جعفر بن محمد' حضرت امام محمد باقر سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں ایک ہی اذان سے نمازِ ظہر وعصر پڑھی اور ان کے درمیان کوئی نفل نہیں پڑھی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو تکبیریں کہیں اسی طرح مزدلفہ میں ایک اذان اور دو اقامت سے مغرب وعشاء پڑھیں اور ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی اقامت سے نمازیں پڑھیں۔ ابوداؤد فرماتے ہیں اس روایت کو حاتم بن اسماعیل نے طویل حدیث میں مسنداً نقل کیا جس پر محمد بن علی جعفی نے بروایت جعفر بواسطہ والد (محمد بن علی) حضرت جابر سے روایت کرتے ہوئے ان کی موافقت کی ہے سوائے اس کے کہ محمد بن علی جعفی نے اس میں یہ کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی اذان اور ایک اقامت سے نمازِ مغرب وعشاء پڑھیں۔

۱۴۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَابِرٍ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ نَحَرْتُ هَا هُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَوَقَفَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ قَدْ وَقَفْتُ هَا هُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَ قَدْ وَقَفْتُ هَا هُنَا وَمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔

۱۴۱: احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' جعفر' محمد' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس جگہ نحر کیا اور تمام منیٰ نحر کی جگہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ میں ٹھہرے اور آپ نے فرمایا کہ میں نے اس جگہ قیام کیا اور پورا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور آپ نے مزدلفہ میں قیام فرمایا اور آپ نے فرمایا میں نے اس مقام پر قیام کیا اور تمام مزدلفہ قیام کرنے کی جگہ ہے۔

۱۴۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرٍ بِإِسْنَادِهِ زَادَ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ۔

۱۴۲: مسدد' حفص بن غیاث' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے مگر اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: فَانْحَرُوْا فِيْ رِحَالِكُمْ یعنی اپنے اپنے ڈیروں میں نحر کرلو۔

۱۴۳ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

۱۴۳: یعقوب بن ابراہیم' یحییٰ بن سعید قطان' جعفر' محمد' حضرت جابر رضی

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرٍ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ عِنْدَ قَوْلِهِ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى قَالَ فَقَرَأَ فِيهِمَا بِالتَّوْحِيدِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقَالَ فِيهِ قَالَ عَلِيٌّ بِالْكُوفَةِ قَالَ أَبِي هَذَا الْحَرْفُ لَمْ يَذْكُرْهُ جَابِرٌ فَذَهَبْتُ مُحَرِّشًا وَذَكَرَ قِصَّةَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا۔

اللہ عنہ سے اسی طریقہ پر مروی ہے کہ جو مفصل روایت اُوپر بیان ہوئی ہے لیکن اس روایت میں: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِیْمَ مُصَلًّی﴾ پڑھنے کے بعد یہ الفاظ ہیں پھر رسول کریمؐ نے ان دو رکعات میں سورۂ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور سورۂ ﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ تلاوت فرمائی اور اس روایت میں سیدنا علیؓ کا فرمان عراق کے بجائے کوفہ میں بیان کیا گیا ہے اور اسکے علاوہ اس میں یہ جملہ نہیں ہے کہ فاطمہؓ نے فرمایا کہ میرے والد نے حکم فرمایا ہے اور میں ان کی شکایت کرنے کیلئے گیا بلکہ پورا واقعہ فاطمہ ؓ کا بیان کیا بس روایات میں اس قدر تفاوت ہے۔

بَاب الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

باب: وقوف عرفہ کا بیان

۱۴۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ قَالَتْ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ۔

۱۴۴: ہناد' ابومعاویہ' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جو لوگ قریش کے طریقہ پر چلتے تھے اور خود قریش مزدلفہ میں قیام کیا کرتے تھے اور اس کا نام حُمس تھا۔ باقی تمام لوگ عرفات میں قیام کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں تشریف لے جانے اور وہاں پر قیام کرنے کا حکم فرمایا' پھر وہاں سے واپس آنے کا بھی حکم فرمایا' جیسا کہ اس آیت کریمہ: ﴿ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ﴾ میں مذکور ہے۔

خلاصۃ الباب: ''حمس'' احمس کی جمع ہے اسکے معنی ہیں شدت وقوت والے۔ یہ قریش اور ان کے پاس چند قبائل کا لقب ہے یعنی کنانہ جدیلہ' قیس اور عامر بن صعصہ۔ ان کو حمس کہنے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ انہوں نے زمانہ حجر میں اپنے اوپر سختی کی ہوئی تھی اور دوسرے اہل عرب سے زیادہ پابندیاں عائد کی ہوئی تھیں۔ یہ لوگ احرام باندھنے کے بعد اپنے اوپر گوشت کو حرام کر لیتے تھے' بالوں کے خیموں میں نہیں داخل ہوتے تھے اسی طرح اور کئی جائز کاموں سے احتراز کرتے تھے پھر جب مکہ لوٹتے تھے تو اپنے پہلے کپڑوں کو اتار دیتے تھے اور حمس کے کپڑوں کے سوا طواف کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ اس کے علاوہ حج کے دوران عرفات میں وقوف کرنے کی بجائے مزدلفہ میں وقوف کرتے۔ تھے اپنے آپ کو حرم کے مجاورین سمجھتے ہوئے کہتے تھے: نحن قطین اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے ہمسائے ہیں اس لیے حدودِ حرم سے باہر نکلنا پسند نہ کرتے تھے قرآن کریم نے ان کو اس طریقہ کے بدلنے کا حکم دیا اور فرمایا: ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ [البقرۃ : ۱۹۹] یعنی تمہارا وقوف اس جگہ ہونا چاہیے جہاں پر تمام لوگ وقوف کرتے ہیں۔

بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى مِنًى

۱۴۵ :حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَالْفَجْرَ يَوْمَ عَرَفَةَ بِمِنًى۔

۱۴۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ۔

باب: منیٰ کی جانب چلنا

۱۴۵: زہیر بن حرب' الاحوص بن جواب ضبی' عمار بن زریق' سلیمان الاعمش' الحکم' مقسم ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھویں تاریخ کی نمازِ ظہر اور نویں تاریخ کی نمازِ فجر (مقام) منیٰ میں ادا فرمائیں۔

۱۴۶: احمد بن ابراہیم' اسحٰق الازرق' سفیان' عبدالعزیز بن جریج بن رفیع' حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ سے دریافت کیا کہ جو بات آپ نے رسول اللہؐ سے یادرکھی ہے وہ بات مجھے ارشادفرمائیں۔آپ نے آٹھویں تاریخ کونمازِ ظہر کس جگہ ادا فرمائی؟ انہوں نے فرمایا کہ منیٰ میں (ادا فرمائی) میں نے عرض کیا نماز کس جگہ ادا فرمائی واپس آنے کے روز؟ (یعنی جس روز منیٰ سے مکہ مکرمہ واپس آتے ہیں؟ بارہ یا تیرہ ذی الحجہ کو) انہوں نے فرمایا: ابطح یعنی محصب میں (محصب مکہ معظمہ کے نزدیک ایک جگہ کا نام ہے) پھر فرمایا اب تم وہ کام کرو جو کہ تمہارے امیر انجام دیں۔

اطاعت امیر:

مذکورہ روایت میں ہرصورت اطاعت امیر کاحکم فرمایا گیا اگر چہ اتباعِ نبوی سب سے افضل ہے لیکن امیر کی مخالفت سے بھی منع فرمایا گیا۔غرضیکہ امیر کی اطاعت میں بھی اطاعت نبوی کو بہر صورت ملحوظِ خاطر رکھے۔

الحمدللہ و بفضلہ پارہ نمبر: ۱۱ مکمل ہوا

پارہ ۱۲

بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى عَرَفَةَ

باب: عرفات کے لئے نکلنے کا بیان

۱۴۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مِنًى حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ صَبِيحَةَ يَوْمِ عَرَفَةَ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَنَزَلَ بِنَمِرَةَ وَهِيَ مَنْزِلُ الْإِمَامِ الَّذِي يَنْزِلُ بِهِ بِعَرَفَةَ حَتّٰى إِذَا كَانَ عِنْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ رَاحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُهَجِّرًا فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ رَاحَ فَوَقَفَ عَلَى الْمَوْقِفِ مِنْ عَرَفَةَ۔

۱۴۷: احمد بن حنبل، یعقوب، ابن اسحاق، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صبح فجر کی نماز ادا فرما کر منیٰ سے روانہ ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفات میں پہنچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (وادی) نمرہ میں قیام پذیر ہوئے۔ جب نماز ظہر کا وقت ہو گیا تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے چلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر اور نماز عصر کو جمع کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عرفات میں سے) موقف میں وقوف فرمایا۔

خلاصۃ الباب: عرفہ ایک مخصوص جگہ کا نام ہے اور یہ زماں کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے بایں طور کہ نویں ذی الحج کو عرفہ کا دن کہتے ہیں۔ لیکن عرفات جمع کے لفظ کے ساتھ صرف اس مخصوص جگہ ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے لہٰذا جمع العرفات اطراف و جوانب کے اعتبار سے ہے۔ عرفات کی وجہ تسمیہ کے متعلق مندرجہ ذیل اقوال ہیں: (۱) حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام جب جنت سے اتر کر اس دنیا میں آئے تو وہ دونوں سب سے پہلے اسی جگہ ملے۔ اس تعارف کی مناسبت سے اس کا نام عرفہ پڑ گیا اور یہ جگہ عرفات کہلائی (۲) کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جب اس جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو افعال حج کی تعلیم دے رہے تھے تو وہ اس دوران ان سے پوچھتے تھے کہ عرفت (آپ نے اسے جان لیا) حضرت ابراہیم علیہ السلام جواب میں کہتے عرفت (ہاں میں نے جان لیا) اور آخر کار دونوں کے سوال و جواب میں اس کا استعمال اس جگہ کی وجہ تسمیہ بن گیا وقوف عرفات یعنی نویں ذی الحجہ کو ہر حاجی کا میدان عرفات میں پہنچنا اس کی ادائیگی حج کے سلسلہ میں ایک سب سے بڑا رکن ہے جس کے بغیر حج نہیں ہوتا چنانچہ حج کے دوران یعنی طواف الدفافہ (زیارۃ) الوقوف عرفات (وقوف عرفات) چونکہ حج کا سب سے بڑا رکن ہے اس لیے اگر چھوٹ گیا تو حج ہی نہیں ہوگا۔ عرفات میں سورج غروب ہونے تک ٹھہرتے ہیں دونوں نمازیں ظہر و عصر اکٹھی پڑھی جاتی ہیں امام خطبہ دیتا ہے دعا اور تلبیہ میں دن گذارا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا دن کوئی نہیں جس میں اللہ تعالیٰ بندہ کو عرفہ کے دن سے زیادہ آگ سے آزاد کرتا ہے اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ رحمت و مغفرت کے ساتھ بندوں کے قریب ہوتا ہے پھر

فرشتوں کے سامنے حج کرنے والوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں میں انہیں دوں گا۔ عرب میں زمانہ اسلام سے پہلے یہ دستور تھا کہ میدان عرفات میں ہر قبیلہ اور ہر قوم کے لیے الگ الگ ایک جگہ وقوف کے لیے مقام سے دور تھی جہاں آنحضرت ﷺ کا موقف ہے بہرکیف میدان عرفات میں آنحضرت ﷺ سے اس دوری کی بنا پر یزید بن شیبان نے چاہا کہ آنحضرت ﷺ سے یہ عرض کریں کہ آپ ﷺ ہمیں بھی اپنے قریب ہی وقوف کرنے کی اجازت عطا فرمائیں تو حضور ﷺ نے پیغام بھیجا کہ تم لوگ اپنے قدیم موقف ہی پر وقوف کرو چنانچہ حدیث میں شاعر سے مراد ان کا قدیمی موقف ہے اور تم لوگ اپنے اس موقف سے جو تمہارے باپ دادا سے تمہارے لیے متعین چلا آ رہا ہے منتقل ہونے کی خواہش نہ کرو کیونکہ پورا میدان عرفات موقف ہے دوسرے یہ کہ میدان عرفات میں امام کے موقف کرنے سے دوری یا نزدیکی سے کوئی فرق نہیں پڑتا یہاں ایک فقہی مسئلہ ہے کہ امام ابوحنیفہ، امام شافعی، سفیان ثوری رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ وقوف عرفات کا وقت ۹ ذی الحجہ کے زوال سے دس ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق تک ہے اس دوران جس وقت بھی آدمی عرفات پہنچ جائے البتہ رات کا کچھ حصہ عرفات میں گذارنا ضروری ہے چنانچہ اگر کوئی شخص غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے روانہ ہو جائے تو اس پر دم واجب ہوگا۔

بَاب الرَّوَاحِ إِلَى عَرَفَةَ

۱۴۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا أَنْ قَتَلَ الْحَجَّاجُ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ أَيَّةَ سَاعَةٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرُوحُ فِي هَذَا الْيَوْمِ قَالَ إِذَا كَانَ ذَلِكَ رُحْنَا فَلَمَّا أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ أَنْ يَرُوحَ قَالُوا لَمْ تَزِغْ الشَّمْسُ قَالَ أَزَاغَتْ قَالُوا لَمْ تَزِغْ أَوْ زَاغَتْ قَالَ فَلَمَّا قَالُوا قَدْ زَاغَتْ ارْتَحَلَ۔

باب: نماز کے لئے عرفہ میں کس وقت نکلے؟

۱۴۸: احمد بن حنبل، وکیع، نافع بن عمر، سعید بن حسان، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حجاج بن یوسف نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو شہید کر دیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس کہلوایا کہ رسول کریم ﷺ اس روز کس وقت نکلے تھے؟ آپ نے فرمایا جب ہم نکلیں گے پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نکلنے کا قصد کیا لوگوں نے عرض کیا ابھی سورج نہیں ڈھلا۔ انہوں نے فرمایا کیا سورج ڈھل گیا لوگوں نے کہا نہیں ڈھلا۔ پھر جب لوگوں نے بتلایا کہ سورج ڈھل گیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما اس وقت نکلے۔

عَلَى الْمِنْبَرِ بِعَرَفَةَ

۱۴۹ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِعَرَفَةَ۔

۱۵۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ الْحَيِّ عَنْ

باب: عرفات میں خطبہ دینے کا بیان

۱۴۹: ہناد، ابن ابی زائدہ، سفیان بن عیینہ، حضرت زید بن اسلم قبیلہ بنی ضمرہ کے ایک صاحب سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنایا اپنے چچا سے سنا کہ میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو منبر پر عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔

۱۵۰: مسدد، عبداللہ بن داؤد، حضرت سلمہ بن نبیط سے ایک صاحب سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

أَبِيهِ نُبَيْطٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ عَلَى بَعِيرٍ أَحْمَرَ يَخْطُبُ۔

عرفات میں لال رنگ کے اُونٹ پر کھڑے ہوئے خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔

۱۵۱ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ هَنَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ الْعَدَّاءِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى بَعِيرٍ قَائِمٌ فِي الرِّكَابَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ الْعَلَاءِ عَنْ وَكِيعٍ كَمَا قَالَ هَنَّادٌ۔

۱۵۱: ہناد بن السری' عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' عبدالمجید' عداء بن خالد بن ہوذہ' ہناد' عبدالمجید' ابی عمر' حضرت خالد بن العداء بن ہوذہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دونوں رکابوں پر کھڑے ہو کر عرفات میں ایک اُونٹ پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن العلاء نے وکیع سے اس طریقہ پر روایت کیا جس طرح کہ ہناد نے روایت کیا۔

۱۵۲ : حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ أَبُو عَمْرٍو عَنْ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ بِمَعْنَاهُ۔

۱۵۲: عباس بن عبدالعظیم' عثمان بن عمر' عبدالمجید ابوعمرو' حضرت عداء بن خالد سے بھی اسی طریقہ پر مروی ہے۔

بَاب مَوْضِعِ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

باب: عرفات میں کس جگہ قیام کرے؟

۱۵۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ أَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ بِعَرَفَةَ فِي مَكَانٍ يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو عَنْ الْإِمَامِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكُمْ يَقُولُ لَكُمْ قِفُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ۔

۱۵۳: ابن نفیل' سفیان' عمرو بن دینار' عمرو بن عبداللہ بن صفوان' حضرت یزید بن شیبان سے روایت ہے کہ ابن مربع انصاری ہم لوگوں کے یہاں تشریف لائے اور ہم لوگ عرفات میں ایسے مقام پر ٹھہرے تھے کہ جس کو عمرو' امام سے فاصلہ پر خیال کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ میں حضرت رسول کریم ﷺ کا فرستادہ (بھیجا ہوا) ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ تم لوگ اپنی نشانیوں کی جگہ پر کھڑے ہو کیونکہ تم لوگ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وارث ہو۔

ایک حکم:

مراد یہ ہے کہ تم لوگ حدودِ حرم سے باہر اس جگہ کھڑے ہو کہ جو جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقرر فرمائی ہے اور تم لوگ اس جگہ کھڑے ہو کہ جو جگہ قریش نے مشعر حرام میں قیام کرنے کے لئے تجویز کر رکھی تھی۔

بَاب الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ

باب: عرفات سے واپس آنے کا بیان

۱۵۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۱۵۴: محمد بن کثیر' سفیان' الاعمش (دوسری سند) وہب بن بیان' عبیدہ'

عَنْ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ الْمَعْنَى عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَرَدِيفُهُ أُسَامَةُ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِإِيجَافِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ قَالَ فَمَا رَأَيْتُهَا رَافِعَةً يَدَيْهَا عَادِيَةً حَتَّى أَتَى جَمْعًا زَادَ وَهْبٌ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِإِيجَافِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ قَالَ فَمَا رَأَيْتُهَا رَافِعَةً يَدَيْهَا حَتَّى أَتَى مِنًى۔

سلیمان الاعمش' الحکم' مقسم' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ سکون و آسانی سے عرفات سے واپس ہوئے اور آپ کے ہمراہ اُسامہ سوار تھے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! تم لوگوں پر آہستہ اور سکون سے چلنا ضروری ہے کیونکہ اُونٹوں اور گھوڑوں کو دوڑانا کوئی نیک کام نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا پھر میں نے کسی اُونٹ یا گھوڑے کو نہیں دیکھا جو کہ ہاتھوں کو اُٹھائے دوڑتا ہو۔ یہاں تک کہ آپ مزدلفہ میں تشریف لائے وہاں سے فضل بن عباس کو اپنے ہمراہ بٹھایا پھر فرمایا اے لوگو گھوڑے یا اُونٹ کو دوڑانا نیک کام نہیں ہے۔ سکون سے آہستہ چلنا ضروری سمجھو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ پھر میں نے کسی گھوڑے یا اُونٹ کو نہیں دیکھا ہاتھ (یعنی آگے کے پاؤں) کو اُٹھائے دوڑ رہا ہو۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں یہ بیان فرمایا کہ عرفات سے واپسی میں سواریوں کو سکون سے لے کر چلو نیکی صرف اپنی سواری کو دوڑانے میں ہی نہیں لہٰذا نیکی کا اصل تعلق افعال حج کی ادائیگی اور ممنوعات سے اجتناب و پرہیز ہے۔

۱۵۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي كَيْفَ فَعَلْتُمْ أَوْ صَنَعْتُمْ عَشِيَّةَ رَدِفْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمُعَرَّسِ فَأَنَاخَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ ثُمَّ بَالَ وَمَا قَالَ زُهَيْرٌ أَهْرَاقَ الْمَاءَ ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ جِدًّا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَرَكِبَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ

۱۵۵: احمد بن عبداللہ بن یونس' زہیر (دوسری سند) محمد بن کثیر' سفیان' زہیر' ابراہیم بن عقبہ' حضرت کریب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اُسامہ بن زید سے دریافت کیا جب تم حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ شام کے وقت سوار ہو کر آئے تھے تو تم نے (اس وقت) کیا کام انجام دیئے اور کس وجہ سے (وہ کام انجام) دیئے؟ انہوں نے کہا ہم لوگ جس وقت اس گھاٹی پر پہنچے کہ جہاں پر اپنے اُونٹوں کو رات کو ٹھہرنے اور سونے کے لئے بٹھاتے ہیں تو آنحضرت ﷺ نے اپنے اُونٹ کو بٹھایا پھر آپ نے پیشاب کیا کریب کہتے ہیں کہ حضرت اُسامہ نے پانی بہانے کا ذکر نہیں کیا۔ اور وضو کا پانی منگوایا' وضو کیا لیکن وضو میں زیادہ مبالغہ نہیں کیا بلکہ ہلکا وضو کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اب نماز پڑھ لیجئے۔ آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر پڑھیں گے۔ پھر آپ سوار ہوئے یہاں تک کہ ہم لوگ مزدلفہ میں آئے آپ نے نمازِ مغرب ادا فرمائی۔ اس کے بعد لوگوں نے اپنی اپنی قیام گاہ میں اُونٹ بٹھائے اور ان کی پشت پر سے بوجھ نہیں اُتارے گئے تھے کہ نمازِ عشاء کے لئے تکبیر ہوئی۔ آپ نے

وَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى أَقَامَ الْعِشَاءَ وَصَلَّى ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ زَادَ مُحَمَّدٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصْبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رِجْلَيَّ۔

نمازِ عشاء ادا فرمائی۔ پھر لوگوں نے اُونٹوں کی پشت سے بوجھ اُتار لئے۔ محمد بن کثیر نے اپنی روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ کریب نے کہا میں نے دریافت کیا پھر جب صبح ہوئی تب تم نے کس طرح کیا؟ انہوں نے کہا حضرت فضل بن عباس جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوار ہوئے اور میں پیدل اہلِ قریش کے ہمراہ تھا۔

۱۵۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ ثُمَّ أَرْدَفَ أُسَامَةَ فَجَعَلَ يُعْنِقُ عَلَى نَاقَتِهِ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ الْإِبِلَ يَمِينًا وَشِمَالًا لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَيَقُولُ السَّكِينَةَ أَيُّهَا النَّاسُ وَدَفَعَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ۔

۱۵۶: احمد بن حنبل، یحییٰ بن آدم، سفیان، عبد الرحمٰن بن عیاش، زید بن علی، علی، عبید اللہ بن ابی رافع، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ چال سے اُونٹ چلانے لگے اور لوگ اپنے اُونٹوں کو دائیں بائیں چلانے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی جانب توجہ نہیں فرماتے تھے اور فرماتے تھے اے لوگو! سکون سے چلو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں اس وقت چلے جبکہ سورج غروب ہو گیا تھا۔

۱۵۷ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامٌ النَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ۔

۱۵۷: قعنبی، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ سے روایت ہے کہ اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا اور (اس وقت) میں موجود تھا رسول کریم حجۃ الوداع میں جب عرفات سے واپس ہوئے تو اُونٹ کو کس طریقہ پر چلاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ عنق چال چلتے تھے جب آپ کو راستہ مل جاتا تو آپ نص چال سے چلاتے تھے۔ ہشام کہتے ہیں کہ نص عنق سے زیادہ ہے۔

خلاصۃ الباب : مذکورہ حدیث میں ''عنق'' چال کا مطلب ہے دوڑ کر چلنا مگر بہت زیادہ نہیں جیسے عرفِ عام میں ہم اپنے تیز چلنے کو کہتے ہیں اور ''نص'' چال کا مطلب یہ ہے کہ عنق چال سے زیادہ خوب دوڑانا یعنی جب راستہ صاف ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُونٹ کو خوب دوڑاتے تھے۔

۱۵۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا وَقَعَتِ الشَّمْسُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

۱۵۸: احمد بن حنبل، یعقوب ان کے والد ابن اسحٰق، ابراہیم بن عقبہ، کریب مولیٰ عبد اللہ بن عباس، حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں سوار تھا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ، جس وقت سورج غروب ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس ہوئے۔

۱۵۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

۱۵۹: عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، موسیٰ بن عقبہ، کریب مولیٰ عبد اللہ بن عباس

مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ قُلْتُ لَهُ الصَّلَاةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ عرفات سے واپس ہوئے یہاں تک کہ جب آپ گھاٹی میں آئے تو آپ ٹھہر گئے اور پیشاب کیا پھر وضو کیا لیکن آپ نے پورا وضو نہیں کیا میں نے عرض کیا نماز ادا فرمالیں۔ آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر پڑھیں گے پھر آپ سوار ہوئے اور جب مزدلفہ میں تشریف لائے تو اُترے اور مکمل وضو کیا اس کے بعد نماز کی تکبیر ہوئی۔ آپ نے مغرب ادا فرمائی۔ اس کے بعد ہر ایک شخص نے اپنا اُونٹ اپنی قیام گاہ میں بٹھایا۔ اس کے بعد نمازِ عشاء کی تکبیر ہوئی۔ آپ نے عشاء پڑھی اور نمازِ مغرب اور عشاء کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ حدیث میں وضو پورا نہ کرنے کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ آپ نے ہاتھ منہ دھوئے اور دوسرا مفہوم یہ ہے کہ آپ نے وضو میں اعضاء کو تین تین مرتبہ نہیں دھویا بلکہ جلدی میں ہلکا وضو کرلیا۔

بَابُ الصَّلَاةِ بِجَمْعٍ

باب: مزدلفہ میں نماز پڑھنا

۱۶۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا۔

۱۶۰: عبداللہ بن مسلمہ مالک ابن شہاب سالم بن عبداللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب وعشاء ایک اقامت سے پڑھی۔

خلاصۃ الباب: حج کے موقع پر دو مرتبہ دو نمازوں کو جمع کرنا مشروع ہے۔ عرفات میں ظہر وعصر کو تقدیم کے ساتھ اور دوسرے مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو جمع کرنا جمع تاخیر کے ساتھ۔ پھر حنفیہ کے نزدیک عرفات میں جمع بین الصلوٰتین مسنون ہے اور مزدلفہ میں واجب جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک مزدلفہ میں بھی مسنون ہے۔ امام ابوحنیفہ سفیان ثوری اور ابراہیم نخعی کے نزدیک عرفات میں جمع تقدیم کی چھ شرائط ہیں (۱) حج کا احرام (۲) ظہر مقدم ہو عصر پر (۳) عرفہ کا دن زوال کے بعد کا وقت (۴) مکان بھی وادی عرفات یا اس کے آس پاس کا علاقہ (۵) امام اعظم یا اس کے نائب کا ہونا۔ صاحبین امام ابو یوسف امام محمد اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک شروع کی چار شرائط کافی ہیں آخری دو شرائط ضروری نہیں۔ مزدلفہ میں حنفیہ کے نزدیک تاخیر کی پانچ شرائط ہیں (۱) احرام حج (۲) پہلے عرفات میں ٹھہرنا (۳) زمان مخصوص یعنی نحر کی رات (۴) وقت مخصوص یعنی عشاء (۵) مسکن مخصوص یعنی مزدلفہ۔ مزدلفہ میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک بھی امام یا نائب اور جماعت کی شرط نہیں۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک عرفات میں دو نمازوں کا جمع کرنا ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ہوگا امام شافعی وسفیان ثوری کا بھی یہی مسلک ہے امام مالک اور امام احمد کی بھی ایک ایک روایت اسی کے مطابق ہے۔ امام مالک کے نزدیک عرفات کی جمع بین الصلوٰتین دو اذانوں اور دو اقامتوں کے ساتھ ہوگی۔ امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ عرفات کی جمع بین الصلوٰتین بغیر اذان کے دو اقامتوں کے ساتھ ہوگی مزدلفہ میں جمع بین

الصلوٰتین کی صورت میں کئی اقوال ہیں (۱) ایک اذان اور ایک اقامت امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسف کا مسلک یہی ہے (۲) ایک اذان اور دو اقامتیں۔ یہ امام شافعی کا مسلک ہے امام طحاوی نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے (۳) بغیر اذان امام احمد کا مسلک مشہور یہی ہے۔ حنفیہ کی دلیل حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ہے۔ ان نمازوں کے بعد نفل پڑھنے کی جو نفی کی گئی ہے تو اس سے دونوں کے بعد سنتیں اور وتر پڑھنے کی نفی لازم نہیں۔ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ جب مزدلفہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب عشاء کی نمازیں پڑھ چکے تو مغرب اور عشاء کی سنتیں اور نماز وتر بھی پڑھے۔

۱۶۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ بِإِقَامَةٍ إِقَامَةٍ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَحْمَدُ قَالَ وَكِيعٌ صَلَّى كُلَّ صَلَاةٍ بِإِقَامَةٍ۔

۱۶۱ : ابن حنبل' حماد بن خالد' ابن ابی ذئب' حضرت زہری سے اسی طریقہ پر مروی ہے البتہ یہ اضافہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ تکبیر سے نماز پڑھی۔ وکیع سے احمد نے نقل کیا کہ آپ نے ہر ایک نماز کو ایک تکبیر سے پڑھا۔

۱۶۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح و حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنَى أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ ابْنِ حَنْبَلٍ عَنْ حَمَّادٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَلَمْ يُنَادِ فِي الْأُولَى وَلَمْ يُسَبِّحْ عَلَى إِثْرِ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا قَالَ مَخْلَدٌ لَمْ يُنَادِ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔

۱۶۲ : عثمان بن ابی شیبہ' شبابہ (دوسری سند) مخلد بن خالد' عثمان بن عمر' ابن ابی ذئب' حضرت زہری سے اسی طریقہ پر مروی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز کے لئے تکبیر فرمائی اور پہلی نماز کے لئے اذان نہیں دی اور نہ کسی نماز کے بعد نفل پڑھی۔ مخلد نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نماز کے لئے اذان نہیں دی۔

۱۶۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ مَالِكُ بْنُ الْحَارِثِ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ صَلَّيْتُهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَكَانِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ۔

۱۶۳ : محمد بن کثیر' سفیان' ابواسحٰق' حضرت عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ نمازِ مغرب کی تین رکعت اور نمازِ عشاء کی دو رکعت ادا کی تو مالک بن حارث نے ان سے معلوم کیا کہ یہ کس قسم کی نماز ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسی جگہ پر دونوں نمازوں کو ایک تکبیر سے پڑھا ہے۔

۱۶۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا صَلَّيْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِالْمُزْدَلِفَةِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ

۱۶۴ : محمد بن سلیمان انباری' اسحٰق بن یوسف' شریک' ابواسحٰق' حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عبداللہ بن مالک سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے مزدلفہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ ایک تکبیر سے مغرب وعشاء کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد ابن کثیر کی حدیث (سابقہ حدیث) کا مضمون ذکر کیا۔

فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ كَثِيرٍ۔

۱۶۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمَّا بَلَغْنَا جَمْعًا صَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثَلَاثًا وَاثْنَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَنَا ابْنُ عُمَرَ هٰكَذَا صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي هٰذَا الْمَكَانِ۔

۱۶۵: ابن العلاء' ابواُسامہ' اسماعیل' ابو اسحٰق' حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ عرفات سے واپس آئے۔ جب مزدلفہ پہنچے تو انہوں نے ایک ہی تکبیر سے مغرب و عشاء پڑھی اور مغرب کی تین رکعت ادا کیں اور دو رکعت عشاء کی پڑھی جب فارغ ہو گئے تو فرمایا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر اسی طرح ہم لوگوں کو نماز پڑھائی۔

۱۶۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَقَامَ بِجَمْعٍ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ شَهِدْتُ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ مِثْلَ هٰذَا وَقَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ۔

۱۶۶: مسدد' یحییٰ' شعبہ' حضرت سلمہ بن کہیل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو دیکھا انہوں نے مزدلفہ میں تکبیر کہی اور تین رکعت نمازِ مغرب پڑھی اس کے بعد نمازِ عشاء کی دو رکعت پڑھیں اس کے بعد فرمایا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھا انہوں نے اس جگہ پر اسی طریقہ پر کیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس جگہ ایسا ہی کیا۔

۱۶۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ فَلَمْ يَكُنْ يَفْتُرُ مِنَ التَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ حَتّٰى أَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ أَوْ أَمَرَ إِنْسَانًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عِلَاجُ بْنُ عَمْرٍو بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا۔

۱۶۷: مسدد' ابوالاحوص' اشعث بن سلیم سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ عرفات سے جس وقت مزدلفہ آیا (تو دیکھا) وہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے سے نہیں تھکتے تھے یہاں تک کہ ہم لوگ مزدلفہ میں آئے تو انہوں نے اذان دی اور تکبیر کہی یا کسی کو حکم دیا اس نے اذان کہی اور تکبیر کہی پھر انہوں نے نمازِ مغرب کی تین رکعت پڑھیں اس کے بعد ہم لوگوں کی جانب التفات فرمایا تم لوگ ایک اور نماز پڑھو نماز تو آپ نے ہمیں نمازِ عشاء کی دو رکعت پڑھائیں۔ اس کے بعد تمام حضرات کا کھانا منگوایا۔ اشعث نے بیان کیا کہ مجھ سے علاج بن عمرو نے اسی طریقہ پر بیان کیا جس طریقہ پر میرے والد سلیم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لوگوں نے اس کے متعلق تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اسی طریقہ پر آپ کے ہمراہ نماز پڑھی۔

۱۶۸ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زِيَادٍ

۱۶۸ : مسدد' عبد الواحد بن زیاد' ابوعوانہ' ابومعاویہ' اعمش' عمارہ' عبد

وَأَبَا عَوَانَةَ وَأَبَا مُعَاوِيَةَ حَدَّثُوهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عِمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لِوَقْتِهَا إِلَّا بِجَمْعٍ فَإِنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ مِنْ الْغَدِ قَبْلَ وَقْتِهَا۔

الرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی غیر وقت میں نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر مزدلفہ میں کہ وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ مغرب اور عشاء نماز کو ایک ساتھ پڑھا اور دوسرے روز نمازِ فجر معمول سے پہلے پڑھی۔

۱۶۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ وَوَقَفَ عَلَى قُزَحَ فَقَالَ هَذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَنَحَرْتُ هَا هُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ۔

۱۶۹: احمد بن حنبل، یحییٰ بن آدم، سفیان، عبدالرحمٰن بن عیاش، زید بن علی، علی، عبیداللہ بن ابی رافع، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب (مزدلفہ میں) صبح ہوئی اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبل قزح کے نزدیک کھڑے ہوئے فرمایا قزح یہی وقوف کا مقام ہے اور سارا مزدلفہ وقوف کا مقام ہے (اور جب منیٰ تشریف لائے تو فرمایا) میں نے یہاں پر نحر کیا (قربانی کی) اور پورا منیٰ نحر (قربانی) کا مقام ہے تم لوگ اپنی قیام گاہوں میں نحر کرو۔

۱۷۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَقَفْتُ هَا هُنَا بِعَرَفَةَ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هَا هُنَا بِجَمْعٍ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَنَحَرْتُ هَا هُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ۔

۱۷۰: مسدد، حفص بن غیاث، جعفر بن محمد، محمد، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس جگہ عرفات میں ٹھہرا اور پورا عرفات ٹھہرنے کا مقام ہے اور میں مزدلفہ میں اس جگہ پر ٹھہرا اور تمام مزدلفہ ٹھہرنے کا مقام ہے اور میں نے یہاں پر نحر کیا اور پورا منیٰ نحر کی جگہ ہے تم لوگ اپنے قیام کی جگہ (خیمہ وغیرہ میں) نحر (قربانی) کرو۔

۱۷۱ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيقٌ وَمَنْحَرٌ۔

۱۷۱: حسن بن علی، ابواُسامہ، اُسامہ بن زید، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عرفات کا پورا میدان قیام کرنے کی جگہ ہے اور پورا منیٰ نحر کرنے کی جگہ ہے اور پورا مزدلفہ ٹھہرنے کا مقام ہے اور مکہ مکرمہ کے جس قدر راستے ہیں وہ تمام چلنے کی جگہ ہیں اور تمام میں نحر کرنا جائز ہے۔

۱۷۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يُفِيضُونَ

۱۷۲: ابن کثیر، سفیان، ابواسحٰق، عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ جاہلیت کے دور میں لوگ مزدلفہ سے واپس نہیں ہوتے تھے جب تک کہ وہ لوگ سورج کو ثبیر (نامی پہاڑ) پر نہ دیکھ لیتے۔

حَتّٰی یَرَوْا الشَّمْسَ عَلٰی ثَبِیرٍ فَخَالَفَهُمْ النَّبِیُّ ﷺ فَدَفَعَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ۔

(یعنی سورج جب تک نہ نکلتا تھا) آپ نے ان لوگوں کی مخالفت کی اور آپ سورج کے طلوع ہونے سے قبل مزدلفہ سے واپس تشریف لائے۔

بَابُ التَّعْجِیلِ مِنْ جَمْعٍ

باب: مزدلفہ سے بعجلت واپس جانا

۱۷۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ أَخْبَرَنِی عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِی یَزِیدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَیْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِی ضَعَفَةِ أَهْلِهِ۔

۱۷۳: احمد بن حنبل' سفیان' عبید اللہ بن ابی یزید' عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں بھی ان لوگوں میں سے (ایک) تھا کہ جن کو نبیؐ نے کمزور وناتواں خیال فرما کر مزدلفہ کی شب میں (منیٰ کی جانب) آگے روانہ فرما دیا تھا (تاکہ زیادہ مجمع ہونے کی بنا پر تکلیف سے محفوظ رہوں)

۱۷۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیرٍ أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنِی سَلَمَةُ بْنُ كُهَیْلٍ عَنْ الْحَسَنِ الْعُرَنِیِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَیْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ أُغَیْلِمَةَ بَنِی عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰی حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ یَلْطَخُ أَفْخَاذَنَا وَیَقُولُ أُبَیْنِیَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو دَاوُد اللَّطْخُ الضَّرْبُ اللَّیِّنُ۔

۱۷۴: محمد بن کثیر' سفیان' سلمہ بن کہیل' حسن العرنی' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو اور کئی لڑکوں کو 'بنی عبد المطلب' میں سے گدھوں پر بٹھا کر مزدلفہ کی رات میں آگے (منیٰ کی جانب) روانہ فرما دیا تھا اور ہم لوگوں کی رانوں پر) آپ (محبت و شفقت سے) آہستہ سے مارتے تھے اور فرماتے اے چھوٹے بچو! تم لوگ کنکریاں نہ مارنا جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ((لَطْخ)) کے معنی ہیں آہستہ سے مارنا۔

کمزوروں کے لئے ایک سہولت:

مسئلہ یہ ہے کہ خواتین اور کم عمر بچوں اور ضعیف بوڑھے کو منیٰ میں پہلے بھیج دینا جائز ہے تاکہ وہ لوگ مجمع سے قبل کنکریاں مار کر فارغ ہو جائیں بذل المجھود ص: ۱۷۰ ج ۳ پر اس مسئلہ کی تفصیل موجود ہے۔

۱۷۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِیدُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّیَّاتُ عَنْ حَبِیبِ بْنِ أَبِی ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یُقَدِّمُ ضُعَفَاءَ أَهْلِهِ بِغَلَسٍ وَیَأْمُرُهُمْ یَعْنِی لَا یَرْمُونَ الْجَمْرَةَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۱۷۵: عثمان بن ابی شیبہ' ولید بن عقبہ' حمزہ زیات' حبیب بن ابی ثابت' عطاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حضرات میں سے جو کہ کمزور وناتواں تھے (جیسے بوڑھے لوگ اور خواتین' بچے وغیرہ) آپ ان کو اندھیرے میں ہی منیٰ بھیج دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم لوگ جب تک سورج نہ طلوع ہو کنکریاں نہ مارنا۔

۱۷۶ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی فُدَیْكٍ عَنْ الضَّحَّاكِ یَعْنِی ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِیهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا

۱۷۶: ہارون بن عبد اللہ' ابن ابی فدیک' ضحاک بن عثمان' ہشام بن عروہ' عروہ' عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زوجہ مطہرہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو منیٰ اکیلے (ذی الحجہ کی) دسویں رات میں

قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ بِأُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتْ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَأَفَاضَتْ وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ الْيَوْمَ الَّذِي يَكُونُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعْنِي عِنْدَهَا۔

روانہ فرمایا۔ انہوں نے فجر (کا وقت) ہونے سے قبل کنکریاں ماریں اور مکہ مکرمہ جا کر طوافِ افاضہ کیا کیونکہ یہ روز اتفاق سے وہ روز تھا کہ جس روز نبیؐ انکے پاس رہتے تھے۔ (رات گزارتے تھے) اس وجہ سے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا ارکان سے جلد فارغ ہو گئیں تا کہ آپ کو تکلیف نہ ہو۔

۱۷۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا رَمَتْ الْجَمْرَةَ قُلْتُ إِنَّا رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ بِلَيْلٍ قَالَتْ إِنَّا كُنَّا نَصْنَعُ هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۱۷۷: محمد بن خلاد باہلی یحییٰ بن جریج عطاء مخبر حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رات میں کنکریاں ماریں اور بیان کیا کہ دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ (مذکورہ حدیث سے شوافع نے استدلال کیا ہے کہ رمی یعنی کنکریاں مارنا آدھی رات کے بعد درست ہے)۔

۱۷۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ۔

۱۷۸: محمد بن کثیر سفیان ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ مزدلفہ سے سکون و آسانی سے واپس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے چھوٹی (چھوٹی) کنکریاں مارنے کا حکم فرمایا اور آپ ﷺ نے وادئ محسر میں اپنی سواری کی رفتار تیز فرمادی۔

بَاب يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ

باب: حج اکبر کا کونسا دن ہے؟

۱۷۹ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ الْغَازِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمُ النَّحْرِ قَالَ هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ۔

۱۷۹: مؤمل بن فضل الولید ہشام بن الغاز نافع عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حج میں دسویں تاریخ میں کھڑے ہوئے جمرات کے نزدیک۔ آپ نے دریافت فرمایا یہ کونسا روز ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ نحر کا دن ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا یوم الحج الاکبر (حج اصغر عمرہ کو کہا جاتا ہے اور حج اکبر حج کو ہی کہتے ہیں اور اس سے مراد یوم النحر ہی ہے اور قرآن کریم میں بھی حج اکبر کا لفظ بیان فرمایا گیا ہے)

۱۸۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِيمَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَيَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْأَكْبَرُ الْحَجُّ۔

۱۸۰: محمد بن یحییٰ بن فارس الحکم بن نافع شعیب زہری حمید بن عبدالرحمٰن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نحر کے دن مجھے منادی کرنے کے لئے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی شخص برہنہ (naked) ہو کر طواف کرے اور حج اکبر حج کو ہی کہتے ہیں اور یوم الحج الاکبر سے مراد یوم النحر ہے اور حج اکبر سے مراد حج ہے۔

بَابُ الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

باب: ماہِ حرام کونسے ہیں؟

۱۸۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ۔

۱۸۱ : مسدد‘ اسماعیل‘ ایوب‘ محمد‘ ابن ابی بکرہ‘ ابوبکرہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ حج خطبہ پڑھا تو ارشادفرمایا کہ ’’زمانہ لوٹ کر ویسا ہی آ گیا کہ جیسا اس دن تھا کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو بنایا (یعنی) سال بارہ ماہ کا ہے۔ ان میں سے چار ماہ حرام ہیں ذوقعدہ‘ ذوالحجہ‘ محرم‘ مسلسل تین ماہ اور ایک رجب مضر کا مہینہ جو کہ جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان ہے۔

حرمت والے مہینے:

مطلب یہ ہے کہ اگر چہ زمانہ تبدیل ہوتا رہتا ہے لیکن لوٹ پلٹ کر پھر دوبارہ وہی گزرا ہوا مہینہ آ جاتا ہے اور مشرکین مکہ مہینوں میں قصداً گڑبڑ کیا کرتے تھے اور اپنی خواہش کے مطابق مہینہ تبدیل کر لیتے شعبان کو رجب اور رجب کو شعبان کر لیتے اور اشہر حرم کی رعایت نہ کرتے اور مذکورہ حدیث میں ماہِ رجب کو قبیلہ مضر کی جانب منسوب کیا گیا کیونکہ اس قبیلہ کے لوگ رجب کی غیر معمولی تعظیم کرتے تھے۔

۱۸۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمَّاهُ ابْنُ عَوْنٍ فَقَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ۔

۱۸۲ : محمد بن یحییٰ بن فیاض‘ عبدالوہاب‘ ایوب سختیانی‘ محمد بن سیرین‘ ابن ابی بکرہ‘ حضرت ابوبکرہ سے اسی طریقہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن عون نے ابی بکرہ کا نام عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ بیان کیا ہے۔

بَابُ مَنْ لَمْ يُدْرِكْ عَرَفَةَ

باب: جس شخص نے وقوفِ عرفہ نہیں پایا

۱۸۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيلِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَجَاءَ نَاسٌ أَوْ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ فَأَمَرُوا رَجُلًا فَنَادَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ الْحَجُّ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا

۱۸۳ : محمد بن کثیر‘ سفیان‘ بکیر بن عطاء‘ عبدالرحمٰن بن یعمر دیلمی سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (اور اس وقت) آپ عرفہ میں تھے کہ چند اہلِ نجد (بھی) خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے ایک شخص کو حکم کیا اس نے بآوازِ بلند کہا اے اللہ کے نبی حج کس طرح کیا جانا چاہئے؟ آپ نے بھی ایک شخص کو حکم فرمایا اس شخص نے بلند آواز سے کہا کہ حج عرفہ کے روز ہے جو شخص

فَنَادَى الْحَجُّ الْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ مَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ فَتَمَّ حَجُّهُ أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ أَرْدَفَ رَجُلًا خَلْفَهُ فَجَعَلَ يُنَادِي بِذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مِهْرَانُ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ الْحَجُّ الْحَجُّ مَرَّتَيْنِ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ الْحَجُّ مَرَّةً۔

(ذی الحجہ) کی دسویں رات کو وقت فجر سے قبل وہاں پہنچ جائے گا تو اس شخص کا حج مکمل ہو جائے گا اور منیٰ میں ٹھہرنے کے تین روز ہیں جو شخص دو ہی روز کے بعد (بارہ ذی الحجہ) کو چلا جائے گا جب بھی کوئی حرج نہیں اور جس نے تاخیر کی اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے ایک شخص کو بٹھایا وہ شخص یہی منادی کرتا جاتا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مہران نے سفیان سے نقل کیا کہ حج' حج دو مرتبہ ہے اور یحییٰ بن سعید نے' سفیان سے اَلْحَجُّ مَرَّةً کا جملہ نقل کیا۔

قیام عرفات کی فرضیت:

مذکورہ حدیث سے واضح ہے کہ میدانِ عرفات میں قیام کرنا فرض ہے خواہ تھوڑی ہی دیر ہو اور عرفات میں قیام کا وقت نو ذی الحجہ کے زوال کے وقت سے لے کر دس ذی الحجہ کی رات کے طلوع فجر تک ہے اس تاریخ کے درمیان اگر عرفات میں ایک گھڑی کے لئے بھی قیام کر لے گا تو حج مکمل ہو جائے گا۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ کمزوروں کو صبح صادق سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ رات کے وقت رمی جمرہ عقبہ کرنا کیسا ہے۔ امام شافعی حدیث باب سے اس کے وجوب کو ثابت کرتے ہیں اگر چہ افضل فجر کے بعد ہی ہے۔ دوسرے ائمہ فرماتے ہیں کہ فجر سے پہلے رمی کرنا ثابت نہیں۔ اسی باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا رمی فجر سے پہلے کرنا یہ سہولت اور خصوصیت صرف ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کی تھی دوسروں کے لیے نہ تھی حضرت ابن عباسؓ کی حدیث کی وجہ سے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ام سلمہؓ نے رمی طلوع فجر کے بعد اور نماز فجر سے پہلے کی ہو تو یہاں فجر سے مراد نماز فجر ہو۔

۱۸۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ مُضَرِّسٍ الطَّائِيُّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْقِفِ يَعْنِي بِجَمْعٍ قُلْتُ جِئْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ جَبَلِ طَيِّءٍ أَكْلَلْتُ مَطِيَّتِي وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي وَاللَّهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مَعَنَا هَذِهِ الصَّلَاةَ وَأَتَى عَرَفَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ

۱۸۴: مسدد' یحییٰ' اسماعیل' عامر' حضرت عروہ بن مضرس الطائی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ موقوف میں یعنی مزدلفہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں طے کے پہاڑوں میں سے چلا آ رہا ہوں میں نے اپنی اُونٹنی کو (چلاتے چلاتے) تھکا دیا اور میں خود بھی بہت تھک گیا ہوں خدا کی قسم راستہ میں مجھے کوئی ٹیلہ (وغیرہ) نہیں ملا کہ میں نے اس پر قیام نہ کیا ہو کیا میرا حج درست ہو گیا یا نہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص ہمارے ہمراہ اس نماز کو پائے (یعنی مغرب اور عشاء مزدلفہ میں ہمارے ساتھ پڑھے) اور اس سے قبل وہ دن یا رات میں عرفات میں قیام کر چکا ہو تو اس شخص کا حج مکمل ہو گیا اور وہ اپنا میل کچیل دور کرے (یعنی غسل کرے اور اپنے کو صاف ستھرا کر لے اور منیٰ میں آ کر

ثُمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ۔ کنکریاں مار کر قربانی کر کے احرام کھولے)

خُلاصَةُ البَابِ: منیٰ وہ مقام ہے جہاں حجاج اترتے ہیں اور رمی جمرہ کرتے ہیں رمی کی وجہ سے تلبیہ میں کئی اقوال ہیں (۱) اسی مقام پر بہت سے جانور ذبح کیے جاتے ہیں خون کثرت سے بہایا جاتا ہے اس بنا پر منیٰ کہتے ہیں۔ (۲) حضرت آدم علیہ اسلام نے اس مقام پر جنت کی تمنا کی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں نماز میں قصر کیا تھا اس قصر کی علت میں اختلاف ہے۔ جمہور بھی امام ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ امام احمدؒ سفیان ثوری عطاء زہری رحمہم اللہ وغیرہ کا مسند قول یہ ہے کہ قصر سفر کی بناء پر تھا چنانچہ ان کے نزدیک اہل مکہ کے لیے منیٰ میں قصر نہیں ہوگا جب کہ امام مالک امام اوزاعی اور اسحاق بن راھویہ وغیرہ کا مسلک یہ ہے کہ منیٰ میں قصر کرنا اسی طرح مناسک حج میں سے ہے جیسے عرفات و مزدلفہ میں جمع بین الصلوٰتین۔ لہٰذا جو لوگ مسافر ہوں یا آس پاس سے آئے ہوں وہ بھی منیٰ میں قصر کریں۔ امام مالک کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں قصر کرنے کے بعد کسی بھی نماز کے بعد مقیمین کو اتمام (مکمل کرنے) کی ہدایت نہیں فرمائی جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا معلوم ہوا کہ یہ قصر بوجہ سفر نہ تھا بلکہ مناسک حج میں سے تھا اور اہل مکہ پر بھی واجب تھا۔ جمہور کی طرف سے علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھائی ہے اس سے اس بات پر استدلال کرنا درست نہیں کہ مکی بھی منیٰ میں قصر کریں جہاں تک نماز سے فراغت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتمام کا حکم دینے کا تعلق ہے سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ضرورت اس لیے نہ محسوس فرمائی کہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وضاحت فرما چکے تھے۔ باقی حضرت عثمانؓ نے جو نماز مکمل کی تھی تو اس کی وجہ حدیث میں بیان کی گئی کہ انہوں نے وہاں نکاح کر لیا تھا اور اہل و عیال وہاں موجود تھے۔

بَابُ النُّزُولِ بِمِنًى

۱۸۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ بِمِنًى وَنَزَّلَهُمْ مَنَازِلَهُمْ فَقَالَ لِيَنْزِلِ الْمُهَاجِرُونَ هَا هُنَا وَأَشَارَ إِلَى مَيْمَنَةِ الْقِبْلَةِ وَالْأَنْصَارُ هَا هُنَا وَأَشَارَ إِلَى مَيْسَرَةِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ لِيَنْزِلِ النَّاسُ حَوْلَهُمْ۔

باب: منیٰ میں اُترنے کا بیان

۱۸۵: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' حمید الاعرج' محمد بن ابراہیم تیمی' حضرت عبدالرحمٰن بن معاذ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے سنا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور ان کو اپنے خیموں میں اُتارا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہاجرین یہاں اُتریں اور اشارہ فرمایا قبلہ سے دائیں جانب کے لئے اور فرمایا انصار اس جگہ اُتریں اور اشارہ فرمایا قبلہ سے بائیں جانب اور پھر دیگر حضرات سے فرمایا کہ مہاجرین' انصار کے قریب اُتریں۔

بَابُ أَيِّ يَوْمٍ يَخْطُبُ بِمِنًى

۱۸۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي

باب: منیٰ میں کونسے دن خطبہ دیا جائے

۱۸۶: محمد بن العلاء' ابن المبارک' ابراہیم بن نافع' ابن ابی نجیح' ان کے والد ماجد' دو اشخاص سے جو کہ قبیلہ بنی بکر میں سے ہیں انہوں نے کہا کہ

نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي بَكْرٍ قَالَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ بَيْنَ أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَنَحْنُ عِنْدَ رَاحِلَتِهِ وَهِيَ خُطْبَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِي خَطَبَ بِمِنًى۔

ہم نے نبی کریم ﷺ کو ایام تشریق کے درمیان والے دن خطبہ دیتے ہوئے دیکھا (یعنی آپ بارہ ذی الحجہ کو خطبہ دے رہے تھے) اور ہم لوگ آپ کی اُونٹنی کے نزدیک تھے اور یہی خطبہ تھا نبی ﷺ کا جو کہ آپ نے منیٰ میں پڑھا تھا۔

ایامِ تشریق کونسے ہیں؟

ایامِ تشریق ذی الحجہ کی گیارہویں' بارہویں' تیرہویں تاریخ کو کہا جاتا ہے اور یہاں اوسط ایام التشریق سے مراد بارہویں تاریخ ہے۔

١٨٧ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُصَيْنٍ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي سَرَّاءُ بِنْتُ نَبْهَانَ وَكَانَتْ رَبَّةَ بَيْتٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الرُّءُوسِ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَلَيْسَ أَوْسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ قَالَ عَمُّ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ إِنَّهُ خَطَبَ أَوْسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ۔

١٨٧: محمد بن بشار' ابوعاصم' حضرت ربیعہ بن عبدالرحمٰن بن حصین نے فرمایا کہ میری دادی سراء بنت نبہان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ دورِ جاہلیت میں ایک مکان کی مالکہ تھیں (کہ جس مکان میں بُت تھے) انہوں نے کہا کہ آپ نے یوم الروس یعنی قربانی کے اگلے دن خطبہ دیا پھر دریافت فرمایا یہ کونسا روز ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا یہ ایامِ تشریق میں سے درمیان کا دن نہیں ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابوحرہ الرقاشی کے چچا سے بھی اسی طریقہ پر مروی ہے کہ آپ نے ایامِ تشریق کی درمیانی تاریخوں میں خطبہ دیا۔

بَاب مَنْ قَالَ خَطَبَ يَوْمَ النَّحْرِ

باب: نحر والے دن خطبہ دینے کا بیان

١٨٨ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي الْهِرْمَاسُ بْنُ زِيَادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ يَوْمَ الْأَضْحَى بِمِنًى۔

١٨٨: ہارون بن عبداللہ' ہشام بن عبدالملک' عکرمہ' حضرت ہرماس بن زیاد باہلی سے روایت ہے کہ میں نے منیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُونٹنی پر کہ جس کا نام عضباء تھا خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔

١٨٩ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيَّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ الْكَلَاعِيُّ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ خُطْبَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ۔

١٨٩: مؤمل بن فضل الحرانی' ولید' ابن جابر' سلیم بن عامر الکلاعی' حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نحر کے دن یعنی دسویں ذی الحجہ کو منیٰ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا۔

بَاب أَيَّ وَقْتٍ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ

باب: نحر والے دن کونسے وقت خطبہ دیا جائے؟

١٩٠ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ

١٩٠: عبدالوہاب بن عبدالرحیم دمشقی' مروان' ہلال بن عامر مزنی' حضرت

الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ الْمُزَنِيِّ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ عَمْرٍو الْمُزَنِيُّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًى حِينَ ارْتَفَعَ الضُّحَى عَلَى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ وَعَلِيٌّ يُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَاعِدٍ وَقَائِمٍ۔

رافع بن عمرو مزنیؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کو دیکھا کہ آپ منیٰ میں دسویں ذی الحجہ کو جس وقت سورج بلند ہوا ایک سفید خچر پر لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے اور حضرت علیؓ آپ کی جانب سے لوگوں کو سمجھا رہے تھے (یعنی جو حضرات فاصلہ پر تھے ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کا خطبہ سنا رہے تھے) اور کچھ لوگ بیٹھے تھے اور کچھ کھڑے ہوئے تھے۔

بَاب مَا يَذْكُرُ الْإِمَامُ فِي خُطْبَتِهِ بِمِنًى

باب: منیٰ کے خطبہ میں امام کیا مضمون بیان کرے؟

۱۹۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ التَّيْمِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ بِمِنًى فَفُتِحَتْ أَسْمَاعُنَا حَتَّى كُنَّا نَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَنَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا فَطَفِقَ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ حَتَّى بَلَغَ الْجِمَارَ فَوَضَعَ أُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ بِحَصَى الْخَذْفِ ثُمَّ أَمَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَنَزَلُوا فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَأَمَرَ الْأَنْصَارَ فَنَزَلُوا مِنْ وَرَاءِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ نَزَلَ النَّاسُ بَعْدَ ذَلِكَ۔

۱۹۱: مسدد' عبدالوارث' حمید الاعرج' محمد بن ابراہیم التیمی' حضرت عبد الرحمٰن بن معاذ التیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں خطبہ سنایا گویا کہ ہم لوگوں کے کان کھل گئے جو آپ ارشاد فرماتے تھے اور ہم لوگ اپنے ٹھکانوں پر سن رہے تھے اور آپ نے ارکانِ حج سکھانا شروع فرمایا یہاں تک کہ کنکریاں مارنے تک پہنچے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادتین کی دو اُنگلیوں کو رکھ کر ارشاد فرمایا کہ تم لوگ چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارو۔ پھر مہاجرین کو حکم دیا اور وہ لوگ مسجد کے سامنے اُترے پھر انصار کو حکم ہوا وہ حضرات مسجد کے عقبی حصہ میں ٹھہرے اس کے بعد باقی لوگ اُترے۔

بَاب يَبِيتُ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى

باب: مکہ معظمہ میں منیٰ کی راتوں میں ٹھہرنا کیسا ہے؟

۱۹۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي حَرِيزٌ أَوْ أَبُو حَرِيزٍ الشَّكُّ مِنْ يَحْيَى أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ فَرُّوخَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّا نَتَبَايَعُ بِأَمْوَالِ النَّاسِ فَيَأْتِي أَحَدُنَا مَكَّةَ فَيَبِيتُ عَلَى الْمَالِ فَقَالَ أَمَّا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَبَاتَ بِمِنًى وَظَلَّ۔

۱۹۲: ابوبکر' محمد بن خلاد باہلی' یحییٰ' ابن جریج یا جریر' ابوجریر' یحییٰ' حضرت عبدالرحمٰن بن فروخ نے حضرت بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ ہم لوگ لوگوں کے مال و اسباب فروخت کیا کرتے ہیں (اس وجہ سے ہم لوگوں کے پاس لوگوں کا بہت سا مال رہتا ہے) کیا ہم لوگوں میں سے کوئی شخص مکہ مکرمہ میں منیٰ کی راتوں میں مال کے پاس جا کر رہے؟ انہوں نے فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو رات دن میں منیٰ میں رہا کرتے تھے۔

۱۹۳ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۹۳: عثمان بن ابی شیبہ' ابن نمیر' ابواُسامہ' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر

نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ۔

رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں پانی پلانے کے لئے مکہ مکرمہ میں رہنے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے ان کو اجازت عطا فرمائی۔

بَابُ الصَّلَاةِ بِمِنًى

باب: منیٰ میں نماز کے احکام کا بیان

۱۹۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ أَبَا مُعَاوِيَةَ وَحَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَاهُ وَحَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ أَتَمُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ صَلَّى عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ زَادَ عَنْ حَفْصٍ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا زَادَ مِنْ هَا هُنَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ فَلَوَدِدْتُ أَنْ لِي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ مُتَقَبَّلَتَيْنِ قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ أَشْيَاخِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ صَلَّى أَرْبَعًا قَالَ فَقِيلَ لَهُ عِبْتَ عَلَى عُثْمَانَ ثُمَّ صَلَّيْتَ أَرْبَعًا قَالَ الْخِلَافُ شَرٌّ۔

۱۹۴: مسدد' ابومعاویہ' حفص بن غیاث (ابومعاویہ کی روایت مکمل ہے) اعمش' ابراہیم' حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے چار رکعات منیٰ میں ادا فرمائیں تو عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریمؐ کے ہمراہ (قصر کیا یعنی) دو ہی رکعات پڑھیں اور ابوبکرؓ کے ہمراہ بھی دو (رکعتیں ہی پڑھیں) اور عمر فاروقؓ کے ہمراہ بھی دو (ہی رکعات پڑھیں) اور خلافت کے ابتدائی زمانہ میں تمہارے ساتھ بھی دو (رکعات پڑھیں) پھر عثمان غنیؓ بھی پوری رکعات پڑھنے لگے (اسکے بعد مسدد نے) معاویہ کے واسطے سے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ پھر مختلف طریقے اختیار کر لئے گئے اور مجھ کو دو رکعات جو قبول ہوں وہ چار رکعات سے افضل معلوم ہوتی ہیں ایک مرتبہ سیّدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے بھی چار رکعات پڑھیں لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے (اس معاملہ میں) عثمان غنیؓ پر تنقید فرمائی تھی اب آپ خود جا کر پڑھنے لگے انہوں نے (جواب میں) فرمایا کہ مجھ کو اختلاف برا لگتا ہے (یعنی جب تمام حضرات چار رکعتیں پڑھنے لگے تو میں بھی چار رکعات ہی پڑھنے لگا)۔

۱۹۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُثْمَانَ إِنَّمَا صَلَّى بِمِنًى أَرْبَعًا لِأَنَّهُ أَجْمَعَ عَلَى الْإِقَامَةِ بَعْدَ الْحَجِّ ۔

۱۹۵: محمد بن العلاء' ابن المبارک' معمر' زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منیٰ میں اس وجہ سے چار رکعتیں پڑھیں کہ انہوں نے حج کے بعد اقامت کی نیت فرمائی تھی۔

۱۹۶ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى أَرْبَعًا لِأَنَّهُ اتَّخَذَهَا وَطَنًا۔

۱۹۶: ہناد بن السری' ابی الاحوص' مغیرہ' حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس وجہ سے چار رکعات پڑھیں کہ انہوں نے منیٰ کو وطن بنالیا تھا (اور انہوں نے منیٰ میں نکاح کیا تھا اور نکاح کر لینے اور اہل و عیال کو وہاں رکھنے سے آدمی مقیم بن جاتا ہے)

۱۹۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ

۱۹۷: محمد بن العلاء' ابن المبارک' یونس' حضرت زہری سے روایت ہے کہ

الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ لَمَّا اتَّخَذَ عُثْمَانُ الْأَمْوَالَ بِالطَّائِفِ وَأَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا صَلَّى أَرْبَعًا قَالَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ الْأَئِمَّةُ بَعْدَهُ۔

جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے طائف میں اپنی جائدادیں مقرر فرمائیں اور آپ نے وہاں پر اقامت کی نیت کرنے کا ارادہ کیا تو وہاں پر آپ نے چار رکعات پڑھیں اس کے بعد لوگوں نے یہی طریقہ اختیار کر لیا۔

١٩٨ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ بِمِنًى مِنْ أَجْلِ الْأَعْرَابِ لِأَنَّهُمْ كَثُرُوا عَامَئِذٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ أَرْبَعًا لِيُعَلِّمَهُمْ أَنَّ الصَّلَاةَ أَرْبَعٌ۔

١٩٨: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حضرت زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں پوری نماز پڑھی اس وجہ سے کہ اس سال بدوی اور جنگلی لوگ بہت زیادہ آئے تھے تو انہوں نے چار رکعات پڑھائیں تاکہ ان لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اصل چار رکعات ہیں۔ (نہ کہ دو رکعات)

بَابُ الْقَصْرِ لِأَهْلِ مَكَّةَ

باب: مکہ مکرمہ کے حضرات کیلئے نمازِ قصر کا حکم

١٩٩ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ حَدَّثَنِي حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ وَكَانَتْ أُمُّهُ تَحْتَ عُمَرَ فَوَلَدَتْ لَهُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِنًى وَالنَّاسُ أَكْثَرُ مَا كَانُوا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

١٩٩: نفیلی' زہیر' ابواسحٰق' حضرت حارثہ بن وہب الخزاعی کی والدہ صاحبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں ان کے بطن سے حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھی منیٰ میں نماز ادا کی اور لوگ منیٰ میں کافی تعداد میں تھے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں دو رکعات ادا فرمائیں۔

بَابٌ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ

باب: رَمی جمار کے احکام

٢٠٠ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَهُوَ رَاكِبٌ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَرَجُلٌ مِنْ خَلْفِهِ يَسْتُرُهُ فَسَأَلْتُ عَنِ الرَّجُلِ فَقَالُوا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَازْدَحَمَ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا يَقْتُلْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَإِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ

٢٠٠: ابراہیم بن مہدی' علی بن مسہر' یزید بن ابی زیاد' حضرت سلیمان بن عمرو بن الاحوص سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کیا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم کو دیکھا کہ آپ بطن وادی سے رمی کرتے تھے (یعنی وادی کے نیچے سے تشریف لا کر کنکریاں پھینکتے تھے جمرۂ عقبیٰ پر اور آپ (اس وقت) سوار تھے اور ہر ایک کنکری (پھینکتے وقت) تکبیر کہتے اور ایک شخص آپ کے پیچھے تھا وہ جو آپ پر سایہ کر رہا تھا میں نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا کہ فضل بن عباسؓ اور لوگوں نے بھیڑ کر لی اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! تم میں سے ایک شخص دوسرے کو قتل نہ کرے (یعنی زیادہ مجمع ہو جانے کی وجہ سے کوئی شخص دوسرے کو نہ کچل ڈالے اور دوسرا مر جائے یا زخمی ہو جائے) اور

فَارْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔ جب تم (جمرۂ عقبٰی میں) کنکریاں مارو تو اُنگلیوں سے چھوٹی کنکریاں مارو۔

خُلاصۃ الباب: جمار جمرہ کی جمع ہے جمرہ سنگریزے کو کہتے ہیں یعنی (بہت سے سنگریزے) ان سنگریزوں اور کنکریوں کے نام ہیں جو مناروں پر مارے جاتے ہیں اور ان مناروں کو بھی جمرات کہتے ہیں۔ جمرات یعنی وہ منارے جن پر کنکریاں پھینکی جاتی ہیں تین ہیں (۱) جمرہ اولیٰ (۲) جمرہ وسطیٰ (۳) جمرہ عقبہ یہ تینوں جمرات منیٰ میں واقع ہیں اور دس ذی الحجہ کو صرف جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکی جاتی ہیں پھر گیارہویں بارہویں اور تیرہویں کو تینوں جمرات پر کنکریاں مارنا واجب ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کی رمی کے وقت جمرہ کا استقبال کرتے ہوئے اس ہیئت کے ساتھ کھڑا ہونا چاہئے کہ بیت اللہ بائیں جانب اور منیٰ دائیں جانب ہو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی یہ حدیث زیادہ صحیح ہے بہ نسبت حدیث ترمذی کے جس میں استقبال کا ذکر ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے حدیث ترمذی کو شاذ کہا ہے۔

۲۰۱ : حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْرٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ رَاكِبًا وَرَأَيْتُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ حَجَرًا فَرَمَى وَرَمَى النَّاسُ۔

۲۰۱: ابوثور ابراہیم بن خالد' وہب بن بیان' عبیدہ' یزید بن ابی زیاد' حضرت سلیمان بن عمرو بن الاحوص' اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو جمرۂ عقبہ کے نزدیک سوار (ہونے کی حالت میں) دیکھا اور آپ کی اُنگلیوں میں کنکریاں تھیں۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے کنکریاں ماریں اور دیگر حضرات نے بھی کنکریاں ماریں (یعنی کنکریاں مارنے کا اثبات ہے)۔

۲۰۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ بِإِسْنَادِهِ فِي مِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ زَادَ وَلَمْ يَقُمْ عِنْدَهَا۔

۲۰۲: محمد بن العلاء' ابن ادریس' یزید حضرت ابن زیاد سے بھی اسی طریقہ پر روایت ہے البتہ اس روایت میں وَلَمْ يَقُمْ عِنْدَهَا اس جملہ کا اضافہ ہے۔ یعنی آپ (رمی جمار سے فراغت کے بعد جمرۂ عقبہ پر) نہیں ٹھہرے۔

پیدل رمی کرنا:

مذکورہ حدیث سے پیدل چل کر رمی کرنے کے افضل ہونے کی وضاحت معلوم ہوتی ہے۔

۲۰۳ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي الْجِمَارَ فِي الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ مَاشِيًا ذَاهِبًا وَرَاجِعًا وَيُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

۲۰۳: قعنبی' عبداللہ بن عمر' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ یوم النحر کے بعد تین دن تک کنکریاں مارتے پیدل تشریف لاتے تھے اور پیدل ہی تشریف لے جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ حضور رسول کریم ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

۲۰۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ

۲۰۴ : ابن حنبل' یحییٰ بن سعید' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نحر کے دن بوقت چاشت اور اس کے بعد دوسرے دن آفتاب ڈھلنے پر' ایک اُونٹنی پر سوار ہو کر رمی کرتے

ضُحًى فَأَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ۔ ہوئے دیکھا۔

رمی کے اوقات:

مذکورہ حدیث میں راوی نے آفتاب ڈھلنے پر آپ کو رمی سواری پر کرنے کو بیان کیا ہے واضح رہے کہ رمی دسویں ذی الحجہ کو سورج نکلنے پر ہوتی ہے اور گیارھویں اور بارھویں ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے وقت۔

۲۰۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتٰى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمٰى إِمَامُكَ فَارْمِ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ زَوَالَ الشَّمْسِ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا۔

۲۰۵: عبداللہ بن محمد زہری' سفیان' مسعر' حضرت وبرہ سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ رمی کس وقت کی جائے؟ انہوں نے فرمایا جس وقت تمہارا امام رمی کر چکے اُس وقت تم رمی کرو۔ پھر میں نے یہی سوال کیا انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ تو سورج کے زوال کے وقت کے انتظار میں رہا کرتے تھے کہ جب زوال آفتاب ہو جاتا تو اُس وقت رمی کرتے تھے۔

۲۰۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنٰى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَفَاضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْأُولٰى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا۔

۲۰۶: علی بن بحر' عبداللہ بن سعید' ابوخالد الاحمر' محمد بن اسحٰق' عبدالرحمٰن بن القاسم' قاسم' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالاضحیٰ کے دن آخر میں فرض طواف کیا جب نماز ظہر ادا فرمائی پھر تشریق کے ایام میں منیٰ میں قیام فرمایا ہر جمرہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سات سات کنکریاں مارتے بوقت زوال اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے پہلے اور دوسرے جمرہ کے پاس دیر تک قیام فرما کر رو رو کر دُعا مانگتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیسرے جمرہ پر کنکریاں مار کر نہ قیام کرتے۔

منیٰ سے مکہ آنے کا وقت:

عیدالاضحیٰ کے آخری دن میں نماز ظہر ادا فرما کر یعنی تیسرے پہر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ' منیٰ سے تشریف لاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت ادا فرمایا۔

۲۰۷ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنٰى قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا انْتَهٰى إِلَى الْجَمْرَةِ

۲۰۷: حفص بن عمر' مسلم بن ابراہیم' شعبہ' حکم' ابراہیم' حضرت عبدالرحمٰن بن یزید' حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جس وقت جمرۂ عقبیٰ کے نزدیک تشریف لائے تو انہوں نے بیت اللہ شریف کو اپنی بائیں جانب کیا اور منیٰ کو دائیں جانب' اور جمرہ پر

الْكُبْرَى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَقَالَ هَكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔

سات مرتبہ رمی کی پھر فرمایا کہ اسی طریقہ پر اس ذات نے بھی رمی کی کہ جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی (یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے)۔

احکام حج والی سورت:

راوی نے سورۂ بقرہ نازل ہونے کو خاص طور پر اس وجہ سے بیان کیا کیونکہ اس سورت میں مسائل حج اور احکام رمی مذکور ہیں۔

۲۰۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمُونَ الْغَدَ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ بِيَوْمَيْنِ وَيَرْمُونَ يَوْمَ النَّفْرِ۔

۲۰۸: عبد اللہ بن مسلمہ' قعنبی' مالک (دوسری سند) ابن السرح' ابن وہب' مالک' عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم' حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُونٹوں کے چرانے والوں کو رات کے وقت منیٰ میں قیام کرنے کی رخصت عطا کی اور ان لوگوں کو یوم النحر میں رمی کرنے کا حکم فرمایا پھر دونوں کو دوسرے یا تیسرے دن (رمی کا حکم) فرمایا (اور اگر منیٰ میں رہیں) تو چوتھے دن بھی رمی کریں۔

رمی کا ایک مسئلہ:

افضل یہ ہے کہ گیارہویں ذی الحجہ کو پھر رمی کریں اگر کسی وجہ سے ۱۱ ذی الحجہ کو بھی نہ کر سکا تو بارہ ذی الحجہ کو گیارہویں تاریخ کی بھی رمی کی جائے۔

۲۰۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ ابْنَيْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا۔

۲۰۹ : مسدد' سلیمان' عبد اللہ' محمد بن ابی بکر' ابو البداح' حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُونٹ کے چرانے والوں کو ایک روز رمی کرنے اور ایک روز ناغہ کرنے کی رخصت دی۔

۲۱۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجِمَارِ قَالَ مَا أَدْرِي أَرَمَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسِتٍّ أَوْ بِسَبْعٍ۔

۲۱۰: عبدالرحمٰن بن المبارک' خالد بن الحارث' شعبہ' حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رمی جمار کی کیفیت معلوم کی۔ انہوں نے فرمایا مجھ کو معلوم نہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ کنکریاں ماریں یا سات کنکریاں۔

۲۱۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ

۲۱۱: مسدد' عبد الواحد بن زیاد' حجاج' زہری' عمرہ بنت عبد الرحمٰن' حضرت

حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَمَى أَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ الْحَجَّاجُ لَمْ يَرَ الزُّهْرِيَّ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص جمرہ عقبہ کی رمی کرے تو اس کے لئے عورتوں کے علاوہ تمام اشیاء درست ہو جائیں گی امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حجاج نے زہری کو دیکھا اور نہ ان سے سماع ثابت ہے۔اس لئے یہ حدیث ضعیف ہے۔

بَابُ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ

باب: حج میں قصر اور حلق کرانا

۲۱۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ۔

۲۱۲: قعنبی' مالک' نافع' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ حلق کرانے والے پر رحم فرما صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اور قصر کرنے والوں پر؟ آپ نے ارشاد فرمایا اے اللہ حلق کرانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اور قصر کرانے والوں پر۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: اور قصر کرنے والوں پر۔

خُلاصَةُ الْبَاب: اس پر اتفاق ہے کہ حلق (منڈانا) قصر سے افضل ہے پھر اس پر بھی اتفاق ہے کہ حلق اور قصر ارکان حج وعمرہ مدارت کے مناسک میں سے ہیں مدارت کے بغیر حج وعمرہ میں سے کوئی بھی مکمل نہیں ہوتا۔ پھر حلق اور قصر کی مقدار واجب کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے امام مالک کی مشہور روایت یہ ہے کہ اکثر سر کا حلق کرانا واجب ہے۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نصف سر کا واجب ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک ربع رأس (چوتھائی سر) کا واجب ہے اور امام شافعی کے نزدیک تین بالوں کا حلق یا قصر کافی ہے پھر حلق اور قصر کا زمانہ ایام النحر (قربانی کا دن) ہے اور مکان حرم ہے یہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہے گویا ان کے نزدیک حلق زمانِ معین اور مکان معین کے ساتھ خاص ہے۔ امام ابو یوسف کے نزدیک نہ کسی زمانہ کے ساتھ خاص ہے اور نہ مکان کے ساتھ اور امام محمد کے نزدیک مکان کے ساتھ خاص ہے زمانہ کے ساتھ نہیں۔ لیکن عورتوں کے حق میں علت نہیں صرف قصر ہے اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو سر منڈانے سے منع فرمایا اسی بناء پر ان کے لیے مکروہ تحریمی ہے نیز ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ رمی' ذبح' حلق' اور طواف کے درمیان ترتیب واجب ہے۔

۲۱۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۲۱۳: قتیبہ' یعقوب' موسیٰ بن عقبہ' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حلق کرایا (پورا سر منڈایا) اور اگرچہ قصر بھی آپ سے ثابت ہے)۔

۲۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

۲۱۴: محمد بن العلاء' حفص' ہشام' ابن سیرین' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر میں جمرہ

مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ بِمِنًى فَدَعَا بِذِبْحٍ فَذُبِحَ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ فَأَخَذَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ فَحَلَقَهُ فَجَعَلَ يَقْسِمُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ ثُمَّ أَخَذَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْسَرِ فَحَلَقَهُ ثُمَّ قَالَ هَاهُنَا أَبُو طَلْحَةَ فَدَفَعَهُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ۔

عقبیٰ کی رمی کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں اپنی قیام گاہ میں واپس تشریف لائے اور قربانی منگا کر اس کو ذبح فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مونڈنے والے کو بلوایا اور دائیں جانب کا آدھا سر منڈا کر جو لوگ موجود تھے ان میں ایک ایک دو دو بال تقسیم فرمائے۔ پھر آپ ﷺ نے بائیں جانب سے سر منڈوایا اور فرمایا کیا (حضرت) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ یہاں موجود ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے تمام بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عنایت فرما دیئے۔

۲۱۵ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسْأَلُ يَوْمَ مِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ إِنِّي أَمْسَيْتُ وَلَمْ أَرْمِ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ۔

۲۱۵: نصر بن علی' یزید بن زریع' خالد' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ منیٰ میں حضرت رسول اکرم ﷺ سے (کچھ) سوالات ہوئے۔ آپ نے ہر ایک سوال کا جواب دیا کہ کچھ حرج نہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے ذبح سے قبل حلق کر لیا' آپ نے فرمایا ذبح کر لو' کوئی حرج نہیں۔ دوسرے شخص نے عرض کیا میں نے (ابھی تک) رمی نہیں کی اور مجھے شام ہو گئی۔ آپ نے فرمایا (اب) رمی کر لو کسی قسم کا حرج نہیں۔

دم معاف ہونے کی صورتیں:

مسئلہ یہ ہے کہ رمی ذبح حلق اور طواف کے درمیان ترتیب واجب ہے بعض حضرات نے فرمایا مذکورہ ترتیب فوت ہونے میں کوئی گناہ نہیں البتہ دم واجب ہے۔ کتب فقہ میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے تفصیل کے لئے معلم الحجاج' بذل المجہود ملاحظہ فرمائیں۔ ان الترتيب بين الرمى والذبح والحلق للقارن والمتمتع واجب عند أبي حنيفة (بذل المجهود ص ۱۸۳' ج ۳) اور اسی طریقہ سے قربانی کے دن ذبح کرنا واجب ہے۔ وكذا تخصيص الذبح با ايام النحر۔

(بذل المجهود ص ۱۸۳؛ ج ۱)

۲۱۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ۔

۲۱۶: محمد بن حسن' محمد بن بکر' ابن جریج' صفیہ بنت شیبہ بن عثمان' حضرت اُمّ عثمان رضی اللہ عنہا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خواتین پر حلق کرانا نہیں ان کو صرف قصر کرنا چاہئے (یعنی پورا سر منڈانے کے بجائے عورتوں کو ایک جانب سے کچھ بال کتروا لینا چاہئے (اگرچہ مردوں کے لئے بھی قصر درست ہے لیکن حلق کرانا افضل ہے)

۲۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الْبَغْدَادِيُّ ثِقَةٌ حَدَّثَنَا

۲۱۷: ابویعقوب' ہشام بن یوسف' ابن جریج' عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ'

هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ۔

حضرت اُمّ عثمان بنت سفیان' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خواتین پر حلق نہیں ان کو قصر کرنا چاہئے۔

بَابُ الْعُمْرَةِ

باب: عمرہ کے احکام

۲۱۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ وَيَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ۔

۲۱۸ : عثمان بن ابی شیبہ' مخلد بن یزید' یحییٰ بن زکریا' ابن جریج' حضرت عکرمہ بن خالد' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے قبل عمرہ کیا تھا۔

خلاصۃ الباب: امام شافعی' امام احمد بن حنبل اور بعض دوسرے فقہاء کے نزدیک عمرہ واجب ہے۔ صحابہ میں سے حضرت ابن عباسؓ اور تابعین کی ایک جماعت کا یہی مسلک ہے زرقاوی نے امام مالک کا یہ مسلک نقل کیا ہے کہ وہ سنت مؤکدہ ہے حنفیہ کے نزدیک راجح یہ ہے کہ عمرہ واجب نہیں بلکہ سنت مؤکدہ ہے۔ پھر حنفیہ کے نزدیک عمرہ زندگی میں ایک مرتبہ سنت مؤکدہ ہے اور زیادہ عمرے کرنا مستحب ہے مکروہ نہیں البتہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک پانچ دنوں میں عمرہ کرنا مکروہ ہے یعنی ایام عرفہ میں نیز جمہور کے نزدیک اشہر حج میں عمرہ درست ہے۔ گویا اہل جاہلیت (مشرکین) کے عقیدہ کی تردید مقصود ہے امام احمد یہ کہتے تھے کہ اشہر حج میں عمرہ جائز نہیں اس لیے حضرت عائشہ صدیقہ کو عمرہ کرایا تھا۔ ان احادیث میں حضور ﷺ کے عمروں کا بھی تذکرہ ہے ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے چار عمرے کئے ہیں۔ حدیبیہ ایک جگہ کا نام ہے جو مکہ مکرمہ سے مغربی جانب تقریباً ۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر جدہ جاتے ہوئے ملتی ہے یہ مکہ سے شمال مغربی جانب ہے یہیں جبل الشمس نامی پہاڑ ہے جس کی وجہ سے اب اس مقام کو شمیسہ کہتے ہیں۔ جعرانہ مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان ایک جگہ ہے وہاں حضور ﷺ نے ۸ ہجری میں غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم کر کے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

۲۱۹: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَعْمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَائِشَةَ فِي ذِي الْحِجَّةِ إِلَّا لِيَقْطَعَ بِذَلِكَ أَمْرَ أَهْلِ الشِّرْكِ فَإِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنْ قُرَيْشٍ وَمَنْ دَانَ دِينَهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا عَفَا الْوَبَرُ وَبَرَأَ الدَّبَرُ وَدَخَلَ صَفَرُ

۲۱۹: ہناد بن السری' ابن ابی زائدہ' ابن جریج' محمد بن اسحٰق' عبداللہ بن طاوس' طاوس' عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خدا کی قسم رسول کریم ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو ذوالحجہ میں صرف اس خیال سے عمرہ کرایا تھا کہ مشرکین کا یہ خیال غلط ہو جائے۔ کیونکہ قریش اور جو لوگ قریش کے طریقہ پر چلتے تھے یہ کہتے تھے کہ عمرہ کرنا صرف اس وقت درست ہوگا جب اُونٹ کے بال بڑھ جائیں اور اُونٹ کے پیٹ کا زخم ٹھیک ہو جائے اور صفر کا مہینہ شروع ہو جائے۔ (مطلب یہ ہے کہ قریش

فَقَدْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ فَكَانُوا يُحَرِّمُونَ الْعُمْرَةَ حَتَّى يَنْسَلِخَ ذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ۔

٢٢٠ : حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنِي رَسُولُ مَرْوَانَ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَى أُمِّ مَعْقِلٍ قَالَتْ كَانَ أَبُو مَعْقِلٍ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَتْ أُمُّ مَعْقِلٍ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ عَلَيَّ حَجَّةً فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ حَتَّى دَخَلَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَلَيَّ حَجَّةً وَإِنَّ لِأَبِي مَعْقِلٍ بَكْرًا قَالَ أَبُو مَعْقِلٍ صَدَقَتْ جَعَلْتُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطِهَا فَلْتَحُجَّ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَعْطَاهَا الْبَكْرَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ قَدْ كَبِرْتُ وَسَقِمْتُ فَهَلْ مِنْ عَمَلٍ يُجْزِءُ عَنِّي مِنْ حَجَّتِي قَالَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تُجْزِءُ حَجَّةً۔

٢٢١ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْقِلِ بْنِ أُمِّ مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ أَسَدِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ مَعْقِلٍ قَالَتْ لَمَّا حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَكَانَ لَنَا جَمَلٌ فَجَعَلَهُ أَبُو مَعْقِلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَصَابَنَا مَرَضٌ وَهَلَكَ أَبُو مَعْقِلٍ وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ حَجِّهِ جِئْتُهُ فَقَالَ يَا أُمَّ مَعْقِلٍ مَا مَنَعَكِ أَنْ تَخْرُجِي مَعَنَا قَالَتْ لَقَدْ تَهَيَّأْنَا فَهَلَكَ أَبُو مَعْقِلٍ وَكَانَ لَنَا جَمَلٌ

حرمت والے مہینوں میں عمرہ کرنا ناجائز سمجھتے تھے اور وہ عمرہ کو حرام سمجھتے تھے یہاں تک کہ ماہ ذی الحجہ اور ماہ محرم گزر جائیں)۔

٢٢٠: ابو کامل' ابو عوانہ' ابراہیم بن مہاجر' حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ مجھ کو مروان کے پیغام لے جانے والے شخص نے خبر دی کہ جو شخص اُمّ معقل کے پاس گیا تھا۔ اُمّ معقل نے کہا کہ ابو معقل حضور اکرمؐ کے ہمراہ حج کرنے کے لئے نکلے۔ جب آئے تو اُمّ معقل نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میرے ذمہ حج کرنا لازم ہے۔ پھر دونوں (اُمّ معقل اور ابو معقل چلے) یہاں تک کہ یہ دونوں خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ اُمّ معقلؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ابو معقل کے پاس ایک اُونٹ ہے اور میرے ذمے حج فرض ہے۔ ابو معقل نے کہا (یہ عورت) سچ کہتی ہے۔ میں نے اس اُونٹ کو اللہ کی راہ میں دیا۔ آپ نے فرمایا تم وہ اُونٹ اُمّ معقل کو دے دو تاکہ وہ اس پر سوار ہو کر حج کرلے۔ چنانچہ ابو معقل نے اُمّ معقل کو وہ اُونٹ دے دیا۔ اُمّ معقل نے کہا یا رسول اللہؐ! میں ایک مریض اور ضعیف عورت ہوں کیا (میرے لئے) کوئی ایسا کام ہے جو کہ حج کا بدل بن جائے (میری مراد حج کے بدلے کوئی اور عبادت) آپ نے فرمایا ماہِ رمضان میں ایک عمرہ کرنا حج کا بدل بن سکتا ہے۔

٢٢١: محمد بن عوف الطائی' احمد بن خالد الوہبی' محمد بن اسحٰق' عیسیٰ بن معقل بن اُمّ معقل الاسدی' حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام' اپنی دادی اُمّ معقل سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت حضور اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کیا تو ہم لوگوں کے پاس ایک اُونٹ تھا لیکن ابو معقل نے اس اُونٹ کو اللہ کے راستہ میں دے دیا تھا اور ہم لوگ بیمار ہوئے اور مرنے کے قریب پہنچ گئے اور ابو معقل فوت ہو گئے اور حضور اکرم ﷺ حج کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ جب آپ حج سے فارغ ہوئے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے فرمایا اے اُمّ معقل! تم ہمارے ساتھ (حج کے لئے) کس وجہ سے نہیں گئیں اُمّ معقل نے عرض کیا (میں نے حج کی) تیاری کی تھی کہ ابو معقل مر گئے اور ہمارے پاس ایک ہی اُونٹ تھا کہ جس پر سوار ہو کر ہم حج کرتے تھے۔ وہ اُونٹ مرتے وقت

هُوَ الَّذِي نَحُجُّ عَلَيْهِ فَأَوْصَى بِهِ أَبُو مَعْقِلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَهَلَّا خَرَجْتِ عَلَيْهِ فَإِنَّ الْحَجَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَمَّا إِذْ فَاتَتْكِ هَذِهِ الْحَجَّةُ مَعَنَا فَاعْتَمِرِي فِي رَمَضَانَ فَإِنَّهَا كَحَجَّةٍ فَكَانَتْ تَقُولُ الْحَجُّ حَجَّةٌ وَالْعُمْرَةُ عُمْرَةٌ وَقَدْ قَالَ هَذَا لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَدْرِي أَلِيَ خَاصَّةً۔

ابومعقل نے اللہ کی راہ میں دے دیا۔ آپ نے فرمایا تم اس اُونٹ پر سوار ہو کر حج کے لئے کیوں نہیں گئیں جب کہ حج بھی تو فی سبیل اللہ ہے۔ خیر اب تمہارا حج فوت ہو گیا۔ اب تم ہم لوگوں کے ساتھ رمضان میں عمرہ ادا کر لینا کیونکہ رمضان المبارک میں عمرہ حج کے برابر ہے۔ اُمّ معقل کہتی تھیں کہ حج تو پھر حج ہی ہے اور عمرہ عمرہ ہی ہے لیکن حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ حکم میرے لئے خاص تھا (یا عام حکم تھا)

۲۲۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَجَّ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ لِزَوْجِهَا أَحِجَّنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى جَمَلِكَ فَقَالَ مَا عِنْدِي مَا أُحِجُّكِ عَلَيْهِ قَالَتْ أَحِجَّنِي عَلَى جَمَلِكَ فُلَانٍ قَالَ ذَاكَ حَبِيسٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي تَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَإِنَّهَا سَأَلَتْنِي الْحَجَّ مَعَكَ قَالَتْ أَحِجَّنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ مَا عِنْدِي مَا أُحِجُّكِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ أَحِجَّنِي عَلَى جَمَلِكَ فُلَانٍ فَقُلْتُ ذَاكَ حَبِيسٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَحْجَجْتَهَا عَلَيْهِ كَانَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَإِنَّهَا أَمَرَتْنِي أَنْ أَسْأَلَكَ مَا يَعْدِلُ حَجَّةً مَعَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْرِئْهَا السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ وَأَخْبِرْهَا أَنَّهَا تَعْدِلُ حَجَّةً مَعِي يَعْنِي عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ۔

۲۲۲ : مسدد' عبدالوارث' عامر الاحول' بکر بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے حج کا ارادہ فرمایا۔ ایک عورت نے اپنے شوہر سے عرض کیا کہ مجھ کو بھی حج کیلئے رسول اکرمؐ کے ساتھ جانے دو۔ اس نے کہا میرے پاس (سواری وغیرہ کے لئے) کیا ہے کہ جس پر تم کو سوار کر کے حج کراؤں؟ اس خاتون نے کہا تمہارا جو اُونٹ ہے اس پر مجھے حج کراؤ۔ شوہر نے کہا کہ وہ اُونٹ تو اللہ کی راہ میں روک دیا گیا ہے (یعنی اس اُونٹ کو میں نے اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا ہے) پھر وہ شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری بیوی نے آپ کو سلام کہا ہے اور وہ آپ کے ساتھ حج کرنا چاہتی ہے۔ اس نے مجھ سے کہا ہے کہ مجھے بھی رسول اکرمؐ کے ساتھ حج کراؤ۔ میں نے اس کو یہ جواب دیا ہے کہ میرے پاس کونسی ایسی سواری ہے کہ جس پر تم کو حج کراؤں؟ اس نے کہا اس اُونٹ پر میں نے عرض کیا کہ وہ اُونٹ راہِ الٰہی میں رُکا ہوا ہے۔ یہ سن کر حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر تم اس اُونٹ پر اس عورت کو حج کرا دیتے تو وہ اُونٹ بھی اللہ ہی کے راستہ میں ہوتا۔ پھر اس شخص نے عرض کیا اس عورت نے دریافت کیا کہ آپ کے ہمراہ حج کرنے کے برابر دوسری کونسی عبادت ہے (کہ میں) حج کے برابر وہ عبادت کر کے ثواب حاصل کر سکوں) حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اُس خاتون کو میرا سلام پہنچانا اور اس سے کہنا کہ میرے ساتھ رمضان المبارک میں ایک عمرہ کرنا (فضیلت میں) حج کے برابر ہے۔

۲۲۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ

۲۲۳ : عبدالاعلیٰ بن حماد' داؤد بن عبدالرحمٰن' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَمَرَ عُمْرَتَيْنِ عُمْرَةً فِي ذِي الْقِعْدَةِ وَعُمْرَةً فِي شَوَّالٍ۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عمرے ادا کئے ایک عمرہ ماہ ذوالقعدہ میں اور دوسرا عمرہ شوال کے مہینہ میں۔

۲۲۴ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ كَمْ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ اعْتَمَرَ ثَلَاثًا سِوَى الَّتِي قَرَنَهَا بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۲۲۴: نفیلی' زہیر' ابواسحق' حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے دو عمرے کئے۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ سمجھتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عمرہ حجۃ الوداع کے ساتھ کیا تھا اس کے علاوہ آپ نے تین عمرے کئے۔

۲۲۵: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالثَّانِيَةَ حِينَ تَوَاطَئُوا عَلَى عُمْرَةٍ مِنْ قَابِلٍ وَالثَّالِثَةَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِي قَرَنَ مَعَ حَجَّتِهِ۔

۲۲۵: نفیلی' قتیبہ' داؤد بن عبدالرحمٰن عطار' عمرو بن دینار' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے' ایک عمرہ حدیبیہ کا' دوسرا قضاء کا عمرہ' تیسرا عمرہ جعرانہ کا اور چوتھا عمرہ حجۃ الوداع کے ساتھ کیا تھا۔

۲۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَهُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقِعْدَةِ إِلَّا الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَتْقَنْتُ مِنْ هَا هُنَا مِنْ هُدْبَةَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي الْوَلِيدِ وَلَمْ أَضْبِطْهُ عُمْرَةً زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ أَوْ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةَ الْقَضَاءِ فِي ذِي الْقِعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقِعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ۔

۲۲۶: ابوالولید طیالسی' ہدبہ بن خالد' ہمام' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے جو کہ تمام (کے تمام) ماہ ذیقعدہ میں تھے لیکن وہ عمرہ جو کہ حج کے ساتھ تھا۔ اس کے بعد کے ابوالولید کے الفاظ مجھ کو یاد نہیں ہیں۔ لیکن ہدبہ کے الفاظ (اچھی طرح) محفوظ نہیں کہ وہ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ یا مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ عمرہ الحدیبیہ اور عمرہ جعرانہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ماہ ذیقعدہ میں کئے تھے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ ذوالقعدہ میں حنین کا مالِ غنیمت تقسیم فرمایا اور ایک عمرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج کے ساتھ تھا۔

جعرانہ اور حدیبیہ:

جعرانہ مکہ معظمہ اور طائف کے درمیان ایک جگہ ہے وہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۸ ہجری میں غزوۂ حنین کا مالِ غنیمت تقسیم فرما کر عمرہ کا احرام باندھا تھا اور حدیبیہ مکہ معظمہ سے تقریباً نو میل کے فاصلہ پر ایک کنویں یا درخت کا نام ہے اس جگہ آپ کو کفار نے روک لیا تھا اور آپ اس وجہ سے عمرہ نہیں کر سکے تھے۔

بَابُ الْمُهِلَّةِ بِالْعُمْرَةِ تَحِيضُ فَيُدْرِكُهَا الْحَجُّ فَتَنْقُضُ عُمْرَتَهَا وَتُهِلُّ بِالْحَجِّ هَلْ تَقْضِي عُمْرَتَهَا

باب: جو عورت عمرہ کا احرام باندھے پھر وہ حائضہ ہو جائے پھر حج کا زمانہ شروع ہو جائے تو وہ عورت عمرہ چھوڑ کر حج کا احرام باندھے کیا اس کے بعد وہ عورت عمرہ کی قضا کرے

۲۲۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَرْدِفْ أُخْتَكَ عَائِشَةَ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ فَإِذَا هَبَطْتَ بِهَا مِنَ الْأَكَمَةِ فَلْتُحْرِمْ فَإِنَّهَا عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ۔

۲۲۷: عبد الاعلیٰ بن حماد' داؤد بن عبد الرحمٰن' عبد اللہ بن عثمان بن خثیم' یوسف بن ماھک' حفصہ بنت حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر' حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کا ارشاد فرمایا کہ اے عبد الرحمٰن! تم اپنی ہمشیرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لے جاؤ اور ان کو (مقامِ تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ اور جب تم ٹیلوں سے اُتر کر تنعیم میں پہنچو تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہنا کہ احرام باندھ لو کیونکہ (ان شاء اللہ تعالیٰ) یہ عمرہ مقبول ہوگا۔

۲۲۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُزَاحِمِ بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي مُزَاحِمٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسِيدٍ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْجِعْرَانَةَ فَجَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَرَكَعَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَحْرَمَ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ فَاسْتَقْبَلَ بَطْنَ سَرِفَ حَتَّى لَقِيَ طَرِيقَ الْمَدِينَةِ فَأَصْبَحَ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ۔

۲۲۸: قتیبہ بن سعید' سعید بن مزاحم' ابو مزاحم' عبد العزیز بن عبد اللہ بن اُسید' حضرت محرش سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مقام) جعرانہ میں تشریف لائے وہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اس کے بعد احرام باندھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اُونٹ پر سوار ہوئے اور (مقام) بطن سرف کی جانب رخ کیا یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ کی راہ پر تشریف لے آئے پھر صبح کو مکہ مکرمہ میں تشریف لے جا کر (واپس) تشریف لائے جیسے کوئی شخص رات کو مکہ معظمہ میں رہا ہو۔

بَابُ الْمُقَامِ فِي الْعُمْرَةِ

باب: عمرہ کے دنوں میں قیام کرنے کا بیان

۲۲۹ : حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ وَعَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقَامَ فِي

۲۲۹: داؤد بن رشید' یحییٰ بن زکریا' محمد بن اسحٰق' ابان بن صالح' ابن ابی نجیح' مجاہد' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں تین دن عمرہ قضا میں قیام فرمایا (یہ عمرہ حدیبیہ کے موقعہ پر مکہ مکرمہ میں کفار کی جانب سے روک دیئے

عُمْرَةِ الْقَضَاءِ ثَلَاثًا۔

جانے کی وجہ سے قضا ہو گیا تھا)

بَابُ الْإِفَاضَةِ فِي الْحَجِّ

۲۳۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى يَعْنِي رَاجِعًا۔

۲۳۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أُمِّهِ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ يُحَدِّثَانِهِ جَمِيعًا ذَاكَ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي يَصِيرُ إِلَيَّ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَسَاءَ يَوْمِ النَّحْرِ فَصَارَ إِلَيَّ وَدَخَلَ عَلَيَّ وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ آلِ أَبِي أُمَيَّةَ مُتَقَمِّصَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِوَهْبٍ هَلْ أَفَضْتَ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ﷺ انْزِعْ عَنْكَ الْقَمِيصَ قَالَ فَنَزَعَهُ مِنْ رَأْسِهِ وَنَزَعَ صَاحِبُهُ قَمِيصَهُ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ وَلِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ رُخِّصَ لَكُمْ إِذَا أَنْتُمْ رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ أَنْ تَحِلُّوا يَعْنِي مِنْ كُلِّ مَا حُرِمْتُمْ مِنْهُ إِلَّا النِّسَاءَ فَإِذَا أَمْسَيْتُمْ قَبْلَ أَنْ تَطُوفُوا هٰذَا الْبَيْتَ صِرْتُمْ حُرُمًا كَهَيْئَتِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطُوفُوا بِهِ۔

باب: طواف اضافہ

۲۳۰: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' حضرت عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر میں طواف اضافہ کیا پھر نمازِ ظہر منیٰ میں واپس تشریف لا کر ادا فرمائی۔

۲۳۱: احمد بن حنبل' یحییٰ بن معین' ابن ابی عدی' محمد بن اسحٰق' ابوعبیدہ بن عبد اللہ بن زمعہ' ان کے والد اور ان کی والدہ ماجدہ' زینب بنت ابی سلمہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے پاس (رات گزارنے کی) شام تھی جو کہ یوم النحر میں واقع ہوئی تھی۔ آپ میرے پاس تشریف لائے اُسی وقت وہب بن زمعہ اور ان کے ہمراہ ایک اور صاحب جو کہ ابوامیہ کے خاندان سے تھے کرتہ پہنے ہوئے آئے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت وہب سے فرمایا تم طواف افاضہ کر چکے ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں اللہ کی قسم یارسول اللہ۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم اپنا کرتہ اُتار دو۔ چنانچہ انہوں نے اپنا کرتہ اُتار دیا اور ان کے ساتھی نے بھی کرتہ اُتار دیا اس کے بعد عرض کیا' کس وجہ سے یارسول اللہ؟ آپ نے ارشاد فرمایا یہ وہ دن ہے کہ جب تم اس دن میں رمی کر چکو تو حلال ہو جاؤ گے اور تمہارے اُوپر وہ اشیاء جو کہ حالتِ احرام میں حرام ہو گئی تھیں علاوہ عورتوں کے وہ حلال ہو جائیں گی (یعنی عورتوں سے ہمبستری حلال نہ ہو گی جب تک کہ طواف سے فراغت نہ ہو جائے) اگر تم نے (اسی طرح) شام کر لی اور طواف بھی نہیں کیا تو ایسی حالت میں کنکریاں مارنے سے پہلے کی طرح تمہارا احرام باقی رہے گا یہاں تک کہ تم طواف کر لو۔

طوافِ زیارت کی تاکید:

مذکورہ حدیث سے طوافِ زیارت کی تاکید نحر کے دن کے لئے ثابت ہوئی۔ واضح رہے کہ طوافِ زیارت' طوافِ افاضہ اور طوافِ رکن ایک ہی ہے۔ طواف الافاضة فی الحج و یقال له طواف الزیارة وطواف الرکن۔

(بذل المجهود ص ۱۸۹' ج ۳)

۲۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَّرَ طَوَافَ يَوْمِ النَّحْرِ إِلَى اللَّيْلِ۔

۲۳۲: محمد بن بشار' عبدالرحمٰن' سفیان' ابی الزبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر کو طواف زیارت میں رات ہو جانے تک تاخیر فرمائی۔

۲۳۳ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِي أَفَاضَ فِيهِ۔

۲۳۳: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' ابن جریج' عطاء بن ابی رباح' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے طواف افاضہ کے ساتوں پھیروں میں رمل نہیں کیا (کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آپ طواف قدوم میں رمل کر چکے ہوں)

بَاب الْوَدَاعِ

باب: طواف وداع کا بیان (یعنی بیت اللہ سے رخصت ہونے کا طواف)

۲۳۴ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ۔

۲۳۴: نصر بن علی' سفیان' سلیمان الاحول' طاؤس' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہر جانب سے لوگ مکہ معظمہ سے باہر نکل جاتے تھے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کو آخری طواف کئے بغیر مکہ معظمہ سے نہیں جانا چاہئے۔

طواف صدر یا طواف وداع:

طواف صدر اور طواف رخصت (یا وداع) ایک ہی ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک یہ طواف واجب ہے اور بعض حضرات اس کو مسنون فرماتے ہیں اگر کسی عورت کو چلتے وقت حیض آنا شروع ہو جائے تو وہ عورت یہ طواف ترک کر دے۔

بَاب الْحَائِضِ تَخْرُجُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

باب: حائضہ عورت طواف افاضہ کے بعد جاسکتی ہے

۲۳۵ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَقِيلَ إِنَّهَا قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَلَّهَا حَابِسَتُنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ فَقَالَ فَلَا إِذًا۔

۲۳۵: قعنبی' مالک' ہشام بن عروہ' عروہ' عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ فرمایا تو خدمت نبوی میں عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ ان کو تو حیض آنا شروع ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا شاید وہ ہم لوگوں کو روکنے والی ہیں۔ لوگوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ وہ طواف افاضہ سے فارغ ہو گئیں ہیں۔ آپ نے فرمایا تب تو کوئی حرج نہیں۔

خلاصۃ الباب: اس پر اتفاق ہے کہ اگر عورت کو حیض آنے لگے تو اس سے طواف وداع ساقط ہو جاتا ہے البتہ صحابہ کرام میں

سے حضرت عمرؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اس مسلک سے رجوع ثابت ہے تو گویا حائضہ عورت سے طواف وداع کا معاف نہ ہونا صرف حضرت عمرؓ کا مسلک ہے حدیث حارث بن عبداللہ بن اوسؓ سے ثابت ہوتا ہے لیکن امام طحاوی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے منسوخ ہے علامہ خطابیؒ نے حضرت عمرؓ کے مسلک کا یہ محمل بیان کیا ہے کہ ان کے نزدیک حائضہ سے طواف وداع اس وقت ساقط (معاف) نہیں ہوتا جب وقت میں وسعت اور گنجائش ہو لیکن اگر وقت میں تنگی اور سفر میں جلدی ہے تو اس صورت میں ان کے نزدیک بھی حضرت عائشہؓ کی روایت کے مطابق ہوگا بہر حال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث باب اس پر دال ہے کہ حائضہ کے ذمہ سے طواف وداع ساقط ہو جاتا ہے اگرچہ طواف زیارت ساقط نہیں ہوتا اس لیے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت صفیہؓ کے حائضہ ہونے کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! احابستنا؟ کیا یہ ہمیں روکنے والی ہے لیکن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا گیا کہ وہ حیض آنے سے پہلے طواف زیارت کر چکی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلا اذاً یعنی اب ہمیں روکنے والی نہیں کیونکہ وہ طواف زیارت جو حج کا رکن ہے ادا کر چکی ہیں اگر طواف وداع حائضہ کے ذمہ سے ساقط نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فلا اذاً نہ فرماتے۔

٢٣٦ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ تَحِيضُ قَالَ لِيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ قَالَ فَقَالَ الْحَارِثُ كَذَلِكَ أَفْتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَرِبْتَ عَنْ يَدَيْكَ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ سَأَلْتَ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكَيْ مَا أُخَالِفَ۔

٢٣٦: عمرو بن عون' ابوعوانہ' یعلیٰ بن عطاء' ولید بن عبد الرحمٰن' حضرت حارث بن عبدالرحمٰن بن اوس سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا کہ اگر کوئی عورت یوم النحر کو بیت اللہ شریف کا طواف کرے اور پھر اس کو حیض آنا شروع ہو جائے؟ (تو وہ عورت کیا کرے؟) انہوں نے فرمایا وہ عورت طواف وداع کر کے جائے (یعنی ایسی عورت طواف وداع تک حیض بند ہونے کا انتظار کرے) حارث نے کہا کہ مجھ کو بھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ پر بتلایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اَرِبْتَ عَنْ يَدَيْكَ یعنی تیرے ہاتھ گریں (عرب کا ایک محاورہ ہے جو کہ تنبیہ وغیرہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے) تو نے وہ بات دریافت کی جو تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر چکا تھا تاکہ میں اس کے خلاف بیان کروں۔

بوجہ لاعلمی فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا اظہارِ ناگواری:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لاعلمی کی وجہ سے خفگی کا اظہار فرمایا کیونکہ جب ایک حکم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا جا چکا تھا تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہی حکم دریافت کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی؟

بَابُ طَوَافِ الْوَدَاعِ

باب: طوافِ وداع کا بیان

٢٣٧ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَفْلَحَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ أَحْرَمْتُ

٢٣٧: وہب بن بقیہ' خالد' افلح' قاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھا اور مکہ معظمہ گئی اور عمرہ

مِنَ التَّنعِيمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِي وَانتَظَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْأَبْطَحِ حَتَّى فَرَغْتُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ قَالَتْ وَأَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْبَيْتَ فَطَافَ بِهِ ثُمَّ خَرَجَ۔

کیا۔ اور حضور اکرم ﷺ (مکہ معظمہ اور منیٰ کے درمیان ایک مقام) ابطح میں میرا انتظار فرماتے رہے۔ جب میں عمرہ سے فارغ ہوگئی تو آپ نے لوگوں کو چلنے کا حکم فرمایا اور آپ خود مکہ معظمہ میں تشریف لائے اور آپ نے پہلے طواف کیا پھر تشریف لے گئے۔

خلاصۃ الباب: اس سے پہلے بھی طوافِ وداع کے عنوان سے ایک حدیث گزر چکی ہے اور یہ حدیث بھی طوافِ وداع ہی کے سلسلہ میں ہے مگر ایک فرق کے ساتھ پیچھے عنوان میں طوافِ وداع کا حکم بیان ہوا تھا یہاں طوافِ وداع کا عمل بیان ہوا ہے۔

۲۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَهُ تَعْنِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي النَّفْرِ الْآخِرِ فَنَزَلَ الْمُحَصَّبَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ بَشَّارٍ قِصَّةَ بَعْثِهَا إِلَى التَّنعِيمِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَحَرٍ فَأَذَّنَ فِي أَصْحَابِهِ بِالرَّحِيلِ فَارْتَحَلَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَطَافَ بِهِ حِينَ خَرَجَ ثُمَّ انْصَرَفَ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ۔

۲۳۸: محمد بن بشار' ابوبکر حنفی' افلح' قاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ سے واپس تشریف لائے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (مقام) محصب میں ٹھہر گئے پھر میں صبح کو (عمرہ سے فارغ ہوکر) خدمت نبوی میں حاضر ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام حضرات کو چلنے کا حکم فرمایا اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر سے قبل بیت اللہ شریف تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے۔

۲۳۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ طَارِقٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَازَ مَكَانًا مِنْ دَارِ يَعْلَى نَسِيَهُ عُبَيْدُ اللهِ اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا۔

۲۳۹: یحییٰ بن معین' ہشام بن یوسف' ابن جریج' عبید اللہ بن ابی یزید' حضرت عبدالرحمٰن بن طارق' اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یعلیٰ کے مکان سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے کی جانب بڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف کی جانب چہرۂ انور فرماتے اور دُعا فرماتے۔

بَابُ التَّحْصِيبِ

باب: وادیٔ محصب میں ٹھہرنا

۲۴۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُحَصَّبَ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ فَمَنْ شَاءَ نَزَلَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَنْزِلْهُ۔

۲۴۰: احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' ہشام' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ وادیٔ محصب میں ٹھہرے تاکہ مدینہ منورہ کی جانب جانے میں سہولت ہو لیکن محصب میں اُترنا مسنون نہیں ہے۔ جس شخص کا دل چاہے محصب میں ٹھہرے اور جس شخص کا دل چاہے نہ ٹھہرے۔

خلاصۃ الباب: حضرت عائشہؓ کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ جب تیرہویں ذی الحجہ کو منیٰ سے لوٹے تو ابطح یعنی

محصب میں اس غرض سے ٹھہر گئے تھے تاکہ وہاں سامان وغیرہ چھوڑ کر مکہ جائیں اور وہاں طواف وداع کریں اور جب مکہ سے مدینہ طیبہ واپس ہوں تو اس وقت سامان وغیرہ ساتھ نہ ہونے کی وجہ سے آسان ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرات خلفاء ثلاثہ حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمان کا یہی عمل رہا ہے اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ وادئ محصب میں اترنا وہاں سونا یا رات گذارنا مناسک حج میں سے نہیں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین وغیرہؓ کے عمل کی وجہ سے بیشتر حضرات کے نزدیک وہ بہرحال مستحب ہے اگرچہ بعض حضرات استحباب کے بھی قائل نہیں مثلاً حضرت عائشہ' حضرت اسما' حضرت عروہ بن زبیر اور سعید بن جبیر رحمہم اللہ۔ حنفیہ کے نزدیک بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں اترنا قصداً تھا لیکن مقصود سفر مدینہ میں صرف آسانی پیدا کرنا ہی نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اظہار مقصود تھا کہ جس وادی میں کفر پر قسمیں کھائی گئیں اور مومنین سے مقاطعہ کیا گیا تھا (یعنی شعب ابی طالب ہیں) آج ان سب علاقوں میں اللہ تبارک تعالیٰ نے مسلمانوں کو فاتح بنا کر مشرکین کو مغلوب کر دیا گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہاں اترنے سے مقصود اللہ کی نعمت کو یاد کرنا اور تحویت نعمت تھا حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت اسامہ بن زیدؓ کی روایات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کہ ہم کل بنی کنانہ میں اتریں گے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وادئ محصب میں اترنا بھی بنی کنانہ میں اترنے کی طرح قصداً تھا جس کا تقاضا یہ تھا کہ تحدیث کو سنگ مقصود قرار دیا جائے چنانچہ احناف کے نزدیک وہاں اترنا مسنون ہے اگرچہ کچھ دیر کے لیے ہو یا کم از کم کچھ دیر کے لیے وہاں سواری ہی روک لے۔

۲۴۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَمْ يَأْمُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُنْزِلَهُ وَلَكِنْ ضَرَبْتُ قُبَّتَهُ فَنَزَلَهُ قَالَ مُسَدَّدٌ وَكَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ عُثْمَانُ يَعْنِي فِي الْأَبْطَحِ۔

۲۴۱: احمد بن حنبل' عثمان بن ابی شیبہ (دوسری سند) مسدد' سفیان' صالح بن کیسان' حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابورافع نے کہا کہ مجھ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محصب میں ٹھہرنے کا حکم نہیں فرمایا بلکہ میں نے وہاں آپ کا خیمہ لگایا تو آپ وہاں اُتر گئے۔ مسدد نے کہا کہ ابورافع رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کے عثمان نے اپنی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ''ابطح میں محافظ تھے''۔

۲۴۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ قَالَ هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي الْمُحَصَّبَ وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي

۲۴۲: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' زہری' علی بن حسین' عمرو بن عثمان' اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ حج میں کل کے دن کس جگہ اُتریں گے؟ آپ نے فرمایا کیا ہمارے لئے مکہ مکرمہ میں عقیل نے کوئی مکان چھوڑا ہے؟ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ بنی کنانہ کے خیف (محصب' بطحا اور ابطح) میں ٹھہریں گے کہ جس جگہ قریش نے کفر پر عہد لیا تھا یعنی (قبیلہ) بنی کنانہ نے قریش سے قسم کھا کر عہد کیا تھا بنی ہاشم کے سلسلہ میں کہ ہم لوگ ان لوگوں سے نکاح (وغیرہ) کا تعلق قائم نہیں کریں گے اور نہ ہی ان لوگوں کو

هَاشِمٍ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي۔

پناہ دیں گے اور نہ ہی ان سے خرید وفروخت کریں گے نہ بیعت کریں گے امام زہری نے فرمایا الخیف وادی کا نام ہے۔

نصرتِ الٰہی:

آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے اس جگہ ٹھہرے جس جگہ ان لوگوں نے کفر پر عہد کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس جگہ کو اسلام کے نور سے منور فرمایا۔ فالحمد للہ

۲۴۳ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ حِينَ أَرَادَ أَنْ يَنْفِرَ مِنْ مِنًى نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَهُ وَلَا ذَكَرَ الْخَيْفَ الْوَادِي۔

۲۴۳ : محمود بن خالد' عمر' ابوعمرو الاوزاعی' زہری' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب منیٰ سے روانگی کا ارادہ فرمایا تو آپ نے فرمایا ہم لوگ کل وہاں پر ٹھہریں گے۔ اس کے بعد اسی طرح روایت بیان کی اس روایت میں نہ تو پہلی حدیث کے الفاظ اور نہ ہی وادئ خیف کا تذکرہ ہے۔

۲۴۴ : حَدَّثَنَا مُوسَى أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَهْجَعُ هَجْعَةً بِالْبَطْحَاءِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ وَيَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

۲۴۴ : ابوسلمہ موسیٰ' حماد' حمید' بکر بن عبد اللہ' ایوب' حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بطحاء (وادی محصب) میں نیند کی ایک جھپکی لیا کرتے تھے پھر آپ مکہ معظمہ تشریف لے جاتے اور فرماتے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

۲۴۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْبَطْحَاءِ ثُمَّ هَجَعَ بِهَا هَجْعَةً ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

۲۴۵ : احمد بن حنبل' عفان' حماد بن سلمہ' حمید' بکر بن عبد اللہ' ابن عمر رضی اللہ عنہما ایوب' حضرت نافع' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ظہر' عصر' مغرب اور عشاء بطحا میں ادا فرمائی۔ پھر آپ نے نیند کا ایک جھپکا لیا۔ اس کے بعد آپ مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے تھے (یعنی وہ بھی وادئ محصب میں ٹھہرا کرتے تھے)

بَاب فِيمَنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ فِي حَجِّهِ

باب: ارکانِ حج مقدم مؤخر کرنے کا بیان

۲۴۶ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

۲۴۶ : قعنبی' مالک' ابن شہاب' عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ' حضرت عبد اللہ بن

عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى يَسْأَلُونَهُ فَجَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ أَوْ أُخِّرَ إِلَّا قَالَ اصْنَعْ وَلَا حَرَجَ۔

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ حجۃ الوداع میں منیٰ میں کھڑے ہوئے۔ آپ سے لوگ مسائل حج دریافت کرنے لگے۔ ایک شخص آیا۔ اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ میں نے لاعلمی میں ذبح سے قبل سر منڈایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ذبح کرلو کسی قسم کا حرج نہیں۔ پھر دوسرا شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے بھول کر کنکریاں مارنے سے قبل نحر کرلیا۔ آپ نے فرمایا اب رمی کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اسی طریقہ پر جس قدر اشیاء کو آپ سے دریافت کیا گیا جو کہ حج میں مقدم و مؤخر ہوگئی تھیں آپ ان کی بابت فرمایا (اب) کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: دسویں ذی الحجہ جس کو نحر کا دن کہا جاتا ہے حاجیوں کے ذمہ چار مناسک حج ہیں (۱) رمی (۲) قربانی (قارن اور متمتع کے لیے) (۳) حلق یا قصر (۴) طواف زیارت نبی کریم ﷺ سے ادائے افعال کا بالترتیب کرنا ثابت ہے پھر ان مذکورہ چار کاموں میں سے شروع کے تین امام ابوحنیفہ کے نزدیک واجب ہیں اور اس ترتیب کو ترک کرنے سے دم واجب ہوتا ہے البتہ طواف زیارت کو بقیہ مناسک یا ان میں سے کسی پر مقدم کرنے میں کوئی دم نہیں۔ امام شافعی کے نزدیک ان چار مناسک میں ترتیب مسنون ہے اور ترتیب کے چھوڑنے پر کوئی دم واجب نہیں۔ دوسرے ائمہ حضرات کا بھی مسلک امام شافعی کے مسلک کے قریب قریب ہے ان حضرات کا استدلال حدیث باب ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال ابن عباسؓ کے ایک فتویٰ سے ہے کہ: جس نے ان مناسک میں سے کسی کو آگے پیچھے کر دیا تو اس پر دم واجب ہے یہ؟ ابن ابی شیبہ اور شرح معانی الآ ثار میں ہے امام طحاویؒ نے تو یہ اثر سند صحیح کے ساتھ نقل کیا ہے۔ باقی ولدحرم جوار شاد فرمایا اس کی توجیہ یہ ہے کہ اس سے گناہ کی نفی کرنا مقصود ہے وجوب دم کی نفی نہیں ہے واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام کے حج کرنے کا پہلا موقعہ تھا اور اس وقت تک مناسک حج کا صحیح علم لوگوں کو نہیں ہوا تھا اس لیے ترتیب فاسد ہونے کا گناہ اٹھالیا گیا تھا اس کی تائید طحاوی میں حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت سے ہوتی ہے۔

۲۴۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهُ فَمَنْ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا أَوْ أَخَّرْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُولُ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ

۲۴۷: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' شیبانی' زیاد بن علاقہ' حضرت اُسامہ بن شریک سے روایت ہے کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج ادا کرنے کے لئے چلا۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ جس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے طواف سے قبل سعی کرلی یا میں نے اس اس کام کو مقدم و مؤخر کرلیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ کوئی حرج نہیں ہے البتہ اس میں حرج ہے کہ (کوئی شخص ایسا ہو کہ) جس نے مسلمان کی ظلماً جان یا آبرو برباد کی تو وہ تباہ ہوگیا اور

وَهُوَ ظَالِمٌ فَذَلِكَ الَّذِي حَرِجَ وَهَلَكَ۔

حرج میں پڑ گیا۔

بَابٌ فِي مَكَّةَ

۲۴۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وِدَاعَةَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي مِمَّا يَلِي بَابَ بَنِي سَهْمٍ وَالنَّاسُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا سُتْرَةٌ قَالَ سُفْيَانُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ سُتْرَةٌ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنَا كَثِيرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَيْسَ مِنْ أَبِي سَمِعْتُهُ وَلَكِنْ مِنْ بَعْضِ أَهْلِي عَنْ جَدِّي۔

باب: مکہ مکرمہ میں نماز

۲۴۸: احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، کثیر بن کثیر بن حضرت مطلب بن ابی وداعہ نے اپنے لوگوں سے روایت کی انہوں نے ان کے دادا سے اور انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آنحضرت ﷺ بیت اللہ شریف میں نماز ادا فرما رہے تھے باب بنی سہم کے نزدیک اور لوگ آنحضرت ﷺ کے قریب سے گزر رہے تھے اور (آپ کے اور لوگوں کے درمیان) کوئی سترہ نہیں تھا سفیان کہتے ہیں کہ ابن جریج نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے کثیر نے اپنے والد کے واسطہ سے۔ چنانچہ میں نے کثیر سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے نہیں بلکہ اپنے اہلِ خانہ میں سے کسی سے اپنے دادا کے واسطہ سے سنا ہے۔

نمازی کے سامنے سے گزرنا:

مسئلہ یہ ہے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز نہیں ہے اور جنگل میں یا بڑی مسجد میں نمازی کے سامنے سے گزرنے کے سلسلہ میں اختلاف ہے۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ مکروہ ہے کہ قدم سے لے کر سجدہ گاہ کے درمیان سے گزرنا مکروہ ہے اس کے علاوہ سے گزرنا جائز ہے: ومذهب الحنفية في ذالك انه يكره للماران يمر بين يدى المصلي ويستحب للمصلي ان يغرز بين يديه سترة واختلفوا في المرور بين يديه في الصحراء او في مسجد كبير وقال بعضهم يكره المرور من موضع قدمه الى موضع سجوده في الاصح الخ۔ (بذل المجهود ص ۱۹۶، ج ۳)

بَابُ تَحْرِيمِ حَرَمِ مَكَّةَ

۲۴۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ إِلَى

باب: حرمِ مکہ کا بیان

۲۴۹: احمد بن حنبل، ولید بن مسلم اوزاعی، یحییٰ ابن ابی کثیر، ابی سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو مکہ معظمہ فتح کرا دیا۔ آپ ان لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان فرمائی اور آپ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے اصحابِ فیل کو روک دیا اور اس پر اپنے رسول کو اور دیگر مؤمنین کو تسلط عطا فرمایا اور میرے لئے (صرف) ایک گھڑی کے لئے حلال ہوا پھر وہ (قتال) تا قیامت حرام ہے۔ وہاں کا درخت نہ کاٹا جائے اور اس جگہ کا جانور شکار کے لئے نہ اُڑایا جائے اور وہاں کا لقطہ (یعنی گری پڑی

يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ عَبَّاسٌ أَوْ قَالَ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا الْإِذْخِرَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَنَا فِيهِ ابْنُ الْمُصَفَّى عَنْ الْوَلِيدِ فَقَامَ أَبُو شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْتُبُوا لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ قُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ قَالَ هَذِهِ الْخُطْبَةُ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

شے) کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہاں جو شخص کہ اس شے کا پتہ (اور علامت) بتلانے والا ہو۔ اتنے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ لیکن اذخر (گھاس) وہ ہماری قبروں اور ہمارے مکانات میں استعمال ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا لیکن اذخر (اس کا کاٹنا بوقت ضرورت جائز قرار دیا) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن المصفی نے ولید سے نقل کیا کہ ابوشاہ یمنی کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو تحریر فرما دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ابوشاہ کو تحریر کر کے دے دو (ولید نے کہا) میں نے اوزاعی سے کہا کہ ابوشاہ کو تحریر کر کے دے دو اس جملہ کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس سے مراد وہ خطبہ ہے جو کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا تھا۔

خلاصۃ الباب: حرم مکہ کی نباتات (درخت بوٹے) تین قسم کی ہیں (۱) جو کسی شخص نے اپنی محنت سے لگائے ہوں ان کا کاٹنا یا اکھیڑنا بالاتفاق جائز ہے۔ (۲) وہ کہ ان کو کسی نے اگایا تو نہ ہو لیکن ہوں ان ہی نباتات کی جنس سے ہوں جنہیں لوگ عام طور پر اگاتے ہیں اس دوسری قسم کا گھاس اور درختوں کو بھی کاٹنا اور اکھیڑنا ناجائز ہے (۳) خودرو گھاس و درخت ان کو کاٹنا اور اکھیڑنا جائز نہیں البتہ اذخر (ایک قسم کی خوشبودار گھاس) کو کاٹنا اور اکھیڑنا ناجائز ہے سبز خودرو پودوں میں سے اگر کوئی مرجھا گیا ہو یا ٹوٹ گیا ہو یا جل گیا ہو تو انہیں بھی کاٹنا جائز ہے۔

۲۵۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا۔

۲۵۰: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' مجاہد' طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت اسی طریقہ سے مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے: لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا یعنی اس کی گھاس نہ کاٹی جائے۔

۲۵۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَبْنِي لَكَ بِمِنًى بَيْتًا أَوْ بِنَاءً يُظِلُّكَ مِنْ الشَّمْسِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا هُوَ مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ إِلَيْهِ۔

۲۵۱: احمد بن حنبل' عبدالرحمن بن مہدی' اسرائیل' ابراہیم بن مہاجر' یوسف بن ماھک' ان کی والدہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ آپ کے لئے منیٰ میں ایک مکان نہ بنا دیں جو آپ کو دھوپ (وغیرہ) سے محفوظ رکھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں وہ اس کی جگہ ہے کہ جو وہاں پر پہلے پہنچے (یعنی اس جگہ کی زمین کسی شخص کے لئے مخصوص نہیں ہے وہ زمین موقوفہ ہے)

۲۵۲ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ أَخْبَرَنِي عِمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ بَاذَانَ قَالَ

۲۵۲: حسن بن علی' ابوعاصم' جعفر بن یحییٰ بن ثوبان' عمارہ بن ثوبان' موسیٰ بن باذان نے فرمایا کہ حضرت یعلیٰ بن امیہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حرم شریف میں غلہ روک نابد

أَتَيْتُ يَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ احْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ إِلْحَادٌ فِيهِ۔

دیتی ہے (اور اس کی سزا دردناک عذاب ہے (جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے)۔

بَابٌ فِي نَبِيذِ السِّقَايَةِ

۲۵۳ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا بَالُ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ يَسْقُونَ النَّبِيذَ وَبَنُو عَمِّهِمْ يَسْقُونَ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ وَالسَّوِيقَ أَبُخْلٌ بِهِمْ أَمْ حَاجَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا بِنَا مِنْ بُخْلٍ وَلَا بِنَا مِنْ حَاجَةٍ وَلَكِنْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَرَابٍ فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَدَفَعَ فَضْلَهُ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَلِكَ فَافْعَلُوا فَنَحْنُ هَكَذَا لَا نُرِيدُ أَنْ نُغَيِّرَ مَا قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

باب: نبیذ کی سبیل کے احکام

۲۵۳: عمرو بن عون' خالد' حمید' حضرت بکر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ تمہارے گھر کے لوگ کھجور کا شربت پلاتے ہیں اور تمہارے چچازاد بیٹے (یعنی قریش) شہد' ستو اور دودھ پلاتے ہیں۔ کیا یہ لوگ کنجوس اور فقیر ہیں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہ ہم لوگ کنجوس ہیں نہ محتاج ہیں بلکہ حضرت رسول اکرمؐ ایک دن اپنے اُونٹ پر سوار ہو کر آئے اور آپ کے پیچھے اُسامہ بن زیدؓ بیٹھے ہوئے تھے تو حضور اکرم ﷺ نے پینے کے لئے پانی مانگا تو آپ کی خدمت میں کھجور کا شربت پیش کیا گیا۔ نبیؐ نے وہ شربت نوش فرمایا اور جو آپ کا پیا ہوا پانی باقی بچا وہ آپ نے اُسامہ بن زیدؓ کو عنایت فرمایا۔ چنانچہ انہوں نے بھی وہ پیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا تم نے ٹھیک کیا تم اسی طرح کیا کرو۔ ہم لوگ نہیں چاہتے کہ اس معمول کو تبدیل کریں کہ جس کو حضورؐ نے اچھا (عمل) قرار دیا تھا (یعنی ہم اتباع سنت کے تحت کھجور کا شربت پلاتے ہیں ہم کو کنجوس اور فقیر نہ سمجھو)۔

بَابُ الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ

۲۵۴: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ هَلْ سَمِعْتَ فِي الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِلْمُهَاجِرِينَ إِقَامَةٌ بَعْدَ الصَّدَرِ ثَلَاثًا۔

باب: مکہ معظّمہ میں قیام کرنا

۲۵۴: قعنبی' عبدالعزیز الدراوردی' عبدالرحمن بن حمید' حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تم نے مکہ مکرمہ میں رہائش کے متعلق کچھ سنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابن الحضرمی نے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے کہ مہاجرین' حج کے اراکین سے فارغ ہو کر مکہ معظّمہ میں تین روز تک قیام کر سکتے ہیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

۲۵۵ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

باب: بیت اللہ میں نماز پڑھنے کا بیان

۲۵۵: قعنبی' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے اور ان کے ہمراہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالٌ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ فَمَكَثَ فِيهَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَائَهُ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى۔

حضرت اُسامہ بن زید اور حضرت ہلال بن رباح اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم تو انہوں نے دروازہ بند کر لیا اور وہاں رکے رہے۔ عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو آپ نے کیا عمل کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے ایک ستون کو اپنی بائیں جانب کیا اور دو ستون کو دائیں جانب کیا اور آپ نے اپنی پشت پر تین ستون کے لئے اور اس وقت بیت اللہ شریف چھ ستون پر قائم تھا۔ پھر آپ نے نماز دو رکعات ادا کیں (بیت اللہ شریف کے اندر یہ نماز پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ مستحب ہے)

خلاصۃ الباب: فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کعبہ میں نماز پڑھنے کے بارے میں روایات متعارض ہیں۔ احادیث باب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہونے کے بعد وہاں نماز پڑھی جب کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور فضل بن عباسؓ کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں نماز نہیں پڑھی تلبیہ وتکبیر کہی ہے۔ جمہور نے حضرت بلالؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے ایک تو اس لیے کہ حضرت بلالؓ کی روایت مثبت ہے اور ابن عباسؓ کی روایت نافی (نفی کرنے والی) ہے اور قاعدہ ہے کہ مثبت (ثابت کرنے والی) مقدم ہوتی ہے نافی پر۔ دوسرے حضرت بلالؓ کعبہ میں داخل ہوتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب کہ حضرت ابن عباسؓ ساتھ نہیں تھے البتہ حضرت اسامہؓ ساتھ تھے اور ابن عباسؓ کو بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہیں پڑھی اس اشکال کے دو جواب ہیں ایک یہ کہ کعبہ میں داخل ہونے کے بعد یہ حضرات علیحدہ علیحدہ ہو گئے تھے۔ حضرت بلالؓ دوسرے کونے میں تھے اور کعبہ کا دروازہ بند کر دیا گیا تھا اس لیے اندھیرا سخت تھا اور درمیان میں ستون بھی حائل تھے اس لیے حضرت اسامہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے نہ دیکھ سکے بالخصوص جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دو رکعتیں پڑھی تھیں دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ کعبہ کی اندرونی دیواروں پر تصاویر بھی بنی ہوئی دیکھیں تو ان بتوں کو مٹانے کے لیے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو پانی لانے کا حکم دیا لہٰذا عین ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت نماز پڑھی ہو جب کہ حضرت اسامہؓ پانی لینے گئے ہوں اس لیے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کا علم نہ ہو سکا ہو۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ کعبہ کے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور اسی بناء پر علماء کا اتفاق ہے کہ کعبہ میں نماز پڑھنا جائز ہے خواہ فرائض ہوں یا نوافل ہر طرح کی نماز پڑھنا جائز ہے البتہ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ نوافل جائز ہیں اور فرائض مکروہ ہیں۔ نیز حدیث عائشہؓ سے فقہاء کرام نے یہ اصول مستنبط کیا ہے کہ اگر کسی مستحب کام کرنے سے کسی فتنہ کا اندیشہ ہو اور مسلمانوں میں انتشار وافتراق کا خطرہ ہو تو اس مستحب کام کو ترک کر دینا چاہیے۔

۲۵۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ الْأَذْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرِ السَّوَارِيَ قَالَ ثُمَّ صَلَّى وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ثَلَاثَةُ أَذْرُعٍ۔

۲۵۶: عبداللہ بن محمد بن اسحٰق اوزاعی، عبدالرحمٰن بن مہدی، حضرت مالک کی روایت میں ستونوں کا تذکرہ نہیں ہے۔ آپ نے نماز ادا فرمائی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف سے تین ہاتھ پیچھے ہٹ کر نماز ادا فرمائی۔

خلاصۃ الباب: فی جوف الکعبة و کانت تلك البیر هی التی یجمع فیها ما یهدی لکعبة و کانت عند هبل سبعة اقداح کل قدح منها فیه کتاب قدح فیه العقل الخ۔ (بذل المجهود ص ۲۰۰' ج ۳)

۲۵۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الْقَعْنَبِيِّ قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى۔

۲۵۷: عثمان بن ابی شیبہ' ابو اسامہ' عبیداللہ' نافع' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ حضرت عبداللہ نے کہا کہ میں ان سے (یعنی حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے) دریافت کرنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعات پڑھیں؟

۲۵۸ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

۲۵۸: زہیر بن حرب' جریر' یزید بن ابی زیاد' مجاہد' عبدالرحمٰن بن صفوان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں تشریف لے گئے تو آپ نے کیا عمل کیا؟ تو انہوں نے فرمایا آپ نے دو رکعات ادا فرمائیں۔

۲۵۹ : حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ قَالَ فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَعِيلَ وَفِي أَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ وَفِي زَوَايَاهُ ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ۔

۲۵۹: ابو معمر' عبداللہ بن عمرو بن ابی حجاج' عبدالوارث' ایوب' عکرمہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب مکہ معظمہ میں تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ شریف میں تشریف لے جانے سے انکار فرمایا کیونکہ اس میں بتوں کی تصاویر تھیں۔ آپ نے حکم فرمایا تو وہ تصویریں باہر نکال دی گئیں۔ حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کی تصویریں بھی نکال دی گئیں۔ ان کے ہاتھ میں پانسے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مشرکین پر اللہ کی لعنت ہو اللہ کی قسم انہیں خوب معلوم ہے کہ انہوں نے کبھی پانسے نہیں ڈالے۔ پھر نبی کریم ﷺ بیت اللہ شریف میں تشریف لے گئے اور آپ نے بیت اللہ شریف کے گوشوں میں تکبیر کہی اور نماز ادا فرمائی۔

پانسہ سے مراد:

وہ لکڑیاں ہیں جن پر اہل عرب یہ لکھتے تھے کہ یہ کام کرو اور یہ لکھتے تھے کہ یہ کام نہ کرو جب کوئی شخص سفر کے لیے روانہ ہوتا تو وہ شخص تھیلی میں دو لکڑیاں ڈال کر ہر ایک لکڑی کو نکالتا اگر اس لکڑی میں یہ لکھا ہوا نکلتا کہ یہ کام نہ کرو تو اہل عرب وہ کام نہ کرتے اور اگر تھیلی میں سے وہ لکڑی ہاتھ میں آتی کہ جس پر لکھا ہوتا کہ یہ کام کرو تو وہ لوگ وہ کام کرتے۔ اسلام نے اس طرح فال لینے سے منع کیا۔

بعض روایات میں ہے کہ کعبہ کے قریب ہبل نامی بت کے پاس ایک پیالہ رکھا ہوا رہتا تھا۔ عرب اس پیالہ میں دو لکڑیاں وغیرہ ڈال کر مذکورہ فال لیتے تھے۔ و عن ابن اسحق قال کانت هبل اعظم اصنام قریش بمکة و کانت فی بیر۔

۲۶۰ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي فِي الْحِجْرِ فَقَالَ صَلِّي فِي الْحِجْرِ إِذَا أَرَدْتِ دُخُولَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ فَإِنَّ قَوْمَكِ اقْتَصَرُوا حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ فَأَخْرَجُوهُ مِنَ الْبَيْتِ۔

۲۶۰: قعنبی' عبدالعزیز' علقمہ' ان کی والدہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں بیت اللہ شریف میں جا کر نماز پڑھنا چاہتی تھی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حطیم کے اندر کر دیا اور ارشاد فرمایا۔ جب بیت اللہ شریف میں داخل ہونا چاہو تو حطیم میں نماز پڑھو کیونکہ حطیم بیت اللہ شریف کا ایک جزو ہے اور تمہاری قوم نے (یعنی قریش نے) بیت اللہ شریف کے بنانے میں کوتاہی کی تو اس کو بیت اللہ شریف سے نکال دیا۔

حطیم کعبہ!:

قریش نے حطیم کو کعبہ سے نکالا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنے دورِ خلافت میں حطیم کو بیت اللہ شریف کے اندر شامل کر دیا لیکن حجاج نے پھر اسی طرح کر دیا۔

۲۶۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا وَهُوَ مَسْرُورٌ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ وَهُوَ كَئِيبٌ فَقَالَ إِنِّي دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا دَخَلْتُهَا إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُونَ قَدْ شَقَقْتُ عَلَى أُمَّتِي۔

۲۶۱: مسدد' عبداللہ بن داؤد' اسماعیل بن عبدالملک' عبداللہ بن ابی ملیکہ' عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ انکے پاس سے خوشی خوشی تشریف لے گئے لیکن جب آپ انکے پاس واپس تشریف لائے تو غمگین (نظر آ رہے) تھے (عائشہؓ نے اسکی وجہ دریافت کی) آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں بیت اللہ شریف میں داخل ہوا اگر مجھ کو اس بات کا پہلے علم ہوتا کہ جو بات میں نے کعبہ شریف میں جانے کے بعد دیکھی کہ لوگوں کو بیت اللہ شریف میں داخلہ میں بڑی دُشواری ہوگی تو میں کعبہ میں نہ داخل ہوتا مجھے اندیشہ ہے کہ میری قوم (اُمت محمدیہ) کو بیت اللہ شریف میں داخلہ میں دُشواری نہ ہو۔

صحیح اندیشہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ اندیشہ درست ثابت ہوا اب لوگ کعبہ شریف میں داخلہ کو ضروری خیال کرتے ہیں اور تکلیف اُٹھا کر کسی نہ کسی طرح کعبہ میں داخل ہو ہی جاتے ہیں۔

۲۶۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُسَدَّدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ الْحَجَبِيِّ حَدَّثَنِي خَالِي عَنْ أُمِّي صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ الْأَسْلَمِيَّةَ تَقُولُ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ دَعَاكَ قَالَ قَالَ إِنِّي نَسِيتُ أَنْ

۲۶۲: ابن السرح' سعید بن منصور' مسدد' سفیان' منصور' ان کے ماموں' ان کی والدہ حضرت اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ جب تمہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا تو اس وقت تم سے آپ نے کیا ارشاد فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے یہ بات کہنا بھول گیا کہ جس مینڈھے کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کے ارادہ کے وقت حضرت جبرئیل

آمُرَكَ أَنْ تُخَمِّرَ الْقَرْنَيْنِ فَإِنَّهُ لَيْسَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَشْغَلُ الْمُصَلِّيَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ خَالِي مُسَافِعُ بْنُ شَيْبَةَ۔

علیہ السلام لائے تھے اس مینڈھے کے سینگ کو کسی جگہ چھپادو کیونکہ بیت اللہ شریف میں ایسی کوئی شے نہ رہے جس کی جانب نمازی کا دھیان ہو ابن السرح نے کہا کہ میرے ماموں کا نام مسافع بن شیبہ ہے۔

بَاب فِي مَالِ الْكَعْبَةِ

باب: کعبہ میں مدفون مال

۲۶۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ شَيْبَةَ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ قَالَ قَعَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي مَقْعَدِكَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ فَقَالَ لَا أَخْرُجُ حَتَّى أَقْسِمَ مَالَ الْكَعْبَةِ قَالَ قُلْتُ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ بَلَى لَأَفْعَلَنَّ قَالَ قُلْتُ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ لِمَ قُلْتُ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ رَأَى مَكَانَهُ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا أَحْوَجُ مِنْكَ إِلَى الْمَالِ فَلَمْ يُخْرِجَاهُ فَقَامَ فَخَرَجَ۔

۲۶۳: احمد بن حنبل' عبد الرحمٰن بن محمد المحاربی' شیبانی' واصل الاحدب' شقیق' شیبہ بن عثمان نے کہا کہ جس جگہ تم بیٹھے ہو اس جگہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اور فرمانے لگے کہ جب تک بیت اللہ کا مال تقسیم نہ کروں گا' باہر نہیں نکلوں گا۔ میں نے کہا تم ایسا نہ کرو گے انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں ضرور کروں گا۔ میں نے عرض کیا نہیں' نہ کرو گے۔ انہوں نے کہا کس وجہ سے؟ میں نے عرض کیا کیونکہ نبی ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس مال کی جگہ دیکھی اور ان حضرات کو تمہاری بہ نسبت مال و دولت کی زیادہ ضرورت تھی لیکن ان حضرات نے اس مال کو نہیں چھوا۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہ بات سُن کر باہر تشریف لے آئے۔

۲۶۴: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِنْسَانَ الطَّائِفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ لِيَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا عِنْدَ السِّدْرَةِ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي طَرَفِ الْقَرْنِ الْأَسْوَدِ حَذْوَهَا فَاسْتَقْبَلَ نَخِبًا بِبَصَرِهِ وَ قَالَ مَرَّةً وَادِيَهُ وَوَقَفَ حَتَّى اتَّقَفَ النَّاسُ كُلُّهُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَامٌ مُحَرَّمٌ لِلَّهِ وَذَلِكَ قَبْلَ نُزُولِهِ الطَّائِفَ وَحِصَارِهِ لِثَقِيفٍ۔

۲۶۴: حامد بن یحییٰ'' عبداللہ بن حارث' محمد بن عبداللہ بن انسان طائفی' عروہ بن الزبیر' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مقام) لیہ سے آئے۔ ہم لوگ جس وقت بیری کے درخت کے پاس پہنچے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرن اسود (نامی پہاڑ) کے پاس کھڑے ہوئے پھر آپ نے اپنی نگاہ نخب نامی جگہ کی طرف اُٹھائی۔ یا آپ نے اس کی وادی کی طرف دیکھا اور آپ ٹھہر گئے۔ لوگ بھی ٹھہر گئے اس کے بعد فرمایا کہ صید وج (نامی جگہ) کا شکار اور اس کے درخت حرم میں حرام کئے گئے ہیں۔ یہ سب حرم میں داخل ہیں اور یہ واقعہ طائف جانے سے قبل اور محاصرۂ ثقیف سے بھی قبل تھا۔

بَاب فِي إِتْيَانِ الْمَدِينَةِ

باب: مدینہ منورہ میں پہنچنے کا بیان

۲۶۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۲۶۵: مسدد' سفیان' زہری' حضرت سعید بن مسیب' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تین مسجدوں کے علاوہ دیگر مساجد کی طرف سامانِ سفر نہ باندھا جائے (یعنی سفر نہ کیا جائے) ایک مسجد حرام دوسری میری یہ مسجد

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى۔

(یعنی) مسجد نبوی تیسری مسجد اقصیٰ (یعنی قبلہ اوّل بیت المقدس) (کیونکہ باقی جملہ مساجد فضیلت میں برابر ہیں اس لئے ان تین کے علاوہ دوسری مسجد وغیرہ کی طرف سفر کرنے کی کیا حاجت ہے؟)

بَاب فِي تَحْرِيمِ الْمَدِينَةِ

باب: حرم مدینہ

۲۶۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ۔

۲۶۶: محمد بن کثیر‘ سفیان‘ اعمش‘ ابراہیم‘ انکے والد‘ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے آنحضرتؐ سے قرآن کریم اور اس صحیفہ کے علاوہ (کچھ) نہیں لکھا (وہ صحیفہ ایک فرق تھا کہ جس میں احکام دیت تحریر تھے) نبیؐ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ عائر (پہاڑ) سے لے کر ثور (پہاڑ) تک حرام ہے جو شخص مدینہ منورہ میں کسی قسم کی کوئی نئی بات پیدا کرے یا کسی قسم کی نئی بات پیدا کرنے والے کو جگہ دے (یعنی بدعت شروع کرے یا کسی بدعتی شخص کو پناہ دے) تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی اور ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس شخص کا فرض اور نفل عند اللہ مقبول نہ ہوگا ذمہ تمام مسلمانوں کا ایک ہے۔ جب ان لوگوں میں سے کسی ایک ادنیٰ شخص نے کسی مشرک کو پناہ دی اور دوسرے شخص نے اس کی پناہ کو توڑ دیا تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی‘ فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور ایسے شخص کا فرض و نفل عند اللہ مقبول نہ ہوگا اور جو شخص کسی قوم سے اپنے دوستوں سے اجازت لئے بغیر دوستی کرے گا ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور لوگوں کی لعنت ہے اور ایسے شخص کا فرض و نفل قبول نہ ہوگا۔

خلاصۃ الباب: مدینہ طیبہ اور اس کے اردگرد زمین کی حرمت کے بارہ میں بھی منقول ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں علماء کرام کے اختلافی اقوال ہیں۔ چنانچہ علماء احناف کے نزدیک مدینہ منورہ اور اس کے اردگرد زمین کی حرمت کا مطلب یہ ہے کہ اس شہر مقدس اور ان کی چاروں طرف کی زمین کی تعظیم کی جائے نہ یہ کہ اس کا بھی وہی حکم ہے جو مکہ معظمہ اور اس کی گرداگرد زمین کا ہے لہٰذا حنفیہ کے مسلک کے مطابق مدینہ اور اس کے اردگرد کی زمین میں سے درخت وغیرہ کاٹنا اور شکار کرنا حرام نہیں ہے لیکن دوسرے ائمہ کرام رحمہم اللہ کے نزدیک چونکہ حرم مکہ اور حرم مدینہ کا ایک ہی حکم ہے اس لیے ان کے مسلک میں مدینہ طیبہ اور اس کے اطراف کی زمین میں وہ تمام چیزیں حرام ہیں جو مکہ اور اس کے اطراف کی زمین میں حرام ہیں تاہم ان ائمہ کے نزدیک بھی حرم مدینہ میں ان چیزوں کے ارتکاب سے جزاء واجب نہیں کچھ لوگوں نے آپس میں کہا ہوگا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو قرآن کریم کے علاوہ کوئی اور کتاب بطور خاص عنایت فرمائی ہے جس کا علم اور کسی کو نہیں جب یہ بات حضرت علیؓ نے سنی تو اس کی تردید کی اور فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی طرف سے صرف قرآن کریم لکھا ہے یا پھر چند احادیث جو دین کے احکام پر مشتمل ہیں وہ لکھی ہیں

جواس صحیفہ میں ہیں۔ معلوم ہوا کہ صحیفہ سے مراد لکھا ہوا وہ ورق تھا جس میں آنحضرت ﷺ نے دیات کے احکام اور چند دوسرے احکام تحریر کرائے تھے اور وہ حضرت علیؓ کی تلوار کی نیام میں رہتا تھا۔ اس میں جو احکام دیات کے علاوہ تحریر تھے ان میں مدینہ طیبہ کے بارہ میں جو جناب علیؓ نے مذکورہ بالحدیث میں بیان کئے ہیں۔

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص کسی قوم سے اپنے رفقاء کی بلا اجازت دوستی کا تعلق کرے یا کوئی غلام اپنی آزادی کو اپنے آقا کی بغیر اجازت دوسری قوم کی جانب منسوب کرے تو ایسا شخص لعنت ربانی کا مستحق ہے۔

۲۶۷: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَلِيٍّ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمَنْ أَشَادَ بِهَا وَلَا يَصْلُحُ لِرَجُلٍ أَنْ يَحْمِلَ فِيهَا السِّلَاحَ لِقِتَالٍ وَلَا يَصْلُحُ أَنْ يُقْطَعَ مِنْهَا شَجَرَةٌ إِلَّا أَنْ يَعْلِفَ رَجُلٌ بَعِيرَهُ۔

۲۶۷: ابن مثنیٰ' عبد الصمد' ہمام' قتادہ' ابو حسان' علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس واقعہ میں حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ منورہ کی گھاس نہیں کاٹی جائے گی اور نہ وہاں کا جانور شکار کرنے کے لئے بھگایا (یا اُڑایا) جائے گا اور نہ ہی وہاں کی پڑی ہوئی چیز (یعنی لقطہ) اُٹھایا جائے گا لیکن (مذکورہ لقطہ) وہ شخص اُٹھا لے کہ جو اس کے متعلق لوگوں کو بتائے اور کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہاں پر لڑائی کے لئے ہتھیار اُٹھائے اور کسی کیلئے جائز نہیں کہ وہاں کا درخت کاٹے لیکن اپنے اُونٹ کیلئے۔

۲۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ الْحُبَابِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كِنَانَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلَّ نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ بَرِيدًا بَرِيدًا لَا يُخْبَطُ شَجَرُهُ وَلَا يُعْضَدُ إِلَّا مَا يُسَاقُ بِهِ الْجَمَلُ۔

۲۶۸: محمد بن العلاء' زید بن حباب' سلیمان بن کنانہ مولیٰ عثمان بن عفان' عبداللہ بن ابی سفیان' حضرت عدی بن زید سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی جانب ایک ایک برید (کے فاصلہ تک) محفوظ فرما دیا کہ اس جگہ کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ پتے توڑے جائیں مگر اُونٹ کے چارہ کے لئے۔

۲۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَخَذَ رَجُلًا يَصِيدُ فِي حَرَمِ الْمَدِينَةِ الَّذِي حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ فَجَاءَ مَوَالِيهِ فَكَلَّمُوهُ فِيهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هَذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ أَخَذَ أَحَدًا يَصِيدُ فِيهِ

۲۶۹: ابو سلمہ' جریر' ابن حازم' یعلیٰ بن حکیم' حضرت سلیمان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کو حرم مدینہ میں پکڑا کہ جو اس جگہ شکار کر رہا تھا کہ جس جگہ کو آنحضرت ﷺ نے حرام قرار دیا تھا تو حضرت سعد نے اس شخص کے کپڑے چھین لئے۔ لوگ آ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے (اس کی طرف سے بطور معذرت) گفتگو کرنے لگے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے اس حرم کو حرام قرار دیا ہے اور آپ نے فرمایا کہ (حرم میں) جو شخص کسی شکار کرنے والے کو پکڑے تو

فَلْيَسْلُبْهُ ثِيَابَهُ فَلَا أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنْ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ إِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ۔

اس کا سامان چھین لے اور میں تم کو وہ سامان ہرگز نہیں (واپس) دوں گا کہ جو سامان مجھے آنحضرت ﷺ نے دلایا ہے لیکن اگر تم چاہو تو میں اس سامان کی قیمت ادا کر دوں گا۔

۲۷۰ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ مَوْلًى لِسَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِيدًا مِنْ عَبِيدِ الْمَدِينَةِ يَقْطَعُونَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ فَأَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ يَعْنِي لِمَوَالِيهِمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى أَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ شَيْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ أَخَذَهُ سَلَبُهُ۔

۲۷۰: عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' ابن ابی ذئب' صالح کا آزاد کردہ غلام' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے غلام سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں ایک غلام کو درخت کاٹتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے اس کا سامان چھین لیا اور اس کے مالکوں سے کہا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے درخت کاٹنے کو منع فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو شخص (یہاں کے درخت وغیرہ) کاٹے پھر اس کو کوئی شخص پکڑ لے تو اس کا سامان چھین لے۔

ایک شدید تنبیہ:

حرم شریف میں شکار کرنے والے شخص کا سامان چھین لینے کا حکم ہے لیکن یہ حکم بطور تنبیہ کے لئے اکثر علماء کی یہی رائے ہے اور بعض حضرات کے نزدیک اس سامان کی واپسی ضروری نہیں اور اس مسئلہ میں شروحاتِ حدیث میں تفصیلی کلام کیا گیا ہے۔

۲۷۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْجُهَنِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يُخْبَطُ وَلَا يُعْضَدُ حِمَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنْ يُهَشُّ هَشًّا رَفِيقًا۔

۲۷۱: محمد بن حفص ابو عبدالرحمٰن القطان' محمد بن خالد' خارجہ بن حارث جہنی' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حرمِ مدینہ سے نہ پتے توڑے جائیں اور نہ ہی وہاں کے درخت کاٹے جائیں البتہ پتوں کو آہستہ سے جھاڑ لیا جائے۔ (اس میں کوئی حرج نہیں ہے)

۲۷۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ مَاشِيًا وَرَاكِبًا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

۲۷۲: مسدد یحییٰ (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' ابن نمیر' عبداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں پیدل اور سوار ہو کر تشریف لاتے۔ ابن نمیر نے یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں جا کر دو رکعت (نفل) پڑھتے۔

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

باب: زیارتِ قبور کا بیان

۲۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ

۲۷۳: محمد بن عوف' مقری' حیوۃ' ابی صخر حمید بن زیاد' یزید بن عبداللہ بن

حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِي صَخْرٍ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

قسیط' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری رُوح کو لوٹا دیتا ہے اور میں اس شخص کو سلام کا جواب دیتا ہوں۔

خلاصۃ الباب: بعض شارحین نے مقصد کے اعتبار سے قبور کی زیارت کی کئی قسمیں بیان فرمائی ہیں (۱) محض موت یاد کرنے اور آخرت کی طرف توجہ کے لیے اس مقصد کے تحت صرف قبروں کو دیکھ لینا کافی ہے خواہ قبر کسی کی ہو صاحب قبر کون تھا کیسا تھا۔ (۲) دعاءِ مغفرت اور ایصال ثواب کے لیے ہر مسلمان کے لئے دعا سنت ہے (۳) حصول برکت اور سعادت کی خاطر (۴) عزیز و دوست کے ادائے حق کے لیے۔ مذکورہ بالا حدیث میں آنحضرت ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا حکم فرمایا گیا ہے اور قبر مبارک کو میلہ کی جگہ بنانے سے سخت منع فرمایا ہے۔ اور چراغاں نہ کرو ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔

۲۷۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ۔

۲۷۴: احمد بن صالح' عبداللہ بن نافع' ابن ابی ذئب' سعید مقبری' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے مکانات کو قبر نہ بناؤ (یعنی جس طریقہ پر قبروں میں کوئی شخص نماز نہیں پڑھتا اسی طرح کہیں تم لوگ گھروں میں بھی نماز پڑھنا نہ چھوڑ دو) اور میری قبر کو عید نہ بناؤ البتہ مجھ پر درود شریف بھیجو تم جہاں بھی ہو گے تمہارا درود مجھے پہنچ جائے گا۔

عرس کی ممانعت شدیدہ:

مذکورہ حدیث سے عرس وغیرہ کی ممانعت ظاہر ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ میری قبر کو عید نہ بناؤ یعنی ایسا نہ کرو کہ ایک مقررہ وقت پر وہاں مجمع لگے لوگ وہاں چراغاں کریں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر روشنی وغیرہ کرنا سخت منع ہے تفصیل کے لئے مفتی اعظم پاکستان کا رسالہ ردع الناس عن محدثات الاعراس ملاحظہ فرمائیں واضح رہے کہ بعض حضرات نے مذکورہ بالا حدیث کے یہ معنی بیان فرمائے ہیں کہ اس حدیث میں مکان میں قبر بنانے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ صاحب بذل فرماتے ہیں: وقیل معناہ لا تدفنوا موتاکم فی بیوتکم۔ (بذل المجھود ص ۲۰۷' ج ۳)

۲۷۵ : حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْمَدَنِيُّ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ رَبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ الْهُدَيْرِ قَالَ مَا سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا قَطُّ غَيْرَ

۲۷۵: حامد بن یحییٰ' محمد بن معن المدنی' داؤد بن خالد' ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن' حضرت ربیعہ بن الہدیر نے کہا کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو ایک حدیث کے علاوہ کبھی آنحضرت ﷺ سے کوئی حدیث روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے عرض کیا وہ حدیث کیا ہے؟ انہوں نے کہا وہ یہ ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

حَدِیثٍ وَاحِدٍ قَالَ قُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُرِيدُ قُبُورَ الشُّهَدَاءِ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى حَرَّةِ وَاقِمٍ فَلَمَّا تَدَلَّيْنَا مِنْهَا وَإِذَا قُبُورٌ بِمَحْنِيَّةٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقُبُورُ إِخْوَانِنَا هَذِهِ قَالَ قُبُورُ أَصْحَابِنَا فَلَمَّا جِئْنَا قُبُورَ الشُّهَدَاءِ قَالَ هَذِهِ قُبُورُ إِخْوَانِنَا۔

نے بیان کیا کہ لوگ آنحضرت ﷺ کے ہمراہ شہداء کی قبروں کی جانب چلے ہم لوگ جب حرۃ واقم (ایک ٹیلہ کا نام ہے) پر چڑھے پھر وہاں سے نیچے اُترے تو اس جگہ کئی قبریں تھیں۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہمارے بھائیوں کی قبریں یہی ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا یہ قبریں ہمارے اصحاب کی ہیں۔ جب ہم لوگ شہداء کی قبروں پر پہنچے تو آپ نے فرمایا یہ قبریں ہمارے بھائیوں کی ہیں۔

۲۷۶ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۲۷۶: قعنبی' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنا اُونٹ بطحا میں بٹھایا جو کہ ذوالحلیفہ میں تھا اس کے بعد آپ ﷺ نے وہاں پر نماز ادا فرمائی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۲۷۷: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَالَ مَالِكٌ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُجَاوِزَ الْمُعَرَّسِ إِذَا قَفَلَ رَاجِعًا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يُصَلِّيَ فِيهَا مَا بَدَا لَهُ لِأَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَرَّسَ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحٰقَ الْمَدَنِيَّ قَالَ الْمُعَرَّسُ عَلَى سِتَّةِ أَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِينَةِ۔

۲۷۷: قعنبی' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص مدینہ منورہ واپس آئے تو اس کے لئے مناسب نہیں ہے کہ معرس نامی جگہ سے آگے بڑھ جائے یہاں تک کہ وہاں اپنی مرضی کے مطابق نماز نہ پڑھ لے کیونکہ مجھ کو معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ نے اس جگہ پر تعریس کی ہے (کچھ آرام اور نیند لینے کے لئے) ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسحٰق مدنی سے سنا ہے کہ معرس مدینہ سے چھ میل دُور ہے۔

تعریس کیا ہے؟:

معرس مدینہ منورہ سے چھ میل کی دُوری پر ایک جگہ کا نام ہے اور تعریس کہتے ہیں مسافر کے آخر شب میں ٹھہرنے اور آرام کرنے کو۔

اول کتاب النکاح

بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى النِّكَاحِ

باب: نکاح پر رغبت دلانا

نکاح کرنا سنت ہے اور اگر گناہ میں مبتلا ہونے کا خوف ہو تو نکاح کرنا واجب ہے اور اس کے بے شمار فوائد و برکات ہیں۔

۲۷۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ إِنِّي لَأَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ بِمِنًى إِذْ لَقِيَهُ عُثْمَانُ فَاسْتَخْلَاهُ

۲۷۸: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' الاعمش' ابراہیم حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن مسعودؓ کے ہمراہ منیٰ جا رہا تھا اُسی وقت عثمانؓ سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے تنہائی میں گفتگو کرنا چاہی۔ جب عبداللہؓ نے دیکھا کہ نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو مجھ سے انہوں نے فرمایا

فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ لِي تَعَالَ يَا عَلْقَمَةُ فَجِئْتُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ أَلَا نُزَوِّجُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِجَارِيَةٍ بِكْرٍ لَعَلَّهُ يَرْجِعُ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

اے علقمہ' آؤ میں آ گیا۔ اس وقت عثمانؓ نے فرمایا اے ابوعبدالرحمٰن! کیا ہم لوگ تمہارا نکاح ایک کنواری لڑکی سے نہ کر دیں جو کہ تمہاری گئی ہوئی طاقت واپس لے آئے۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا تم ایسی بات کہتے ہو؟ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص نکاح کی قوت رکھے (یعنی نان ونفقہ اور مہر وحقوقِ زوجیت ادا کر سکے) وہ شخص نکاح کرے کیونکہ نکاح' نگاہ نیچی رکھتا ہے (بدنظری سے بچاتا ہے اور شرمگاہ کو (زنا) سے محفوظ رکھتا ہے) تم لوگوں میں سے جو شخص نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھے وہ شخص روزے رکھے کیونکہ روزہ اس شخص کیلئے خصی ہونا ہے (اور روزہ انسان کی شہوتِ نفسانی کو گھٹا دے گا)۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی نکاح کی گفتگو:

مذکورہ حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نکاح کرنے کی گفتگو کا ارادہ فرمایا تھا لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ نکاح کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے تو خلوت میں گفتگو کرنے کا ارادہ بھی ترک فرما دیا۔

خلاصۃ الباب: نکاح لغت میں وطی کو کہتے ہیں اور ''عقد'' بھی اس کا لفظی معنی ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک نکاح عبادت نہیں بلکہ معاملہ ہے حنفیہ کے نزدیک مالی ہونے کے ساتھ عبادت بھی ہے حنفیہ کی بات کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ نکاح میں خطبہ اور ولیمہ مسنون ہیں۔ نکاح دو گواہوں کے بغیر درست نہیں ہوتا اس کا فسخ ناپسندیدہ ہے اس کے بعد عدت واجب ہوتی ہے۔ تین طلاقوں کے بعد بغیر حلالہ کے تجدید نکاح کی اجازت نہیں ہوتی یہ خصوصیات کسی اور معاملہ میں نہیں پائی جاتیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح دوسرے معاملات کی طرح محض ایک معاملہ نہیں بلکہ یہ عبادت ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ غلبۂ شہوت کی صورت میں نکاح ضروری ہے چنانچہ قدرت ہونے کے باوجود (مہر اور نفقہ اور حقوق زوجیت) اگر نکاح نہ کرے گا تو گناہ گار ہو گا لیکن اگر ایسی حالت نہ ہو تو جمہور کے نزدیک نکاح فرض نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نکاح کو چھوڑ رکھا تھا پھر بھی آنحضرت ﷺ نے ان پر کوئی نکیر نہیں فرمائی۔ پھر جمہور میں سے امام شافعیؒ کے نزدیک نکاح محض مباح ہے اور نفل عبادت کے لیے خود کو فارغ کر لینا نکاح کی مشغولیت کے بالمقابل افضل ہے۔ حنفیہ کے نزدیک نکاح مسنون ہے اور قدرت کے باوجود ترک نکاح خلاف اولیٰ ہے۔ حنفیہ کے دلائل میں سے حدیث عبداللہ بن مسعودؓ بھی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نکاح کی قوت رکھے وہ شخص نکاح کر لے کیونکہ نکاح نگاہ نیچی رکھتا ہے یعنی بدنظری سے بچاتا ہے اور شرمگاہ کو زنا سے محفوظ رکھتا ہے......آخر حدیث

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ تَزْوِيجِ ذَاتِ الدِّينِ

باب: دیندار عورت سے نکاح کرنے حکم

۲۷۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ

۲۷۹: مسدد' یحییٰ بن سعید' عبید اللہ' سعید بن ابی سعید' ابوسعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے

بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

ارشاد فرمایا کہ عورت کا نکاح چار وجہ سے کیا جاتا ہے (۱) اس کے مال کی بنیاد پر اور اس کے (۲) حسب ونسب (خاندان وکفو) کے سبب سے اور (۳) اس کے حسن و جمال کی وجہ سے اور (۴) اس عورت کی دینداری کی وجہ سے پس تم لوگ دیندار عورت کو نکاح کے لئے ترجیح دو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں (اگر تم دیندار عورت کو نکاح کے سلسلہ میں نظر انداز کرو)

خُلاصۃ الباب: معلوم ہوتا ہے کہ دیندار عورت کی تعریف فرمائی ہے کیونکہ اس کے سبب دنیا وآخرت کی بھلائی نصیب ہوتی ہے۔

دینداری عورت کی فضیلت:

مطلب یہ ہے کہ عام طور پر مذکورہ چار اشیاء کی وجہ سے ہی لوگ نکاح میں دلچسپی لیتے ہیں لیکن آپ نے ارشاد فرمایا بہرصورت نیک چال چلن والی اور دیندار عورت کو ہی نکاح کے لئے وجہ ترجیح بناؤ اور عورت کے مال و دولت حسن' خوبصورتی کو باعث ترجیح نہ دو۔

بَاب فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَار

باب: کنواری لڑکیوں سے نکاح

۲۸۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ أَفَلَا بِكْرٌ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ' قَالَ أَبُوْدَاوُدَ كِتَبَ اِلَى حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ۔

۲۸۰: احمد بن حنبل' ابومعاویہ' الاعمش' سالم بن ابی الجعد' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کنواری سے نکاح کیا ہے یا بیوہ عورت سے؟ میں نے عرض کیا بیوہ عورت سے' آپ نے ارشاد فرمایا تم نے کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہیں کیا؟ تم اس کنواری لڑکی سے تفریح کرتے (مزہ لیتے) اور وہ تم سے تفریح لیتی (مزہ حاصل کرتی)۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ حسین بن حدیث مروزی نے یہ حدیث مجھے لکھ کر بھیجی۔

کنواری لڑکی سے نکاح:

مذکورہ حدیث میں کنوری لڑکی سے نکاح کو زیادہ بہتر قرار دیا گیا ہے کیونکہ کنواری لڑکی کو شوہر سے عموماً زیادہ لگاؤ ہوتا ہے اور شوہر کو بھی اس سے زیادہ رغبت ہوتی ہے اور اس طرح محبّت واُلفت کا ماحول زیادہ ہوتا ہے جو کہ نکاح کا بنیادی مقصود ہے اور ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ تضاحلك و تضاحلك یعنی وہ تجھ کو ہنساتی اور اس کو ہنساتا۔ (بذل المجہود ص ۲۱۱' ج ۳)

خُلاصۃ الباب: حدیث مبارکہ کا مطلب واضح ہے کہ کنواری لڑکی کو خاوند سے عموماً زیادہ محبت ہوتی ہے اور خاوند کو بھی ایسی لڑکی سے زیادہ رغبت ہوتی ہے کم مال پر راضی رہتی ہے نیز ایسی عورت سے شادی کرنے کا حکم ہے جو شوہر سے محبت کرنے والی بہت زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہو۔

۲۸۱ : حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِى حَفْصَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ قَالَ غَرِّبْهَا قَالَ أَخَافُ أَنْ تَتْبَعَهَا نَفْسِي قَالَ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا۔

۲۸۱: فضل بن موسیٰ، حسین بن واقد، عمارہ بن ابی حفصہ، عکرمہ، ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور (بطور شکایت) عرض کیا یا رسول اللہ میری بیوی کسی ہاتھ لگانے والے شخص کو اپنے اُوپر ہاتھ لگانے سے منع نہیں کرتی (یعنی ہر شخص سے بخوشی زنا کرا لیتی ہے) آپ نے ارشاد فرمایا تم اس عورت کو طلاق دے دو۔ اس شخص نے عرض کیا کہ مجھ کو اندیشہ ہے کہ کہیں میرا دِل اس عورت کی طرف ہی لگا نہ رہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تو تم اس عورت کو (اسی طرح اپنے نکاح میں) رہنے دو اور فائدہ اُٹھاتے رہو (طلاق نہ دو)۔

خلاصۃ الباب: ابن جوزی نے اس روایت کو موضوع کہا ہے لیکن روات اس کے ثقہ ہیں۔ علماء کرام نے اس حدیث کی مختلف تصریحات کی ہیں مثلاً جو بھی مانگنے والا آتا ہے اُس کو دے کر اپنا گھر خالی کر دیتی ہے اور پچھتاتی ہے۔

۲۸۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنَ أُخْتِ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ مَنْصُورٍ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ وَإِنَّهَا لَا تَلِدُ أَفَأَتَزَوَّجُهَا قَالَ لَا ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ۔

۲۸۲: احمد بن ابراہیم، یزید بن ہارون، مستلم بن سعید بن اخت منصور بن زاذان، معاویہ بن قرہ، معقل بن یسار ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو ایک ایسی عورت ملی ہے جو کہ نہایت شریف اور حسین و جمیل ہے لیکن اس عورت کے اولاد نہیں ہوتی، کیا میں اس عورت سے شادی کر لوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ پھر وہ شخص دوبارہ حاضر ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ اس کے بعد وہ شخص تیسری مرتبہ حاضر ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا محبت کرنے والی، چاہنے والی، بہت زیادہ بچے دینے والی عورت سے نکاح کرو کیونکہ میں تم لوگوں کی کثرت کی بنا پر سابقہ اُمتوں پر فخر کروں گا۔

بَاب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً

باب: بدکار عورت سے بدکار مرد ہی شادی کرتا ہے

۲۸۳ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ كَانَ يَحْمِلُ الْأَسَارَى بِمَكَّةَ وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ

۲۸۳: ابراہیم بن محمد تیمی، یحییٰ، عبید اللہ بن الاخنس، عمرو بن شعیب، شعیب، اُن کے دادا حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مرثد بن ابی مرثد (نامی شخص) قیدی لوگوں کو مکہ معظمہ میں لے کر جاتا وہاں پر (مکہ میں) ایک زانیہ عورت رہتی تھی جس کا نام عناق تھا اور وہ (بدکار عورت) زمانہ جاہلیت میں اس شخص کی محبوبہ تھی۔ مرثد کہتے ہیں کہ

وَكَانَتْ صَدِيقَتَهُ قَالَ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْكِحُ عَنَاقَ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّي فَنَزَلَتْ وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَدَعَانِي فَقَرَأَهَا عَلَيَّ وَقَالَ لَا تَنْكِحْهَا۔

میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں عناق (مذکورہ بدکار عورت) سے شادی کرلوں؟ (یہ سن کر آپ) خاموش رہے۔ اس کے بعد یہ آیت کریمہ: ﴿الزَّانِيُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ﴾ نازل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ آیت کریمہ پڑھ کر سنائی اور ارشاد فرمایا اس عورت سے نکاح نہ کرو۔

زانیہ سے نکاح:

زانیہ عورت سے شریعت نے نکاح کی اجازت دی ہے یعنی اگر کسی نے کسی عورت سے زنا کیا اور وہ عورت حاملہ ہوگئی تو جب بھی اس زانیہ کا نکاح درست ہے البتہ جس شخص سے حمل ٹھہرا ہے اس کا بعد نکاح اس عورت سے فوراً ہمبستری کرنا بھی درست ہے البتہ اگر اس عورت سے نکاح ایسے شخص نے کیا ہے کہ جس کا وہ حمل نہیں ہے تو اس کو بچہ پیدا ہونے تک ہمبستری کرنا جائز نہیں۔ فتاویٰ شامی، عالمگیری میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے اور مذکورہ بالا آیت کریمہ کے سلسلہ میں صاحب بذل المجہود نے پانچ تاویلات بیان فرمائی ہیں: (۱) یہ آیت ﴿الزَّانِي﴾ منسوخ ہے اور اس کا ناسخ ﴿وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ﴾ والی آیت ہے۔ (۲) یہ کہ نکاح سے مراد وطی ہے (۳) آیت میں حد لگا ہوا زانی اور زانیہ مراد ہے (۴) ایسی زانیہ عورت مراد ہے کہ جس سے کوئی شخص اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ شوہر کو زنا کی آمدنی کھلائے گی (۵) یہ آیت پاک دامن مرد اور پاک دامن عورت کا زانی زانیہ سے نکاح کی حرمت عام ہے۔ بذل المجہود ص ۲۱۳ نیز صاحب بذل المجہود فرماتے ہیں: و مذهب الحنفية في ذالك هو ما قاله الجمهور بان الزانية لا يحرم نكاحها على الزاني ولا على غيره و كذلك لا يرحم انكاح الزاني بالمئومنة۔ (بذل)

خلاصۃ الباب: جمہور ائمہ کرام کے نزدیک بدکار عورت سے نکاح کرنا جائز ہے باقی رہا یہ کہ اس آیت کا مفہوم کیا ہے تو ائمہ تفسیر کے اس بارے میں اقوال مختلف ہیں (۱) یہ کہ اس سے مراد وطی ہے کہ زانی شخص بدکار عورت سے وطی کرتا ہے (۲) اس سے مراد حد لگا ہوا مرد اور حد لگی ہوئی عورت مراد ہے۔

۲۸۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو مَعْمَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حَبِيبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْكِحُ الزَّانِي الْمَجْلُودُ إِلَّا مِثْلَهُ و قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ۔

۲۸۴: مسدد، ابومعمر، عبدالوارث، حبیب، عمرو بن شعیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص زنا کرنے والا (شخص) جو کوڑے کھا چکا ہو (یعنی اس پر زنا کی حد قائم ہو چکی ہو) وہ شخص نکاح نہ کرے مگر اسی قماش کی عورت سے۔ ابومعمر نے کہا اس روایت کو حبیب المعلم نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ أَمَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

باب: اگر کوئی شخص اپنی باندی کو آزاد کرے پھر اس سے نکاح کرے

۲۸۵ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ جَارِيَتَهُ وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ۔

۲۸۵: ہناد بن سری' عبثر' مطرف' عامر' حضرت ابو بردہ' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنی باندی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کیا تو ایسے شخص کے لئے دوگنا ثواب ہے۔

۲۸۶ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا۔

۲۸۶: عمرو بن عون' ابوعوانہ' قتادہ' عبدالعزیز بن صہیب' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد فرما کر خود ان سے نکاح کر لیا اور (یہی آزاد کرنا مہر متعین ہوا)۔

بَابُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

باب: دودھ پلانے کی وجہ سے اسی طرح کی حرمت ہوتی ہے کہ جیسی نسب کی وجہ سے حرمت ہوتی ہے

۲۸۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

۲۸۷: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' عبداللہ بن دینار' سلیمان بن یسار' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دودھ پینا نکاح کو (اسی طریقہ پر) حرام کر دیتا ہے کہ جیسے پیدائش ہونے کا رشتہ حرام کرتا ہے۔

حدیث کا مفہوم:

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جس جس جگہ پر نسب اور پیدائشی رشتہ کی بنا پر نکاح کرنا جائز نہیں وہاں دودھ پینے پلانے کی بنا پر بھی نکاح جائز نہیں جس طریقہ پر ماں بہن بیٹی سے نکاح حرام ہے اسی طریقہ پر دودھ کے رشتہ کی ماں اور بہن وغیرہ سے بھی نکاح حرام ہے۔ حرمت رضاعت کے مسائل کتب فقہ شامی و عالمگیری وغیرہ میں مفصلاً مذکور ہے۔

۲۸۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي قَالَ فَأَفْعَلُ مَاذَا قَالَتْ فَتَنْكِحُهَا قَالَ أُخْتَكِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَوَتُحِبِّينَ ذَلِكَ قَالَتْ لَسْتُ بِمُخْلِيَةٍ بِكَ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ

۲۸۸: عبداللہ بن محمد نفیلی' زہیر' ہشام بن عروہ' عروہ' زینب بنت اُمّ سلمہ' اُمّ سلمہ سے مروی ہے کہ اُمّ حبیبہؓ نے نبیؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو میری بہن کی طرف لگاؤ ہے؟ آپ نے فرمایا کیوں' کیا بات ہے؟ اُمّ حبیبہ نے فرمایا آپ اس سے نکاح کر لیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہاری بہن سے؟ اُمّ حبیبہؓ نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا تم کو یہ بات منظور ہے؟ اُمّ حبیبہؓ نے کہا کہ میں تنہا ہی آپ کے نکاح میں نہیں ہوں (یعنی آپ کی دوسری ازواجِ مطہراتؓ بھی ہیں اور ان کا بھی حق ہے۔ ایسا نہیں کہ سوکن کا آپ کے پاس آنا صرف مجھے ناگوار ہو) تو

أُخْتِي قَالَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ أَوْ ذُرَّةَ شَكَّ زُهَيْرٌ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

میرے جتنے لوگ میرے ساتھ بھلائی میں شریک ہوں میں ان سب میں اپنی ہمشیرہ کا شریک ہونا زیادہ پسند کرتی ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا (تمہارے میرے نکاح میں رہتے ہوئے) وہ میرے لئے حلال نہیں ہو سکتی (یہ سن کر) اُمّ حبیبہؓ نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے درہ (یا ذرہ) بنت ابی سلمہ کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ آپ نے (حیرت سے) دریافت فرمایا کیا اُمّ سلمہ کی بیٹی درہ سے؟ اُمّ حبیبہ نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تو میری ربیبہ ہے۔ اگر وہ ربیبہ بھی نہ ہوتی تو وہ میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہے مجھ کو اور اسکے والد ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے اسلئے میرے سامنے اپنی بہنوں اور صاحبزادیوں کا تذکرہ نہ کرو۔

بیک وقت دو بہنوں سے نکاح:

ایک بیوی کے نکاح میں رہتے ہوئے اس کی بہن سے نکاح حرام ہے اس لئے آنحضرت ﷺ نے حضرت اُمّ حبیبہؓ کے آپ کے نکاح میں رہتے ہوئے ان کی بہن اُم سلمہؓ سے نکاح کو منع فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ﴾

بَاب فِي لَبَنِ الْفَحْلِ

باب: دودھ کے رشتہ ہونے کا بیان

۲۸۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَاسْتَتَرْتُ مِنْهُ قَالَ تَسْتَتِرِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ قَالَتْ قُلْتُ مِنْ أَيْنَ قَالَ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي قَالَتْ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ۔

۲۸۹: محمد بن کثیر العبدی' سفیان' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ افلح میرے پاس آئے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے (دودھ شریک) چچا تھے تو میں نے ان سے پردہ کر لیا انہوں نے کہا کہ تم مجھ سے پردہ کرتی ہو میں تو تمہارا چچا ہوں۔ میں نے کہا یہ کس طرح؟ تو انہوں نے کہا کہ میری بھابی نے تم کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے کہا کہ عورت نے دودھ پلایا ہے۔ مرد نے تو دودھ نہیں پلایا۔ اسی وقت نبیؐ تشریف لے آئے اور آپ کے سامنے یہ واقعہ عرض کیا گیا آپ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ یہ تمہارے چچا ہیں وہ بخوشی تمہارے پاس آ سکتے ہیں۔

بَاب فِي رِضَاعَةِ الْكَبِيرِ

باب: بڑے آدمی کے دودھ پینے کا بیان

۲۹۰ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ

۲۹۰: حفص بن عمر' شعبہ (دوسری سند) محمد بن کثیر' سفیان' اشعث بن سلیم' سلیم' مسروق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ایک شخص ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حفص نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کو یہ ناگوار معلوم ہوا اور

عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ قَالَ حَفْصٌ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

غصہ کی بنا پر چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہوگیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یارسول اللہ وہ تو میرے صرف رضاعی بھائی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا دیکھو اور سوچو تمہارا بھائی کون ہے؟ دودھ کا رشتہ صرف بھوک کے دنوں سے ہے۔

خلاصۃ الباب: جو رضاعی باپ کے واسطے سے ثابت ہوتی ہے۔ جیسے رضاعی چچا' رضاعی پھوپھی' رضاعی دادا' دادی ائمہ اربعہ اور جمہور کے نزدیک رضاعی رشتے بھی حرام ہوتے ہیں دلیل حدیث باب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا کو ان کے سامنے آنے کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا افلح تمہارے پاس آ سکتا ہے اس لیے کہ وہ تمہارا چچا ہے اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت جو بخاری و مسلم میں آتی ہے اس میں بھی رضاعی رشتوں کی حرمت کی ثابت ہوتی ہے۔

مدت حرمت رضاعت:

مفہوم حدیث یہ ہے کہ دودھ پینے کے زمانہ میں اگر کسی بچہ نے دوسری عورت کا دودھ پی لیا تو اس سے حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی لیکن اگر دودھ پینے کے زمانہ کے گزر جانے کے بعد کسی شخص نے کسی عورت کا دودھ پیا تو اسکی وجہ سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔ واضح رہے کہ زمانہ رضاعت میں بچہ کو دودھ خواہ کسی بھی طرح استعمال کرایا جائے یعنی جامع کھلا کر' یا پکار کر یا کسی نلکی وغیرہ سے ناک میں چڑھایا جائے سب سے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ واستدل به على ان التغذيه بلبن المرضعة يحرم سواء كان بشرب أمّ اكل باى صفة كان حتى الوجور والسعوط ۔ (بذل المجهود ص ۲۱۷' ج ۳)

۲۹۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنٍ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا رِضَاعَ إِلَّا مَا شَدَّ الْعَظْمَ وَأَنْبَتَ اللَّحْمَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى لَا تَسْأَلُونَا وَهَذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ۔

۲۹۱: عبدالسلام بن مطہر' سلیمان بن مغیرہ' ابوموسیٰ' ان کے والد' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دودھ پلانا وہی ہے جو کہ ہڈی کو طاقتور کر دے اور گوشت میں اضافہ کرے۔ اس وقت ابوموسیٰ اشعری نے فرمایا کہ جب تک تم لوگوں میں یہ عالم (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) موجود ہیں تب تک مجھ سے مسائل دریافت نہ کرو۔

۲۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْهِلَالِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ أَنْشَزَ الْعَظْمَ۔

۲۹۲: محمد بن سلیمان انباری' وکیع' سلیمان بن مغیرہ' ابوموسیٰ' ان کے والد' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طریقہ پر مروی ہے لیکن اس روایت میں یہ الفاظ ہیں أَنْشَزَ الْعَظْمَ۔

بَاب فِيمَنْ حَرَّمَ بِهِ

باب: بالغ شخص کی حرمت کے احکام

۲۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ

۲۹۳: احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ اور اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوحذیفہ بن

بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَأُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ كَانَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ ابْنَةَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوُرِّثَ مِيرَاثَهُ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِي ذَلِكَ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ فَرُدُّوا إِلَى آبَائِهِمْ فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي الدِّينِ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيِّ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا وَكَانَ يَأْوِي مَعِي وَمَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ فِي بَيْتٍ وَاحِدٍ وَيَرَانِي فُضْلًا وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَكَيْفَ تَرَى فِيهِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَرْضِعِيهِ فَأَرْضَعَتْهُ خَمْسَ رَضَعَاتٍ فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَأْمُرُ بَنَاتِ أَخَوَاتِهَا وَبَنَاتِ إِخْوَتِهَا أَنْ يُرْضِعْنَ مَنْ أَحَبَّتْ عَائِشَةُ أَنْ يَرَاهَا وَيَدْخُلَ عَلَيْهَا وَإِنْ كَانَ كَبِيرًا خَمْسَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَأَبَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَرْضَعَ فِي الْمَهْدِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نَدْرِي لَعَلَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً مِنَ النَّبِيِّ ﷺ لِسَالِمٍ دُونَ النَّاسِ۔

عتبہ بن ربیعہ نے حضرت سالم کو متبنیٰ (یعنی لے پاک) بنایا تھا اور اپنے بھائی کی لڑکی ہندہ بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا ان سے نکاح کر دیا تھا اور سالم ایک انصاری خاتون کے آزاد کردہ غلام تھے جس طرح حضور اکرم ﷺ نے حضرت زید کو (منہ بولا) بیٹا بنایا تھا اور دورِ جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ جو شخص کسی کو لے پالک بناتا لوگ اس (بچہ) کو اسی نام سے منسوب کرتے اور اس کو مرنے والے کی وراثت دلاتے یہاں تک کہ آیت کریمہ: ﴿ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ﴾ نازل ہوئی۔ چنانچہ اس دن سے ان لوگوں کو اس کے باپ کی طرف منسوب کر کے پکارا جانے لگا اور جس (بچہ) کے والد کا علم نہ ہو سکا اس کو آزاد کردہ غلام اور دینی بھائی قرار دیا گیا تو سہلا بنت سہیل حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم تو سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے وہ ہمارے اور ابوحذیفہ کے ہمراہ ایک ساتھ رہتے تھے اور مجھ کو گھریلو اور تنہائی کے لباس میں بھی دیکھ لیتے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے لے پالک کے سلسلہ میں جو حکم نازل فرمایا ہے آپ اس حکم سے واقف ہیں۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تم اس کو دودھ پلاؤ۔ چنانچہ انہوں نے پانچ مرتبہ دودھ پلا دیا پھر وہ ان کے بیٹے کی مانند شمار کیا جاتا تھا۔ اس حدیث سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی بھتیجیوں اور بھانجیوں کو حکم فرماتی تھیں کہ اس شخص کو دودھ پلائیں جس کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دیکھنا چاہیں اور اس کے سامنے آنا چاہیں اگرچہ وہ بچہ بڑا ہو لیکن پانچ بار دودھ پلائیں اس کے بعد وہ شخص حضرت عائشہ کی خدمت میں آتا جاتا تھا اور اُمّ سلمہ اور دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن انکار فرماتیں کہ ان کے پاس کوئی دودھ شریک ہونے کی وجہ سے آیا جایا کرے جب تک کہ بچپن میں حرمت رضاعت نہ ہو اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہتیں ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سالم کو رخصت دی ہو نہ کہ دوسرے حضرات کو۔

خلاصۃ الباب: مطلب حدیث کا یہ ہے کہ حرمت رضاعت مدت رضاعت میں ثابت ہوتی نہ کہ بعد میں۔ مدت رضاعت میں جمہور کا مسلک یہ ہے کہ کل مدت رضاعت دو سال ہے امام ابو یوسفؒ امام محمدؒ کا بھی یہی مسلک ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مدت رضاعت ڈھائی سال ہے جمہور کے مسلک کی دلیل قرآن کی نص ہے: وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ [البقرة : ۲۳۳] اور حدیث میں ہے: لا رضاع الا ما کان في الحولین کہ رضاعت دو سال ہی ہے۔ معلوم ہوا کہ رضاعت سے حرمت مدت کے اندر دودھ پینے سے ہوتی ہے دو ڈھائی سال کے بعد اگر کوئی بچہ کسی عورت کا دودھ پیتا ہے تو رضاعت کے احکام جاری نہیں ہوں گے البتہ علامہ ابن حزمؒ کا مسلک یہ ہے کہ رضاعت کی کوئی مدت متعین نہیں بلکہ رضاعت بچپن میں ہو یا بڑے ہونے کے بعد ہر حال میں حرام کر دیتی ہے ان کی دلیل حدیث ۲۹۳ ہے کہ سہلہ بنت سہیلؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سالم مولیٰ ابوحذیفہ کو دودھ پلانے کا حکم فرمایا جب کہ وہ بڑے تھے۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عمل بھی دلیل ہے جواب یہ ہے کہ حضرت سہلہ بنت سہیلؓ کی خصوصیت تھی نہ قاعدہ کلیہ ہے اسی واسطے حضرت ام سلمہ اور دوسری امہات المؤمنین نکیر فرماتی تھیں۔

مدت رضاعت کبیر:

حنفیہ کے نزدیک مدت رضاعت اڑھائی سال ہے ارشادِ الٰہی ہے: ﴿وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا﴾ یعنی اس مدت کے بعد بچہ کو دودھ پلانا جائز نہیں ہے اور اس دوران دودھ پلانے سے حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی اور مذکورہ مدت کے بعد دودھ پلانے سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی اگرچہ اس مدت کے بعد دودھ پلانا سخت گناہ ہے۔ و ذهب الجمهور الى ان حكم الرضاع انما يثبت في الصغر الى قوله ﴿وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا﴾ [بذل المجهود ص ۲۱۸' ج ۳)] اور رضاعت کی مدعت کب تک ہے اس بارے میں سات اقوال ہیں جن کو صاحب بذل المجہود نے ص ۲۱۹ پر تفصیل سے بیان فرمایا ہے اور اس موقعہ پر صاحب بذل نے حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کی تفصیلی گفتگو نقل کی ہے۔

بَاب هَلْ يُحَرِّمُ مَا دُوْنَ خَمْسِ رَضَعَاتٍ

۲۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ وَهُنَّ مِمَّا يُقْرَاُ مِنَ الْقُرْآنِ۔

باب: پانچ مرتبہ سے کم دودھ پلانے سے حرمت نہیں ہوتی

۲۹۴: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم' عمرہ بنت عبدالرحمٰن' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ پہلے قرآن کریم میں یہ حکم نازل ہوا تھا کہ (پستانوں سے) دس مرتبہ دودھ نچوڑنا حرمت واقع کرتا ہے لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا اور پانچ مرتبہ دودھ نچوڑنے سے حرمت رضاعت کا حکم باقی ٹھہرا پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا اور وہ حکم قرآنِ کریم میں تلاوت کیا جاتا رہا۔

ایک منسوخ حکم:

جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ ایک مرتبہ یہاں تک کہ دودھ کے ایک قطرہ بھی منہ میں جانے سے حرمت رضاعت متحقق ہوجاتی

ہے البتہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا عمل مذکورہ حدیث کے حکم کے مطابق ہے لیکن دیگر ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک پانچ مرتبہ والا حکم بھی متروک ہو گیا۔

خلاصۃ الباب: یہ مسئلہ اختلافی ہے کہ رضاعت کی کتنی مقدار حرمت کو ثابت کرتی ہے پہلا مذہب یہ ہے کہ رضاعت کی ہر مقدار محرم ہے قلیل ہو یا کثیر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب' سفیان ثوری امام مالک امام احمد کی مشہور روایت اسی کے مطابق ہے نیز حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت علی' ابن مسعود' ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کا بھی یہی قول ہے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ حرمت تین رضاعات سے ثابت ہوتی ہے داؤد ظاہری وغیرہ کا یہی قول ہے ان حضرات کی دلیل حدیث جامع ہے جس میں معۃ و مصتان کے الفاظ ہیں ان کو حدیث میں غیر محرم قرار دیا گیا ہے جس کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ تین دفعہ کا پینا محرم ہے تیسرا مذہب یہ ہے کہ پانچ رضعات سے کم میں حرمت نہیں ہوتی یہ بھی متفرق اوقات میں ہونی چاہئیں اور ان میں سے ہر ایک کا بچہ کو سیر کر دینا بھی ضروری ہے امام شافعیؒ کا یہی مسلک ہے اور امام احمد کی بھی دوسری روایت اس کے مطابق ہے ان کا استدلال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پہلی حدیث سے ہے یہ حدیث صحیح مسلم میں بھی قدرے الفاظ کے فرق کے ساتھ آئی ہے۔ جمہور ائمہ وفقہاء کرام کے دلائل بہت کثرت سے ہیں۔ (۱) اللہ جل شانہ کا فرمان ہے: ''اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے وہ بھی تم پر حرام ہیں'' اس میں مطلق رضاعت کو باعث حرمت قرار دیا گیا ہے قلیل وکثیر کی کوئی تفریق نہیں کی گئی اور کتاب اللہ پر خبر واحد سے تخصیص کے ذریعہ سے کوئی زیادتی نہیں کی جا سکتی (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: **یحرم من الرضاع کما یحرم من النسب** من اکر صناع کما یخرم من النسب نہ کہ رضاعت وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں (نسائی) اور بھی متعدد روایات سے منسوخ ہے جس کی دلیل امام ابوبکر جصاص نے احکام القرآن میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اثر روایت کیا ہے کسی نے ان کے سامنے **لاحرسم الرضعة ولد الرصفتانك**' ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا یہ پہلے تھے اب تو ایک رضعہ (ایک دفعہ پینا) ہی محرم ہے۔

۲۹۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَعِيلُ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ اَبِى مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ۔

۲۹۵: مسدد بن مسرہد' اسماعیل' ایوب' ابن ابی ملیکہ' عبد اللہ بن زبیر' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دودھ پی لینا تو حرمت رضاعت واقع نہیں کرتا۔

بَاب فِى الرَّضْخِ عِنْدَ الْفِصَالِ

باب: دودھ چھڑاتے وقت انعام دینا

۲۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّى مَذَمَّةَ الرَّضَاعَةِ

۲۹۶: عبد اللہ بن محمد نفیلی' ابومعاویہ (دوسری سند) ابن العلاء' ابن ادریس' ہشام بن عروہ' عروہ' حجاج بن حجاج' حضرت حجاج نے بیان کیا یا رسول اللہ! کونسی چیز مجھے دودھ پلانے کے حق سے سبکدوش کر سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام یا باندی (مراد یہ ہے کہ دودھ پلانے والی عورت کو ایک باندی یا ایک غلام بطور تحفہ دے دے تاکہ وہ

قَالَ الْغُرَّةُ الْعَبْدُ أَوِ الْأَمَةُ قَالَ النُّفَيْلِيُّ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ۔

اس کی خدمت کرے) نفیلی نے کہا حجاج بن حجاج الاسلمی اور یہ الفاظ انہیں کے ہیں۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ

باب: نکاح میں جن محرم خواتین کو (بیک وقت) جمع کرنا جائز نہیں

۲۹۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا وَلَا الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا وَلَا الْخَالَةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا وَلَا تُنْكَحُ الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى وَلَا الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى۔

۲۹۷: عبداللہ بن محمد نفیلی' زہیر' داؤد بن ابی ہند' عامر' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی عورت کا نکاح اس کی پھوپھی پر (کے شوہر کے نکاح میں رہتے ہوئے) نہ کیا جائے اور نہ ہی اس کی بھتیجی پر اور عورت کا نکاح نہ کیا جائے اپنی خالہ پر اور نہ خالہ کا نکاح اپنی بھانجی پر کیا جائے اور نہ نکاح کیا جائے بڑے ناقہ والی عورت کا چھوٹے ناقہ والی پر اور نہ چھوٹے ناقہ والی عورت کا بڑے ناقہ والی پر۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ ایک وقت میں کسی شخص کا نکاح میں جمع کرنا حرام ہے بہرحال حاصل حدیث کا یہ ہے کہ محارم سے بیک وقت نکاح نہ کرو نیز یہ بھی فرمادیا کہ یتیم لڑکیوں ۔ ے نکاح کی صو ۔ت میں مہر پورا دو ورنہ نکاح نہ کرو۔

ایک شخص سے محارم کا بیک وقت نکاح:

جمع بین المحارم حرام ہے یعنی بیک وقت کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ دو بہن کو یا خالہ بھانجی' پھوپھی بھتیجی کو نکاح میں رکھے خواہ مذکورہ بہن' خالہ بھانجی حقیقی ہو یا رضاعی' کتب فقہ میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

۲۹۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا۔

۲۹۸: احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' قبیصہ بن ذویب' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک شخص کے نکاح میں بیک وقت) خالہ' بھانجی اور پھوپھی اور بھتیجی کو نکاح میں جمع کرنے سے منع فرمایا۔

ایک مسئلہ:

مذکورہ بالا رشتوں کو بیک وقت نکاح واحد میں جمع کرنا ناجائز ہے البتہ بیوی کے انتقال کے بعد یا اگر بیوی کو طلاق دے دی ہو تو پھر اس شخص کا بیوی کی خالہ' بھانجی' بھتیجی وغیرہ سے نکاح جائز ہے۔

۲۹۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ

۲۹۹: عبداللہ بن محمد نفیلی' خطاب بن قاسم' خصیف' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ وَبَيْنَ الْخَالَتَيْنِ وَالْعَمَّتَيْنِ۔

پھوپھی خالہ کو (ایک شخص کے) نکاح میں جمع کرنے سے منع فرمایا اور دو خالہ اور دو پھوپھیوں کے (بیک وقت ایک شخص کے) نکاح میں جمع ہونے سے منع فرمایا۔

محارم سے نکاح:

پھوپھی اور خالہ وغیرہ کو بیک وقت ایک شخص کے نکاح میں جمع کرنے کی کئی صورتیں ہیں بہرحال حاصل حدیث یہ ہے کہ کسی طرح محارم سے بیک وقت نکاح نہ کرو اور محارم سے نکاح سے متعلق بوقت ضرورت صورت مسئلہ سامنے رکھ کر مستند دارالافتاء سے رجوع کر کے معاملہ حل کیا جائے۔

۳۰۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حِجْرِ وَلِيِّهَا فَتُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فِيهِنَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ

۳۰۰: احمد بن عمرو بن السرح مصری' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ ارشاد باری تعالیٰ ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ﴾ ہے (اس آیت کریمہ کے حکم یتامیٰ کے درمیان انصاف نہ کرنے اور خواتین سے نکاح کا کیا مطلب ہے؟) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میرے بھانجے! یتامیٰ سے مطلب یہ ہے کہ ایک یتیم لڑکی اپنے ولی کے یہاں پرورش پاتی ہو (لیکن وہ ولی اس لڑکی کا محرم نہ ہو جیسے چچا کا لڑکا وغیرہ) اور وہ اس لڑکی کے مال میں حصہ دار ہو پھر اس ولی کو اس لڑکی کا دولت مند اور حسین و جمیل ہونا بہتر معلوم ہوتا ہو اور وہ اس لڑکی سے نکاح کا ارادہ کرے لیکن اس لڑکی کا پورا پورا مہر جس قدر مہر دوسرا شخص دے وہ ولی اس لڑکی کا مہر نہ ادا کرنا چاہے تو اس سے نکاح نہ کرے (کیونکہ اس سے اس لڑکی کا نقصان ہے) اس بات کی ممانعت فرمائی گئی کہ وہ اس لڑکی سے نکاح نہ کرے لیکن جب انصاف سے کام لے اور پورا مہر جو اعلیٰ سے اعلیٰ اس کے لائق ہو ادا کرے ورنہ حکم خداوندی ہوا کہ اگر کوئی شخص عدل نہ کر سکے اور (بیوی کا) مکمل مہر ادا نہ کر سکے تو کسی دوسری عورت سے جو کہ اس کو پسند ہو اور اس کو اچھی لگتی ہو اس عورت سے نکاح کرے۔ عروہ نے بیان کیا کہ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس آیت کریمہ کے نازل ہونے کے بعد لوگوں نے آپ سے یتیم لڑکیوں کے بارے میں دریافت کیا اور اس وقت یہ آیت کریمہ ﴿وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ﴾ نازل ہوئی اور

لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْهِمْ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْآيَةِ الْآخِرَةِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حِجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ قَالَ يُونُسُ وَقَالَ رَبِيعَةُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى قَالَ يَقُولُ اتْرُكُوهُنَّ إِنْ خِفْتُمْ فَقَدْ أَحْلَلْتُ لَكُمْ أَرْبَعًا۔

قرآن کریم میں جو تلاوت کیا جاتا ہے اس سے مراد وہ پہلی آیت کریمہ یعنی:﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَآءِ﴾ ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جو دوسری آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا:﴿وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْکِحُوْھُنَّ﴾ اس آیت سے مراد یہی ہے کہ تم لوگوں میں سے کسی شخص کے پاس ایک لڑکی ہو کم دولت والی اور کم خوبصورتی والی ہو اور وہ شخص اس لڑکی سے شادی کرنے سے نفرت کرتا ہے۔ پھر جب اس لڑکی سے دولت اور خوبصورتی کے زیادہ ہونے کی وجہ سے نکاح کرنے کے لئے لگاؤ ہو لیکن اس سے انصاف نہ کر سکے تو پہلی آیت کریمہ کی وجہ سے اس لڑکی سے نکاح نہ کرے۔ یونس نے کہا کہ ربیعہ نے کہا ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی﴾ اس جملہ کی جزا محذوف ہے مراد یہ ہے کہ اگر یتیم لڑکیوں کے درمیان تم انصاف سے کام نہ لے سکو تو ان کو چھوڑ دو (نکاح کرنے کا ارادہ ترک کر دو) اور ان خواتین سے نکاح کر لو جو کہ تم کو پسند آئیں (اور حسب ضابطہ شرح نکاح کر لو) کیونکہ (بیک وقت) چار عورتوں تک سے نکاح کرنا جائز ہے۔

۱۰۳۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللَّهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى يَبْلُغَ إِلَى نَفْسِي إِنَّ

۱۰۳۱: احمد بن محمد بن حنبل یعقوب بن ابراہیم بن سعد ولید بن کثیر محمد بن عمرو بن حلحلہ الدیلی ابن شہاب حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت وہ لوگ یزید کے پاس سے مدینہ منورہ واپس آئے کہ جس زمانہ میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو ان سے مسور بن مخرمہ نے ملاقات کی اور کہا کہ اگر تم کو مجھ سے کسی قسم کا کوئی کام ہو تو بیان کرو۔ میں نے کہا کوئی نہیں پھر مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ میں نے ان سے کہا کہ تم مجھ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک نہیں دیتے کیونکہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ کہیں تم سے لوگ وہ تلوار چھین نہ لیں۔ اللہ کی قسم اگر تم وہ تلوار مجھے دے دو گے تو وہ تلوار کوئی شخص نہیں چھین سکے گا جب تک کہ میری زندگی ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے ابوجہل کی لڑکی سے پیغام دیا تھا تو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ منبر پر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے میں آن

عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِب خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَّى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا۔

دنوں جوان تھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ (میرے جگر کا) ٹکڑا ہے اور مجھے اس کا اندیشہ ہے کہ کہیں دین میں فساد نہ آجائے اس کے بعد آپ نے اپنے دوسرے داماد جو کہ قبیلہ بنو عبد شمس میں تھے ان کا حال بیان فرمایا (یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا حال بیان فرمایا) اور آپ نے ان کی خوب تعریف وتوصیف بیان فرمائی اور فرمایا مجھ سے جو بات بیان کی وہ سچ بیان کی اور جو وعدہ کیا وہ وعدہ پورا کیا اور میں حرام کو حلال نہیں کرتا اور حلال کو حرام نہیں کرتا (یعنی میں دوسرے نکاح سے منع نہیں کرتا کیونکہ شرعاً چار عورتوں سے نکاح درست ہے) لیکن واللہ ایسا نہیں ہوگا کہ اللہ کے رسول کی صاحبزادی اور اللہ کے دشمن کی لڑکی ایک جگہ جمع ہوں (یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں رہتے ہوئے ابوجہل کی لڑکی سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نکاح کریں)

۳۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَسَكَتَ عَلِيٌّ عَنْ ذَلِكَ النِّكَاحِ۔

۳۰۲: محمد بن یحییٰ بن فارس' عبدالرزاق' معمر' زہری' عروہ' ایوب' حضرت ابن ابی ملیکہ سے بھی اسی طرح روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ اس نکاح سے خاموش ہو گئے (رک گئے)۔

۳۰۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ التَّيْمِيُّ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ أَحْمَدَ۔

۳۰۳: احمد بن یونس' قتیبہ بن سعید' احمد' لیث' عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی ملیکہ القرشی التیمی' حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے منبر پر سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ بنی ہاشم بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت چاہی کہ اپنی لڑکی کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کر دیں تو میں اس کی اجازت نہیں دیتا کبھی اجازت نہیں دیتا کبھی اجازت نہیں دیتا۔ ہاں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ان کی لڑکی سے نکاح کر لیں۔ میری بیٹی (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے مجھے وہ بات ناگوار گزرتی ہے جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ناگوار گزرتی ہے اور یہ الفاظ احمد بن یونس کی روایت کردہ حدیث کے ہیں۔

بَاب فِي نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

٣٠٤: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَتَذَاكَرْنَا مُتْعَةَ النِّسَاءِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ رَبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

باب: احکامِ متعہ

٣٠٤: مسدد بن مسرہد' عبدالوارث' اسماعیل بن اُمیہ' حضرت امام زہری سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھے تو (ان کے سامنے) متعہ کا تذکرہ آیا۔ ربیع بن سَمرہ نامی ایک شخص وہاں موجود تھا اس نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں متعہ سے منع فرمایا۔

خُلاصۃ الباب: قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ متعہ روافض اور شیعہ کے نزدیک جائز ہے لیکن صحابہ کرامؓ کے ابتدائی زمانہ میں کچھ دن کے لیے اس کی اجازت ضرور ہوئی تھی یعنی جو شخص بسبب تجرد جنسی ہیجان کی وجہ سے حالت اضطرار کو پہنچ گیا ہو اس کے لیے اجازت تھی کہ وہ متعہ کرلے لیکن بعد میں قیامت تک کے لیے حرام کر دیا گیا۔ ابن عبدالبرؒ نے ذکر کیا ہے کہ اہل مدینہ میں امام مالک' اہل کوفہ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ' اہل شام میں امام اوزاعی اہل مصر میں لیثؒ اور امام شافعیؒ وغیرہ تمام اصحاب اس کی حرمت پر متفق ہیں متعہ کی حرمت پہ کتاب اللہ' سنت' اجماع اور قیاس چاروں دلائل سے استدلال کیا گیا۔ قرآن کریم کی آیت: وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ [المؤمنون ٥ تا ٧] اور جو اپنی شہوت کی جگہ کو تھامتے ہیں مگر اپنی عورتوں پر یا اپنے ہاتھ کے مال باندیوں پر سو ان پر کچھ الزام نہیں پھر جو کوئی ڈھونڈے اس کے سوا سو وہی ہیں حد سے بڑھنے والے اس میں حق تعالیٰ شانہٗ نے نکاح اور ملک یمین کے علاوہ قضاء شہوت کا کوئی راستہ اختیار کرنے والے کو حلال کی حد سے آگے نکل جانے والا قرار دیا ہے اب اس میں جہاں زناء لواطت بہائم کے ساتھ بدفعلی اجاباً اور بعض کے نزدیک استمناء بالید وغیرہ صورتیں آگئیں وہیں متعہ بھی آ گیا اس لیے کہ متعہ نہ نکاح ہے نہ ملک یمین نکاح اس لیے نہیں کہ نکاح کے کچھ مخصوص شرائط ہیں جن کے نہ ہونے سے نکاح نکاح ہی نہیں رہتا۔

احادیث سے بھی متعہ کی حرمت ثابت ہے (١) حدیث باب ہے (٢) حدیث علیؓ ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا شکار کھانے سے منع فرمادیا ان کے علاوہ اور بھی احادیث مبارکہ متعہ کی حرمت پر ناطق ہیں۔

متعہ کی حرمت:

شریعت میں متعہ کی کئی مرتبہ اجازت دی گئی پھر اخیر میں متعہ حرام ہوا اس کے بعد قیامت تک اس کی حرمت باقی رہی جمہور کا یہی قول ہے اور روافض کے علاوہ دیگر ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کا اس کی حرمت پر اتفاق ہے اور متعہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک مدت کے لئے نکاح کرنا پھر عورت کو طلاق دے دینا۔ انعقد الاجماع علی حرمتها الا قوم من الروافض قالوا باباحتها والعجب منهم کیف قالوا باباحتها وهم ینتسبون الی علی بن ابی طالب رضی الله عنه وقد ثبت عنه حرمتها حاصل یہ ہے کہ روافض نے متعہ کے جواز کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب منسوب کیا ہے جبکہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اس کی حرمت مئوبدہ کے پورے طور پر قائل ہیں۔ (بذل المجہود ص: ٣٢٤' ج ٣)

۳۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَرَّمَ مُتْعَةَ النِّسَاءِ۔

۳۰۵: محمد بن یحییٰ بن فارس' عبدالرزاق' معمر' زہری' ربیع بن سبرہ' حضرت سبرہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے متعہ کو بالکل حرام قرار دیا۔

بَاب فِي الشِّغَارِ

باب: شغار کے احکام

شغار کیا ہے؟

شغار دورِ جاہلیت میں رائج تھا اور اس کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص اپنی بہن یا لڑکی کی اس شرط پر دوسرے شخص سے شادی کرتا کہ وہ شخص بھی اپنی بہن یا لڑکی کی اس شخص سے شادی کرے اور ایک کا مہر دوسرے کے نکاح سے ہوتا علیحدہ سے کوئی مہر نہ کیا جاتا گویا یہ نکاح ایسا تھا جیسا آج کل کی آنٹا سانٹی (وٹہ سٹہ) کے طور پر بعض جگہ نکاح کئے جاتے ہیں۔

۳۰۶: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ زَادَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ قَالَ يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيَنْكِحُ أُخْتَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ أُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ۔

۳۰۶: قعنبی' مالک (دوسری سند) مسدد بن مسرہد' یحییٰ' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے (نکاح) شغار سے منع فرمایا۔ مسدد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے نافع سے دریافت کیا کہ شغار کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ شغار یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے شخص سے اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط پر کردے کہ دوسرا شخص بھی (بطور عوض) اپنی لڑکی کا نکاح اس سے کرے یا اسی طریقہ پر بہن کا نکاح کرے اور پھر آپس میں دونوں کے درمیان مہر مقرر نہ کیا جائے۔

نکاحِ شغار کی مزید تفصیل:

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسا نکاح باطل ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ نکاح فسخ کیا جائے گا اگرچہ ہم بستری ہو چکی ہو اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نکاح شغار درست ہے البتہ دونوں نکاح کرنے والے شخصوں پر علیحدہ علیحدہ مہر مثل لازم ہے اور مہر مثل کا مطلب یہ ہے کہ اس لڑکی کے خاندان کی دیگر لڑکیوں کا جو مہر ہو وہی ادا کرنا ضروری ہے تفصیل کے لئے بذل المجہود ج ۳ ملاحظہ فرمائیں: وكان الشغار من نكاح الجاهلية واجمع العلماء على انه منهى عنه لكن اختلفوا هل هو نهى يقتضى ابطال النكاح أم لا وعند الشافعى يقتضى ابطاله وحكاه الخطابى عن احمد واسحق وابى عبيد وقال مالك يفسخ قبل الدخول وبعده وفى رواية عنه قبله لا بعده وقال جماعة يصح بمهر المثل وهو مذهب ابى حنيفة رحمه الله۔ (بذل ص: ۲۲۴' ج ۳)

خلاصۃ الباب: شغار آنٹے سانٹے (وٹہ سٹہ) کا نکاح یعنی کوئی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح دوسرے آدمی کے ساتھ کردے اس شرط پر کہ وہ دوسرا آدمی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس کے ساتھ کردے اور اس کے علاوہ کوئی اور مہر نہ ہو۔ حنفیہ کے نزدیک شغار

اگر چہ جائز نہیں لیکن اگر کیا جائے تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور مہر مثل واجب ہوتا ہے جب کہ امام شافعیؒ کے نزدیک اس صورت میں نکاح ہی منعقد نہیں ہوتا ان کا استدلال حدیث باب سے ہے۔ حنفیہ کے نزدیک نہی افعال شرعیہ منہی عنہ کی مشروعیت کا تقاضا کرتا ہے لہٰذا نکاح درست ہے۔

۳۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ أَنْكَحَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَكَمِ ابْنَتَهُ وَأَنْكَحَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنَتَهُ وَكَانَا جَعَلَا صَدَاقًا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى مَرْوَانَ يَأْمُرُهُ بِالتَّفْرِيقِ بَيْنَهُمَا وَقَالَ فِي كِتَابِهِ هَذَا الشِّغَارُ الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۳۰۷: محمد بن یحییٰ بن فارس' یعقوب بن ابراہیم' ابن اسحٰق' عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج' حضرت عباس بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی صاحبزادی کی عبدالرحمٰن بن حکم سے شادی کر دی اور عبدالرحمٰن نے اپنی لڑکی کی عباس بن عبداللہ بن عباس کی شادی کر دی اور اسی نکاح کرنے کو مہر سمجھ لیا گیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو تحریر فرمایا کہ ان دونوں کا نکاح فسخ کرا دیا جائے اور تحریر فرمایا کہ شغار یہی ہے جس کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی۔

شغار کی مزید بحث:

کوئی شخص اپنی بھتیجی یا بھانجی یا چچا زاد بہن یا پھوپھی وغیرہ سے اس شرط پر نکاح کرے یہ بھی شغار میں داخل ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اس طرح کہے کہ میں نے اپنی لڑکی کا تجھ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ تو اپنی لڑکی سے میرا نکاح کر دے دوسرا شخص بھی اسی طرح کہے اور کہے کہ میں نے قبول کیا اور ہر ایک نکاح دوسرے کا مہر ہے۔

بَابٌ فِي التَّحْلِيلِ

باب: حلالہ کا بیان

۳۰۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِسْمَعِيلُ وَأُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ۔

۳۰۸: احمد بن یونس' زہیر' اسماعیل' عامر' حارث' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسماعیل نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ شعبی نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔

۳۰۹ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ۔

۳۰۹: وہب بن بقیہ' خالد' حصین' عامر' حارث الاعور ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طریقہ پر روایت ہے۔ امام شعبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اس صحابی سے مراد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

بَابٌ فِي نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ

باب: اگر غلام آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے؟

۳۱۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَذَا لَفْظُ إِسْنَادِهِ وَكِلَاهُمَا عَنْ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَهُوَ عَاهِرٌ۔

۳۱۰: احمد بن حنبل' عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' حسن بن صالح' عبداللہ بن محمد بن عقیل' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے تو وہ زانی ہے (یعنی آقا کی بلا اجازت غلام کا نکاح درست نہیں اور یہی حکم باندی کا ہے)

۳۱۱: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا نَكَحَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ وَهُوَ مَوْقُوفٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ۔

۳۱۱: عقبہ بن مکرم' ابوقتیبہ' عبداللہ بن عمر' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی غلام (باندی) اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے تو ایسا نکاح جائز نہیں۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ روایت ضعیف ہے (البتہ) موقوفاً درست ہے اور یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

باب: کوئی شخص دوسرے شخص کے رشتہ پر رشتہ نہ بھیجے

۳۱۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ۔

۳۱۲: احمد بن عمرو بن سرح' سفیان' زہری' سعید بن المسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے رشتہ پر رشتہ نہ بھیجے۔

خلاصۃ الباب: یہ مخالفت اس صورت میں ہے جب عورت کا میلان دوسرے کی طرف ظاہر ہو گیا ہو لیکن اگر کسی طرف ظاہر نہ ہوا ہو تو خطبہ پر خطبہ جائز ہے۔

۳۱۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبْ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا يَبِعْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

۳۱۳: حسن بن علی' عبداللہ بن نمیر' عبیداللہ' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے اور نہ مسلمان بھائی کے کوئی شے فروخت کرنے پر کوئی شے فروخت کرے مگر اس کی اجازت سے (یعنی جب کسی چیز کا خریدار مقرر ہو جائے تو اس کو بھگا کر اپنا سامان فروخت کرنے کے لئے اپنے پاس نہ لائے)

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ وَهُوَ

باب: جس عورت سے شادی کا خیال ہو اس

يُرِيدُ تَزْوِيجَهَا — کو دیکھنا

۳۱۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ قَالَ فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا حَتَّى رَأَيْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِي إِلَى نِكَاحِهَا وَتَزَوُّجِهَا فَتَزَوَّجْتُهَا۔

۳۱۴: مسدد' عبدالواحد بن زیاد' محمد بن اسحٰق' داؤد بن حصین' واقد بن عبد الرحمٰن بن سعد بن معاذ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص اپنے نکاح کا پیغام کسی خاتون کی طرف بھیجنا چاہے تو اس کو دیکھ لے پھر (اس سے) نکاح کرے۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میں نے ایک لڑکی سے نکاح کے لئے پیغام دیا تو میں نے اس لڑکی کو خفیہ طور پر دیکھ لیا یہاں تک کہ میں نے اس لڑکی میں وہ بات (یعنی اس میں) اچھی بیوی ہونے کی بات دیکھ لی کہ جس کی بنا پر اس سے نکاح کرنے کے لئے طبیعت راغب ہوئی پھر میں نے اس سے نکاح کر لیا۔

خلاصۃ الباب: جمہور ائمہ کرامؒ یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعیؒ امام احمد امام اسحاق امام اوزاعیؒ اور سفیان ثوریؒ کا مسلک یہ ہے کہ مخطوبہ کو دیکھنا مطلقاً جائز ہے۔ اس کی اجازت کے ساتھ اور اجازت کے بغیر بلکہ استحباب بھی ہے۔ حدیث جمہور کے مسلک کی دلیل ہے پھر جمہور کے نزدیک صرف چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں دیکھنا جائز ہے اس سے زیادہ نہیں۔

بَابٌ فِي الْوَلِيِّ — باب: ولی کا بیان

۳۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَالْمَهْرُ لَهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا فَإِنْ تَشَاجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ۔

۳۱۵: محمد بن کثیر' سفیان' ابن جریج' سلیمان بن موسیٰ' زہری' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے تین مرتبہ یہ الفاظ ارشاد فرمائے اور اگر شوہر نے اس سے صحبت کی تو اس کو اس فائدے کے عوض مہر دینا پڑے گا جو اس نے اس سے حاصل کیا ہے پھر اگر ولی کو (اس نکاح سے) اختلاف ہو جائے تو جس (عورت) کا ولی موجود نہ ہو اس کا ولی بادشاہ ہے۔

ولایت نکاح سے متعلق مسلک حنفی:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بالغہ عورت کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر بھی درست ہے ان کی دلیل الایم احق بنفسھا والی حدیث ہے بشرطیکہ عورت کفو میں نکاح کرے اگر عورت نے غیر کفو میں نکاح کر لیا تو ولی کو بچہ پیدا ہونے تک اعتراض کا حق حاصل ہے۔ فتاوی شامی ج ۳ باب الولی میں اس مسئلہ کی مفصل بحث مذکور ہے۔

خلاصۃ الباب: حنفیہ کے نزدیک بالغہ عورت کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر بھی درست ہے البتہ ولی کا ہونا مندوب و مستحب ہے۔ حنفیہ کا مسلک قرآن و حدیث سے ثابت ہے (۱) قرآن کریم میں اولیاء کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد ہے: وَاِذَا

طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ [البقرة : ۲۳۲] اس آیت سے دوطرح سے حنفیہ کے مسلک پر استدلال ہوسکتا ہے ایک یہ کہ اس میں نکاح کی نسبت عورتوں کی طرف کی گئی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ نکاح عبارات نساء سے منعقد ہو جاتا ہے۔ دوسرے اس میں اولیاء کو منع کیا گیا ہے کہ وہ عورتوں کو اپنے سابقہ ازواج (خاوندوں) سے نکاح کرنے سے روکیں۔ معلوم ہوا کہ اولیاء کو مکلفہ عورت کے معاملہ میں مداخلت کا حق نہیں اس میں پہلا استدلال اشارۃ النص سے ہے اور دوسرا استدلال عبارۃ النص سے ہے۔ اسی طرح احادیث بھی حنفیہ کا مستدل ہیں۔ (۱) مثلاً صحابہ کی معروف روایت ہے حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بے شوہر عورت اپنی ذات کی زیادہ مستحق ہے بنسبت اپنے ولی کے اور باکرہ سے اجازت لی جائے اور اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے (۲) طحاوی میں روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اپنی بھتیجی کا نکاح ان کے والد کی غیر موجودگی میں سعد بن زبیر کے ساتھ کر دیا تھا یہ نکاح بھی بغیر ولی کے تھا جہاں تک امام شافعی کے مستدلات کا تعلق ہے یا تو یہ اس صورت پر محمول ہیں جب کہ عورت نے ولی کے بغیر غیر کفو میں نکاح کر لیا ہو اور حسن بن زیاد (امام صاحب کے شاگرد ہیں) کی روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی اس صورت میں نکاح باطل ہے اس روایت پر فتویٰ بھی ہے۔ یا پھر "لا نكاح الا بولی" نفی سے نفی کمال مراد ہے اور حضرت عائشہؓ کی روایت میں فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ہے مطلب یہ ہے کہ ایسا نکاح فائدہ مند نہیں ہوتا نیز حضرت عائشہؓ نے اپنی روایت کے برخلاف عمل کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی روایت میں تاویل ہے۔

۳۱۶ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ جَعْفَرٍ يَعْنِي ابْنَ رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد جَعْفَرٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَتَبَ إِلَيْهِ۔

۳۱۶: قعنبی ابن لہیعہ جعفر بن ربیعہ ابن شہاب عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی طریقہ پر روایت ہے حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس روایت کو جعفر نے زہری سے نہیں سنا بلکہ زہری نے اس روایت کو جعفر کی جانب تحریر فرمایا۔

۳۱۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ يُونُسَ وَإِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ يُونُسُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ۔

۳۱۷: محمد بن قدامہ بن اعین ابوعبیدہ الحداد یونس اسرائیل ابواسحٰق ابو بردہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حدیث کی سند اس طریقہ پر ہے یونس ابی بردہ اسرائیل ابی اسحٰق ابی بردہ۔

۳۱۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ ابْنِ جَحْشٍ فَهَلَكَ عَنْهَا وَكَانَ

۳۱۸: محمد بن یحییٰ بن فارس عبدالرزاق معمر زہری عروہ بن زبیر حضرت اُمّ حبیبہؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابن جحش کے نکاح میں تھیں اور ابن جحش ان لوگوں میں سے تھے جو کہ ہجرت فرما کر حبش تشریف لے گئے تھے اور ان کا وہاں پر انتقال ہو گیا تو (حبشہ کے بادشاہ) نجاشی نے

فِيمَنْ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ عِنْدَهُمْ۔

حضرت رسول کریم ﷺ سے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا حالانکہ (اس وقت) اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا حبش ہی میں (مقیم) تھیں۔

بَاب فِي الْعَضْلِ

باب: خواتین کو نکاح سے روکنے کا بیان

۳۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِي أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ فَأَتَانِي ابْنُ عَمٍّ لِي فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ ثُمَّ طَلَّقَهَا طَلَاقًا لَهُ رَجْعَةٌ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَلَمَّا خُطِبَتْ إِلَيَّ أَتَانِي يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ لَا أُنْكِحُهَا أَبَدًا قَالَ فَفِيَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ الْآيَةَ قَالَ فَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ۔

۳۱۹: محمد بن مثنیٰ' ابو عامر' عباد بن راشد' حسن' حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ میری ایک ہمشیرہ تھیں کہ جس کے رشتے میرے پاس آ رہے تھے پھر میرا ایک چچا کا لڑکا آ گیا میں نے اس بہن کا نکاح اس لڑکے سے کر دیا اس لڑکے نے ایک رجعی طلاق دے دی اور اس کو چھوڑ دیا (نکاح سے الگ کر دیا) یہاں تک کہ اس کی عدت پوری ہوگئی۔ پھر جب اس کا مجھ سے پیغام آیا وہ پھر آیا اور مجھ سے پیغام (نکاح) پیش کرنے لگا میں نے کہا بخدا میں اب اس کا نکاح اس سے نہیں کروں گا تو میرے متعلق یہ آیت کریمہ: ﴿وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ﴾ نازل ہوئی۔ یہ آیت کریمہ سن کر میں نے کفارۂ قسم ادا کر دیا اور اس کا نکاح اسی لڑکے سے کر دیا۔

مفہوم آیت کریمہ:

مذکورہ بالا آخری آیت ﴿وَاِذَا طَلَّقْتُمُ ......﴾ کا ترجمہ یہ ہے اے لوگو! جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو پھر ان کی عدت پوری ہو جائے تو ان کو اس سے منع نہ کرو کہ وہ اپنے پہلے شوہروں سے نکاح کریں جب وہ باہمی طور پر حسب دستور (نکاح کے لئے) رضامند ہو جائیں۔

الحمدللہ وبفضلہ پارہ نمبر: ۱۲ مکمل ہوا

پارہ ۱۳

بَاب إِذَا أَنْكَحَ الْوَلِيَّانِ

۳۲۰ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ الْمَعْنَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا۔

باب: جب ایک عورت کا دو ولی نکاح کریں؟

۳۲۰: مسلم بن ابراہیم' ہشام (دوسری سند) محمد بن کثیر' ہمام (تیسری سند) موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جس عورت کا (ایک ولی' ایک شخص سے اور دوسرا ولی دوسرے شخص سے نکاح کر دے یعنی) دو ولی نکاح کر دیں تو وہ عورت اس شخص کو ملے گی کہ جس سے (اس عورت کا) پہلے نکاح ہوا اور جو شخص ایک شے کو دو شخصوں کو فروخت کر دے تو جس شخص کے ہاتھ وہ شے پہلے فروخت کی ہے وہ شے اُسی کو ملے گی۔

ولی کے اختیارات:

جب عورت کا ایک شخص سے نکاح ہو گیا تو گویا اس عورت کی بیع ہو گئی اب دوسرے کے لئے اس کا نکاح کرنا جائز نہیں رہا اور یہی حکم ولی قریب اور ولی بعید کا ہے یعنی اگر ولی اقرب کی موجودگی میں دُور کے رشتہ کا ولی نکاح کر دے تو ولی بعید کا کیا ہوا نکاح ولی اقرب کی اجازت پر موقوف ہوگا۔ کتب فقہ شامی ج ۳ باب الولی میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے۔

بَاب قَوْلِهِ تَعَالَى لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ

۳۲۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ وَذَكَرَهُ عَطَاءٌ أَبُو الْحَسَنِ السُّوَائِيُّ وَلَا أَظُنُّهُ إِلَّا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا مَاتَ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ

باب: ارشادِ باری تعالیٰ: طاقت وز بردستی سے خواتین کے وارث نہ بنو اور اُن کو نکاح سے منع نہ کرو

۳۲۱: احمد بن منیع' اسباط' شیبانی' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' شیبانی نے فرمایا کہ عطاء' ابوالحسن السوائی نے اس کا تذکرہ کیا لیکن میری رائے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس آیت کریمہ: اَلا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ کے بارے میں کہ انہوں نے فرمایا جب شوہر کا انتقال ہو جاتا تھا تو اس کے ورثا اس کی بیوی پر زیادہ با اختیار خیال کئے جاتے تھے بہ نسبت عورتوں کے ورثاء کے' بعض وارث اُس (بیوہ) کا نکاح خود اپنے سے کرتے تھے یا اگر دِل چاہتا تو

مِنْ وَلِيِّ نَفْسِهَا إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ زَوَّجَهَا أَوْ زَوَّجُوهَا وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ

کسی دوسرے سے اس عورت کا نکاح کر دیا کرتے اور اگر چاہتے تو (اُس بیوہ کا) قطعی طور پر کسی سے نکاح نہ کرتے اُس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بیوہ کے اختیارات:

حاصل حدیث یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا انتقال ہو جائے تو اس کی بیوہ اپنے نکاح کی خود مجاز و مختار ہے۔ مرنے والے کے رشتہ داروں کو یہ اختیار نہیں کہ خود اپنے یا دوسرے سے زبردستی نکاح کریں بلکہ وہ عورت بخوشی جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔

۳۲۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَذَلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَرِثُ امْرَأَةَ ذِي قَرَابَتِهِ فَيَعْضُلُهَا حَتَّى تَمُوتَ أَوْ تَرُدَّ إِلَيْهِ صَدَاقَهَا فَأَحْكَمَ اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ وَنَهَى عَنْ ذَلِكَ۔

۳۲۲ : احمد بن محمد بن ثابت المروزی علی بن حسین حسین یزید نحوی عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت کریمہ: اَلَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ کَرْھًا کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک مرد اپنے رشتہ دار کی بیوی کا وارث ہوتا پھر اس عورت کو دوسرے نکاح سے منع کرتا یہاں تک کہ وہ عورت (اسی طرح) انتقال کر جاتی یا جو مہر وصول کیا جاتا اس کو واپس کر دیتی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

۳۲۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبُّوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ مَوْلَى عُمَرَ عَنْ الضَّحَّاكِ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَوَعَظَ اللَّهُ ذَلِكَ۔

۳۲۳: احمد بن شبویہ عبداللہ بن عثمان عیسیٰ بن عبید حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا آزاد کردہ غلام حضرت ضحاک سے بھی اسی طرح نقل ہے البتہ اس روایت میں یہ لفظ "فَوَعَظَ اللّٰہُ ذٰلِکَ" (پس اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا)۔

بَابٌ فِي الِاسْتِئْمَارِ

باب: بوقت نکاح لڑکی سے اجازت لینا

۳۲۴ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا الْبِكْرُ إِلَّا بِإِذْنِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ۔

۳۲۴: مسلم بن ابراہیم ابان یحییٰ ابوسلمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ بیوہ سے نکاح نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اس عورت کی منظوری نہ لی جائے اور نہ کنواری لڑکی سے نکاح کیا جائے جب تک کہ اس سے اجازت نہ لی جائے تو لوگوں نے عرض کیا کہ کنواری لڑکی سے کس طریقہ سے اجازت لی جائے (وہ بوجہ حیا و شرم کس طرح اجازت دے گی؟) آپ نے فرمایا اس کا خاموش رہنا ہی اجازت ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں ولایت اجبار کا مسئلہ زیر بحث آتا ہے امام شافعی کے نزدیک "ولایت اجبار" کا مدار عورت کے باکرہ اور ثیبہ ہونے پر ہے یعنی باکرہ پر ولی کو ولایت اجبار (جبری اختیار) حاصل ہے خواہ وہ صغیرہ یا کبیرہ ہو اور ثیبہ پر ولایت اجبار نہیں خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ۔ اس کے برعکس ہمارے نزدیک ولدیت اجبار کا مدار صغر اور کبر (بچپنے اور بڑا) پر ہے لہٰذا صغیرہ پر ولدیت اجبار ہے اور کبیرہ پر نہیں خواہ وہ باکرہ ہو یا ثیبہ۔

حنفیہ کی دلیل:

حضرت ابو ہریرہؓ کی مرفوع حدیث باب ہے اس میں ثیبہ اور باکرہ دونوں کا حکم یک قلم بیان کیا گیا ہے فرق صرف طریق اجازت میں ہے اس طرح سنن ابوداؤد و سنن ابن ماجہ میں ہے کہ ایک کنواری لڑکی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس کے والد نے اس کی مرضی کے بغیر اس کا نکاح کر دیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لڑکی کو نکاح کا اختیار عطا فرما دیا یہ روایت حنفیہ کے مسلک پر صریح ہونے کے ساتھ صحیح بھی ہے۔

نکاح کی اجازت کی تفصیل:

نکاح کی اجازت لیتے وقت اگر کنواری لڑکی خاموش رہے تو اس کا خاموش رہنا بھی اجازت ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ واذنھا صماتھا البتہ بیوہ یا مطلقہ کا نکاح کی اجازت صراحتًا دینے سے نکاح درست ہوگا اور چھوٹی لڑکی کا نکاح اس کا ولی کر سکتا ہے لڑکی کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری باب الولی)

۳۲۵ : حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ الْمَعْنَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو خَالِدٍ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ وَمُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو۔

۳۲۵: ابو کامل، یزید بن زریع (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل، حماد، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کنواری عورت جو بالغ ہو تو نکاح کیلئے اسکی اجازت لی جائے اگر وہ بوقت اجازت خاموش رہے تو وہ ہی اسکی اجازت ہے اور اگر اس نے (اجازت دینے سے) انکار کیا تو اس پر زبردستی نہیں ہے یہ الفاظ یزید کی روایت کے ہیں ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسی طرح ابو خالد، سلیمان بن حیان، معاذ بن معاذ نے محمد بن عمرو سے نقل [illegible] ابوعمرو نے ذکوان کے واسطہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا میں نے [illegible] کیا یا رسول اللہ! کنواری لڑکی گفتگو کرنے سے حیا محسوس کرتی ہے آپ نے ارشاد فرمایا اس کا اقرار یہی ہے کہ وہ (بوقت اجازت نکاح) خاموش رہے۔

۳۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ زَادَ فِيهِ قَالَ فَإِنْ بَكَتْ أَوْ سَكَتَتْ زَادَ بَكَتْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَيْسَ بَكَتْ بِمَحْفُوظٍ

۳۲۶: محمد بن العلاء، ابن ادریس، حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اگر عورت خاموش رہے یا وہ رونا شروع کر دے تو یہی اس کی طرف سے اجازت ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا روایت میں "بَكَتْ" کا لفظ

وَهُوَ وَهْمٌ فِي الْحَدِيثِ الْوَهْمُ مِنْ ابْنِ إِدْرِيسَ۔

ابن ادریس کا وہم ہے اور یہ اضافہ محفوظ نہیں ہے۔

۳۲۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ حَدَّثَنِي الثِّقَةُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آمِرُوا النِّسَاءَ فِي بَنَاتِهِنَّ۔

۳۲۷: عثمان بن ابی شیبہ' معاویہ بن ہشام' سلیمان' اسماعیل بن اُمیہ ایک مستندراوی حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا خواتین سے ان کی لڑکیوں کے نکاح کے معاملہ میں مشورہ لیا کرو۔

بَاب فِي الْبِكْرِ يُزَوِّجُهَا أَبُوهَا وَلَا يَسْتَأْمِرُهَا

باب: اگر کنواری لڑکی کا نکاح اس کا والد بلا اجازت کر دے؟

۳۲۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ۔

۳۲۸: عثمان بن ابی شیبہ' حسین بن محمد' جریر بن حازم' ایوب' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک کنواری لڑکی نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس کے والد نے اس کی مرضی کے بغیر اس کا نکاح (ایک شخص سے) کر دیا۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے اس لڑکی کو نکاح کا اختیار عطا فرمایا۔

۳۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عَبَّاسٍ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ النَّاسُ مُرْسَلًا مَعْرُوفٌ۔

۳۲۹: محمد بن عبید' حماد بن زید' ایوب' حضرت عکرمہ سے بھی اسی طریقہ پر مرسلاً مروی ہے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں ہے یہ روایت اسی طریقہ پر مرسلاً مشہور ہے۔

بَاب فِي الثَّيِّبِ

باب: خلوت شدہ عورت کا بیان

۳۳۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَهَذَا لَفْظُ الْقَعْنَبِيِّ۔

۳۳۰: احمد بن یونس' عبداللہ بن مسلمہ' مالک' حضرت عبداللہ بن فضل' نافع' جبیر' حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ ثیبہ عورت (یعنی جس عورت کی شوہر سے خلوت ہوگئی ہو) وہ اپنے معاملہ میں خود مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے (یعنی ایسی عورت پر ولی کو زبردستی کرنے کا حق نہیں ہے) اور کنواری لڑکی سے نکاح کی اجازت لینا ضروری ہے اور اس کا خاموش رہنا یہی اس کی طرف سے اجازت ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ الفاظ قعنبی کے ہیں نہ کہ احمد کے۔

۳۳۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ

۳۳۱: احمد بن حنبل' سفیان' زیاد بن سعد' حضرت عبداللہ بن فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طریقہ پر روایت ہے اور اس روایت کے الفاظ ہیں:

بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْمِرُهَا أَبُوهَا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُوهَا لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ۔

الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا (اس روایت میں) أَبُوهَا کا لفظ غیر محفوظ ہے۔

۳۳۲ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا۔

۳۳۲: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' صالح بن کیسان' نافع بن جبیر بن مطعم' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ولی کا ثیبہ عورت پر کسی قسم کا کوئی حق نہیں ہے اور کنواری لڑکی سے (نکاح کے لئے) اجازت حاصل کی جائے گی اور اس لڑکی کا خاموش رہنا ہی اس کی طرف سے نکاح کا اقرار ہے (یعنی اجازت ہے)

۳۳۳ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّيْنِ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَرَدَّ نِكَاحَهَا۔

۳۳۳: قعنبی' مالک' عبدالرحمٰن بن قاسم' القاسم' عبدالرحمٰن مجمع الانصاری' یزید کے لڑکے' حضرت خنساء بنت حذام الانصاریہ سے مروی ہے کہ ان کے والد نے ان کا بلا اجازت نکاح کر دیا جبکہ وہ خلوت شدہ تھیں تو انہوں نے اس نکاح سے ناراض ہو کر نبی ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا آپ نے اسکے نکاح کو رد فرما دیا۔ (یعنی انکے والد کے کیے ہوئے نکاح کو نافذ نہیں فرمایا)۔

بَابٌ فِي الْأَكْفَاءِ

باب: احکامِ کفو

۳۳۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هِنْدٍ حَجَمَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْيَافُوخِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا بَنِي بَيَاضَةَ أَنْكِحُوا أَبَا هِنْدٍ وَأَنْكِحُوا إِلَيْهِ وَقَالَ وَإِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوُونَ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ۔

۳۳۴: عبدالواحد بن غیاث' حماد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (مقام) یافوخ میں ابا ہند نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینگی لگائی تو حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنو بیاضہ! تم لوگ ابو ہند سے نکاح کرو اور ان کو نکاح کا پیغام بھیجو کیونکہ تم لوگوں کے لئے اگر دواؤں میں کوئی بہتر دوا (علاج) ہے تو یہی سینگی لگوانا ہے۔

مسئلہ کفاءت:

احناف کے نزدیک کفاءت کے مسئلہ میں تفصیل ہے اور حنفیہ نے کفائت میں نسب' اسلام' آزادی' دیانت' مال اور پیشہ کا اعتبار کیا ہے پھر بھی اگر بالغہ عورت نے غیر کفو میں نکاح کر لیا تو احناف کے نزدیک وہ نکاح منعقد ہو جائے گا لیکن بچہ پیدا ہونے تک ولی کو حق اعتراض حاصل رہے گا اس کے بعد نہیں اور فتاویٰ شامی و عالم کتب فقہ میں اس کی مفصل بحث موجود ہے اردو میں حضرت مفتی اعظم حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف نہایات الارب فی غایات النسب مکمل تحقیق ہے جو کہ جواہر الفقہ ص ۲

میں بھی شائع ہوگئی ہے۔ قال الخطابی ان الکفائة معتبرة فی قول اکثر العلماء باربعة اشیاء الدین والحریه والنسب والصناعه، نیز صاحب بذل فرماتے ہیں: ومذهب الحنفیة فیما یعتبر فی الکفائة ان الکفائة نسبًا فقریش اکفاء بعضهم بعضا۔ وباقی العرب اکفاء بعضهم بعضا واضح رہے کہ شریعت میں کفاءت مردوں کی جانب میں اعتبار ہے نہ کہ عورت کی جانب میں یعنی اگر کوئی مرد کسی کم نسبت والی عورت سے نکاح کرے تو وہ نسب کی بحث میں نہ آئے گا البتہ اگر کوئی عورت کم نسب والے مرد سے نکاح کرے تو وہ نسب کی مذکورہ بحث میں داخل ہوگی۔ وتعتبر للنساء لا للرجال علی معنی انه تعتبر الکفائة فی جانب الرجال للنساء ولا تعتبر فی جانب النساء للرجال الخ۔ (بذل المجهود ص ۳۳۷، ج ۳)

بَابٌ فِي تَزْوِيجِ مَنْ لَمْ يُولَدْ

۳۳۵ :حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مِقْسَمٍ الثَّقَفِيُّ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ حَدَّثَتْنِي سَارَةُ بِنْتُ مِقْسَمٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ مَيْمُونَةَ بِنْتَ كَرْدَمٍ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي فِي حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَنَا إِلَيْهِ أَبِي وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ فَوَقَفَ لَهُ وَاسْتَمَعَ مِنْهُ وَمَعَهُ دِرَّةٌ كَدِرَّةِ الْكُتَّابِ فَسَمِعْتُ الْأَعْرَابَ وَالنَّاسَ وَهُمْ يَقُولُونَ الطَّبْطَبِيَّةَ الطَّبْطَبِيَّةَ الطَّبْطَبِيَّةَ فَدَنَا إِلَيْهِ أَبِي فَأَخَذَ بِقَدَمِهِ فَأَقَرَّ لَهُ وَوَقَفَ عَلَيْهِ وَاسْتَمَعَ مِنْهُ فَقَالَ إِنِّي حَضَرْتُ جَيْشَ عِثْرَانَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى جَيْشَ غِثْرَانَ فَقَالَ طَارِقُ بْنُ الْمُرَقَّعِ مَنْ يُعْطِينِي رُمْحًا بِثَوَابِهِ قُلْتُ وَمَا ثَوَابُهُ قَالَ أُزَوِّجُهُ أَوَّلَ بِنْتٍ تَكُونُ لِي فَأَعْطَيْتُهُ رُمْحِي ثُمَّ غِبْتُ عَنْهُ حَتَّى عَلِمْتُ أَنَّهُ قَدْ وُلِدَ لَهُ جَارِيَةٌ وَبَلَغَتْ ثُمَّ جِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ أَهْلِي جَهِّزْهُنَّ إِلَيَّ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَفْعَلَ حَتَّى أُصْدِقَهُ صَدَاقًا جَدِيدًا غَيْرَ

باب: پیدائش سے پہلے نکاح کرنا

۳۳۵: حسن بن علی، محمد بن مثنیٰ، یزید بن ہارون، عبداللہ بن یزید بن مقسم، حضرت سارہ بنت مقسم، میمونہ بنت کردم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ چلی جس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو میرے والد ماجد آپ کے قریب آگئے آپ (اس وقت) ایک اُونٹ پر سوار تھے اور آپ کے دست مبارک میں ایک ایسا کوڑہ تھا جیسا کہ مکتب کے پڑھانے والوں کے پاس ہوتا ہے (بچوں کو تنبیہ وغیرہ کے لئے) تو میں نے سنا کہ وہ اور دیگر حضرات کہہ رہے تھے: الطَّبْطَبِيَّةَ الطَّبْطَبِيَّةَ الطَّبْطَبِيَّةَ تو میرے والد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گئے اور آپ کا دست مبارک پکڑ کر آپ کے پیغمبر ہونے کا اقرار کیا اور وہیں پر رکے رہے اور آپ سے نفع بخش نصائح سنیں اس کے بعد کہا کہ میں جیش عثران کے لشکر میں شریک تھا (یہ لشکر زمانہ جاہلیت میں گیا تھا) وہاں پر طارق بن مرقع نے مجھ سے معلوم کیا کہ کون شخص ہے جو کہ مجھ کو ایک نیزہ اس کے عوض دیتا ہے میں نے پوچھا کس چیز کے بدلے میں۔ طارق نے کہا کہ اس کے بدلے میں کہ جو میری پہلی لڑکی ہوگی میں اس کا نکاح اس شخص سے کر دوں گا۔ چنانچہ میں نے اس کو اپنا نیزہ دے دیا اور چلا گیا یہاں تک کہ (ایک دن) میں نے سن لیا کہ طارق کی لڑکی پیدا ہوئی ہے اور وہ اب جوان ہوگئی ہے تو میں اس کے پاس پہنچا اور میں نے کہا کہ اب میری بیوی کو رخصت کر دو اس نے قسم کھائی کہ میں کبھی بھی تم کو اپنی لڑکی نہیں دوں گا (یعنی تمہارا نکاح اپنی لڑکی سے نہ کروں گا) جب تک کہ تم مجھ کو جدید مہر اس مہر کے علاوہ ادا نہ

الَّذِی کَانَ بَیْنِی وَبَیْنَهُ وَحَلَفْتُ لَا أُصْدِقُ غَیْرَ الَّذِی أَعْطَیْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِقَرْنِ أَیِّ النِّسَاءِ هِیَ الْیَوْمَ قَالَ قَدْ رَأَتِ الْقَتِیرَ قَالَ أَرَی أَنْ تَتْرُکَهَا قَالَ فَرَاعَنِی ذٰلِكَ وَنَظَرْتُ إِلَی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَی ذٰلِكَ مِنِّی قَالَ لَا تَأْثَمُ وَلَا یَأْثَمُ صَاحِبُكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْقَتِیرُ الشَّیْبُ۔

کرو کہ جومہر اس کے اور میرے درمیان مقرر ہو چکا تھا اور میں نے قسم کھائی کہ میں اس کے علاوہ کوئی شے (مہر وغیرہ) نہیں ادا کروں گا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اب اس لڑکی کی کیا عمر ہے؟ میرے والد نے فرمایا وہ لڑکی اب بوڑھی ہوگئی ہے آپ نے فرمایا اس لڑکی کو جانے دو (یعنی اس کو چھوڑ دو) میں اس بات سے گھبرا گیا اور میں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ نے میری کیفیت ملاحظہ فرمائی تو ارشاد فرمایا تم گنہگار ہوئے اور نہ تمہارے صاحب (طارق) گنہگار ہوئے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ القتیر کے معنی بڑھاپے کے ہیں۔

۳۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ أَخْبَرَنِی إِبْرَاهِیمُ بْنُ مَیْسَرَةَ أَنَّ خَالَتَهُ أَخْبَرَتْهُ عَنِ امْرَأَةٍ قَالَتْ هِیَ مُصَدَّقَةٌ امْرَأَةُ صِدْقٍ قَالَتْ بَیْنَا أَبِی فِی غَزَاةٍ فِی الْجَاهِلِیَّةِ إِذْ رَمِضُوا فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ یُعْطِینِی نَعْلَیْهِ وَأُنْکِحُهُ أَوَّلَ بِنْتٍ تُولَدُ لِی فَخَلَعَ أَبِی نَعْلَیْهِ فَأَلْقَاهُمَا إِلَیْهِ فَوُلِدَتْ لَهُ جَارِیَةٌ فَبَلَغَتْ وَذَکَرَ نَحْوَهُ لَمْ یَذْکُرْ قِصَّةَ الْقَتِیرِ۔

۳۳۶: احمد بن صالح' عبدالرزاق' ابن جریج' ابراہیم بن میسرہ' ان کی خالہ ایک خاتون سے مروی ہے کہ جس کی سچائی کی سب لوگ تصدیق کرتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ میرے والد دورِ جاہلیت میں ایک جنگ میں (شریک) تھے تو ایک دَم (گرمی کی شدت کی وجہ سے) لوگوں کے پاؤں جلنے لگے ایک شخص نے کہا کہ کون شخص ہے جو مجھے اپنے جوتے دے دے میں اپنی پہلی ہونے والی لڑکی کا اس شخص سے نکاح کر دوں گا (چنانچہ) میرے والد نے اپنے جوتے اُتار کر اس شخص کو دے دیئے پھر اس شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی اور وہ جوان ہوگئی اس کے بعد بعد وہی واقعہ بیان کیا جو کہ اُوپر مذکور ہوا لیکن اس روایت میں بوڑھا ہونے کا حال بیان نہیں کیا (یعنی اس روایت میں لڑکی کے بوڑھا ہو جانے کا تذکرہ نہیں ہے)

خلاصۃ الباب: امام شافعیؒ امام احمدؒ سفیان ثوری امام اسحاقؒ وغیرہ کے نزدیک مہر کی کوئی حد مقرر نہیں بلکہ مہر ہر وہ چیز ہے جو مال ہو اور خرید وفروخت میں قیمت بن سکتی ہو وہ نکاح میں مہر بن سکتی ہے۔ امام مالک کے نزدیک مہر کی کم سے کم مقدار چوتھائی دینار یا تین دینار ہے وہ مہر کو قیاس کرتے ہیں اس چیز پر جس کے بدلہ میں چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے کیونکہ وہاں بھی ان کے نزدیک چوتھائی دینار کے بدلے میں ایک عضو کاٹا جاتا ہے اور یہاں اس کے بدلے میں ایک عضو کی ملکیت حاصل ہوتی ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کم سے کم مہر دس درہم ہے۔ باقی ازواج مطہرات کے مہر کے بارے میں حدیث باب میں مذکور ہے بارہ اوقیہ اور ایک نش ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو بارہ اوقیہ چار سو اسی درہم ہوئے۔ البتہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر چار ہزار درہم مقرر ہوا تھا جو کہ نجاشی شاہ حبشہ نے آنحضرت ﷺ کی طرف سے ادا کیا تھا بہر حال حضرات شافعیہ کا استدلال احادیث باب سے ہے جس میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے۔ حنفیہ کا استدلال سنن کبریٰ' بیہقی اور دار قطنی میں حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت سے ہے کہ **لا مهر دون عشرة دراهم** یعنی مہر دس درہم سے کم نہیں ہے اور اس کی تائید حضرت علیؓ کے رشتہ سے ہوتی ہے **لا مهر اقل من عشرة دراهم** حضرت جابر بن عبداللہؓ کی حدیث ایک اصل کلی کو بیان کرتی ہے۔ جب کہ شافعیہ

سے قوی ہیں۔ ایک اعبدالرحمٰن بن عوفؓ کا واقعہ جس میں کھجور کی گٹھلی کے برابر سونے کا ذکر ہے ممکن ہے کہ اس سونے کی قیمت دس درہم کے برابر ہو۔ دوسری روایت حضرت سہل بن سعد کا واقعہ ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں آپ ﷺ نے لوہے کی انگوٹھی کا مطالبہ مہر کامل کے طور پر نہیں بلکہ بطور مہر معجّل کیا تھا دوسرے لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ بطور تحفہ کے ہو یا مہر ہی کا کچھ حصہ ہو جس کے بغیر رخصتی یا خلوت کو معیوب سمجھا جاتا تھا۔

بَاب الصَّدَاق

باب: احکامِ مہر

۳۳۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَدَاقِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ ثِنْتَا عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشٌّ فَقُلْتُ وَمَا نَشٌّ قَالَتْ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ۔

۳۳۷: عبداللہ بن محمد نفیلی‘ عبدالعزیز بن محمد‘ یزید بن الہاد‘ محمد بن ابراہیم‘ حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کس قدر مہر (مقرر ہوا) تھا؟ انہوں نے فرمایا بارہ اوقیہ ایک نش‘ میں نے عرض کیا نش کیا ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آدھا اوقیہ۔

شرعی مہر کیا ہے؟

ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے بارہ اوقیہ کے چار سو اسی درہم ہوئے حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر چار ہزار درہم تھا لیکن حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کا مہر چار سو اسی درہم اور ایک نش تھا جو کہ بیس درہم کا ہوتا ہے اس طرح پانچ سو درہم ہوئے اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے مہر کی اور عربی اوران کی جدید مقدار کی تفصیل الصالحات تالیف حضرت مولانا اصغر حسین میاں صاحب اوراوزان شرعیہ وامداد الاوزان نامی رسائل میں مفصلاً مذکور ہے۔

۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَالَ أَلَا لَا تُغَالُوا بِصُدُقِ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ مَا أَصْدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أُصْدِقَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِهِ أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً۔

۳۳۸: محمد بن عبید‘ حماد بن زید‘ ایوب‘ محمد‘ حضرت ابوالعجفاء سلمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دے کر ارشاد فرمایا آگاہ ہو جاؤ خواتین کے زیادہ مہر مقرر نہ کرنا کیونکہ اگر زیادہ مہر مقرر کرنا دنیا میں بزرگی کی علامت ہوتا یا اللہ کے نزدیک تقویٰ کا سبب ہوتا تو تم لوگوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ مستحق ہوتے (یعنی آپ کا زیادہ مہر مقرر کیا جاتا) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے اور اپنی صاحبزادی میں سے کسی کا بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر مقرر نہیں فرمایا۔

۳۳۹: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ

۳۳۹: حجاج بن ابی یعقوب ثقفی‘ معلی بن منصور‘ ابن المبارک‘ معمر‘ زہری‘ عروہ‘ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عبیداللہ

حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَمْهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد حَسَنَةُ هِيَ أُمُّهُ۔

بن جحش کے نکاح میں تھیں اور عبیداللہ ملک حبش میں انتقال فرما گئے تو شاہ حبشہ نجاشی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کا نکاح کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر چار ہزار درہم مقرر فرما کر ان کو حسنہ کے لڑکے شرحبیل کے ہمراہ خدمت نبوی میں روانہ کر دیا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حسنہ شرحبیل کی والدہ ہیں۔

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کا مہر:

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سب سے زیادہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر تھا اور دیگر ازواج اور صاحبزادیوں کا مہر پانچ سو درہم ہوئے لیکن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر آج کے موجودہ وزن کے اعتبار سے ایک سو اکتیس تولہ پانچ ماشہ چاندی اور عربی وزن کے اعتبار سے پانچ سو درہم ہے اس لئے ۱۳۱ تولہ پانچ ماشہ چاندی کی بوقت ادائیگی جو قیمت ہوگی وہی مہر مقرر قرار پائے گی یا مذکورہ بالا وزن چاندی کی مقدار مہر میں مقرر کر لی جائے اور مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم ہے جو کہ دو تولہ گیارہ ماشہ چاندی ہوتی ہے اور زیادہ سے زیادہ مہر کی کوئی حد مقرر نہیں ہے ہم سب کے لئے قابل تقلید حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر ہے نہ کہ حضرت اُمّ حبیبہ کا' کیونکہ حضرت فاطمہ کا مہر حضور ﷺ نے مقرر فرمایا تھا اور حضرت اُمّ حبیبہ کا مہر حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے مقرر کیا تھا۔ واضح رہے کہ شریعت نے بہت زیادہ مقرر کرنے کو بھی ناپسندیدہ قرار دیا ہے اور مذکورہ بالا تولہ کا جو بیان کیا گیا ہے اس سے مراد بارہ ماشہ والا تولہ ہے مگر دس گرام والے تولہ کا حساب لگایا جائے تو مذکورہ مہر فاطمی کی جدید وزن میں تبدیلی آ جائے گی یہ ایک حسابی بات ہے اور شوہر کی حیثیت سے زیادہ اور بہت زیادہ مہر مقرر کرنے کی ممانعت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فرمان سے واضح ہے: لا تقالوا بصُداق النساء ای لا تبالغوا فی کثرۃ الصداق الخ [بذل المجھود ص ۲۳۹' ج۳] اور نجاشی بادشاہ کے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے مہر مقرر کرنے سے متعلق روایت کے الفاظ یہ ہیں: ان الصداق اُمّ حبیبۃ کانت اربعۃ الاف درھم فانہ مستثنی من قول عمر لانہ اصدقھا النجاشی بارض الحبشۃ من غیر تعین النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (بذل المجھود ص ۲۳۹' ج ۳)

۳۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّجَاشِيَّ زَوَّجَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى صَدَاقِ أَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وَكَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَبِلَ۔

۳۴۰: محمد بن حاتم بن بزیع' علی بن حسن بن شقیق' ابن المبارک' یونس' حضرت زہری سے روایت ہے کہ نجاشی بادشاہ نے ابوسفیان کی صاحبزادی حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کر دیا اور آپ ﷺ کی جانب سے چار ہزار درہم مقرر کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحریر روانہ کر دی تو آپ ﷺ نے اس کو منظور فرما لیا۔

بَاب قِلَّةِ الْمَهْرِ

باب: کم سے کم مہر کا بیان

۳۴۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَعَلَيْهِ رَدْعُ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَهْيَمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَالَ مَا أَصْدَقْتَهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۳۴۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت بنانی' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو زعفران لگائے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا یہ کیا شئے ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک خاتون سے نکاح کیا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اس عورت کا کتنا مہر مقرر کیا ہے؟ انہوں نے ایک عرض کیا کہ ایک وزن نواۃ سونا (مہر مقرر کیا ہے) آپ نے ارشاد فرمایا ولیمہ کرو چاہے ایک بکری (ہی ولیمہ میں ذبح) کرو۔

نواۃ کیا ہے؟

نواۃ عربی میں پانچ دراہم کو کہا جاتا ہے یعنی پانچ درہم وزن کا سونا مہر میں مقرر کیا ہے۔

۳۴۲: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ جِبْرَائِيلَ الْبَغْدَادِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمِ بْنِ رُومَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْطَى فِي صَدَاقِ امْرَأَةٍ مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيقًا أَوْ تَمْرًا فَقَدْ اسْتَحَلَّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُومَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُومَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ نَسْتَمْتِعُ بِالْقُبْضَةِ مِنْ الطَّعَامِ عَلَى مَعْنَى الْمُتْعَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَلَى مَعْنَى أَبِي عَاصِمٍ۔

۳۴۲: اسحٰق بن جبرئیل' یزید' موسیٰ بن مسلم بن رومان' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے عورت کے مہر میں مٹھی بھر ستو ادا کیا یا کھجوریں (مہر میں) ادا کیں تو اس عورت کو اس شخص نے اپنے پر حلال کر لیا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی صالح بن رومان' ابوزبیر' جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفًا روایت ہے اور ابوعاصم' صالح بن رومان' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم لوگ ایک مشت اناج ادا کر کے متعہ کر لیتے تھے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ابن جریج' ابوزبیر' جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طریقہ پر روایت ہے کہ جس طریقہ پر ابوعاصم سے مروی ہے۔

حرمت متعہ اجماعی ہے:

مذکورہ حدیث میں متعہ کرنے کی بابت جو مذکور ہے یہ حکم حرمت متعہ کے نزول سے قبل کا ہے بعض حضرات نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ اس حکم کا ناسخ دیگر روایات صحیح ہیں جب کہ مسلم شریف کی ایک روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے حضرت رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں متعہ کیا اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں ہم نے متعہ کیا یہاں تک کہ متعہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا۔

بَابٌ فِي التَّزْوِيجِ عَلَى الْعَمَلِ يَعْمَلُ

۳۴۳ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا إِيَّاهُ فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِزَارَكَ جَلَسْتَ وَلَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا قَالَ لَا أَجِدُ شَيْئًا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

باب: کام یا مزدوری کے عوض نکاح کرنا

۳۴۳: قعنبی' مالک' ابی حازم بن دینار' حضرت سہل بن سعد الساعدی سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے اپنا نفس آپ کو بخش دیا (یعنی میری جانب سے آپ کو نکاح کی اجازت ہے) وہ خاتون بہت دیر تک خاموش کھڑی رہی (لیکن آنحضرتؐ نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا) پھر ایک صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس عورت سے نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو آپ اس سے میرا نکاح کرا دیں۔ آپ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ (مال وغیرہ) موجود ہے؟ کہ جس سے تم اس عورت کا مہر ادا کر سکو انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس اس تہبند کے علاوہ کچھ بھی موجود نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم نے (مہر میں) اس تہبند کو دے دیا تو تم بغیر تہبند کے بیٹھے رہو گے؟ تم کوئی چیز (مہر میں ادا کرنے کیلئے) تلاش کر کے لاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم کوئی ایک لوہے کی انگوٹھی ہی تلاش کر کے لے آؤ۔ اس شخص نے (لوہے کی انگوٹھی تک) تلاش کی لیکن اس کو کچھ نہیں مل سکا نبیؐ نے ارشاد فرمایا کیا تم کو قرآن کریم کا کچھ حصہ یاد ہے؟ انہوں نے عرض کیا مجھ کو فلاں فلاں سورت یاد ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اس عورت کے ساتھ تمہارا نکاح جو قرآن کریم (کا حصہ) یاد ہے اس کے عوض کر دیا (یعنی تم اس عورت کو اس ہی قرآن کریم کی تعلیم دے دو بس تمہارا مہر یہی قرآن ہے)۔

حضرات شوافع کی مستدل حدیث:

مذکورہ حدیث سے حضرات شوافع اور دیگر ائمہ نے استدلال کیا ہے کہ محنت' مزدوری' اور تعلیم قرآن کو مہر بنانا درست ہے لیکن حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مہر کے لئے مال ہونا ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ اور حنفیہ کے نزدیک دس درہم سے کم مہر مقرر کرنا درست نہیں ہے اور تعلیم قرآن یا مزدوری وغیرہ کو مہر بنانا حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ فعندنا يلزم ان يكون المسمّى مالًا متقومًا وعند الشافعي هذا ليس بشرط الى ان قال ولنا قوله تعالىٰ ان تبتغوا باموالكم شرط ان يكون المهر مالًا۔ (بذل المجهود ص ۲۴۲' ج ۳)

۳۴۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

۳۴۴: احمد بن حفص بن عبداللہ' ابی حفص بن عبداللہ' ابراہیم بن طہمان'

حَدَّثَنِي أَبِي حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عِسْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ هٰذِهِ الْقِصَّةِ لَمْ يَذْكُرِ الْإِزَارَ وَالْخَاتَمَ فَقَالَ مَا تَحْفَظُ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ أَوِ الَّتِي تَلِيهَا قَالَ فَقُمْ فَعَلِّمْهَا عِشْرِينَ آيَةً وَهِيَ امْرَأَتُكَ۔

حجاج بن حجاج الباہلی' عسل' عطاء بن ابی رباح' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اس روایت میں تہبند اور انگوٹھی کے الفاظ کا تذکرہ نہیں ہے اور اس روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا تم نے کس قدر قرآن کریم حفظ کر لیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا سورۂ بقرہ یا جو (سورت) اس کے قریب ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم اس خاتون کے پاس جا کر بیس آیات سکھلا دو وہ تمہاری بیوی ہے۔

۳۴۵: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ نَحْوَ خَبَرِ سَهْلٍ قَالَ وَكَانَ مَكْحُولٌ يَقُولُ لَيْسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

۳۴۵: ہارون بن زید بن ابی الزرقاء' ابی الزرقاء' محمد بن راشد' حضرت مکحول سے بھی سہل ہی کی طرح روایت نقل کی گئی ہے مکحول کہتے تھے کہ بغیر مہر کے نکاح حضور اکرم ﷺ کے علاوہ کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہے۔

بَابُ فِيمَنْ تَزَوَّجَ وَلَمْ يُسَمِّ صَدَاقًا حَتَّى مَاتَ

باب: کسی نے نکاح کیا اور مہر متعین نہیں کیا اسی طرح اُس کا انتقال ہو گیا

۳۴۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا الصَّدَاقَ فَقَالَ لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى بِهِ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ۔

۳۴۶: عثمان بن ابی شیبہ' عبد الرحمٰن بن مہدی' سفیان' فراس' شعبہ' مسروق' عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کا انتقال ہو گیا نہ تو اس عورت سے اس نے ہمبستری کی اور نہ ہی اس عورت کا مہر مقرر کیا تو ایسی صورت میں عبداللہ نے بیان کیا کہ اس عورت کا مکمل مہر واجب ہو گیا اور وہ عورت اپنی پوری عدت گزارے گی اور وہ عورت شوہر کے ترکہ میں حق دار (یعنی وارث ہو گی) یہ دیکھ کر معقل بن یسارؓ نے عرض کیا' رسول اللہؐ سے میں نے سنا ہے کہ آپ نے بروع بنت واشق (نامی عورت کے معاملہ کا) اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا۔

خلاصۃ الباب: مہر مقرر نہ کرنے کی اور تین صورتیں ہیں۔ (۱) مہر مقرر نہ کیا اور وطی سے قبل طلاق دے دی۔ اس صورت میں مہر واجب ہوگا۔ (۲) مہر مقرر کیا تھا لیکن طلاق جماع سے پہلے دے دی تو نصف مہر واجب ہوگا۔

وجوب کی صورت:

جس عورت سے شوہر نے خلوتِ صحیحہ کر لی ہو اگر شوہر اس کو طلاق دے دے یا شوہر کا انتقال ہو جائے تو ایسی عورت کا پورا مہر واجب ہے اور وہ عورت عدت پوری کرے مذکورہ حدیث میں یہی حکم بیان فرمایا گیا ہے لیکن جس عورت سے خلوتِ صحیحہ نہیں ہوئی اور شوہر کا انتقال ہو جائے یا شوہر طلاق دے دے تو ایسی صورت میں آدھا مہر واجب ہوگا اور عدت واجب نہیں ہوگی ارشاد باری

تعالیٰ ہے: وَلَهَا نِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِنْ لَّمْ تَكُنْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ اور مطلقہ یا بیوہ عورت کے خاوند کے مال سے ترکہ کے حقدار ہونے سے متعلق تفصیل ہے فتاویٰ عالمگیری میں اس مسئلہ کی مکمل تفصیل بحث مذکور ہے۔

۳۴۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَسَاقَ عُثْمَانُ مِثْلَهُ۔

۳۴۷: عثمان بن ابی شیبہ یزید بن ہارون ابن مہدی سفیان منصور ابراہیم علقمہ حضرت عبداللہ سے بھی اسی طریقہ پر مروی ہے۔

۳۴۸: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ وَأَبِي حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ أُتِيَ فِي رَجُلٍ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَاخْتَلَفُوا إِلَيْهِ شَهْرًا أَوْ قَالَ مَرَّاتٍ قَالَ فَإِنِّي أَقُولُ فِيهَا إِنَّ لَهَا صَدَاقًا كَصَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَإِنَّ لَهَا الْمِيرَاثَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَإِنْ يَكُ صَوَابًا فَمِنَ اللَّهِ وَإِنْ يَكُنْ خَطَأً فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ بَرِيئَانِ فَقَامَ نَاسٌ مِنْ أَشْجَعَ فِيهِمُ الْجَرَّاحُ وَأَبُو سِنَانٍ فَقَالُوا يَا ابْنَ مَسْعُودٍ نَحْنُ نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَاهَا فِينَا فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ وَإِنَّ زَوْجَهَا هِلَالُ بْنُ مُرَّةَ الْأَشْجَعِيُّ كَمَا قَضَيْتَ قَالَ فَفَرِحَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَرَحًا شَدِيدًا حِينَ وَافَقَ قَضَاؤُهُ قَضَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۳۴۸: عبید اللہ بن عمر یزید بن زریع سعید بن ابی عروبہ قتادہ خلاس ابوحسان عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص کا اسی طرح کا معاملہ پیش ہوا کہ لوگوں نے اس معاملہ میں ایک ماہ یا کئی مرتبہ اختلاف کیا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس قضیہ میں میری رائے یہ ہے کہ اس عورت کا مہر ثابت ہے جیسا کہ اس کی قوم کی خواتین کا مہر ہوتا ہے نہ اس مہر سے کم اور نہ زیادہ اور وہ عورت وراثت کی بھی مستحق ہے اور ایسی عورت عدت بھی پوری کرے گی اگر میرا یہ قول حکم الٰہی کے موافق ہے تو مجھ پر اللہ کی مہربانی ہے اور اگر اس میں میری بھول ہو تو وہ شیطان کی جانب سے ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ غلطی سے پاک و بری ہیں اس کے بعد قبیلہ اشجع کے کئی اشخاص کھڑے ہوئے ان میں سے ایک شخص جراح اور دوسرے ابوسنان تھے انہوں نے عرض کیا اے ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہم لوگ اس بات کے گواہ ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے بروع بنت واشق کا کہ جس کا شوہر ہلال بن مرہ تھا' کا اسی طرح سے فیصلہ فرمایا جیسا کہ آپ نے فیصلہ فرمایا ہے راوی نے عرض کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے کہ ان کا فیصلہ کرنا فیصلہ رسول کے مطابق ہوا۔

۳۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الذُّهْلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَصْبَغِ الْجَزَرِيُّ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدِ بْنِ أَبِي

۳۴۹: محمد بن یحییٰ بن فارس الذہلی' عمر بن الخطاب' محمد' ابوالاصبغ الجزری' عبدالعزیز بن یحییٰ' محمد بن سلمہ' ابی عبدالرحیم خالد بن ابی یزید' زید بن ابی انیسہ' یزید بن ابی حبیب' مرثد بن عبداللہ' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا کیا تم فلاں خاتون سے نکاح کرنے کے لئے

يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ أَتَرْضَى أَنْ أُزَوِّجَكَ فُلَانَةَ قَالَ نَعَمْ وَقَالَ لِلْمَرْأَةِ أَتَرْضَيْنَ أَنْ أُزَوِّجَكِ فُلَانًا قَالَتْ نَعَمْ فَزَوَّجَ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ فَدَخَلَ بِهَا الرَّجُلُ وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ وَكَانَ مَنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ لَهُ سَهْمٌ بِخَيْبَرَ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ زَوَّجَنِي فُلَانَةَ وَلَمْ أَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ أُعْطِهَا شَيْئًا وَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَعْطَيْتُهَا مِنْ صَدَاقِهَا سَهْمِي بِخَيْبَرَ فَأَخَذَتْ سَهْمًا فَبَاعَتْهُ بِمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَحَدِيثُهُ أَتَمُّ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ النِّكَاحِ أَيْسَرُهُ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلرَّجُلِ ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد يُخَافُ أَنْ يَكُونَ هَذَا الْحَدِيثُ مُلْزَقًا لِأَنَّ الْأَمْرَ عَلَى غَيْرِ هَذَا۔

رضامند ہو؟ اس شخص نے کہا کہ جی ہاں۔ میں رضامند ہوں۔ پھر آپ نے ایک عورت سے فرمایا کہ کیا تم فلاں شخص سے نکاح کرنے پر رضامند ہو؟ اس عورت نے بھی کہا جی ہاں۔ جب آپ نے دونوں کی رضامندی دیکھی تو ان دونوں کا نکاح کر دیا۔ پھر اس شخص نے اپنی اس بیوی سے ہمبستری کی اور اس کا مہر مقرر نہیں فرمایا اور نہ کوئی شے اس کو دی مگر وہ شخص غزوۂ حدیبیہ میں شریک تھا اور اس کا حصہ خیبر میں نکلتا تھا جب اس شخص کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو اس نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں عورت سے میرا نکاح کر دیا تھا میں نے اس کا مہر مقرر نہیں کیا تھا اور نہ ہی اس عورت کو کوئی شے دی تھی اب میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس خاتون کو اپنا وہ حق جو کہ مجھ کو خیبر سے ملنے والا ہے ہبہ کر دیا پھر اس عورت نے وہ حصہ وصول کر کے اس کو ایک لاکھ درہم میں فروخت کر دیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہتر (اور باعث خیر و برکت) وہ نکاح ہے جو کہ آسان ہو اس کے بعد گزشتہ روایت کی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ روایت بیان کی گئی ہے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میرا خیال یہ ہے کہ یہ روایت (دوسری روایت سے) مل گئی کیونکہ اصل مسئلہ اس کے علاوہ ہے۔

بَابٌ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ

باب: خطبہ نکاح

۳۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي خُطْبَةِ الْحَاجَةِ فِي النِّكَاحِ وَغَيْرِهِ۔

۳۵۰: محمد بن کثیر' سفیان' ابواسحٰق' ابوعبیدہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے خطبہ حاجت یعنی نکاح وغیرہ کا خطبہ اس طرح منقول ہے جو آگے مذکور ہے۔

۳۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَأَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ أَنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ

۳۵۱: محمد بن سلیمان الانباری' وکیع' اسرائیل' ابواسحٰق' ابوالاحوص و ابوعبیدہ' عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ہم لوگوں کو خطبہ حاجت کی تعلیم دی (وہ یہ ہے) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ...... ''اللہ تعالیٰ ہی کے لئے تمام قسم کی خوبیاں (اور بھلائیاں) ہیں ہم اُسی کی امداد کے طلب گار ہیں اور ہم اسی سے بخشش کے طالب ہیں اسی سے پناہ مانگتے

نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَائَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا لَمْ يَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ إِنَّ۔

ہیں ہم اپنے نفوس کی بُرائی سے۔ اللہ تعالیٰ نے جس کو راستہ (ہدایت) دکھلایا تو کوئی اس کو گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور وہ جس کو گمراہ کردے کوئی اس کو راستہ دکھلانے والا نہیں ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں' اے اہل ایمان! اللہ تعالیٰ سے خوف کرو کہ جس کے نام کے توسل سے تم لوگ آپس میں مانگتے ہو اور رشتوں کے قطع کرنے سے اللہ سے ڈرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تم سب کا نگران (ومحافظ) ہے۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم لوگ اسلام قبول کئے بغیر ہرگز نہ مرو۔ اے ایمان والو اللہ سے خوف کرو اور انصاف کی بات کہو تو وہ تم لوگوں کے تمام معاملات درست کردے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور جس نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی تو اس نے بڑی ہی کامیابی حاصل کر لی۔'' (محمد بن سلیمان کی حدیث میں لفظ الحمدللہ سے قبل لفظ اِنَّ نہیں بیان کیا گیا ہے۔

٣٥٢ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ بَعْدَ قَوْلِهِ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا۔

٣٥٢: محمد بن بشار' ابوعاصم' عمران' قتادہ' عبدربہ' ابی عیاض' ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جس وقت خطبہ دیتے تھے اس کے بعد اسی طرح روایت بیان کی لیکن لفظ رَسُوْلُہٗ کے بعد اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ کا جملہ اور اضافہ فرمایا یعنی اس ذات نے اپنے رسول کو حق کے ساتھ بھیجا جنت کی خوشخبری دینے والا اور جہنم سے خوف دلانے والا (بنا کر) جس شخص نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی تو اس نے ہدایت حاصل کر لی اور جس شخص نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اس نے اپنے نفس کے علاوہ کسی کا نقصان نہیں کیا اور وہ شخص اللہ تعالیٰ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکے گا (بلکہ خود اپنا ہی نقصان کرے گا)۔

٣٥٣ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ أَخِي شُعَيْبٍ الرَّازِيِّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ خَطَبْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أُمَامَةَ بِنْتَ عَبْدِ

٣٥٣: محمد بن بشار' بدل بن محبر' شعبہ' علاء بن اخی شعیب الرازی' اسماعیل بن ابراہیم قبیلہ بنی سلیم کے ایک شخص سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی امامہ بنت عبدالمطلب کو (نکاح کا) پیغام دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بغیر خطبہ کے ان کا نکاح کرا دیا۔

الْمُطَّلِبِ فَأَنْكَحَنِي مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَشَهَّدَ۔

بَاب فِي تَزْوِيجِ الصِّغَارِ

باب: نابالغہ بچیوں کے نکاح کا بیان

۳۵۴ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سَبْعٍ قَالَ سُلَيْمَانُ أَوْ سِتٍّ وَدَخَلَ بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعٍ۔

۳۵۴: سلیمان بن حرب' ابوکامل' حماد بن زید' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھ سے نکاح کیا تو میں اس وقت چھ یا سات سال کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ہمبستری کی تو میں نو سال کی تھی۔

بَاب فِي الْمُقَامِ عِنْدَ الْبِكْرِ

باب: کنواری لڑکی سے اگر نکاح کرے تو اس کے پاس کتنے دن رہے؟

۳۵۵ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي۔

۳۵۵: زہیر بن حرب' یحییٰ' سفیان' محمد بن ابی بکر' عبدالملک بن ابی بکر' ابی بکر' اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے جب ان سے نکاح کیا تو آپ نے انکے پاس تین دن رات گزاری پھر آپ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ میرا تمہارے پاس تین ہی رات کا قیام کرنا تمہاری اور تمہارے متعلقین کی رسوائی نہیں ہے اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات راتیں گزاروں اگر (بالفرض) میں تمہارے پاس سات راتیں گزاروں گا تو میں دیگر ازواجِ مطہراتؓ کے پاس بھی سات سات راتیں (ہی) گزاروں گا (تمام بیویوں کے ساتھ انصاف کرنا اور برابری کرنا ضروری ہے البتہ نئی بیوی کے ساتھ یہ خصوصیت ہوسکتی ہے کہ اگر وہ کنواری ہو تو اسکے ساتھ سات راتیں گزار لے اور اگر مطلقہ یا بیوہ ہو تو تین دن اسکے پاس رہ لے)۔

خُلاصۃُ الباب: ان احادیث کی بناء پر امام مالک امام شافعی اور امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ دوسرا نکاح کرنے والا شخص نئی بیوی کے پاس اگر کنواری ہو تو سات دن اور اگر ثیبہ ہو تو تین دن ٹھہر سکتا ہے یہ مدت باری سے خارج ہوگی۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام احمد وغیرہ کا مسلک یہ ہے کہ یہ دن باری سے خارج نہ ہوں گے بلکہ یہ بھی باری میں شامل ہوں گے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال آیات قرآنیہ سے ہے۔ حدیث باب کا مطلب یہ ہے کہ باری تو ہر حال میں واجب ہے لیکن کنواری سے نکاح کے وقت ابتدائی ایام میں باری کا طریقہ بدل دیا جائے گا اور ایک دن کے بجائے کنواری لے لیے سات دن اور ثیبہ کے لیے تین دن کی باری مقرر کی جائے گی اس توجیہ کی تائید حدیث ام سلمہؓ کی روایت سے ہوئی ہے۔

۳۵۶ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

۳۵۶: وہب بن بقیہ' عثمان بن ابی شیبہ' ہشیم' حمید' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَفِيَّةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا زَادَ عُثْمَانُ وَكَانَتْ ثَيِّبًا وَ قَالَ حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ أَخْبَرَنَا أَنَسٌ۔

نے جب حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ تین راتیں گزاریں۔ (خلوت کی) عثمان کی روایت میں یہ اضافہ وَكَانَتْ ثَيِّبًا یعنی وہ ثیبہ تھیں۔

ثیبہ کی تعریف:

جس عورت نے شوہر سے خلوت کر لی ہو شریعت میں وہ ثیبہ ہے نکاح کے بعض معاملات میں ثیبہ اور باکرہ یعنی کنواری لڑکی کے معاملہ میں کچھ فرق ہے۔

۳۵۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَإِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَلَوْ قُلْتُ إِنَّهُ رَفَعَهُ لَصَدَقْتُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ كَذٰلِكَ۔

۳۵۷: عثمان بن ابی شیبہ ہشیم 'اسماعیل بن علیہ' خالد الحذاء' ابی قلابہ' انس بن مالک سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص ثیبہ عورت کو نکاح میں رکھتے ہوئے کنواری سے نکاح کرے تو وہ شخص سات راتوں تک کنواری کے پاس رہے اور ثیبہ عورت (یعنی پہلی بیوی ثیبہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے دوسری ثیبہ عورت سے نکاح کر دے تو اسکے بعد تین راتیں گزارے پھر سب بیویوں کے پاس رہنے میں برابری کرے۔) راوی نے بیان کیا کہ اگر میں یہ بات کہوں کہ حضرت انس نے اس روایت کو مرفوعاً نقل کیا تو یہ بات درست ہے لیکن انہوں نے فرمایا کہ یہ (عمل) مسنون ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ بِامْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَنْقُدَهَا شَيْئًا

باب: مہر وغیرہ دینے سے پہلے ہمبستری کرنا

۳۵۸ : حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَعْطِهَا شَيْئًا قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ۔

۳۵۸: اسحٰق بن اسماعیل الطالقانی' عبدہ' سعید' ایوب' عکرمہ' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تو حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ (حضرت) فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ ادا کر دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تمہاری حطمی زرہ کہاں ہے؟

حطمی کیا ہے؟

حطمی اس زرہ کو کہتے ہیں کہ جس پر تلوار بھی کام نہ کر سکے یعنی ایسی زرہ جو تلوار ہی کو توڑ دے بعض حضرات نے فرمایا حطمہ عرب کا ایک قبیلہ ہے جو کہ اس قسم کی مضبوط زرہ بناتا تھا گویا قبیلہ حطمیہ کی طرف نسبت ہے۔

۳۵۹ : حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ

۳۵۹: کثیر بن عبید الحمصی 'ابوحیوۃ' شعیب بن ابی حمزہ' غیلان بن انس' محمد

حَدَّثَنَا أَبُو حَيْوَةَ عَنْ شُعَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَمْزَةَ حَدَّثَنِي غَيْلَانُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَمَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يُعْطِيَهَا شَيْئًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لِي شَيْءٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطِهَا دِرْعَكَ فَأَعْطَاهَا دِرْعَهُ ثُمَّ دَخَلَ بِهَا۔

بن عبدالرحمن بن ثوبان' ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ سے نکاح کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہمبستری کا ارادہ کیا تو آنحضرت ﷺ نے منع فرما دیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمبستری سے قبل کچھ دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا تم حضرت فاطمہ کو اپنی زرہ دے دو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ کو اپنی زرہ لا کر پیش کر دی اس کے بعد انہوں نے حضرت فاطمہ سے ہمبستری کی۔

ہمبستری سے قبل بیوی کو کچھ دینا:

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ہمبستری سے قبل بیوی کو کچھ دینا ضروری ہے چاہے مہر میں سے کچھ حصہ دے دیں اور بعض حضرات اس کو مستحب فرماتے ہیں۔

۳۶۰ : حَدَّثَنَا كَثِيرٌ يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيْوَةَ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

۳۶۰: کثیر بن عبید' حیوۃ' شعیب' غیلان' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طریقہ پر مروی ہے۔

۳۶۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُدْخِلَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَخَيْثَمَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ۔

۳۶۱: محمد بن صباح' شریک' منصور' طلحہ' خثیمہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو اس کے شوہر کے پاس پہنچانے کا حکم فرمایا جس کے شوہر نے خاتون کو (ہمبستری سے قبل) کچھ دیا ہو۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی خثیمہ کا سننا ثابت نہیں ہے۔

قبل الدخول کچھ دینا:

مذکورہ بالا روایت سے ثابت ہوا کہ ہمبستری کرنے سے قبل بیوی کو کچھ دینا ضروری نہیں البتہ دِلداری کے طور پر اگر کچھ دے دے تو اس میں حرج نہیں اور مہر قبل الدخول بیوی کو ادا کرنے کے سلسلے میں وہ تفصیل ہے جو گزشتہ چند صفحات قبل مذکور ہوئی۔

۳۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۳۶۲: محمد بن معمر' محمد بن بکر البرسانی' ابن جریج' عمرو بن شعیب' شعیب' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس خاتون نے ایک مہر یا عطاء یا وعدے پر نکاح کیا ہو تو (شوہر کو) وہ مہر یا

جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ عَلَى صَدَاقٍ أَوْ حِبَاءٍ أَوْ عِدَّةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ أُعْطِيَهُ وَأَحَقُّ مَا أُكْرِمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ أَوْ أُخْتُهُ۔

عطاء اس خاتون کو ادا کرنا ہوگا اور (شوہر کی طرف سے کیا ہوا) وعدہ پورا کرنا ہوگا (اور عطاء یا وعدہ وغیرہ) نکاح ہونے کے بعد (شوہر کی طرف سے ملا) تو وہ اسی کا ہے جس کو وہ ملا ہوگا (یعنی اگر شوہر کی جانب سے بطور انعام عورت کے ولی کو کچھ ملا تو وہ ولی کا حق ہوگا اور اگر عورت کے لئے وہ انعام وغیرہ ملا تو وہ اس کا حق ہوگا) اور سب سے زیادہ اس کا حق اس چیز پر ہے جو بیٹی یا بہن کی وجہ سے ملا۔

بَاب مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ

باب: نکاح کرنے والے سے کیا کہا جائے (یعنی مبارکباد کیسے دی جائے؟)

۳۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ۔

۳۶۳: قتیبہ بن سعید' عبدالعزیز بن محمد' سہیل' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کسی شخص کا نکاح ہوتا تو اس کو یہ دُعا دیتے: اللہ تعالیٰ تم کو برکت عطا فرمائے اور تم میں باہمی اتفاق پیدا فرمائے اور تم دونوں کو نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَجِدُهَا حُبْلَى

باب: کوئی شخص کسی سے شادی کرے اور پھر اس کو حاملہ پائے؟

۳۶۴: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ وَلَمْ يَقُلْ مِنَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ اتَّفَقُوا يُقَالُ لَهُ بَصْرَةُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً بِكْرًا فِي سِتْرِهَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَإِذَا هِيَ حُبْلَى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَالْوَلَدُ عَبْدٌ لَكَ فَإِذَا وَلَدَتْ قَالَ الْحَسَنُ فَاجْلِدْهَا وَقَالَ ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ فَاجْلِدُوهَا أَوْ قَالَ فَحُدُّوهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَرَوَاهُ

۳۶۴: مخلد بن خالد' حسن بن علی' محمد بن ابی السری' عبدالرزاق' ابن جریج' صفوان بن سلیم' سعید بن المسیب ایک انصاری صاحب سے مروی ہے کہ جن کا نام بصریٰ تھا انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک پردہ نشین کنواری لڑکی سے شادی کی۔ جب میں اس کے پاس گیا تو میں نے اس کو حاملہ پایا۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ عورت مہر کی حقدار ہے کیونکہ تم نے اس کی شرمگاہ حلال کی اور جو لڑکا پیدا ہوگا وہ تمہارا غلام ہوگا اور جب اس کے ولادت ہو جائے تو اس عورت کو کوڑے مارنا یا فرمایا کہ اس کو گرفتار کرنا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قتادہ' سعید بن یزید' ابن میتب سے اسی طریقہ پر روایت ہے اور یحییٰ بن کثیر' یزید بن نعیم' سعید بن میتب' عطاء الخراسانی' سعید بن میتب سے مرسلاً روایت ہے کہ بصریٰ

يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَرْسَلُوهُ كُلُّهُمْ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ بَصْرَةَ بْنَ أَكْثَمَ نَكَحَ امْرَأَةً وَكُلُّهُمْ قَالَ فِي حَدِيثِهِ جَعَلَ الْوَلَدَ عَبْدًا لَهُ۔

بن اکثم نے ایک عورت سے شادی کی اور ہر ایک شخص نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہونے والے) لڑکے کو اس کا غلام ٹھہرایا۔

۳۶۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ بَصْرَةُ بْنُ أَكْثَمَ نَكَحَ امْرَأَةً فَذَكَرَ مَعْنَاهُ زَادَ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَتَمُّ۔

۳۶۵: محمد بن مثنیٰ' عثمان بن عمر' یعلیٰ بن مبارک' یحییٰ' یزید بن نعیم' حضرت سعید بن میسب سے مروی ہے کہ ایک شخص نے جسے بصرہ بن اکثم کہا جاتا تھا ایک خاتون سے سے نکاح کیا باقی روایت اسی طریقہ پر مذکور ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو علیحدہ کر دیا۔ ابن جریج کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

بَاب فِي الْقَسْمِ بَيْنَ النِّسَاءِ

باب: بیویوں کے درمیان عدل قائم کرنے کے بیان

۳۶۶ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلَى إِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ۔

۳۶۶: ابوالولید طیالسی' ہمام' قتادہ' نضر بن انس' بشیر بن نہیک' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان دونوں بیویوں میں سے ایک بیوی کی طرف مائل ہو یعنی ایک بیوی کے حقوق ادا کرے اور دوسری کے حق کا خیال نہ کرے تو قیامت کے روز وہ شخص اس حالت میں آئے گا کہ اس کے جسم کا آدھا حصہ گرا ہوا یعنی اپاہج ہوگا۔

۳۶۷ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ فَيَعْدِلُ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ هَذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي الْقَلْبَ۔

۳۶۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ایوب' ابوقلابہ' عبداللہ بن یزید' عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب نبیؐ اپنی ازواج مطہراتؓ کے درمیان دن تقسیم فرماتے تو آپ بیویوں میں انصاف کرتے اور فرماتے اے پروردگار میرا تقسیم کرنا اس کام میں ہے کہ جس کا میں مالک ہوں سو جس کے آپ مالک ہیں اور میں مالک نہیں ہوں اس میں مجھ پر ملامت نہ فرمانا (یعنی کوشش کے باوجود اگر کسی بیوی کی طرف زیادہ رغبت یا قصور ہو جائے تو اس کو معاف فرما دینا) اور اس سے مراد دل ہے (یعنی قلبی میلان)۔

۳۶۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ

۳۶۸: احمد بن یونس' عبدالرحمن بن ابی الزناد' ہشام بن عروہ' حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُفَضِّلُ بَعْضَنَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْقَسْمِ مِنْ مُكْثِهِ عِنْدَنَا وَكَانَ قَلَّ يَوْمٌ إِلَّا وَهُوَ يَطُوفُ عَلَيْنَا جَمِيعًا فَيَدْنُو مِنْ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْ غَيْرِ مَسِيسٍ حَتَّى يَبْلُغَ إِلَى الَّتِي هُوَ يَوْمُهَا فَيَبِيتَ عِنْدَهَا وَلَقَدْ قَالَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ حِينَ أَسَنَّتْ وَفَرِقَتْ أَنْ يُفَارِقَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَوْمِي لِعَائِشَةَ فَقَبِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْهَا قَالَتْ نَقُولُ فِي ذَلِكَ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَفِي أَشْبَاهِهَا أُرَاهُ قَالَ :وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا۔

میرے بھانجے! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے یعنی ہمارے پاس وقت گزارنے میں اور ایسا بہت کم ہوتا کہ آپ ہمارے پاس تشریف نہ لائیں اور ہر ایک بیوی کو ہاتھ نہ لگائیں یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس بیوی کے پاس پہنچتے کہ جس کی اس دن باری ہوتی تو آپ اسی سے ہمبستری کرتے۔ جب حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ضعیفہ ہوگئیں اور ان کو اندیشہ ہوا کہ کہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چھوڑ نہ دیں تو انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عطا فرما دی آپ نے اس بات کو منظور فرما لیا اور اس جیسے معاملات یا اس سلسلہ میں آیت کریمہ :وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نازل ہوئی۔

۳۶۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَأْذِنُنَا إِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَمَا نَزَلَتْ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ قَالَتْ مُعَاذَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتِ تَقُولِينَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ إِنْ كَانَ ذَلِكَ إِلَيَّ لَمْ أُوثِرْ أَحَدًا عَلَى نَفْسِي۔

۳۶۹: یحییٰ بن معین' محمد بن عیسیٰ' عباد بن عباد' عاصم' معاذہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اس بیوی کی اجازت لیتے کہ جس کی اس دن باری ہوتی۔ آیت کریمہ: تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ کے نازل ہونے کے بعد معاذہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ اجازت لینے کے وقت آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا عرض کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا میں یہ عرض کرتی کہ اگر میرا اختیار ہو تو میں اپنے اُوپر کسی کو ترجیح نہ دوں۔

ازواجی زندگی کے لئے ایک اختیار:

مذکورہ حدیث میں مذکورہ آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ ''اے نبی آپ ازواجِ مطہرات میں سے جس زوجہ مطہرہ کو پیچھے رکھنا چاہیں پیچھے رکھ لیں اور جس کو چاہیں اپنے پاس جگہ دیں'' اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد اگر چہ آپ کو اختیارِ کلی عطا فرما دیا گیا تھا لیکن آپ اس کے باوجود ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس باری باری تشریف لاتے اور جس زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کا اس روز دن مقرر ہوتا آپ اس زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے اجازت حاصل فرما کر دوسری کے پاس رات گزارتے۔

۳۷۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابَنُوسَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ

۳۷۰: مسدد' مرحوم بن عبدالعزیز العطار' ابوعمران الجونی' یزید بن بابنوس' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو طلب فرمایا۔ تمام

اللّٰہِ ﷺ بَعَثَ إِلَى النِّسَاءِ تَعْنِي فِي مَرَضِهِ فَاجْتَمَعْنَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدُورَ بَيْنَكُنَّ فَإِنْ رَأَيْتُنَّ أَنْ تَأْذَنَّ لِي فَأَكُونَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَعَلْتُنَّ فَأَذِنَّ لَهُ۔

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن تشریف لائیں تو آپ نے فرمایا کہ مجھ میں (اب) اتنی قوت نہیں کہ میں تم سب کے پاس آرام کروں اگر تم سب اجازت دو تو میں (حضرت) عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہ لوں انہوں نے اس کی اجازت عطا فرمائی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے تعلق کی انتہا:

آپ ﷺ وصال کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہی تشریف فرما رہے اور آپ ﷺ کا وصال بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود میں سر رکھے ہوئے ہوا۔

۱۷۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ۔

۱۷۱: احمد بن عمرو بن السرح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ جس وقت سفر کے لئے تشریف لے جانے کا ارادہ فرماتے تو ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں قرعہ اندازی فرماتے اور قرعہ میں جس بیوی کا نام نکلتا اس کو سفر میں ساتھ لے جاتے اور ہر ایک بیوی کے لئے ایک دن اور ایک رات متعین فرماتے لیکن حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اپنی باری عنایت فرما دی تھی (تو آپ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف فرما نہ ہوتے بلکہ ان کی باری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہتے)

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِطُ لَهَا دَارَهَا

باب: اگر شوہر بیوی کو دوسرے مُلک نہ لے جانے کی شرط مقرر کرے

۱۷۲: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ۔

۱۷۲: عیسیٰ بن حماد' لیث' یزید بن ابی حبیب' ابوالخیر' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام شرائط میں ان شرائط کا پورا کرنا تم لوگوں پر لازم ہے کہ جن شرائط کی وجہ سے تم لوگوں پر شرم گاہیں حلال ہوئیں۔

شرائط نکاح پوری کرنے کی تاکید:

مذکورہ حدیث میں اشارہ ہے کہ اگر کسی نے بوقت نکاح کچھ شرائط مقرر کیں تو ان کو پورا کرنا ضروری ہے جیسے کہ کوئی شرط مقرر کرے کہ میں بیوی کو دوسرے ملک یا اجنبی جگہ نہیں لے جاؤں گا یا نان ونفقہ کی ادائیگی کا وعدہ کرے بہرصورت اس وعدہ اور شرط کو پورا کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ بذل المجہود میں ہے: قال الحافظ ای حق الشروط بالوفاء وشروط النکاح لان امرہ

احوط وبابه اضيق وقال الخطابی الشروط فی النكاح مختلفه فمنها ما يجب به اتفاقًا وهو ما امر الله به من امساك معروف او تسريح باحسان۔ الخ (بذل المجهود ص ۳۵۱' ج ۳)

بَاب فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

۳۷۳ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَقٌّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ۔

باب: بیوی پر شوہر کا کس قدر حق ہے؟

۳۷۳: عمرو بن عون' اسحق بن یوسف' شریک' حصین' شعبی' حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں (کوفہ کے نزدیک شہر) حیرہ میں پہنچا۔ میں نے وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو میں نے (دل دِل میں کہا) کہ ان لوگوں سے تو زیادہ حقدار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ ان کو سجدہ کیا جائے پھر میں نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں ''حیرہ'' گیا تھا میں نے وہاں والوں کو دیکھا کہ وہ لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو ان لوگوں کی بہ نسبت آپ زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو ہم سجدہ کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ذرا دیکھو تو سہی' اگر تم میری قبر پر جاؤ تو تم وہاں پر سجدہ کرو گے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا سجدہ نہ کرو کیونکہ اگر میں کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں خواتین کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اس حق کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے خواتین پر مردوں کا مقرر فرمایا ہے۔

غیر اللہ کے لئے سجدہ:

حاصل حدیث یہ ہے کہ غیر اللہ کو ہرگز ہرگز سجدہ نہ کیا جائے کیونکہ اُمت محمدیہ میں سجدۂ تعظیمی بھی حرام ہے اور سجدۂ عبادت بھی' ارشادِ باری تعالیٰ ہے: لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ [حٰمٓ السجدة : ۳۷] یعنی اے لوگو تم چاند سورج (وغیرہ) کو سجدہ نہ کرو بلکہ اس ذات کو سجدہ کرو کہ جس نے تم سب کو پیدا فرمایا ہے اگر تم اس کی عبادت کرنے والے ہو۔

خلاصۃ الباب: خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے نبی معلم صلی اللہ علیہ وسلم نے میاں بیوی کے حقوق بیان فرمائے ہیں۔ عورت پر مرد کا حق یہ ہے کہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں کوتاہی نہ کرے یہاں تک کہ اگر اس کا شوہر ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ تک پتھر لانے کا حکم دے تو اس کو بجا لائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر غیر اللہ کا سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے لیکن سجدہ اللہ تعالیٰ کے ماسوائے جائز نہیں شوہر کی نافرمان بیوی پر ملائکۃ اللہ لعنت بھیجتے ہیں دوسری طرف عورت کے حقوق بھی ہیں کہ جب خود کھائے تو اپنی بیوی کو بھی کھلائے لباس پہنانے کا حکم بھی ہے تنبیہ کرنے کی ضرورت ہو تو راہ اعتدال سے تجاوز نہ کرے چہرہ پر مت مارے تنبیہ کے جو طریقے قرآن حکیم نے بیان فرمائے ہیں ان پر عمل کرنے ہی میں خیر مضمر ہے۔ معمولی معمولی باتوں پر بغیر شرعی عذر کے عورتوں کو مارنا اور تکلیف پہنچانا نیک مردوں کا وصف نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیوی سے بہتر ہے۔

۳۷۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَلَمْ تَأْتِهِ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ۔

۳۷۴: محمد بن عمرو الرازی' جریر' اعمش' ابی حازم' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور بیوی اسکے پاس جانے سے انکار کرے اور شوہر تمام رات اسی ناراضگی میں گزارے تو ایسی عورت پر صبح تک فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

بَاب فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا

باب: شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے؟

۳۷۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو قَزَعَةَ الْبَاهِلِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ أَوْ اكْتَسَبْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ۔

۳۷۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابوقزعہ الباہلی' حکیم بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیوی کا ہم لوگوں پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم کھانا کھاؤ تو اس کو کھلاؤ اور جب لباس پہنو تو اس کو بھی لباس پہناؤ اور اس کے چہرہ پر نہ مارو اور اسے بُرا بھلا مت کہو اور گھر کے علاوہ اس سے علیحدہ نہ ہو۔

بیوی کو کس طرح تنبیہ کرے؟

کسی وجہ سے اگر بیوی کو تنبیہ کرنا ضروری ہو تو اس کا بستر اپنے بستر سے علیحدہ کر دے لیکن اپنے گھر میں بستر الگ کرے ایسا نہ کرے کہ بیوی کو دوسرے کے گھر بھیج دے اور خود دوسرے گھر میں رہے کیونکہ مقصد اس کو تنبیہ کرنا ہے نہ کہ ستانا۔

۳۷۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نِسَاؤُنَا مَا نَأْتِي مِنْهُنَّ وَمَا نَذَرُ قَالَ ائْتِ حَرْثَكَ أَنَّى شِئْتَ وَأَطْعِمْهَا إِذَا طَعِمْتَ وَاكْسُهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تُقَبِّحِ الْوَجْهَ وَلَا تَضْرِبْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى شُعْبَةُ تُطْعِمُهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ

۳۷۶: ابن بشار' یحییٰ' حضرت بہز بن حکیم' ان کے والد' ان کے دادا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ اپنی بیویوں سے کس طریقہ پر ہمبستری کیا کریں؟ اور کس طریقہ پر ہمبستری نہ کریں؟ آپ نے فرمایا کہ تم اپنی کھیتی میں جس طریقہ پر چاہو (یعنی فطری طور پر بٹھا کر لٹا کر) ہمبستری کرو اور جب تم کھانا کھاؤ تو اس کو بھی کھلاؤ اور جب تم کپڑا پہنو تو اس کو بھی پہناؤ اور اس کے چہرہ کو نہ بگاڑو اور اس کے چہرہ پر نہ مارو امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبہ کی روایت میں اسی طرح ہے کہ جب تم کھانا کھاؤ تو اس کو کھانا کھلاؤ اور جب لباس پہنو تو اس کو بھی لباس پہناؤ۔

۳۷۷ : أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْمُهَلَّبِيُّ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَزِينٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ دَاوُدَ الْوَرَّاقِ عَنْ

۳۷۷: احمد بن یوسف نیشاپوری' عمر بن عبداللہ بن رزین' سفیان بن حسین' داؤد الوراق' بہز بن حکیم' حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر

سَعِيدِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَقُلْتُ مَا تَقُولُ فِي نِسَائِنَا قَالَ أَطْعِمُوهُنَّ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُنَّ مِمَّا تَكْتَسُونَ وَلَا تَضْرِبُوهُنَّ وَلَا تُقَبِّحُوهُنَّ۔

ہو کر عرض کیا کہ ہماری خواتین کے ہم لوگوں پر کیا حقوق ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ جو کچھ کھاؤ وہ ان کو بھی کھلاؤ اور تم لوگ جیسا کپڑا پہنو ویسا ہی ان کو پہناؤ اور نہ ان کو مارو اور نہ ہی ان کو بُرا کہو۔

بَاب فِي ضَرْبِ النِّسَاءِ

باب: عورتوں کو مارنا

۳۷۸ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فَإِنْ خِفْتُمْ نُشُوزَهُنَّ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي النِّكَاحَ۔

۳۷۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' علی بن زید' حضرت ابی حرہ الرقاشی اپنے چچا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم لوگ عورتوں کی نافرمانی کا اندیشہ کرو تو ان کے ساتھ سونا ترک کر دو۔ حماد نے کہا کہ ہمبستری میں (یعنی ان سے ان کی اصلاح تک ہمبستری چھوڑ دو)۔

۳۷۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي خَلَفٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَأَطَافَ بِآلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولَئِكَ بِخِيَارِكُمْ۔

۳۷۹: ابن ابی خلف' احمد بن عمرو بن السرح' سفیان زہری' عبد اللہ بن عبد اللہ' ابن السرح' عبید اللہ بن عبد اللہ' حضرت ایاس بن عبد اللہ ابن ابی ذباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کی بندیوں کو نہ مارو (یعنی بیویوں کو) اتنے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ بیویاں اپنے شوہروں پر حاوی ہوگئیں۔ تو آپ نے ان کو مارنے اور تنبیہ کی اجازت دی پھر بہت سی خواتین نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی خدمت میں آئیں اور اپنے شوہروں کی شکایات پیش کرنے لگیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ محمد ﷺ کی بیویوں کے پاس بہت سی خواتین اپنے شوہروں کی شکایات بیان کرتی ہیں اور فرمایا کہ تم میں ایسے مرد اچھے نہیں ہیں۔

نیک خاوند:

حاصل حدیث یہ ہے کہ جو لوگ بلاوجہ شرعی اپنی بیویوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں ان سے معمولی معمولی بات میں جھگڑا کرتے ہیں وہ نیک مرد نہیں ہیں بلکہ وہی لوگ نیک وصالح ہیں کہ جو حدودِ شرع میں رہ کر بیویوں کو راضی خوشی رکھتے ہیں۔ مزید تفصیل ''مثالی سیریز بالخصوص مثالی شوہر'' میں ملاحظہ کریں جو ''مکتبۃ العلم'' نے خوبصورت کمپیوٹر کمپوزنگ پر شائع کی ہے۔

۳۸۰: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

۳۸۰ : زہیر بن حرب' عبد الرحمٰن بن مہدی' ابو عوانہ' داؤد بن عبد اللہ

بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُسْلِيِّ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ۔

الاودی' عبدالرحمٰن' اشعث بن قیس' حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی بیویوں کو مارنے میں انسان سے کوئی سوال نہیں کیا جائے گا۔

قصوروار بیوی کو مارنا:

حاصل حدیث یہ ہے کہ اگر بیوی کولائق سزا کام کے مرتکب ہونے کی وجہ سے سخت تنبیہ کرے یا مارے تو عنداللہ اس سے باز پرس نہیں ہوگی لیکن اگر معمولی کوتاہی سرزد ہوجانے پر اس کے ساتھ مار پیٹ کی گئی تو یہ عمل سخت گناہ ہے ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ عورت بائیں پسلی سے پیدا کی گئی ہے اس کو زیادہ سیدھا کرو گے تو پسلی ٹوٹ جائے گی اس لئے معمولی کوتاہی پر معاف کرنا ہی بہتر ہے۔

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ غَضِّ الْبَصَرِ

باب: نگاہ (نظر) نیچی کرنے کا بیان

۳۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَظْرَةِ الْفَجْأَةِ فَقَالَ اصْرِفْ بَصَرَكَ۔

۳۸۱: محمد بن کثیر' سفیان' یونس بن عبید' عمرو بن سعید' ابی زرعہ' حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ عورت پر اچانک نگاہ پڑ جائے تو کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی نگاہ (نامحرم عورت) سے ہٹالو۔

غیرمحرم کی طرف نگاہ ڈالنا:

مطلب یہ ہے کہ اگر بلا ارادہ نامحرم عورت پر نگاہ پڑ جائے تو شرعاً اس پر گرفت نہیں البتہ دوبارہ اس کی جانب نہ دیکھے بلکہ نگاہ دوسری جانب کرلے پھر اگر دوبارہ جان بوجھ کر شہوت کی نگاہ سے دیکھے گا تو گناہ کبیرہ مرتکب ہوگا۔

۳۸۲: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْإِيَادِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ۔

۳۸۲: اسماعیل بن موسیٰ' شریک' ابی ربیعہ الایادی' حضرت ابن ابی بریدہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا اے علی! نگاہ کے پیچھے نگاہ نہ ڈال کیونکہ پہلی نگاہ تمہارے لئے درست ہے اور دوسری نگاہ ڈالنا جائز نہیں۔

نامحرم پر نگاہ ڈالنا:

یعنی کسی نامحرم پر ایک مرتبہ نگاہ پڑ گئی تو ہرگز دوبارہ نگاہ نہ ڈالو کیونکہ پہلی نگاہ بلا ارادہ پڑی اس پر مواخذہ نہیں البتہ قصداً دوسری نگاہ ڈالنا گناہ ہے۔

۳۸۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ

۳۸۳: مسدد' ابوعوانہ' اعمش' ابووائل' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے

الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ لِتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّمَا يَنْظُرُ اِلَيْهَا۔

مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک عورت دوسری عورت سے اپنا جسم نہ لگائے پھر وہ عورت اپنے شوہر سے اس کی شکل صورت بیان کرے کہ گویا وہ شوہر اس عورت کو دیکھ رہا ہے۔

شریعت کی احتیاط:

جب ایک عورت دوسری عورت کی تکلیف و راحت کی باتیں اپنے شوہر سے کرے گی تو ہوسکتا ہے شوہروں کے دِل میں اس غیر عورت کا اشتیاق پیدا ہو پھر نا معلوم کیا کیا فتنہ پیدا ہو اس لئے شریعت نے نامحرم کے تذکرہ سے منع فرمایا۔

۳۸۴ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى امْرَاَةً فَدَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَصْحَابِهِ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُقْبِلُ فِي صُوْرَةِ شَيْطَانٍ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَاْتِ اَهْلَهُ فَاِنَّهُ يُضْمِرُ مَا فِي نَفْسِهِ۔

۳۸۴: مسلم بن ابراہیم' ہشام' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا پھر آپ حضرت زینب بنت جحش کے پاس تشریف لے گئے اور آپ نے ان سے ہمبستری کی پھر باہر تشریف لائے اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ عورت شیطان کی شکل وصورت میں سامنے آتی ہے تو جس شخص کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آئے وہ اپنی بیوی سے ہمبستری کر لے جو وسوسہ اس کے قلب میں پیدا ہوا ہے وہ ختم ہو جائے گا۔

۳۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهُ۔

۳۸۵: محمد بن عبید' ابن ثور' معمر' ابن طاوس' ان کے والد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے کسی قسم کا گناہ نہیں دیکھا مگر جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کے مقدر میں زنا کا جس قدر حصہ تحریر کر دیا ہے وہ شخص اتنا لازمًا پائے گا تو آنکھوں کا زنا (غیر محرم کو شہوت کی نگاہ سے) دیکھنا اور زبان کا زنا (غیر محرم کی شہوت سے) گفتگو کرنا ہے اور انسان کے نفس میں خواہش پیدا ہوتی ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

۳۸۶ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ فَزِنَاهُمَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلَانِ تَزْنِيَانِ فَزِنَاهُمَا الْمَشْيُ وَالْفَمُ يَزْنِي فَزِنَاهُ الْقُبَلُ۔

۳۸۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سہیل بن ابی صالح' ابی صالح' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے البتہ اس روایت میں اس طرح ہے کہ ہر شخص کے لئے زنا کے لئے اس کا حصہ متعین ہے اور دونوں ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں ان کا زنا پکڑنا ہے اور دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں ان کا زنا چلنا ہے اور منہ بھی زنا کرتا ہے اور اس کا زنا نامحرم کا بوسہ لینا ہے۔

ہر ایک عضو کا زنا:

انسان کا ہر ایک عضو مرتکب زنا ہوتا ہے مثلاً ہاتھوں کا زنا نامحرم کو چھونا اس کے اعضاء کا بوسہ لینا وغیرہ اور پاؤں کا زنا یہ ہے کہ زنا کے لئے چلنا قدم بڑھانا شریعت نے ان چیزوں سے بھی سختی سے بچنے کا حکم فرمایا کیونکہ یہ کام ارتکاب زنا کا سبب بن سکتے ہیں۔

۳۸۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَالْأُذُنُ زِنَاهَا الِاسْتِمَاعُ۔

۳۸۷: قتیبہ لیث' ابن عجلان' قعقاع بن حکیم' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ کانوں کا زنا (نامحرم کا تذکرہ) سننا ہے۔

بَاب فِي وَطْءِ السَّبَايَا

باب: قیدی عورتوں سے ہمبستری کرنا

۳۸۸: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعْثًا إِلَى أَوْطَاسَ فَلَقُوا عَدُوَّهُمْ فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا فَكَأَنَّ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنْ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنْ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ أَيْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ۔

۳۸۸: عبیداللہ بن عمر بن میسرہ' یزید بن زریع' سعید' قتادہ' صالح ابوخلیل' ابوعلقمہ الہاشمی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے روز (ایک مقام) اوطاس کی جانب لشکر روانہ فرمایا۔ اہل لشکر دشمن کو جا پہنچے ان سے آمادہ جنگ ہوئے اور ان پر غالب آ گئے اور ان کی عورتوں کو پکڑ لیا تو بعض حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان خواتین سے ہمبستری کرنا جائز نہیں سمجھا کیونکہ ان خواتین کے کافر شوہر موجود تھے اس پر ربّ قدوس نے آیت کریمہ: وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ الخ نازل فرمائی۔

کفار کی عورتوں سے ہمبستری:

مذکورہ بالا آیت کریمہ کا مفہوم یہ ہے کہ تم لوگوں پر شوہر والی عورتیں حرام ہیں لیکن جن خواتین کے تم مالک بن جاؤ یعنی جہاد میں جو عورتیں پکڑی جائیں تو ان سے ہمبستری درست ہے اگر چہ وہ عورتیں شوہر والیاں ہوں ان کی عدت پوری ہونے پر ان سے تعلق زن وشو درست ہے۔ واضح رہے کہ مذکورہ مسئلہ تفصیل طلب ہے کتب فقہ میں اس قسم کے مسائل کی مفصل بحث کی گئی ہے حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اردو میں حیلہ ناجزہ نامی کتاب اور مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے جواہر الفقہ جلد دوم میں اس پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔

خلاصۃ الباب: یہ بات متفق علیہ ہے کہ شوہر والیاں جب اپنے شوہروں کے بغیر گرفتار کی جائیں تو اپنے شوہروں سے ان کا نکاح ختم ہو جاتا ہے اور مالک کے لیے ان سے صحبت کرنا حلال ہو جاتا ہے لیکن پھر فسخ نکاح میں اختلاف ہے ائمہ ثلاثہ امام مالک

امام شافعی اور امام احمد ؒ کے نزدیک فسخ نکاح کا سبب گرفتار ہونا ہے جب کہ امام ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک فسخ کا سبب دارین کا اختلاف ہے یعنی دارالسلام اور دارالکفر۔ ان حضرات کا استدلال حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت سے ہے کہ غزوہ اوطاس کے موقعہ پر جو عورتیں گرفتار کی گئی تھیں ان کے شوہران کے ساتھ تھے اس لیے وطنیت کا اختلاف نہ ہوا جس میں یہ الفاظ ہیں لیکن حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت یہ ترمذی میں ہے اس سے حنفیہ کے مسلک کی تائید ہوتی ہے اس لیے کہ اس میں یہ الفاظ آئے ہیں ولین ازواج افی قومین۔ کہ ان گرفتار شدہ خواتین شوہروں کی قوم میں ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کے ساتھ نہ تھے لہٰذا وطنیت کا اختلاف سبب ہوا پہلے نکاح کے فسخ کا۔

۳۸۹: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى امْرَأَةً مُجِحًّا فَقَالَ لَعَلَّ صَاحِبَهَا أَلَمَّ بِهَا قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ وَكَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ۔

۳۸۹: نفیلی' مسکین' شعبہ' یزید' عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر' حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ میں ایک خاتون کو پورے ایام سے حاملہ دیکھا تو آپ نے فرمایا شاید اس کے مالک نے اس سے ہمبستری کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا میں نے یہ چاہا کہ اس شخص پر ایسی لعنت بھیجوں کہ جو قبر تک اسکے ہمراہ جائے اسکا لڑکا کس طرح اسکا وارث ہوگا اور کس طرح وہ اجنبی شخص کی اولاد کو اپنے ساتھ ملائے گا اور کس طرح اس سے خدمت لے گا؟

۳۹۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ فِي سَبَايَا أَوْطَاسَ لَا تُوطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً۔

۳۹۰: عمرو بن عون' شریک' قیس بن وہب' ابوالوداک' حضرت سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اوطاس کے قیدیوں کے سلسلہ میں فرمایا کہ کسی حاملہ عورت سے ہمبستری نہ کی جائے جب تک کہ اس کے ہاں ولادت نہ ہو اور نہ کسی غیر حاملہ سے ہمبستری کی جائے جب تک اس کو حیض نہ آ جائے۔

۳۹۱: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَامَ فِينَا خَطِيبًا قَالَ أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ لَكُمْ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْقِيَ مَاءَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ

۳۹۱: نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' یزید بن ابی حبیب' ابی مرزوق' حنش صنعانی' حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ہم لوگوں کے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ میں تم لوگوں سے صرف وہی بات کہتا ہوں کہ جو میں نے حضور اکرم ﷺ سے غزوۂ حنین کے روز سنی ہے آنحضرت ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے روز پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ اپنا پانی غیر شخص کے کھیت میں ڈالے (یعنی دوسرے شخص سے جس عورت کو حمل ٹھہر گیا ہو اس سے ہمبستری کرے) اور جو

يَعْنِي إِتْيَانَ الْحَبَالَى وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَقَعَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَبِيعَ مَغْنَمًا حَتَّى يُقْسَمَ۔

شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے یہ درست نہیں کہ قید میں گرفتار کی ہوئی عورت سے ہمبستری کرے جب تک کہ اس عورت کا رحم صاف نہ ہو جائے (یعنی اس کو حیض نہ آ جائے) اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے روز پر ایمان رکھتا ہو اس کو یہ جائز نہیں کہ وہ مالِ غنیمت تقسیم ہونے سے قبل اس کو فروخت کر دے۔

۳۹۲ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا بِحَيْضَةٍ زَادَ فِيهِ بِحَيْضَةٍ وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ زَادَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْحَيْضَةُ لَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ۔

۳۹۲: سعید بن منصور' ابو معاویہ' ابن اسحٰق سے اسی طریقہ پر مروی ہے کہ جب تک وہ عورت ایک حیض سے رحم کی صفائی نہ کر لے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ شخص غنیمت میں حاصل شدہ جانور پر سوار ہو کر اس کو کمزور اور لاغر کر کے پھر مالِ غنیمت میں نہ ملائے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو تو وہ غنیمت کا کوئی کپڑا پہن کر اس کو استعمال کر کے پھر اس مالِ غنیمت میں نہ شامل کرے ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ روایت میں لفظ "حَیْضَۃُ" کا اضافہ غیر محفوظ ہے۔

بَابٌ فِي جَامِعِ النِّكَاحِ

باب: متفرق احکامِ نکاح

۳۹۳ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً أَوِ اشْتَرَى خَادِمًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَإِذَا اشْتَرَى بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهِ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ أَبُو سَعِيدٍ ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ۔

۳۹۳: عثمان بن ابی شیبہ' عبداللہ بن سعید' ابو خالد' ابن عجلان' عمرو بن شعیب' شعیب' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی خاتون سے نکاح کرے یا کوئی باندی خریدے تو اس طرح کہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا یعنی اے اللہ میں اس کی بھلائی کا طلبگار ہوں اور اس کے مزاج کی بھلائی چاہتا ہوں کہ جس کو آپ نے بنایا اور میں اس کے شر سے اور اس کے مزاج کے شر سے کہ جس کو آپ نے بنایا آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور جب کوئی شخص کسی اُونٹ کی خریداری کرے تو اُونٹ کے کوہان کی اُونچائی پر ہاتھ رکھے اور یہی دُعا مانگے ایک روایت میں بواسطہ ابوسعید یہ اضافہ ہے کہ پھر اس بیوی یا باندی کی پیشانی پکڑ کر اللہ تعالیٰ سے خیر و برکت کی دُعا مانگے۔

۳۹۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا۔

۳۹۴: محمد بن عیسیٰ' جریر' منصور' سالم' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کرنے کا قصد کرے تو یہ دُعا مانگے: اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی اے اللہ ہم کو شیطان ملعون سے دور رکھ اور شیطان کو اس شے (یعنی ہونے والے بچہ) سے دور رکھ جو کہ آپ نے ہم کو عطا فرمائی۔ پھر اگر ان دونوں (شوہر بیوی) کے مقدر میں بچہ ہوگا تو اس کو کبھی شیطان نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

۳۹۵ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا۔

۳۹۵: ہناد' وکیع' سفیان' سہیل بن ابی صالح' حارث بن مخلد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی بیوی کے پاخانہ کے مقام میں دخول کرے وہ ملعون شخص ہے۔

۳۹۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ إِنَّ الْيَهُودَ يَقُولُونَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ فِي فَرْجِهَا مِنْ وَرَائِهَا كَانَ وَلَدُهُ أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ۔

۳۹۶: ابن بشار' عبدالرحمٰن' سفیان' حضرت محمد بن المنکدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ یہودی کہتے تھے کہ انسان جس وقت شرم گاہ میں عورت کی پشت کی جانب سے ہمبستری کرتا ہے تو اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے اس پر ربّ قدوس نے یہ آیت کریمہ: نِسَآئُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ نازل فرمائی۔

بیوی سے ہمبستری کے طریقے:

آیت مذکورہ کا ترجمہ یہ ہے کہ اے لوگو! تمہاری عورتیں یعنی بیویاں تمہاری کھیتی ہیں تم لوگ جس طریقہ پر چاہو کھیتی کرو۔ مراد یہ ہے کہ چاہے کھڑے ہو کر بیوی سے ہمبستری کرو یا بیٹھ کر یا اس کو چت لٹا کر یا کروٹ سے البتہ اس کے پاخانہ کے مقام میں ہرگز دخول نہ کرو۔

۳۹۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ أَوْهَمَ إِنَّمَا كَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ أَهْلُ وَثَنٍ مَعَ هَذَا الْحَيِّ مِنَ

۳۹۷: عبدالعزیز بن یحییٰ' ابوالاصبغ' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' ابان بن صالح' مجاہد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مغفرت فرمائے کہ ان کو وہم لاحق ہو گیا (کہ عورت سے پاخانہ کے راستہ میں بھی دخول درست ہے) بلکہ اصل واقعہ اس طرح ہے کہ انصار کا ایک قبیلہ بت پرستی کرتا تھا ان لوگوں کے ہمراہ اہل یہود کا ایک قبیلہ تھا جو کہ اہلِ کتاب تھے اور وہ یہود انصاری حضرات

يَهُودَ وَهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ وَكَانُوا يَرَوْنَ لَهُمْ فَضْلًا عَلَيْهِمْ فِي الْعِلْمِ فَكَانُوا يَقْتَدُونَ بِكَثِيرٍ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ مِنْ أَمْرِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَأْتُوا النِّسَاءَ إِلَّا عَلَى حَرْفٍ وَذَٰلِكَ أَسْتَرُ مَا تَكُونُ الْمَرْأَةُ فَكَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ أَخَذُوا بِذَٰلِكَ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ يَشْرَحُونَ النِّسَاءَ شَرْحًا مُنْكَرًا وَيَتَلَذَّذُونَ مِنْهُنَّ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنْهُمُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَهَبَ يَصْنَعُ بِهَا ذَٰلِكَ فَأَنْكَرَتْهُ عَلَيْهِ وَقَالَتْ إِنَّمَا كُنَّا نُؤْتَى عَلَى حَرْفٍ فَاصْنَعْ ذَٰلِكَ وَإِلَّا فَاجْتَنِبْنِي حَتَّى شَرِيَ أَمْرُهُمَا فَبَلَغَ ذَٰلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ أَيْ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ يَعْنِي بِذَٰلِكَ مَوْضِعَ الْوَلَدِ۔

سے اپنے کو افضل سمجھتے تھے کیونکہ یہود کے پاس (تورات وغیرہ کا) علم تھا (اور انصاری لوگ بتوں کی پوجا کرنے والے تھے) تو بہت سے اُمور میں انصار' یہود کی اتباع کرتے تھے اور ایک چیز یہ بھی تھی کہ یہود اپنی بیویوں سے ایک طریقہ کے علاوہ کسی اور طریقہ سے ہمبستری نہیں کرتے تھے یعنی عورت کو چت لٹا کر شوہر اس سے ہمبستری کرتا تھا اور اس طریقہ سے ہمبستری کرنے میں عورت کی شرم گاہ چھپی رہتی ہے تو انصار اس چیز میں بھی یہود کی تقلید کرتے تھے اور قریش لوگ اپنی بیویوں سے مختلف النوع طریقوں سے ہمبستری سے لطف اندوز ہوتے کبھی آگے کی جانب سے اور کبھی پیچھے کی جانب سے اور کبھی اس کو چت لٹا کر۔ جب مہاجرین مدینہ منورہ پہنچے تو ان میں سے ایک شخص نے ایک انصاری عورت سے شادی کی اور اپنے رسم ورواج کے مطابق عورت سے ہمبستری کرنے لگا۔ اس عورت نے ناگواری کا اظہار کیا اور کہا کہ ہماری برادری میں ایک ہی طریقہ پر ہمبستری ہوتی ہے تم بھی اسی طریقہ پر ہمبستری کرو ورنہ مجھ سے تم علیحدگی اختیار کرلو پھر ان دونوں کا یہ نزاع مشہور ہوگیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک معاملہ پہنچا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: نِسَائُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ یعنی سامنے سے ہمبستری کرو یا پیچھے سے آ کر یا چت لٹا کر لیکن دخول اسی جگہ پر کرو جہاں سے ولادت ہوتی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک بھول:

ائمہ اربعہ اور جمہور کا اس پر اجماع ہے کہ عورت سے پاخانہ کی جگہ دخول کرنا حرام ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اجتہادی غلطی ہوگئی کہ وہ پاخانہ کی جگہ دخول کو درست سمجھے اس وجہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی غلطی کو مذکورہ بالا حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صاف صاف بیان فرمادیا کیونکہ کھیتی وہی جگہ کہلاتی ہے کہ جہاں سے ولادت ہوتی ہے نہ پاخانہ کی جگہ۔ يحرم اتيان النساء في ادبارهن و بان الاحاديث الواردة فى هذا الباب كلها ضعيفة الخ [بذل المجهود ص ۳۵۸' ج۳] نیز صاحب بذل فرماتے ہیں: فان الوطى فى الدبر محرم فى جميع الاديان [بذل المجهود صح ۲۵۹' ج۳] اور آیت کریمہ: وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ میں جس سوال کے بارے میں فرمایا گیا ہے وہ سوال کرنے والے صاحب حضرت ثابت بن الدحداح رضی اللہ عنہ ہیں جیسا کہ صاحب بذل فرماتے ہیں: ان الذى ساول اولا عن ذالك هو ثابت بن ابو خدرج۔ الخ [بذل المجهود ص ۲۵۹' ج ۲]

بَابٌ فِي إِتْيَانِ الْحَائِضِ وَمُبَاشَرَتِهَا

باب: حائضہ عورت سے ہمبستری کرنا

٣٩٨ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الْيَهُودَ كَانَتْ إِذَا حَاضَتْ مِنْهُمُ امْرَأَةٌ أَخْرَجُوهَا مِنَ الْبَيْتِ وَلَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبَيْتِ فَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَاصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ غَيْرَ النِّكَاحِ فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يُرِيدُ هٰذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمَا فَظَنَنَّا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا۔

٣٩٨: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہود میں جس وقت کسی عورت کو حیض آتا تو وہ لوگ اس عورت کو گھر سے باہر کر دیتے نہ اس کے ہمراہ کھاتے نہ پیتے نہ ایک گھر میں رہتے۔ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ نازل فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خواتین کو جس وقت حیض آئے تو ان کو گھروں میں رکھو اور ہمبستری کے علاوہ سب کچھ کر سکتے ہو۔ یہود نے کہا کہ یہ شخص (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) چاہتا ہے کہ ایسی کوئی بات باقی نہ رہے کہ جس میں وہ ہمارے خلاف نہ کریں تو اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہودی لوگ اس طرح کہتے ہیں کہ تو کیا ہم لوگ بحالت حیض' خواتین سے ہمبستری نہ کریں؟ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا یہاں تک کہ ہم لوگ یہ سمجھے کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں پر غصہ آ گیا پھر وہ دونوں نکل کر چلے گئے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی تحفہ دودھ کا پیش ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلانے کے لئے بھیجا جب ہم لوگ سمجھ سکے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر غصہ نہیں ہوئے تھے (بلکہ یہود پر غصہ ہوئے)۔

یہود کی خباثت نفس:

آپ ﷺ کی ناراضگی دراصل یہودیوں پر تھی کیونکہ یہودیوں نے احکامِ الٰہی میں اپنی مرضی سے تبدیلی کر رکھی تھی اور یہودی مسلمانوں کو صحیح راستہ پر چلتا دیکھ کر اس کو اپنی مخالفت پر محمول کرتے تھے۔

٣٩٩ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسًا الْهَجَرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ

٣٩٩: مسدد' یحییٰ' جابر بن صبح' خلاس' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی تھیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک کپڑا اوڑھ کر رات گزارتے تھے اور میں اس وقت حائضہ ہوتی۔ اگر آپ ﷺ کے بدن کو کچھ لگ جاتا تو آپ ﷺ اسی جگہ کو دھو لیتے نہ کہ اس سے زیادہ اور اگر آپ ﷺ کے کسی کپڑے کو کچھ لگ جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا

وَلَمْ يَعْدُهُ وَإِنْ أَصَابَ تَعْنِي ثَوْبَهُ مِنْهُ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ وَصَلَّى فِيهِ۔

ہی کپڑا پاک کر لیتے اس سے زیادہ نہیں۔ پھر آپ ﷺ اس میں نماز ادا فرماتے۔

حائضہ کے ساتھ آرام کرنا:

مذکورہ حدیث سے حائضہ کے ہمراہ سونا' آرام کرنا جائز معلوم ہوتا ہے لیکن یہ اس صورت میں ہے جبکہ زیر ناف' گھٹنے تک عورت کے جسم پر کوئی کپڑا چادر وغیرہ ہو۔

۴۰۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا۔

۴۰۰: محمد بن العلاء' مسدد' حفص' شیبانی' عبد اللہ بن شداد' ان کی خالہ حضرت میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب اپنی کسی زوجہ مطہرہ سے ہمبستری کرنے کا قصد فرماتے اور وہ بیوی حیض سے ہوتیں تو آپ ﷺ ان کو تہہ بند باندھنے کا حکم فرماتے پھر آپ ﷺ ان بیوی سے مساس کرتے اور ان کو چھوتے۔

عمل نبوی ﷺ:

مذکورہ حدیث میں ہمبستری سے مراد جماع نہیں ہے بلکہ بیوی سے لپٹنا اور چھونا وغیرہ مراد ہے واضح رہے کہ اگر انسان کو اپنے نفس پر قابو ہو تو حائضہ سے لپٹ سکتا ہے ورنہ بچنا اولیٰ ہے۔

بَاب فِي كَفَّارَةِ مَنْ أَتَى حَائِضًا

باب: اگر بحالتِ حیض ہمبستری کر لی تو کیا کفارہ ادا کرے؟

۴۰۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ۔

۴۰۱: مسدد' یحییٰ' شعبہ' سعید' الحکم' عبدالحمید بن عبدالرحمٰن' مقسم' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بیوی سے بحالتِ حیض ہمبستری کرے (یعنی جماع کرے) تو وہ شخص ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ کرے۔

۴۰۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا أَصَابَهَا فِي الدَّمِ فَدِينَارٌ وَإِذَا أَصَابَهَا فِي انْقِطَاعِ الدَّمِ فَنِصْفُ دِينَارٍ۔

۴۰۲: عبدالسلام بن مطہر' جعفر بن سلیمان' علی بن الحکم بنانی' ابوالحسن جزری' مقسم' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب بیوی سے خون جاری ہونے کے وقت (یعنی جب حیض شدت سے جاری ہو) صحبت کرے تو وہ شخص ایک دینار صدقہ کرے اور جب حیض کا خون بند ہونے کے وقت (مگر غسل کرنے سے پہلے) جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ

۴۰۳ : حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ذُكِرَ ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِي الْعَزْلَ قَالَ فَلِمَ يَفْعَلُ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلُ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَتْ مِنْ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ إِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد قَزَعَةُ مَوْلَى زِيَادٍ۔

باب: عزل کے احکام

۴۰۳: اسحٰق بن اسماعیل الطالقانی' سفیان' ابن ابی نجیح' مجاہد' قزعہ' ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عزل کا تذکرہ کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ کیوں عزل کرتے ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ عزل نہ کرو کیونکہ جس جان کو پیدا ہونا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پیدا کرے گا۔ابوداؤد نے فرمایا کہ قزعہ زیاد کے آزاد کردہ غلام کا نام ہے۔

عزل کیا ہے؟

عزل یہ ہے کہ جب مرد عورت سے جماع کرے تو بوقت انزال' عضو مخصوص کو باہر نکال کر انزال کرے آزاد عورت کے حق میں عزل منع ہے واضح رہے کہ ایسا کوئی طریقہ اختیار کرنا کہ جس سے ولادت کا سلسلہ بند ہو جائے جیسے کہ آج کل آپریشن رحم کا کرا لینا یا نس بندی کرانا یہ حرام ہے البتہ اگر عورت اس قدر کمزور ہو کہ ولادت سے جان جانے کا اندیشہ ہو یا کوئی اور سخت مجبوری ہو تو عارضی طور پر مانع حمل دوا کی گنجائش ہے۔ تفصیل کے لئے ''ضبط ولادت'' مطالعہ فرمائیں۔

۴۰۴ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ رِفَاعَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارِيَةً وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ وَأَنَا أُرِيدُ مَا يُرِيدُ الرِّجَالُ وَإِنَّ الْيَهُودَ تُحَدِّثُ أَنَّ الْعَزْلَ مَوْئُودَةُ الصُّغْرَى قَالَ كَذَبَتْ يَهُودُ لَوْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَخْلُقَهُ مَا اسْتَطَعْتَ أَنْ تَصْرِفَهُ۔

۴۰۴: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان' رفاعہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ایک باندی ہے اور میں اس باندی سے عزل کرتا ہوں کیونکہ اس سے حمل ٹھہر جانے کو میں مکروہ خیال کرتا ہوں لیکن شہوتِ نفسانی کی بنا پر باندی سے جماع بھی کرنا ضروری ہوتا ہے اور بلاشبہ یہودی کہتے ہیں کہ انزال شرم گاہ سے باہر کرنا یہ کم درجہ کا زندہ درگور کرنا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی جھوٹے ہیں اگر اللہ تعالیٰ اس بچہ کو پیدا کرنا چاہے تو تو اس کو پیدا ہونے سے روک نہیں سکتا۔

زندہ درگور کرنا:

عرب میں دستور تھا کہ غربت کے اندیشہ سے لڑکی کو زندہ گاڑ دیتے تھے۔اس کو شریعت میں ''واؤ جلی'' کہتے ہیں اور ایک ''واؤ خفی'' کہلاتا ہے یہ بھی زندہ درگور کرنے کی ایک قسم ہے۔عزل کرنا یا مانع ولادت کوئی دوا استعمال کرنا یہ بھی زندہ درگور کرنے کی ایک قسم ہے اگر چہ ہلکے درجہ کی ہے۔شرعاً یہ بھی منع ہے جیسے کہ آج کل نرودھ (Condom or French Leather) وغیرہ استعمال کرنا اسکی بھی ممانعت ہے کیونکہ اس میں نطفہ کو ضائع کرنا ہے جو کہ سخت گناہ ہے۔ تفصیل کیلئے ضبط ولادت کے احکام دیکھ لیں۔

۴۰۵ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْفِدَاءَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ ثُمَّ قُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ۔

۴۰۵: قعنبی' مالک' ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن' محمد بن یحییٰ بن حبان' ابن محیریز سے روایت ہے کہ ہم لوگ مسجد میں داخل ہوئے ہم نے وہاں پر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو ہم لوگ ان کے پاس بیٹھ گئے اور ان سے عزل کرنے کے سلسلہ میں حکم شرع دریافت کیا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگ غزوۂ بنی المصطلق میں حضور اکرم ﷺ کے ہمراہ نکلے تو ہم لوگوں نے وہاں پر عرب کے قیدی دیکھے یعنی غلام' باندی جو کہ گرفتار ہو کر آئے تھے تو ہم لوگوں نے ان عورتوں کو حاصل کرنا چاہا کیونکہ عورت کے بغیر رہنا ہم لوگوں پر دُشوار تھا اور حاملہ ہو جانے کے خوف سے ان عورتوں سے ہم لوگوں نے عزل کرنے کا ارادہ کیا پھر ہم لوگوں نے کہا کہ ہمارے درمیان حضور اکرم ﷺ تشریف فرما ہیں تو ہم لوگ آپ ؐ سے دریافت کئے بغیر عزل کر سکتے ہیں؟ چنانچہ ہم لوگوں نے حضور اکرم ﷺ سے حکم دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ عزل نہ کیا کرو کیونکہ قیامت تک جو جان پیدا ہونی ہے وہ لازماً پیدا ہو گی۔

۴۰۶ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ لِي جَارِيَةً أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا قَالَ فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَمَلَتْ قَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

۴۰۶: عثمان بن ابی شیبہ' فضل بن دکین' زہیر' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے پاس ایک باندی ہے میں اس سے جماع کرتا ہوں اور میں اس کے حمل قرار پانے کو برا سمجھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا دل چاہے تو تم اس باندی سے عزل کرو اس کی تقدیر میں جو ہو گا وہ پیدا ہو گا اس کے بعد ایک عرصہ دراز کے بعد وہ شخص پھر خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ وہ باندی تو حاملہ ہو گئی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تم کو پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ جو کچھ اس کے مقدر میں ہو گا وہ ضرور پیدا ہو گا (اس لئے اس طرح کی تدابیر بے کار ہیں)۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذِكْرِ الرَّجُلِ مَا يَكُونُ مِنْ إِصَابَتِهِ أَهْلَهُ

شوہر کا بیوی کی ہمبستری کی حالت دوسروں سے کہنا یا بیوی کا شوہر کی ہمبستری کی کیفیت دوسروں سے بیان کرنا مکروہ ہے

۴۰۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا

۴۰۷: مسدد' بشر' الجریری (دوسری سند) مؤمل' اسماعیل (تیسری سند)

الْجُرَيْرِيُّ ح و حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ كُلُّهُمْ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ طُفَاوَةَ قَالَ تَثَوَّيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ بِالْمَدِينَةِ فَلَمْ أَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَشَدَّ تَشْمِيرًا وَلَا أَقْوَمَ عَلَى ضَيْفٍ مِنْهُ فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ يَوْمًا وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ لَهُ وَمَعَهُ كِيسٌ فِيهِ حَصًى أَوْ نَوًى وَأَسْفَلَ مِنْهُ جَارِيَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ وَهُوَ يُسَبِّحُ بِهَا حَتَّى إِذَا أَنْفَدَ مَا فِي الْكِيسِ أَلْقَاهُ إِلَيْهَا فَجَمَعَتْهُ فَأَعَادَتْهُ فِي الْكِيسِ فَدَفَعَتْهُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ بَيْنَا أَنَا أُوعَكُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ مَنْ أَحَسَّ الْفَتَى الدَّوْسِيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ ذَا يُوعَكُ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ يَمْشِي حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيَّ فَقَالَ لِي مَعْرُوفًا فَنَهَضْتُ فَانْطَلَقَ يَمْشِي حَتَّى أَتَى مَقَامَهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ وَمَعَهُ صَفَّانِ مِنْ رِجَالٍ وَصَفٌّ مِنْ نِسَاءٍ أَوْ صَفَّانِ مِنْ نِسَاءٍ وَصَفٌّ مِنْ رِجَالٍ فَقَالَ إِنْ أَنْسَانِي الشَّيْطَانُ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِي فَلْيُسَبِّحِ الْقَوْمُ وَلْيُصَفِّقِ النِّسَاءُ قَالَ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْسَ مِنْ صَلَاتِهِ شَيْئًا فَقَالَ مَجَالِسَكُمْ مَجَالِسَكُمْ زَادَ مُوسَى هَا هُنَا ثُمَّ حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ

موسیٰ، حماد، الجریری، ابی نضرہ سے روایت ہے کہ مجھ سے (قبیلہ) طفاوہ میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ میں حضرت ابوہریرہؓ کے یہاں مہمان ہوا تو میں نے حضور اکرمؐ کے اصحاب میں سے عبادت اور مہمان نوازی میں اس قدر مستعد کسی کو نہیں دیکھا کہ جس قدر ابوہریرہؓ کو دیکھا۔ میں ایک روز ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور ابوہریرہؓ ایک تخت پر تشریف فرما تھے ایک تھیلی (ہاتھ میں) لئے ہوئے کہ جس میں کنکریاں یا گٹھلیاں بھری ہوئی تھیں اور نیچے ایک سیاہ رنگ کی باندی بیٹھی ہوئی تھی۔ ابوہریرہؓ ان کنکریوں یا گٹھلیوں پر سبحان اللہ پڑھتے تھے جب تمام کنکریاں ختم ہو جاتیں تو وہ باندی ان کو جمع کر کے پھر ان کو تھیلی میں ڈال دیتی اور ان کو اٹھا کر دے دیتی (پھر وہ ان کنکریوں پر تسبیح پڑھنا شروع فرما دیتے) انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں اپنی حالت اور رسول اکرمؐ کی حدیث مبارک نہ بیان کروں۔ میں نے کہا ضرور۔ انہوں نے فرمایا ایک مرتبہ میں مسجد نبوی میں بخار میں لوٹ ہو رہا تھا کہ اتنے میں حضور اکرمؐ مسجد میں تشریف لائے آپؐ نے ارشاد فرمایا (قبیلہ) دوس کے نوجوان شخص کو کسی شخص نے دیکھا ہے آپؐ نے تین مرتبہ یہی فرمایا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ (قبیلہ دوس کے نوجوان یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) یہاں مسجد کے کونہ میں بخار میں لوٹ رہا ہے آپؐ میرے پاس تشریف لائے اور (محبت و شفقت سے) اپنا دست مبارک مجھ پر پھیرا اور پیار سے گفتگو فرمائی میں اٹھا آپؐ چل پڑے۔ یہاں تک کہ آپؐ اس جگہ پر پہنچے کہ جہاں پر آپ نماز پڑھا کرتے تھے اور آپؐ نے لوگوں کی جانب چہرۂ انور فرمایا اور آپؐ کے ہمراہ مردوں کی دو صفیں تھیں اور ایک صف خواتین کی تھی یا خواتین کی دو صفیں تھیں اور ایک صف مردوں کی تھی آپ نے ارشاد فرمایا اگر مجھے شیطان نماز میں بھلا دے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور خواتین ہاتھ پر ہاتھ ماریں۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر رسول اکرمؐ نے نماز ادا فرمائی اور آپ کو کسی جگہ بھول نہیں ہوئی۔ اس کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا تمام حضرات اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہو آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی پھر ارشاد فرمایا بعد حمد و صلوٰۃ، تم لوگوں کو معلوم ہو آپ

ثُمَّ اتَّفَقُوا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الرِّجَالِ فَقَالَ هَلْ مِنكُمُ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ فَأَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ وَأَلْقَى عَلَيْهِ سِتْرَهُ وَاسْتَتَرَ بِسِتْرِ اللَّهِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ يَجْلِسُ بَعْدَ ذَلِكَ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا فَعَلْتُ كَذَا قَالَ فَسَكَتُوا قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ هَلْ مِنكُنَّ مَنْ تُحَدِّثُ فَسَكَتْنَ فَجَثَتْ فَتَاةٌ قَالَ مُؤَمَّلٌ فِي حَدِيثِهِ فَتَاةٌ كَعَابٌ عَلَى إِحْدَى رُكْبَتَيْهَا وَتَطَاوَلَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَرَاهَا وَيَسْمَعَ كَلَامَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَتَحَدَّثُونَ وَإِنَّهُنَّ لَيَتَحَدَّثْنَهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا مَثَلُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا مَثَلُ ذَلِكَ مَثَلُ شَيْطَانَةٍ لَقِيَتْ شَيْطَانًا فِي السِّكَّةِ فَقَضَى مِنْهَا حَاجَتَهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ أَلَا وَإِنَّ طِيبَ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَلَمْ يَظْهَرْ لَوْنُهُ أَلَا إِنَّ طِيبَ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَلَمْ يَظْهَرْ رِيحُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَمِنْ هَا هُنَا حَفِظْتُهُ عَنْ مُؤَمَّلٍ وَمُوسَى أَلَا لَا يُفْضِيَنَّ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ وَلَا امْرَأَةٌ إِلَى امْرَأَةٍ إِلَّا إِلَى وَلَدٍ أَوْ وَالِدٍ وَذَكَرَ ثَالِثَةً فَأُنْسِيتُهَا وَهُوَ فِي حَدِيثِ مُسَدَّدٍ وَلَكِنِّي لَمْ أُتْقِنْهُ كَمَا أُحِبُّ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ الطُّفَاوِيِّ۔

مردوں کی جانب مخاطب ہوئے کہ کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جو اپنی بیوی کے پاس پہنچ کر دروازہ بند کر لیتا ہے اور وہاں پردہ ڈال لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پردہ میں چھپ جاتا ہے لوگوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے ارشاد فرمایا کہ پھر اسکے بعد وہ شخص لوگوں سے کہتا ہے کہ میں نے (بیوی سے) اس طرح اس طرح کیا۔ لوگ یہ بات سن کر خاموش ہو گئے۔ پھر آپ خواتین کی جانب مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایسی خاتون ہے جو دوسری خاتون سے ایسی ایسی باتیں نقل کرتی ہو (یعنی شوہر کے جماع کرنے کی کیفیت بیان کرتی ہو) یہ سن کر خواتین خاموش رہیں۔ اتنے میں ایک خاتون نے گھٹنے زمین پر رکھ کر خود کو اونچا کیا تا کہ آپ اس کو دیکھ لیں اور اس کی بات سن لیں۔ پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مرد بھی اس بات کا تذکرہ کرتے ہیں اور خواتین بھی اس بات کا تذکرہ کرتی ہیں (یعنی مرد بھی ایسے ہیں کہ جو بیوی سے جماع کی کیفیت کو دوسروں سے بیان کرتے ہیں) آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم لوگ واقف ہو کہ اس بات کی کیا مثال ہے اسکی مثال یہ ہے کہ ایک شیطان، دوسرے شیطان سے راستہ میں ملاقات کرے اور وہ اپنی خواہش نفسانی پوری کرے اور لوگ اسکو دیکھ رہے ہیں۔ باخبر ہو جاؤ کہ مردوں کی خوشبو یہ ہے کہ اسکی خوشبو معلوم ہو اور اس کا رنگ معلوم نہ ہو اور خواتین کی خوشبو وہ ہے کہ جس کا رنگ معلوم ہو لیکن اسکی خوشبو معلوم نہ ہو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مجھ کو مؤمل اور موسیٰ کے یہ الفاظ محفوظ ہیں کہ آپ نے فرمایا آگاہ رہو کہ کوئی مرد دوسرے مرد کے ہمراہ ایک بستر پر نہ سوئے نہ ہی ایک عورت دوسری کے ساتھ ایک بستر پر لیٹے مگر اپنے لڑکے یا والد کے ہمراہ اور میں تیسری کا تذکرہ بھول گیا وہ تذکرہ مسدد کی روایت میں ہے لیکن میری رائے میں غیر متقین ہے موسیٰ نے کہا حماد الجریری ابونضرۃ طفاوی۔

شوہر بیوی کے لئے خاص ہدایات:

شوہر کو اپنی بیوی کی ہمبستری کی کیفیت کو دوسروں سے بیان کرنا حرام ہے اور یہی حکم عورت کے لئے ہے اور حدیث بالا میں خوشبو لگانے کا مفہوم یہ ہے کہ عورت خوشبو لگا کر گھر سے باہر نہ نکلے کیونکہ ایسا کرنے سے اس کی طرف غیر محرم مرد متوجہ ہوں گے اور اس کا یہ عمل حرام کاری تک کا ذریعہ بن سکتا ہے البتہ عورت کے لئے گھر میں خوشبو وغیرہ لگانا درست ہے۔

اول کتاب الطلاق

بَاب تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الطَّلَاقِ

باب: احکام طلاق

بَاب فِيمَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا

باب: جو شخص کسی عورت کو شوہر سے برگشتہ کر دے

۴۰۸ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ۔

۴۰۸: حسن بن علی' زید بن حباب' عمار بن رزیق' عبداللہ بن عیسیٰ' عکرمہ' یحییٰ بن یعمر' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی عورت کو برگشتہ کر دے یعنی اس کے قلب میں شوہر کی طرف سے برائی پیدا کر دے یا غلام کو اس کے آقا کی طرف سے برگشتہ کر دے وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: طلاق کے لغوی معنی چھوڑنے کے ہیں۔ اصطلاح میں رشتہ نکاح ختم کرنے کو کہتے ہیں۔ جب کسی مسلمان کا کسی مسلمان عورت سے نکاح ہو جائے تو اس کے بعد زندگی بھر ایک دوسرے کو چاہنے اور نبھانے کی کوشش کرنی چاہئے بعض فریقین میں سے کسی کو طبعی طور پر کسی ایک کو دوسرے کی جانب سے کچھ ناگواری ہو جائے تو نفس کو سمجھا بجھا کر درگزر کر دینا اور ایک دوسرے کو منا لینا ضروری ہے۔ البتہ بعض مرتبہ ایسی مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں کی نباہ کے راستے ختم ہو جاتے ہیں امام ابوداؤدؒ نے سب سے پہلے جو باب قائم کیا ہے وہ یہ ہے کہ خاوند کے خلاف اسکی بیوی کو گمراہ کرنا یہ فعل انتہائی نازیبا ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ عورت کو بہکانا کہ تمہارے شوہر میں یہ عیب ہیں یا اس کو بہکانا کہ تم اس سے زیادہ مال کا مطالبہ کرو یہ فعل شنیع فرقت کا سبب بن سکتا ہے۔ اسی طرح دوسرے باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ عورت کا اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرنا بھی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے نیز سوکن کی طلاق کا مطالبہ کرنا ظلم میں شمار ہوتا ہے لہٰذا ایک اپنی مسلمان بہن کی حق تلفی کی ہے۔ ملتا تو وہی ہے جو انسان کے مقدر میں لکھا ہوتا ہے تمام مباح اور حلال اشیاء میں ناپسندیدہ شئی طلاق ہے۔

بَاب فِي الْمَرْأَةِ تَسْأَلُ زَوْجَهَا طَلَاقَ امْرَأَةٍ لَهُ

باب: کوئی خاتون اپنے ہونے والے خاوند سے اس کی پہلی بیوی کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے

۴۰۹ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحَ فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

۴۰۹: قعنبی' مالک' ابی الزناد' الاعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی خاتون اپنی بہن (یعنی سوکن) کی طلاق نہ چاہے تا کہ اس کا حصہ بھی لے لے بلکہ نکاح کر لے جو اس کی قسمت میں ہے اس کو مل جائے گا۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ الطَّلَاقِ

باب: طلاق کی مذمت

۴۱۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُعَرِّفٌ عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ شَيْئًا أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ۔

۴۱۰: احمد بن یونس' معرف' حضرت محارب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جائز اشیاء میں طلاق سے بڑھ کر زیادہ کوئی مبغوض چیز نہیں۔

بلا وجہ شرعی طلاق دینا:

وجہ شرعی کی بنا پر طلاق دینا تو درست ہے اور بلا وجہ شرعی طلاق بہر حال اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسندیدہ ہے اس سے بچنے کا حکم ہے۔

۴۱۱ : حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى الطَّلَاقُ۔

۴۱۱ : کثیر بن عبید' محمد بن خالد' معرف بن واصل' محارب بن دثار' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک جائز اشیاء میں سب سے مبغوض چیز طلاق ہے۔

بَاب فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ

باب: مسنون طریقہ پر طلاق دینے کا بیان

۴۱۲ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

۴۱۲: قعنبی' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عہد نبوی میں اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی اور وہ حالتِ حیض میں تھی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو حکم کرو کہ پھر اس کے ساتھ رجعت کرے اور اس کو اپنے پاس رکھ لے جب تک کہ وہ حیض سے پاک ہو۔ پھر اس کو حیض آئے پھر پاک ہو۔ پھر اگر چاہے تو اس کو اپنے پاس رکھ لے آباد کر لے اور اگر چاہے تو اس کو چھونے سے قبل طلاق دے دے تو وہ یہی عدت ہے کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے وہ یہ عدت پوری کریں۔

خلاصۃ الباب: کہ حالت حیض میں طلاق دینا مکروہ ہے مسنون طریقہ طلاق کا یہ ہے کہ جس طہر میں ہمبستری نہ کی ہو اس میں ایک طلاق دے پھر اس کو چھوڑے رکھے یہاں تک کہ ایک مدت گذر جائے۔ دوسرا مسنون طریقہ یہ کہ طہر پاکی کے (خون) میں ایک طلاق دے شرط یہ ہے کہ شوہر نے ان دنوں میں بیوی کے ساتھ ہم بستری نہ کی ہو۔

۴۱۳ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ

۴۱۳: قتیبہ بن سعید' لیث' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو بحالتِ حیض طلاق دی (پھر) گزشتہ

حَائِضٌ تَطْلِيقَةً بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ۔

حدیث کی طرح (روایت بیان کی)۔

۴۱۴ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا إِذَا طَهُرَتْ أَوْ وَهِيَ حَامِلٌ۔

۴۱۴: عثمان بن ابی شیبہ وکیع سفیان محمد بن عبدالرحمٰن آل طلحہ کے مولیٰ سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض آنے کی حالت میں طلاق دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان سے کہہ دو کہ وہ رجعت کر لیں جب پاک ہو جائے یا حاملہ ہو جائے تو پھر طلاق دے دے۔

عدتِ طلاق:

جو عورت حمل سے ہو اس کی عدت بچہ پیدا ہونے سے پوری ہو جائے گی چاہے طلاق دینے سے اگلے ہی دن بچہ پیدا ہو جائے اور جو عورت حاملہ نہ ہو اس کی عدت تین حیض سے پوری ہو جائے گی اور جو عورت آئسہ ہو تو اس کی عدت تین مہینہ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔ نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ۔

۴۱۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذِكْرُهُ۔

۴۱۵: احمد بن صالح عنبسہ یونس ابن شہاب سالم بن عبداللہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو بحالت حیض طلاق دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات پر غصہ آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان سے کہہ دو کہ وہ اپنی بیوی سے رجعت کر لیں پھر ان کو اپنے پاس رکھ لیں یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے پھر اس کو دوسرا حیض آئے پھر وہ پاک ہو جائے پھر اگر چاہیں تو ہمبستری سے قبل اس کو طلاق دے دیں یہی عدتِ طلاق ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔

۴۱۶ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ كَمْ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ فَقَالَ وَاحِدَةً۔

۴۱۶: حسن بن علی عبدالرزاق معمر ایوب ابن سیرین حضرت یونس بن جبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی کو کتنی طلاقیں دیں؟ انہوں نے کہا کہ ایک طلاق دی۔

۴۱۷ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

۴۱۷: قعنبی یزید بن ابراہیم محمد بن سیرین حضرت یونس بن جبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ

عُمَرَ قَالَ قُلْتُ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا قَالَ قُلْتُ فَيَعْتَدُّ بِهَا قَالَ فَمَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

حائضہ تھی (تو کیا حکم ہے)؟ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ تم ابن عمرؓ کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ ابن عمرؓ نے فرمایا عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور وہ حالت حیض میں تھی تو عمرؓ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسئلہ دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ان سے کہہ دو کہ وہ اپنی بیوی سے رجعت کر لیں پھر اس کو عدت کے آغاز میں طلاق دے (یعنی حیض سے پاک ہوتے ہی) میں نے کہا کہ پہلی طلاق جو انہوں نے حیض میں دی تھی وہ شمار ہوگی؟ ابن عمرؓ نے فرمایا کیوں نہیں۔ اگر وہ شخص بیوی کو نہ لوٹاتا اور بیوقوفی کرتا تو کیا وہ طلاق محسوب نہ ہوتی۔

۴۱۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عُرْوَةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا قَالَ طَلَّقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَدَّهَا عَلَيَّ وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا وَقَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَنَسُ بْنُ سِيرِينَ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ وَمَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ مَعْنَاهُمْ كُلُّهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَكَذَلِكَ

۴۱۸: احمد بن صالح، عبدالرزاق، ابن جریج، حضرت ابوزبیر نے عبد الرحمٰن سے سنا انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا اور ابوزبیر سن رہے تھے کہ تم لوگ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جو اپنی بیوی کو حیض آنے کی حالت میں طلاق دے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عہد نبوی میں اپنی بیوی کو بحالت حیض طلاق دی تھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو میری طرف لوٹا دیا یعنی رجعت کرا دی اور اس کی طلاق کا کچھ اعتبار نہیں کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب وہ پاک ہو جائے تو اس کو طلاق دے دو یا آباد کر لو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: یٰاَیُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ فِيْ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس حدیث کو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یونس بن زبیر، انس بن سیرین، سعید بن جبیر، زید بن اسلم، ابوزبیر، منصور وغیرہ نے نقل کیا اور تمام روایات میں یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے پاک ہونے تک رجعت کا حکم فرمایا۔ پھر پاک ہونے کے بعد اختیار ہے چاہے طلاق دے چاہے رکھ لے۔ احمد بن عبدالرحمٰن نے اسی طرح سالم، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور زہری کی روایت سالم، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح پر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَمَّا رِوَايَةُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَرُوِيَ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ رِوَايَةِ نَافِعٍ وَالزُّهْرِيِّ وَالْأَحَادِيثُ كُلُّهَا عَلَى خِلَافِ مَا قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ۔

رجعت کا حکم فرمایا یہاں تک کہ پاک ہو پھر حیض آئے پھر حیض سے پاک ہو پھر چاہے تو طلاق دے یا اپنے پاس رکھے اور عطاء خراسانی سے روایت ہے انہوں نے حسن سے روایت کی انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نافع اور زہری کی روایت جیسی روایت بیان کی اور تمام روایات ابوزبیر سے نقل کردہ روایت لَمْ يَرَ مَاشَيْئًا کے برخلاف ہیں۔

حیض یا طہر کی حالت میں طلاق:

مذکورہ حدیث میں بحالت حیض اور بحالت طہر طلاق دینے اور طلاق دینے کے بعد رجعت کرنے کو بیان فرمایا ہے اس حدیث کی مفصل تشریح بذل المجہود شرح ابوداؤد شریف ج ۳ میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَابٌ فِي نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ

باب: طلاقِ ثلاثہ کے بعد رجعت کرنے کے حکم کے منسوخ ہونے کا بیان

۴۱۹ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَهُمْ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يَقَعُ بِهَا وَلَمْ يُشْهِدْ عَلَى طَلَاقِهَا وَلَا عَلَى رَجْعَتِهَا فَقَالَ طَلَّقْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ وَرَاجَعْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ أَشْهِدْ عَلَى طَلَاقِهَا وَعَلَى رَجْعَتِهَا وَلَا تَعُدْ۔

۴۱۹: بشر بن ہلال' جعفر بن سلیمان' یزید الرشک' مطرف بن عبد اللہ' عمران بن حصین سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اس عورت سے جماع کرے اور نہ اس نے طلاق دینے کے وقت کسی کو گواہ بنایا ہو اور نہ رجعت کرتے وقت۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے طلاق بھی سنت کے خلاف دی اور رجعت بھی خلافِ سنت طریقہ پر کی۔ تم طلاق دیتے وقت اور رجعت کرتے وقت گواہ بنالو اور آئندہ ایسا نہ کرنا۔

خلاصۃ الباب: طلاق اور رجعت (رجوع) کے وقت گواہ بنالینا مستحب ہے اس باب میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ تین طلاق کے بعد رجوع نہیں ہوسکتا اگرچہ فی ذاتہ یہ فعل بہت ناپسند ہے تین طلاق کے بعد رجوع نہ ہونے پر صحابہ کرام اور ائمہ کرام میں اتفاق ہے جمہور کے دلائل۔ سنن نسائی میں شعبی کی روایت ہے کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس کو ان کے شوہر نے تین طلاقیں دی تھیں تو حضور ﷺ نے ان طلاقوں کو نافذ فرمایا (۲) بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی پھر اس نے دوسرا نکاح کیا تو پھر اس نے اس عورت بھی کو طلاق دے دی آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک دوسرا شوہر اس کا مزہ نہ چکھ لے اس وقت تک پہلے مرد کے لیے حلال نہیں۔

معجم طبرانی میں حضرت عبادہ بن الصامتؓ کی روایت آئی ہے فرماتے ہیں کہ میرے بعض بزرگوں میں سے کسی نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دیں تو اس کے بعد لڑکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہمارے باپ نے ہماری ماں کو ہزار طلاقیں دے دیں ہیں اس کی کوئی صورت حلال ہونے کی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا باپ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا (اگر ڈرتا) تو حق تعالیٰ شانہٗ اسکے لیے کوئی صورت پیدا فرما دیتے اس کی بیوی تین طلاقوں سے بائنہ ہوگئی ہے اور نو سو ستانوے اس کی گردن پر گناہ ہیں اور بھی متعدد احادیث میں وارد ہے کہ تین طلاقیں خواہ ایک مجلس میں یا ایک لفظ کے ساتھ دی جائیں تو عورت بائنہ ہو جاتی ہے اور بغیر حلالہ شرعی کے پہلے شوہر کے لیے نکاح درست نہیں ہوتا نیز مؤطا امام مالک میں معاویہ بن ابی عباسؓ انصاری کی روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن زبیرؓ اور عاصم بن عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں ان کے پاس محمد بن ایاس بن بکر آئے اور کہا کہ ایک اعرابی نے اپنی غیر مدخول بہا بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں' اس مسئلہ میں آپ دونوں کی کیا رائے ہے' اس پر عبداللہ بن زبیرؓ نے جواب دیا یہ ایسا معاملہ ہے جس کے بارہ میں ہمارے پاس کوئی قول نہیں تو عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس جا میں ان دونوں کو حضرت عائشہؓ کے پاس چھوڑ کے آیا ہوں ان دونوں سے سوال کر پھر ہمارے پاس آنا۔ چنانچہ سائل نے جا کر ان دونوں حضرات سے دریافت کیا۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا کہ آپ فتویٰ دیجیے کہ ایک پیچیدہ مسئلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے جواب دیا کہ عورت کو ایک طلاق ہے بائنہ کر دیتی ہے اور تین حرام کر دیتی ہیں یہاں تک کہ دوسرے شوہر سے نکاح کر لے۔ ان دلائل کے علاوہ صحابہ کرامؓ کا اجماع تعامل مسلک جمہور کی صحت پر دال ہے۔ تو جمہور کا مذہب اور ان کے دلائل ہیں اس مسئلہ میں دو مذہب اور بھی ہیں ایک مذہب یہ ہے کہ اس طرح ایک بھی طلاق واقع نہ ہوگی یہ مسلک شیعوں کا ہے ایک تیسرا مسلک بھی ہے کہ اس طرح ایک طلاق واقع ہوگی یہ بعض اہل ظاہر اور ہمارے زمانے کے بعض لوگوں کا ہے۔ تفصیل کے لیے حضرت شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمد سرفراز خان صفدر کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیے جو اس موضوع پر بہترین راہ نما ہیں باب حدیث اختیاری کے ذریعے تفویض طلاق بھی مجلس پر منحصر رہتی ہے البتہ اس کے حکم میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔ حنفیہ کے نزدیک عورت اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور اگر شوہر کو اختیار کرے تو کوئی طلاق واقع نہ ہوگی۔ حضرت فاروق اعظم اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بھی یہی مسلک ہے امام شافعی کے نزدیک عورت کے اپنے آپ کو اختیار کرنے کی صورت میں ایک طلاق رجعی واقع ہوگی اور شوہر کو اختیار کرے تو بھی ایک طلاق رجعی واقع ہوگی حدیث باب امام احمد کے خلاف ہے۔

۴۲۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ الْآيَةَ وَذَلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ

۴۲۰: احمد بن محمد المروزی' علی بن حسین بن واقد' ان کے والد' یزید نحوی' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشادِ باری تعالیٰ: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ''اور مطلقہ عورتیں اپنے آپ کو تین قروء (حیض یا طہر) تک روک رکھیں اور اس کیلئے یہ درست نہیں کہ وہ اس چیز کو چھپائیں جو اللہ تعالیٰ نے انکے رحم میں پیدا کی ہے۔'' شانِ نزول یہ ہے کہ (زمانہ جاہلیت میں) جب کوئی شخص اپنی بیوی کو

كَانَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا وَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَنُسِخَ ذَلِكَ وَقَالَ (الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ)۔

طلاق دیتا تھا تو اس کو بیوی کو نکاح میں واپس لانے کا اختیار حاصل رہتا تھا اگرچہ وہ شخص تین طلاق دے چکا ہو پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور فرمایا گیا طلاق دو مرتبہ ہے اس کے بعد بیوی کو رکھنا ہے یا اس کو چھوڑ دینا ہے۔

بَاب فِي سُنَّةِ طَلَاقِ الْعَبْدِ

باب: غلام کی طلاق

۴۲۱ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ مُعَتِّبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا حَسَنٍ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ اسْتَفْتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فِي مَمْلُوكٍ كَانَتْ تَحْتَهُ مَمْلُوكَةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ عُتِقَا بَعْدَ ذَلِكَ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَخْطُبَهَا قَالَ نَعَمْ قَضَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

۴۲۱: زہیر بن حرب' یحییٰ بن سعید' علی بن المبارک' یحییٰ بن ابی کثیر' عمر بن معتب' ابوالحسن جو کہ (قبیلہ بنی نوفل کے آزاد کردہ غلام ہیں) سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ ایک غلام شخص تھا اور اس کے نکاح میں ایک باندی تھی۔ غلام نے اس باندی کو دو طلاقیں دے دیں۔ اس کے بعد وہ دونوں آزاد ہو گئے۔ کیا وہ غلام اس باندی سے پھر نکاح کر سکتا ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جی ہاں! حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح حکم فرمایا ہے۔

آزاد ہونے کے بعد غلام طلاق مغلظہ دے:

جب کوئی غلام آزاد ہو جاتا ہے تو وہ تین طلاق دینے کا مالک ہو جاتا ہے اس لئے غلام کا تین طلاق دینا درست ہے اور غلام کی طلاق کی مفصل بحث ہدایہ باب طلاق العبد میں ملاحظہ فرمائیں۔

۴۲۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ بِلَا إِخْبَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَقِيَتْ لَكَ وَاحِدَةٌ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

۴۲۲: محمد بن مثنیٰ' عثمان بن عمر' حضرت علی بن مبارک بغیر لفظ حدثنا کے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تمہاری ایک طلاق کافی ہے جس کے سلسلہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا تھا۔

۴۲۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُظَاهِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَقُرْؤُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنِي مُظَاهِرٌ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ حَدِيثٌ مَجْهُولٌ۔

۴۲۳: محمد بن مسعود' ابوعاصم' ابن جریج' مظاہر' قاسم بن محمد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ باندی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔ ابوعاصم نے کہا کہ مظاہر نے قاسم سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے جس میں یہ الفاظ بیان فرمائے گئے ہیں کہ اس کی عدت دو حیض ہیں۔ ابوداؤد نے فرمایا یہ حدیث مجہول ہے۔

باندی کی عدت:

احناف نے مذکورہ حدیث سے استدلال کیا ہے کہ باندی کی عدت دو حیض ہے۔

بَابٌ فِي الطَّلَاقِ قَبْلَ النِّكَاحِ

باب: نکاح سے قبل طلاق دینے کا بیان

۴۲۴: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا طَلَاقَ إِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ إِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا بَيْعَ إِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ زَادَ ابْنُ الصَّبَّاحِ وَلَا وَفَاءَ نَذْرٍ إِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ۔

۴۲۴: مسلم بن ابراہیم ہشام (دوسری سند) ابن الصباح' عبدالعزیز بن عبدالصمد' مطر الوراق' عمرو بن شعیب' شعیب' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا طلاق اسی کو ہو سکتی ہے جس کے تم مالک ہو اور آزاد بھی اسی کو کر سکتے ہو جس کے تم مالک ہو اور خرید و فروخت بھی اسی چیز کی کر سکتے ہو جس کے تم مالک ہو۔ ابن الصباح نے فرمایا اور نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے جب قدرت میں نہ ہو۔

غیر مملوکہ چیز میں تصرفات:

مذکورہ حدیث میں فرمایا گیا کہ طلاق کا معاملہ ہو یا غلام آزاد کرنے کا یا نذر کا یا کسی چیز کی فروختگی کا معاملہ ہو جب تک انسان کسی چیز کا مالک نہ ہو اس کا تصرف جائز نہیں یہی وجہ ہے کہ غیر شخص کی منکوحہ پر طلاق واقع نہیں ہوتی' اسی طرح بغیر مالک ہوئے غلام یا باندی آزاد کرنے کی کوئی حقیقت نہیں۔

۴۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مَعْصِيَةٍ فَلَا يَمِينَ لَهُ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى قَطِيعَةِ رَحِمٍ فَلَا يَمِينَ۔

۴۲۵: محمد بن العلاء' ابواسامہ' ولید بن کثیر' عبدالرحمٰن بن الحارث' عمرو بن شعیب سے اسی طرح روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جو شخص گناہ کے کام پر قسم کھائے تو اس شخص کی قسم نہیں ہوگی اور جو شخص رشتہ منقطع کرنے کی قسم کھائے تو اس کی بھی قسم نہیں ہوگی۔

۴۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي هَذَا الْخَبَرِ زَادَ وَلَا نَذْرَ إِلَّا فِيمَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ۔

۴۲۶: ابن السرح' ابن وہب' یحییٰ بن عبداللہ بن سالم' عبدالرحمٰن ابن الحرث' عمرو بن شعیب' شعیب' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور وہ حدیث مروی ہے کہ جو اُوپر بیان کی گئی البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ نذر درست نہیں مگر اس کام کی جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کی جائے (یعنی گناہ کے کام کی نذر ماننا جائز نہیں)۔

بَابٌ فِي الطَّلَاقِ عَلَى غَلَطٍ

باب: غصہ کی حالت کی طلاق کا بیان

۴۲۷ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ الْحِمْصِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ الَّذِي كَانَ يَسْكُنُ إِيلِيَا قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَبَعَثَنِي إِلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ وَكَانَتْ قَدْ حَفِظَتْ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْغِلَاقُ أَظُنُّهُ فِي الْغَضَبِ۔

۴۲۷: عبیداللہ بن سعد زہری' یعقوب بن ابراہیم' ان کے والد ابن اسحٰق' ثور بن یزید' حضرت محمد بن عبید بن ابی صالح جو کہ ایلیا کے باشندے تھے بیان کرتے ہیں کہ میں عدی بن عدی کندی کے ہمراہ چلا یہاں تک کہ ہم مکّہ معظمہ پہنچے۔ انہوں نے مجھ کو حضرت صفیہ بنت شیبہ کے پاس بھیج دیا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت سی حدیثیں یاد کر رکھی تھیں' حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا تھا وہ فرماتی تھیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ طلاق اور غلام باندی کا آزاد کرنا جبراً (درست) نہیں امام ابوداؤد نے فرمایا الغلاق سے مراد حالتِ غصہ ہے۔

زبردستی دی گئی طلاق کا حکم:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر کسی شخص نے جبراً طلاق دے دی تو ایسے شخص کی زبانی طلاق بھی واقع ہو جائے گی فتاویٰ شامی میں ہے ویقع طلاق المکرہ البتہ اگر زبردستی طلاق نامہ وغیرہ پر انگوٹھا لگوا لینے یا دستخط کرا لینے سے حنفیہ کے نزدیک بھی کسی قسم کی طلاق واقع نہیں ہوتی تفصیل کے لئے بذل المجہود ص ۲۶۶ جلد ۳ میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَابٌ فِي الطَّلَاقِ عَلَى الْهَزْلِ

باب: ہنسی مذاق میں طلاق دینے کا بیان

۴۲۸ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ مَاهَكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ۔

۴۲۸: قعنبی' عبدالعزیز بن محمد' عبدالرحمٰن بن حبیب' عطاء بن ابی رباح' ابن ماہک' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین اشیاء ایسی ہیں اگر ان کو جان بوجھ کر یا ہنسی مذاق میں کرے (تو بھی) وہ درست ہو جائیں گی: (۱) نکاح' (۲) طلاق' (۳) رجعت۔

بَابٌ بَقِيَّةِ نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ

باب: طلاقِ ثلاثہ کے بعد رجعت کا حکم منسوخ ہونے کا بیان

۴۲۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي بَعْضُ بَنِي أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ

۴۲۹: احمد بن صالح' عبدالرزاق' ابن جریج' حضرت ابورافع کے بعض صاحبزادے' عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبد یزید نے جو کہ رُکانہ اور ان کے بھائیوں کے والد تھے انہوں نے (اپنی زوجہ) اُمّ

عَبَّاسٍ قَالَ طَلَّقَ عَبْدُ يَزِيدَ أَبُو رُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ أُمَّ رُكَانَةَ وَنَكَحَ امْرَأَةً مِنْ مُزَيْنَةَ فَجَائَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا يُغْنِي عَنِّي إِلَّا كَمَا تُغْنِي هَذِهِ الشَّعْرَةُ لِشَعْرَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ رَأْسِهَا فَفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَأَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِيَّةٌ فَدَعَا بِرُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ ثُمَّ قَالَ لِجُلَسَائِهِ أَتَرَوْنَ فُلَانًا يُشْبِهُ مِنْهُ كَذَا وَكَذَا مِنْ عَبْدِ يَزِيدَ وَفُلَانًا يُشْبِهُ مِنْهُ كَذَا وَكَذَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ يَزِيدَ طَلِّقْهَا فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ رَاجِعِ امْرَأَتَكَ أُمَّ رُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ قَالَ إِنِّي طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ رَاجِعْهَا وَتَ لَا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَرَدَّهَا إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَصَحُّ لِأَنَّ وَلَدَ الرَّجُلِ وَأَهْلَهُ أَعْلَمُ بِهِ إِنَّ رُكَانَةَ إِنَّمَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَجَعَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَاحِدَةً۔

رُکانہ کو طلاق دے دی اور ایک خاتون جو کہ قبیلہ مزینہ میں سے تھیں ان سے نکاح کر لیا۔ وہ خاتون حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! ابورکانہ رضی اللہ عنہ میرے مطلب کے آدمی نہیں مگر بال کے برابر اور انہوں نے اپنے سر کا ایک بال پکڑا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن کر ناراض ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رُکانہ اور ان کے بھائیوں کو طلب فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے ارشاد فرمایا کیا تم فلاں لڑکے کو دیکھتے ہو کہ وہ ابورکانہ سے کس قدر مشابہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اس عورت کو طلاق دے دو۔ پھر انہوں نے طلاق دے دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اُمّ رُکانہ اور اس کے بھائیوں سے رجعت کر لو۔ حضرت ابورکانہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس عورت کو تین طلاق دی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اس بات سے واقف ہوں تم اس عورت سے رجعت کر لو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: یٰأَیُّهَا النَّبِیُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ امام ابوداؤد نے فرمایا اس حدیث کو نافع بن عجیر' عبداللہ بن علی بن یزید بن رُکانہ نے اپنے والد سے روایت کیا انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ حضرت رکانہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وہ عورت واپس دلوا دی اور یہ بات زیادہ صحیح ہے چونکہ حضرت رُکانہ رضی اللہ عنہ کے اہلِ خانہ اس واقعہ سے بخوبی واقف ہوں گے کہ حضرت رُکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک طلاق شمار فرمایا۔

ایک مجلس کی تین طلاق:

تین طلاقیں دینے کے بعد حلالہ کے بغیر شوہر و بیوی کی طرح رہنا حرام ہے خواہ ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہوں یا علیحدہ علیحدہ مجلس میں دی ہوں' ائمہ اربعہ جمہور کا اسی پر اجماع ہے اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی یہی مذہب ہے احادیث و کتب فقہ سے یہی ثابت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ حدیث شریف میں بھی رفاعہ کی بیوی کا واقعہ مذکور ہے کہ دورِ نبوی میں انہوں نے اپنی بیوی کو تین مرتبہ طلاق دی پھر عدت گزار کر حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا وہ چاہتی تھیں کہ بغیر حلالہ کے شوہر اوّل کے نکاح میں چلی جائیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تک حلالہ نہ ہو جائے شوہر اوّل کے پاس جانا جائز نہیں (بخاری شریف' ص ۷۹۱' ج ۲)

مندرجہ بالا حدیث میں جو تین طلاقیں دینے سے ایک طلاق کے واقع ہونے کا تذکرہ ہے اس کا محدثین نے یہ جواب دیا ہے کہ دورِ نبوی میں جو شخص تین طلاق دیتا تھا اور قسم کھا کر کہتا تھا کہ میں نے پہلا لفظ طلاق دینے کی نیت سے کہا ہے اور دوسرا اور تیسرا لفظ طلاق دینے کی نیت نہیں تھی بلکہ تاکید کی نیت تھی تو قضاء ایک طلاق کا حکم ہوتا تھا یہ مطلب نہیں کہ تین طلاق واقع ہی نہیں ہوتی تھی شروحِ حدیث میں اس موضوع پر تفصیلی مباحث ہیں اُردو میں محمد والا ثات نامی کتاب میں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث مذکور ہیں۔

۴۳۰ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ رَادُّهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ فَيَرْكَبُ الْحُمُوقَةَ ثُمَّ يَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَإِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَلَمْ أَجِدْ لَكَ مَخْرَجًا عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ وَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ جَمِيعًا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كُلُّهُمْ قَالُوا فِي الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ أَنَّهُ أَجَازَهَا قَالَ وَبَانَتْ مِنْكَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

۴۳۰: حمید بن مسعدہ' اسماعیل' ایوب' عبداللہ بن کثیر' حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا کہ ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں نے (ایک ہی مرتبہ میں) اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ یہ بات سن کر عبداللہ بن عباسؓ خاموش رہے (آپ کی خاموشی سے) میں یہ سمجھا کہ عبداللہ بن عباسؓ اس مرد کو وہ عورت واپس دلا دیں گے یعنی رجعت کرالیں گے پھر انہوں نے کہا کہ تم لوگوں میں سے ایک شخص اٹھتا ہے اور حماقت پر سوار ہو جاتا ہے پھر پکارتا ہے اے ابن عباس (یعنی اس مشکل سے نجات کی تدبیر بتاؤ) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص خوف الٰہی کرے گا تو اس کو (مشکل سے) نکلنے کی جگہ مل جائے گی اور تم اللہ سے نہیں ڈرے (یعنی تم نے خوفِ الٰہی کو پیشِ نظر نہیں رکھا اور ایک سانس میں تین طلاق دے دیں) اب میں تمہارے لئے کوئی راستہ نہیں پاتا ہوں تم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی تمہاری بیوی تم سے علیحدہ ہوگئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اے لوگو جب تم عورتوں کو طلاق دو تو شروع عدت میں طلاق دو۔ حمید شعبہ' ایوب' ابن جریج نے ابن عباسؓ سے اسی طرح پر نقل کیا ہے اور حماد بن زید نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک ہی سانس میں یہ کہے کہ تجھ پر تین طلاق ہے تو اس کی بیوی پر ایک ہی طلاق واقع ہوگی امام ابوداؤد نے فرمایا حمید الاعرج وغیرہ نے مجاہد اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے نقل کیا اور ایوب' ابن جریج' عکرمہ بن خالد' سعید بن جبیر اور ابن عباسؓ سے نقل کیا اور ابن جریج' عبدالحمید بن رافع' عطاء' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اعمش' مالک بن الحارث' ابن عباس' ابن جریج' عمرو بن دینار' ابن عباسؓ سے تمام حضرات نے روایت کیا کہ ایک سانس میں تین طلاق دینے سے تینوں

كَثِيرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا بِفَمٍ وَاحِدٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَرَوَاهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ هَذَا قَوْلُهُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَجَعَلَهُ قَوْلَ عِكْرِمَةَ وَصَارَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيمَا۔

طلاقیں واقع ہوں گی اور فرمایا کہ تیری بیوی تجھ سے جدا ہوگئی۔ جیسا کہ اسماعیل ایوب عبداللہ بن کثیر نے بیان کیا امام ابوداؤد نے فرمایا حماد بن زید ایوب عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے لیکن اس روایت میں اس طریقے پر ہے کہ ایک سانس میں تین طلاق دینے سے ایک طلاق پڑے گی اور اسماعیل بن ابراہیم ایوب سے روایت ہے کہ عکرمہ کا قول ہے اس میں ابن عباسؓ کا تذکرہ نہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن عباسؓ کا قول اگلی حدیث میں مذکور ہے۔

٤٣١: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَهَذَا حَدِيثُ أَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سُئِلُوا عَنِ الْبِكْرِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا ثَلَاثًا فَكُلُّهُمْ قَالُوا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ أَنَّهُ شَهِدَ هَذِهِ الْقِصَّةَ حِينَ جَاءَ مُحَمَّدُ بْنُ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُمَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَا اذْهَبْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَإِنِّي تَرَكْتُهُمَا عِنْدَ عَائِشَةَ ثُمَّ سَاقَ هَذَا الْخَبَرَ۔

٤٣١: احمد بن صالح' محمد بن یحییٰ' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان' حضرت محمد بن ایاس سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص اپنی باکرہ بیوی کو تین طلاقیں دے دے تمام حضرات نے کہا کہ پھر وہ عورت اس شخص کیلئے حلال نہیں جب تک کہ وہ عورت دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس حدیث کو مالکؒ نے معاویہ بن ابی عیاش سے روایت کیا اور وہ اس واقعہ میں موجود تھے جس وقت کہ محمد عیاض' ابن زبیر اور عاصم بن عمر کے پاس یہ مسئلہ دریافت کرنے آئے۔ انہوں نے فرمایا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ۔ میں ان کو عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس چھوڑ کر آیا ہوں آخر حدیث تک روایت بیان کی۔

٤٣٢: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَبُو الصَّهْبَاءِ كَانَ كَثِيرَ السُّؤَالِ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ

٤٣٢: محمد بن عبدالملک بن مروان' ابونعمان' حماد بن زید' ایوب' متعدد راویان حدیث حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ ایک شخص جس کا نام ابو صہباء تھا وہ مسائل بہت دریافت کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک مرتبہ اس شخص نے دریافت کیا تم واقف ہو کہ جب کوئی شخص بیوی سے دخول سے پہلے بیوی کو تین طلاق دے دیتا تو عہد نبوی میں وہ ایک طلاق شمار کی جاتی تھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے

يَدْخُلَ بِهَا جَعَلُوهَا وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلَى كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَعَلُوهَا وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ قَدْ تَتَابَعُوا فِيهَا قَالَ أَجِيزُوهُنَّ عَلَيْهِمْ

دور میں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے شروع دور میں بھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جی ہاں' جس وقت کوئی شخص اپنی بیوی کو ہمبستری کرنے سے قبل تین طلاقیں دے دیتا تو وہ ایک ہی طلاق شمار کی جاتی تھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور تک۔ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگ زیادہ تر تین طلاقیں دینے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان تینوں کو ان پر نافذ کر دوں گا۔

مجلس واحد کی طلاقِ ثلاثہ:

ایک مجلس کی تین طلاق دینے سے کتنی طلاق واقع ہوتی ہیں یہ ایک تفصیلی مسئلہ ہے اس کی تفصیل کے لئے علامہ صفدر حسین صاحب کا رسالہ "عمدة الاثاث فی طلقات الثلاث" ملاحظہ فرمائیں اس موضوع پر نہایت تحقیقی رسالہ ہے جس میں مسلک حنفیہ کے ترجیحی دلائل وضاحت سے پیش کیے گئے ہیں۔

۴۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَتَعْلَمُ أَنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ۔

۴۳۳: احمد بن صالح' عبدالرزاق' ابن جریج' ابن طاؤس' حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ ابوصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں تین سال تک تین طلاق' ایک طلاق شمار کی جاتی تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی ہاں۔

بَاب فِيمَا عُنِيَ بِهِ الطَّلَاقُ وَالنِّيَّاتُ

باب: نیت پر احکام مرتب ہونے اور طلاق کنائی کا بیان

۴۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ

۴۳۴: محمد بن کثیر' سفیان' یحییٰ بن سعید' محمد بن ابراہیم تیمی' علقمہ بن وقاص لیثی سے روایت ہے کہ میں نے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر ایک شخص کے لئے وہی ملے گا کہ جو اس نے نیت کی تو جس شخص کی ہجرت اللہ اور رسول کے لئے ہوئی تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لئے ہو چکی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کیلئے ہوئی یا کسی عورت کے (حصول) کیلئے ہوئی کہ اس عورت سے نکاح

وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

کرے تو اس کی ہجرت اس شے کیلئے ہو گی کہ جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔

نیت کیا ہے؟

نیت' ارادہ اور دِل کے قصد کا نام ہے اور نیت کے لئے زبان سے کہنا ضروری نہیں بہرحال احکامِ شریعت کا مدار نیت پر ہے نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ وغیرہ عبادات میں بھی بغیر زبان سے کہے ہوئے محض دِل سے ارادہ کرنے اور دل میں قصد کر لینے سے اعمال درست اور ادا ہو جاتے ہیں غرض ہر عمل میں نیت رکن کا درجہ رکھتی ہے اس حدیث کے صحیح ہونے پر علماء کا اتفاق ہے اور بعض علماء نے اس حدیث کو حدیث متواتر بھی فرمایا ہے۔ اسی لیے محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی عادت ہے کہ اس کو حدیث کی کتابوں میں سب سے پہلے لاتے ہیں۔

۴۳۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَسَاقَ قِصَّتَهُ فِي تَبُوكَ قَالَ حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ قَالَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ۔

۴۳۵: احمد بن عمرو بن السرح' سلیمان بن داؤد' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک' حضرت عبداللہ بن کعب سے جو حضرت کعب (اپنے والد) کو لے کر چلتے تھے جب وہ نابینا ہو گئے تھے' سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک سے سنا' انہوں نے غزوۂ تبوک کا واقعہ بیان فرمایا جبکہ پچاس دن میں سے چالیس روز گزر گئے اور حضور اکرم ﷺ نے حضرت کعب بن مالک اور ہلال بن اُمیہ وغیرہ لوگ جو کہ غزوۂ تبوک میں ساتھ نہیں گئے ان کو آپ ﷺ نے یہ سزا دی تھی کہ ان سے لوگ گفتگو نہ کریں تو حضور اکرم ﷺ کا قاصد آیا اور اس نے بیان کیا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ آپ لوگوں کو بیوی سے علیحدہ رہنے کا حکم فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ کیا میں اس کو طلاق دے دوں؟ یا جو حکم ہو میں اس کو بجا لاؤں۔ انہوں نے کہا نہیں (بلکہ) اس عورت سے ہمبستری نہ کرو اور اس سے علیحدہ رہو۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اپنے میکے چلی جاؤ اور وہیں جا کر رہو۔ جب تک اللہ اس معاملہ کا فیصلہ فرمائیں۔

بَابٌ فِي الْخِيَارِ

باب: عورت کو طلاق کا اختیار دینے کا بیان

۴۳۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذَلِكَ شَيْئًا۔

۴۳۶: مسدد' ابوعوانہ' الاعمش' ابی الضحیٰ' مسروق' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم کو حضرت رسول اکرم ﷺ نے اختیار عطا فرمایا تو ہم نے آپ ﷺ کو اختیار کیا پھر آپ ﷺ نے اس کو کچھ شمار نہ فرمایا (یعنی طلاق نہیں خیال فرمایا)

بَاب فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ

۴۳۷ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوبَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ بِقَوْلِ الْحَسَنِ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ قَالَ لَا إِلَّا شَيْئًا حَدَّثَنَاهُ قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ قَالَ أَيُّوبُ فَقَدِمَ عَلَيْنَا كَثِيرٌ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَا حَدَّثْتُ بِهَذَا قَطُّ فَذَكَرْتُهُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ بَلَى وَلَكِنَّهُ نَسِيَ۔

باب: بیوی کو یہ کہنا کہ تیرا معاملہ تیرے سپرد ہے

۴۳۷: حسن بن علی' سلیمان بن حرب' حضرت حماد بن زید نے ایوب سے پوچھا کہ کیا آپ کسی ایسے شخص سے واقف ہیں کہ جس نے اَمْرُكِ بِيَدِكِ میں حسن کا قول نقل کیا ہو؟ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ لیکن کثیر سے قتادہ نے روایت کی انہوں نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے' ایوب نے کہا پھر کثیر میرے پاس آئے ان سے میں نے دریافت کیا انہوں نے فرمایا میں نے کبھی یہ حدیث بیان نہیں کی۔ یہ بات سن کر میں نے قتادہ سے کہا انہوں نے کہا کہ مجھ سے کثیر نے یہ حدیث بیان کی تھی لیکن وہ بھول گئے۔

طلاق کا حق عورت کو دے دینا:

اگر شوہر نے اپنے اُوپر طلاق واقع کرنے کا اختیار دے دیا تو یہ درست ہے اور جتنی طلاقیں واقع کرنے کا اختیار دیا ہے عورت اپنے اُوپر اسی قدر طلاقیں واقع کر لے۔ اصطلاحِ فقہ میں اس کا نام تفویض طلاق ہے مذکورہ حدیث میں اسی مفہوم کو بیان فرمایا گیا ہے۔ مزید تفصیل کے لئے فتاویٰ شامی باب تفویض الطلاق ملاحظہ فرمائیں۔

۴۳۸ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ قَالَ ثَلَاثٌ۔

۴۳۸: مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' حسن نے بیان کیا کہ ''تیرا معاملہ تیرے سپرد ہے'' کے کہنے سے تین طلاق واقع ہو جائیں گی۔

بَاب فِي الْبَتَّةِ

۴۳۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ أَبُو ثَوْرٍ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِذَلِكَ وَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً

باب: طلاقِ بتہ یعنی ثلاثہ کا بیان

۴۳۹: ابن السرح' ابراہیم بن خالد الکلبی دوسرے راویوں کے ساتھ' محمد بن ادریس الشافعی ان کے چچا محمد بن علی بن شافع' عبیداللہ بن علی بن السائب' نافع بن عجیر بن عبد یزید بن رکانہ' حضرت رُکانہ بن عبد یزید کے صاحبزادے حضرت رُکانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سہیمہ نامی اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دے دی اور حضور اکرم ﷺ کو اس واقعہ کی اطلاع دی اور رُکانہ نے عرض کیا کہ پروردگار کی قسم میں نے ایک ہی طلاق کی نیت کی تھی تو حضور اکرم ﷺ نے دریافت کیا اللہ کی قسم کیا تم نے ایک ہی طلاق دینے کی نیت کی تھی۔ حضرت رُکانہ نے پھر عرض کیا واللہ میں نے صرف ایک ہی طلاق دینے کی نیت کی تھی تو حضور اکرم ﷺ نے

فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَوَّلُهُ لَفْظُ إِبْرَاهِيمَ وَآخِرُهُ لَفْظُ ابْنِ السَّرْحِ۔

ان کی بیوی ان کو واپس کرادی اس کے بعد حضرت رُکانہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں دوسری طلاق دی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں تیسری طلاق دی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت میں پہلا لفظ ابراہیم کا ہے اور اخیر میں ابن السرح کا لفظ ہے۔

۴۴۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ عَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

۴۴۰: محمد بن یونس نسائی' عبداللہ بن زبیر' محمد بن ادریس ان کے چچا محمد بن علی' ابن السائب' نافع بن عجیر' رُکانہ بن عبد یزید سے اسی طریقہ پر مرفوعًا روایت بیان کی گئی ہے۔

۴۴۱ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ قَالَ وَاحِدَةً قَالَ آللَّهِ قَالَ آللَّهِ قَالَ هُوَ عَلَى مَا أَرَدْتَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا لِأَنَّهُمْ أَهْلُ بَيْتِهِ وَهُمْ أَعْلَمُ بِهِ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ رَوَاهُ عَنْ بَعْضِ بَنِي أَبِي رَافِعٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۴۴۱: سلیمان بن داؤد' جریر بن حازم' زبیر بن سعید' حضرت عبداللہ بن علی بن یزید بن رُکانہ سے روایت ہے کہ رُکانہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے دریافت کیا تم نے طلاق دینے کے وقت کیا ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ایک طلاق دینے کا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کیا اللہ کی قسم واقعی تم نے (ایک طلاق دینے کی نیت کی تھی؟) انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم (میں نے ایک ہی طلاق دینے کی نیت کی تھی) آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا پھر تو تمہاری بیوی پر ایک ہی طلاق واقع ہوئی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا یہ روایت ابن جریج کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ ابن جریج کی روایت میں ہے کہ حضرت رُکانہ نے تینوں طلاقیں دے دیں کیونکہ گھر کے افراد گھریلو معاملات سے زیادہ واقف ہوتے ہیں اور ابن جریج کی روایت منقول ہے بنو رافع کے بعض افراد سے اور عکرمہ اور ابن عباسؓ سے۔

طلاق البتہ:

شریعت کی اصطلاح میں طلاقِ بتہ اور طلاق البتہ ایسی طلاق کو کہا جاتا ہے کہ جس طلاق کے بعد شوہر و بیوی میں تعلق قائم نہ ہو سکے اور وہ تین طلاق ہیں۔

بَاب فِي الْوَسْوَسَةِ بِالطَّلَاقِ

باب: محض طلاق کے خیال سے طلاق واقع نہ ہوگی

۴۴۲ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

۴۴۲: مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' زرارہ بن اوفی' حضرت ابوہریرہ رضی

هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ وَبِمَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا۔

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کو وہ خیالات اور خطرات معاف کر دیئے ہیں جو قلب میں آتے ہیں جب تک زبان سے نہ کہے اور اس پر عمل نہ کرے۔

وسوسہ کیا ہے؟

کوئی خیال دِل میں آیا اور وہ گزر گیا اس پر مواخذہ نہیں البتہ اگر وسوسہ پر عمل کر لیا تو زبان سے وسوسہ کا اظہار کیا تو اِس پر حکم مرتب ہوگا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتِي

باب: اگر کوئی شخص بیوی کو بہن کہہ کر پکارے؟

۴۴۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَخَالِدٌ الطَّحَّانُ الْمَعْنَى كُلُّهُمْ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخَيَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُخْتُكَ هِيَ فَكَرِهَ ذَلِكَ وَنَهَى عَنْهُ۔

۴۴۳: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) ابو کامل' عبدالواحد' خالد الطحان' خالد' حضرت ابو تمیمہ ہجیمی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا اے چھوٹی بہن! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا وہ تمہاری بہن ہے؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناگوار سمجھا اور ایسے الفاظ کہنے کی ممانعت فرمائی۔

بیوی کو بہن کہنا:

بیوی کو بہن' بیٹی' ماں وغیرہ کہنا یعنی کسی محرم کے نام سے پکارنا گناہ ہے لیکن اس طرح کہنے سے بیوی بہن وغیرہ نہیں ہو جاتی البتہ اگر محرم کے رشتہ کو تشبیہ دے دی تو یہ بھی سخت گناہ ہوا اور اس سے شوہر و بیوی کے درمیان ظہار واقع ہو جائے گا۔

۴۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخَيَّةُ فَنَهَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۴۴۴: محمد بن ابراہیم' ابو نعیم' عبد السلام بن حرب' خالد الحذاء' حضرت ابو تمیمہ کے قوم میں سے ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص سے سنا جس شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میری بہن ہے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمادیا اور امام ابوداؤد نے فرمایا یہ روایت عبد العزیز بن مختار' خالد ابی تمیمہ' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت ہے۔

۴۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ

۴۴۵: محمد بن مثنیٰ' عبدالوہاب' ہشام' محمد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ ﷺ لَمْ يَكْذِبْ قَطُّ إِلَّا ثَلَاثًا ثِنْتَانِ فِي ذَاتِ اللَّهِ تَعَالَى قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا وَبَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ فِي أَرْضِ جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ إِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَأُتِيَ الْجَبَّارُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ نَزَلَ هَاهُنَا رَجُلٌ مَعَهُ امْرَأَةٌ هِيَ أَحْسَنُ النَّاسِ قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ إِنَّهَا أُخْتِي فَلَمَّا رَجَعَ إِلَيْهَا قَالَ إِنَّ هَذَا سَأَلَنِي عَنْكِ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِي وَإِنَّهُ لَيْسَ الْيَوْمَ مُسْلِمٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ وَإِنَّكِ أُخْتِي فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَا تُكَذِّبِينِي عِنْدَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْخَبَرَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا لیکن تین مرتبہ اور دو مرتبہ تو اللہ کے لئے انہوں نے اِنِّیْ سَقِیْمٌ فرمایا اور دوسرے موقع پر بَلْ فَعَلَهٗ کَبِیْرُهُمْ ارشاد فرمایا اور ایک مرتبہ وہ ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں تشریف لے جا رہے تھے (وہ بادشاہ لوگوں کی عورتیں چھین لیتا تھا) حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک مقام میں آئے وہ ظالم بادشاہ بھی آ گیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یہاں پر ایک شخص پہنچا ہے کہ جن کی بیوی بہت خوبصورت ہے۔ چنانچہ اس ظالم بادشاہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو طلب کرنے کے لئے اپنا آدمی بھیجا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس بادشاہ سے جا کر کہہ دیا کہ وہ میری بہن ہے۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو انہوں نے اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ اس بادشاہ نے مجھ سے تمہارے بارے میں دریافت کیا تو میں نے کہا کہ میری بہن ہے اور آج کے روز میرے اور تمہارے علاوہ دنیا میں کوئی مسلمان موجود نہیں ہے اس لئے تم میری دینی بہن ہو تم مجھے اس ظالم بادشاہ کے سامنے جھوٹا نہ قرار دینا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا شعیب بن ابی ہمزہ ابی الزناد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ پر مرفوعاً بیان کیا گیا ہے۔

بَاب فِي الظِّهَارِ

۴۴۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ ابْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ الْبَيَاضِيُّ قَالَ كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيبُ غَيْرِي فَلَمَّا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ خِفْتُ أَنْ أُصِيبَ مِنِ امْرَأَتِي شَيْئًا يُتَابَعُ بِي حَتَّى أُصْبِحَ فَظَاهَرْتُ مِنْهَا حَتَّى يَنْسَلِخَ شَهْرُ رَمَضَانَ

باب: ظہار کے احکام کا بیان

۴۴۶: عثمان بن ابی شیبہ محمد بن العلاء ابن ادریس محمد بن اسحٰق محمد بن عمرو بن عطاء ابن العلاء بن علقمہ بن عیاش سلیمان بن یسار حضرت سلمہ بن صخر ابیاضی سے روایت ہے کہ میں خواتین سے اس قدر دلچسپی لیتا تھا کہ شاید ہی کوئی اس قدر دلچسپی لیتا ہو (یعنی کثرت سے ہمبستری کرتا تھا) جب ماہِ رمضان المبارک آیا تو مجھ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں (رمضان میں) بیوی سے جماع کر لوں جس کی برائی مجھ کو صبح تک نہ چھوڑے تو میں نے (بیوی سے) آخر رمضان تک ظہار کر لیا۔ ایک رات وہ عورت میری خدمت گزاری میں مشغول تھی کہ اچانک اس کا جسم کھل گیا اور مجھ سے رہا نہ گیا۔ سو میں نے اس سے صحبت کر لی۔ جب صبح ہوئی تو میں اپنی قوم کے پاس گیا اور ان لوگوں سے پورا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ تم

فَبَيْنَا هِيَ تَخْدُمُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ تَكَشَّفَ لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ نَزَوْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْتُ خَرَجْتُ إِلَى قَوْمِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ وَقُلْتُ امْشُوا مَعِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا لَا وَاللَّهِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَنْتَ بِذَاكَ يَا سَلَمَةُ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ وَأَنَا صَابِرٌ لِأَمْرِ اللَّهِ فَاحْكُمْ فِيَّ مَا أَرَاكَ اللَّهُ قَالَ حَرِّرْ رَقَبَةً قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَمْلِكُ رَقَبَةً غَيْرَهَا وَضَرَبْتُ صَفْحَةَ رَقَبَتِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ وَهَلْ أَصَبْتُ الَّذِي أَصَبْتُ إِلَّا مِنَ الصِّيَامِ قَالَ فَأَطْعِمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا وَحْشَيْنِ مَا لَنَا طَعَامٌ قَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيْكَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَكُلْ أَنْتَ وَعِيَالُكَ بَقِيَّتَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى قَوْمِي فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيقَ وَسُوءَ الرَّأْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ السَّعَةَ وَحُسْنَ الرَّأْيِ وَقَدْ أَمَرَنِي أَوْ أَمَرَ لِي بِصَدَقَتِكُمْ زَادَ ابْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ بَيَاضَةُ بَطْنٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ۔

لوگ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں چلو انہوں نے کہا واللہ ہم نہیں جائیں گے تو میں اکیلا ہی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور آپ ﷺ سے پورا واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اے سلمہ! کیا تم نے واقعی یہ کام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں میں نے یہ کام کیا ہے اور آپ ﷺ نے یہ بات دومرتبہ پوچھی۔ پھر میں نے کہا کہ میں حکم الٰہی پر صابر ہوں اب میرے لئے جو حکم الٰہی ہو وہ صادر فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ایک غلام آزاد کرو۔ میں نے عرض کیا کہ اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ ﷺ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے میں اس کے علاوہ کسی گردن کا مالک نہیں ہوں اور میں نے اپنی گردن پر ہاتھ مارا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا' اچھا اب تم دومہینہ کے مسلسل روزے رکھو۔ میں نے عرض کیا مجھ پر یہ پریشانی روزہ رکھنے ہی کی وجہ سے آئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کھجوروں کے ساٹھ صاع ساٹھ مساکین کو صدقہ کر دو میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے ہم دونوں شوہر و بیوی رات کو فاقہ سے رہے ہمارے پاس کھانے کے لئے کچھ موجود نہیں تھا کہ کھائیں۔ آپؐ نے فرمایا تم (قبیلہ) بنی زریق کے صدقہ دینے والے حضرات کے پاس جاؤ وہ تم کو کھجوریں دیں گے تم ان کھجوروں میں سے ساٹھ صاع ساٹھ مساکین غرباء وغیرہ کو دے دینا اور باقی کھجوریں تم اور تمہاری اہلیہ کھا لینا۔ چنانچہ میں اپنی قوم کے پاس واپس آیا اور میں نے کہا کہ تم لوگوں کے پاس مین نے تنگی اور برائی کے مشورہ کو پایا اور رسول اکرمؐ کے یہاں میں نے توسع اور نیک مشورہ پایا اور آپ ﷺ نے میرے لئے صدقہ کا حکم فرمایا۔ ابن العلاء نے یہ اضافہ کیا کہ ابن ادریس نے کہا کہ بیاضہ قبیلہ بنی زریق ہی کی ایک شاخ ہے۔

ظہار کے مسائل:

ظہار کے سلسلہ میں جمہور کا مسلک یہ ہے کہ ظہار میں اپنی ماں وغیرہ سے یا اس کے کسی عضو سے تشبیہ دینا ضروری نہیں ہے بلکہ اپنی بہن' خالہ' بھانجی' وغیرہ کے کسی عضو سے بھی تشبیہ دینے میں ظہار ہو جاتا ہے اور ظہار کی دو قسمیں ہیں: ظہارِ موبد اور ظہارِ موقت۔ پہلی قسم کے ظہار میں عورت سے ہمبستری وغیرہ کرنے کی مدت مقرر نہیں ہوتی اور دوسری قسم کے ظہار یعنی ظہارِ موقت میں میعاد مقرر ہوتی ہے مذکورہ حدیث میں ظہار موقت کا تذکرہ ہے کیونکہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے قبل از وقت بیوی سے ہمبستری کر

لی تھی۔ وعند الحنفية هو تشبيه الزوجه او جزء منها شائعا اور جزء معبوبه عن الكل بما لا يحل النظر اليه من الحرمة على التابيد' الخ (بذل المجهود ص ۲۸۸' ج۳)

خلاصۃ الباب: اس باب میں ظہار کا حکم بیان کیا گیا ہے۔ ظہار اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو یا اس کے جسم کے کسی ایسے عضو کو کہ اس کو بول کر پورا بدن مراد لیا جاتا ہو یا اس کے جسم کے کسی ایسے حصہ کو جو شائع ہو محرمات ابدیہ (یعنی ماں' بہن اور پھوپھی وغیرہ) کے جسم کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دے جس کی طرف نظر کرنا حلال نہ ہو جیسے اپنی بیوی سے یوں کہے کہ تم مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح حرام ہو یا تمہارے سر یا تمہارے بدن کا نصف حصہ میری ماں کی پیٹھ یا پیٹ کے مانند ہے یا میری ماں کی ران کے مانند ہے یا اس طرح کہنے سے اس بیوی سے جماع کرنا یا ایسا کوئی بھی فعل کرنا جو جماع کا سبب بنتا ہے جیسے مساس کرنا یا بوسہ لینا اس وقت تک کے لیے حرام ہو جاتا ہے جب تک کفارہ ظہار ادا نہ کر دیا جائے اور اگر کسی شخص نے کفارہ ادا کرنے سے پہلے جماع کر لیا تو اس پر پہلے کفارہ کے علاوہ کچھ اور واجب نہیں ہوگا ہاں اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے اور پھر جب تک کفارہ ادا نہ کرے دوبارہ جماع نہ کرے۔ کفارہ ظہار کے بارے میں حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ ہر فقیر کو ایک صاع کھجور یا جو یا نصف صاع گندم دینا ہوگا ان حضرات کا استدلال حضرت سلمہ بن صخر کے طرق سے ابن العلاء الیاضی کی روایت سے ہے کہ اس میں تصریح ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: **فاطعم وسقا من تمبين ستين مسكينا**۔ کہ ایک وسق کھجوریں ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اس طرح ہر مسکین کے حصہ میں ایک صاع آیا ہے اور جن روایات میں پندرہ صاع کے الفاظ آئے ہیں اس کی توجیہ یہ ہے کہ اصل حکم تو وسق کا تھا لیکن بعد میں جب انہوں نے "لا اجد" کہ میرے پاس نہیں ہیں کہہ کر اپنی عدم استطاعت ظاہر کی تو آپ ﷺ نے جو کچھ موجود تھا ان کو دے دیا گویا پندرہ صاع کا کافی ہو جانا ان کی خصوصیت تھی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو مرہ بعد مرہ چار مرتبہ یہ بھر کر عطا فرمایا ہو اس طرح ساٹھ صاع کی مقدار پوری ہو گئی ہو اس کے علاوہ حدیث باب میں "عرق" کا لفظ آیا ہے جو زنبیل کے لیے استعمال ہوتا ہے اور ابوداؤد ہی کی مقدار "کستون صاعاً" (ساٹھ صاع) یہاں کی گئی ہے یہ روایت بھی حنفیہ کے مسلک کے مطابق ہے۔

۴۴۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ خُوَيْلَةَ بِنْتِ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَتْ ظَاهَرَ مِنِّي زَوْجِي أَوْسُ بْنُ الصَّامِتِ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَشْكُو إِلَيْهِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجَادِلُنِي فِيهِ وَيَقُولُ اتَّقِي اللَّهَ فَإِنَّهُ ابْنُ عَمِّكِ فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ قَدْ

۴۴۷: حسن بن علی' یحییٰ بن آدم' ابن ادریس' محمد بن اسحق' معمر بن عبداللہ بن حنظلہ' یوسف بن عبداللہ بن سلام' حضرت خویلہ رضی اللہ عنہا بنت مالک بن ثعلبہ سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے شوہر حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہا نے ظہار کیا تو میں حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں شوہر کی شکایت کرنے کے لئے حاضر ہوئی اور حضور اکرم ﷺ مجھ سے میرے شوہر کے بارے میں اختلاف فرمانے لگے اور فرمانے لگے کہ تم اللہ تعالیٰ کا خوف کرو وہ تمہارے چچا کے صاحبزادے ہیں میں آپ ﷺ کی خدمت میں بیٹھی رہی۔ یہاں تک کہ وحی نازل ہوئی اور آیت کریمہ: **قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ** نازل ہوئی۔ آپ

سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا إِلَى الْفَرْضِ فَقَالَ يُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَتْ لَا يَجِدُ قَالَ فَيَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَا بِهِ مِنْ صِيَامٍ قَالَ فَلْيُطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَتْ مَا عِنْدَهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَصَدَّقُ بِهِ قَالَتْ فَأُتِيَ سَاعَتَئِذٍ بِعَرَقٍ مِنْ تَمْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنِّي أُعِينُهُ بِعَرَقٍ آخَرَ قَالَ قَدْ أَحْسَنْتِ اذْهَبِي فَأَطْعِمِي بِهَا عَنْهُ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَارْجِعِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ قَالَ وَالْعَرَقُ سِتُّونَ صَاعًا قَالَ أَبُو دَاوُد فِي هَذَا أَنَّهَا كَفَّرَتْ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْتَأْمِرَهُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے حضرت خویلہ نے کہا کہ اس کی طاقت نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ وہ دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے۔ حضرت خویلہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ شخص ضعیف العمر ہے اس میں روزہ رکھنے کی قوت نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ ساٹھ مساکین کو (پیٹ بھر کر) کھانا کھلا دے۔ حضرت خویلہ نے عرض کیا کہ اس کے پاس کوئی چیز نہیں کہ جو وہ صدقہ کرے اتنے میں کھجور کا ایک تھیلا آیا۔ حضرت خویلہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کھجور کا ایک تھیلہ ان کو دوں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ کھجور کا تھیلہ لے جاؤ اور ان کی جانب سے ساٹھ مساکین کو کھلا دو پھر تم اپنے چچا کے بیٹے کے پاس رہو راوی نے بیان کیا کہ وہ تھیلا جس کو عرب میں عرق کہا جاتا ہے وہ ساٹھ صاع کا ہوتا ہے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس عورت نے شوہر سے دریافت کئے بغیر کفارہ ادا کیا ہے۔

۴۴۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحٰقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَالْعَرَقُ مِكْتَلٌ يَسَعُ ثَلَاثِينَ صَاعًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ۔

۴۴۸: حسن بن علی، عبدالعزیز بن یحییٰ، محمد بن سلمہ، ابن اسحق سے بھی اسی طرح روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ عرق ایک پیمانہ کا نام ہے جس کے اندر تیس صاع آتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن آدم کی حدیث سے یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۴۴۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ يَعْنِي بِالْعَرَقِ زِنْبِيلًا يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا۔

۴۴۹: موسیٰ بن اسماعیل، ابان، یحییٰ، حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ عرق سے وہ زنبیل مراد ہے کہ جس میں کھجوروں کے پندرہ صاع آتے ہیں۔

۴۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا قَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ يَا رَسُولَ

۴۵۰: ابن السرح، ابن وہب، ابن لہیعہ، عمرو بن حارث، بکیر بن الاشج، حضرت سلیمان بن یسار سے یہ حدیث روایت ہے البتہ اس حدیث میں اس طرح روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوریں آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وہ کھجوریں عطا فرما دیں اور وہ کھجوریں تقریباً پندرہ صاع ہوں گی اور ارشاد فرمایا کہ ان کھجوروں کو صدقہ کر دینا۔ ان صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں یہ کھجوریں ان لوگوں کو صدقہ کروں جو مجھ سے اور

اللّٰهِ عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي وَمِنْ أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلْهُ أَنْتَ وَأَهْلُكَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ وَزِيرٍ الْمِصْرِيِّ قُلْتُ لَهُ حَدَّثَكُمْ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ أَوْسٍ أَخِي عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَعَطَاءٌ لَمْ يُدْرِكْ أَوْسًا وَهُوَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَدِيمُ الْمَوْتِ وَالْحَدِيثُ مُرْسَلٌ۔

میرے گھر والوں سے بھی زیادہ حاجت مند ہوں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھا وہ کھجوریں تم کھالو اور تمہارے گھر والے کھالیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ محمد بن الوزیر مصری سے میں نے بیان کیا کہ بشر بن بکر اوزاعی' عطاء' عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت اوس سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ساٹھ صاع مساکین کے کھانے کے لئے جو کے پندرہ صاع عنایت فرمائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عطاء کی ملاقات حضرت اوس سے ثابت نہیں کیونکہ اوس اہل بدر میں سے ہیں جن کا کے عطاء سے قبل انتقال ہوگیا تھا اور یہ حدیث منقطع ہے۔

۴۵۱ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّ جَمِيلَةَ كَانَتْ تَحْتَ أَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ رَجُلًا بِهِ لَمَمٌ فَكَانَ إِذَا اشْتَدَّ لَمَمُهُ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهِ كَفَّارَةَ الظِّهَارِ۔

۴۵۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اوس بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منکوحہ تھیں اور اوس ایک دیوانے شخص تھے جب ان کو جنون میں اضافہ ہوتا تو وہ اپنی بیوی سے ظہار کر لیتے اس پر اللہ تعالیٰ نے ظہار کر کے کفارہ کا حکم نازل فرمایا۔

۴۵۲ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

۴۵۲: ہارون بن عبداللہ' محمد بن الفضل' حماد بن سلمہ' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

۴۵۳ : حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ وَاقَعَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ رَأَيْتُ بَيَاضَ سَاقِهَا فِي الْقَمَرِ قَالَ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تُكَفِّرَ عَنْكَ۔

۴۵۳: اسحٰق بن اسماعیل الطالقانی' سفیان' الحکم بن ابان' عکرمہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کیا پھر کفارۂ ظہار ادا کرنے سے قبل بیوی سے صحبت کر لی۔ اسکے بعد خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ سے پورا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے دریافت فرمایا تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے اس عورت کی پنڈلی کی سفیدی چاند کی روشنی میں دیکھی۔ (تو صحبت کر لی) آپ نے فرمایا جب تک کہ کفارۂ ظہار نہ ادا کرو اس وقت تک اس عورت سے علیحدہ رہنا۔

۴۵۴ : حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ السَّاقَ۔

۴۵۴: زیاد بن ایوب' اسماعیل' الحکم بن ابان' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا مگر اس میں پنڈلی دیکھنے والی بات کا ذکر نہیں ہے۔

۴۵۵ : حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ أَنَّ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد و سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عِيسَى يُحَدِّثُ بِهِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ عَنْ عِكْرِمَةَ۔

۴۵۵: ابوکامل' عبدالعزیز بن مختار' خالد' محدث' حضرت عکرمہ سے سفیان کے طریقہ پر مرسلاً روایت ہے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا معمر سے محمد بن عیسیٰ نے نقل کیا کہ یہ روایت حکم بن ابان سے مروی ہے البتہ اس روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا تذکرہ نہیں ہے۔ نیز امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت حسین بن حریث نے تحریر کیا کہ الفضل بن موسیٰ' معمر' الحکم بن ابان' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کے ہم معنی اسی طرح کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

بَاب فِي الْخُلْعِ

باب: احکامِ خلع

۴۵۶ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ۔

۴۵۶: سلیمان بن حرب' حماد' ایوب' ابوقلابہ' ابی اسماء' حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت بلاضرورت (شرعی) اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

خلاصۃ الباب: لفظ "خُلع"۔ "خلع" سے نکلا ہے اس کے معنی اتارنے کے ہیں اور مناسبت یہ ہے کہ قرآن کریم نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا ہے اور خلع کے ذریعہ ایک دوسرے سے علیحدگی لباس اتارنے کے مانند ہے یہاں تک ایک اختلافی مسئلہ ہے کہ خلع فسخ ہے یا طلاق ہے امام احمد کے نزدیک فسخ ہے اور امام شافعی کی بھی ایک روایت اس کے مطابق ہے جمہور ائمہ کرام کے نزدیک طلاق ہے نیز جمہور کے نزدیک خلع کرنے والی عورت کی عدت تین حیض ہے ان حضرات کے نزدیک حدیث باب میں "حیضۃ" سے مراد حیض ہے یعنی تا' وحدت کے لئے نہیں بلکہ یہاں جنس کے لیے ہے یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ روایت خبر واحد ہے جو قرآن کی نص: وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ [البقرة : ۲۲۸] کا معارضہ نہیں کر سکتی۔

۴۵۷ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ فَوَجَدَ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهِ فِي الْغَلَسِ فَقَالَ

۴۵۷: قعنبی' مالک' یحییٰ بن سعید' عمرہ بنت عبدالرحمٰن بن سعید بن زرارہ' حضرت حبیبہ بنت سہل الانصاریہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس کی منکوحہ تھیں۔ ایک دن حضور اکرم ﷺ نمازِ فجر کے لئے باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ حضرت حبیبہ بنت سہل آپ ﷺ کے دروازے پر اندھیرے میں کھڑی ہوئی ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کون کھڑی ہے؟ انہوں نے عرض کیا میں حبیبہ بنت سہل ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ هَذِهِ فَقَالَتْ أَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ قَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ لَا أَنَا وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ لِزَوْجِهَا فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَذِهِ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ وَذَكَرَتْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَذْكُرَ وَقَالَتْ حَبِيبَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّ مَا أَعْطَانِي عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ خُذْ مِنْهَا فَأَخَذَ مِنْهَا وَجَلَسَتْ هِيَ فِي أَهْلِهَا۔

یا تو میں نہیں (یا میرے شوہر) ثابت بن قیس نہیں (یعنی اب ہمارا ایک ساتھ رہنا مشکل ہے) جب حضرت ثابت بن قیس آئے تو حضور اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ یہ خاتون حبیبہ بنت سہل ہیں اللہ تعالیٰ کو جو کچھ منظور تھا اس نے مجھ سے بیان کیا۔ حبیبہ نے عرض کیا مجھ کو ثابت بن قیس نے جو کچھ دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس سے کہا جو کچھ تم نے حبیبہ کو دیا ہے وہ تم اس سے لے لو۔ چنانچہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے ان سے وہ (سامان وغیرہ) واپس لے لیا اس کے بعد حبیبہ اپنے گھر کے لوگوں میں بیٹھ گئیں (یعنی نکاح منسوخ ہوگیا)۔

سب سے پہلا خلع:

حضرت ثابت بن قیس فطری طور پر مغلوب الغضب شخص تھے ان کو غصہ جلدی سے آجاتا تھا انہوں نے اپنی بیوی کو مارا تھا جس پر آپ ﷺ نے خلع کا حکم فرمایا چنانچہ مذکورہ نکاح فسخ ہوگیا تاریخ اسلام میں سب سے پہلے خلع کا مذکورہ واقعہ پیش آیا بہر حال خلع سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور عورت پر عدتِ طلاق گزارنی ضروری ہے اور حنفیہ کے نزدیک عدتِ خلع بھی تین حیض ہے فتاویٰ شامی باب الخلع میں مفصلاً بحث مذکور ہے۔

۴۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو السَّدُوسِيُّ الْمَدِينِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ كَانَتْ عِنْدَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ فَضَرَبَهَا فَكَسَرَ بَعْضَهَا فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الصُّبْحِ فَاشْتَكَتْهُ إِلَيْهِ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ ثَابِتًا فَقَالَ خُذْ بَعْضَ مَالِهَا وَفَارِقْهَا فَقَالَ وَيَصْلُحُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَصْدَقْتُهَا حَدِيقَتَيْنِ وَهُمَا بِيَدِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ خُذْهُمَا وَفَارِقْهَا فَفَعَلَ۔

۴۵۸: محمد بن معمر' ابو عامر' عبدالملک بن عمرو' ابو عمرو السدوسی المدینی' عبد اللہ بن ابی بکر' محمد بن عمرو بن حزم' عمرہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حبیبہ بنت سہل بن قیس بن شماس کی منکوحہ تھیں۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے اسے مارا پیٹا یہاں تک کہ ان کے جسم کا کوئی عضو ٹوٹ گیا صبح کو وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں آپ ﷺ نے ثابت کو بلایا اور ارشاد فرمایا کہ حبیبہ سے کچھ مال لے کر علیحدہ کر دو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ جائز ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس کو دو باغ دیئے ہیں جو کہ اس کے پاس ہیں۔ آپ ﷺ نے حکم فرمایا تم ان باغوں کو لے لو اور حبیبہ کو علیحدہ کر دو۔ چنانچہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل کیا۔

۴۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ

۴۵۹: محمد بن عبدالرحیم' علی بن بحر القطان' ہشام بن یوسف' معمر' عمرو بن مسلم' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ عِدَّتَهَا حَيْضَةً قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا الْحَدِيثُ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا۔

کہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس کی بیوی نے اپنے خاوند سے خلع حاصل کی۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حیض (کا آنا) ان کی عدت متعین فرمائی۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا یہ حدیث عبدالرزاق معمر عمرو بن مسلم عکرمہ سے مرسلاً روایت ہے۔

۴۶۰ :حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ۔

۴۶۰: قعنبی' مالک' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ خلع والی عورت کی عدت ایک حیض ہے۔

الحمدللہ وبفضلہ پارہ نمبر: ۱۳ مکمل ہوا

پارہ ۱۴

بَابٌ فِي الْمَمْلُوكَةِ تُعْتَقُ وَهِيَ تَحْتَ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ

باب: اگر باندی' غلام یا آزاد شخص کی منکوحہ ہو اور وہ پھر آزاد ہو جائے

۴۶۱ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُغِيثًا كَانَ عَبْدًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اشْفَعْ لِي إِلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا بَرِيرَةُ اتَّقِي اللّٰهَ فَإِنَّهُ زَوْجُكِ وَأَبُو وَلَدِكِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَأْمُرُنِي بِذٰلِكَ قَالَ لَا إِنَّمَا أَنَا شَافِعٌ فَكَانَ دُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى خَدِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَبُغْضِهَا إِيَّاهُ۔

۴۶۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' خالد الحذاء' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (بریرہ کے شوہر) مغیث غلام تھے انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ میری بریرہ سے سفارش فرمائیں تاکہ وہ مجھ کو نہ چھوڑے۔ آپ نے فرمایا اے بریرہ تم اللہ کا خوف کرو وہ تمہارے شوہر' تمہارے بچہ کا باپ ہے۔ بریرہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ مجھ کو اس شخص سے ملنے (یعنی اس کے نکاح میں) رہنے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں میں تو (صرف) اس کی سفارش کر رہا ہوں تو (اُس وقت) مغیث کی آنکھوں سے ان کے رخسار پر بوجہ غم کے آنسو جاری تھے۔ آپ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا تم کو بریرہ سے مغیث کی محبت اور بریرہ کی ان سے بغض پر تعجب نہیں ہوتا؟

باندی کے نکاح کا مسئلہ:

کوئی باندی اگر کسی غلام کی منکوحہ ہو اور وہ باندی آزاد ہو جائے تو اس سلسلہ میں جمہور کا مسلک یہ ہے کہ اس باندی کو نکاح کے باقی رکھنے یا نکاح کے فسخ کرنے کا اختیار ہوتا ہے اس لئے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو آپ نے حضرت مغیث کے نکاح میں گو باقی رکھنے کی سفارش فرمائی۔

۴۶۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُسَمَّى مُغِيثًا فَخَيَّرَهَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهَا أَنْ

۴۶۲: عثمان بن ابی شیبہ' عفان' ہمام' قتادہ' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ کے شوہر ایک سیاہ رنگ کے غلام شخص تھے کہ جن کا نام مغیث تھا حضرت رسول اکرم ﷺ نے حضرت بریرہ کو اپنے شوہر کے نکاح میں رہنے یا شوہر کو چھوڑ دینے کا اختیار عطا فرمایا تھا (چنانچہ انہوں نے مغیث کو چھوڑ دیا) آپ نے بریرہ رضی اللہ

تَعْتَدَّ۔

عنہا کو عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔

۴۶۳ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قِصَّةِ بَرِيرَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا۔

۴۶۳: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضرت بریرہ کے واقعہ کے سلسلہ میں روایت ہے۔ بریرہ کا شوہر سیاہ رنگ کا غلام تھا تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار عنایت فرمایا انہوں نے اپنے بارے میں اختیار سے کام لیا (یعنی شوہر کو اختیار نہیں کیا) اگر ان کا شوہر آزاد ہوتا تو آپ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار نہ دیتے۔

۴۶۴ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ خَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا۔

۴۶۴: عثمان بن ابی شیبہ' حسین بن علی' ولید بن عقبہ' زائدہ' سماک' عبد الرحمٰن بن قاسم' قاسم' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار عنایت فرمایا اور اس کا شوہر غلام تھا۔

بَاب مَنْ قَالَ كَانَ حُرًّا

باب: جس شخص نے کہا بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر آزاد شخص تھا

۴۶۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ حُرًّا حِينَ أُعْتِقَتْ وَأَنَّهَا خُيِّرَتْ فَقَالَتْ مَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ مَعَهُ وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا۔

۴۶۵: ابن کثیر' سفیان' منصور' ابراہیم' الاسود' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہؓ جس وقت آزاد ہوئیں تو ان کے شوہر آزاد تھے اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار عطا فرمایا گیا انہوں نے عرض کیا کہ مجھ کو ان کے ساتھ رہنا (یعنی حضرت مغیث کے ساتھ رہنا) قبول نہیں اگر چہ مجھ کو اتنا اتنا مال (خلع کے طور پر ملے)

بَاب حَتَّى مَتَى يَكُونُ لَهَا الْخِيَارُ

باب: عورت کے لئے اختیار کب تک باقی رہتا ہے؟

۴۶۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَعَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ أُعْتِقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيثٍ عَبْدٍ لِآلِ أَبِي أَحْمَدَ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ

۴۶۶: عبدالعزیز بن یحییٰ الحرانی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' ابو جعفر' ابان بن صالح' مجاہد' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا جس وقت آزاد ہوئیں تو وہ حضرت مغیث کی منکوحہ تھیں اور حضرت مغیث ابو احمد کے خاندان کے ایک غلام شخص تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ کو اختیار عنایت فرمایا اور فرمایا تم سے اگر مغیث نے جماع کر لیا تو پھر تم کو اختیار باقی

اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ لَهَا إِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ۔

نہیں رہے گا۔

بَاب فِي الْمَمْلُوكَيْنِ يُعْتَقَانِ مَعًا هَلْ تُخَيَّرُ امْرَأَتُهُ

باب: شوہر و بیوی جب ایک ساتھ آزاد کئے جائیں تو عورت کو اختیار نہیں ہوگا

۴۶۷ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَعْتِقَ مَمْلُوكَيْنِ لَهَا زَوْجٌ قَالَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَبْدَأَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ قَالَ نَصْرٌ أَخْبَرَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

۴۶۷: زہیر بن حرب‘ نصر بن علی‘ زہیر‘ عبید اللہ بن عبد المجید‘ عبید اللہ بن عبد الرحمٰن بن موہب‘ قاسم‘ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے غلام اور باندی کے آزاد کرنے کا ارادہ فرمایا جو کہ آپس میں میاں بیوی تھے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ تم شوہر کو پہلے آزاد کرنا (تا کہ عورت کو فسخ نکاح کا اختیار حاصل نہ ہو جائے) نصر بن علی نے کہا کہ مجھ کو یہ روایت ابوعلی الحنفی عبد اللہ سے پہنچی۔

بَاب إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُ الزَّوْجَيْنِ

باب: جس وقت شوہر و بیوی میں سے کوئی ایک اسلام قبول کرے

۴۶۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ جَاءَتْ امْرَأَتُهُ مُسْلِمَةً بَعْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَسْلَمَتْ مَعِي فَرُدَّهَا عَلَيَّ۔

۴۶۸: عثمان بن ابی شیبہ‘ وکیع‘ اسرائیل‘ سماک‘ عکرمہ‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں ایک شخص مسلمان ہو کر حاضر ہوا۔ اس کے بعد اس کی بیوی مسلمان ہو کر حاضر ہوئی اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ عورت میرے ساتھ اسلام لائی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عورت اسی شخص کو دلوا دی۔

خلاصۃ الباب: حنفیہ کے نزدیک محض اسلام لانے سے فرقت واقع نہیں ہوتی بلکہ اگر بیوی اسلام لائی ہے تو شوہر پر اسلام لازم کیا جائے گا اور اگر وہ اسلام قبول کرے تو بیوی اس کی ہے اور اگر انکار کرے تو اس کے انکار کے سبب سے نکاح فسخ ہو جائے گا۔ اس بارے میں حنفیہ کی دلیل مصنف بن ابی شیبہ میں یزید بن علقمہؒ کی روایت ہے کہ بنو تغلب کا ایک آدمی جس کا نام عباد بن نعمان تھا اس کی بیوی جو بنو تمیم سے تھی مسلمان ہوگئی تو اس آدمی کو حضرت عمرؓ نے بلوایا اور فرمایا کہ تم یا تو مسلمان ہو جاؤ یا اس عورت کو اپنے سے جدا کر دو اس نے سلام لانے سے انکار کیا تو حضرت عمرؓ نے اس عورت کو اس سے جدا کر دیا۔

۴۶۹ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

۴۶۹ : نصر بن علی‘ ابواحمد‘ اسرائیل‘ سماک‘ عکرمہ‘ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور اکرم صلی اللہ علیہ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَسْلَمَتْ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَزَوَّجَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَسْلَمْتُ وَعَلِمَتْ بِإِسْلَامِي فَانْتَزَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَوْجِهَا الْآخَرِ وَرَدَّهَا إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ۔

وسلم کے دور میں اسلام لائی اور اس نے (ایک مسلمان سے) نکاح کر لیا۔ اس کے بعد اس کا شوہر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی مسلمان ہو چکا تھا اور وہ عورت میرے مسلمان ہونے سے واقف تھی (لیکن اس کے باوجود اس عورت نے شرارت کے طور پر دوسرے شخص سے نکاح کر لیا) تو آپ نے دوسرے شوہر سے اس عورت کو لے کر پہلے شوہر کو دلوا دی۔

اسلام لانے سے سابقہ نکاح کا حکم:

شوہر اور بیوی میں سے اگر کوئی مشرک ہو اور وہ اسلام لے آئے تو اس کا سابقہ نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں؟ اس طرح سے اگر کوئی شوہر یا بیوی خدانخواستہ مرتد ہو جائے تو اس کا نکاح سابق باقی رہے گا یا نہیں؟ اس سلسلہ کی جملہ تفصیل جواہر الفقہ جلد اوّل میں موجود ہے۔ یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے۔

بَابٌ إِلَى مَتَى تُرَدُّ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ إِذَا أَسْلَمَ بَعْدَهَا

باب: جب کوئی مرد بیوی کے اسلام لانے کے بعد اسلام لائے تو وہ عورت کب تک اس کو مل سکتی ہے

۴۷۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْمَعْنَى كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ لَمْ يُحْدِثْ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فِي حَدِيثِهِ بَعْدَ سِتِّ سِنِينَ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ سَنَتَيْنِ۔

۴۷۰: عبداللہ بن محمد نفیلی محمد بن سلمہ (دوسری سند) محمد بن عمرو الرازی سلمہ بن فضل (تیسری سند) حسن بن علی یزید (تمام حضرات نے روایت کیا ہے) ابن اسحٰق داؤد بن حصین عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا حضرت ابو العاص کو نکاح اوّل پر لوٹا دی۔ اور کوئی نئی بات نہیں کی۔ محمد بن عمرو نے اپنی حدیث میں اضافہ کیا کہ چھ سال بعد اور حسن بن علی نے فرمایا دو سال بعد۔

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر:

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کا نام حضرت ابو العاص ہے ان کے شوہر مشرک تھے کئی سال کے بعد اسلام قبول کر کے جب خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ نے حضرت زینب کو ان سے ملا دیا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: یہاں یہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ حضرت زینبؓ کو ان کے شوہر

کے جب خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ نے حضرت زینب کو ان سے ملا دیا۔

یہاں یہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ حضرت زینبؓ کو ان کے شوہر ابوالعاصؓ کے پاس چھ سال بعد لوٹایا گیا جب کہ حسن بن علیؓ نے فرمایا کہ دو سال بعد لوٹائی گئیں اس طرح روایات میں تعارض آ گیا۔ ان روایات کے درمیان تطبیق یوں ہے کہ دراصل ابوالعاصؓ غزوہ بدر کے موقع پر قیدی بنا کر لائے گئے یعنی ہجرت کے دو سال بعد اور اس وعدے پر چھوڑے گئے کہ حضرت زینبؓ کو مکہ مکرمہ بھیج دیں گے چنانچہ ابوالعاصؓ نے واپس جا کر حسب وعدہ حضرت زینبؓ کو بھیج دیا پھر ہجرت کے چار سال بعد ابوالعاص دوبارہ پکڑے گئے جس کا واقعہ یہ ہوا کہ وہ قریش کے اموال تجارت لے کر شام گئے تجارتی سفر سے واپسی کے وقت آنحضرت ﷺ کے ایک سریہ سے سامنا ہوا جس نے ان کا سامان تجارت اپنے قبضہ میں لے لیا انہوں نے رات کو بھاگ کر حضرت زینبؓ کے پاس پناہ لی آنحضرت ﷺ نے اس امان کو باقی رکھا پھر آپ ﷺ کی خواہش پر مسلمانوں نے ان کا سارا مال ان کو واپس کر دیا یہ مکہ مکرمہ چلے آئے' قریش کو ان کی امانتیں لوٹا دیں پھر مکہ ہی میں مشرف با اسلام ہوئے اور سن ۴ میں ہجرت کی اس موقع پر آنحضرت ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو ان کے حوالہ کر دیا اب روایات میں تطبیق اس طرح ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں چھ سال کی مدت سے مراد ہجرت کے بعد ابوالعاصؓ کے اسلام لانے اور ہجرت کرنے تک کا زمانہ مراد ہے اور جس روایت میں دو سال کا ذکر ہے اس میں ابوالعاص کے دوسری مرتبہ گرفتار ہونے سے ہجرت تک کا زمانہ مراد ہے اب ایک تعارض اور ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت باب میں نکاح اول کے ساتھ لوٹانے کا ذکر ہے اور عمرو بن شعیب کی حدیث میں نکاح جدید اور مہر جدید کے ساتھ لوٹائے جانے کا ذکر ہے۔

اکثر محدثین نے اس طرح تعارض رفع کیا کہ عمرو بن شعیب کی حدیث کو حجاج بن ارطاۃ کی وجہ سے ضعیف قرار دیا اور روایت ابن عباسؓ کو صحیح اور راجح قرار دیا اور حنفیہ کے مسلک پر کسی قسم کا کوئی اشکال وارد نہیں ہوتا اس لیے میاں بیوی میں سے کسی ایک کے اسلام لانے سے ان کے نزدیک فرقت (جدائی) واقع نہیں ہوتی لہٰذا فرقت کے لیے اسلام پیش کرنا اور اس کے بعد انکار ضروری ہے اور ابوالعاصؓ پر اسلام سن ۶ میں پیش ہوا اور وہ اسلام لے آئے اس لیے نکاح کے فسخ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک توجیہ یہ ہے کہ دونوں روایتوں میں تطبیق کے طریقہ کو اختیار کیا گیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت " بالنکاح الاوّل " (پہلے نکاح کے ساتھ) سے مراد ہے کہ پہلے نکاح کے مہر کے ساتھ لوٹائی گئیں۔ کسی اور شرط ہونے اور مہر کا اضافہ نہیں کیا گیا۔

بَابٌ فِي مَنْ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعٍ أَوْ أُخْتَانِ

باب: جو شخص اسلام لائے اور اس کی چار سے زائد بیویاں ہوں

۷۱۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْ الشَّمَرْدَلِ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ مُسَدَّدٌ ابْنِ عُمَيْرَةَ وَقَالَ وَهْبٌ الْأَسَدِيِّ قَالَ أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي ثَمَانُ نِسْوَةٍ

۷۱۴: مسدد' ہشیم (دوسری سند) وہب بن بقیہ' ہشیم' ابن ابی لیلیٰ' حمیضہ بن شمردل' حضرت حارث بن قیس' ابن عمیرہ بن قیس الاسدی سے روایت ہے کہ میں اسلام لایا اور میری آٹھ بیویاں تھیں تو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم ان میں سے چار عورتوں کو منتخب کر لو اور باقی کو چھوڑ دو۔ احمد بن

فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَ حَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ قَيْسُ بْنُ الْحَارِثِ مَكَانَ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ هَذَا هُوَ الصَّوَابُ يَعْنِي قَيْسَ بْنَ الْحَارِثِ۔

ابراہیم نے ہشیم سے حارث بن قیس کی جگہ قیس ابن الحارث نقل کیا احمد بن ابراہیم نے بیان کیا کہ یہی درست ہے۔

چار بیویاں رکھنے کی اجازت:

مذکورہ آٹھوں بیویاں حضرت قیس الاسدی کی زمانہ کفر کی منکوحہ تھیں اور یہ ضروری نہیں کہ انہوں نے ان تمام عورتوں سے بیک وقت ہی نکاح کیا ہو کیونکہ اسلام میں چار سے زیادہ بیویاں رکھنا جائز نہیں اس لئے آپ نے مذکورہ چار بیویاں چھوڑنے کا حکم فرمایا ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ [النساء : ۳]

۴۷۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَاضِي الْكُوفَةِ عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُمَيْضَةَ بْنِ الشَّمَرْدَلِ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ بِمَعْنَاهُ۔

۴۷۲: احمد بن ابراہیم' بکر بن عبدالرحمٰن قاضی کوفہ' عیسیٰ بن المختار' ابن ابی لیلیٰ' حضرت حمیضہ بن شمردل' حضرت قیس ابن الحارث سے اسی طرح روایت ہے۔

۴۷۳ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ قَالَ طَلِّقْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ۔

۴۷۳: یحییٰ بن معین' وہب بن جریر' جریر' یحییٰ بن ایوب' یزید بن ابی حبیب' ابن وہب الجیشانی' حضرت ضحاک بن فیروز' فیروز نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اسلام لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے ایک کو طلاق دے دو' جس کو تم چاہو۔

بیک وقت دو بہنوں سے نکاح:

اسلام میں بیک وقت دو بہنوں کو نکاح میں رکھنا حرام ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ۔[النساء : ۲۳] اس لئے آپ ﷺ نے دو بہنوں میں سے ایک کو طلاق دینے کا حکم فرمایا۔

بَاب إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُ الْأَبَوَيْنِ مَعَ مَنْ يَكُونُ الْوَلَدُ

باب: جب والدین اسلام لے آئیں تو اولاد ان میں سے کس کے پاس رہے گی؟

۴۷۴ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ

۴۷۴: ابراہیم بن موسیٰ الرازی' عیسیٰ' عبدالحمید بن جعفر' جعفر' ان کے والد حضرت رافع بن سنان سے روایت ہے کہ وہ اسلام لے آئے اور ان

أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي رَافِعِ بْنِ سِنَانٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ وَأَبَتِ امْرَأَتُهُ أَنْ تُسْلِمَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ ابْنَتِي وَهِيَ فَطِيمٌ أَوْ شَبَهُهُ وَقَالَ رَافِعٌ ابْنَتِي قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْعُدْ نَاحِيَةً وَقَالَ لَهَا اقْعُدِي نَاحِيَةً قَالَ وَأَقْعَدَ الصَّبِيَّةَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ ادْعُوَاهَا فَمَالَتِ الصَّبِيَّةُ إِلَى أُمِّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اهْدِهَا فَمَالَتِ الصَّبِيَّةُ إِلَى أَبِيهَا فَأَخَذَهَا۔

کی بیوی نے اسلام لانے سے انکار کر دیا تو وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا مجھے میری بچی دلا دیں۔ اس لڑکی کا دودھ چھوٹ چکا تھا یا چھوٹنے والا تھا۔ حضرت ابورافع نے عرض کیا آپ میری لڑکی مجھ کو دلا دیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رافع سے فرمایا تم ایک کونہ میں بیٹھو اور عورت سے فرمایا تم ایک کونہ میں بیٹھو اور اس لڑکی کو ان دونوں کے درمیان بٹھا دیا پھر آپ نے ان دونوں سے فرمایا کہ اس لڑکی کو بلاؤ وہ لڑکی بلانے پر ماں کی جانب مائل ہو گئی' آپ نے ارشاد فرمایا اے اللہ اس کو ہدایت عطا فرما پھر وہ لڑکی اپنے والد کی جانب چلی آئی چنانچہ اس لڑکی کو باپ نے لے لیا۔

بچہ سے متعلق ایک حکم:

یہ عمل حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھا جو کہ آپ کی خصوصیت تھی۔ بہرحال اب مفتی بہ حکم یہی ہے کہ والدین میں سے اگر کوئی اسلام لے آئے تو بچہ ان میں سے جو مسلمان ہو اس کے تابع ہوگا کیونکہ بچہ خیر الابوین کے تحت ہوتا ہے۔ یعنی ماں' باپ میں سے دین کے اعتبار سے جو بہتر صورت میں ہو بچہ اسی کے ماتحت ہوگا۔

بَابٌ فِي اللِّعَانِ

باب: احکامِ لعان

۴۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرَ بْنَ أَشْقَرَ الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ

۴۷۵: عبید اللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' ابن شہاب' حضرت سہل بن سعد الساعدی سے روایت ہے کہ عویمر بن اشقر عجلانی عاصم بن حدی کے پاس آئے اور بیان کیا کہ اے عاصم! اگر کوئی شخص اپنی اہلیہ کے پاس کسی غیر شخص کو دیکھے اور وہ شخص (شوہر) اس اجنبی شخص کو قتل کر دے تو لوگ (بدلہ میں) اس کو قتل کر دیں گے اگر وہ اسے قتل نہ کرے تو پھر کیا کرے! تم میرے لئے یہ مسئلہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو' چنانچہ حضرت عاصم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کرنے پر ناگواری محسوس فرمائی اور ایسے سوال کو معیوب خیال فرمایا۔ یہ بات عاصم پر گراں گزری جب عاصم اپنے گھر واپس تشریف لے آئے تو عویمر' عاصم کے پاس آئے اور دریافت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟ عاصم نے کہا مجھ کو کبھی تم سے خیر نہیں پہنچی (کیونکہ) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو ناگوار سمجھا جو کہ تم نے مجھ سے معلوم کیا۔ عویمر نے کہا کہ بخدا میں کبھی باز نہیں رہوں گا جب تک کہ یہ مسئلہ حضور اکرم

ﷺ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ قُرْآنٌ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا عُوَيْمِرٌ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

ﷺ سے دریافت کرلوں۔ اس کے بعد عویمر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آپ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ عویمر نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھ کو اس شخص کے بارے میں مطلع فرمائیں کہ جو کہ اپنی بیوی کے پاس کسی غیر (محرم) کو پائے؟ اور اسے قتل کردے تو کیا اس کو بھی قصاص میں قتل کر دیا جائے گا یا کیا صورت اختیار کی جائے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری اہلیہ کے معاملہ میں وحی نازل فرمائی گئی ہے تم اپنی اہلیہ کو بلا کر لاؤ۔ پھر سہل نے بیان کیا کہ دونوں نے لعان کیا اور میں دیگر افراد کے ہمراہ حضور اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا۔ جب دونوں لعان کر چکے تو عویمر نے کہا یارسول اللہ! میں جھوٹا قرار پاؤں گا اگر میں اس کو اپنے پاس رکھ لوں؟ پھر عویمر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کئے بغیر تین طلاقیں دے ڈالیں؟ ابن شہاب کہتے ہیں کہ پھر لعان کرنے والوں کے درمیان یہی طریقہ رائج ہو گیا۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث سے ایک مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ لعان کرنے والے میاں و بیوی کے درمیان تفریق قاضی کرائے گا خود بخود نہیں ہوگی۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میاں کے لعان میں ثابت شدہ حرمت کی حیثیت حضرات طرفین (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد) کے نزدیک فرقت لعان طلاق بائن کے درجہ میں ہے البتہ جب تک لعان برقرار رہے اس وقت تک دوبارہ نکاح بھی درست نہیں لیکن اگر شوہر نے زناء کا الزام لگانے میں اپنے آپ کو جھٹلا دیا اور اس پر حد قذف جاری ہوگئی یا عورت نے شوہر کے الزام کو درست قرار دے کر اپنے آپ کو جھٹلا دیا تو اب ان کے لیے دوبارہ نکاح کرنا جائز ہے۔

۴۷۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَمْسِكِ الْمَرْأَةَ عِنْدَكَ حَتَّى تَلِدَ۔

۴۷۶: عبدالعزیز بن یحییٰ، محمد بن مسلمہ، محمد بن اسحق، عباس بن سہل، حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن عدی سے فرمایا کہ جب تک ولادت نہ ہو تم عورت کو اپنے پاس رکھو۔

۴۷۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ حَضَرْتُ لِعَانَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ ثُمَّ

۴۷۷: احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت سہل بن سعد الساعدی سے روایت ہے کہ میں ان دونوں کے لعان کے وقت موجود تھا اور میری عمر پندرہ سال تھی۔ اس کے بعد وہ عورت حاملہ ثابت ہوئی تو بچے کو اس کی والدہ کی جانب منسوب کیا جاتا تھا۔

خَرَجَتْ حَامِلًا فَكَانَ الْوَلَدُ يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ۔

ماں کی طرف منسوب بچہ:

اگر کوئی بچہ ایسا ہو کہ جس کے باپ نے اس کے نسب سے انکار کر دیا یا زنا سے کوئی بچہ پیدا ہو تو اس کو حرامی نہیں کہنا چاہئے بلکہ بچہ کو ماں کی طرف منسوب کیا جائے گا کیونکہ وہ بچہ بے قصور ہے۔

۴۷۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَكَانِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي خَبَرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْأَلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا كَاذِبًا قَالَ فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ۔

۴۷۸: محمد بن جعفر الورکانی' ابراہیم بن سعد' زہری' حضرت سہل بن سعد سے اسی لعان والی حدیث میں روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر اس عورت کے ایسا بچہ پیدا ہو کہ جس کا کالا رنگ ہو بہت کالی آنکھیں ہوں اور اس کے سرین بڑے ہوں تو میں عویمر کو سچا سمجھوں گا اور اگر وہ بچہ لال رنگ گیرو کی طرح رنگ کا ہو گا تو عویمر کذاب ہے۔ پھر اس کا بچہ بُرے طریقہ پر پیدا ہوا۔ (عویمر کا الزام سچا ثابت ہوا)۔

۴۷۹ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَكَانَ يُدْعَى يَعْنِي الْوَلَدَ لِأُمِّهِ۔

۴۷۹: محمود بن خالد' الفریابی' الاوزاعی' زہری' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اس طرح اس حدیث میں مذکور ہے پھر اس کے بچے کو اس کی والدہ کی جانب منسوب کر کے پکارا جاتا تھا۔

۴۸۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْفِهْرِيِّ وَغَيْرِهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنْفَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ مَا صُنِعَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سُنَّةً قَالَ سَهْلٌ حَضَرْتُ هَذَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَضَتِ السُّنَّةُ بَعْدُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا۔

۴۸۰: احمد بن عمرو بن السرح' ابن وہب' عیاض بن عبداللہ فہری' ابن شہاب' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عویمر نے اس عورت کو حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں تین طلاقیں دے دیں۔ آپ نے اس کو نافذ فرما دیا اور جو عمل آپ کی موجودگی میں کیا جائے وہ مسنون ہوتا ہے۔ سہل نے بیان کیا کہ اس وقت میں موجود تھا پھر یہی طریقہ لعان کرنے والوں کے بارے میں جاری ہو گیا کہ ان دونوں میں تفریق واقع کر دی جائے گی اور وہ دونوں کبھی ایک دوسرے سے نہیں مل سکیں گے (یعنی دونوں کا کبھی باہمی نکاح درست نہیں ہو سکے گا)۔

دلیل بابت طلاق مغلظہ:

مذکورہ بالا حدیث سے جمہور نے استدلال فرمایا ہے کہ اگر بیک وقت یا ایک مرتبہ یا ایک مجلس میں تین طلاقیں دی جائیں تو وہ تینوں طلاقیں واقع ہو کر حرمت مغلظہ واقع ہو جاتی ہیں۔ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ۔

۴۸۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ تَلَاعَنَا وَتَمَّ حَدِيثُ مُسَدَّدٍ وَقَالَ الْآخَرُونَ إِنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا لَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ عَلَيْهَا قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يُتَابِعِ ابْنَ عُيَيْنَةَ أَحَدٌ عَلَى أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

۴۸۱: مسدد وہب بن بیان احمد بن عمرو بن السرح عمرو بن عثمان سفیان زہری حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسدد نے اس طریقہ پر بیان کیا کہ سہل بن سعد نے کہا کہ میں لعان کے وقت حضرت رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھا اور اس وقت میری عمر پندرہ سال کی تھی آپ نے ان دونوں میں تفریق واقع فرمادی دوسرے حضرات نے اس طرح بیان کیا کہ حضرت سہل بن سعد حضرت رسول اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے اور حضرت رسول اکرم ﷺ نے لعان کرنے والوں کے بارے میں تفریق واقع فرمادی تو اس شخص نے عرض کیا کہ اگر میں پھر اس عورت کو رکھوں تو گویا کہ اس سے میں نے جھوٹ بولا امام ابوداؤد نے فرمایا ابن عیینہ کا کوئی متابع نہیں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے لعان کرنے والوں کے بارے میں تفریق واقع فرمادی۔

لعان سے تفریق:

لعان کے سلسلہ میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ہے کہ لعان سے خود بخود تفریق شرعی واقع ہوجائے گی لیکن احناف کے نزدیک قاضی کا تفریق شرعی واقع کرنا ضروری ہے اور آج کل لعان کے احکام نافذ نہیں ہوں گے۔

۴۸۲ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيرَاثِ أَنْ يَرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا۔

۴۸۲: سلیمان بن داؤد فلیح زہری حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس حدیث میں ہے کہ وہ عورت حاملہ تھی۔ عویمر نے اس عورت کے حمل کا اپنے سے ہونے سے انکار کردیا پھر اس کا بچہ ماں کے نام سے پکارا جاتا تھا اس کے بعد وراثت میں یہ سنت جاری ہوگی۔ لڑکا اپنی والدہ کا وارث ہوگا اور والدہ اس لڑکے کی وارث ہوگی جس قدر اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر فرمایا ہے۔

۴۸۳ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّا لَلَيْلَةَ جُمُعَةٍ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ بِهِ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ

۴۸۳: عثمان بن ابی شیبہ جریر الاعمش ابراہیم علقمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جمعہ کی شب میں مسجد میں بیٹھا تھا کہ ایک انصاری شخص مسجد میں آیا اور معلوم کرنے لگا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس کسی (اجنبی کو دیکھے) پھر اس کو بیان کرے (یعنی یہ کہے کہ میری بیوی زنا کی مرتکب ہوگئی) تو تم اس مرد کو (حد قذف لگاؤ گے) اگر وہ اس کو مار دے تو تم بھی اس کو (قصاص میں) قتل کردو گے اگر خاموش رہے تو اپنا

فَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ وَاللّٰهِ لَأَسْأَلَنَّ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ بِهِ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ افْتَحْ وَجَعَلَ يَدْعُو فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ هَذِهِ الْآيَةَ فَابْتُلِيَ بِهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَجَاءَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا فَشَهِدَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ قَالَ فَذَهَبَتْ لِتَلْتَعِنَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ فَأَبَتْ فَفَعَلَتْ فَلَمَّا أَدْبَرَا قَالَ لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا۔

خون پئے۔ اللہ کی قسم اس مسئلہ کو میں حضور اکرم ﷺ سے دریافت کروں گا۔ جب دوسرے روز صبح ہوئی تو وہ شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے یہی دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی اہلیہ کے ساتھ کسی اجنبی شخص کو پائے پھر وہ شخص اس بات کا تذکرہ کرے تو تم اس کو کوڑے مارو گے اگر وہ اسے قتل کر دے تو تم بھی اس کو قتل کر دو گے۔ اگر خاموش ہو جائے تو خون کے گھونٹ پئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے پروردگار (اس مشکل کو آسان فرما (یعنی اس سلسلہ میں کوئی حکم نازل فرما) اس پر آیت لعان: وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ نازل ہوئی تو سب سے پہلے وہی شخص اس آفت میں مبتلا ہوا۔ وہ شخص اور اس کی بیوی خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور ان دونوں نے لعان کیا پہلے چار مرتبہ اللہ کا نام لے کر مرد نے شہادت دی کہ وہ سچا ہے پھر پانچویں مرتبہ میں کہا کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہو۔ اس کے بعد اس عورت نے لعان کرنے کا ارادہ کیا تو آپ نے اس کو ڈانٹ دیا۔ لیکن اس عورت نے نہیں مانا اور اس نے لعان کیا (یعنی اللہ تعالیٰ کا چار مرتبہ نام لے کر شہادت دی کہ اس کا شوہر جھوٹا ہے۔ پھر پانچویں مرتبہ میں بیان کیا کہ اگر شوہر سچا ہو تو مجھ پر غضب الٰہی نازل ہو)۔ جب دونوں وہاں سے چلے تو آپ نے ارشاد فرمایا شاید اس عورت کا بچہ گھنگریالے بال والا سیاہ رنگ کا پیدا ہوگا پھر وہ بچہ اسی طرح کا پیدا ہوا۔

۴۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا رَجُلًا عَلَى امْرَأَتِهِ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا إِنِّي

۴۸۴: محمد بن بشار ابن ابی عدی ہشام بن حسان عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ہلال بن اُمیہ نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت زنا لگائی۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ہلال سے فرمایا گواہ پیش کرو ورنہ حد قذف میں تمہاری پشت پر کوڑے لگائے جائیں گے۔ ہلال نے عرض کیا کہ کیا ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی پر کسی شخص کو دیکھے تو وہ گواہ تلاش کرنے جائے تو حضور اکرم ﷺ یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تہمت کی حد تمہاری پشت پر ماری جائے گی۔ ہلال نے عرض کیا کہ اس ذات پاک کی قسم کہ جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے بلاشبہ میں سچا

لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللَّهُ فِي أَمْرِي مَا يُبْرِئُ بِهِ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَجَاءَا فَقَامَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا مِنْ تَائِبٍ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ وَقَالُوا لَهَا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا سَتَرْجِعُ فَقَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ حَدِيثُ ابْنِ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ۔

ہوں اور یقیناً اللہ تعالیٰ ایسا حکم نازل فرمائے گا کہ وہ میری پشت کو تہمت حد مارے جانے سے بچالے گا اتنے میں من جانب اللہ یہ آیت کریمہ: الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ نازل فرمائی۔ حضور اکرم ﷺ نے ان آیات کریمہ کو صٰدِقِیْنَ تک تلاوت فرمایا۔ اس کے بعد حضرت ہلال بن اُمیہ اور ان کی بیوی کو طلب فرمایا۔ دونوں حاضر ہوئے پہلے حضرت ہلال بن اُمیہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی۔ آپ فرماتے جاتے تھے کہ دیکھو بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب واقف ہیں تم میں سے ایک شخص لازمی طور پر جھوٹا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے۔ پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اس نے گواہیاں دیں۔ جب پانچویں گواہی آئی کہ اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر غضب نازل ہو اگر شوہر سچا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا غضب ضرور نازل ہوگا تو وہ عورت ہچکچائی اور اُلٹی واپس ہوگئی یہاں تک کہ ہم لوگ سمجھے کہ وہ عورت اپنے بیان سے منحرف ہو جائے گی۔ پھر اس عورت نے عرض کیا کہ میں اپنی قوم کو زمانہ میں ذلیل نہیں کروں گی یہ کہہ کر اس نے پانچویں گواہی بھی دے دی۔ آپ نے فرمایا اس عورت کا لڑکا اگر سیاہ آنکھوں والا بڑے بڑے کولہے والا اور موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہو تو وہ لڑکا شریک بن سحماء کا ہے تو پھر اسی قسم کا لڑکا پیدا ہوا اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر اس سلسلہ میں حکم الٰہی نازل نہ ہوتا تو میں اس عورت سے کچھ کرتا یعنی اس کو حد زنی مارتا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث سے اہل مدینہ متفرد ہوئے مراد یہ ہے ابن بشار کی حدیث کو ابن ابی عدی سے اور انہوں نے ہشام بن حسان سے روایت کیا۔

۴۸۵: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا حِينَ أَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ يَتَلَاعَنَا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِيهِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ يَقُولُ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ۔

۴۸۵: مخلد بن خالد' سفیان' عاصم بن کلیب' ان کے والد' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے لعان کرنے والوں کو لعان کرنے کا حکم دیا تو ایک شخص کو حکم فرمایا کہ پانچویں مرتبہ میں اس کے مُنہ پر اپنا ہاتھ رکھ لے اور فرمایا کہ یہ پانچویں گواہی عذاب کا باعث ہے۔

۴۸۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ

۴۸۶: حسن بن علی' یزید بن ہارون' عباد بن منصور' عکرمہ' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ہلال بن اُمیہ ان تین

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَجَاءَ مِنْ أَرْضِهِ عَشِيًّا فَوَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ رَجُلًا فَرَأَى بِعَيْنِهِ وَسَمِعَ بِأُذُنِهِ فَلَمْ يَهِجْهُ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ غَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جِئْتُ أَهْلِي عِشَاءً فَوَجَدْتُ عِنْدَهُمْ رَجُلًا فَرَأَيْتُ بِعَيْنَيَّ وَسَمِعْتُ بِأُذُنَيَّ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِهِ وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ الْآيَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَسُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا هِلَالُ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ فَرَجًا وَمَخْرَجًا قَالَ هِلَالٌ قَدْ كُنْتُ أَرْجُو ذَلِكَ مِنْ رَبِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلُوا إِلَيْهَا فَجَاءَتْ فَتَلَاهَا عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَذَكَّرَهُمَا وَأَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَذَابَ الْآخِرَةِ أَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الدُّنْيَا فَقَالَ هِلَالٌ وَاللَّهِ لَقَدْ صَدَقْتُ عَلَيْهَا فَقَالَتْ قَدْ كَذَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعِنُوا بَيْنَهُمَا فَقِيلَ لِهِلَالٍ اشْهَدْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قِيلَ لَهُ يَا هِلَالُ اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ وَإِنَّ هَذِهِ الْمُوجِبَةُ الَّتِي تُوجِبُ عَلَيْكَ الْعَذَابَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا

افراد میں سے تھے کہ جن کی اللہ تعالیٰ نے غزوۂ تبوک کے موقعہ پر غلطی کو معاف کر دیا تھا (کیونکہ یہ لوگ جہاد میں شریک ہونے سے رہ گئے تھے) تو حضرت ہلال بن امیہ اپنی زمین میں سے رات کے وقت اپنی بیوی کے پاس آئے تو انہوں نے ایک شخص کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا۔ حضرت ہلال نے اس شخص کو نہ تو ڈانٹ ڈپٹ کی اور نہ ہی دھمکایا۔ جب صبح ہوئی تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ شام کے وقت جب میں اپنے گھر میں گیا تو میں نے ایک شخص کو اپنی بیوی کے پاس دیکھا اپنی آنکھوں سے میں نے دیکھا' اپنے کانوں سے میں نے سنا۔ آنحضرت ﷺ کو ہلال کی یہ گفتگو ناگوار لگی حضرت ہلال کو یہ بات گراں گزری تو اس پر آیت کریمہ: وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ نازل ہوئی آپ پر سے وحی کی سختی جاتی رہی۔ آپ نے فرمایا اے ہلال تم خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے راستہ کھول دیا۔ ہلال نے کہا اپنے پروردگار سے مجھ کو بھی یہی توقع تھی۔ آپ نے فرمایا اس عورت کو بلا بھیجو۔ آپ نے دونوں شوہر و بیوی کو یہی آیت کریمہ پڑھ کر سنائی اور نصیحت فرمائی اور ان سے بیان کیا کہ عذابِ الٰہی دُنیا کی تکلیف سے زیادہ شدید ہے۔ حضرت ہلال نے عرض کیا بخدا اس عورت کا حال میں نے سچ بیان کیا ہے۔ عورت نے کہا یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ ان دونوں کا لعان کراؤ۔ ہلال سے پہلے یہ بات کہی گئی کہ تم گواہیاں پیش کرو۔ انہوں نے اس طرح پر چار گواہیاں پیش کیں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کہ میں سچ کہتا ہوں جب پانچویں مرتبہ لعان ہوا تو حضرت ہلال سے فرمایا گیا کہ اے ہلال اللہ سے ڈرو کہ دُنیاوی عذاب آخرت سے زیادہ آسان ہے یہی آخری شہادت ہے اگر تم جھوٹے ہو تو یہ گواہی تم پر عذاب کو لاگو کر دے گی۔ ہلال نے کہا پروردگار کی قسم اللہ تعالیٰ اس عورت کے سلسلہ میں مجھ پر کبھی عذاب نہیں نازل فرمائے گا جیسے خداوند قدوس نے اس عورت پر تہمت لگانے کی وجہ سے مجھ کو کوڑے نہیں لگوائے تو اس شخص نے آخری شہادت بھی دے دی کہ میں اگر جھوٹا ہوں تو میرے اُوپر اللہ تعالیٰ کی

يُعَذِّبُنِي اللَّهُ عَلَيْهَا كَمَا لَمْ يُجَلِّدْنِي عَلَيْهَا فَشَهِدَ الْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنْ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ قِيلَ لَهَا اشْهَدِي فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنْ الْكَاذِبِينَ فَلَمَّا كَانَتْ الْخَامِسَةُ قِيلَ لَهَا اتَّقِي اللَّهَ فَإِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ وَإِنَّ هَذِهِ الْمُوجِبَةُ الَّتِي تُوجِبُ عَلَيْكِ الْعَذَابَ فَتَلَكَّأَتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي فَشَهِدَتْ الْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنْ الصَّادِقِينَ فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَقَضَى أَنْ لَا يُدْعَى وَلَدُهَا لِأَبٍ وَلَا تُرْمَى وَلَا يُرْمَى وَلَدُهَا وَمَنْ رَمَاهَا أَوْ رَمَى وَلَدَهَا فَعَلَيْهِ الْحَدُّ وَقَضَى أَنْ لَا بَيْتَ لَهَا عَلَيْهِ وَلَا قُوتَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُمَا يَتَفَرَّقَانِ مِنْ غَيْرِ طَلَاقٍ وَلَا مُتَوَفًّى عَنْهَا وَقَالَ إِنْ جَاءَتْ بِهِ أُصَيْهِبَ أُرَيْصِحَ أُثَيْبِجَ حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالٍ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِيًّا خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ فَهُوَ لِلَّذِي رُمِيَتْ بِهِ فَجَاءَتْ بِهِ أَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِيًّا خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا الْأَيْمَانُ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَمِيرًا عَلَى مُضَرَ وَمَا يُدْعَى لِأَبٍ۔

لعنت ہو۔ اس کے بعد عورت سے کہا گیا اب تم شہادتیں پیش کرو تو اس عورت نے اللہ کا نام لے کر چار شہادتیں پیش کیں کہ میرا شوہر جھوٹ بولتا ہے۔ جب پانچویں مرتبہ گواہی ہوئی لوگوں نے اس سے کہا دیکھو اللہ سے ڈرو۔ عذاب آخرت سے دُنیاوی عذاب آسان ہے اور یہی پانچویں گواہی ہے جو تم پر عذاب الٰہی کو واجب کر دے گی یہ بات سن کر وہ عورت ایک گھڑی تک ہچکچائی پھر اس نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم میں اپنی قوم کو ذلیل نہیں کروں گی اور اس نے پانچویں شہادت بھی دے دی کہ اگر میرا شوہر سچا ہو تو میرے اُوپر غضب الٰہی نازل ہو۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے ان دونوں میں علیٰحدگی کر دی اور یہ فیصلہ فرمایا کہ اس عورت کے پیٹ سے جو لڑکا پیدا ہوگا اس کے والد کی طرف وہ بچہ منسوب نہ کیا جائے لیکن اس عورت کو تہمت زنا نہ لگائی جائے اور نہ ہی اس کے لڑکے کو اور جو شخص اس کے لڑکے کو زنا کی تہمت لگائے تو اس پر حد قذف لگے گی اور آپ نے یہ بھی فیصلہ فرمایا کہ شوہر پر اس کو رہائش کی جگہ دینا یا اس کا نفقہ دینا واجب نہیں کیونکہ یہ دونوں بغیر طلاق کے علیٰحدہ ہوئے ہیں اسی طرح بغیر وفات کے علیٰحدہ ہوئے ہیں اور فرمایا اگر لڑکا بھورے رنگ کے بالوں والا دُبلے پتلے کولہے والا چوڑے پیٹ والا باریک پنڈلی والا پیدا ہو تو وہ ہلال کا ہے اور اگر وہ بچہ گندمی رنگ کا گھنگریالے بال والا موٹا بھاری پنڈلی والا بڑے کولہوں والا ہو تو وہ اس شخص کا بچہ ہے کہ جس کے ساتھ اس کو تہمت زنا لگائی گئی۔ پھر اس عورت کا بچہ گندمی رنگ گھنگریالے بال والا موٹی پنڈلیوں وزن دار کولہے والا پیدا ہوا آپ نے فرمایا کہ اگر پہلی شہادتیں نہ ہو چکی ہوتی تو میں اس عورت کو کچھ کرتا (یعنی دوسروں کی عبرت کے لئے اس کو سزا دیتا) عکرمہ نے بیان کیا پھر وہ لڑکا مصر کا حاکم ہو گیا لیکن وہ والد کے نام سے نہیں بلایا جاتا تھا۔

انعام الٰہی:

مفہوم حدیث یہ ہے کہ اگر مذکورہ آیت کریمہ نازل نہ ہوتی تو مجھ کو مذکورہ تہمت لگانے کی وجہ سے حد قذف لگتی لیکن اللہ تعالیٰ نے میری سچائی کی بنا پر مجھ کو کوڑوں اور حد سے بچا لیا۔

۴۸۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۴۸۷: احمد بن حنبل‘ سفیان بن عیینہ‘ عمرو بن سعید بن جبیر‘ حضرت عبداللہ

بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذٰلِكَ أَبْعَدُ لَكَ۔

۴۸۷: بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں کو ارشاد فرمایا کہ تم دونوں کا حساب اللہ کے یہاں ہوگا تم دونوں میں سے ایک نہ ایک ضرور جھوٹا ہے مرد سے آپ نے فرمایا کہ اس عورت پر کوئی زور نہیں۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا مال۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم نے عورت کے بارے میں سچ کہا ہے تو تمہارا وہ مال اس شے کے عوض چلا گیا کہ تم نے عورت کی شرم گاہ کو (نکاح کے ذریعہ) اپنے پر حلال کر لیا اور اگر تم نے اس عورت پر جھوٹا الزام لگایا تو مہر کا مطالبہ کرنا تجھے زیب نہیں دیتا۔

دورِ نبویؐ میں بیوی پر الزام زنا کا ایک واقعہ:

ایک شخص نے بیوی کو زنا کا الزام لگایا بیوی نے انکار کیا شوہر و بیوی نے لعان کیا یعنی دونوں نے اپنے میں سے جو جھوٹا ہو اس پر لعنت بھیج کر علیحدہ ہو گئے اس پر آپ نے ارشاد فرمایا تم دونوں میں سے ایک نہ ایک ضرور جھوٹا ہے جس پر کہ عذابِ آخرت ہوگا اس کے بعد شوہر نے بیوی کو جو مال دیا تھا وہ مانگا جس پر آپ نے فرمایا کہ تم نے جو مال بیوی کو دیا تھا تو تم نے اس کے بدلہ بیوی سے ہمبستری کر لی اور اس مال پر تمہارا اختیار نہیں رہا۔

۴۸۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

۴۸۸: احمد بن محمد بن حنبل' اسماعیل' ایوب' حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر تہمت زنا لگائے؟ تو انہوں نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عویمر بن عجلان کے بہن بھائی کو علیحدہ کر دیا (مراد عویمر اور انکی اہلیہ ہیں) آپ نے فرمایا اللہ ہی جانتا ہے کہ تم میں سے کوئی نہ کوئی جھوٹا ہے۔ پھر تم میں سے کیا کوئی شخص تائب ہونا چاہتا ہے؟ آپ نے تین مرتبہ اسی طرح ارشاد فرمایا (لیکن مرد اور عورت دونوں میں سے کسی نے توبہ نہ کی اور اپنی بات پر اڑے رہے تو) آپ نے ان دونوں میں تفریق فرما دی۔

۴۸۹: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ۔

۴۸۹: قعنبی' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک شخص نے اپنی اہلیہ سے لعان کیا اور اس نے اپنے لڑکے کے (اپنے نسب) سے ہونے کا انکار کر دیا (یعنی یہ کہہ دیا کہ یہ بچہ مجھ سے نہیں ہے) تو آپ نے اس شخص اور اس عورت کے درمیان تفریق کر دی اور اس لڑکے کو عورت سے منسوب کر دیا۔

بَاب إِذَا شَكَّ فِي الْوَلَدِ

باب: جب لڑکے کے نسب کے بارے میں شک ہو جائے؟

۴۹۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي جَائَتْ بِوَلَدٍ أَسْوَدَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنَّى تُرَاهُ قَالَ عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ۔

۴۹۰: ابن ابی خلف' سفیان' زہری' سعید' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میری بیوی کے ہاں کالے رنگ کا ایک لڑکا پیدا ہوا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ اُونٹ بھی ہیں؟ اس شخص نے عرض کیا جی ہاں' پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ ان اُونٹوں کا کیسا رنگ ہے؟ اس نے عرض کیا کہ لال رنگ ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا ان اُونٹوں میں کوئی اونٹ بھورے رنگ کا بھی ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں ایک بھورے رنگ کا بھی اُونٹ ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ بھورے رنگ کا اُونٹ کہاں سے آیا۔ اس نے عرض کیا ہوسکتا ہے کہ کسی ایک رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہو۔ آپ نے فرمایا شاید تمہارے لڑکے کے رنگ کو بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

۴۹۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُعَرِّضُ بِأَنْ يَنْفِيَهُ۔

۴۹۱: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' حضرت زہری سے روایت اس طرح ہے اور اس میں ہے کہ وہ شخص بچہ کے نسب سے (اس کے کالے رنگ کی وجہ سے) انکار کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔

خلاصۃ الباب: جز الرطبی عرب کا مشہور قیافہ شناس تھا اور اپنے فن میں یگانہ روزگار تھا وہ آدمی کی صورت دیکھ کر اس کے حالات وکوائف اور اوصاف وخصوصیات معلوم کر لیتا تھا چنانچہ مسجد نبوی میں آیا اس نے حضرت زیدؓ اور حضرت اسامہؓ کے پیر دیکھے تو اس نے علم قیافہ کی رو سے یہ فیصلہ کیا کہ یہ پیر جن دو آدمیوں کے ہیں ان کو باپ بیٹا ہونا چاہیے آنحضرت ﷺ اس بات سے خوش ہوئے کیونکہ اہل عرب کے ہاں قیافہ شناس کا قول معتبر تھا اور اس کے فیصلہ کو رمز کا درجہ دیا جاتا تھا لیکن یہ بات ملحوظ رہنی چاہیے کہ اس حدیث سے یہ لازم نہیں آیا کہ شرعی احکام اور نسب میں قیافہ شناس کا قول معتبر ہوتا ہے یہی مسلک حنفیہ کا ہے البتہ امام شافعی امام مالک امام احمد قیافہ شناس کے قول کو معتبر مانتے ہیں۔ اور یہ مسلک حنفیہ کی حقانیت کو ثابت کرتا ہے۔

۴۹۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أُنْكِرُهُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۴۹۲: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' ابوسلمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور کہا یارسول اللہ میری بیوی کے ہاں کالے رنگ کا بچہ پیدا ہوا ہے میں اس سے انکار کرتا ہوں گزشتہ حدیث کے طریقہ پر (بیان کیا)۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الِانْتِفَاءِ

۴۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللَّهُ جَنَّتَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللَّهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رُئُوسِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ۔

باب: لڑکے کے نسب سے منکر ہونے کی وعید

۴۹۳: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو بن الحارث' ابن الہاد' عبداللہ بن یونس' سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس وقت لعان کے سلسلہ میں آیت کریمہ نازل ہوئی تو جس خاتون نے اپنے لڑکے کو ایسی قوم میں شامل کیا کہ وہ بچہ اس قوم میں سے نہیں ہے (یعنی عورت کے زنا کرنے سے بچہ پیدا ہوا اور اس نے وہ بچہ شوہر کی جانب منسوب کیا) تو اس عورت کا اللہ کی رحمت سے کسی بھی طرح کا کوئی تعلق نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ اس عورت کو ہرگز اپنی جنت میں داخل نہیں فرمائے گا اور جو کوئی شخص ایسا ہو کہ وہ قصداً اپنی اولاد ہونے سے منکر ہو جائے تو ایسے شخص کو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو تمام دُنیا کے سامنے ذلیل کریں گے۔

انکارِ نسب کا گناہ:

مفہومِ حدیث یہ ہے کہ نہ تو عورت کے لئے جائز ہے کہ جو بچہ شوہر کے نطفہ سے نہ ہو اس کو شوہر کی جانب منسوب کرے اور نہ ہی مرد کے لئے جائز ہے کہ وہ جان بوجھ کر بچہ کے نسب کا انکار کرے۔ واضح رہے کہ محض وہم اور شبہ کی بناء پر یا بچہ کی رنگت یا اس کے جسمانی اعضاء باپ کے مشابہ نہ ہونے کی بناء پر نسب کا انکار کرنا سخت گناہ ہے۔

بَابٌ فِي ادِّعَاءِ وَلَدِ الزِّنَا

۴۹۴: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ سَلْمٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الذَّيَّالِ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا مُسَاعَاةَ فِي الْإِسْلَامِ مَنْ سَاعَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَدْ لَحِقَ بِعَصَبَتِهِ وَمَنْ ادَّعَى وَلَدًا مِنْ غَيْرِ رِشْدَةٍ فَلَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ۔

باب: زنا سے پیدا شدہ اولاد کے دعویٰ کا بیان

۴۹۴: یعقوب بن ابراہیم' معمر' سلم بن ابی الذیاد' بعض رفقاء' حضرت سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں بدکاری نہیں ہے اور جس شخص نے دورِ جاہلیت میں بدکاری کی پھر اس عورت کے لڑکا پیدا ہوا تو اس لڑکے کا نسب اس کے مولیٰ سے منسوب ہوگا۔ جب کوئی شخص کسی بچہ کے نسب کا نکاح کے بغیر دعویٰ کرے (یا ملکیت کے بغیر دعویٰ کرے) تو نہ بچہ اس کا وارث ہوگا اور نہ ہی وہ شخص بچہ کا وارث ہوگا۔

جاہلیت کی ایک رسم:

زمانہ جاہلیت میں لوگ بغیر نکاح کے دوسری عورت سے جماع کرتے یا آقا دوسرے کی باندی سے ہمبستری کرتا اور اس سے اولاد بھی ہوتی اسلام نے اس کو حرام قرار دیا ہم نے مساعات کا مفہوم ترجمہ میں پیش کیا ہے مساعات کا تفصیلی مفہوم یہ ہے کہ باندیوں سے خلافِ شرع صحبت کرنا: من ساعی فی الجاهلية۔ (مجمع بحار الانوار ص: ۱۱۶' ج ۲)

۴۹۵: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ وَهُوَ أَشْبَعُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اسْتُلْحِقَ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي يُدْعَى لَهُ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهُ فَقَضَى أَنَّ كُلَّ مَنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنْ اسْتَلْحَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهُ نَصِيبُهُ وَلَا يَلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعَى لَهُ أَنْكَرَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَإِنَّهُ لَا يَلْحَقُ بِهِ وَلَا يَرِثُ وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَى لَهُ هُوَ ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ أَوْ أَمَةٍ۔

۴۹۵: شیبان بن فروخ' محمد بن راشد (دوسری سند) حسن بن علی' یزید بن ہارون' محمد بن راشد' سلیمان بن موسیٰ' عمرو بن شعیب' شعیب' عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے بارے میں فرمایا کہ جولڑکا اپنے والد کے انتقال کے بعد اس سے ملایا جائے یعنی اُس باپ سے کہ وہ لڑکا جس کے نام سے پکارا جاتا ہے اور اس کے باپ کا ورثہ اس کو ملانا چاہیں' یہ فیصلہ فرمایا کہ اگر وہ لڑکا باندی سے ہے کہ جس کا مالک صحبت کرنے کے وقت اس کا باپ تھا تو اس کا نسب ملانے والے شخص سے مل جائے گا لیکن اس کے ملائے جانے سے قبل جو ترکہ تقسیم ہو گیا اس ترکہ میں اس کا حصہ نہیں ہوگا البتہ جو ترکہ (ابھی) تقسیم نہیں ہوا اس ترکہ میں اس کا بھی حصہ ہوگا لیکن جب وہ باپ کہ جس سے اس کا نسب ملایا جا رہا ہے اور وہ اپنی زندگی میں اس کے نسب کا انکار کرتا رہا ہو تو ورثہ کے ملانے سے نسب نہیں ملے گا اگر وہ لڑکا ایسی باندی سے پیدا ہو کہ جس کا مالک اس کا والد نہیں تھا یا وہ لڑکا آزاد عورت سے پیدا ہو کہ جس سے اس کے والد نے زنا کیا تھا تو اس بچہ کا نسب نہیں ملے گا اور نہ وہ بچہ اس کا وارث ہوگا اگر چہ اس کے والد نے اپنی حیات میں اس کا دعویٰ کیا ہو کہ یہ میرا بچہ ہے کیونکہ وہ بچہ زنا سے پیدا شدہ ہے چاہے آزاد عورت کے پیٹ سے پیدا ہو یا باندی کے پیٹ سے۔

۴۹۶ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ وَهُوَ وَلَدُ زِنًا لِأَهْلِ أُمِّهِ مَنْ كَانُوا حُرَّةً أَوْ أَمَةً وَذَلِكَ فِيمَا اسْتُلْحِقَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ فَمَا اقْتُسِمَ مِنْ مَالٍ قَبْلَ الْإِسْلَامِ فَقَدْ مَضَى۔

۴۹۶: محمود بن خالد' خالد' محمد بن راشد سے روایت ہے کہ جس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ زنا سے پیدا شدہ لڑکا اپنی والدہ کے لوگوں میں داخل ہوگا خواہ وہ آزاد عورت سے ہو یا باندی سے۔ یہ حکم اس مال میں ہے جو کہ شروع اسلام میں ہو اور جو اسلام سے قبل تقسیم ہوا وہ گزر چکا۔

بَاب فِي الْقَافَةِ

باب: علم قیافہ جاننے سے متعلق

۴۹۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ مُسَدَّدٌ وَابْنُ

۴۹۷: مسدد' عثمان بن ابی شیبہ' ابن السرح' سفیان' زہری' عروہ' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہشاش بشاش تشریف لائے۔ حضرت عثمان کہتے ہیں کہ آپ کے چہرۂ انور کے خوشی کے آثار دُور سے معلوم ہو جاتے تھے۔ آپ

السَّرْحِ يَوْمًا مَسْرُورًا وَقَالَ عُثْمَانُ تُعْرَفُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ رَأَى زَيْدًا وَأُسَامَةَ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا بِقَطِيفَةٍ وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ أُسَامَةُ أَسْوَدَ وَكَانَ زَيْدٌ أَبْيَضَ۔

نے فرمایا اے عائشہ! تم کو خبر نہیں کہ مجزز مدلجی (نامی ایک قیافہ جاننے والے شخص) نے حضرت زید بن حارثہ اور حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ دونوں نے چادر سے اپنا سر چھپالیا تھا اور ان کے پیر کھلے ہوئے تھے اور اس نے کہا کہ یہ پیر ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اُسامہ کا رنگ کالا تھا اور حضرت زید کا سفید رنگ تھا۔

۴۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ۔

۴۹۸: قتیبہ لیث ' ابن شہاب کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی لکیریں بوجہ خوشی کے روشن ہونے لگیں۔

بَابٌ مَنْ قَالَ بِالْقُرْعَةِ إِذَا تَنَازَعُوا فِي الْوَلَدِ

باب: ایک بچہ کے کئی دعویدار ہوں تو قرعہ اندازی کی جائے

۴۹۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْأَجْلَحِ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَلِيلِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَتَوْا عَلِيًّا يَخْتَصِمُونَ إِلَيْهِ فِي وَلَدٍ وَقَدْ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لِاثْنَيْنِ مِنْهُمَا طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهَذَا فَغَلَيَا ثُمَّ قَالَ لِاثْنَيْنِ طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهَذَا فَغَلَيَا ثُمَّ قَالَ لِاثْنَيْنِ طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهَذَا فَغَلَيَا فَقَالَ أَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ إِنِّي مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ فَمَنْ قُرِعَ فَلَهُ الْوَلَدُ وَعَلَيْهِ لِصَاحِبَيْهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَجَعَلَهُ لِمَنْ قُرِعَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَضْرَاسُهُ أَوْ نَوَاجِذُهُ۔

۴۹۹: مسدد' یحییٰ' اجلح' شعبی' عبداللہ بن الخلیل' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے تھے کہ اسی وقت یمن سے ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یمن میں ایک لڑکے کے بارے میں تین اشخاص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس جھگڑا کرتے ہوئے آئے اور ان تینوں نے ایک ہی طہر میں ایک عورت سے صحبت کی تھی آپ نے دونوں کو ان میں سے علیحدہ کر کے کہا کہ تم دونوں یہ لڑکا تیسرے شخص کو دے دو۔ ان لوگوں نے یہ بات نہیں مانی اور وہ لوگ چیخے۔ پھر آپ نے ان میں سے دوسرے دو کو الگ کر کے یہی فرمایا انہوں نے نہیں مانا اور وہ لوگ چیخ و پکار کرنے لگے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم جھگڑا کرنے والے شرکاء میں تو اس معاملہ میں قرعہ اندازی کروں گا جس شخص کے نام پر قرعہ نکلے وہ لڑکا لے لے اور اپنے دونوں رفقاء کو ایک ایک تہائی دیت ادا کرے۔ پھر آپ نے قرعہ ڈالا اور قرعہ جس کے نام نکلا آپ نے وہ لڑکا اسی کو دلوا دیا۔ یہ بات سن کر آپ کو ہنسی آگئی یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں کھل گئیں۔

۵۰۰: حَدَّثَنَا خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ

۵۰۰: خشیش بن اصرم' عبدالرزاق' ثوری' صالح الہمدانی' شعبی' عبد خیر' زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں

عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ بِثَلَاثَةٍ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ اثْنَيْنِ أَتُقِرَّانِ لِهَذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا حَتَّى سَأَلَهُمْ جَمِيعًا فَجَعَلَ كُلَّمَا سَأَلَ اثْنَيْنِ قَالَا لَا فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالَّذِي صَارَتْ عَلَيْهِ الْقُرْعَةُ وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَيْ الدِّيَةِ قَالَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔

یمن میں تین افراد آئے کہ جنہوں نے ایک (ہی) عورت سے ایک طہر میں صحبت کی تھی۔ آپ نے دو دو کو علیحدہ کر کے دریافت فرمایا کیا تم تیسرے کے لئے اس لڑکے کا اقرار کرتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تینوں آدمیوں سے معلوم فرمالیا۔ اس کے بعد قرعہ ڈالا کہ قرعہ جس شخص کے نام پر نکلا لڑکے کو اسی کو دلوادیا۔ اور ان دونوں کو ایک ایک تہائی دیت اس شخص سے دلوائی۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں مبارک کھل گئیں۔

۵۰۱: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ عَنْ الْخَلِيلِ أَوْ ابْنِ الْخَلِيلِ قَالَ أُتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي امْرَأَةٍ وَلَدَتْ مِنْ ثَلَاثَةٍ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرِ الْيَمَنَ وَلَا النَّبِيَّ ﷺ وَلَا قَوْلَهُ طِيبَا بِالْوَلَدِ۔

۵۰۱: عبیداللہ بن معاذ' معاذ' شعبہ' سلمہ' شعبی' خلیل یا ابن خلیل کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے موقوفاً روایت ہے اور اس روایت میں تو یمن کا اور نہ ہی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہ طِيبَا بِالْوَلَدِ کے جملہ کا تذکرہ ہے۔

بَاب فِي وُجُوهِ النِّكَاحِ الَّتِي كَانَ يَتَنَاكَحُ بِهَا أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

باب: ایامِ جاہلیت کے نکاحوں کا بیان

۵۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ فَكَانَ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَنِكَاحٌ آخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذَلِكَ

۵۰۲: احمد بن صالح' عنبسہ بن خالد' یونس بن یزید' محمد بن مسلم' ابن شہاب' عروہ بن زبیر عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ دورِ جاہلیت میں چار طریقوں پر نکاح ہوا کرتا تھا۔ ایک طریقہ تو ایسا ہے کہ جس طریقہ پر آج کے دور میں نکاح ہوتا ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد کی لڑکی یا اس کی ہمشیرہ کو پیغام دیتا ہے وہ مہر مقرر کرتا ہے اور اس شخص سے نکاح کر دیتا ہے اور ایک نکاح اس طریقہ پر ہوتا کہ کوئی شخص اپنی بیوی سے جب وہ عورت حیض سے پاک ہو جاتی کہتا کہ فلاں شخص کو بلا بھیجو اور اس سے ہمبستری کرو پھر وہ شوہر اس عورت سے علیحدہ رہتا اور اس سے کبھی بھی صحبت نہ کرتا جب تک کہ اس کو علم نہ ہو جاتا کہ وہ عورت اس سے حاملہ ہو چکی ہے جس سے اس نے جماع کرایا تھا۔ جب علم ہو جاتا کہ وہ عورت حاملہ ہو گئی ہے تو اس وقت اگر شوہر چاہتا تو اس سے صحبت کرتا اور یہ طریقہ اس وجہ سے اختیار کرتے تا کہ لڑکا خوبصورت'

الرَّجُلِ الَّذِی تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِنْ أَحَبَّ وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هٰذَا النِّكَاحُ يُسَمَّى نِكَاحَ الِاسْتِبْضَاعِ وَنِكَاحٌ آخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ دُونَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ لَيَالٍ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا فَتَقُولُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِی كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ وَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ فَتُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ مِنْهُمْ بِاسْمِهِ فَيُلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا وَنِكَاحٌ رَابِعٌ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَائَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ يَكُنَّ عَلَمًا لِمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا حَمَلَتْ فَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِی يَرَوْنَ فَالْتَاطَهُ وَدُعِيَ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ نِكَاحَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ الْيَوْمَ۔

طاقتور اور عمدہ ہو تو وہ لوگ کسی شریف النفس اور خوبصورت شخص کے پاس عورت کو بھیج دیتے جو کہ خاندانی اور اچھے اعلیٰ نسب کا شخص ہوتا تا کہ اس شخص سے نطفہ حاصل کریں تا کہ اپنے خاندان میں بھی ویسی ہی ولادت ہو اس نکاح کو نکاح استبضاع کہا کرتے تھے اور ایک تیسری قسم کے نکاح کا طریقہ یہ تھا کہ آٹھ دس مرد ایک عورت کے پاس آتے جاتے' ان میں سے ہر ایک شخص اس عورت سے جماع کرتا جب وہ عورت حاملہ ہو جاتی اور اس کے بچہ پیدا ہوتا تو بچہ پیدا ہونے کے کچھ دن کے بعد وہ عورت ان سب کو بلا بھیجتی کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا تھا جب وہ سب کے سب اکٹھے ہو جاتے تو وہ عورت ان لوگوں سے کہتی کہ تم لوگ اپنا حال خوب جانتے ہو اور اب میرے بچہ پیدا ہوا ہے اور تم میں سے فلاں شخص کا یہ بچہ ہے وہ عورت جس شخص کا نام لے دیتی پھر وہ بچہ اس کا شمار ہوتا۔ اور ایک چوتھی قسم کا نکاح یہ تھا کہ بہت سے مرد ایک عورت کے پاس آیا جایا کرتے وہ عورت کسی شخص کو منع نہ کرتی اور ایسی عورت کو بغایا سے تعبیر کرتے (یعنی اس عورت کو رنڈی یا زانیہ کہا جاتا) اور ان عورتوں کے گھروں پر جھنڈے لگے رہتے یہی علامت تھی جو شخص چاہتا وہ ان عورتوں کے پاس چلا جاتا۔ جب وہ عورت حمل سے ہو جاتی اور اس کے بچہ پیدا ہوتا تو اس عورت کے سب آشنا اکٹھا ہوتے اور قیافہ جاننے والوں کو بلاتے اس کے بعد وہ قیافہ شناس جس کا لڑکا بتلاتے اس لڑکے کو اس شخص سے ملاتے (یعنی اسی کی طرف منسوب کرتے) وہ شخص کچھ نہ بولتا جب اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر برحق بنا کر مبعوث فرمایا تو انہوں نے دورِ جاہلیت کے نکاحوں کو باطل فرما دیا اور وہ ہی نکاح باقی رہ گیا جو کہ مسلمانوں میں مروج ہے (اور باقی تمام قسم کے نکاح کو اسلام میں ختم اور منسوخ کر دیا گیا)

خلاصۃ الباب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے عرب کیسی گندگیوں اور تاریکیوں میں تھے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت اور تعلیم و تربیت نے ان کو آسمانِ ہدایت کا چاند اور سورج بنا دیا۔ اللهم صل علی سید نا محمد عبدك ونبيك رسول الله مخرج النسا من الظلمت الى النور باذنك و بارك وسلم۔

بَابُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ

باب: بچہ اُسی کا شمار ہوگا کہ جس کی بیوی یا باندی ہے

۵۰۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ أَوْصَانِي أَخِي عُتْبَةُ إِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ أَنْ أَنْظُرَ إِلَى ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبِضَهُ فَإِنَّهُ ابْنُهُ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي ابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي عَنْهُ يَا سَوْدَةُ زَادَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ۔

۵۰۳: سعید بن جبیر‘ مسدد بن مسرہد‘ سفیان‘ زہری‘ عروہ‘ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبد بن زمعہ نے زمعہ کی باندی کے لڑکے کے سلسلہ میں جھگڑا کیا۔ حضرت سعد نے بیان کیا کہ میرے بھائی عقبہ نے وصیت کی تھی کہ میں جب مکّہ معظمہ آؤں تو میں اس باندی کے لڑکے کو لے جاؤں کیونکہ وہ میرا لڑکا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا کہ وہ میرا بھائی ہے اور وہ میرے والد کی باندی سے پیدا شدہ ہے۔ حضرت رسول اکرم ﷺ نے جب اس لڑکے کو دیکھا تو وہ لڑکا حضرت عتبہ کے قطعی طور پر ہم شکل تھا آپ نے فرمایا لڑکا بستر والے کا ہے (یعنی لڑکا شوہر کی طرف منسوب ہوگا) اور زانی کے لئے پتھر ہیں اور آپ نے فرمایا اے سودہ! تم اس بچہ سے پردہ کیا کرو۔ مسدد نے یہ اضافہ کیا کہ آپ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ! وہ تمہارا بھائی ہے۔

۵۰۴: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانًا ابْنِي عَاهَرْتُ بِأُمِّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا دَعْوَةَ فِي الْإِسْلَامِ ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

۵۰۴: زہیر بن حرب‘ یزید بن ہارون‘ حسین معلم‘ عمرو بن شعیب‘ شعیب‘ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ فلاں شخص میرا بیٹا ہے میں نے اس کی والدہ سے ایامِ جاہلیت میں زنا کیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اب اسلام میں داخل ہونے کے بعد (اس لڑکے پر) دعویٰ نہیں ہوسکتا دور جاہلیت کی رسم مٹ گئی اب تو لڑکا صاحب فراش کا ہے (یعنی بچہ شوہر یا آقا کی طرف منسوب ہوگا) اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

۵۰۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ أَبُو يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَبَاحٍ قَالَ زَوَّجَنِي أَهْلِي أَمَةً لَهُمْ رُومِيَّةً فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ مِثْلِي فَسَمَّيْتُهُ عَبْدَ اللَّهِ ثُمَّ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ مِثْلِي فَسَمَّيْتُهُ عُبَيْدَ اللَّهِ ثُمَّ طَبِنَ لَهَا غُلَامٌ لِأَهْلِي رُومِيٌّ

۵۰۵: موسیٰ بن اسماعیل‘ مہدی بن میمون‘ ابویحییٰ‘ محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب‘ حضرت رباح سے روایت ہے کہ میرے گھر والوں نے میرا نکاح اپنی ایک روم کی رہنے والی باندی سے کر دیا میں نے اس باندی سے صحبت کی تو میرے ایک سانولے رنگ کا مجھ جیسا لڑکا پیدا ہوا میں نے اس لڑکے کا نام عبداللہ تجویز کیا پھر اس کو ایک غلام نے جو کہ میرے گھر والوں کا ہی غلام تھا اس نے اس باندی کو پھانس لیا وہ غلام بھی روم کا باشندہ تھا اور اس کا نام یوحنا تھا وہ اپنی زبانی میں اس لونڈی سے گفتگو کرتا تھا۔ پھر اس کے بعد ایک دوسرا لڑکا پیدا ہوا وہ لڑکا گویا کہ گرگٹوں میں ایک گرگٹ تھا (یعنی اس لڑکے کا رنگ رومی لوگوں کی طرح سرخ رنگ تھا) میں نے

يُقَالُ لَهُ يُوحَنَّهُ فَرَاطَنَهَا بِلِسَانِهِ فَوَلَدَتْ غُلَامًا كَأَنَّهُ وَزَغَةٌ مِنَ الْوَزَغَاتِ فَقُلْتُ لَهَا مَا هَذَا فَقَالَتْ هَذَا لِيُوحَنَّهُ فَرَفَعْنَا إِلَى عُثْمَانَ أَحْسَبُهُ قَالَ مَهْدِيٌّ قَالَ فَسَأَلَهُمَا فَاعْتَرَفَا فَقَالَ لَهُمَا أَتَرْضَيَانِ أَنْ أَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ وَأَحْسَبُهُ قَالَ فَجَلَدَهَا وَجَلَدَهُ وَكَانَا مَمْلُوكَيْنِ۔

کہا کہ یہ لڑکا کس قسم کا پیدا ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ لڑکا یوحنا کا ہے اور ہم لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہ قضیہ پیش کیا انہوں نے باندی اور غلام کو بلا کر دریافت فرمایا انہوں نے اقرار کر لیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے فرمایا کیا تم دونوں رضامند ہو میں تم دونوں کا اس طریقہ پر فیصلہ کروں کہ جس طریقہ پر حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ لڑکا صاحب فراش کا ہے راوی کہتے ہیں کہ مجھ کو گمان ہے کہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو کوڑے مارے (یعنی حد زنا جاری فرمائی)۔

بَاب مَنْ أَحَقُّ بِالْوَلَدِ

باب: بچہ کی پرورش کا کون حق دار ہے؟

۵۰۶: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي هَذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وِعَاءً وَثَدْيِي لَهُ سِقَاءً وَحِجْرِي لَهُ حِوَاءً وَإِنَّ أَبَاهُ طَلَّقَنِي وَأَرَادَ أَنْ يَنْتَزِعَهُ مِنِّي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِي۔

۵۰۶: محمود بن خالد' ولید' ابی عمر الاوزاعی' عمرو بن شعیب' شعیب' عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میرا لڑکا ہے میرا پیٹ اس لڑکے کا غلاف تھا اور میری پستان اسکے پینے کا برتن تھی اور میری گود اسکے رہنے کی جگہ تھی اب مجھ کو اسکے والد نے طلاق دے دی ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ لڑکا مجھ سے چھین لے۔ آپ نے فرمایا تم اس لڑکے کی حقدار ہو جب تک تم کسی دوسرے سے نکاح نہ کرو۔

حق پرورش:

اگر کسی عورت کو طلاق ہو جائے تو لڑکا سات سال کی عمر تک ماں کے پاس رہے گا اور اس کا نفقہ باپ کے ذمہ ہوگا اور لڑکی بالغ ہونے تک ماں کے پاس رہے گی اور نفقہ باپ کے ذمہ ہوگا شریعت میں اسی کو حق حصانت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ فتاویٰ شامی عالمگیری باب الحصانت میں اس مسئلہ کی تفصیل ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

۵۰۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ أَنَّ أَبَا مَيْمُونَةَ سَلْمَى مَوْلًى مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ رَجُلَ صِدْقٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا

۵۰۷: حسن بن علی' عبدالرزاق' ابوعاصم' ابن جریج' زیاد' حضرت ہلال بن اُسامہ سے روایت ہے کہ ابومیمونہ کہ جس کا نام سلمیٰ تھا اہل مدینہ کا آزاد کردہ غلام اور سچا انسان تھا۔ اس نے کہا کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک فارس کی رہنے والی عورت حاضر ہوئی۔ اس عورت کے ہمراہ ایک لڑکا تھا وہ عورت چاہتی تھی کہ وہ لڑکا اس کے پاس رہے اور اس کا شوہر چاہتا تھا کہ لڑکا اس کے پاس

فَادَّعَيَاهُ وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَقَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَطَنَتْ لَهُ بِالْفَارِسِيَّةِ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ وَرَطَنَ لَهَا بِذَلِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أَقُولُ هَذَا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ امْرَأَةً جَائَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ سَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ وَقَدْ نَفَعَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ۔

رہے۔ اور اس عورت کو شوہر نے طلاق دے دی۔ اس عورت نے فارسی میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میرا شوہر چاہتا ہے کہ وہ میرے لڑکے کو مجھ سے چھین لے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم دونوں اس معاملہ میں قرعہ ڈال لو اور انہوں نے عورت کو فارسی زبان میں سمجھا دیا۔ پھر اس عورت کا شوہر آیا اور اس نے کہا کہ میرے بیٹے کے معاملہ میں مجھ سے کون جھگڑا کرتا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا میں یہ اس لئے نہیں کہہ رہا ہوں کہ ایک خاتون نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میرا شوہر چاہتا ہے کہ وہ میرے لڑکے کو مجھ سے چھین لے۔ حالانکہ وہ لڑکا مجھ کو ابو عتبہ کے کنویں سے لا کر پانی پلاتا ہے اور وہ مجھ کو نفع بخشتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں قرعہ ڈال لو۔ اس بات پر شوہر نے کہا کہ مجھ سے میرے لڑکے کے سلسلہ میں کون شخص جھگڑا کرتا ہے؟ آنحضرتؐ نے لڑکے سے فرمایا کہ یہ تمہارے والد ہیں اور یہ تمہاری والدہ ہیں تم کو اختیار ہے تم جس کا چاہو ہاتھ پکڑ لو۔ اس نے اپنی والدہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ وہ عورت اس لڑکے کو لے کر چل دی۔

۵۰۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ إِلَى مَكَّةَ فَقَدِمَ بِابْنَةِ حَمْزَةَ فَقَالَ جَعْفَرٌ أَنَا آخُذُهَا أَنَا أَحَقُّ بِهَا ابْنَةُ عَمِّي وَعِنْدِي خَالَتُهَا وَإِنَّمَا الْخَالَةُ أُمٌّ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا ابْنَةُ عَمِّي وَعِنْدِي ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ أَحَقُّ بِهَا فَقَالَ زَيْدٌ أَنَا أَحَقُّ بِهَا أَنَا خَرَجْتُ إِلَيْهَا وَسَافَرْتُ وَقَدِمْتُ بِهَا فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ حَدِيثًا قَالَ وَأَمَّا الْجَارِيَةُ فَأَقْضِي بِهَا

۵۰۸: عباس بن عبدالعظیم، عبدالملک بن عمرو، عبدالعزیز بن محمد، یزید بن الہاد، محمد بن ابراہیم، نافع بن عجیر، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور وہاں سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لڑکی کو لے کر آئے۔ حضرت جعفر بن ابی طالب نے کہا کہ اس لڑکی کو میں لوں گا اس کا حقدار میں ہوں وہ میرے چچا کی لڑکی ہے اور میرے یہاں اس لڑکی کی خالہ ہے اور خالہ والدہ کی مانند ہوتی ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس لڑکی کا زیادہ حقدار میں ہوں کیونکہ (وہ) میرے چچا کی لڑکی ہے اور میرے یہاں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) ہیں اور وہ اس لڑکی کی حق دار ہیں۔ حضرت زید نے کہا کہ میں اس لڑکی کا حق دار ہوں کیونکہ میں مکہ مکرمہ گیا اور میں نے سفر کیا اور لڑکی کو لے کر آیا۔ پھر آپ نکلے اور آپ نے فرمایا یہ لڑکی اپنی خالہ کی زیر پرورش حضرت جعفر کے پاس رہے

لِجَعْفَرٍ تَكُونُ مَعَ خَالَتِهَا وَإِنَّمَا الْخَالَةُ أُمٌّ۔

گی کیونکہ خالہ ماں کی مانند ہے (اور ماں کے بعد خالہ ہی حق دار ہے)

۵۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى بِهَذَا الْخَبَرِ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ قَالَ وَقَضَى بِهَا لِجَعْفَرٍ وَقَالَ إِنَّ خَالَتَهَا عِنْدَهُ۔

۵۰۹: محمد بن عیسیٰ' سفیان' ابی فروہ' حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ لڑکی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے کیونکہ ان کے نکاح میں اس لڑکی کی خالہ ہے۔

بچہ کے حق پرورش کی بحث:

ماں کے بعد بچہ کی خالہ کو حق پرورش ہوتا ہے کتب فقہ میں فتاویٰ شامی وغیرہ میں مفصل طور پر ماں کے بعد بچہ کی پرورش کا حق کس کو پہنچے گا اس کی ترتیب بیان کی گئی ہے واضح رہے کہ حنفیہ کے نزدیک لڑکا سات سال کی عمر تک ماں کے پاس رہے گا اور لڑکی بالغ ہونے تک ماں کے پاس رہے گی اور ماں کو یہ حق پرورش جب تک رہے گا کہ جب تک عورت بچہ کے اجنبی شخص سے نکاح نہ کرے۔ اور ماں کے پاس مذکورہ مدت تک دوران پرورش خرچہ باپ کے ذمہ رہے گا۔ والصحانة اى بالعلام حتى يستغنى عن النساء وقدر بسبع وبه يفتى وبالصغيرة حتى تحيض اى تبلغ۔ (فتاویٰ شامی ص: ۵۶۶' ج ۳' مطبوعہ کراچی)

۵۱۰: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى أَنَّ إِسْمٰعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ هَانِءٍ وَهُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا خَرَجْنَا مِنْ مَكَّةَ تَبِعَتْنَا بِنْتُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ دُونَكِ بِنْتَ عَمِّكِ فَحَمَلَتْهَا فَقَصَّ الْخَبَرَ قَالَ وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ۔

۵۱۰: عباد بن موسیٰ' اسماعیل بن جعفر' اسرائیل ابی اسحٰق' ہانی وہبیرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جس وقت مکہ مکرمہ سے نکلے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہمارے پیچھے ہو گئی اور آواز دینے لگی چچا جان' چچا جان' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بچی کو اُٹھا لیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت فاطمہ کے سپرد کر دیا اور فرمایا اپنے چچا کی لڑکی کو سنبھالو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس لڑکی کو اپنے ساتھ بٹھالیا۔ اس کے بعد یہی واقعہ بیان کیا کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ میرے چچا کی لڑکی ہے اور اس لڑکی کی خالہ میرے نکاح میں ہے رسول کریمؐ نے خالہ کو وہ لڑکی دلوادی اور فرمایا خالہ والدہ کے مانند ہے۔

بَابٌ فِي عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ

باب: عدتِ مطلقہ

۵۱۱: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّهَا طُلِّقَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَكُنْ لِلْمُطَلَّقَةِ عِدَّةٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ

۵۱۱: سلیمان بن عبدالحمید' یحییٰ بن صالح' اسماعیل بن عیاش' عمرو بن مہاجر' حضرت اسماء بنت یزید بن السکن الانصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کو طلاق دی گئی اور اس وقت مطلقہ عورت کے لئے عدت (واجب) نہیں تھی تو جس وقت حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو طلاق دی گئی تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ نازل فرمائی۔ تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا وہ

طُلِّقَتْ أَسْمَاءُ بِالْعِدَّةِ لِلطَّلَاقِ فَكَانَتْ أَوَّلَ مَنْ أُنْزِلَتْ فِيهَا الْعِدَّةُ لِلْمُطَلَّقَاتِ۔

پہلی خاتون ہیں کہ جن کی شان میں عدتِ طلاق کی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بَاب فِي نَسْخِ مَا اسْتُثْنِيَ بِهِ مِنْ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَاتِ

باب: عدتِ طلاق کی آیت کریمہ میں سے جو حکم منسوخ ہوگیا

۵۱۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَقَالَ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنْ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنْ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ فَنُسِخَ مِنْ ذَلِكَ وَقَالَ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا۔

۵۱۲: احمد بن محمد المروزی ' [illegible] حسین' یزید النحوی' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ ارشاد فرمایا: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ یعنی مطلقہ خواتین اپنے آپ کو تین قروء (یعنی تین حیض تک) روکے رکھیں اس حکم میں سے وہ خواتین مستثنیٰ قرار دی گئیں جو کہ حیض کے آنے سے نااُمید ہو جائیں اور فرمایا گیا کہ جو خواتین حیض سے مایوس ہو جائیں تو ان کی عدت تین مہینہ ہے اور اس میں مزید استثناء یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اگر تم نے صحبت کرنے سے پہلے طلاق دے دی تو ایسی عورتوں پر کسی قسم کی عدت واجب نہیں ہے۔''

بَاب فِي الْمُرَاجَعَةِ

باب: احکامِ رجعت

۵۱۳: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا۔

۵۱۳: سہل بن محمد بن زبیر' یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ' صالح بن صالح' سلمہ بن کھیل' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دے دی اس کے بعد ان سے رجعت فرمالی۔

بَاب فِي نَفَقَةِ الْمَبْتُوتَةِ

باب: جس خاتون کو تین طلاقیں دی گئی اسکے نفقہ کا حکم

۵۱۴: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلَهُ بِشَعِيرٍ فَتَسَخَّطَتْهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا

۵۱۴: قعنبی' مالک' عبداللہ بن یزید' اسود بن سفیان کے آزاد کردہ غلام ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ ابوعمرو بن حفص نے ان کو تین طلاق دے دیں اور وہ اس وقت کہیں گئے ہوئے تھے اور فاطمہ بنت قیس کے پاس اپنے وکیل کو جو دے کر بھیجا۔ وہ یہ دیکھ کر ناراض ہوگئیں۔ وکیل نے کہا: واللہ ہمارے لئے آپ کو کچھ دینا ضروری نہ تھا۔ حضرت فاطمہؓ حضور اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور آپ سے

مِنْ شَیْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا لَیْسَ لَكِ عَلَیْهِ نَفَقَةٌ وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَیْتِ أُمِّ شَرِیكٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ تِلْكَ امْرَأَةٌ یَغْشَاهَا أَصْحَابِي اعْتَدِّي فِي بَیْتِ ابْنِ أُمِّ مَکْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَی تَضَعِینَ ثِیَابَكِ وَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِینِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَکَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِیَةَ بْنَ أَبِي سُفْیَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا یَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِیَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ انْکِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ قَالَتْ فَکَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْکِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ فَنَکَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ تَعَالَی فِیهِ خَیْرًا کَثِیرًا وَاغْتَبَطْتُ۔

عرض کیا آپ نے فرمایا بلاشبہ تمہارا خرچ اس پر نہیں ہے اور آپ نے اُمّ شریکؓ کے مکان میں عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا اس خاتون کے ہاں میرے اصحاب اکثر و بیشتر آتے جاتے رہتے ہیں اس لئے تم حضرت عبداللہ بن اُمّ مکتومؓ کے مکان میں عدت گزارو کیونکہ وہ نابینا ہیں اگر تم کپڑے بھی اُتار دو گی تو تم کو پردہ کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی جس وقت تمہاری عدت پوری گزر جائے' تو مجھ کو اطلاع دینا۔ جب میری عدت پوری گزر گئی تو میں نے آپ سے عرض کیا کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم نے مجھ کو نکاح کا پیغام دیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ابوجہم تو اپنے کندھے سے لاٹھی نہیں اتارتے (یعنی بہت مارتے ہیں) اور معاویہ تو نادار اور تنگدست انسان ہیں کہ ان کے پاس کچھ مال نہیں تو تم حضرت اُسامہؓ سے نکاح کرلو۔ تو میں نے حضرت اُسامہؓ کو ناپسند کیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم حضرت اُسامہؓ سے نکاح کرلو۔ چنانچہ میں نے اُسامہؓ سے نکاح کرلیا اللہ تعالیٰ نے اس میں خیر رکھی اور میرے اُوپر عورتیں رشک کرنے لگیں۔

خلاصۃ الباب: فقہاء کا اس میں اتفاق ہے کہ مطلقہ رجعیہ اور مبتوتہ حاملہ عدت کے دوران خرچہ اور رہائش دونوں کی مستحق ہوتی ہے البتہ مبتوتہ غیر حاملہ کے بارہ میں اختلاف ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب کا مسلک یہ ہے کہ مبتوتہ (تین طلاق والی) غیر فاصلہ کا نفقہ خرچہ اور رہائش بھی مطلقاً شوہر پر واجب ہے۔ حضرت عمر بن الخطابؓ اور حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام احمد' امام اسحاق اور اہل ظواہر کا مسلک یہ ہے کہ اس کے لیے نہ نفقہ ہے نہ رہائش واجب ہے حضرت علی' حضرت ابن عباسؓ اور حضرت جابرؓ کی طرف بھی یہی قول منسوب ہے امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک سکنیٰ (رہائش) واجب ہے نفقہ (خرچہ) واجب نہیں فقہاء سبعہ اور حضرت عائشہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام احمد کی دلیل فاطمہؓ بنت قیس کی روایت ہے امام مالک اور امام شافعی خرچہ واجب نہ ہونے پر حضرت فاطمہ بنت قیس ہی کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ حضرات احناف کے دلائل (۱) وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ [البقرۃ : ۲٤١] اس آیت میں ''متاع'' سے خرچہ اور رہائش دونوں مراد ہیں چنانچہ آیت کا سیاق یہی ہے اس لیے کہ اس سے پہلی آیت میں بھی متاع سے مراد بالاتفاق خرچہ اور رہائش ہیں پھر مطلقہ کے بارے میں الگ خاص طور پر متاع کا ذکر فرمایا تا کہ وہم نہ ہو کہ شاید پہلا حکم ان کو شامل نہیں ہے۔ (۲) سورۂ طلاق کی آیت کریمہ: اَسْکِنُوْھُنَّ مِنْ حَیْثُ سَکَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِکُمْ وَلَا تُضَآرُّوْھُنَّ لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْھِنَّ [الطلاق : ٥] امام ابوبکر جصاص نے اس آیت سے تین طریقوں سے مسلک احناف کو ثابت کیا ہے (ا) جس طرح سکنیٰ ایک مالی حق ہے اور اس آیت کی رو سے واجب ہے اسی طرح نفقہ بھی ایک مالی حق ہونے کی وجہ سے واجب ہوگا (ب) وَلَا تُضَآرُّوْھُنَّ سے مطلقات (طلاق والی) کو ضرر پہنچانے سے روکا گیا ہے اور ضرر جس طرح رہائش نہ دینے سے لاحق ہوتا ہے اسی طرح نفقہ نہ دینے سے ہوتا ہے۔

حضرات احناف کا مسلک احادیث سے بھی ثابت ہے مثلاً دارقطنی میں حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تین طلاقوں والی عورتوں کے لیے رہائش اور خرچہ دونوں ہیں۔ رہی فاطمہ بنت قیس کی روایت سو اس کے متعدد جوابات ہیں (۱) کہ فاطمہ بنت قیس اپنے شوہر اور ان کے گھر والوں کے خلاف زبان درازی کیا کرتی تھیں جیسا کہ مشکوٰۃ میں شرح السنہ کے حوالہ سے ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ان کو حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کے گھر میں عدت گذارنے کی اجازت دی۔ بعض حضرات نے یہ توجیہ بیان فرمائی ہے کہ جب شوہر کے گھر کی سکونت ختم ہوگئی خواہ فاطمہ بنت قیس کی وحشت کی وجہ سے یا خود ان کی زبان درازی کی وجہ سے تو (ان کا نفقہ خرچہ) بھی ساقط ہوگیا اس لیے کہ نفقہ احتباس کی جزاء ہے اور احتباس خوب ہوگیا۔ امام طحاوی یہ فرماتے ہیں کہ اس جیسی روایت کتاب اللہ اور سنت دونوں کے خلاف ہونے کی وجہ سے محبت نہیں۔

۵۱۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ فِيهِ وَأَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَنَفَرًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَإِنَّهُ تَرَكَ لَهَا نَفَقَةً يَسِيرَةً فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ مَالِكٍ أَتَمُّ۔

۵۱۵: موسیٰ بن اسماعیل' ابان بن یزید العطار' یحیٰ بن کثیر' ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن' حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوحفص ابن المغیرہ نے ان کو تینوں طلاق دے دیں پھر یہی حدیث بیان فرمائی اور اس میں اس طرح ہے کہ (قبیلہ) بنی مخزوم میں سے چند لوگوں اور حضرت خالد بن ولید نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوحفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں اور انہوں نے اس کے لئے تھوڑا سا خرچ چھوڑا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے لئے نفقہ نہیں ہے۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی اور مالک کی روایت زیادہ مکمل ہے۔

مطلقہ کے نفقہ کا حکام:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جس عورت کو تین طلاق دے دی جائیں تو شوہر کے ذمہ اس عورت کا نان نفقہ اور رہنے کی جگہ دینا عدت پوری ہونے تک ضروری ہے اور ان کی دلیل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وہ ارشاد ہے جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے تھا حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کو تین طلاق دے دی گئی اگر وہ حاملہ نہیں ہے تو اس کا نان نفقہ ضروری ہے اور نہ ہی رہنے کی جگہ اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک ایسی عورت کا نفقہ نہیں ہے البتہ رہنے کی جگہ دینا ضروری ہے۔

۵۱۶: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَسَاقَ

۵۱۶: محمود بن خالد' ولید' ابوعمر' یحیٰ' ابوسلمہ' حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوحفص مخزومی نے ان کو تین طلاق دیں پھر یہی حدیث بیان کی اور خالد بن ولید کی حالت بیان کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے نہ رہنے کی جگہ ہے اور نہ نفقہ ہے۔ آپ

الْحَدِيثَ. وَخَبَرَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا مَسْكَنٌ قَالَ فِيهِ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ أَنْ لَا تَسْبِقِينِي بِنَفْسِكِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہلوایا کہ مجھ سے دریافت کئے بغیر کسی دوسرے سے نکاح نہ کرنا۔

۵۱۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَ فِيهِ وَلَا تُفَوِّتِينِي بِنَفْسِكِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ وَالْبَهِيُّ وَعَطَاءٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ كُلُّهُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا۔

۵۱۷: قتیبہ بن سعید' محمد بن جعفر' محمد بن عمرو' یحییٰ ' ابوسلمہ' حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں قبیلہ بنی مخزوم میں سے ایک شخص کے پاس تھی اس نے مجھ کو طلاق البتۃ دے دی پھر یہ حدیث بیان کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے کو مجھ سے گم نہ کر دینا (یعنی کہ عدت گزرنے کے بعد مجھ سے معلوم کئے بغیر نکاح نہ کر لینا) ابوداؤد نے کہا شعبی اور البہی' عطاء نے عبد الرحمٰن بن عاصم سے اور ابوبکر بن ابی جہم نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ میرے خاوند نے مجھ کو تین طلاقیں دے دیں۔

۵۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ نَفَقَةً وَلَا سُكْنَى۔

۵۱۸: محمد بن کثیر' سفیان' سلمہ بن کھیل' شعبی' حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے شوہر نے ان کو تین طلاقیں دے دیں تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ان کو نفقہ دلایا اور نہ رہنے کو مکان دلوایا۔

۵۱۹: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ أَبِي حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَأَنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْهُ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا قَالَ عُرْوَةُ وَأَنْكَرَتْ عَائِشَةُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَابْنُ

۵۱۹: یزید بن خالد الرملی' لیث' عقیل' ابن شہاب' ابوسلمہ' حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ابوحفص ابن المغیرہ کے نکاح میں تھیں۔ انہوں نے ان کو تین طلاق میں سے آخری طلاق یعنی تیسری طلاق دی۔ حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مکان سے نکلنے کے سلسلہ میں دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا کے مکان میں جا کر رہو۔ مروان بن الحکم نے مطلقہ عورت کے گھر سے باہر نکلنے کے متعلق فاطمہ بنت قیس کی حدیث کے تصدیق کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عروہ نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ بنت قیس کی بات کا انکار کیا۔ ابوداؤد نے کہا صالح بن کیسان' ابن جریج' شعیب ابن ابی حمزہ نے زہری

جُرَيْجٍ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ كُلُّهُمْ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَاسْمُ أَبِي حَمْزَةَ دِينَارٌ وَهُوَ مَوْلَى زِيَادٍ۔

سے نقل کیا نیز بیان کیا کہ ابی حمزہ کا نام دینار ہے جو کہ زیاد کے آزاد کردہ غلام تھے۔

۵۲۰: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَرْسَلَ مَرْوَانُ إِلَى فَاطِمَةَ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ أَبِي حَفْصٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَّرَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَعْنِي عَلَى بَعْضِ الْيَمَنِ فَخَرَجَ مَعَهُ زَوْجُهَا فَبَعَثَ إِلَيْهَا بِتَطْلِيقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ لَهَا وَأَمَرَ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ أَنْ يُنْفِقَا عَلَيْهَا فَقَالَا وَاللَّهِ مَا لَهَا نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا وَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الِانْتِقَالِ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ أَيْنَ أَنْتَقِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ أَعْمَى تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهُ وَلَا يُبْصِرُهَا فَلَمْ تَزَلْ هُنَاكَ حَتَّى مَضَتْ عِدَّتُهَا فَأَنْكَحَهَا النَّبِيُّ ﷺ أُسَامَةَ فَرَجَعَ قَبِيصَةُ إِلَى مَرْوَانَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ لَمْ نَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ امْرَأَةٍ فَسَنَأْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ بَلَغَهَا ذَلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ حَتَّى لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا قَالَتْ فَأَيُّ أَمْرٍ يُحْدِثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَأَمَّا الزُّبَيْدِيُّ

۵۲۰: مخلد بن خالد' عبدالرزاق' معمر' زہری' حضرت عبیداللہ سے روایت ہے کہ فاطمہ کے پاس مروان نے کسی شخص (قبیصہ) کو حکم دریافت کرنے کے لئے بھیجا فاطمہ نے بیان کیا کہ میں ابوحفص کے نکاح میں تھیں اور حضرت رسول اکرم ﷺ نے حضرت علی کو یمن میں حاکم بنا کر روانہ فرمایا تھا میرا شوہر بھی ان ہی کے ہمراہ گیا تھا اس نے (تین میں سے) ایک طلاق جو باقی رہ گئی تھی مجھے کہلا بھیجی اور عیاش بن ابی ربیعہ اور حارث بن ہشام کو میرے لئے نفقہ دینے کا حکم فرمایا ان دونوں نے کہا کہ اللہ کی قسم اس عورت کے لئے نفقہ نہیں ہے البتہ اگر وہ عورت حمل سے ہوتی تو اس کو نفقہ ملتا۔ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا بے شک تمہارے لئے کوئی خرچ نہیں ہے مگر یہ کہ تم حاملہ ہوتیں اور میں نے آپ سے اس گھر سے رخصت ہونے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت عنایت فرمادی تو میں نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ میں کس جگہ رہوں؟ آپ نے فرمایا عبداللہ بن مکتوم کے پاس رہو وہ نابینا شخص ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کی موجودگی میں کپڑے اُتارتی اور وہ نہ دیکھ پاتے۔ پھر وہ عدت پوری ہونے تک وہیں پر رہیں اس کے بعد آپ نے ان کا حضرت اُسامہ سے نکاح کر دیا۔ قبیصہ نے واپس ہو کر یہ کیفیت مروان سے بیان کی۔ مروان نے کہا کہ ہم نے اس حدیث کو صرف ایک عورت کی زبانی سنا ہے۔ لہٰذا ہم لوگ اس کی اتباع کریں گے کہ جس بات پر لوگ (قائم) ہوں گے۔ جب فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو اس بات کی اطلاع پہنچی تو انہوں نے کہا کہ تمہارے اور ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے لوگو جس وقت تم لوگ خواتین کو طلاق دو تو عدت کے شروع ہوتے ہی طلاق دو (یعنی حالت طہر میں طلاق دو) وہ شخص (یعنی شوہر) واقف نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی نئی صورت پیدا کر دے تو

فَرَوَى الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا حَدِيثَ عُبَيْدِ اللَّهِ بِمَعْنَى مَعْمَرٍ وَحَدِيثَ أَبِي سَلَمَةَ بِمَعْنَى عُقَيْلٍ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ حَدَّثَهُ بِمَعْنًى دَلَّ عَلَى خَبَرِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حِينَ قَالَ فَرَجَعَ قَبِيصَةُ إِلَى مَرْوَانَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ۔

تین طلاق کے بعد کیا نئی بات پیدا ہوگی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ زہری سے یونس نے روایت کیا اور زبیدی نے دونوں روایات عقیل کے طریقہ پر روایت کی ہیں اور محمد بن اسحٰق' زہری نے بیان کیا کہ قبیصہ بن ذویب نے عبید اللہ بن عبداللہ کے طریقہ سے روایت کی جس میں اس طریقہ پر ہے کہ قبیصہ' مروان کی جانب واپس ہوا اور اس نے اس کو اس واقعہ کی خبر دی۔

شوہر کے لئے ایک بہترین موقعہ:

آیت کریمہ: لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا کا مفہوم یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ طلاق دینے کے بعد شوہر کا قلب طلاق سے پھر جائے اور وہ رجعت کرلے بیوی کو واپس لوٹا لے کہ یہ بہتر ہے۔

بَاب مَنْ أَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

باب: جو حضرات فاطمہ بنت قیس کے قول کا انکار فرماتے ہیں؟

۵۲۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ مَعَ الْأَسْوَدِ فَقَالَ أَتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا كُنَّا لِنَدَعَ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي أَحَفِظَتْ ذَلِكَ أَمْ لَا۔

۵۲۱: نصر بن علی' ابواحمد' عمار بن زریق' حضرت ابواسحٰق سے روایت ہے کہ میں اسود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ' جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا انہوں نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت قیس' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے یہی حدیث بیان کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایسے لوگ نہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت نبوی کو محض ایک عورت کے قول کی وجہ سے ترک کردیں نہ معلوم اس عورت کو یاد رہا ہو یا نہ رہا ہو۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ارشادِ گرامی:

مذکورہ حدیث میں کتاب سے مُراد وہی آیت کریمہ ہے جو کہ اُوپر بیان ہوئی اور سنّت سے وہ حدیث مُراد ہے جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کو رہائش کے لئے جگہ اور خرچہ تا عدت ملے گا۔

۵۲۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ عَابَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ أَشَدَّ الْعَيْبِ يَعْنِي حَدِيثَ

۵۲۲: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' عبدالرحمٰن بن ابی الزناد' ہشام بن عروہ' حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا والی روایت پر بہت اعتراض فرماتی تھیں کہ اگر فاطمہ کو جو اس مکان سے نکلنے کی رخصت ہوئی تو وہ اس وجہ

فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَقَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا فَلِذَلِكَ رَخَّصَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

سے کہ وہ ایک کھنڈر مکان میں تھیں وہاں پر ان کو ڈر لگتا تھا اس وجہ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منتقل ہونے کی حرمت عطا فرمائی۔

۵۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قِيلَ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَىْ إِلَى قَوْلِ فَاطِمَةَ قَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِي ذَلِكَ۔

۵۲۳: محمد بن کثیر' سفیان' عبدالرحمٰن بن قاسم' قاسم' حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ لوگوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ آپ حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت کو نہیں ملاحظہ فرماتیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ اس قسم کی روایت بیان کریں کہ جس سے لوگوں میں غلط فہمی پیدا ہو۔

۵۲۴: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ فِي خُرُوجِ فَاطِمَةَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنْ سُوءِ الْخُلُقِ۔

۵۲۴: ہارون بن زید' سفیان' یحییٰ بن سعید' حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ ان کے مکان سے اس وجہ سے نکلیں تھیں کہ ان کے اخلاق اچھے نہ تھے۔

۵۲۵: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَتَّةَ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فَقَالَتْ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ وَارْدُدْ الْمَرْأَةَ إِلَى بَيْتِهَا فَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ غَلَبَنِي وَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ أَوَ مَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ فَقَالَ مَرْوَانُ إِنْ كَانَ بِكِ الشَّرُّ فَحَسْبُكِ مَا كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ

۵۲۵: قعنبی' مالک' یحییٰ بن سعید' حضرت قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یحییٰ بن سعید بن العاص نے حضرت عبد الرحمٰن بن حکم کی صاحبزادی کو تین طلاقیں دے دیں تو حضرت عبدالرحمٰن نے اس مکان سے اپنی لڑکی کو منتقل کر دیا (یعنی وہاں سے لڑکی کو نکال کر اپنے پاس رکھ لیا) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مروان بن حکم کے پاس ایک شخص کو بھیجا اور مروان بن حکم اس وقت مدینہ منورہ کے حکمران تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہلوایا کہ اللہ کا خوف کرو اور عورت کو اپنے پہلے گھر میں بھیج دو (کیونکہ عدت کے دوران نکلنا جائز نہیں ہے) تو ایک روایت میں ہے کہ مروان نے جواباً کہا کہ مجھ کو عبد الرحمٰن نے مجبور کر دیا دوسری روایت میں ہے کہ مروان نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت آپ تک نہیں پہنچی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تم حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت کا تذکرہ نہ کرتے تو کیا حرج تھا؟ مروان نے عرض کیا اگر آپ بھی فرمائیں کہ وہاں پر فتنہ کا ڈر تھا تو یہاں پر بھی وہ فتنہ (شر) ہے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مروان سے ایک فرمان:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فرمانے کا حاصل یہ تھا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کے مکان کے منہدم ہونے کی ضرورت کی بنا پر آپ نے مکان سے نکلنے کی اجازت عطا فرمائی تھی تم کو یہاں پر وہ حدیث بیان نہیں کرنا چاہئے تھی۔

۵۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدُفِعْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَقُلْتُ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طُلِّقَتْ فَخَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا فَقَالَ سَعِيدٌ تِلْكَ امْرَأَةٌ فَتَنَتْ النَّاسَ إِنَّهَا كَانَتْ لَسِنَةً فَوُضِعَتْ عَلَى يَدَيْ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى۔

۵۲۶: احمد بن یونس' زہیر' جعفر بن برقان' حضرت میمون بن مہران سے مروی ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو میں حضرت سعید بن المسیب کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کو طلاق دے دی گئی تھی اور وہ اپنے مکان سے باہر آ گئی تھیں۔ حضرت سعید نے کہا کہ فاطمہ بنت قیس ایک ایسی خاتون ہے کہ جس نے لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کر دیا تھا اصل بات یہ ہے کہ وہ بدزبان عورت تھی تو وہ حضرت عبداللہ بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کے مکان میں رکھی گئیں تھیں۔

بَاب فِي الْمَبْتُوتَةِ تَخْرُجُ بِالنَّهَارِ

باب: تین طلاقیں دی گئی عورت کو دن میں نکلنے کا بیان

۵۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِي ثَلَاثًا فَخَرَجَتْ تَجُدُّ نَخْلًا لَهَا فَلَقِيَهَا رَجُلٌ فَنَهَاهَا فَأَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا اخْرُجِي فَجُدِّي نَخْلَكِ لَعَلَّكِ أَنْ تَصَدَّقِي مِنْهُ أَوْ تَفْعَلِي خَيْرًا۔

۵۲۷: احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری خالہ کو تین طلاقیں دی گئیں وہ اپنی کھجوریں (دورانِ عدت) کاٹنے کے لئے گھر سے نکل گئیں ان کو راستہ میں ایک شخص ملا اس نے ان کو (عدت کے درمیان) نکلنے کو منع کیا وہ حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا تم (گھر سے ضرورت کی بناء پر) نکل جایا کرو ہوسکتا ہے کہ تم اس میں سے صدقہ نکالو یا اور کوئی نیکی کرو۔

دورانِ عدت نکلنا:

عورت کو عدت کے درمیان نکلنا ناجائز ہے لیکن جس عورت کے پاس نان نفقہ کا انتظام نہ ہو اور نہ کوئی ولی ایسا ہو کہ نفقہ کا انتظام کر سکے تو ضرورتِ شدیدہ کی بنا پر دن میں ایسی عورت نکل سکتی ہے لیکن رات اپنے ہی مکان میں گزارے اور اگر شرعی عذر کے بغیر دورانِ عدت نکل گئی تو گناہ گار ہوگی لیکن عدت کے وہ دن شمار ہوں گے۔

بَاب نَسْخِ مَتَاعِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا بِمَا فَرَضَ لَهَا مِنْ الْمِيرَاثِ

باب: جس عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے تو ایسی عورت کو ایک سال کا نفقہ دینا آیت میراث سے منسوخ ہوگیا

۵۲۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَنُسِخَ ذَلِكَ بِآيَةِ الْمِيرَاثِ بِمَا فَرَضَ لَهُنَّ مِنَ الرُّبُعِ وَالثُّمُنِ وَنُسِخَ أَجَلُ الْحَوْلِ بِأَنْ جُعِلَ أَجَلُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

۵۲۸: احمد بن محمد المروزی علی بن حسین بن واقد حسین یزید النحوی عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشادِ الٰہی ہے: وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ یعنی تم لوگوں میں سے جن لوگوں کی وفات ہونے لگے اور وہ بیویاں چھوڑے تو ان بیویوں کے لئے ایک سال کے نفقہ کی وصیت کریں تو یہ آیت کریمہ آیت میراث سے منسوخ ہوگئی کہ جب شوہر کی اولاد ہو تو اس کو آٹھواں حصہ ملے گا اور جب اولاد نہ ہو تو اس کو چوتھائی حصہ ملے گا اور ایک سال تک نہ نکلنا منسوخ ہوگیا دوسری آیت کریمہ کی وجہ سے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے ایسی خواتین کی عدت چار ماہ دس دن مقرر فرمائی ہے۔

خلاصۃ الباب: خلاصہ یہ ہے کہ پہلے پہل بیوہ عورت کی عدت اور سوگ ایک سال تھا بعد میں چار ماہ دس دن ہوگیا اور ان احادیث سے ثابت ہوا کہ شوہر کے سوا کسی اور کے لیے تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں البتہ بیوی شوہر کی موت پر چار ماہ دس دن سوگ منائے گی جو واجب ہے بغیر اس سوگ کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام مالک اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہ سوگ بیوہ پر واجب ہے خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ۔ مسلمہ ہو یا کتابیہ۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صغیرہ اور کتابیہ پر سوگ واجب نہیں۔ ابو ثوری و مالکیہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ حضرات حنفیہ کے دلائل احادیث اور ان کے علاوہ دوسری روایات سے ہیں نیز احادیث سے یہ ہدایت بھی ملی ہے کہ بیوہ عورت امکان حد تک اس مکان سے جس مکان میں رہتے ہوئے شوہر کی وفات ہوئی ہے نہ نکلے اگر کوئی عذر ایسا لاحق ہو جائے کہ وہاں رہنا ناممکن ہو اور دوران عدت جن چیزوں سے اس نے بچنا ہے ان کا ذکر کر دیا ہے مثلاً رنگ دار کپڑے نہ پہنے اور سرمہ نہ لگائے اور نہ خوشبو استعمال کرے اور زیور بھی نہ پہنے اور مہندی سے بھی احتراز کرے۔

باب إِحْدَادِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

باب: شوہر کے انتقال پر بیوی کے غم منانے کا بیان

۵۲۹: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

۵۲۹: قعنبی مالک عبداللہ بن ابی بکر حضرت حمید بن نافع نے کہا کہ زینب بنت ابی سلمہ نے ان کو تین حدیثیں سنائیں۔ احضرت زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جب ان کے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا انہوں نے خوشبو منگائی جس میں زرد رنگ تھا۔ اس میں سے لے کر ایک بچی کو خوشبو لگائی پھر وہ خوشبو اپنے رخساروں پر ملی اور فرمایا بخدا مجھ کو خوشبو لگانے کی ضرورت نہیں لیکن میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو عورت اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے حلال نہیں کہ تین روز سے زیادہ کسی میت پر غم منائے اور اپنا سنگھار چھوڑے

أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَنَكْحَلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتْ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْحِفْشُ بَيْتٌ صَغِيرٌ۔

ہاں اپنے شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دن غم منائے (اور عدت گزارے) زینب نے کہا کہ میں حضرت زینب بنت جحش کے پاس گئی جب ان کے بھائی (عبیداللہ بن جحش) کی وفات ہوئی انہوں نے خوشبو منگوا کر لگائی اس کے بعد کہا اللہ کی قسم مجھ کو خوشبو کی ضرورت نہیں ہے لیکن میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ آپ فرما رہے تھے کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے اس کے لئے حلال نہیں ہے کسی مردے پر تین روز سے زیادہ غم منانا ہاں شوہر پر چار ماہ دس دن تک۔ زینب نے بیان کیا کہ میں نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ ایک خاتون خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری لڑکی کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور اس لڑکی کی آنکھیں دُکھ رہی ہیں کیا ہم اس کے سرمہ لگا سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس نے یہ سوال دو یا تین مرتبہ دہرایا اور آپ نے ہر مرتبہ یہی فرمایا: نہیں۔ (یعنی آپ نے سرمہ لگانے کی اجازت نہیں عطا فرمائی) پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اب تو عدت (یعنی عدتِ وفات) صرف چار مہینے دس دن ہیں اور دورِ جاہلیت میں تمہارے میں سے ایک سال گزرنے پر مینگنی پھینکتی تھی۔ حدیث کے راوی حمید نے عرض کیا کہ میں نے حضرت زینب سے دریافت کیا کہ مینگنی پھینکنے سے کیا مُراد ہے تو انہوں نے فرمایا کہ دورِ جاہلیت میں جب کسی عورت کے شوہر کا انتقال ہو جاتا تو وہ عورت ایک کوٹھڑی میں داخل ہو جاتی اور وہ عورت خراب اور بوسیدہ کپڑے پہن لیتی، وہ خوشبو لگاتی اور نہ کوئی اور چیز لگاتی یہاں تک کہ پورا ایک سال گزر جاتا پھر ایک جانور (اس کے پاس) لایا جاتا گدھا یا بکری یا پرندہ وہ عورت اس جانور کو اپنے جسم سے لگاتی (یعنی ملتی) اتفاقاً ایسا ہوتا کہ وہ جانور زندہ رہتا بلکہ عموماً وہ جانور مر جاتا اس کے بعد اس عورت کو ایک مینگنی دی جاتی وہ عورت مینگنی پھینکتی پھر عدت سے نکلتی اب وہ عورت جو دِل چاہے خوشبو وغیرہ استعمال کرتی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا الاحفش چھوٹے مکان کو کہا جاتا ہے۔

دورِ جاہلیت کی سخت تکالیف:

مذکورہ حدیث میں جاہلیت کے زمانہ کی خواتین کے لئے کچھ تکالیف کی طرف اشارہ ہے دورِ جاہلیت میں خواتین کو سخت سے سخت تکالیف اُٹھانی پڑتی ایک سال عدتِ وفات گزارنی پڑتی اور وہ بھی غیر معمولی پابندیوں کے ساتھ جس کو کہ مفصل طور پر مذکورہ حدیث کے اخیر میں بیان فرمایا گیا اسلام نے ان تکالیف کو ختم کیا اور چار ماہ دس دن عدتِ وفات مقرر کی۔

بَاب فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا تَنْتَقِلُ

باب: جس خاتون کے شوہر کی وفات ہو جائے عدت تک وہ مکان سے نہ نکلے

۵۳۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَائَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ أَبَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِطَرَفِ الْقَدُومِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنِّي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَسْكَنٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ قَالَتْ فَخَرَجْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِي أَوْ أَمَرَ بِي فَدُعِيتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِي قَالَتْ فَقَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضَى بِهِ۔

۵۳۰: عبداللہ بن مسلمہ، قعنبی، مالک، سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ، ان کی پھوپھی زینب بنت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ مالک سنان کی لڑکی فریعہ جو کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ ہیں وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور آپ سے دریافت کیا' کیا میں اپنے خاندان میں چلی جاؤں جو کہ قبیلہ بنی خدرہ میں ہے کیونکہ اس کا شوہر اپنے مفرور غلاموں کو تلاش کرنے کے لئے نکلا تھا غلاموں نے قدوم (نامی جگہ) میں اس کو قتل کر ڈالا۔ فریعہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے میں نے دریافت کیا کہ میرے شوہر نے میرے لئے اپنی طرف سے اپنا کوئی مکان نہیں چھوڑا اور نہ ہی میرے لئے نان نفقہ (کا انتظام) ہے فریعہ نے کہا کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ہاں تم اپنے خاندان میں چلی جاؤ۔ فریعہ نے کہا کہ پھر میں وہاں سے نکل کر مسجد یا حجرہ میں آئی تو آپ نے مجھ کو بلایا اور فرمایا کہ تم نے کس طریقہ پر واقعہ بیان کیا۔ آپ نے پھر اپنے شوہر (کے قتل کئے جانے اور میرے لئے نان نفقہ نہ چھوڑے جانے کا) پورا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا جب تک تمہاری عدت گزرے تم اسی مکان میں رہو۔ فریعہ نے کہا کہ پھر میں نے چار مہینے دس دن اسی مکان میں پورے کئے جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آیا تو انہوں نے میرے پاس آدمی بھیجا اور مجھ سے یہ مسئلہ معلوم کیا میں نے وہ مسئلہ بیان کر دیا لہٰذا انہوں نے اسی کی پیروی کی اور اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتدہ (عدت گذارنے والی عورت) کے لئے بلاضرورت ایک مکان سے دوسرے مکان میں آنا جانا جائز نہیں۔ اس بارہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ جو عورت اپنے خاوند کے مرجانے کی وجہ سے عدت گذار

رہی ہو اس کے لیے سکنیٰ (رہائش) ضروری ہے یا نہیں چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت امام شافعی کے دو اقوال ہیں اصح قول کے مطابق سکنیٰ ضروری ہے حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم بھی اس کے قائل تھے ان حضرات کی دلیل یہی حدیث مبارکہ ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بھی یہی ہے کہ بیوی (عورت) اپنے شوہر کے مکان میں ہی عدت گذارے اگرچہ اس کا حصہ بہت کم آیا ہو اور دیگر ائمہ اس بیوہ کو اس مکان میں ٹھہرنے نہیں دیتے تو اس صورت میں وہاں سے منتقل ہو سکتی ہے یہی حدیث امام صاحب کی بھی دلیل ہے اور جس روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیوہ عورت کو فرمایا تھا کہ وہ جہاں چاہے عدت گذار لے۔ ان میں ایک راوی ابو مالک ہے جو ضعیف ہے اسی طرح اس کی سند میں محبوب بن محرز بھی بقول ابن القطان کے ضعیف ہے نیز ابوبکر بن مالک بھی ضعیف ہے اسی واسطے دار قطنی نے اسے معلل قرار دیا ہے۔

بَاب مَنْ رَأَى التَّحَوُّلَ

۵۳۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتْ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهِ وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنَى تَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ۔

باب: (عدتِ وفات میں) جگہ بدلنے کا بیان

۵۳۱: احمد بن محمد المروزی' موسیٰ بن مسعود' شبل' ابن ابی نجیح' عطاء' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آیت کریمہ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا منسوخ ہو گئی اب عورت کو اختیار ہے کہ وہ جس جگہ چاہے عدت گزارے۔ عطاء نے کہا اگر عورت چاہے تو اپنے شوہر کے لوگوں میں عدت گزارے وصیت کئے گئے مکان میں اور اگر چاہے چلی جائے۔ ارشادِ الٰہی ہے: فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ عطاء نے بیان کیا کہ اس آیت کریمہ کو آیت میراث نے منسوخ قرار دے دیا جس طریقہ پر (عدتِ وفات میں) ایک سال کا خرچ دینا منسوخ ہو گیا۔ اسی طرح پر اسی مکان میں رہنا بھی منسوخ ہو گیا اب اختیار ہے کہ جس جگہ عورت کا دل چاہے وہاں عدت گزارے۔

عدتِ وفات کہاں گزارے؟

عدت گزارنے میں شریعت نے عورت کی سہولت اور پردہ وغیرہ پر مدار رکھا ہے اگر محتاط اور بحفاظت سسرال میں عدت گزار سکتی ہے تو یہ بھی درست ہے بشرطیکہ سسرال میں رہ کر غیر محرم وغیرہ سے اختلاط وغیرہ نہ ہو ورنہ میکے میں عدت گزارے لیکن جس جگہ سے عدت شروع ہوئی وہاں سے بلا عذرِ شرعی نکلنا جائز نہیں ہے۔

بَاب فِيمَا تَجْتَنِبُهُ الْمُعْتَدَّةُ فِي عِدَّتِهَا

۵۳۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

باب: عدت گزارنے والی عورت دورانِ عدت کن اشیاء سے بچے؟

۵۳۲: یعقوب بن ابراہیم الدورقی' یحییٰ بن ابی بکیر' ابراہیم بن طہمان' ہشام بن حسان (دوسری سند) عبداللہ بن جراح' عبداللہ بن بکر سہمی'

طَهْمَانَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ الْقُهُسْتَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ السَّهْمِيَّ عَنْ هِشَامٍ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْجَرَّاحِ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُحِدُّ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا أَدْنَى طُهْرَتِهَا إِذَا طَهُرَتْ مِنْ مَحِيضِهَا بِنُبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ قَالَ يَعْقُوبُ مَكَانَ عَصْبٍ إِلَّا مَغْسُولًا وَزَادَ يَعْقُوبُ وَلَا تَخْتَضِبُ۔

ہشام (یہ الفاظ ابن الجراح کے ہیں) حفصہ' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی عورت کسی کے انتقال پر اس کے غم میں تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر عورت کو شوہر کی وفات کے بعد چار ماہ دس دن سوگ کرنا چاہئے اور سوگ کی مدت (یعنی عدتِ وفات) میں وہ رنگ دار لباس نہ پہنے مگر یمن کا دھاری دار کپڑا اور نہ وہ سرمہ لگائے اور نہ وہ خوشبو لگائے۔ لیکن جب وہ حیض سے پاک ہو تو وہ تھوڑی سی (خوشبو) قسط اور اظفار (نامی خوشبو) لگا لے اور وہ دوسری روایت میں ہے کہ وہ عورت رنگین لباس نہ پہنے مگر دُھلا ہوا۔ یعقوب کی روایت میں ہے کہ وہ عورت مہندی بھی نہ لگائے۔

دورانِ عدت سرمہ لگانا:

دورانِ عدت سرمہ لگانا درست ہے دوسری حدیث میں اس کی اجازت مذکور ہے اور قسط اور اظفار یہ دونوں خوشبو کے نام ہیں جو کہ بدن کی بدبو دور کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔

۵۳۳: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي تَمَامِ حَدِيثِهِمَا قَالَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ يَزِيدُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ فِيهِ وَلَا تَخْتَضِبُ وَزَادَ فِيهِ هَارُونُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ۔

۵۳۳: ہارون بن عبد اللہ' مالک بن عبد الواحد' یزید بن ہارون' ہشام' حفصہ' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے اسی طریقہ پر روایت ہے۔ یزید نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ اس روایت میں: وَلَا تَخْتَضِبُ کا لفظ بھی ہے اور ہارون نے ان الفاظ: وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

۵۳۴: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ حَدَّثَنِي بُدَيْلٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ

۵۳۴: زہیر بن حرب' یحییٰ بن بکیر' ابراہیم بن طہمان' بدیل' حسن بن مسلم' صفیہ بنت شیبہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے تو وہ عورت نہ تو کسم کے رنگ کا کپڑا پہنے اور نہ گیروے رنگ کا کپڑا پہنے اور نہ وہ زیور پہنے اور نہ ہی (ہاتھوں' پاؤں' بالوں کو) مہندی لگائے اور کہتے ہیں نہ سرمہ لگائے (یعنی ہر قسم کا سنگھار چھوڑ دے)

وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ۔

(کسم) گیروے رنگ کو کہتے ہیں۔

۵۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ الضَّحَّاكِ يَقُولُ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ أَسِيدٍ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ زَوْجَهَا تُوُفِّيَ وَكَانَتْ تَشْتَكِي عَيْنَيْهَا فَتَكْتَحِلُ بِالْجِلَاءِ قَالَ أَحْمَدُ الصَّوَابُ بِكُحْلِ الْجِلَاءِ فَأَرْسَلَتْ مَوْلَاةً لَهَا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ كُحْلِ الْجِلَاءِ فَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلِي بِهِ إِلَّا مِنْ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ يَشْتَدُّ عَلَيْكِ فَتَكْتَحِلِينَ بِاللَّيْلِ وَتَمْسَحِينَهُ بِالنَّهَارِ ثُمَّ قَالَتْ عِنْدَ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَى عَيْنِي صَبْرًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ إِنَّمَا هُوَ صَبْرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ قَالَ إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزَعِينَهُ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قَالَتْ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِينَ بِهِ رَأْسَكِ۔

۵۳۵: احمد بن صالح' ابن وہب' مخرمہ' ان کے والد' مغیرہ بن ضحاک' اُمّ حکیم بنت اُسید کی والدہ سے روایت ہے کہ ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور ان کی آنکھوں میں درد ہو رہا تھا تو وہ (ایک قسم کا سرمہ) جلا لگا لیا کرتی تھیں انہوں نے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک باندی کو بھیجا یہ دریافت کرنے کے لئے کہ یہ سرمہ استعمال کریں یا نہیں؟ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہیں لیکن اگر زیادہ ضرورت ہو تو رات میں لگا لو اور دن کو (آنکھوں کو) صاف کر لو۔ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے کہ جس وقت کہ (میرے پہلے شوہر) ابوسلمہ کی وفات ہو گئی اس وقت میں نے اپنی آنکھوں پر ایلوا لگایا تھا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا یہ کیا ہے (یعنی دورانِ عدت تم نے کیا لگایا ہے) میں نے عرض کیا کہ کوئی چیز نہیں یہ ایلوا ہے یا رسول اللہ اس میں تو خوشبو نہیں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ تو چہرہ کو جوان کرتا ہے اس کو رات کو لگایا کرو اور دن میں دھو لیا کرو اور تم مہندی اور خوشبو لگا کر کنگھی نہ کیا کرو کیونکہ وہ خضاب ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ پھر میں اپنا سر کس چیز سے دھوؤں؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنا سر بیری کے پتوں سے دھو لیا کرو (یعنی پانی میں بیری کے پتوں کا جوش دے کر اس پانی سے سر دھو لیا کرو)۔

بَاب فِي عِدَّةِ الْحَامِلِ

باب: حاملہ کی عدت

۵۳۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ

۵۳۶: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے حضرت عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو تحریر فرمایا تم سبیعہ اسلمیہ کے پاس جاؤ اور ان سے وہ حدیث دریافت کرو کہ جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بتلائی تھی جس وقت کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم شرع دریافت کیا تھا۔ عمر بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عتبہ کو جواب تحریر فرمایا کہ سبیعہ نے مجھ سے بیان فرمایا کہ میں حضرت سعد بن خولہ کی منکوحہ تھی جو کہ قبیلہ

عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تَرْتَجِينَ النِّكَاحَ إِنَّكِ وَاللّٰهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزْوِيجِ إِنْ بَدَا لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَا أَرَى بَأْسًا أَنْ تَتَزَوَّجَ حِينَ وَضَعَتْ وَإِنْ كَانَتْ فِي دَمِهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَطْهُرَ۔

عامر بن لوئی سے تھے اور غزوۂ بدر میں وہ شریک تھے پھر حجۃ الوداع میں ان کی وفات ہوئی اور میں اُس وقت حمل سے تھی میرے شوہر کی وفات کے کچھ ہی روز بعد میرے یہاں بچے کی پیدائش ہوئی جب میں خونِ نفاس سے فارغ ہوگئی تو میں نے اس غرض سے ہار سنگھار کیا کہ میرے لئے پیغامِ نکاح آئے۔ چنانچہ میرے پاس (ایک شخص جن کا نام) ابوسنابل بن بعلبک تھا' آئے اور انہوں نے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ تم نے بناؤ (سنگھار) کر رکھا ہے شاید تم کو نکاح کی توقع ہے بخدا جب تک چار ماہ دس دن نہ گزر جائیں (یعنی عدت پوری نہ ہو جائے) تم نکاح (ثانی) نہیں کرسکتیں۔ سبیعہ نے بیان کیا کہ میں نے جس وقت یہ بات سنی تو میں نے اپنے کپڑے پہنے اور رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے (پورا واقعہ) عرض کیا۔ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بچہ پیدا ہوتے ہی تم حلال ہوگئیں (یعنی تم کو دوسرا نکاح کرنا جائز ہوگیا) اگر میری مرضی ہو تو آپ نے مجھے نکاح کر لینے کا حکم فرمایا۔ ابن شہاب نے بیان فرمایا کہ مجھ کو کوئی برائی معلوم نہ ہوتی کہ اگر عورت بچہ پیدا ہوتے ہی نکاح کرے لیکن یہ ضروری ہے کہ ایسی عورت سے شوہر جماع نہ کرے جب تک کہ وہ عورت نفاس سے پاک نہ ہو (یعنی نفاس کا خون بند نہ ہو)۔

حاملہ کی عدت کی آیت کریمہ:

جو عورت حمل سے ہو خواہ اس کے شوہر نے طلاق دی ہو یا شوہر کا انتقال ہوا ہو۔ بہر حال حاملہ کی عدت بچہ پیدا ہوتے ہی ختم ہو جائے گی البتہ جب تک نفاس کا خون بند نہ ہو شوہر کو اس سے صحبت کرنا حرام ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۔ اس آیت کریمہ کے نازل ہونے سے قبل وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا کے نازل ہونے کی وجہ سے تمام عورتوں کے لئے عدتِ وفات چار ماہ دس دن مقرر تھی لیکن سورۂ طلاق کی آیت: وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ کے نازل ہونے کے بعد حاملہ کی عدت بچہ پیدا ہونا مقرر ہوئی۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث سے ثابت ہوا کہ معتدہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں ہر شخص سے (اس بارے میں) مباہلہ کرسکتا ہوں کہ چھوٹی سورت نساء یعنی سورہ طلاق بڑی سورہ نساء یعنی سورہ بقرہ کے بعد نازل ہوئی اور اس پر اجماع ہوگیا مطلب یہ ہے کہ سورۂ طلاق میں فرمان الٰہی ہے: وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ [طلاق : ٤] کہ حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ بچہ کو جنم دیں اس کے بعد ان کے لیے نکاح جائز ہو جاتا ہے۔

۵۳۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَقَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ شَاءَ لَاعَنْتُهُ لَأُنْزِلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ الْأَشْهُرِ وَعَشْرًا۔

۵۳۷: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن العلاء' ابومعاویہ' الاعمش' مسلم' حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ جس کا دِل چاہے میں اس سے مباہلہ کرنے کے لیے تیار ہوں۔ مجھ سے لعان کرے کہ چھوٹی سورۂ نساء (یعنی سورۂ طلاق) کی آیت کریمہ: اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا کے بعد نازل ہوئی۔

سورۂ طلاق والی آیت ناسخ ہے:

چھوٹی سورۂ نساء سے مُراد سورۂ طلاق ہے کیونکہ سورۂ طلاق میں بھی سورۂ نساء جیسے احکام ہیں حضرت عبداللہ کے فرمانے کا حاصل یہ ہے کہ عدت وفات والی آیت یعنی اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا کے نازل ہونے کے بعد سورۂ طلاق نازل ہوئی جس میں کہ حاملہ کے بچہ پیدا ہوتے ہی عدت ختم ہونے کی صراحت ہے اور میں اس معاملہ میں مباہلہ تک کرنے کو تیار ہوں لہٰذا سورۂ طلاق کی آیت: وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ۔ ...... وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا کا ناسخ ہوئی۔

بَاب فِي عِدَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ

باب: اُمّ ولد کی عدت

۵۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَا تُلَبِّسُوا عَلَيْنَا سُنَّةً قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى سُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ يَعْنِي أُمَّ الْوَلَدِ۔

۵۳۸: قتیبہ بن سعید' محمد بن جعفر (دوسری سند) ابن مثنیٰ' عبد الاعلیٰ' سعید' مطر' رجاء بن حیوۃ' قبیصہ بن ذویب' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ان کی سنت نہ چھپاؤ۔ ابن المثنیٰ نے کہا کہ یہی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت لڑکے والی باندی کے شوہر کی وفات ہو تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہیں۔

خُلاصۃ الباب: یہ حدیث امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی دلیل ہے کہ ام ولد آزاد عورتوں جیسی عدت گذارے گی۔ صاحب ہدایہؒ نے ایک عقلی دلیل بھی پیش کی کہ ام ولد کی عدت زوال فراش کی وجہ سے واجب ہوئی ہے لہٰذا یہ عدت نکاح کے مشابہ ہوگئی اور چونکہ نکاح کی عدت میں تین حیض ہوتے ہیں لہٰذا ام ولد تین حیض عدت گذارے گی انتہی کلامہ یعنی اگر ام ولد کے شوہر نے اس کو طلاق دیدی ہے تو عدت تین حیض ہوگی مرنے کی صورت میں ام ولد کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی اسی طرح اگر اس کا آقا مرجائے یا مولیٰ نے اس کو آزاد کردیا تو اس ام ولد کی عدت تین حیض ہوں گے۔ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ اس کی عدت ایک حیض ہے حنفیہ میں سے امام محمد بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَاب الْمَبْتُوتَةِ لَا يَرْجِعُ إِلَيْهَا زَوْجُهَا

باب: مطلقہ ثلاثہ پہلے شوہر سے بغیر حلالہ نکاح

حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

نہیں کر سکتی

۵۳۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ يَعْنِي ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُوَاقِعَهَا أَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ حَتَّى تَذُوقَ عُسَيْلَةَ الْآخَرِ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا۔

۵۳۹: مسدد' ابومعاویہ' الاعمش' ابراہیم' الاسود' عائشہ سے روایت ہے کہ نبیؐ سے یہ حکم دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں اور اس عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا اور وہ شخص اس عورت کے پاس گیا اس نے صحبت کرنے سے پہلے ہی اس عورت کو طلاق دے دی تو کیا وہ عورت اپنے شوہر کے لئے حلال ہو جائے گی؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ عورت شوہر اوّل پر حلال نہیں ہوگی جب تک کہ اُس عورت سے دوسرا شوہر اور دوسرے شوہر سے یہ عورت صحبت کی لذت نہ حاصل کر لے۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث میں حلالہ شرعی کو بیان کیا گیا ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تو وہ عورت اس پر حرام ہوگئی جب تک کہ دوسرے آدمی سے نکاح شرعی نہ کرے اور نکاح کے بعد صحبت نہ کرے اس وقت تک پہلے شوہر کے لیے حلال نہ ہوگی قرآن کریم اور احادیث مشہورہ میں اس کی صراحت موجود ہے اور تمام امت کا اس پر اجماع بھی ہے۔

بَاب فِي تَعْظِيمِ الزِّنَا

باب: زنا کے سخت ترین گناہ ہونے کا بیان

۵۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ فَقُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ قَالَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ الْآيَةَ۔

۵۴۰: محمد بن کثیر' سفیان' منصور' ابو وائل' عمرو بن شرحبیل' عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ کونسا گناہ بہت شدید ہے؟ آپ نے فرمایا شدید گناہ یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے حالانکہ اس نے پیدا کیا ہے (پھر ہمارے لئے پیدا کرنے والی ذات کے برابر کسی دوسرے کو قرار دینا کس قدر شدید گناہ ہے؟) میں نے عرض کیا کہ اسکے بعد کونسا گناہ؟ آپ نے فرمایا اپنے بچہ کو قتل کر دینا اس خوف سے کہ اسکو کھلانا پڑے گا۔ میں نے عرض کیا کہ پھر کونسا گناہ؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے پڑوسی کی بیوی (بیٹی' بہن یا کسی بھی عورت) سے زنا کرنا۔ یہ آیت: وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ نازل ہوئی یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کو معبود نہیں پکارتے اور نہ حرمت والے نفس کو قتل کرتے ہیں اور نہ وہ زنا کرتے ہیں الخ۔

خلاصۃ الباب: علماء کرامؒ نے فرمایا ہے کہ زنا کے حرام ہونے کی دو وجہیں ہیں اوّل یہ کہ وہ بے حیائی ہے اور انسان میں حیاء نہ رہے تو وہ انسانیت ہی سے محروم ہو جاتا ہے پھر اس کے لیے کسی بھلے برے کام کا اعتبار نہیں رہتا اس کے متعلق حدیث میں ارشاد ہے: **اذا فاتك الحياء فافعل ماشئت۔** یعنی جب تیری حیاء ہی جاتی رہے تو کسی برائی سے رکاوٹ کا کوئی پردہ نہ رہا تو جو چاہو

گے کرو گے۔ اس لیے حضور ﷺ نے حیاء کو ایمان کا ایک اہم حصہ قرار دیا ہے۔ دوسری وجہ معاشرتی فساد ہے جو زناء کی وجہ سے اتنا پھیلتا ہے کہ اس کی کوئی حد نہیں رہتی اور اس کے نتائج بعض اوقات پورے قبیلوں اور قوموں کو برباد کر دیتے ہیں فتنے چوری ڈاکہ قتل کی جتنی کثرت آج دنیا میں بڑھ گئی ہے اس کے حالات کی تحقیق کی جائے تو آدھے سے زیادہ واقعات کا سبب کوئی مرد و عورت نکلتے ہیں جو اس جرم کے مرتکب ہوئے اس جرم کا تعلق اگرچہ بلاواسطہ حقوق العباد سے نہیں لیکن یہ جرم بہت سے ایسے جرائم ساتھ لاتا ہے جس سے حقوق العباد متاثر ہوئے ہیں اور قتل وفساد کے ہنگامے برپا ہوئے ہیں اس لیے اسلام نے اس جرم کو تمام جرائم سے بڑا قرار دیا ہے اس کی سزا بھی سارے جرائم کی سزاؤں سے زیادہ سخت رکھی ہے کیونکہ یہ ایک جرم دوسرے سینکڑوں جرائم کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ احادیث باب کے علاوہ ایک حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں شادی شدہ زناکار پر لعنت کرتی ہیں اور جہنم میں ایسے لوگوں کی شرمگاہوں سے ایسی بدبو پھیلے گی کہ اہل جہنم اس سے پریشان ہوں گے اور آگ کے عذاب کے ساتھ ان کی رسوائی جہنم میں بھی ہوتی رہے گی۔ یہ حدیث بزار نے روایت کی ہے۔ (مظہری)

۵۴۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَائَتْ مُسَيْكَةُ لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدِي يُكْرِهُنِي عَلَى الْبِغَاءِ فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ۔

۵۴۱: احمد بن ابراہیم' حجاج' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسیکہ (نامی) ایک انصاری شخص کی باندی تھی وہ حاضر ہوئی اور اس نے کہا کہ میرا مالک مجھ سے زبردستی پیشہ کرانا چاہتا ہے اس پر آیت کریمہ: وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ نازل ہوئی۔

خلاصۃ الباب: جاہلیت کے زمانہ میں بہت سے لوگ لونڈیوں کو اس کام کے لیے استعمال کرتے تھے اسلام نے جب زناء پر سخت سزائیں جاری کیں آزاد اور غلام سب کو اس کا پابند کیا تو ضروری تھا کہ جاہلیت کی اس رسم کو مٹانے کے لیے خاص احکام دیئے جائیں تو سورہ نور کی آیت: وَلَا تُكْرِهُوا ...... [النور : ۳۳] نازل فرما دی یعنی اپنی لونڈیوں کو اس پر مجبور نہ کرو کہ وہ زناکاروں کے ذریعہ مال کما کر تمہیں دیا کریں۔

۵۴۲: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ غَفُورٌ لَهُنَّ الْمُكْرَهَاتِ۔

۵۴۲: عبیداللہ بن معاذ' حضرت معتمر کے والد نے کہا کہ یہ جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص باندی کو بدکاری پر مجبور کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی زبردستی کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔ اس کا مفہوم بیان کرتے ہوئے سعید بن ابی الحسن کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان مجبور و بے بس لونڈیوں کو بخشنے والا ہے۔

خلاصۃ الباب: حاصل یہ ہے کہ لونڈیوں کو زناء پر مجبور کرنا حرام ہے اگر کسی نے کیا اور وہ آقا کے جبر و کراہ سے مغلوب ہو کر زنا میں مبتلا ہو گئی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف فرما دیں گے اور اس کا گناہ مجبور کرنے والے پر ہوگا۔ واللہ اعلم

اول کتاب الصیام

احادیث کی تشریح سے قبل چند چیزیں ذکر کرنا ضروری ہیں (۱) ماقبل سے ربط (۲) صیام کے لغوی اور شرعی معنی (۳) روزہ کی مشروعیت کی ابتداء (۴) رمضان المبارک سے پہلے کوئی چیز فرض تھی یا نہیں (۵) روزہ کا حکم اور مصلحت پہلی بحث سنن ابوداؤد کے اکثر نسخوں میں کتاب النکاح پہلے ہے اور صوم بعد میں شراح حدیث فرماتے ہیں کہ اس میں نکتہ یہ ہے کہ امام ابوداؤد نے اس سے اشارہ فرمایا اس طرف کہ نکاح بھی عبادات میں سے ہے اور عام معاملات کے قبیل سے نہیں ہے دوسری وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ حدیث شریف میں اسی مناسبت سے امام ابوداؤد نے صوم کو نکاح کے بعد ذکر فرمایا۔ دوسرے بحث صوم اور صیام دونوں مصدر میں۔ صیام صوم کی جمع نہیں ہے۔ صوم وصیام کے لغوی معنی مطلق کسی چیز سے رک جانا ہے خواہ کھانا پینا ہو یا کلام ہو جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ مریم صدیقہ نے فرمایا تھا کہ میں نے آج رحمٰن کے لیے صوم کی نذر مانی ہوئی ہے تو کسی انسان سے آج کلام نہیں کروں گی۔ شریعت کی اصطلاح میں طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے سے اور جماع کرنے اور بدن کے اس حصہ میں جو اندر کے حکم میں ہو کسی چیز کے داخل کرنے سے ایسے شخص کا رکنا ہے جو نیت کا اہل ہو: کماقال الله تعالیٰ: وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ ...... [البقرة : ۱۸۷]۔ تیسری بحث ۳ شعبان سن ۲ میں روزہ کی فرضیت اور مشروعیت ہوئی اور یہی ماہ شوال سن ۲ زکوٰۃ کی مشروعیت کا ہے؟ چوتھی بحث رمضان کے روزہ سے پہلے کوئی روزہ فرض تھا یا نہیں۔ شوافع کے مشہور قول کے مطابق صوم رمضان سے قبل کوئی روزہ فرض نہیں ہوا۔ حنفیہ کے نزدیک اولاً عاشورہ کا روزہ فرض تھا پھر صوم رمضان سے وہ منسوخ ہوا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ہر ماہ ایام بیض ۱۳، ۱۴، ۱۵ روزے فرض ہوئے پھر رمضان سے ان کی فرضیت منسوخ ہوگئی۔ پانچویں بحث، حکم صوم ومصلحت، اس کے لیے ماہ رمضان کا انتخاب اور رمضان کی راتوں کی تراویح کی مناسبت کے بارے میں حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمہ اللہ 'معارف الحدیث میں لکھتے ہیں کہ سورہ بقرہ میں رمضان کے روزے کی فرضیت کا اعلان فرمانے کے ساتھ ہی ارشاد فرمایا گیا ہے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ......[البقرة : ۲۱] یعنی اس حکم کا مقصد یہ ہے کہ تم میں تقویٰ پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو روحانیت اور حیوانیت کا یا دوسرے الفاظ میں کہتے ہیں کہ ملکوتیت اور بہیمیت کا نسخہ جامعہ بنایا ہے اس کی طبیعت اور جبلت میں وہ سارے مادی اور سفلی تقاضے بھی ہیں جو دوسرے حیوانوں میں بھی ہوتے ہیں اور اسی کے ساتھ اس کی فطرت میں روحانیت اور ملکوتیت کا وہ نورانی جوہر بھی ہے جو ملاء اعلیٰ کی لطیف مخلوق فرشتوں کی خاص دولت ہے انسان کی سعادت کا دارومدار اس پر ہے کہ اس کا یہ روحانی اور ملکوتی عنصر حیوانی عنصر پر غالب اور حاوی رہے اور اس کو حدود کا پابند رکھے اور یہ تب ہی ممکن ہے جب کہ بہیمی پہلو روحانی اور ملکوتی پہلو کی فرمانبرداری اور اطاعت شعاری کا عادی ہو جائے اور اس کے مقابلے میں سرکشی نہ کر سکے۔ روزے کی ریاضت کا خاص مقصد وموضوع یہی ہے کہ اس کے ذریعہ انسان کی حیوانیت کو اللہ کے احکام کی پابندی اور ایمان اور روحانی تقاضوں کی تابعداری وفرمانبرداری کا خوگر بنایا جائے پھر آگے لکھتے ہیں کہ روزے کا وقت طلوع فجر سے غروب آفتاب تک رکھا گیا ہے بلاشبہ یہ مدت اور یہ وقت مذکورہ بالا مقصد کے لیے نہایت معتدل مدت اور وقت ہے اس سے کم میں ریاضت اور نفس کی تربیت کا مقصد حاصل نہیں ہوتا اور اگر اس سے زیادہ رکھا جاتا مثلاً روزے میں دن کے ساتھ رات بھی شامل کردی جاتی اور بس سحر کے وقت کھانے پینے کی اجازت ہوتی یا سال میں دو چار مہینے مسلسل روزے رکھنے کا حکم ہوتا تو انسانوں کی اکثریت کے

لیے نا قابل برداشت اور صحتوں کے لیے مضر ہوتا۔ پھر اس کے لیے مہینہ وہ مقرر کیا گیا ہے جس میں قرآن مجید نازل ہوا اور جس میں بے حساب برکتوں اور رحمتوں والی رات ''لیلۃ القدر'' ہوتی ہے ظاہر ہے کہ یہی مبارک مہینہ اس کے لیے سب سے زیادہ موزوں اور مناسب ہوسکتا ہے اور پھر آگے تراویح کے متعلق تحریر فرماتے ہیں وہاں مطالعہ کرلیا جائے۔

بَابُ مَبْدَإِ فَرْضِ الصِّيَامِ

۵۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ فَكَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا صَلَّوُا الْعَتَمَةَ حَرُمَ عَلَيْهِمُ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ وَالنِّسَاءُ وَصَامُوا إِلَى الْقَابِلَةِ فَاخْتَانَ رَجُلٌ نَفْسَهُ فَجَامَعَ امْرَأَتَهُ وَقَدْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَلَمْ يُفْطِرْ فَأَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَجْعَلَ ذَلِكَ يُسْرًا لِمَنْ بَقِيَ وَرُخْصَةً وَمَنْفَعَةً فَقَالَ سُبْحَانَهُ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمُ الْآيَةَ وَكَانَ هَذَا مِمَّا نَفَعَ اللَّهُ بِهِ النَّاسَ وَرَخَّصَ لَهُمْ وَيَسَّرَ۔

باب: روزہ کس طریقہ پر فرض ہوا؟

۵۴۳: احمد بن محمد بن شبویہ' علی بن حسین بن واقد' حسین' یزید نحوی' عکرمہ' عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ارشادِ باری ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ یعنی تم لوگوں پر روزہ فرض قرار دیا گیا کہ جس طریقہ پر تم لوگوں سے پہلے والے لوگوں پر روزہ فرض کیا گیا تھا تو لوگ عہد نبوی میں جب نمازِ عشاء سے فارغ ہو جاتے تو ان پر کھانا پینا' بیوی سے ہمبستری وغیرہ کرنا اگلی رات تک حرام ہو جاتا۔ ایک شخص نے اپنے ساتھ خیانت کی اور اپنی بیوی سے اس نے ہمبستری کی حالانکہ وہ شخص نمازِ عشاء پڑھ چکا تھا لیکن اس نے روزہ افطار نہیں کیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی اور یہ چاہا کہ لوگوں کے لئے سہولت' رخصت اور فائدہ ہو چنانچہ ارشاد فرمایا: عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ یعنی اللہ نے تم لوگوں کی چوری کو جان لیا پھر تمہارا قصور معاف کر دیا اور تمہاری غلطی معاف کر دی اور یہ حکم اسلئے نازل ہوا تا کہ اللہ ان کو نفع پہنچائے اور ان کیلئے رخصت اور آسانی ہو۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ پہلے روزہ کے بارہ میں سختی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے آسانی فرمادی کہ رات کو کھانا پینا اور جماع کی اجازت مرحمت فرمادی۔

۵۴۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا صَامَ فَنَامَ لَمْ يَأْكُلْ إِلَى مِثْلِهَا وَإِنَّ صِرْمَةَ بْنَ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّ أَتَى امْرَأَتَهُ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا لَعَلِّي أَذْهَبُ فَأَطْلُبُ لَكَ شَيْئًا

۵۴۴: نصر بن علی' ابواحمد' اسرائیل' ابواسحق' براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (سورج ڈوبنے کے بعد) جب کوئی شخص سو جاتا تو پھر اس کے لئے اگلے روزے کے افطار کے وقت تک کھانا (وغیرہ) جائز نہ ہوتا۔ ایک مرتبہ صرمہ بن قیس انصاری اپنی بیوی کے پاس آئے وہ روزہ رکھے ہوئے تھے انہوں نے دریافت کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے کہا کچھ نہیں لیکن میں جاتی ہوں اور کچھ تلاش کر کے لاتی ہوں۔ چنانچہ وہ چلی گئیں اور صرمہ کی آنکھوں میں نیند بھر گئی اور وہ سو

فَذَهَبَتْ وَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَجَائَتْ فَقَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمْ يَنْتَصِفِ النَّهَارُ حَتَّى غُشِيَ عَلَيْهِ وَكَانَ يَعْمَلُ يَوْمَهُ فِي أَرْضِهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ قَرَأَ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الْفَجْرِ۔

گئے پس وہ آئیں اور (ان کو دیکھ کر) کہنے لگیں کہ تم (کھانے پینے سے) محروم ہو گئے۔ پھر اگلے روز دو پہر نہیں ہوا تھا کہ ان کو (بھوک کی شدت کی وجہ سے) بے ہوشی ہوگئی اور وہ تمام دن اپنی زمین میں محنت کرتے تھے۔ آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو اس پر آیت کریمہ: أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامُ نازل ہوئی۔

بَاب نَسْخِ قَوْلِهِ تَعَالَى وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ

باب: ارشادِ باری تعالیٰ: وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ کے منسوخ ہونے کا بیان

۵۴۵ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ مِنَّا أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ فَعَلَ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا۔

۵۴۵: قتیبہ بن سعید' بکر بن مضر' عمر بن الحارث' بکیر' یزید سلمیٰ کے آزاد کردہ غلام' حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت آیت کریمہ: وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ نازل ہوئی یعنی جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں تو وہ ایک مسکین کا کھانا فدیہ ادا کریں تو ہم لوگوں میں سے جس شخص کا دِل چاہتا روزہ نہ رکھتا اور فدیہ ادا کر دیتا یہاں تک کہ آیت کریمہ: فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ نازل ہوئی اور پہلے جو اختیار دیا گیا تھا وہ منسوخ ہو گیا۔

خلاصۃ الباب: معلوم یہ ہوا کہ روزہ نہ رکھنے کا اختیار پہلے تھے بعد میں منسوخ ہو گیا۔ بعض حضرات نے یہ توجیہ فرمائی ہے کہ: وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ...... [البقرة : ١٨٤] اب بھی محکم ہے یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو روزہ کی طاقت نہیں رکھتے مثلاً شیخ فانی اور بہت سخت مریض جس کو تا حیات صحت کی امید نہیں رہی کہ وہ فدیہ دے دے۔ اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت ان کے لیے روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے لیکن افطار کے بعد ان دونوں پر کیا واجب ہے۔ احناف کے نزدیک صرف روزے کی قضاء ہے فدیہ وغیرہ نہیں۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک روزے کے ساتھ فدیہ بھی واجب ہے اور بعض علماء کے نزدیک ان پر صرف فدیہ ہے۔

۵۴۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَكَانَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يَفْتَدِيَ بِطَعَامِ مِسْكِينٍ افْتَدَى وَتَمَّ لَهُ صَوْمُهُ فَقَالَ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ

۵۴۶: احمد بن محمد' علی بن حسین' حسین' یزید نحوی' عکرمہ' عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت: وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ نازل ہوئی تو جس شخص کا دِل چاہتا ایک مسکین کا کھانا فدیہ ادا کر دیتا اور روزہ کو مکمل سمجھتا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نیک کام میں اپنے طور پر آگے بڑھے تو وہ بہتر ہے اور تم لوگوں کے لئے روزے کا رکھنا بہتر ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: فَمَنْ

وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ و قَالَ فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ۔

شَهِدَ یعنی جو شخص رمضان کا مہینہ پائے تو اس میں روزے ضرور رکھے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں میں روزے رکھ لے۔

بَاب مَنْ قَالَ هِيَ مُثْبَتَةٌ لِلشَّيْخِ وَالْحُبْلَى

باب: بعض حضرات نے فرمایا کہ فدیہ والا حکم بوڑھے اور حاملہ کے لئے اب بھی باقی ہے

۵۴۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عِكْرِمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أُثْبِتَتْ لِلْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ.

۵۴۷: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' قتادہ' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی کے حق میں کہ جن سے روزہ نہ رکھا جا سکے یا ان کو روزہ رکھنا نقصان دے ان کے لئے اب بھی یہ آیت کریمہ باقی ہے۔

۵۴۸: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) قَالَ كَانَتْ رُخْصَةً لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْمَرْأَةِ الْكَبِيرَةِ وَهُمَا يُطِيقَانِ الصِّيَامَ أَنْ يُفْطِرَا وَيُطْعِمَا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا وَالْحُبْلَى وَالْمُرْضِعُ إِذَا خَافَتَا قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي عَلَى أَوْلَادِهِمَا أَفْطَرَتَا وَأَطْعَمَتَا۔

۵۴۸: ابن المثنیٰ' ابن عدی' سعید' قتادہ' عزرہ' سعید بن جبیر' عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت کریمہ: وَعَلَى الَّذِينَ یہ بوڑھے مرد جو کہ روزہ رکھنے کی قوت رکھتے تھے ان کیلئے رخصت تھی کہ وہ چاہیں تو روزہ رکھیں چاہیں نہ رکھیں اور ہر ایک روزے کے عوض ایک مسکین کو ایک دن کھانا کھلائیں اسی طرح اگر حاملہ عورت یا دودھ پلانے والی عورت کو بچہ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو وہ روزہ نہ رکھے (بلکہ) فدیہ ادا کر دے۔ ابوداؤد نے کہا کہ جب دودھ پلانے والی اور حمل والی عورت کو اپنے بچے کے نقصان کا اندیشہ ہو۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ روزہ افطار کر لیں اور اسکے بدلے میں مسکین کو کھانا کھلا دیں۔

بَاب الشَّهْرِ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

باب: مہینہ کبھی کبھی اُنتیس روز کا ہوتا ہے

۵۴۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَخَنَسَ سُلَيْمَانُ أُصْبُعَهُ فِي الثَّالِثَةِ يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَثَلَاثِينَ۔

۵۴۹: سلیمان بن حرب' شعبہ' اسود بن قیس' سعید بن عمر بن سعید ابن العاص' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم اُمّی (یعنی ان پڑھ) لوگ ہیں۔ حساب و کتاب نہیں جانتے۔ مہینہ اس قسم کا اس قسم کا اور اس قسم کا (تین مرتبہ) آپ نے دونوں ہاتھ کی اُنگلیوں سے بتلایا۔ سلیمان نے تیسری مرتبہ میں اپنی ایک انگلی کو بند کر لیا یعنی مہینہ کبھی اُنتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ اگر مطلع صاف نہ ہو پھر بھی کوئی بادل یا غبار یا دھواں وغیرہ افق پر ایسا چھایا ہو جو چاند کو چھپائے تو رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں کے لیے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت کافی ہے بشرطیکہ شاہد (گواہ) کے اوصاف ان میں موجود ہوں اور خود چاند دیکھنے کی گواہی دیں یا اس بات کی شہادت دیں کہ ہمارے سامنے گواہ پیش ہوئے۔ قاضی نے گواہی کو قبول کر کے اعلان عام رمضان یا عید کا کر دیا اور اگر مطلع صاف ہو کسی قسم کا دھواں یا غبار افق پر چھایا ہوا نہیں اس کے باوجود کسی بستی یا شہر کے عام لوگوں کو چاند نظر نہیں آیا تو ایسی صورت میں عید کے چاند کے لیے بڑی جماعت کی گواہی ضروری ہوگی جو مختلف اطراف و اکناف سے آئے ہوں وہ اپنی اپنی جگہ چاند دیکھنا بیان کریں کسی سازش کا احتمال نہ ہو اور جماعت کی کثرت کے سبب عقلاً یہ باور نہ کیا جا سکے کہ اتنی بڑی جماعت جھوٹ بول سکتی ہے اس جماعت کی تعداد کے متعلق فقہاء کرام کے مختلف اقوال ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ کوئی خاص تعداد شرعاً متعین نہیں جتنی تعداد سے یقین ہو جائے یہ سب مل کر جھوٹ نہیں بول سکتے وہی تعداد کافی ہے۔ صرف رمضان کے لیے مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں ایک مسلمان مرد یا عورت کی شہادت بھی کافی ہے۔ جیسا کہ حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے اسی صورت میں ایک دو شخص کی گواہی قابل اعتبار نہیں۔

۵۵۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا كَانَ شَعْبَانُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ نَظَرَ لَهُ فَإِنْ رُئِيَ فَذَاكَ وَإِنْ لَمْ يُرَ وَلَمْ يَحُلْ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ وَلَا قَتَرَةٌ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَإِنْ حَالَ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ أَوْ قَتَرَةٌ أَصْبَحَ صَائِمًا قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْطِرُ مَعَ النَّاسِ وَلَا يَأْخُذُ بِهَذَا الْحِسَابِ۔

۵۵۰: سلیمان بن داؤد' حماد' ایوب' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہینہ کبھی اُنتیس دن کا ہوتا ہے تو تم لوگ جب تک چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو اور جب تک چاند نہ دیکھو (اس وقت) تک روزہ رکھنا موقوف نہ کرو۔ پس اگر بادل ہوں تو تمیں روزے (پورے) شمار کر لو۔ راوی نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اُنتیس شعبان کو چاند دیکھتے۔ اگر چاند دکھائی دیتا تو خیر ورنہ اگر مطلع صاف ہوتا (اَبر نہ ہوتا) تو وہ اگلے دن روزہ نہ رکھتے لیکن اگر مطلع ابر آلود ہوتا یا گرد و غبار ہوتا تو اگلے دن روزہ رکھتے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما لوگوں کے ساتھ افطار کرتے اور اپنے حساب کا خیال نہ فرماتے۔

مسئلہ رؤیت ہلال:

حاصل حدیث یہ ہے کہ جس روز مطلع ابر آلود ہو تو رمضان المبارک کے چاند کے لئے ایک عادل گواہ کی شہادت بھی کافی ہے اور عید الفطر کے چاند کے لئے مطلع ابر آلود ہونے کی صورت میں کم از کم دو گواہوں کی شہادت ضروری ہے۔ حنفیہ اور شافعیہ کا یہی مذہب ہے اور حضرت امام احمدؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک ماہِ رمضان کے چاند کے لئے بھی دو گواہ ضروری ہیں اور مسئلہ رؤیت ہلال تفصیل طلب مسئلہ ہے جس کی مفصل و مدلل بحث مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ رؤیت ہلال میں فرمائی ہے۔

۵۵۱: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ بَلَغَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ زَادَ وَإِنَّ أَحْسَنَ مَا يُقْدَرُ لَهُ أَنَّا إِذَا رَأَيْنَا هِلَالَ شَعْبَانَ لِكَذَا وَكَذَا فَالصَّوْمُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِكَذَا وَكَذَا إِلَّا أَنْ تَرَوْا الْهِلَالَ قَبْلَ ذَلِكَ۔

۵۵۱: حمید بن مسعدہ' عبدالوہاب' ایوب' حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اہلِ بصرہ کی جانب لکھا کہ جیسا ابھی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں مذکور ہوا البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ اچھا اندازہ یہ ہے کہ ماہِ شعبان کا چاند فلاں فلاں دن دیکھنے تو روزہ ان شاء اللہ فلاں فلاں دن ہوگا لیکن جب اس سے پہلے چاند دکھائی دے تو چاند کے حساب سے روزے رکھنا شروع کریں۔

۵۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَا صُمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا مَعَهُ ثَلَاثِينَ۔

۵۵۲: احمد بن منیع' ابن ابی زائدہ' عیسیٰ بن دینار' عمرو بن الحارث بن ابی ضرار' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ہم لوگوں کے اُنتیس روزے تیس روزوں سے زیادہ گزرے یعنی ہم لوگوں نے زیادہ تر آپ کے ساتھ اُنتیس روزے رکھے۔

۵۵۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ۔

۵۵۳: مسدد' یزید بن زریع' خالد الحذاء' عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ' ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عید کے دو مہینے یعنی رمضان ذی الحجہ کم نہیں ہوتے (یعنی ایک سال میں دونوں مہینے اُنتیس نہیں ہوتے یا یہ مطلب ہے کہ یہ دونوں مہینے اَجر و ثواب میں کم نہیں ہوتے بلکہ ان دونوں مہینوں کے بہت سے فضائل ہیں)

بَاب إِذَا أَخْطَأَ الْقَوْمُ الْهِلَالَ

باب: جس وقت لوگوں سے چاند کے دیکھنے میں غلطی ہو جائے

۵۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ قَالَ وَفِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ مَنْحَرٌ وَكُلُّ جَمْعٍ مَوْقِفٌ۔

۵۵۴: محمد بن عبید' حماد (ایوب کی روایت میں) محمد بن المنکدر' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا عید الفطر اس روز ہے کہ جس روز تم روزہ افطار کرو اور عید الاضحیٰ اس روز ہے کہ جس روز تم قربانی کرو اور پورا میدانِ عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور پورا منیٰ نحر کرنے کی جگہ ہے اور مکۃ المکرمہ میں جس قدر راستے ہیں وہ تمام نحر کرنے کی جگہ ہیں اور پورا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

بَاب إِذَا أُغْمِيَ

باب: جس وقت رمضان المبارک کے چاند پر بادل

الشَّهْرُ

آ جائے

۵۵۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُومُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ۔

۵۵۵: احمد بن حنبل' عبدالرحمٰن بن مہدی' معاویہ بن صالح' عبداللہ بن ابی قیس' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ شعبان کے مہینہ کی تاریخوں کو جس طرح یاد رکھتے آپ اس طرح دوسرے مہینوں کی تاریخوں کو یاد نہ رکھتے۔ پھر آپ رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزے شروع فرماتے اگر اس روز بادل ہوتا تو آپ ماہِ شعبان کے تیس روز پورے کر لیتے پھر آپ روزے رکھنا شروع فرماتے۔

۵۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الضَّبِّيُّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔

۵۵۶: محمد بن صباح البزار' جریر بن عبدالحمید' منصور' ربعی بن حراش' حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ رمضان المبارک شروع نہ کرو جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو (یعنی رمضان شروع ہونے سے پہلے روزے رکھنا نہ شروع کرو) یا ماہِ شعبان کے تیس روز مکمل نہ کر لو پھر روزے رکھتے جاؤ جب تک کہ چاند دیکھو یا تیس روزے مکمل کرو۔

بَاب مَنْ قَالَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ

باب: ۲۹ رمضان کو اگر اَبر ہو جائے تو تیس روزے رکھو

۵۵۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ بِصِيَامِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ وَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ حَالَ دُونَهُ غَمَامَةٌ فَأَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا وَالشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ وَشُعْبَةُ وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ بِمَعْنَاهُ لَمْ يَقُولُوا ثُمَّ أَفْطِرُوا۔

۵۵۷: حسن بن علی' حسین' زائدہ' سماک' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک یا دو روزے رکھ کر رمضان کا استقبال نہ کرو مگر جب تم میں سے کوئی شخص ان دونوں کے روزے رکھتا ہو۔ اور روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو۔ پھر روزے رکھے جاؤ جب تک شوال کا چاند نہ دیکھ لو اگر اس روز اَبر ہو جائے تو تم لوگ تیس روزے پورے کر لو پھر افطار کر لو اور مہینہ کبھی اُنتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا حاتم بن ابی صغیرہ اور شعبہ اور حسن بن الصباح نے سماک سے روایت کیا اور اس روایت میں اَفْطِرُوْا کا لفظ نہیں ہے۔

بَاب فِي التَّقَدُّمِ

باب: ماہِ رمضان کو مقدم کرنے کا بیان

۵۵۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَسَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمًا وَقَالَ أَحَدُهُمَا يَوْمَيْنِ۔

۵۵۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' مطرف' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور سعید الجزیری' ابی العلاء' مطرف' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا کہ کیا تم نے شعبان کے مہینہ کے آخر میں روزے رکھے؟ اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جب رمضان المبارک کے روزے گزر جائیں تو تم ایک روزہ رکھ لو ایک اور روایت میں ہے یا دو روزہ رکھ لو۔

ایک مستحب حکم:

رمضان مبارک ختم ہونے کے بعد مذکورہ روزہ رکھنے کا حکم استحبابی ہے۔ یعنی ایسا روزہ رکھنا مستحب ہے لیکن واجب نہیں ہے۔

۵۵۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ الْمُغِيرَةِ بْنِ فَرْوَةَ قَالَ قَامَ مُعَاوِيَةُ فِي النَّاسِ بِدَيْرِ مِسْحَلٍ الَّذِي عَلَى بَابِ حِمْصَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْهِلَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَأَنَا مُتَقَدِّمٌ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَفْعَلَهُ فَلْيَفْعَلْهُ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ السَّبَئِيُّ فَقَالَ يَا مُعَاوِيَةُ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمْ شَيْءٌ مِنْ رَأْيِكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ صُومُوا الشَّهْرَ وَسِرَّهُ۔

۵۵۹: ابراہیم بن العلاء الزبیدی (اپنی کتاب سے) الولید بن مسلم' عبد اللہ بن العلاء' حضرت ابو ازہر مغیرہ بن فروہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باب حمص پر واقع (جگہ) دیر مستحل پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو ہم نے فلاں دن چاند دیکھا ہے اور میں تو پہلے سے روزے رکھوں گا جو شخص (روزہ رکھنا) چاہے وہ بھی روزہ رکھے مالک بن ہبیرہ نے کہا کہ اے معاویہ رضی اللہ عنہ تم نے یہ بات حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے یا تم اپنے طور پر یہ بات کہہ رہے ہو؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے شروع رمضان اور آخر شعبان میں روزہ رکھو۔

۵۶۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ قَالَ الْوَلِيدُ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ سِرُّهُ أَوَّلُهُ۔

۵۶۰: سلیمان بن عبد الرحمٰن دمشقی' ولید نے کہا کہ میں نے ابوعمرو الاوزاعی سے سنا کہ سرّہ کے معنی اوّلہ کے ہیں۔

۵۶۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ كَانَ سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ سِرُّهُ أَوَّلُهُ۔

۵۶۱: احمد بن عبد الواحد' ابومسہر' سعید بن عبد العزیز نے کہا سرہ سے مراد اوّلہ ہے۔

رمضان کے روزہ کی تاکید:

مذکورہ احادیث میں لفظ سِرَّہ کے معنی میں محققین نے تفصیل بیان فرمائی ہے حاصل حدیث یہ ہے کہ رمضان المبارک کے پورے روزے رکھوشروع میں رکھواور آخر میں بھی رکھواور روزے ناغہ نہ کرو۔ يناسب التاويل الثاني اى صوموا رمضان وقبله من شعبان واطلق عليه كونه اوّل رمضان لقربه منه۔ (بذل المجهود ص: ۳۴۱، ج ۳)

بَاب إِذَا رُئِيَ الْهِلَالُ فِي بَلَدٍ قَبْلَ الْآخَرِينَ بِلَيْلَةٍ

۵۶۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ ابْنَةَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا فَاسْتَهَلَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ قُلْتُ رَأَيْتُهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ قَالَ لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُهُ حَتَّى نُكْمِلَ الثَّلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَفَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ قَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب: اگر ایک شہر میں دوسرے شہر سے ایک رات قبل چاند نظر آ جائے؟

۵۶۲: موسیٰ بن اسماعیل' اسماعیل بن جعفر' محمد بن ابی حرملہ' حضرت کریب سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ الفضل بنت الحارثؓ نے ان کو ملک شام میں حضرت معاویہؓ کی خدمت میں بھیجا۔ کریب نے بیان کیا کہ میں ملک شام گیا اور میں نے حضرت اُمّ الفضل کا کام مکمل کیا پھر رمضان المبارک کا چاند ہو گیا اور میں اسی جگہ پر تھا تو ہم لوگوں نے جمعہ کی شب میں ملک شام میں چاند دیکھا تھا جس وقت میں آخر رمضان میں' مدینہ منورہ حاضر ہوا تو ابن عباسؓ نے مجھ سے چاند ہونے کے بارے میں دریافت فرمایا اور فرمایا کہ تم نے چاند کب دیکھا؟ میں نے عرض کیا کہ ہم نے جمعہ کی شب میں چاند دیکھا تھا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا تم نے اپنی آنکھ سے (چاند دیکھا) میں نے کہا کہ جی ہاں' میں نے بھی چاند دیکھا اور دیگر حضرات نے بھی چاند دیکھا اور تمام حضرات نے روزے رکھے۔ معاویہؓ نے بھی روزہ رکھا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہم نے تو چاند شنبہ کی رات میں دیکھا۔ ہم لوگ تو اسی روز سے روزے رکھ رہے ہیں اور ہم روزہ رکھتے چلے جائیں گے جب تک کہ تیس روزے مکمل ہوں یا ہم کو ماہِ شوال المکرّم کا چاند نظر آئے۔ میں نے کہا کہ کیا ہم لوگوں کیلئے معاویہؓ کا چاند دیکھنا اور ان کے روزہ رکھنا کافی نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ ہم کو آنحضرتؐ نے رویت پر عمل کرنے کا اسی طریقہ پر ہی حکم فرمایا۔

بَاب كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ

۵۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ

باب: شک کے دن روزہ رکھنے کی کراہت

۵۶۳: محمد بن عبد اللہ بن نمیر' ابو خالد الاحمر' عمرو بن قیس' حضرت ابی اسحٰق' حضرت صلہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس

عَنْ أَبِياِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَأُتِيَ بِشَاةٍ فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ هَذَا الْيَوْمَ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ۔

تھے شک والے دن (یعنی شعبان کا مہینہ ہے یا رمضان شروع ہو چکا ہے) حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس بکری کا گوشت آیا۔ بعض حضرات نے گوشت کے کھانے سے پرہیز کیا۔ عمار نے فرمایا کہ جس شخص نے اس دن روزہ رکھا تو اس نے ابوالقاسم محمد ﷺ کی نافرمانی کی۔

بَاب فِيمَنْ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

باب: ماہِ شعبان میں جو شخص روزے رکھ کر ماہ رمضان میں ان کو شامل کر دے؟

۵۶۴: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُقَدِّمُوا صَوْمَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَوْمٌ يَصُومُهُ رَجُلٌ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الصَّوْمَ۔

۵۶۴: مسلم بن ابراہیم' ہشام' یحییٰ بن ابی کثیر' ابی سلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص رمضان المبارک کے بعد ایک روزہ یا دو روزے نہ رکھے البتہ جس شخص کو روزہ رکھنے کی عادت ہو وہ شخص روزہ رکھ لے۔

رمضان کے بعد روزے:

کسی شخص کو اگر پہلے ہی سے روزہ رکھنے کی عادت ہو مثلاً کوئی شخص بدھ یا جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہو اور اتفاقی طور پر رمضان المبارک کے پہلے وہی دن پڑیں تو ایسے شخص کو رمضان کے بعد روزہ رکھنا ممنوع نہیں اور جو شخص عادی نہ ہو تو وہ نہ رکھے۔

۵۶۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصُومُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَامًّا إِلَّا شَعْبَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ۔

۵۶۵: احمد بن حنبل' محمد بن جعفر' شعبہ' توبہ' محمد بن ابراہیم' ابوسلمہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے علاوہ کسی مہینہ کے مکمل روزے نہیں رکھتے تھے البتہ آپ شعبان بھر روزے رکھتے اور اسے رمضان المبارک سے ملا دیتے۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ ذَلِكَ

باب: شعبان کے آخر میں روزہ رکھنے کی کراہت کا بیان

۵۶۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَدِمَ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَدِينَةَ فَمَالَ إِلَى مَجْلِسِ الْعَلَاءِ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا يُحَدِّثُ

۵۶۶: قتیبہ بن سعید' عبدالعزیز بن محمد سے روایت ہے کہ عباد بن کثیر مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ علاءؒ کے پاس تشریف لے گئے اور انہوں نے انکا ہاتھ پکڑا اور ان کو کھڑا کیا اور اسکے بعد فرمایا اے اللہ' یہ اپنے والد ماجد سے حدیث بیان فرماتے ہیں اور وہ ابوہریرہؓ سے کہ نبیؐ سے حدیث

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُومُوا فَقَالَ الْعَلَاءُ اللّٰهُمَّ إِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذٰلِكَ۔

بیان فرماتے ہیں اور وہ ابو ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت شعبان کا نصف (مہینہ) گزر جائے تو پھر روزے نہ رکھو (جب تک رمضان المبارک نہ شروع ہو) علاء نے کہا کہ اے اللہ! بلاشبہ میرے والد نے ابو ہریرہؓ سے یہ حدیث نقل کی اور انہوں نے نبیؐ سے روایت کی۔

بَاب شَهَادَةِ رَجُلَيْنِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ

باب: اگر عید کا چاند دیکھنے کی دو شخص شہادت دیں تو درست ہے

۵۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ الْجَدَلِيُّ مِنْ جَدِيلَةَ قَيْسٍ أَنَّ أَمِيرَ مَكَّةَ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَنْسُكَ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ لَمْ نَرَهُ وَشَهِدَ شَاهِدَا عَدْلٍ نَسَكْنَا بِشَهَادَتِهِمَا فَسَأَلْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ الْحَارِثِ مَنْ أَمِيرُ مَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي ثُمَّ لَقِيَنِي بَعْدُ فَقَالَ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ثُمَّ قَالَ الْأَمِيرُ إِنَّ فِيكُمْ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ مِنِّي وَشَهِدَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى رَجُلٍ قَالَ الْحُسَيْنُ فَقُلْتُ لِشَيْخٍ إِلَى جَنْبِي مَنْ هَذَا الَّذِي أَوْمَأَ إِلَيْهِ الْأَمِيرُ قَالَ هَذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَصَدَقَ كَانَ أَعْلَمَ بِاللّٰهِ مِنْهُ فَقَالَ بِذٰلِكَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۵۶۷: محمد بن عبد الرحیم' ابو یحیی' سعید بن سلیمان' عباد' ابی مالک الاشجعی' حسین بن الحارث الجدلی سے روایت ہے کہ امیر مکہ نے خطبہ دیا پھر بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے ہم لوگوں سے عہد لیا کہ ہم لوگ ارکانِ حج چاند دیکھ کر ادا کریں۔ اگر ہم لوگ چاند نہ دیکھیں اور دو معتبر عادل شخص شہادت دیں تو ہم ان کی شہادت پر حج کے ارکان ادا کریں۔ ابو مالک نے بیان کیا کہ میں نے حسین بن حارث سے کہا کہ وہ امیر مکہ کون شخص تھا؟ تو انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ پھر حسین مجھے ملے اور بیان کیا کہ وہ امیر حارث بن حاطب تھے جو محمد بن حاطب کے بھائی ہیں۔ پھر امیر نے کہا کہ تم میں وہ شخص موجود ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اسی شخص نے حضرت رسول کریم ﷺ کی اس بات کی شہادت دی اور امیر مکہ نے ایک شخص کی جانب اشارہ کیا۔ حسین نے بیان کیا کہ میں نے ایک شخص سے معلوم کیا جو کہ میرے بازو میں کھڑا تھا کہ یہ کون شخص ہے جس کی جانب امیر نے اشارہ کیا؟ اس شخص نے عرض کیا کہ یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور امیر نے سچ فرمایا کہ بلاشبہ امیر کی بہ نسبت زیادہ جانتے ہیں۔ عبداللہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں اسی طرح حکم فرمایا (کہ چاند دیکھ کر ہی مناسک حج ادا کرو)۔

۵۶۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِئُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَقَدِمَ أَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا

۵۶۸: مسدد' خلف بن ہشام' ابو عوانہ' منصور' حضرت ربعی بن حراش سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے سنا جو کہ حضور کریم ﷺ کے صحابہ میں سے تھا۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں نے رمضان المبارک کے آخری دن میں اختلاف کیا کہ دو دیہات کے باشندے خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شہادت دی کہ ہم نے کل شام

عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّهِ لَأَهَلَّا الْهِلَالَ أَمْسِ عَشِيَّةً فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا زَادَ خَلَفٌ فِي حَدِيثِهِ وَأَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ۔

چاند دیکھا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے لوگوں کو روزہ کھولنے کا حکم فرمایا خلف کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس بات کا بھی حکم فرمایا کہ اگلے روز تمام حضرات صبح کو عید گاہ جائیں اور (نمازِ عید ادا کریں)۔

بَاب فِي شَهَادَةِ الْوَاحِدِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ

باب: اگر رمضان المبارک کے چاند کے لئے ایک ہی شخص کی شہادت آئے تو روزہ رکھا جائے

۵۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ثَوْرٍ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ زَائِدَةَ الْمَعْنَى عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا۔

۵۶۹: محمد بن بکار بن ریان' ولید بن ابی ثور (دوسری سند) حسن بن علی' حسین الجعفی' زائدہ' سماک' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے رمضان المبارک کے چاند کو دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کی شہادت دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم اس کی شہادت دیتے ہو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم لوگوں میں اعلان کر دو کل سے روزہ رکھا جائے۔

۵۷۰: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي هِلَالِ رَمَضَانَ مَرَّةً فَأَرَادُوا أَنْ لَا يَقُومُوا وَلَا يَصُومُوا فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ مِنَ الْحَرَّةِ فَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ يَقُومُوا وَأَنْ يَصُومُوا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِيَامَ أَحَدٌ إِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ۔

۵۷۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سماک بن حرب' عکرمہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کے چاند میں لوگوں نے شک کیا۔ ان لوگوں کا ارادہ ہوا کہ ہم لوگ نہ تو رات میں تراویح ادا کریں نہ دن میں روزہ رکھیں (پھر مدینہ کے نزدیک میدان) حرہ سے ایک شخص آیا اور اس نے چاند دیکھنے کی شہادت دی۔ وہ شخص خدمت نبوی میں پیش کیا گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا تم اسکی شہادت دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے عرض کی جی ہاں! اس شخص نے شہادت دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ نبیؐ نے بلالؓ کو حکم فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کریں کہ تراویح پڑھیں اور روزے رکھیں۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ بواسطہ سماک' عکرمہ سے ایک جماعت نے یہ روایت مرسلاً نقل کی اور حماد بن سلمہ کے علاوہ کسی شخص نے قیام کا تذکرہ نہیں کیا۔

۵۷۱: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ وَأَنَا لِحَدِيثِهِ أَتْقَنُ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَائَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ۔

۵۷۱: محمد بن خالد' عبداللہ بن عبدالرحمٰن سمرقندی' مروان بن محمد' عبداللہ بن وہاب' یحییٰ بن عبداللہ بن سالم ابی بکر بن نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں نے چاند دیکھا لیکن چاند دکھائی نہیں دیا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ میں نے چاند دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

بَاب فِي تَوْكِيدِ السُّحُورِ

باب: سحری کھانے کی تاکید کا بیان

۵۷۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ۔

۵۷۲: مسدد' عبداللہ بن المبارک' موسیٰ بن علی بن رباح' ابی قیس' حضرت عمرو بن العاص کے آزاد کردہ غلام' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اہلِ کتاب کے روزوں اور ہم لوگوں کے روزوں میں فرق ہے کہ وہ لوگ سحری نہیں کھاتے اور ہم لوگ سحری کھاتے ہیں۔

بَاب مَنْ سَمَّى السَّحُورَ الْغَدَاءَ

باب: سحری کو صبح کا کھانا کہنے کا بیان

۵۷۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي رُهْمٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى السَّحُورِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ۔

۵۷۳: عمرو بن محمد الناقد' حماد بن خالد الخیاط' معاویہ بن صالح' یونس بن سیف' حارث بن زیاد' ابی رہم' حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں مجھ کو سحری کھانے کے لئے بلایا اور ارشاد فرمایا صبح کا کھانا کھانے کے لئے آؤ کہ جس میں برکت عطا فرمائی گئی ہے (مراد سحری کھانا ہے)۔

الحمدللہ وبفضلہ پارہ نمبر: ۱۴ مکمل ہوا

پارہ ۱۵

بَاب وَقْتِ السُّحُور

۵۷۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَمْنَعَنَّ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ الَّذِي هٰكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيرَ۔

باب: سحری کا وقت

۵۷۴: مسدد' حماد بن زید' عبداللہ بن سوادۃ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا' وہ فرمار ہے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان تم لوگوں کو سحری کھانے سے نہ روکے اور نہ ہی وہ سفیدی جو کہ آسمان کے کنارے میں ظاہر ہو کر پھیل جاتی ہے۔

صبح صادق اور صبح کاذب:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح صادق نکلنے سے قبل اذان دیتے تھے اور وہ تہجد کی اذان ہوتی تھی اس حدیث میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا اذان دینے تک سحری کھاتے رہنے کی اجازت دی گئی اسی طریقہ پر صبح صادق کے وقت تک سحری کھانا درست فرمایا گیا واضح رہے کہ صبح کی دو قسمیں ہیں صبح صادق و صبح کاذب جس صبح کی روشنی لمبی ہوتی ہے اور اس کی سفیدی آسمان کے کنارے میں ظاہر ہو کر پھیل جاتی ہے وہ صبح کاذب ہے اس وقت تک سحری کھانا درست ہے البتہ صبح صادق کہ جس کی روشنی چوڑی ہوتی ہے اس وقت سحری کھانا حرام ہے اس وقت سحری کھانے سے روزہ نہیں ہوتا۔

۵۷۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا قَالَ مُسَدَّدٌ وَجَمَعَ يَحْيَى كَفَّيْهِ

۵۷۵: مسدد' یحییٰ' تیمی (دوسری سند) احمد بن یونس' زہیر' سلیمان تیمی' ابی عثمان' عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کسی شخص کو بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ بلالؓ اذان دیتے ہیں۔ راوی نے کہا یا آپ نے یہ فرمایا کہ بلال رات کے وقت بانگ دیتے ہیں تا کہ تم لوگوں سے جو شخص نماز تہجد پڑھتا ہو وہ آرام کر لے اور جو شخص سو رہا ہو وہ نماز اور سحری کھانے کے لئے بیدار ہو جائے اور وقت فجر وہ نہیں کہ جو اس طرح ظاہر ہو۔ حدیث کے بعض راویوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں ملا کر ان کو اُونچا کر کے دکھلایا (یعنی جو اُونچی اور لمبی روشنی اوّل

حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَمَدَّ يَحْيَى بِأُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ.

وقت ہوتی ہے وہ صبح نہیں) آپ نے فرمایا کہ جب تک اس طرح ظاہر نہ ہو اور آپ نے شہادت کی دائیں بائیں اُنگلیاں پھیلائیں۔

۵۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النُّعْمَانِ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا يَهِيدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْأَحْمَرُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْيَمَامَةِ.

۵۷۶: محمد بن عیسیٰ، ملازم بن عمرو، عبد اللہ بن نعمان، قیس بن طلق حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ کھاؤ، پیو اور تمہیں کھانے پینے سے وہ روشنی باز نہ رکھے کہ جو چڑھی آتی ہے (یعنی صبح کاذب) بلکہ تم کھاؤ اور پیو جس وقت تک کہ فجر نہ ظاہر ہو (یعنی جب تک اچھے طریقہ سے روشنی نہ ہو جائے)۔

۵۷۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ الْمَعْنَى عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخَذْتُ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ فَوَضَعْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَتَبَيَّنْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ فَضَحِكَ فَقَالَ إِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيضٌ طَوِيلٌ إِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ.

۵۷۷: مسدد، حصین بن نمیر (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، ابن ادریس، حصین، شعبی، عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ جس وقت آیت کریمہ: ﴿حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ﴾ نازل ہوئی تو میں نے اُونٹ کے باندھنے کی ایک سیاہ رسّی اور دوسری سفید رسّی اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لی پھر آخر شب میں میں نے اس کو دیکھا تو مجھ کو کچھ صاف دکھائی نہیں دیا صبح کو میں نے خدمت نبوی میں اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے ہنس کر ارشاد فرمایا کہ تمہارا تکیہ بہت لمبا چوڑا ہے (یعنی تم کم عقل معلوم ہوتے ہو) اللہ تعالیٰ کا سیاہ اور سفید ڈورے سے رات کا کالا پن اور ان کا اُجالا مراد ہے۔ عثمان کی روایت میں ہے کہ اس سے رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی مراد ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْمَعُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلَى يَدِهِ ......

باب: نمازِ فجر کی اذان ہو رہی ہو اور کھانے پینے کا برتن ہاتھ میں ہو

۵۷۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلَى يَدِهِ فَلَا يَضَعْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ.

۵۷۸: عبد الاعلیٰ بن حماد، حماد، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص اذانِ فجر سنے اور اس کے ہاتھ میں کھانے کا برتن ہو تو جب تک اپنی (کھانے وغیرہ کی) ضرورت پوری نہ کر لے اس برتن کو نہ رکھے۔

وقت تہجد تک سحری کی اجازت:

مذکورہ حدیث میں وہ اذان مراد ہے جو کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ دیا کرتے تھے یعنی اذانِ تہجد' پس مراد یہ ہے کہ اذانِ تہجد سن کر کھانا وغیرہ ضروریات ترک نہ کرے۔

بَاب وَقْتِ فِطْرِ الصَّائِمِ

۵۷۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ الْمَعْنَى قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا جَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا وَذَهَبَ النَّهَارُ مِنْ هَا هُنَا زَادَ مُسَدَّدٌ وَغَابَتْ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

۵۸۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتْ الشَّمْسُ قَالَ يَا بِلَالُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ۔

باب: وقت افطار

۵۷۹: احمد بن حنبل' وکیع' ہشام (دوسری سند) مسدد' عبد اللہ بن داوٗد' عروہ' عاصم بن عمر' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت جانب مغرب سے رات کا اندھیرا (ابتدائی تاریکی) ہو اور دن مغرب کی طرف جانے لگے تو روزہ دار روزہ افطار کرے۔ مسدد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب سورج غروب ہو جائے۔

۵۸۰: مسدد' عبدالواحد' سلیمان شیبانی' حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبیؐ کے ساتھ گئے۔ آپ اس وقت روزہ سے تھے۔ جب آفتاب غروب ہو گیا تو آپ نے بلالؓ سے فرمایا تم (سواری سے) نیچے اُترو اور ہمارے لئے ستو گھولو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کاش کہ آپ (اچھی طرح) شام ہونے دیتے۔ آپ نے فرمایا تم نیچے اُتر کر ہمارے لئے ستو گھول دو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ (ابھی تو) آپ کے اُوپر دن ہے (یعنی آپ روزہ رکھے ہوئے ہیں اور ابھی دن باقی نظر آ رہا ہے) آپ نے فرمایا نیچے آؤ اور ہم لوگوں کے لئے ستو گھول دو۔ پھر وہ نیچے آئے اور انہوں نے ستو گھول دیا اور نبیؐ نے ستو نوش فرمایا پھر ارشاد فرمایا جب تم دیکھو کہ رات اس طرف سے شروع ہو تو سمجھو کہ روزہ دار کے روزہ کھولنے کا (افطار کرنے کا وقت آ گیا) اور آپ نے مشرق کی طرف اُنگلی کا اشارہ فرمایا۔

افطار کا مستحب وقت:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وقت افطار شروع ہونے کے بعد جلدی روزہ کھولتے تھے اور افطار کا وقت شروع ہونے کے بعد اچھی طرح اندھیرا ہونے کا انتظار نہیں فرماتے تھے۔

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَعْجِيلِ الْفِطْرِ

۵۸۱: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ۔

باب: روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنا بہتر ہے

۵۸۱: وہب بن بقیہ' خالد' محمد ابن عمر' ابوسلمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک کہ لوگ جلدی روزہ افطار کریں گے کیونکہ یہودی اور عیسائی روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرتے ہیں۔

۵۸۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَا وَمَسْرُوقٌ فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَتْ كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

۵۸۲: مسدد' ابومعاویہ' الاعمش' عمارہ بن عمیر' حضرت ابوعطیہ سے روایت ہے کہ میں اور مسروق عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا کہ اے اُم المؤمنین! اصحابِ رسول میں سے دو حضرات ایسے ہیں کہ ان میں سے ایک شخص تو جلدی روزہ افطار کرتے ہیں اور نماز میں بھی جلدی کرتے ہیں (یعنی اوّل وقت) اور دوسرے شخص تاخیر سے روزہ کھولتے ہیں اور نماز تاخیر سے پڑھتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو شخص روزہ جلدی افطار کرتے ہیں اور نماز جلدی پڑھتے ہیں وہ کون شخص ہیں؟ ہم نے عرض کیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

دو جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم کے علیحدہ علیحدہ معمول:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عظیم فقیہ اور علومِ نبوت کے عظیم ترجمان تھے انہوں نے سنت نبوی پر عمل فرمایا اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی جلیل القدر صحابی تھے۔ انہوں نے جواز پر عمل فرمایا یہ ہوسکتا ہے کہ ان کو کوئی عذر درپیش ہو یا ممکن ہے حضرت ابوموسیٰ کبھی کبھی مذکورہ عمل کر لیتے ہوں ورنہ اصل وہی حکم ہے کہ وقت شروع ہونے کے بعد روزہ افطار کرنے میں جلدی کی جائے۔

بَاب مَا يُفْطَرُ عَلَيْهِ

۵۸۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَمِّهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ صَائِمًا فَلْيُفْطِرْ عَلَى التَّمْرِ فَإِنْ لَمْ

باب: روزہ کس چیز سے کھولنا چاہئے

۵۸۳: مسدد' عبدالواحد بن زیاد' عاصم الاحول' حفصہ بنت سیرین' الرباب' حضرت سلیمان بن عامر سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں جب کوئی شخص روزہ رکھے تو اس کو چاہئے روزہ کھجور سے افطار کرے اور اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے روزہ کھولے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

يَجِدُ التَّمرَ فَعَلَى الْمَاءِ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ.

افطار کے لئے مستحب شے:

کھجور سے روزہ کھولنا مستحب ہے' واجب نہیں ہے۔ باقی کھجور کے علاوہ دیگر اشیاء سے بھی روزہ کھولنا (افطار کرنا) مستحب ہے۔

۵۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَعَلَى تَمَرَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ۔

۵۸۴: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' جعفر بن سلیمان' ثابت البنانی' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور سے روزہ کھولتے اگر تر (تازہ) کھجور نہ ملتی تو سوکھی کھجور سے ورنہ پانی کے چند گھونٹ نوش فرما لیتے تھے۔

بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْإِفْطَارِ

باب: بوقت افطار کیا دُعا پڑھے؟

۵۸۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ سَالِمٍ الْمُقَفَّعَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلَى الْكَفِّ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ۔

۵۸۵: عبداللہ بن محمد بن یحییٰ' علی بن حسن' حسین بن واقد' حضرت مروان بن سالم المقفع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی داڑھی مٹھی میں پکڑ کر جو زیادہ ہوتی اس کو کاٹ دیتے اور انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار فرماتے تو ذَهَبَ الظَّمَأُ فرماتے یعنی یہ فرماتے کہ پیاس بجھ گئی اور رگیں تر و تازہ ہو گئیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ثواب ثابت ہو گیا۔

۵۸۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔

۵۸۶: مسدد' ہشیم' حصین' حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور ﷺ روزہ کھولتے تو فرماتے اے اللہ! میں نے آپ ہی کے لئے روزہ رکھا اور آپ کے رزق سے میں نے روزہ کھولا۔

افطار کے وقت کی دُعائیں:

ابن ماجہ شریف کی روایت میں ہے کہ بوقت افطار جو دُعا مانگی جائے وہ دُعا رد نہیں کی جاتی اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ یا واسع الفضل اغفرلی بھی پڑھتے تھے اسی طرح پر ایک روایت میں ہے کہ آپ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَعَانَنِیْ فَصُمْتُ وَرَزَقَنِیْ فَاَفْطَرْتُ یعنی اس پروردگار کا شکر ہے کہ جس نے میری مدد فرمائی پس میں نے روزہ رکھ لیا اور اس نے رزق عطا فرمایا تو میں نے اس کے رزق سے افطار کر لیا پڑھتے تھے۔

بَاب الْفِطْرِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

۵۸۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَفْطَرْنَا يَوْمًا فِي رَمَضَانَ فِي غَيْمٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ طَلَعَتْ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ قُلْتُ لِهِشَامٍ أُمِرُوا بِالْقَضَاءِ قَالَ وَبُدٌّ مِنْ ذَلِكَ.

باب: اگر غروبِ آفتاب سے قبل روزہ افطار کر لے

۵۸۷: ہارون بن عبداللہ' محمد بن العلاء' ابواُسامہ' ہشام بن عروہ' حضرت فاطمہ بنت منذر' حضرت اسماء بنت ابی بکر سے مروی ہے کہ ہم نے عہدِ نبوی میں رمضان المبارک میں ایک روز بدلی اور اَبر (آنے کی حالت) میں روزہ افطار کیا۔ پھر آفتاب نکل آیا۔ حضرت ابواُسامہ نے کہا کہ میں نے ہشام سے کہا کہ پھر تو روزے کی قضا کا حکم ہوگا تو انہوں نے فرمایا کہ روزے کی قضا تو لازمی ہے۔

بَاب فِي الْوِصَالِ

۵۸۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ الْوِصَالِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى۔

باب: مسلسل روزے رکھنا

۵۸۸: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے لگاتار درمیان میں (افطار کئے بغیر) روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت فرمایا کہ آپ جو صومِ وصال کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ بلاشبہ میں تم لوگوں کی طرح نہیں ہوں مجھے دن میں کھانا پینا پہنچتا ہے۔

۵۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ بَكْرَ بْنَ مُضَرَ حَدَّثَهُمْ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرَ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنَّ لِي مُطْعِمًا يُطْعِمُنِي وَسَاقِيًا يَسْقِينِي.

۵۸۹: قتیبہ بن سعید' بکر بن مضر' ابن الہاد' عبداللہ بن خباب' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ تم لوگ پے در پے روزے وصال کے نہ رکھو۔ جو شخص وصال کا روزہ رکھنا چاہے اور روزہ ملانے کا ارادہ کرے تو وہ روزہ سحری کے وقت تک ملائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ جو وصال کا روزہ رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تم جیسا نہیں ہوں بلاشبہ میرے لئے کھلانے پلانے والا ہے کہ وہ مجھ کو کھلاتا پلاتا ہے۔

رسولِ کریم ﷺ کی ایک خصوصیت:

صومِ وصال حضور اکرم ﷺ کی خصوصیت تھی۔ صومِ وصال کا مطلب یہ ہے کہ برابر مسلسل دو یا تین روزے رکھنا اور درمیان میں روزہ افطار نہ کرنا یہ روزہ اُمت کے لئے درست نہیں ہے حضور اکرم ﷺ کے لئے ایسا روزہ درست تھا۔ کیونکہ آپ کو روحانی غذا پہنچتی تھی اس لئے صومِ وصال آپ کی خصوصیت تھی۔

بَاب الْغِيبَةِ لِلصَّائِمِ

۵۹۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ و قَالَ أَحْمَدُ فَهِمْتُ إِسْنَادَهُ مِنْ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ وَأَفْهَمَنِي الْحَدِيثَ رَجُلٌ إِلَى جَنْبِهِ أُرَاهُ ابْنَ أَخِيهِ۔

باب: بحالت روزہ غیبت کرنے کا بیان

۵۹۰: احمد بن یونس' ابن ابی ذئب' المقبری' ان کے والد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بحالت روزہ بیہودہ گفتگو اور برے کام کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی ضرورت نہیں کہ وہ محض اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کی سند ابن ذویب سے سمجھی اور اس کا متن مجھے اس شخص نے سمجھایا جو انکے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔ میرا خیال ہے کہ وہ انکا بھتیجا تھا۔

۵۹۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَإِنْ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ۔

۵۹۱: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' ابی الزناد' الاعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص روزہ رکھے تو اس کو چاہئے کہ لغو گفتگو نہ بکے اور جہالت نہ کرے۔ اگر کوئی شخص اس سے جھگڑا کرے یا گالیاں دے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں' میں روزہ دار ہوں (یعنی غیبت اور فحش کلام سننے سے بھی گریز کرے)

بَاب السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

۵۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ زَادَ مُسَدَّدٌ مَا لَا أَعُدُّ وَلَا أُحْصِي۔

باب: بحالت روزہ مسواک کرنا

۵۹۲: محمد بن الصباح' شریک (دوسری سند) مسدد' یحییٰ' سفیان' عاصم بن عبید اللہ' حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ (کی حالت) میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا۔ مسدد نے اضافہ کیا کہ اتنی مرتبہ کہ شمار نہیں کر سکتا۔

بَاب الصَّائِمِ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنْ الْعَطَشِ وَيُبَالِغُ فِي الِاسْتِنْشَاقِ

۵۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ

باب: روزہ رکھنے والے شخص کے سر پر پیاس کی وجہ سے پانی ڈالنا اور ناک میں زور سے پانی نہ ڈالنے کا بیان

۵۹۳: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' حضرت سمی مولیٰ ابی بکر بن عبد الرحمٰن' بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کیا میں نے رسول کریم

الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ النَّاسَ فِي سَفَرِهِ عَامَ الْفَتْحِ بِالْفِطْرِ وَقَالَ تَقَوَّوْا لِعَدُوِّكُمْ وَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ الَّذِي حَدَّثَنِي لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جس سال مکہ معظمہ فتح ہوا آپ نے لوگوں کو دورانِ سفر روزہ کھول دینے کا حکم فرمایا اور آپ نے فرمایا تم لوگ اپنے دُشمنوں کے لئے طاقت حاصل کرو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے ان ہی صحابی نے فرمایا کہ بلاشبہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ (مقام) عرج میں روزہ کی حالت میں اپنے سر پر پانی ڈال رہے تھے تاکہ پیاس اور گرمی کی شدت میں کمی آجائے۔

دُشمن کے خلاف تیار رہنے کا حکم:

دُشمنوں کے لئے طاقت حاصل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اب جہاد اور کفار سے جنگ کا وقت ہے روزہ افطار کرو ایسا نہ ہو کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے کمزوری آجائے اور عرج مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔

۵۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا۔

۵۹۴: قتیبہ بن سعید' یحییٰ بن سلیم' اسمٰعیل بن کثیر' عاصم بن حضرت لقیط بن صبرہ ان کے والد سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو لیکن اگر تم روزہ سے ہو تو (مبالغہ) نہ کرو (ایسا نہ ہو کہ ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنے سے دماغ میں پانی نہ پہنچ جائے)

بَابٌ فِي الصَّائِمِ يَحْتَجِمُ

باب: اگر روزہ دار شخص پچھنے لگوائے؟

۵۹۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ يَعْنِي الرَّحَبِيَّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ شَيْبَانُ أَخْبَرَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحَبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ۔

۵۹۵: مسدد' یحییٰ' ہشام (دوسری سند) احمد بن حنبل' حسن بن موسیٰ' شیبان' یحییٰ' ابوقلابہ' ابی اسماء الرحبی' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے (روزہ کی حالت میں) سینگی لگائی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا اور جس کی سینگی لگائی گئی (اس کا بھی روزہ ٹوٹ گیا) شیبان نے کہا کہ ابوقلابہ کے واسطہ سے ابواسماء الرحبی نے ثوبان سے مرفوعاً نقل کیا۔

خلاصۃ الباب: روزہ کی حالت میں حجامت (پچھنے لگوانے یا لگانے) کے بارے میں تین مذاہب ہیں: (۱) امام احمدؒ کے نزدیک مفسد صوم ہے اگرچہ ایسے شخص پر قضاء واجب ہے کفارہ نہیں حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ' امام مالک' امام شافعی اور جمہور کے نزدیک حجامت (سینگی لگانے یا لگوانے) سے نہ روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ یہ عمل مکروہ ہے۔ جمہور کا

استدلال کا جواب یہ ہے کہ یہ عمل روزہ ٹوٹنے کے قریب کر دیتا ہے کیونکہ سینگی لگانے والا خون چوستا ہے جس میں خون کے حلق میں چلے جانے کا خطرہ ہے اور سینگی لگوانے والے کو اس لیے کہ ضعف اور کمزوری بہت زیادہ طاری ہو جاتی ہے۔ دوسرا جواب امام طحاوی نے دیا ہے کہ اس سے مراد وہ مخصوص آدمی ہیں جو روزہ کی حالت میں غیبت کرتے رہتے ہیں تو ان کے بارے میں فرمایا کہ حاجم اور محجوم دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا اور روزہ ٹوٹنے سے مراد روزہ کے ثواب کا ضائع ہو جانا ہے اور اس ثواب کے ضائع ہونے کی علت سینگی لگانا یا لگوانا نہیں بلکہ غیبت ہے امام طحاوی نے اپنے جواب کی تائید میں ایک روایت پیش کی ہے جس میں غیبت کرنے والے کا ذکر ہے اس میں ایک راوی یزید بن ربیعہ دمشقی ضعیف ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ والی حدیث منسوخ ہے۔

سینگی لگانے والے کے مُنہ میں کیونکہ سینگی لگاتے وقت خون چلے جانے کا اندیشہ ہے اس لئے روزہ ٹوٹ جانے کا حکم ہے اور جس شخص کے سینگی لگائی گئی ہے کیونکہ اس کے کمزور ہو جانے کا اندیشہ ہے ایسا نہ ہو کہ کمزوری زیادہ ہو جانے سے اس کو روزہ توڑنا پڑے اس لئے دونوں کے بارے میں یہ حکم فرمایا گیا اس مسئلہ میں مزید تفصیل ہے: اما الاول فلحذ به الدمع بفحه اما الثانی فلما یطرء علیه من الضعف بسبب خروج الدم۔ (کوکب دری ص: ۲۶۰، ج ۱)

۵۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۵۹۶: احمد بن حنبل' حسن بن موسیٰ' شیبان' یحییٰ' ابوقلابہ الجرمی' حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہے تھے اور بقیہ روایت حسب سابق ہے۔

۵۹۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى عَلَى رَجُلٍ بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي لِثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ بِإِسْنَادِ أَيُّوبَ مِثْلَهُ۔

۵۹۷: موسیٰ بن اسمٰعیل' وہیب' ایوب' ابی قلابہ' ابی الاشعث' حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مقام) بقیع میں ایک شخص کے پاس تشریف لائے وہ شخص سینگی لگوا رہا تھا اور آپ ﷺ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سینگی لگانے والے شخص نے اور جس کے سینگی لگائی گئی دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ یہ واقعہ اٹھارہ رمضان المبارک کا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ خالد الحذاء نے ابی قلابہ سے ایوب کی اسناد سے روایت کیا ہے۔

۵۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ شَيْخًا

۵۹۸: احمد بن حنبل' محمد بن بکر' عبدالرزاق (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' اسماعیل بن ابراہیم' ابن جریج' مکحول' شیخ صادق حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سینگی لگانے والے شخص نے اور جس شخص نے سینگی لگائی

مِنْ الْحَيِّ قَالَ عُثْمَانُ فِي حَدِيثِهِ مُصَدِّقٌ أَخْبَرَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ۔

دونوں نے روزہ توڑ دیا۔

۵۹۹: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۵۹۹: محمود بن خالد' مروان' ہیثم' حمید' العلاء بن الحارث' مکحول' ابی اسماء الرحبی' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا ابن ثوبان نے اپنے والد کے واسطہ سے مکحول سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

بَاب فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

باب: روزہ کی حالت میں سینگی لگوانے کی اجازت

۶۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۶۰۰: ابومعمر عبداللہ بن عمر' عبدالوارث' ایوب' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں سینگی لگوائی۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہیب بن خالد نے ایوب سے نقل کیا اور جعفر بن ربیعہ اور ہشام بن حسان نے عکرمہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

۶۰۱: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ۔

۶۰۱: حفص بن عمر' شعبہ' یزید بن ابی زیاد' مقسم' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے احرام میں روزہ کی حالت میں سینگی لگوائی یعنی آپ روزہ دار بھی تھے اور احرام بھی باندھے ہوئے تھے۔

۶۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ الْحِجَامَةِ وَالْمُوَاصَلَةِ وَلَمْ يُحَرِّمْهُمَا إِبْقَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُوَاصِلُ إِلَى السَّحَرِ فَقَالَ إِنِّي

۶۰۲: احمد بن حنبل' عبدالرحمٰن بن مہدی' سفیان' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' ایک صحابی سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوانے اور وصال کا روزہ (یعنی دو تین روز کے لگاتار بغیر افطار کے) رکھنے سے منع فرمایا لیکن آپ نے اپنے اصحاب پر شفقت فرماتے ہوئے اس کو حرام نہیں قرار دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ﷺ (تو) وقت سحر تک روزہ ملاتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سحر تک روزہ ملاتا ہوں مجھ کو میرا پروردگار کھلاتا

أُوَاصِلُ إِلَى السَّحَرِ وَرَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي۔

اور پلاتا ہے۔

۶۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ مَا كُنَّا نَدَعُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ إِلَّا كَرَاهِيَةَ الْجَهْدِ۔

۶۰۳: عبداللہ بن مسلمہ' سلیمان بن مغیرہ' حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم لوگ روزہ دار شخص کے سینگی نہیں لگاتے تھے اس خیال سے کہ کہیں روزہ دار کمزور نہ ہو جائے (اور وہ روزہ توڑنے پر مجبور نہ ہو جائے)

بَاب فِي الصَّائِمِ يَحْتَلِمُ نَهَارًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: رمضان میں جو شخص صبح کو احتلام کی حالت میں اُٹھے

۶۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ مَنْ قَاءَ وَلَا مَنْ احْتَلَمَ وَلَا مَنْ احْتَجَمَ۔

۶۰۴: محمد بن کثیر' سفیان' زید بن اسلم' ایک ساتھی' ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس شخص کا روزہ نہیں ٹوٹا جس نے قے کی' جس کو احتلام ہوا یا جس شخص نے سینگی لگوائی۔

جان کر روزہ میں قے کا حکم:

کسی شخص نے اگر جان بوجھ کر مُنہ بھر کر قے کی تو روزہ فاسد ہو جائے گا البتہ اگر خود بخود مُنہ بھر کر قے نہ ہو جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا القی اذا ذرع بنفسه لا یفطر عند الائمة الثلاثة۔ الخ (کوکب دری ص: ۲۵۲' ج ۱)

واضح رہے کہ اگر قے منہ بھر کر نہ ہو تو روزہ فاسد نہ ہوگا منہ بھر کر قے ہونے سے روزہ فاسد ہوگا۔

خلاصۃ الباب: ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ اگر خود بخود قے آئے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا اور قصداً قے کی جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے البتہ حنفیہ کے نزدیک اس بارے میں تفصیل ہے کہ قے یا خود آئی ہوگی یا لائی گئی ہوگی دونوں صورتوں میں منہ بھر کر ہوگی یا نہیں پھر ان میں سے ہر ایک صورت میں یا وہ خارج ہوگئی ہوگی یا خود بخود واپس ہوگئی ہوگی یا قصداً اس نے اسے واپس کر لیا ہوگا یہ کل بارہ صورتیں ہیں۔ صاحب بحرالرائق فرماتے ہیں کہ ان سب میں سے صرف دو صورتیں ناقض صوم ہیں ایک یہ کہ منہ بھر کر قے ہو اور روزہ دار سے لوٹائے دوسرے یہ کہ عمداً منہ بھر کر قے کرے۔ باقی کوئی صورت مفسد روزہ نہیں۔

مسئلہ: قے کی ۲۴ صورتیں ہیں کیونکہ قے خود آئے گی یا روزہ دار جان بوجھ کے کرے گا منہ بھر کر ہوگی یا کم' چار صورتوں میں باہر ہو جائے گی یا لوٹ جائے گی یا روزہ دار لوٹائے گا' ہر صورت میں روزہ یاد ہوگا یا نہ ہوگا' پس اگر تو قے خود آئی اور باہر نکل گئی تو کم ہو یا زائد روزہ نہیں ٹوٹتا' اور اگر خود لوٹ جائے اور روزہ یاد ہو تو کم ہو یا زائد' امام محمدؒ کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹے گا یہی صحیح ہے امام یوسف کا اس میں اختلاف ہے اگر اس نے خود لوٹائی اور قے منہ بھر کر تھی تو بالاتفاق روزہ فاسد ہو جائے گا' اور اگر کم تھی تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک فاسد نہیں ہوگا یہی مختار ہے امام محمد کا اس میں اختلاف ہے وہ فرماتے ہیں فاسد ہو جائے گا اور اگر قے جان بوجھ کر کی اور باہر ہوگئی تو منہ بھرنے کی صورت میں بالاتفاق روزہ فاسد ہو جائے گا۔ ظاہر الروایہ یہی ہے (کافی) اور کم ہونے کی

صورت میں اگر قے خودلوٹ گئی تو امام ابویوسف کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹے گا اور اگر اس نے خودلوٹائی تو امام یوسف سے ایک روایت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔ دوسری روایت میں فاسد نہ ہوگا اور امام محمد کے نزدیک لوٹنا اور لوٹانا برابر ہے روزہ فاسد ہو جائے گا۔

بَاب فِي الْكُحْلِ عِنْدَ النَّوْمِ لِلصَّائِمِ

۶۰۵: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ هَوْذَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْإِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ عِنْدَ النَّوْمِ وَقَالَ لِيَتَّقِهِ الصَّائِمُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ يَعْنِي حَدِيثَ الْكُحْلِ۔

باب: سوتے وقت سرمہ لگانے کا بیان

۶۰۵: نفیلی، علی بن ثابت، عبدالرحمٰن بن نعمان بن حضرت معبد بن ہوذہ اور ان کے والد سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے وقت مشک ملا ہوا سرمہ لگانے کا حکم فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار اس سے بچے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن معین سے نقل کیا کہ یہ حدیث منکر ہے۔

روزہ دار کو سرمہ لگانا:

روزہ دار کے لئے سرمہ لگانا مکروہ نہیں ہے چاہے سونے کے وقت یا کسی بھی وقت ہر حالت میں روزہ دار شخص سرمہ لگا سکتا ہے حنفیہ کا یہی مذہب ہے اور مذکورہ حدیث میں جو ممانعت بیان فرمائی گئی ہے یہ ممانعت تنزیہی ہے۔

۶۰۶: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُتْبَةَ أَبِي مُعَاذٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ وَهُوَ صَائِمٌ۔

۶۰۶: وہب بن بقیہ، ابومعاویہ، عتبہ بن ابی معاذ، عبیداللہ بن ابی بکر بن انس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ سرمہ لگاتے تھے حالانکہ وہ روزے سے ہوتے تھے۔

۶۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِنَا يَكْرَهُ الْكُحْلَ لِلصَّائِمِ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يُرَخِّصُ أَنْ يَكْتَحِلَ الصَّائِمُ بِالصَّبِرِ۔

۶۰۷: محمد بن عبیداللہ، یحییٰ بن موسیٰ بلخی، یحییٰ بن عیسیٰ، حضرت اعمش سے روایت ہے کہ میں نے اپنے اصحاب میں سے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ وہ روزہ دار کے سرمہ لگانے کو برا سمجھتا ہو اور ابراہیم نے روزہ دار کو (ایک قسم کے سرمہ) صِبر لگانے کی اجازت دی تھی۔

بَاب الصَّائِمِ يَسْتَقِيءُ عَامِدًا

باب: روزہ دار کا جان بوجھ کر قے کرنے کا بیان

۶۰۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۶۰۸: مسدد، عیسیٰ بن یونس، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص پر روزہ کی حالت میں قے کا غلبہ ہو جائے تو ایسے شخص پر روزے کی

ﷺ مَنْ ذَرَعَهُ قَيْءٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَإِنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ۔

قضا نہیں اور جس نے قصداً قے کی تو اس کو چاہئے کہ روزہ کی قضا کرے۔

روزہ میں قے کرنا:

قصداً منہ بھر کر قے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور ایسے روزے کی قضا لازم ہے کفارہ لازم نہیں اور اگر خود بخود قے آ جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اور ایسے روزے کی قضا نہیں اور اگر بلا ارادہ منہ بھر کر بھی قے آ گئی تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔

۶۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَأَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ ﷺ۔

۶۰۹: ابو معمر عبداللہ بن عمرو' عبدالوارث' حسین' یحییٰ' عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی' یعیش بن ولید بن ہشام' ولید بن ہشام' معدان بن طلحہ' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے قے کی اور روزہ توڑ دیا پھر مجھ سے حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ نے مسجد دمشق میں ملاقات کی تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ مجھ سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے قے کی اور روزہ توڑ دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا میں نے اس وقت آپ پر وضو کا پانی ڈالا تھا۔ (یعنی آنحضرت ﷺ عام طور پر وضو کرتے جاتے تھے اور میں آپ کو وضو کا پانی دیتا تھا یعنی میں آپ کو وضو کرا رہا تھا)

بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار کے بوسہ لینے کا بیان

۶۱۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلَكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَ لِإِرْبِهِ۔

۶۱۰: مسدد' ابو معاویہ' اعمش' ابراہیم' اسود' علقمہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے اور مباشرت کرتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ پر بہت قابو رکھتے تھے۔

روزہ میں مباشرت یا بوسہ کا مفہوم:

رسول اکرم ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے تھے مباشرت بھی کرتے تھے مباشرت کے معنی یہ ہیں کہ برہنہ ہو کر عورت سے بدن ملانا اور برہنہ ہو کر عورت کے ساتھ لیٹنا۔ آپ سے روزہ میں ایسی ہی مباشرت ثابت ہے جوان شخص کو روزہ میں مباشرت کی ممانعت ہے کیونکہ اس کو نفس پر قدرت نہیں رہتی جیسا کہ حدیث ۶۱۶ میں مذکور ہے۔

قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ اور تابعین کی ایک جماعت کے نزدیک مطلق اباحت ہے۔ روزہ کی حالت میں بوسہ لینا انتہی۔ امام مالک کے نزدیک مطلق مکروہ ہے حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک جوان کے لیے مکروہ ہے اور شیخ کے لیے مباح ہے۔ حدیث کے الفاظ: وَلَكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَ الخ بھی ان حضرات کی تائید کر رہے ہیں۔ تقبیل کے بعد مباشرت کا ذکر خاص کے بعد

عام کے ذکر کے قبیل سے ہے۔ مباشرت کے معنی التقاء البشرتین یعنی جسم کے ساتھ جسم ملانا ہے۔

۶۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ۔

۶۱۱: ابوتوبہ الربیع بن نافع' ابوالاحوص' زیاد بن علاقہ' عمرو بن میمون' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ (ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کا) رمضان المبارک میں بوسہ لیتے تھے۔

۶۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ الْقُرَشِيَّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَأَنَا صَائِمَةٌ۔

۶۱۲: محمد بن کثیر' سفیان' سعید بن ابراہیم' حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عثمان القرشی' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے تھے اور میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں روزے سے ہوتے تھے۔

۶۱۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هَشَشْتُ فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا قَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَضْمَضْتَ مِنَ الْمَاءِ وَأَنْتَ صَائِمٌ قَالَ عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ فِي حَدِيثِهِ قُلْتُ لَا بَأْسَ بِهِ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَ فَمَهْ۔

۶۱۳: احمد بن یونس' لیث (دوسری سند) عیسیٰ بن حماد' لیث بن سعد' بکیر بن عبداللہ' عبدالملک بن سعید' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں خوش ہوا اور میں نے روزہ کی حالت میں بوسہ لیا پھر میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ آج میں نے بڑی غلطی کی کہ میں نے روزہ رکھنے کی حالت میں بوسہ لے لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم روزہ کی حالت میں کلی کرلو (تو کیا خیال ہے؟) عیسیٰ بن حماد کی روایت میں ہے کہ میں نے کہا کسی قسم کا حرج نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا پھر کیا ہوا؟

بَاب الصَّائِمِ يَبْلَعُ الرِّيقَ

باب: روزہ دار کے لعاب نگلنے کا بیان

۶۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ مِصْدَعٍ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَيَمُصُّ لِسَانَهَا قَالَ ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ هَذَا الْإِسْنَادُ لَيْسَ بِصَحِيحٍ۔

۶۱۴: محمد بن عیسیٰ' محمد بن دینار' سعد بن اوس العبدی' مصدع' ابویحییٰ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ میں ان کا بوسہ لیتے تھے اور ان کی زبان چوستے تھے۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث کا راوی محمد بن دینار متفرد ہے اور یہ ضعیف ہے ایسے ہی سعد بن اوس بھی ضعیف ہے اور اس کے علاوہ کسی اور صحیح حدیث سے زبان کا چوسنا ثابت نہیں۔ فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ دوسرے کی تھوک نگلنا مفسد روزہ ہے۔ اور اس میں روزہ کی قضا واجب ہے اور اگر وہ دوسرا اس کا محبوب ہو تو اس صورت میں کفارہ بھی واجب ہے۔ حضرت شیخ المشائخ مولانا

خلیل احمد سہارنپوری نے ایک تاویل یہ بھی کی ہے کہ آنحضرت ﷺ حضرت عائشہ ؓ کی تھوک بالقصد نہیں نگلتے تھے یا تھوک اتنی کم مقدار میں ہوتی تھی جو نگلنے کی حد کو نہیں پہنچتی تھی۔ کما قال فی البذل الجمھود۔

بَابُ كَرَاهِيَتِهِ لِلشَّابِّ

باب: جوان شخص کے لئے مباشرت مکروہ ہے

۶۱۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهُ وَأَتَاهُ آخَرُ فَسَأَلَهُ فَنَهَاهُ فَإِذَا الَّذِي رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَالَّذِي نَهَاهُ شَابٌّ۔

۶۱۵: نصر بن علی‘ ابواحمد زبیری‘ اسرائیل‘ ابوالعنبس‘ الاغر‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ روزہ دار شخص کے لئے مباشرت کرنے کا حکم ہے؟ آپ نے اس شخص کو اجازت عطا فرمائی پھر دوسرا شخص آیا اس نے بھی یہی دریافت کیا تو آپ نے اس کو منع فرمایا اور آپ نے جس شخص کو اجازت عطا فرمائی تھی وہ بوڑھا شخص تھا اور جس کو منع فرمایا وہ جوان آدمی تھا۔

بَابُ فِيمَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: رمضان میں صبح کو حالت جنابت میں اُٹھنا

۶۱۶: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَذْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمَا قَالَتَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْأَذْرَمِيُّ فِي حَدِيثِهِ فِي رَمَضَانَ مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ۔

۶۱۶: قعنبی‘ مالک (دوسری سند) عبداللہ بن محمد بن اسحٰق اذرمی عبدالرحمٰن بن مہدی‘ مالک‘ عبد ربہ بن سعید‘ ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام‘ حضرت عائشہ اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو حالت جنابت میں اُٹھتے۔ عبداللہ اذرمی نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں احتلام کی وجہ سے نہیں بلکہ صحبت کی وجہ سے حالت جنابت میں اُٹھتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے۔

خلاصۃ الباب: ائمہ فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ جنابت کی حالت میں روزہ رکھنا جائز ہے۔ شروع شروع میں ابو ہریرہؓ کی رائے تھی کہ جس شخص کا ارادہ روزہ کا ہو اور رات میں اس کو جنابت لاحق ہو اس کے لیے صبح صادق سے پہلے غسل کرنا واجب ہے جب ان کی یہ رائے حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ ؓ کو پہنچ گئی ان دونوں نے اس پر فرمایا جیسا کہ حدیث موجود ہے باقی شارحین حدیث نے لکھا ہے اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے آپ ﷺ کو احتلام نہیں ہوتا تھا کیونکہ وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اوجز المسالک میں حضرت گنگوہیؒ نے نقل کیا ہے کہ تحقیق اور قابل اعتماد قول یہ ہے کہ انبیاء علیہ السلام اس قسم کے احتلام سے محفوظ ہوتے ہیں جو جماع وغیرہ خواب میں دیکھ کر ہو جیسا کہ عام لوگوں کو ہوتا ہے البتہ انزال بغیر خواب کے ممکن ہے اس کی وجہ منی کی زیادتی ہوتی ہے۔

۶۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ يَعْنِي الْقَعْنَبِيَّ

۶۱۷: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی‘ مالک عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر الانصاری‘

عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الْبَابِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَأَغْتَسِلُ وَأَصُومُ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّبِعُ۔

ابی یونس، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور آپ دروازہ پر کھڑے ہوئے تھے کہ یارسول اللہ مجھ کو ناپاکی کی حالت میں فجر ہو جاتی ہے اور میں روزہ کی نیت کئے ہوئے ہوتا ہوں۔ آپ نے فرمایا مجھ کو بھی جنابت ہوتی ہے اور صبح ہو جاتی ہے روزہ کی نیت سے تو میں غسل کر کے روزہ رکھتا ہوں اور اس شخص نے عرض کیا (کہ آپ کیا فرما رہے ہیں) آپ تو ہم لوگوں جیسے نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیئے ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ گیا اور آپ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں اُمید رکھتا ہوں کہ میں تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ڈر رکھنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ اس بات کو جانتا ہوں کہ احکام کی پیروی کیسے کی جائے۔

اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ نزدیک:

مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب ہیں اور انسان جس قدر مقرب ہوتا ہے اسی قدر اس کو محتاط ہونا پڑتا ہے اس لئے آپ خلاف اولیٰ اُمور سے بھی احتیاط فرماتے تھے۔

بَاب كَفَّارَةِ مَنْ أَتَى أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ

باب: رمضان میں بیوی سے صحبت کرنے کا کفارہ

۶۱۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ فَهَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ

۶۱۸: مسدد، محمد بن عیسیٰ، سفیان، مسدد، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ اس نے عرض کیا کہ رمضان المبارک میں (روزہ کی حالت میں) اپنی بیوی سے صحبت کر لی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے کہ تم اس کو آزاد کر دو اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تمہارے اندر ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کی طاقت ہے تو اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ اتنے میں آپ کی خدمت میں (کھجوروں کا تھیلا) عرق پیش ہوا اس (تھیلے) میں کھجوریں بھری ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا اس کو صدقہ کر دے اس نے کہا کہ یارسول اللہ مدینہ منورہ کے دونوں

بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ ثَنَايَاهُ قَالَ فَأَطْعِمْهُ إِيَّاهُمْ و قَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْيَابُهُ۔

جانب میرے گھر کے لوگوں سے زیادہ کوئی شخص محتاج نہیں ہے۔ تو حضرت رسول اللہ ﷺ یہاں تک ہنسے کہ آپ کے دانتوں کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھر کے لوگوں کو یہ کھجوریں کھلا دو۔ مسدد کی ایک اور روایت میں ثنایا کے بجائے انیاب کے الفاظ ہیں۔

عورت پر کفارہ صوم:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر عورت نے خوشی سے صحبت کرائی تو مرد کے ساتھ ساتھ عورت پر بھی کفارہ ہے اور اگر زبردستی یا سہواً صحبت کرائی تو عورت پر کفارہ نہیں ہوگا۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث سے ثابت ہوا کہ عمداً روزہ توڑ دینے سے کفارہ واجب ہوتا ہے اور قضاء بھی۔ جمہور ائمہ کے نزدیک اسی ترتیب سے کفارہ لازم ہوگا جو ترتیب ان احادیث میں وارد ہے۔ امام مالک ابتداءً ہی تخییر کے قائل ہیں یعنی چاہے تو ساٹھ روزے رکھے یا ساٹھ مساکین کو کھانا دے یا غلام آزاد کردے لیکن جمہور کا مسلک قوی ہے کیونکہ یہ بات اشارۃ النص سے ثابت ہے نیز ان حضرات نے ''او'' کو تنویع پر محمول کیا ہے نہ کہ تخییر پر جیسا کہ علامہ عثمانیؒ نے اعلاء السنن میں فرمایا ہے۔ باقی اس قصہ میں آنحضرت ﷺ نے اس آدمی کو کھجوریں عنایت فرمادیں اور فرمایا کہ خود کھاؤ اور اپنے اہل کو کھلاؤ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان صاحب سے کفارہ ساقط کردیا بلکہ فرمایا کہ سردست تو خود استعمال کرلو کفارہ تمہارے ذمہ واجب ہے کما قال العلماء اس صورت میں اس حدیث کو خصوصیت پر محمول کرنے کی حاجت نہ ہوگی۔ لہٰذا جو امام زہریؒ فرمارہے ہیں وہ ان کی اپنی رائے ہے۔ معلوم ہونا چاہئے کہ اگر کوئی آدمی جماع کے ذریعہ فرض روزہ کو توڑ دے تو چاروں ائمہ کے نزدیک قضاء کے ساتھ کفارہ واجب ہے اور اگر عمداً کھانے پینے سے روزہ فاسد کرے تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام مالک کے نزدیک کفارہ مع القضاء واجب ہے۔ امام شافعی اور امام احمد اور اہل ظواہر کے نزدیک کفارہ صرف جماع کی صورت میں ہے کھانے پینے کی صورت میں نہیں یہ حضرت فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں صرف جماع کا ذکر ہے اس لیے کفارہ اسی صورت کے ساتھ مختص ہے۔ حنفیہ مالکیہ فرماتے ہیں کہ بعض صحیح روایات میں ہے ان رجلاً افطر فی رمضان فامرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان یعتق رقبۃ۔ مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی نے رمضان کے دن میں روزہ فاسد کردیا تو آنحضرت ﷺ نے اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا حکم دیا یہ حدیث مسلم اور ابوداؤد دونوں میں آتی ہے اور لفظ مفطر اپنے عموم کی وجہ سے جماع اور کھانے پینے سے سب کو شامل ہے۔

۶۱۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ زَادَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا رُخْصَةً لَهُ خَاصَّةً فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيرِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَمَنْصُورُ

۶۱۹: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری سے یہی حدیث مروی ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ یہ اجازت اسی شخص کے لئے مخصوص تھی اب کوئی شخص ایسا کرے تو وہ کفارہ سے نہیں بچ سکے گا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لیث بن سعد' اوزاعی' منصور بن معمر' عراک بن مالک نے ابن عیینہ کی طرح روایت کیا اور اوزاعی نے لفظ اِسْتَغْفِرِ اللّٰهَ کا اضافہ کیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے مانگ۔

بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَعِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ عَلَى مَعْنَى ابْنِ عُيَيْنَةَ زَادَ فِيهِ الْأَوْزَاعِيُّ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ.

۶۲۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ يُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْلِسْ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحَدٌ أَحْوَجُ مِنِّي فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ وَقَالَ لَهُ كُلْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَى لَفْظِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ وَقَالَ فِيهِ أَوْ تُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ أَوْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا.

۶۲۰: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' حمید بن عبد الرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رمضان المبارک میں روزہ توڑ دیا تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو ایک غلام آزاد کرنے کا یا دو ماہ کے متواتر روزے رکھنے کا یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کا حکم فرمایا اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا (یعنی مذکورہ تینوں کاموں میں سے کسی ایک کی انجام دہی مجھ سے نہیں ہوسکتی) آپ نے ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ اسی وقت کھجوروں کا ایک ٹوکرا آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا اس کو لے لو اور اللہ کے راستہ میں خرچ کرڈالو۔ اس شخص نے عرض کیا کہ مجھ سے زیادہ کوئی شخص نادار محتاج نہیں ہے۔ آپ ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں۔ آپ نے فرمایا (یہ کھجوریں) تم ہی کھالو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا زہری سے ابن جریج نے مالک کے الفاظ جیسا نقل کیا کہ ایک شخص نے روزہ توڑ دیا اور اس روایت میں ہے کہ یا تو تم غلام آزاد کرو یا دو ماہ کے (پے درپے) روزے رکھو یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلاؤ۔

۶۲۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ قَدْرُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا وَقَالَ فِيهِ كُلْهُ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ.

۶۲۱: جعفر بن مسافر' ابن ابی فدیک' ہشام بن سعد' ابن شہاب' ابی سلمہ بن عبد الرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا کہ جس نے رمضان المبارک کا روزہ توڑ دیا تھا آپ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک تھیلا آیا کہ جس میں (تقریباً) پندرہ صاع کھجور ہوں گی اس روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے فرمایا تم کھاؤ اور تمہارے گھر کے لوگ کھائیں اور (قضا کا) ایک دن روزہ رکھ لو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو۔

۶۲۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

۶۲۲: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' عمرو بن الحارث' عبد الرحمٰن بن قاسم' محمد بن جعفر بن الزبیر' عباد بن عبد اللہ بن الزبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی تھیں کہ رمضان میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص مسجد میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول

بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْتَرَقْتُ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا شَأْنُهُ قَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي قَالَ تَصَدَّقْ قَالَ وَاللَّهِ مَا لِي شَيْءٌ وَلَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ آنِفًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصَدَّقْ بِهَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَى غَيْرِنَا فَوَاللَّهِ إِنَّا لَجِيَاعٌ مَا لَنَا شَيْءٌ قَالَ كُلُوهُ۔

اللہ ﷺ میں جل گیا (یعنی دوزخ میں جل گیا) آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا معاملہ ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں نے (روزہ کی حالت میں) اپنی اہلیہ سے صحبت کر لی آپ ﷺ نے فرمایا صدقہ دو۔ اس شخص نے عرض کیا کہ اللہ کی قسم میرے پاس کوئی شے نہیں ہے نہ مجھ میں قوت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا بیٹھ جاؤ وہ شخص بیٹھا رہا اتنے میں ایک شخص گدھا ہانکتا ہوا آیا جس پر غلّہ لدا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے دریافت فرمایا (وہ) جلنے والا شخص کہاں پر ہے؟ وہ شخص کھڑا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو لے لو راہِ الٰہی میں دے دو اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں دوسرے کو (صدقہ) دوں؟ اللہ کی قسم ہم لوگ خود بھوکے ہیں ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا تم ہی کھا لو۔

۶۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ عِشْرُونَ صَاعًا۔

۶۲۳: محمد بن عوف' سعید بن ابی مریم' ابن ابی الزناد' عبدالرحمٰن بن الحارث' محمد بن جعفر بن الزبیر' عباد بن عبداللہ' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی طرح روایت ہے اور اس روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تھیلا پیش کیا گیا کہ جس میں بیس صاع تھے۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي مَنْ أَفْطَرَ عَمْدًا

باب: جان بوجھ کر روزہ توڑنے والے کی سزا

۶۲۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ مُطَوِّسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فِي غَيْرِ رُخْصَةٍ رَخَّصَهَا اللَّهُ لَهُ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صِيَامُ الدَّهْرِ۔

۶۲۴: سلیمان بن حرب' شعبہ (دوسری سند) محمد بن کثیر' شعبہ' حبیب بن ابی ثابت' عمارہ بن عمیر' ابن مطوس' ان کے والد' (ابن کثیر نے بیان کیا کہ) ابی المطوس' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اللہ کی عطا کردہ رخصت کے بغیر رمضان المبارک کا روزہ نہ رکھا تو تمام عمر کے روزے اس کو پورا نہیں کر سکیں گے۔

بلاعذرِ شرعی روزہ چھوڑنا:

مراد یہ ہے کہ رمضان المبارک میں بلاعذرِ شرعی روزہ چھوڑنے والا تمام زندگی بھی اگر روزہ رکھے گا تو رمضان المبارک جیسا

ثواب حاصل نہ ہو سکے گا۔

خلاصۃ الباب: یعنی بلا عذر اور رخصت کے روزہ نہ رکھنے کا اتنا بڑا نقصان ہے کہ عمر بھر روزہ رکھنے سے بھی تلافی نہ ہوگی یعنی جو فضیلت اور ثواب رمضان میں ہے وہ فضیلت نہیں حاصل ہو سکتی ورنہ جمہور ائمہ کے نزدیک ایک روزہ کی قضاء ایک روزہ سے ہو جاتی ہے۔

۶۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ قَالَ فَلَقِيتُ ابْنَ الْمُطَوِّسِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ كَثِيرٍ وَسُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَاخْتُلِفَ عَلَى سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْهُمَا ابْنُ الْمُطَوِّسِ وَأَبُو الْمُطَوِّسِ.

۶۲۵: احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' سفیان' حبیب' عمارہ' ابن المطوس' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شعبہ اور سفیان کا اختلاف ہے کہ راوی کا نام ابن المطوس ہے یا ابوالمطوس؟

بَاب مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا

باب: روزہ کی حالت میں سہواً کھانے پینے کا بیان

۶۲۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَحَبِيبٍ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكَلْتُ وَشَرِبْتُ نَاسِيًا وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ اللَّهُ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ۔

۶۲۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ایوب' حبیب' ہشام' محمد بن سیرین' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ روزہ کی حالت میں میں نے بھول کر کھا پی لیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا' پلایا (یعنی بھول کر کھانے پینے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا)

بَاب تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ

باب: رمضان المبارک میں روزہ کی قضا میں تاخیر کرنے کا بیان

۶۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنْ كَانَ لَيَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ۔

۶۲۷: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' یحییٰ بن سعید' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ پر رمضان المبارک کے (قضا رکھنے کے) روزے واجب ہوتے تھے پھر میں ان کو نہیں رکھ سکتی تھی یہاں تک کہ شعبان (کا مہینہ) آ جاتا۔

قضاء شدہ روزے کا حکم:

آنحضور ﷺ کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی جانب غیر معمولی توجہ رہتی اس لئے کہ وہ آپ کی دلداری کی خاطر

رمضان کے قضا شدہ روزے شعبان تک پورے فرماتی تھیں بہر حال اگر کوئی شخص رمضان کے روزے ادا نہ کر سکا اور اسی طرح اگلا رمضان شروع ہو جائے تو پہلے اگلے رمضان کے روزے رکھے پھر قضا روزے رکھے۔

خلاصۃ الباب: تاخیر کی وجہ دوسری احادیث میں موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشغولیت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رعایت کی وجہ سے۔ شعبان میں قضاء رکھنے کی وجہ یہ تھی کہ اب زیادہ تاخیر کی گنجائش نہیں تھی دوسرے اس لیے بھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی شعبان کے مہینہ میں بکثرت روزے رکھتے تھے۔ اب فقہی مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص قضاء رمضان نہ کر سکا کہ دوسرا رمضان آ گیا تو اس کے ذمہ کیا ہوگا؟ تو ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء کے نزدیک قضا اور فدیہ دونوں اس پر واجب ہیں۔ حنفیہ اور جناب ابراہیم نخعیؒ کے نزدیک قضاء سے پہلے کچھ نہیں۔

بَاب فِيمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ

باب: جس شخص کا انتقال ہو جائے اور اس کے ذمے روزے واجب ہوں؟

٦٢٨: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا فِي النَّذْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ۔

٦٢٨: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو بن الحارث' عبید اللہ بن ابی جعفر' محمد بن جعفر بن الزبیر' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کا انتقال ہو جائے اور اس پر روزے (واجب) ہوں تو اس کی جانب سے اس کا ولی روزے رکھے۔

روزہ کا فدیہ:

محدثین رحمہم اللہ نے مذکورہ حدیث پر کلام کیا ہے۔ بذل المجہود ج ۳ میں اس کی تفصیل ہے۔ بہر حال حنفیہ کے نزدیک کوئی شخص دوسرے کی جانب سے روزہ نہیں رکھے گا۔ البتہ مرنے والے کے مال سے اس کی طرف سے روزہ کا فدیہ ادا کیا جائے گا۔ ایک روزہ کا فدیہ ایک کلو چھ سو سینتیس گرام گیہوں' آٹا یا اس کی قیمت ہے اور مرنے والے کے مال میں سے فدیہ دینے کا حکم ہے۔ اس صورت میں کہ جب مرنے والے نے مال چھوڑا ہو اور وصیت بھی کی ہو۔

خلاصۃ الباب: اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھ سکتا ہے یا نہیں اس بارہ میں تین مذاہب ہیں: (۱) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا ظاہر مذہب یہ ہے کہ ولی اس کی طرف سے روزہ نہیں رکھ سکتا خواہ قضاء رمضان ہو یا نذر کا روزہ ہو۔ امام شافعیؒ سے ایک روایت مطلقاً جواز کی بھی ہے۔ (۲) امام احمدؒ کے نزدیک قضاء رمضان کے روزے تو ولی میت کی طرف سے نہیں رکھے گا البتہ نذر وغیرہ کا روزہ رکھ سکتا ہے۔ حدیث باب جمہور ائمہ کے مسلک کے خلاف ہے یہ حضرات اس کی تاویل کرتے ہیں کہ مراد حدیث کی یہ ہے کہ ولی روزہ کا بدل دے گا یعنی فدیہ۔ ان حضرات کی دلیل حدیث عائشہؓ ہے جس کو بیہقیؒ نے روایت کیا ہے کہ اپنے مردوں کی طرف سے روزے نہ رکھو اور ان کی طرف سے کھانا کھلاؤ۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اثر ہے جو مؤطا امام مالکؒ میں ہے کہ کوئی دوسرے کی طرف سے روزہ نہ

رکھے باقی ولی پر فدیہ کا وجوب احناف کے نزدیک اس وقت ہے جب میت وصیت کرے اور اگر اس نے وصیت نہیں کی اور ولی نے اپنی طرف سے فدیہ ادا کر دیا تو انشاء اللہ امید ہے کہ کافی ہو جائے۔

۶۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يَصُمْ أُطْعِمَ عَنْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ قَضَى عَنْهُ وَلِيُّهُ۔

۶۲۹: محمد بن کثیر' سفیان' ابی حصین' سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس وقت کوئی شخص رمضان میں مریض ہو جائے اور وہ ٹھیک نہ ہو اور مر جائے تو اس کی جانب سے مساکین کو کھانا دیا جائے گا اور اس کے ذمے قضا لازم نہیں ہوگی اگر وہ شخص نذر مانے گا تو اس کی جانب سے ولی (وہ نذر) پورا کرے گا۔

بَاب الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

باب: دورانِ سفر روزہ رکھنا

۶۳۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ إِنْ شِئْتَ وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ۔

۶۳۰: سلیمان بن حرب' مسدد' حماد' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں متواتر روزے رکھتا ہوں کیا میں دورانِ سفر بھی روزے رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہے روزے رکھو چاہے روزہ نہ رکھو۔

مریض اور مسافر کے لئے روزہ کی قضا:

حنفیہ کے نزدیک دورانِ سفر شرعی یا مریض ہونے کی حالت میں روزہ کی قضا کرنے کا حکم ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **فمن کان منکم مریضًا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر** لیکن اگر مذکورہ صورت میں روزہ رکھ لیا تو باعث اَجر ہوگا۔

خلاصۃ الباب: عسفان مکہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر ہے مدینہ کے راستہ پر ہے اہل ظواہر کے نزدیک سفر کے دوران روزہ رکھنا جائز نہیں اگر روزہ رکھا تو درست نہ ہوگا جمہور ائمہ کرام کے نزدیک طاقت والے کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے اور اگر طاقت نہ ہو مشقت ہوتی ہو تو افطار اولیٰ ہے۔ امام احمدؒ اور امام اوزاعیؒ کے نزدیک مطلقاً روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔

۶۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمَدَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ يَذْكُرُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي صَاحِبُ ظَهْرٍ أُعَالِجُهُ أُسَافِرُ عَلَيْهِ وَأُكْرِيهِ وَإِنَّهُ رُبَّمَا صَادَفَنِي هَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي رَمَضَانَ

۶۳۱: عبداللہ بن محمد' محمد بن عبدالمعین المدنی' حمزہ بن محمد بن حمزہ' حضرت حمزہ بن عمرو الاسلمی اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں (سواری کے) جانوروں والا ہوں ان کو لے جاتا ہوں۔ سفر کرتا ہوں کرایہ ادا کرتا ہوں کبھی دورانِ سفر رمضان شروع ہو جاتا ہے میرے اندر قوت ہے میں جوان شخص ہوں مجھے روزے رکھنا آسان معلوم ہوتا ہے بہ نسبت روزہ قضا کرنے

وَأَنَا أَجِدُ الْقُوَّةَ وَأَنَا شَابٌّ وَأَجِدُ بِأَنْ أَصُومَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ أَنْ أُؤَخِّرَهُ فَيَكُونُ دَيْنًا أَفَأَصُومُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْظَمُ لِأَجْرِي أَوْ أُفْطِرُ قَالَ أَيَّ ذَلِكَ شِئْتَ يَا حَمْزَةُ۔

کے اس لئے کہ وہ قرض کی مانند سر پر بوجھ رہتے ہیں تو کیا میں روزے رکھ لیا کروں کہ اس میں زیادہ اجر ہے یا میں روزے نہ رکھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اے حمزہ! جس طرح تمہارا دِل چاہے (اسی طرح کر لو)۔

۶۳۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى فِيهِ لِيُرِيَهُ النَّاسَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدْ صَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

۶۳۲: مسدد' ابوعوانہ' منصور' مجاہد' طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کی جانب روانہ ہوئے آپ جب (مقام) عسفان پہنچے تو آپ نے ایک برتن منگایا اور اس کو اپنے مُنہ تک اُونچا کیا تا کہ لوگ دیکھ لیں اور یہ واقعہ رمضان المبارک میں پیش آیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے دورانِ سفر روزہ رکھا ہے اور آپ نے روزہ نہیں بھی رکھا تو جس شخص کا دِل چاہے روزے رکھ لے اور جس کا دِل چاہے نہ رکھے۔

۶۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ بَعْضُنَا وَأَفْطَرَ بَعْضُنَا فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

۶۳۳: احمد بن یونس' زائدہ' حمید الطّویل' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے رمضان میں حضور اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کیا ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض حضرات نے روزہ نہیں رکھا تو روزہ رکھنے والے نے روزہ نہ رکھنے والے شخص پر اعتراض کیا اور نہ روزہ رکھنے والے نے روزہ رکھنے والے پر اعتراض کیا۔

۶۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ يُفْتِي النَّاسَ وَهُمْ مُكِبُّونَ عَلَيْهِ فَانْتَظَرْتُ خَلْوَتَهُ فَلَمَّا خَلَا سَأَلْتُهُ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَمَضَانَ عَامَ الْفَتْحِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ وَنَصُومُ حَتَّى بَلَغَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَنَازِلِ فَقَالَ إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ

۶۳۴: احمد بن صالح' وہب بن بیان' ابن وہب' معاویہ' ربیعہ بن یزید' حضرت قزعہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کی طرف لوگ جھکے ہوئے تھے وہ لوگوں کو فتویٰ دے رہے تھے میں (ان کی) فرصت کے انتظار میں رہا کہ وہ جب تنہا ہوں تو میں ان سے مسئلہ دریافت کروں۔ جب وہ تنہا ہو گئے تو میں نے دریافت کیا کہ دوران سفر' رمضان المبارک کے روزے رکھنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ فتح مکّہ کے سال ہم لوگ حضرت رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ نکلے آپ بھی روزے رکھتے تھے اور ہم لوگ بھی روزہ رکھتے تھے یہاں تک کہ آپ ایک جگہ پہنچے۔ آپ نے فرمایا اب تم لوگ اپنے دُشمن کے نزدیک آ گئے اب تم روزہ نہ رکھنا تم لوگوں کی طاقت کا

أَقْوَى لَكُمْ فَأَصْبَحْنَا مِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ إِنَّكُمْ تُصَبِّحُونَ عَدُوَّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا فَكَانَتْ عَزِيمَةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ ثُمَّ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَصُومُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ ذَلِكَ وَبَعْدَ ذَلِكَ۔

ذریعہ ہوگا۔ پھر ہم میں سے بعض حضرات نے اگلے دن روزہ رکھا اور بعض نے نہیں رکھا پھر ہم لوگ روانہ ہوئے اور ایک دوسری جگہ آئے۔ آپ نے فرمایا تم لوگ صبح کو اپنے دشمن پر ہو گے اب روزہ نہ رکھنا (پھر تمام حضرات نے روزہ نہیں رکھا) کیونکہ اب حضرت رسول اکرم ﷺ کا حکم ہو گیا تھا۔ ابوسعید نے فرمایا میں نے اس سے قبل اور اس کے بعد حضور اکرم ﷺ کے ساتھ روزے رکھے۔

بَابُ اخْتِيَارِ الْفِطْرِ

باب: جس شخص نے دورانِ سفر روزہ نہ رکھنے کو اختیار کیا

۶۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُظَلَّلُ عَلَيْهِ وَالزِّحَامُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

۶۳۵: ابوالولید طیالسی' شعبہ' محمد بن عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ' محمد بن عمرو بن حسن' جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس پر سایہ کیا گیا ہے اور اس پر لوگوں کا ہجوم ہے (وہ روزہ سے تھا) آپ نے فرمایا کہ سفر کی حالت میں روزہ رکھنا نیک کام نہیں ہے (سہولت ہو تو روزہ رکھ لے ورنہ نہیں)۔

خلاصۃ الباب: اس سے ثابت ہوا کہ اگر روزہ رکھنے سے تکلیف ہو اور کمزوری زیادہ لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔

۶۳۶: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ إِخْوَةِ بَنِي قُشَيْرٍ قَالَ أَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَانْتَهَيْتُ أَوْ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ اجْلِسْ فَأَصِبْ مِنْ طَعَامِنَا هَذَا فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ اجْلِسْ أُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّلَاةِ وَعَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَضَعَ شَطْرَ الصَّلَاةِ أَوْ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ عَنِ

۶۳۶: شیبان بن فروخ' ابوہلال الراسبی' ابن سوادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جو کہ (قبیلہ) بنی عبداللہ بن کعب میں سے ایک شخص ہیں (یہاں وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نہیں جو خادم رسول ہیں) ان سے مروی ہے کہ آپ کے گھوڑے پر (سوار) ہم لوگوں پر حملہ آور ہوئے میں رک گیا یا اس طرح کہا میں چلا حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضری کے لئے آپ (اس وقت) کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور ہمارے کھانے میں سے کچھ کھالو۔ میں نے عرض کیا کہ میں روزہ سے ہوں آپ نے فرمایا بیٹھو میں تم کو (سفر میں) نماز اور روزہ کے متعلق بتلاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مسافر کے لئے آدھی نماز اور روزہ معاف فرما دیا۔ اور دودھ پلانے والی عورت اور حاملہ عورت کو روزہ معاف

الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ أَوِ الْحُبْلَى وَاللَّهِ لَقَدْ قَالَهُمَا جَمِيعًا أَوْ أَحَدَهُمَا قَالَ فَتَلَهَّفَتْ نَفْسِي أَنْ لَا أَكُونَ أَكَلْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

فرمایا بخدا آپ نے دونوں کا نام لیا (یعنی حاملہ عورت یا دودھ پلانے والی عورت دونوں کا) یا (ان میں سے) ایک کا تذکرہ فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بعد میں مجھ کو بہت افسوس ہوا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں سے کھانا نہیں کھایا۔

نفلی روزہ توڑنا:

مذکورہ حدیث میں حضرت انس بن مالک خادم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرے انس بن مالک مراد ہیں اور آخر حدیث میں مذکورہ صحابی نے آپ کے کھانے میں سے نہ کھانے کا جو افسوس کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا روزہ نفلی روزہ تھا جس کو توڑ دینا جائز تھا لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کی جو فضیلت و برکت دوبارہ حاصل ہونا مشکل تھی۔ واضح رہے کہ اگر نفلی روزہ توڑ دیا تو اس کی قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔

بَاب مَنْ اخْتَارَ الصِّيَامَ

باب: سفر میں روزہ اختیار کرنے کا بیان

۶۳۷: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَتْنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ أَوْ كَفَّهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ مَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ۔

۶۳۷: مؤمل بن فضل' ولید' سعید بن عبد العزیز' اسمٰعیل بن عبید اللہ' ام الدرداء' حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سخت گرمی میں کسی غزوہ کے لئے نکلے یہاں تک کہ ہم لوگوں میں سے ہر ایک شخص دھوپ کی شدت سے ہاتھ یا ہتھیلی اپنے سر پر رکھ لیتا تھا اور ہم لوگوں میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی شخص روزہ سے نہیں تھا۔

۶۳۸: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ سِنَانَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ الْهُذَلِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَمُولَةٌ تَأْوِي إِلَى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ أَدْرَكَهُ۔

۶۳۸: حامد بن یحییٰ' ہاشم بن قاسم (دوسری سند) عقبہ بن مکرم' ابوقتیبہ' عبدالصمد بن حبیب بن عبد اللہ الازدی' حبیب بن عبد اللہ' سنان بن حضرت سلمہ بن المحبق الہذلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص کے پاس اس قسم کی سواری ہو کہ وہ بہ سہولت منزل مقصود تک پہنچا دے اور اس کو پیٹ بھر کر روزانہ کھانا میسر ہو تو اس شخص کو چاہئے کہ جس جگہ رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو وہاں پر ہی روزہ رکھے (یہ حکم استحبابی ہے اور تمام ائمہ کے نزدیک سفر میں روزہ چھوڑنا درست ہے)۔

۶۳۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ فِي السَّفَرِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۶۳۹: نصر بن مہاجر' عبدالصمد بن عبدالوارث' عبدالصمد بن حبیب' سنان بن حضرت سلمہ بن المحبق سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے سفر کی حالت میں رمضان المبارک پایا (یعنی سفر میں رمضان شروع ہو جائے) پھر اس کے بعد راوی نے مندرجہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔

بَاب مَتَى يُفْطِرُ الْمُسَافِرُ إِذَا خَرَجَ

باب: مسافر جب سفر شروع کرے تو وہ کس جگہ سے افطار کرے؟

۶۴۰: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ ح و حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَزَادَ جَعْفَرٌ وَاللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ كُلَيْبَ بْنَ ذُهْلٍ الْحَضْرَمِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ جَعْفَرٌ ابْنُ جَبْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفِينَةٍ مِنَ الْفُسْطَاطِ فِي رَمَضَانَ فَرُفِعَ ثُمَّ قُرِّبَ غَدَاهُ قَالَ جَعْفَرٌ فِي حَدِيثِهِ فَلَمْ يُجَاوِزِ الْبُيُوتَ حَتَّى دَعَا بِالسُّفْرَةِ قَالَ اقْتَرِبْ قُلْتُ أَلَسْتَ تَرَى الْبُيُوتَ قَالَ أَبُو بَصْرَةَ أَتَرْغَبُ عَنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ جَعْفَرٌ فِي حَدِيثِهِ فَأَكَلَ.

۶۴۰: عبیداللہ بن عمر' عبداللہ بن یزید (دوسری سند) جعفر بن مسافر' عبد اللہ بن یحییٰ' سعید بن ابی ایوب (جعفر نے بیان کیا) لیث' یزید بن ابی حبیب' کلیب بن ذہل الحضرمی' عبید' حضرت جعفر بن جبر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے' کے ساتھ ماہ رمضان میں فسطاط سے روانگی کے وقت ایک کشتی میں سوار تھا۔ ہم لوگ جب فسطاط سے نکلے جب کشتی کا لنگر اُٹھا تو صبح کا کھانا آیا ہم لوگ ابھی شہری مکانات (حدود) سے آگے نہیں گئے تھے کہ انہوں نے دسترخوان منگایا اور مجھ سے فرمایا آؤ کھانا کھالو۔ میں نے کہا کہ کیا تم لوگ شہری مکانات (وغیرہ) کو نہیں دیکھتے؟ ابوبصرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تم حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے نفرت کرتے ہو پھر انہوں نے کھانا تناول فرمایا۔

قصر نماز کہاں سے شروع کرے؟

عربی زبان میں فسطاط اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پر لوگوں کا ہجوم و مجمع ہو مسئلہ یہ ہے کہ جب انسان شہر یا بستی کے حدود سے باہر ہو جائے تو اس وقت قصر نماز یا روزہ کا افطار یعنی سفر میں روزہ نہ رکھنے کی سہولت و اجازت اختیار کرے اردو میں رسالہ ''رفیق سفر'' میں مذکورہ قسم کے مسائل کی مفصل و تحقیقی بحث ہے۔

خلاصۃ الباب : یہ حدیث حنفیہ' مالکیہ' شافعیہ' کے مسلک کے خلاف ہے حنفیہ اس کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ ابوبصرہ غفاری فسطاط میں مقیم تھے اور صبح صادق سے قبل بغیر روزہ کی نیت کے روانہ ہوئے تھے اور کشتی میں سوار ہونے کے بعد جب مسافر ہو گئے اور مصر کے گھروں سے متجاوز ہو گئے تب افطار کا اظہار کیا اس لیے کہ روزہ رکھنے کی نیت نہیں کی تھی لہٰذا یہ حدیث مسلک حنفیہ کے

خلاف نہیں کیونکہ روزہ کی نیت کر لینے کے بعد حنفیہ کے نزدیک افطار کرنا درست نہیں۔

بَاب قَدْرِ مَسِيرَةِ مَا يُفْطَرُ فِيهِ

۶۴۱: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ مَنْصُورٍ الْكَلْبِيِّ أَنَّ دِحْيَةَ بْنَ خَلِيفَةَ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ مِنْ دِمَشْقَ مَرَّةً إِلَى قَدْرِ قَرْيَةِ عُقْبَةَ مِنَ الْفُسْطَاطِ وَذَلِكَ ثَلَاثَةُ أَمْيَالٍ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ إِنَّهُ أَفْطَرَ وَأَفْطَرَ مَعَهُ نَاسٌ وَكَرِهَ آخَرُونَ أَنْ يُفْطِرُوا فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى قَرْيَتِهِ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنِّي أَرَاهُ إِنَّ قَوْمًا رَغِبُوا عَنْ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ يَقُولُ ذَلِكَ لِلَّذِينَ صَامُوا ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ اللَّهُمَّ اقْبِضْنِي إِلَيْكَ.

باب: کتنی مسافت پر روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے؟

۶۴۱: عیسیٰ بن حماد' لیث بن سعد' یزید بن ابی حبیب' ابی الخیر' حضرت منصور کلبی سے روایت ہے کہ رمضان میں ایک مرتبہ دحیہ بن خلیفہ دمشق کے گاؤں سے اس قدر فاصلہ پر چلے گئے کہ جس قدر فسطاط سے عقبہ فاصلہ پر ہے (اور یہ تین میل کا فاصلہ ہے) تو انہوں نے روزہ نہ رکھا اور ان کے ساتھ دیگر حضرات نے بھی روزہ نہ رکھا لیکن بہت سے حضرات نے (اس قدر کم فاصلہ پر) روزہ نہ رکھنے کو مکروہ سمجھا جب حضرت دحیہ اپنے گاؤں واپس آئے تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم آج میں نے ایسی بات دیکھی ہے کہ مجھے جس چیز کے دیکھنے کا کوئی گمان نہیں تھا کہ لوگوں نے حضور اکرم ﷺ کے طریقہ سے اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے طریقہ سے نفرت کر لی (اس سے) وہ حضرت مراد تھے جنہوں نے سفر میں روزہ رکھ لیا تھا اس کے بعد انہوں نے دُعا مانگی اے ربّ قدوس اب تم مجھ کو اپنے پاس بلالو۔

خلاصۃ الباب: یہ حدیث ظاہر یہ مذہب کا مستدل ہے وہ کہتے ہیں مسافت شرعی کی مقدار تین میل ہے لیکن اس حدیث میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابی رسول ﷺ حضرت دحیہ کلبیؓ نے تین میل کی مسافت طے کرنے کے بعد افطار کیا لیکن اس حدیث میں یہ مذکور نہیں کہ منتہائے سفر کتنا ہے تین میل ہے یا زیادہ ہوسکتا ہے کہ ان کو آگے جانا ہو اور یہ افطار اثناء سفر میں ہو لہٰذا یہ حدیث جمہور ائمہ کے خلاف نہ ہوئی۔

۶۴۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْغَابَةِ فَلَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْصِرُ.

۶۴۲: مسدد' معتمر' عبیداللہ' حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما غابہ کی جانب تشریف لے جاتے تھے (لیکن) اس سفر میں نہ تو روزہ چھوڑتے اور نہ نمازیں قصر کرتے۔

بَاب مَنْ يَقُولُ صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ

باب: "میں نے رمضان بھر روزے رکھے" یہ کہنا کیسا ہے؟

۶۴۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقُولَنَّ

۶۴۳: مسدد' یحییٰ' مہلب بن ابی حبیبہ' حسن' حضرت ابی بکرہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص یہ بات نہ کہے کہ میں نے پورے رمضان کے روزے رکھے اور عبادت کی۔ راوی نے

أَحَدُكُمْ إِنِّي صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَقُمْتُهُ كُلَّهُ فَلَا أَدْرِي أَكَرِهَ التَّزْكِيَةَ أَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ نَوْمَةٍ أَوْ رَقْدَةٍ۔

کہا کہ آپ نے اپنی تعریف کرنا بہت بُرا قرار دیا ہے کیونکہ اس مدت میں کچھ سویا بھی ہوگا آرام بھی کیا ہوگا (اس لئے ایسا کہنا خلاف واقعہ بھی ہے)۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث میں ادب بیان فرمایا ہے کہ اس طرح نہیں کہنا چاہیے کہ میں نے رمضان بھر کے روزے رکھے کیونکہ کچھ نہ کچھ غفلت تو ہو ہی جاتی ہے پھر سارا رمضان کہنا کہاں صحیح ہوا ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں نفس کا تزکیہ پایا جاتا ہے اور اس سے قرآن کریم میں منع کیا گیا ہے۔ باقی جو اختلاف ہے کہ اس ماہ مبارک کو مطلق رمضان کہنے کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے۔ امام نسائی سے اس کی تائید ہوتی ہے اور جمہور علماء بھی مطلقاً جواز کے قائل ہیں۔

بَابٌ فِي صَوْمِ الْعِيدَيْنِ

باب: عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کا بیان

۶۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ أَمَّا يَوْمُ الْأَضْحَى فَتَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ وَأَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ۔

۶۴۴: قتیبہ بن سعید' زہیر بن حرب' سفیان' زہری' حضرت ابوعبید سے روایت ہے میں عید میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ آیا تو نمازِ عید خطبہ سے قبل ادا کی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا (یعنی ایک عیدالفطر کے روز اور دوسرے عیدالاضحیٰ کے روز) لیکن عیدالاضحیٰ کا روز تو قربانی کے گوشت کھانے کا دن ہے اور عیدالفطر کا دن روزوں کے افطار کرنے کا دن ہے۔

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا:

مذکورہ دو دن یعنی عید اور بقرعید کے دن کسی بھی قسم کا روزہ رکھنا حرام ہے اسی طریقہ پر گیارہ' بارہ' تیرہ ذی الحجہ کو بھی روزہ رکھنا جائز نہیں ہے حدیثِ بالا اور دیگر احادیث میں اسی کو بیان فرمایا گیا ہے۔

۶۴۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فِي سَاعَتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ۔

۶۴۵: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' عمرو بن یحییٰ' یحییٰ' حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے دو دن روزہ رکھنے کی ممانعت فرمائی ایک عیدالفطر کے دن اور دوسرے عیدالاضحیٰ کے دن اور ایسا کپڑا لپیٹ کر اوڑھنے سے منع فرمایا جس میں ستر کھل جانے کا اندیشہ ہو اور آپ نے دو وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ایک تو نمازِ فجر کے بعد (جب تک سورج نہ نکلے) دوسرے عصر کے بعد (جب تک کہ سورج نہ ڈوبے)

بَاب صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

باب: ایام تشریق کے روزے رکھنے کا بیان

۶۴۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِءٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَلَى أَبِيهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِمَا طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمْرٌو كُلْ فَهَذِهِ الْأَيَّامُ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِإِفْطَارِهَا وَيَنْهَانَا عَنْ صِيَامِهَا قَالَ مَالِكٌ وَهِيَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ۔

۶۴۶: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' یزید بن الہاد' حضرت اُمّ ہانی کے آزاد کردہ غلام ابومرہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کے ساتھ ان کے والد حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ انہوں نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہا کھانا کھاؤ۔ انہوں نے کہا میں روزہ سے ہوں۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم کھانا کھاؤ کیونکہ یہ ایسے دن ہیں کہ آپ نے ہم لوگوں کو ان دنوں میں روزہ نہ رکھنے کا حکم فرمایا اور ان دنوں میں روزہ رکھنے کی ممانعت فرمائی۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان ایام سے مراد تشریق کے دن (یعنی) گیارہ' بارہ' تیرہ ذی الحجہ ہیں۔

خلاصۃ الباب: ایام تشریق کی وجہ تسمیہ میں کئی اقوال ہیں (۱) ان ایام میں قربانی کے گوشت کو دھوپ میں پھیلایا جاتا تھا خشک کرنے کے لیے (۲) قربانی کے جانوروں کو سورج روشن ہونے کے بعد نحر کیا جاتا تھا۔ (۳) ان ایام میں تکبیریں فرض نمازوں کے بعد کہی جاتی ہیں۔

۶۴۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ۔

۶۴۷: حسن بن علی' وہب' موسیٰ بن علی (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' موسیٰ بن علی' علی' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرفہ کا دن اور عید الاضحیٰ کا دن اور تشریق کے دن اہلِ اسلام کی عید کے دن ہیں اور یہ (دن) کھانے پینے کے ہیں۔

بَاب النَّهْيِ أَنْ يُخَصَّ يَوْمُ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ

باب: روزہ کے لئے صرف جمعہ کے دن کا خاص کر لینے کی ممانعت

۶۴۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ

۶۴۸: مسدد' ابومعاویہ' الاعمش' ابی صالح' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص تنہا جمعہ کے دن کو مخصوص کر کے روزہ نہ رکھے بلکہ اسکے ساتھ جمعہ کے دوسرے دن کو یا اسکے پیچھے والے دن کو بھی ملا لے۔ (یعنی جمعرات یا

بِيَوْمٍ أَوْ بَعْدَهُ۔ ہفتہ کے دن کا بھی روزہ رکھ لے)

خلاصۃ الباب: اس حدیث کی بناء پر شافعیہؒ اور حنابلہ کراہت کے قائل ہوئے۔ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنا بلا کراہت جائز ہے دلیل حدیث عبداللہ بن مسعودؓ ہے لیکن یہ حدیث بقول امام ترمذی کے حسن غریب ہے اور حدیث باب حسن صحیح ہے۔ اسی واسطے علامہ عینی نے حنفیہ مالکیہ کے استدلال کی تردید فرمائی ہے۔ نیز حضرت گنگوہی فرماتے ہیں کہ تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے اور اسی طرح مکروہ ہے پیر اور جمعرات کے دن تنہا تنہا روزہ رکھنا۔ لیکن اکثر علماء فرماتے ہیں کہ پیر اور جمعرات اور عاشورہ کے دن تنہا روزہ رکھنا مستحب ہے کیونکہ یہ ایام بہت افضل دنوں میں سے ہیں تو ان کی تعظیم روزہ رکھ کر کرنا مستحب ہے۔

بَاب النَّهْيِ أَنْ يُخَصَّ يَوْمُ السَّبْتِ بِصَوْمٍ

باب: شنبہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

۶۴۹: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ ح و حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ قُبَيْسٍ مِنْ أَهْلِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ جَمِيعًا عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ السُّلَمِيِّ عَنْ أُخْتِهِ وَقَالَ يَزِيدُ الصَّمَّاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِي مَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ أَوْ عُودَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثٌ مَنْسُوخٌ۔

۶۴۹: حمید بن مسعدہ، سفیان بن حبیب (دوسری سند) یزید بن قبیس، ابو الولید، ثور بن یزید، خالد بن معدان، حضرت عبداللہ بن بسر سلمی سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی ہمشیرہ صماء سے سنا کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (تم لوگ) شنبہ کے دن روزہ نہ رکھو مگر فرض روزہ۔ اور اگر تم لوگوں میں سے کسی کو ہفتے کے دن کچھ نہ ملے تو انگور کا چھلکا یا درخت کی لکڑی کو چبا لے (روزہ کھول لے) امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث جویریہ کی حدیث ہے (جو کہ ذیل میں درج ہے اس سے) منسوخ ہے۔ (امام مالکؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث جھوٹ اور غلط ہے لیکن امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

خلاصۃ الباب: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب اس حدیث کی بناء پر یہ ہے کہ ہفتہ کے دن کو روزے کے لئے خاص کرنا مکروہ ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں تشبہ بالیہود ہے کہ وہ اس کی تعظیم کے قائل ہیں اور اس دن روزہ رکھنے میں اس کی تعظیم ہے۔ امام مالک اور امام ابوداؤد کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے لہٰذا ان دونوں حضرات کے نزدیک ہفتہ کے دن کو خاص کرنا روزہ کیلئے بلا کراہت درست ہے۔ امام مالک اور امام ابوداؤد کی دلیل اگلے باب کی حدیث ہے۔

بَاب الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

باب: شنبہ کے دن روزہ رکھنے کی اجازت کا بیان

۶۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ ح و حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

۶۵۰: محمد بن کثیر، ہمام، قتادہ (دوسری سند) حفص بن عمر، ہمام، قتادہ، ابی ایوب، حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور

هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَفْصٌ الْعَتَكِيُّ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ أَصُمْتِ أَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَأَفْطِرِي.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز ان کے پاس تشریف لائے وہ روزہ سے تھیں آپ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کیا تم نے گزشتہ روز بھی روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیا تمہارا ارادہ کل کو روزہ رکھنے کا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا پھر تم روزہ کھول لو۔

ہفتہ کے دن روزہ رکھنا:

مندرجہ بالا حدیث سے ہفتہ کے دن بھی روزہ رکھنا درست اور ثابت ہونا معلوم ہوا اور حدیث نمبر ۶۵۰ میں جو ممانعت بیان فرمائی گئی ہے تو محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے بارے میں تحریر فرمایا ہے کہ ممانعت کا یہ حکم منسوخ ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث امام مالک کے مسلک کی مؤید ہیں۔ امام زہریؒ "هذا حديث حمص" کہہ کر اس حدیث کی تضعیف کر رہے ہیں۔ علامہ سندھیؒ فرماتے ہیں کہ وجہ ضعف یہ ہے کہ جو نہی وارد ہوئی ہے کہ اس کی وجہ سے سمجھ میں نہیں آتی کہ کیا ہے اس لیے بعض اس کو منسوخ کہتے ہیں اور بعض ضعیف۔ صاحب در المنضود فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی تشریح حمص کے لوگوں نے ہی کی ہے اس لیے یہ حدیث مشہور ہوئی ورنہ اہل حجاز اور عراقی لوگ اس کو نہیں جانتے تھے اس معنی کی فی الجملہ تائید اوزاعی کے کلام میں ہے کہ میں ہمیشہ سے اس حدیث کو چھپاتا رہا ہوں یہاں تک کہ یہ مشہور ہوگئی۔ تو یہ شہرت اس کی اہل حمص ہی نے کی تھی۔ اوزاعی بھی شامی ہیں اور حمص بھی شام ہی کا ایک شہر ہے انتہی۔

۶۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اللَّيْثَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ذُكِرَ لَهُ أَنَّهُ نُهِيَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ يَقُولُ ابْنُ شِهَابٍ هَذَا حَدِيثٌ حِمْصِيٌّ۔

۶۵۱: عبدالملک بن شعیب' ابن وہب' لیث' حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان سے جب کوئی شخص بیان کرتا کہ ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت ہے تو وہ فرماتے تھے کہ یہ حدیث حمصی ہے یعنی کمزور ہے اور اس حدیث سے اہلِ مدینہ واقف نہیں ہیں۔

۶۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ مَا زِلْتُ لَهُ كَاتِمًا حَتَّى رَأَيْتُهُ انْتَشَرَ يَعْنِي حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ هَذَا فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَالِكٌ هَذَا كَذِبٌ۔

۶۵۲: محمد بن الصباح بن سفیان' الولید' حضرت اوزاعی سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں حضرت عبداللہ بن بسر کی حدیث کو مخفی رکھتا یہاں تک کہ میں نے دیکھ لیا کہ وہ حدیث مشہور ہوگئی مالک نے بیان کیا کہ یہ حدیث کذب ہے۔

بَابٌ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ تَطَوُّعًا

باب: ہمیشہ نفلی روزے رکھنے کا بیان

۶۵۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ

۶۵۳: سلیمان بن حرب' مسدد' حماد بن زید' غیلان بن جریر' عبداللہ بن معبد الزمانی' حضرت ابوقتادہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کس طرح روزہ رکھتے ہیں اس بات کے

أَبِي قَتَادَةَ. أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَصُومُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ عُمَرُ قَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُولِهِ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَدِّدُهَا حَتَّى سَكَنَ غَضَبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ قَالَ مُسَدَّدٌ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ أَوْ مَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ شَكَّ غَيْلَانُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ أَوَ يُطِيقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَصِيَامُ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ۔

کہنے سے حضور اکرمؐ کو غصہ آ گیا جب عمرؓ نے حضور اکرمؐ کے غصہ کو دیکھ تو انہوں نے کہا: ہم اللہ کے ساتھ اسکے پروردگار ہونے پر اور اسلام کے ساتھ (سچا) دین ہونے پر اور حضور اکرمؐ کے ساتھ نبی ہونے پر راضی ہوئے اور ہم اللہ کے غضب الٰہی سے اور اسکے رسول کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں پھر عمرؓ متعدد مرتبہ اسی کلمہ کو دہراتے رہے یہاں تک کہ آپ کا غصہ ٹھہر گیا۔ پھر عمرؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہؐ! اس شخص کی کیا حالت ہے کہ جو ہمیشہ روزہ رکھے (یعنی ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟) آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے نہ تو افطار کیا اور نہ روزہ رکھا۔ (مسدد کی روایت میں لَمْ يَصُمْ اور لَمْ يُفْطِرْ کے الفاظ مذکور ہیں جس کے یہی معنی ہیں) پھر عمرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے کہ جو دو دن روزہ رکھے اور ایک دن روزہ نہ رکھے تو آپ نے فرمایا کیا کوئی شخص اس بات کی قوت رکھتا ہے؟ عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے کہ جو ایک دن روزہ سے ہو اور ایک دن نہ رکھے؟ آپ نے فرمایا یہ داؤدؑ کا روزہ ہے۔ پھر عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے کہ جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن ناغہ کرے؟ آپ نے فرمایا کہ میں اس کو چاہتا ہوں کہ میں بھی اس کی قوت حاصل کروں۔ اور آپ نے فرمایا کہ ہر مہینہ کے تین روزے اور رمضان المبارک کے رمضان تک یہ ہمیشہ کے روزے ہیں (یعنی یہ روزے اجر و ثواب میں ایسے ہیں کہ جیسے ہمیشہ کے روزے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ ایسے روزہ رکھنے کا اس قدر ثواب ہوتا ہے کہ جیسے ہمیشہ روزہ رکھنے کا) اور عرفہ کے دن کا روزہ یعنی حج نہ کرنے والے کے لئے اللہ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ اسکے ایک سال کے پہلے کے اور ایک سال پچھلے کے گناہ معاف فرمادے اور عاشورہ کے دن کا روزہ رکھنا اللہ تعالیٰ سے توقع رکھتا ہوں کہ ایک سال پہلے کے گناہ معاف فرمادے۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث کی بناء پر احناف صوم الدھر کی کراہت کے قائل ہیں۔ امام اسحاق بن راھویہ اور اہل ظاہر یہ حتی ابن حزم تو حرمت کے قائل ہیں۔ جمہور ائمہ کرام اس کے جواز کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ صوم الدھر کی نہی وارد ہوئی ہے وہ پانچ ایام مہینہ کے دھر میں شامل ہونے کی وجہ سے مطلق نہیں۔ باقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ کی وجہ یہ تھی کہ اس شخص کا سوال ادب کے خلاف تھا اس کو سوال ایسے کرنا چاہیے تھا کہ میں روزہ کیسے رکھا کروں نہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتا کہ آپ کیسے روزے رکھتے

ہیں اس لیے کہ ہر شخص کے احوال اور مصالح الگ الگ ہوتے ہیں پھر انبیاء علیہم السلام کی مصالح ان کی شایان شان ہوتی ہیں۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں اس لیے جب بعض صحابہ نے آپ ﷺ سے اسی طرح کے سوال کئے کہ فلاں عبادت کس طرح کرتے ہیں اور فلاں کس طرح کرتے ہیں تو آنحضرت ﷺ کے جواب پر ان صحابہ کرام ؓ نے عبادت کی اس مقدار کو قلیل سمجھا جس کی اطلاع آنحضرت ﷺ کو ہوئی تو آپ ﷺ نے اس پر ناگواری کا اظہار فرمایا۔

۶۵۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ صَوْمَ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمِ الْخَمِيسِ قَالَ فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ الْقُرْآنُ۔

۶۵۴: موسیٰ بن اسماعیل مہدی غیلان عبداللہ بن معبد الزمانی حضرت ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ پیر اور جمعرات کے دن روزہ کا رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا پیر ہی کے دن میری ولادت ہوئی اور مجھ پر اُسی روز قرآن کریم نازل ہوا۔ (یعنی روزہ رکھنا پسندیدہ ہے)

۶۵۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَقُولُ لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ قَالَ أَحْسَبُهُ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ قُلْتُ ذَاكَ قَالَ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَذَاكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ وَهُوَ صِيَامُ دَاوُدَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ۔

۶۵۵: حسن بن علی عبدالرزاق معمر زہری ابن المسیب ابوسلمہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو اطلاع ملی کہ تم کہتے ہو کہ میں تمام رات عبادت کروں گا اور تمام دن روزہ رکھوں گا؟ حضرت عبداللہ نے عرض کیا جی ہاں بے شک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایسا ہی کہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عبادت بھی کرو اور سویا بھی کرو (آرام بھی کرو) اور روزہ بھی رکھو اور ناغہ بھی کرو ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھ لیا کرو اس کا ثواب ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تم ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن روزہ نہ رکھو اور یہ بہترین روزہ ہے اور یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے بہتر کوئی بات نہیں ہے۔

ایامِ بیض کے روزے:

احادیث میں ایامِ بیض کے روزوں کے بہت سے فضائل مذکور ہیں اور متواتر روزے رکھنے سے ایامِ بیض کے روزے رکھنا افضل ہے اور ہر مہینہ کو چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو رکھے جانے والے روزے ایامِ بیض کے روزے کہلاتے ہیں۔

بَاب فِي صَوْمِ أَشْهُرِ الْحُرُمِ

باب: حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھنے کا بیان

۶۵۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ مُجِيبَةَ الْبَاهِلِيَّةِ عَنْ أَبِيهَا أَوْ عَمِّهَا أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ انْطَلَقَ فَأَتَاهُ بَعْدَ سَنَةٍ وَقَدْ تَغَيَّرَتْ حَالُهُ وَهَيْئَتُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا تَعْرِفُنِي قَالَ وَمَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا الْبَاهِلِيُّ الَّذِي جِئْتُكَ عَامَ الْأَوَّلِ قَالَ فَمَا غَيَّرَكَ وَقَدْ كُنْتَ حَسَنَ الْهَيْئَةِ قَالَ مَا أَكَلْتُ طَعَامًا إِلَّا بِلَيْلٍ مُنْذُ فَارَقْتُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِمَ عَذَّبْتَ نَفْسَكَ ثُمَّ قَالَ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَيَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ زِدْنِي فَإِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ قَالَ زِدْنِي قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ زِدْنِي قَالَ صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثَةِ فَضَمَّهَا ثُمَّ أَرْسَلَهَا.

۶۵۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سعید الجریری' ابوالسلیل مجیبہ الباہلیہ نے اپنے والد یا چچا سے روایت کی وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر چلے گئے پھر سال بعد آئے اور انکی حالت تبدیل ہوگئی تھی' دوسری (قسم کی) شکل ہوگئی تھی انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ مجھ کو پہچانتے ہیں؟ آپؐ نے دریافت کیا تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں وہ ہی باہلی ہوں جو آپ کی خدمت میں سال گزشتہ حاضر ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کس وجہ سے تمہاری شکل تبدیل ہوگئی؟ اس وقت تو تمہاری شکل اچھی تھی۔ میں نے کہا کہ جب سے میں آپ کے پاس سے رخصت ہوا میں نے صرف رات کو ہی کھانا کھایا (یعنی مسلسل روزے رکھے) آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے کس وجہ سے اپنے نفس کو تکلیف میں مبتلا کیا؟ اسکے بعد فرمایا کہ تم پورے رمضان کے روزے رکھو پھر تم ہر مہینہ میں ایک دن روزہ رکھا کرو۔ انہوں نے کہا اس سے بھی زیادہ کیجئے مجھے طاقت ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہر مہینہ میں تین دن (روزہ رکھو) انہوں نے عرض کیا اس سے اضافہ فرمادیں۔ آپ نے فرمایا حرمت والے مہینوں (ذیقعدہ' ذی الحجہ' محرم' رجب) میں روزے رکھا کرو اور چھوڑ دیا کرو' روزہ رکھو پھر چھوڑ دیا کرو روزہ رکھو اور پھر چھوڑ دیا کرو آپ نے تین اُنگلیوں سے اشارہ فرمایا آپ نے پہلے ان کو بند فرمایا پھر کھول دیا (مراد یہ ہے کہ تم تین دن روزے رکھو اور تین چھوڑ دیا کرو)۔

خلاصۃ الباب: اشہر الحرم چار ہیں تین مسلسل ذی قعدہ ذی الحجہ۔ محرم اور ایک فرد بھی رجب۔ ان مہینوں کو اشہر حرم اس لیے کہتے ہیں کہ وہ حرمت والے ہیں اس لیے زمانہ جاہلیت میں اور ابتداء اسلام میں ان چار مہینوں میں قتال حرام تھا۔ جمہور علماء کے نزدیک قتال کی حرمت منسوخ ہوگئی۔

بَاب فِي صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

باب: محرم میں روزہ رکھنے کا بیان

۶۵۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ

۶۵۷: مسدد' قتیبہ بن سعید' ابوعوانہ' ابی بشر' حمید بن عبد الرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رمضان المبارک گزر جانے کے بعد بہترین روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے کے ہیں اور وہ محرم کا مہینہ ہے اور فرض نماز کے بعد

رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَفْرُوضَةِ صَلَاةٌ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ شَهْرُ قَالَ رَمَضَانُ۔

بہترین نماز رات کی نماز (تہجد) ہے۔قتیبہ نے شہر رمضان کے بجائے صرف رمضان کا لفظ ذکر کیا ہے۔

خُلاصۃ الباب: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہ رمضان کے بعد سب سے فضیلت والا مہینہ روزوں کے لیے محرم ہے۔ **سوال**: اگر ماہ رمضان کے بعد محرم کے روزے رکھنا افضل ہیں تو آنحضرت ﷺ شعبان میں کثرت کے ساتھ روزے کیوں رکھا کرتے۔ **جواب ۱**): آپ ﷺ کو محرم کے روزے کی فضیلت کا علم آخر حیات میں ہوا تھا اس لیے محرم میں زیادہ روزے رکھنے کی نوبت نہیں آئی۔ **جواب ۲**): اپنی ایک کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ ماہ رجب یا صیام رجب کے بارے میں کوئی صحیح حدیث جو قابل حجت ہو ثابت نہیں اور یہ بھی آگے جا کر لکھتے ہیں کہ فضائل کے بارے میں اہل علم مسالحت کرتے ہیں۔

بَابٌ فِي صَوْمِ رَجَبَ

باب: رجب کے مہینہ کے روزے رکھنے کا بیان

۶۵۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صِيَامِ رَجَبٍ فَقَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ۔

۶۵۸: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' حضرت عثمان بن حکیم نے سعید بن جبیر سے رجب کے مہینہ کے روزوں کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ اس قدر روزے رکھتے تھے کہ (ایسا خیال ہوتا تھا) اب آپ روزے کا ناغہ نہیں فرمائیں گے یعنی ہمیشہ روزہ ہی رکھا کریں گے اور آپ کبھی اتنا ناغہ فرماتے کہ ہمیں گمان ہونے لگتا کہ آپ روزہ نہ رکھیں گے۔

بَابٌ فِي صَوْمِ شَعْبَانَ

باب: شعبان کے مہینہ کے روزہ رکھنے کا بیان

۶۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ أَحَبَّ الشُّهُورِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانُ ثُمَّ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ۔

۶۵۹: احمد بن حنبل' عبدالرحمٰن بن مہدی' معاویہ بن صالح' عبداللہ بن ابی قیس' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنے کے لئے شعبان کو بہت عزیز خیال فرماتے تھے پھر آپ شعبان کے مہینہ کو رمضان المبارک سے ملا دیتے۔

خُلاصۃ الباب: اس میں مختلف اقوال نقل کیے ہیں اور پھر ترجیح اس قول کو دی ہے جو خود آنحضرت ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایسا مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں یہ ایسا مہینہ ہے کہ جس کے اندر لوگوں کے اعمال اللہ رب العالمین کے یہاں پیش کیے جاتے ہیں اس لیے میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا عمل وہاں اس حال میں پہنچے کہ میں روزہ دار ہوں۔

۶۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ

۶۶۰: محمد بن عثمان' عبیداللہ بن موسیٰ' ہارون بن سلمان' عبیداللہ بن مسلم القرشی' حضرت مسلم سے روایت ہے کہ میں نے دریافت کیا رسول کریم

هَارُونَ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ۔

سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ بلاشبہ تمہارے اُوپر تمہارے اہل وعیال کا حق ہے' تم رمضان المبارک کے روزے رکھو اور رمضان المبارک سے جو دن قریب ہیں یعنی عید کے بعد شوال کے روزے اور ہر ایک بدھ اور جمعرات کے (روزے رکھو) پس جب تم نے یہ روزے رکھ لئے تو گویا کہ تم نے ہمیشہ روزے رکھے۔

بَاب فِي صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

باب: عید کے چھ دن بعد کے روزے رکھنا

٦٦١: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَسَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَكَأَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ۔

٦٦١: نفیلی' عبدالعزیز بن محمد' صفوان بن سلیم' سعد بن سعید' عمرو بن ثابت الانصاری' ابوایوب رضی اللہ عنہ' صحابی سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے مہینہ کے چھ روزے رکھے تو گویا اس شخص نے ہمیشہ روزے رکھے۔

شوال عید کے روزے کے احکام:

شوال کے روزے رکھنا مستحب ہے احادیث میں اس کی بڑی فضیلت مذکور ہے اور شش عید کے روزے رکھنے سے ایک سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کیونکہ شریعت میں ایک نیک کام دس گنا اَجر وثواب ملتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا اور رمضان المبارک کے تیس دن اور عید کے چھ دن مل کر چھتیس دن ہوئے اور چھتیس کا دس گنا کرنے سے تین سو ساٹھ بنتا ہے اور ایک سال میں بھی تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اس وجہ سے شش عید کے روزے رکھنے کے ایک سال کے روزے رکھنے کا ثواب بیان فرمایا گیا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث کی بناء پر امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ اور حنفیہ بھی ان روزوں کے استحباب کے قائل ہیں۔ امام مالکؒ پانچ قیود کی وجہ سے کراہت کے قائل ہیں۔ ان روزوں کی مصلحت یہ بیان کی گئی ہے کہ جس طرح نوافل سے فرائض کی تکمیل ہوتی ہے جو کمی بیشی ہوگئی ہو اس کی تلافی ہو جاتی ہے اسی طرح فرض روزوں میں کوئی کوتاہی وغیرہ جو ممکن ہے ہوگئی ہو تو ان چھ روزوں کی برکت سے تلافی ہو جائے گی۔ واللہ اعلم

بَاب كَيْفَ كَانَ يَصُومُ النَّبِيُّ ﷺ

باب: حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طریقہ سے روزے رکھتے تھے؟

٦٦٢: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ

٦٦٢: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابی نضر' عمر بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام' ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنے روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے کہ آپ روزہ کا

زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ.

ناغہ نہیں فرمائیں گے اور ناغہ فرماتے تو اتنا کہ ہم کہتے کہ آپ روزہ نہیں رکھیں گے میں نے آپ کو رمضان المبارک کے علاوہ کسی مہینہ کے پورے روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے یہ کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے شعبان کے مہینہ کے علاوہ کسی مہینہ میں اس سے زیادہ روزے رکھے ہوں۔

نفلی روزوں میں معمول نبوی:

نفلی روزوں میں معمول نبوی یہ تھا کہ آپ کبھی کئی کئی روز تک برابر روزے رکھتے جاتے یہاں تک کہ لوگوں کو یہ خیال ہونے لگتا کہ اب آپ روزہ کا ناغہ نہیں فرمائیں گے اور کبھی کبھی روزہ رکھنے میں اس قدر وقفہ فرماتے کہ لوگ یہ کہنے لگتے کہ اب آپ روزے نہیں رکھیں گے۔

۶۶۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ زَادَ كَانَ يَصُومُهُ إِلَّا قَلِيلًا بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ.

۶۶۳: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن عمرو' ابی سلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی طرح مذکور ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ زیادہ تر شعبان کے اکثر دنوں میں روزے رکھتے تھے اور بہت کم روزہ چھوڑتے تھے بلکہ آپ شعبان کے پورے مہینے روزہ رکھتے تھے۔

بَاب فِي صَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

باب: پیر اور جمعرات کے روزہ کا بیان

۶۶۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مَوْلَى قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُونٍ عَنْ مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ أُسَامَةَ إِلَى وَادِي الْقُرَى فِي طَلَبِ مَالٍ لَهُ فَكَانَ يَصُومُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ لِمَ تَصُومُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ وَأَنْتَ شَيْخٌ كَبِيرٌ فَقَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ وَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ أَعْمَالَ الْعِبَادِ تُعْرَضُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا قَالَ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ.

۶۶۴: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' عمر بن ابوالحکم بن ثوبان' مولیٰ قدامہ بن مظعون' حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ وہ وادیٔ القریٰ تک حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مال تلاش کرنے کے لئے حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ گئے تو حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے ان کے آزاد کردہ غلام نے عرض کیا کہ آپ بوڑھے کمزور ہو کر ان دو دنوں میں کیوں روزہ رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دو دنوں میں بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہشام الدستوائی نے یحییٰ عمر بن الحکم کہا ہے۔

بارگاہِ الٰہی میں اعمال پیش کئے جانے کے دن:

اعمال پیش کئے جانے کا مفہوم یہ ہے کہ پیر اور جمعرات کے دن بارگاہِ الٰہی میں بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اس لئے بہتر یہ ہے کہ ان دنوں میں اعمال صالحہ بارگاہ ربّ العالمین میں پیش ہوں اور دوسری حدیث میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ بندوں کے رات کے اعمال صبح کے اعمال سے قبل اور صبح کے اعمال شام کے اعمال سے قبل اس کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں تو یہ حدیث مندرجہ بالا حدیث کے خلاف نہیں ہے کیونکہ مندرجہ بالا حدیث کی ہفتہ واری پیشی مراد ہے اور دوسری حدیث میں روزانہ کی پیشی اور شب براءت میں سالانہ پیشی مراد ہے۔

بَابٌ فِي صَوْمِ الْعَشْرِ

باب: دس ذی الحجہ تک روزہ رکھنا

۶۶۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْحُرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ امْرَأَتِهِ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ تِسْعَ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَالْخَمِيسَ۔

۶۶۵: مسدد ابوعوانہ حر بن الصباح ہنیدہ بن خالد ان کی بیوی اور بعض ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے روایت ہے کہ حضور ﷺ ذوالحجہ کے شروع کے نو دن کے روزے رکھتے اور عاشورہ کے دن روزے رکھتے اور ہر مہینہ کے تین روز (یعنی ایام بیض کے روزے) اور پیر اور جمعرات کو روزے رکھتے۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذی الحجہ کا عشرہ تمام مہینوں کے عشروں سے افضل ہے اسی بناء پر علماء فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے نذر مانی کہ میں روزے رکھوں گا افضل دنوں میں پس اگر اس کی مراد ایک دن ہے تو اس صورت میں عرفہ کا دن متعین ہوگا۔ اس لیے کہ اس عشرہ کا ایام میں سب سے افضل وہی ہے اور اگر اس کی مراد ہفتہ کے دنوں میں سے جو افضل دن ہے تو وہ ہے جمعہ کا دن متعین ہوگا۔

۶۶۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَمُجَاهِدٍ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ۔

۶۶۶: عثمان بن ابی شیبہ وکیع الاعمش ابی صالح مجاہد مسلم سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اس قدر کوئی نیک عمل پسند نہیں ہے جس قدر ان دس دنوں میں پسندیدہ ہیں یعنی ذی الحجہ کے (آغاز کے) دس دنوں میں۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا جہاد بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد بھی نہیں لیکن وہ جہاد کہ جس میں انسان اپنا جان و مال لے کر نکل پڑے پھر کچھ لے کر واپس نہ آئے (یعنی جہاد میں ہی شہید ہو جائے اور اس کا سرمایہ بھی حالت جہاد میں ہی لٹ جائے)۔

عشرۂ ذی الحجہ کے روزہ کی فضیلت:

حدیث کے آخری ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص میدانِ جہاد میں شہید ہو جائے اس کا مال بھی کفار لوٹ لیں تو ایسے شخص کا مذکورہ جہاد میں شریک ہونا ذوالحجہ کے شروع کے دس دن کے رکھنے کے اَجر جیسا ہوگا۔

بَاب فِي فِطْرِ الْعَشْرِ

باب: ذی الحجہ کے دس دنوں میں روزے نہ رکھنے کا بیان

۶۶۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَائِمًا الْعَشْرَ قَطُّ۔

۶۶۷: مسدد' ابوعوانہ' الاعمش' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے عید الاضحیٰ کے دس روز برابر روزے رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: یہ حدیث قابل تاویل ہے اس کی ایک تاویل یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نفس روزے کی نفی نہیں فرما رہی ہیں بلکہ اپنی رویت (دیکھنے) کی نفی کر رہی ہیں۔ دوسری تاویل یہ ہے کہ کامل دس دن روزے رکھنے کی نفی کر رہی ہیں کہ پورے دس دن روزے نہیں رکھتے تھے بلکہ صرف نو دن روزے رکھتے تھے۔

بَاب فِي صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

باب: عرفات میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان

۶۶۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَوْشَبُ بْنُ عُقَيْلٍ عَنْ مَهْدِيٍّ الْهَجَرِيِّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي بَيْتِهِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ۔

۶۶۸: سلیمان بن حرب' حوشب بن عقیل' مہدی الہجری' حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے ہم سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۶۶۹: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَ۔

۶۶۹: قعنبی' مالک' ابی النضر' عمیر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام اُمّ الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے معاملے کے سلسلہ میں انکے پاس لوگ جھگڑا کرنے لگے تو بعض حضرات نے کہا کہ آپ روزہ دار ہیں بعض نے کہا کہ نہیں تو میں نے دودھ کا ایک پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا اور آپ عرفات میں اپنے اُونٹ پر کھڑے ہوئے تھے تو آپ نے دودھ نوش فرمالیا۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: ومذهب الجمهور يستحب فيه الصوم الى قوله واعلم ان ظاهر حديث ابى قتاده رضى الله عنه المذكور فى اليأف انه يستحب الصوم يوم عرفه مطلقًا۔ (بذل المجهود ص: ۳۷٦' ج ۳)

بَابٌ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

باب: دس محرم کو روزہ رکھنے کا بیان

٦٧٠: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ۔

٦٧٠: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' ہشام بن عروہ' عروہ' عائشہؓ سے روایت ہے کہ عاشورہ وہ دن تھا کہ جس دن میں دورِ جاہلیت میں لوگ روزہ رکھتے تھے اور حضور اکرمؐ بھی اس دن میں زمانہ جاہلیت میں اس دن کا رکھتے تھے۔ جب آپ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور دیگر حضرات کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ اسکے بعد رمضان کے جب روزے فرض ہو گئے تو فرض روزے رمضان المبارک کے باقی رہے اور آپ نے عاشورہ کا روزہ چھوڑ دیا اب جس شخص کا دِل چاہے عاشورہ کے دن روزہ رکھے اور جس کا دِل چاہے نہ رکھے۔

عاشورہ کونسا دن ہے؟

عاشورہ محرم کی دس تاریخ کو کہتے ہیں اگرچہ بعض حضرات نے نو محرم اور بعض نے گیارہ محرم کو بھی یومِ عاشورہ کہا ہے بہرحال یوم عاشورہ میں روزہ رکھنا سنت یا مستحب ہے اور افضل یہ ہے کہ جب عاشورہ کا روزہ رکھے تو ایک ساتھ دو روزے رکھے یعنی ۹ محرم اور ۱۰ محرم کا روزہ رکھے یا ۱۰ محرم اور ۱۱ محرم کا رکھے۔

٦٧١: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا نَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ۔

٦٧١: مسدد' یحییٰ' عبید اللہ' نافع' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عاشورہ کے دن دورِ جاہلیت میں ہم لوگ روزہ رکھتے تھے پھر جب رمضان المبارک کی فرضیت ہوئی تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ دن اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے جو شخص چاہے اس میں روزہ رکھے اور جو شخص چاہے (عاشورہ میں) روزہ چھوڑ دے۔

٦٧٢: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ۔

٦٧٢: زیاد بن ایوب' ہشیم' ابو بشر' سعید بن جبیر' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے یہود کو یومِ عاشورہ میں روزہ رکھے ہوئے پایا تو آپ نے ان سے اس دن کے روزے کی وجہ معلوم کی تو یہودیوں نے بیان کیا کہ اس دن میں اللہ تعالیٰ نے فرعون پر (حضرت) موسیٰ کو فتح پائی اور ہم لوگ اس کی تعظیم کے لئے روزہ رکھتے ہیں۔ تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہم لوگ تم لوگوں سے زیادہ قریب ہیں اور آپ نے اس دن (یومِ عاشورہ) کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ عَاشُورَاءَ الْيَوْمُ التَّاسِعُ

باب: نویں محرم کو عاشورہ ہونے کا بیان

۶۷۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ إِسْمٰعِيلَ بْنَ أُمَيَّةَ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غَطَفَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حِينَ صَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَنَا بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ صُمْنَا يَوْمَ التَّاسِعِ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ۔

۶۷۳: سلیمان بن داؤد ابن وہب یحییٰ بن ایوب اسماعیل بن اُمیہ القرشی ابوغطفان حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور ہم لوگوں کو اس دن کے روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو وہ دن ہے کہ جس کی یہودی اور نصرانی لوگ تعظیم کرتے ہیں تو حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہ گیا تو نو تاریخ کو روزہ رکھوں گا پھر اگلا سال شروع ہونے سے قبل آپ ﷺ کا وصال ہوگیا۔

خلاصۃ الباب: عاشوراء کا مصداق جمہور علماء صحابہ تابعین اور ائمہ اربعہ (چاروں اماموں) کے نزدیک محرم کا دسواں دن ہے۔ وجہ تسمیہ (۱) اس دن کو عاشوراء اس لیے کہتے ہیں کہ چونکہ وہ محرم کی دس تاریخ اور دسواں دن ہے (۲) کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مختلف زمانوں میں مختلف دس انبیاء علیہم السلام پر اور (نبی ﷺ پر) ایک خاص انعام فرمایا تھا علماء فرماتے ہیں کہ عاشوراء کے روزے کے تین مراتب ہیں ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ صرف دسویں محرم کو روزہ رکھا جائے اور اس سے بہتر درجہ یہ ہے کہ اس کے ساتھ نویں کے روزہ کو بھی شامل کرلیا جائے تیسرا درجہ جو اس سے بھی بہتر ہے کہ اس کے ساتھ نو اور گیارہ دونوں کو شامل کیا جائے۔

۶۷۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ غَلَّابٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنِي حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ جَمِيعًا الْمَعْنَى عَنْ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَائَهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ التَّاسِعِ فَأَصْبِحْ صَائِمًا فَقُلْتُ كَذَا كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ يَصُومُ فَقَالَ كَذٰلِكَ كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ يَصُومُ۔

۶۷۴: مسدد یحییٰ بن سعید معاویہ بن غلاب (دوسری سند) مسدد اسماعیل حاجب بن عمر حضرت الحکم بن الاعرج سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا وہ اپنی چادر پر تکیہ رکھے ہوئے مسجد حرام میں تشریف فرما تھے۔ میں نے ان سے عاشورہ روزہ کی بابت دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا جب تم محرم کا چاند دیکھو تو اس کو شمار کرنا شروع کرو جب نو تاریخ ہو تو روزہ رکھو میں نے عرض کیا کہ کیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن روزہ رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا جی ہاں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

عاشورہ کا دن:

جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین تبع تابعین رحمہم اللہ کی رائے میں عاشورہ دس ہی محرم کو ہے اور یہی معمول یہاں ہے اور اکثر

حضرات نے دس محرم کو ہی عاشورہ کا دن قرار دیا ہے: قال الزین ابن المنیر الاکثر علیٰ ان عاشوراء وھو الیوم العاشر من شھر اللہ المحرم' الخ (بذل المجھود ص ۳۸۶' ج ۳) اور عاشورہ کے دن کا کم سے کم درجہ یہ ہے کہ صرف ۱۰ تاریخ کا ہی روزہ رکھا جائے لیکن بہتر یہ ہے کہ ۹ تاریخ کا یا ۱۱ تاریخ کے دن بھی روزہ رکھے یعنی یا تو دس تاریخ سے پہلے کا دن روزہ رکھ لے یا ۱۰ تاریخ کے بعد کے دن کا روزہ رکھ لے: فصیام عاشورا علی ثلاث مراتب اونا کھا ان یصام وحدہ و فوحد ان یصام التاسع معہ وفوقہ ان یصام التاسع والحادی عشر۔ (بذل المجھود ص : ۳۸۷' ج ۳)

بَاب فِي فَضْلِ صَوْمِهِ

باب: دسویں محرم کے روزے کی فضیلت کا بیان

۶۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ أَسْلَمَ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ صُمْتُمْ يَوْمَكُمْ هَذَا قَالُوا لَا قَالَ فَأَتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَاقْضُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ۔

۶۷۵: محمد بن المنہال' یزید بن زریع' سعید' قتادہ' حضرت عبد الرحمٰن بن مسلمہ نے اپنے چچا سے روایت کیا کہ قبیلہ اسلم کے لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگوں نے اس روز (یعنی عاشورہ کے دن) کا روزہ رکھا ہے؟ ان لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا اب دن کا جتنا حصہ باقی رہ گیا ہے۔ اسے روزے کی طرح پورا کرلو اور پھر اس کی قضاء کا روزہ رکھ لینا۔

عاشورہ کی اہمیت:

مذکورہ حدیث کے آخر میں جو عاشورہ کے روزہ سے متعلق فرمایا گیا ہے یہ حکم اس وقت سے متعلق ہے کہ جبکہ عاشورہ کا روزہ فرض تھا۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے احناف کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ دسویں محرم کا روزہ شروع میں واجب تھا۔ شافعیہؒ یہ کہتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کو قضاء کا حکم دینا استحباب کے لیے تھا نہ کہ وجوب کے لیے اس لیے کہ طاعت اور عبادت کے جو اوقات ہوتے ہیں وہ قابل احترام ہوتے ہیں جن کی اطاعت کی جاتی ہے۔

بَاب فِي صَوْمِ يَوْمٍ وَفِطْرِ يَوْمٍ

باب: ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن روزہ چھوڑ دینے کا بیان

۶۷۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ أَحْمَدَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ

۶۷۶: احمد بن حنبل' محمد بن عیسیٰ' مسدد' سفیان' عمر' ابن اوس' حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تمام روزوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے پسندیدہ ہیں اور تمام نمازوں میں اللہ تعالیٰ کو ان کی نماز زیادہ پسندیدہ ہے۔ پہلے وہ آدھی

الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَهُ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يُفْطِرُ يَوْمًا وَيَصُومُ يَوْمًا.

رات تک سوتے تھے اور رات کے تہائی تک نماز پڑھتے پھر چھٹے حصے تک سوتے تھے اور وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ چھوڑ دیتے تھے۔

صوم داؤدی:

آخر حدیث میں جس روزے کا تذکرہ فرمایا گیا ہے وہی صوم داؤدی ہے اور اس کے بہت سے فضائل ہیں۔

بَابٌ فِي صَوْمِ الثَّلَاثِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

باب: ہر ماہ تین روزے رکھنے کا بیان

۶۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَنَسٍ أَخِي مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ مِلْحَانَ الْقَيْسِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَصُومَ الْبِيضَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ وَقَالَ هُنَّ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ۔

۶۷۷: محمد بن کثیر' ہمام' انس' اخی محمد' حضرت ابن ملحان القیسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو حکم فرماتے تھے کہ ایام بیض کے روزے رکھیں یعنی ۱۳' ۱۴' ۱۵ تاریخ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔

بیض کا مفہوم:

ایام بیض کے روزوں کی بہت فضیلت ہے۔ لفظ بیض' ابیض کی جمع ہے کیونکہ مذکورہ تاریخوں میں رات کی چاندنی کی سفیدی ہوتی ہے اس وجہ سے اس کو بیض سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

۶۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ يَعْنِي مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ۔

۶۷۸: ابوکامل' ابوداؤد' شیبان' عاصم' زر' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کے آغاز میں تین روزے رکھتے (یعنی ۱' ۲' ۳ تاریخ کے روزے رکھتے)۔

بَابُ مَنْ قَالَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ

باب: سوموار اور جمعرات کے دن روزے رکھنا

۶۷۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ سَوَاءٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ وَالِاثْنَيْنِ مِنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى۔

۶۷۹: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عاصم بن بہدلہ' سواء الخزاعی' حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مہینے میں تین دن روزے رکھتے تھے ایک تو (مہینہ کے) پہلے پیر اور پہلے جمعرات کے دن پھر ایک اور پیر میں دوسرے ہفتے (مجموعی طور پر یہ تین دن کے روزے ہوئے)۔

۶۸۰: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۶۸۰: زہیر بن حرب' محمد بن فضیل' حسن بن عبیداللہ' ہنیدہ الخزاعی نے

بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ هُنَيْدَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلُهَا الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔

اپنی والدہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اُن سے روزوں کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت رسول کریم ﷺ مجھ کو حکم فرماتے تھے کہ میں ہر ماہ میں تین دن روزے رکھا کروں ان روزوں میں پہلے پیر کا دن اور دوسرے ہفتہ کی جمعرات کا دن (روزہ رکھوں)

بَابُ مَنْ قَالَ لَا يُبَالِي مِنْ أَيِّ الشَّهْرِ

باب: ہر مہینہ میں جس دن چاہے روزہ رکھنے کا بیان

۶۸۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ أَيِّ شَهْرٍ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ مَا كَانَ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ۔

۶۸۱: مسدد' عبدالوارث' یزید' حضرت معاذہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کیا حضرت رسول کریم ﷺ ہر مہینہ میں تین روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں' پھر میں نے دریافت کیا کہ آپ مہینہ میں کونسے ایام میں روزے رکھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ کسی روز کی پرواہ نہیں کرتے تھے بلکہ مہینہ میں جس دن چاہتے روزہ رکھ لیتے تھے۔

نفلی روزہ اور معمول نبوی:

حاصل یہ ہے کہ آپ کے روزہ رکھنے کے خاص دن مقرر نہیں تھے معلوم ہوا کہ نفلی روزوں میں تاریخ کی قید نہیں مہینہ میں جب آسانی ہو رکھ لے لیکن کیونکہ دیگر احادیث میں ایام بیض یعنی ۱۳' ۱۴' ۱۵ تاریخ کے روزے رکھنے کی فضیلت آئی ہے اس لئے مذکورہ تاریخ کو روزے رکھنا افضل ہے۔

بَابُ النِّيَّةِ فِي الصِّيَامِ

باب: روزہ میں نیت کا بیان

۶۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ اللَّيْثُ وَإِسْحَقُ بْنُ حَازِمٍ أَيْضًا جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ وَوَقَفَهُ عَلَى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ

۶۸۲: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' ابن لہیعہ' یحییٰ بن ایوب' عبداللہ بن ابی بکر بن حزم' ابن شہاب' سالم بن عبداللہ' عبداللہ' حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے (وقت) فجر ہونے سے قبل روزے کی نیت نہیں کی تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہوگا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا لیث و اسحٰق بن حازم نے حضرت عبداللہ بن ابی بکر سے اس کو روایت کیا اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کہ زبیدی' معمر' ابن عیینہ' یونس الایلی' تمام کی روایت موافق ہے۔

عُيَيْنَةَ وَيُونُسُ الْاَيْلِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

بَاب فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

باب: رات سے روزے کی نیت کے لازم نہ ہونے کا بیان

۶۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَيَّ قَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا قُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ زَادَ وَكِيعٌ فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَحَبَسْنَاهُ لَكَ فَقَالَ أَدْنِيهِ قَالَ طَلْحَةُ فَأَصْبَحَ صَائِمًا وَأَفْطَرَ.

۶۸۳: محمد بن کثیر' سفیان (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' طلحہ بن یحییٰ' عائشہ بنت طلحہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاتے تو آپ دریافت فرماتے کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ ہم لوگ جب کہتے کہ کچھ نہیں تو آپ فرماتے کہ میں روزہ سے ہوں۔ وکیع نے اضافہ کیا کہ آپ ایک دن ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس حیس کا تحفہ آیا ہے وہ ہم نے آپ کے لئے رکھ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ میرے پاس لاؤ۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ روزے کی نیت کر چکے تھے لیکن آپ نے روزہ توڑ دیا۔

حیس کیا ہے؟

حیس عرب میں ایک قسم کا کھانا ہوتا ہے جو کہ گھی' کھجور اور پنیر سے ملا کر بنایا جاتا ہے آپ کی خدمت میں وہ پیش کیا گیا تھا آپ نے اس کو تناول فرما کر روزہ توڑ دیا کیونکہ آپ کا وہ نفلی روزہ تھا۔ اهدى لنا حيس هو طعام متخذ من تمر وقط وسمن او دقيق اور مثيت بدل' الخ (بذل المجهود ص: ۳۹۱' ج ۳)

۶۸۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَمِينِهِ قَالَتْ فَجَاءَتِ الْوَلِيدَةُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ أُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا

۶۸۴: عثمان بن ابی شیبہ' جریر بن عبدالحمید' یزید بن ابی زیاد' حضرت عبد اللہ بن الحارث حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب آ کر بیٹھ گئیں اور حضرت اُمّ ہانی آپ کی دائیں جانب تھیں۔ پس ایک باندی ایک برتن لے کر حاضر ہوئی اس میں کچھ پینے کی چیز رکھی ہوئی تھی وہ برتن باندی نے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ تو آپ نے اس میں سے نوش فرمایا۔ اس کے بعد وہ برتن آپ نے حضرت اُمّ ہانی کو دیا تو حضرت اُمّ ہانی نے بھی اس میں سے کچھ نوش کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تو روزہ توڑ دیا کیونکہ میں روزہ سے تھی آپ نے فرمایا تمہارا روزہ قضا کا

أَكُنْتِ تَقْضِينَ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا.

روزہ تھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر نفلی روزہ ہو تو کچھ نقصان نہیں۔

بَابٌ مَنْ رَأَى عَلَيْهِ الْقَضَاءَ

باب: جن حضرات کے نزدیک نفلی روزہ توڑ دینے سے قضا واجب ہے؟

۶۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ زُمَيْلٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُهْدِيَ لِي وَلِحَفْصَةَ طَعَامٌ وَكُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ فَاشْتَهَيْنَاهَا فَأَفْطَرْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَلَيْكُمَا صُومَا مَكَانَهُ يَوْمًا آخَرَ۔

۶۸۵: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' حیوۃ بن شریح' ابن الہاد' عروہ کے آزاد کردہ غلام زمیل' حضرت عروہ بن زبیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لئے کھانا آیا اور ہم دونوں روزے سے تھیں تو ہم نے روزہ توڑ دیا پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہم لوگوں کے پاس ہدیہ آیا ہے اور ہم لوگوں کا اس کے کھانے کو دل چاہا تو ہم نے روزہ توڑ دیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں اس کے عوض ایک روزہ رکھ لینا۔

نفلی روزہ کی قضا کا حکم:

جو نفلی روزہ رکھ کر توڑ دیا گیا اس سلسلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ اس روزہ کا قضا کرنا ضروری ہے یعنی دوبارہ وہ روزہ رکھنا ہوگا کیونکہ نفل کام کا شروع کرنے سے قبل اختیار رہتا ہے لیکن شروع کرنے کے بعد اس کو پورا کرنا ضروری ہو جاتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ۔ (یعنی اے ایمان والو اپنے اعمال کو باطل نہ کیا کرو)

بَابُ الْمَرْأَةِ تَصُومُ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا

باب: عورت کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا درست نہیں

۶۸۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ غَيْرَ رَمَضَانَ وَلَا تَأْذَنُ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

۶۸۶: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر عورت کا شوہر گھر پر ہو تو وہ رمضان کے روزے کے علاوہ کوئی روزہ اس کی اجازت کے بغیر نہ رکھے (یعنی نفلی روزہ) اور نہ ہی شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو اس کے گھر میں آنے دے۔

حقوقِ شوہر سے متعلق فرمانِ نبوی ﷺ

مراد یہ ہے کہ جس عورت کا شوہر اس کے پاس موجود ہو تو شوہر کی بلا اجازت عورت کے لئے نفلی روزہ رکھنا درست نہیں خواہ شوہر سے صاف طور پر اجازت لی گئی ہو یا اشارۃً کیونکہ اس طرح نفلی روزہ رکھنے سے حقوقِ زوجیت وغیرہ ادا کرنے میں رکاوٹ ہوگی اسی طرح شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔

٦٨٧: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ زَوْجِي صَفْوَانَ بْنَ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ وَيُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي صَلَاةَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ فَقَالَ لَوْ كَانَتْ سُورَةً وَاحِدَةً لَكَفَتِ النَّاسَ وَأَمَّا قَوْلُهَا يُفَطِّرُنِي فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ فَتَصُومُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا أَصْبِرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَأَمَّا قَوْلُهَا إِنِّي لَا أُصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ فَصَلِّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ أَوْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ۔

٦٨٧: عثمان بن ابی شیبہ جریر الاعمش ابوصالح حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ! صفوان بن معطل مجھ کو مارتے ہیں جب میں نماز پڑھتی ہوں اور وہ میرا روزہ تڑوا دیتے ہیں جب میں روزہ رکھتی ہوں اور وہ فجر کی نماز نہیں پڑھتے یہاں تک کہ سورج نکل آتا ہے (یعنی روزانہ نماز پڑھنے میں تاخیر کرتے ہیں) اور صفوان (بھی اس وقت) آپ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ان سے دریافت کیا کہ تمہاری بیوی کیا کہتی ہے انہوں نے کہا کہ وہ جو بات کہتی ہے کہ نماز پڑھنے پر مجھے مارتے ہیں تو اسکے بارے میں یہ عرض ہے کہ یارسول اللہ! وہ نماز میں دو سورتیں پڑھتی ہے میں نے اس کو منع کیا وہ نہیں مانتی (اس بناء پر نماز کی وجہ سے مارنا پڑتا ہے) آپ نے فرمایا کہ اگر ایک سورت پڑھی جائے تو وہ کافی ہے اور وہ جو یہ بات کہتی ہیں کہ میرا شوہر روزہ تڑوادیتا ہے (تو اسکے بارے میں یہ عرض ہے) کہ وہ روزے رکھتی چلی جاتی ہے میں جوان آدمی ہوں مجھ سے صبر نہیں ہو سکتا آپ نے اس روزے سے ممانعت فرمادی کہ کوئی عورت شوہر سے دریافت کئے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے اور وہ جو یہ کہتی ہے کہ میں نمازِ فجر نہیں پڑھتا یہاں تک کہ سورج نکل آتا ہے تو ان کی اصلیت یہ ہے کہ میں محنت کرنے والا آدمی ہوں یہ بات سب لوگ جانتے ہیں (رات کو کھیت کو پانی دیتا ہوں) ہماری آنکھ نہیں کھلتی یہاں تک کہ سورج نکل آتا ہے آپ نے فرمایا جب تمہاری آنکھ کھلے تو تم نماز پڑھ لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حمید سے حماد بن سلمہ نے یا ابی المتوکل سے ثابت نے روایت کیا۔

بَاب فِي الصَّائِمِ يُدْعَى إِلَى

باب: اگر روزہ دار کو ولیمہ میں شرکت کی دعوت دی

وَلِيمَةٍ

جائے

٦٨٨: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ وَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ قَالَ هِشَامٌ وَالصَّلَاةُ الدُّعَاءُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ أَيْضًا.

٦٨٨: عبداللہ بن سعید' ابوخالد' ہشام' ابن سیرین' حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے لئے بلایا جائے تو اس کو قبول کرنا چاہئے۔ اگر وہ شخص روزے سے نہ ہو تو کھانا کھا لے اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے شخص کے لئے دُعائے خیر کرے۔ ہشام نے کہا کہ صلوٰۃ سے مراد دُعا ہے ابوداؤد نے کہا کہ یہ روایت حفص بن غیاث سے بھی مروی ہے۔

دعوت قبول کرنا:

مراد یہ ہے کہ دعوت میں بلا عذر جانے سے انکار کر دینا جائز نہیں لیکن اگر وہاں پر ناچ گانا اور خلاف شرع اُمور ہو رہے ہوں اور ان کے بند نہ ہونے کا گمان غالب ہو تو وہاں پر نہ جائے ایسی دعوت کا انکار کرنا درست ہے۔

٦٨٩: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ.

٦٨٩: مسدد' سفیان' ابوالزناد' الاعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی شخص کو کھانے کے لئے بلایا جائے اور وہ شخص روزہ دار ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔

بَابُ الِاعْتِكَافِ

باب: اعتکاف کا بیان

٦٩٠: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

٦٩٠: قتیبہ بن سعید' لیث' عقیل' زہری' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ اخیر عشرۂ رمضان میں اعتکاف فرماتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی رُوح قبض فرمائی پھر آپ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے آپ کے بعد اعتکاف کیا۔

عورتوں کا اعتکاف:

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے اعتکاف کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ آپ نے اپنے گھروں میں اعتکاف کیا کیونکہ خواتین کو گھروں میں اعتکاف کرنا مستحب ہے یعنی گھر میں ایک جگہ کو مسجد قرار دے کر اس میں اعتکاف کرے ایسی جگہ خواتین کے لئے مسجد کا درجہ رکھتی ہے اور وہ بلا ضرورت شرعی اس جگہ سے باہر نہ نکلیں۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اعتکاف کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کو لازم پکڑنا اور اپنے نفس کو اس پر جمانا اصطلاح شریعت میں اعتکاف کہتے ہیں کہ مسجد میں ٹھہرنا اعتکاف کی نیت سے روزہ کے ساتھ۔ اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔(۱) واجب (۲) سنت مؤکدہ

(۳) مستحب۔ واجب اعتکاف یہ ہے کہ کوئی شخص چند دن متعین کر کے اعتکاف کرنے کی نیت کر لے سنت مؤکدہ رمضان کے عشرہ اخیرہ کا اعتکاف یہ سنت علی الکفایہ ہے۔ مستحب وہ مطلق اعتکاف ہے جس میں کسی زمانہ کی قید نہیں جب چاہے کر لے۔

اعتکاف کے لیے ضروری ہے کہ معتکف انسان مسلمان ہو عاقل ہو لہٰذا کافر اور مجنون کا اعتکاف درست نہیں البتہ نابالغ بچہ جس طرح نماز روزہ رکھ سکتا ہے اسی طرح اعتکاف کر سکتا ہے خواتین بھی اپنے گھر میں اعتکاف کر سکتی ہیں اپنے شوہر سے اجازت لے کر بشرطیکہ حیض اور نفاس سے پاک ہوں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ایک دن سے کم وقت میں نفل اعتکاف درست نہیں۔ امام مالکؒ کی بھی ایک روایت یہی ہے۔ امام یوسفؒ کے نزدیک دن کا اکثر حصہ جب کہ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک ایک ساعت ہے۔ چنانچہ راجح یہی ہے کہ اعتکاف نفل کے لیے وقت کی کوئی مقدار نہیں بلکہ جتنا وقت بھی مسجد میں اعتکاف کی نیت سے ٹھہرا جائے اعتکاف ہو جائے گا۔ پھر ائمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مردوں کے لیے مسجد کا ہونا شرط ہے البتہ اس بات میں اختلاف ہے کہ کون سی مسجد ضروری ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ و احمدؒ کے نزدیک مسجد جماعت والی ہو جس میں پہلے سے امام مؤذن متعین ہوں پانچوں وقت کی نماز ہوتی ہو یا نہ ہوتی ہو اس میں دونوں اقوال ہیں۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک مطلق مسجد کافی ہے لیکن ان دونوں حضرات کے نزدیک اگر اعتکاف کے دوران جمعہ کا دن واقع ہو تو پھر جامع مسجد کا ہونا ضروری ہے اس لیے کہ نماز جمعہ کے لیے معتکف سے نکلنا ان دونوں کے نزدیک اعتکاف کو ختم کر دیتا ہے بخلاف حنفیہ اور حنابلہ کے کہ ان کے نزدیک جمعہ کے لیے نکلنا اعتکاف کو نہیں ختم کرتا یہ اختلاف مردوں کے اعتکاف کے بارہ میں ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ عورتوں کے اعتکاف کی صحت کے لیے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک مسجد شرط ہے۔ احناف اور امام شافعیؒ کے قول قدیم میں عورت کا اعتکاف گھر کی مسجد میں صحیح ہے یعنی گھر میں جس جگہ کو نماز کے لیے متعین کر رکھا ہے۔

علامہ ابن الہمامؒ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مواظبت فرمانا اعتکاف پر بغیر نکیر کے ان صحابہ پر جنہوں نے اس کو ترک کیا یہ دلیل ہے اس اعتکاف کی سنیت کی اور اگر مواظبت کے ساتھ انکار بھی پایا جاتا صحابہ کے ترک پر تو پھر یہ دلیل ہوتی وجوب کی۔

۶۹۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ لَيْلَةً۔

۶۹۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' ابورافع' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے اخیر دس دن میں اعتکاف فرماتے تھے پھر آپ نے ایک سال تک اعتکاف نہیں فرمایا پھر جب دوسرا سال آیا تو آپ نے بیس رات تک اعتکاف فرمایا۔

۶۹۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ قَالَتْ وَإِنَّهُ أَرَادَ مَرَّةً أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْعَشْرِ

۶۹۲: عثمان بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' یعلیٰ بن عبید' یحییٰ بن سعید' عمرۃ' عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرمانے کا ارادہ کرتے تو آپ نماز فجر ادا فرما کر اپنے اعتکاف کرنے کی جگہ میں داخل ہو جاتے ایک مرتبہ آپ نے رمضان المبارک کے اخیر عشرہ میں اعتکاف کرنے کا حکم فرمایا آپ نے خیمہ لگانے کا حکم فرمایا تو خیمہ لگا دیا

الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَتْ فَاَمَرَ بِبِنَائِهٖ فَضُرِبَ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ اَمَرْتُ بِبِنَائِيْ فَضُرِبَ قَالَتْ وَاَمَرَ غَيْرِيْ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ بِبِنَائِهٖ فَضُرِبَ فَلَمَّا صَلَّى الْفَجْرَ نَظَرَ اِلَى الْاَبْنِيَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهٖ آلْبِرَّ تُرِدْنَ قَالَتْ فَاَمَرَ بِبِنَائِهٖ فَقُوِّضَ وَاَمَرَ اَزْوَاجُهٗ بِاَبْنِيَتِهِنَّ فَقُوِّضَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الْاِعْتِكَافَ اِلَى الْعَشْرِ الْاَوَّلِ يَعْنِيْ مِنْ شَوَّالٍ قَالَ اَبُوْ دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ اِسْحٰقَ وَالْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ نَحْوَهٗ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ مِنْ شَوَّالٍ۔

گیا میں نے جب یہ دیکھا تو میں نے بھی خیمہ لگانے کا حکم کیا (چنانچہ) میرا بھی خیمہ لگالیا گیا میرے علاوہ دوسری ازواجِ رضی اللہ عنہن نے خیمہ لگانے کا حکم کیا وہ بھی لگایا گیا آپ نے جب نمازِ فجر ادا فرمائی تو دیکھا کہ خیمے نصب ہیں۔ آپ نے فرمایا تم کس قسم کی نیکی کرنا چاہ رہی ہو؟ آپ فرماتی ہیں کہ آپ نے اپنا خیمہ اُکھڑوالیا اور ازواج رضی اللہ عنہن کے خیموں کے بارے میں بھی اُکھاڑ دینے کا حکم فرمایا وہ بھی اُکھاڑ دیئے گئے اور آپ نے اعتکاف کو شوال کے پہلے عشرہ تک مؤخر کر دیا یعنی جب شوال شروع ہوا تو اسکے پہلے عشرہ میں آپ نے اعتکاف کیا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن اسحٰق اور اوازعی نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا اسی طرح مالک یحییٰ بن سعید نے نقل کیا۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے اور بعض دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے اعتکاف کے بارہ میں بیان کرتی ہیں وہ اس طرح کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اعتکاف کے لیے خیمہ قائم کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ قائم کر دیا گیا اور یہ خیمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قائم کرتی تھیں۔ جیسا کہ بخاری میں ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر اپنا خیمہ اور پردہ قائم کرایا۔ اس کے بعد حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے اجازت لے کر ایک خیمہ اور پردہ لگوا دیا۔ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے یہ دیکھا تو انہوں نے از خود بغیر اجازت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنا خیمہ قائم کرا دیا بس کل چار خیمے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کھڑے کئے گئے ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا باقی تین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے۔ جب صبح کی نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے معتکف خاص اور پردہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر باقی تینوں خیموں پر پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ کیا ہیں کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے خیمے ہیں تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ان کا ارادہ نیکی کا ہے گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس فعل کے نیکی ہونے پر تردد فرما رہے ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں مباہات اور تنافس کا اندیشہ ہوا ایسا تنافس غیرت طبع سے پیدا ہوتا ہے جس سے مقصد اعتکاف ہی فوت ہو جاتا ہے یا اس لیے نکیر فرمائی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندیشہ ہوا کہ جملہ ازواج مطہرات کے اعتکاف کرنے اور پردہ قائم کرنے میں لوگوں پر مسجد کے تنگ ہونے کا قوی امکان تھا پس ان مذکورہ بالا وجوہ کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خیمہ کو توڑنے کا حکم فرما دیا چنانچہ وہ ہٹا دیا گیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے اپنے خیمے ہٹا دیئے۔ شارحین فرماتے ہیں اس حدیث سے مسجد میں خیمے قائم کرنے کا جواز معلوم ہو رہا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ عورتوں کے لیے مسجد میں اعتکاف افضل نہیں اور امام شافعیؒ سے منقول ہے کہ انہوں نے عورتوں کے لیے مسجد جماعت میں اعتکاف مکروہ قرار دیا اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے پھر اس حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کی قضاء شوال کے عشرہ میں کی۔ ائمہ کرامؒ کا اس میں اختلاف ہے کہ اعتکاف کی قضاء لازم ہے یا نہیں۔ امام سافعیؒ اور امام احمدؒ کا مذہب یہ ہے کہ اعتکاف شروع کرنے سے لازم نہیں ہوتا۔ امام مالکؒ کے نزدیک معتکف میں بنیت اعتکاف داخل ہونے سے لازم ہوتا ہے لہٰذا اسکو پورا کرنا ضروری ہے اگر توڑ دیا تو قضاء ضروری ہے۔ احناف کا مسلک یہ ہے کہ نفلی اعتکاف کی قضاء لازم نہیں البتہ اعتکاف مسنون کی قضاء لازم ہوگی۔ باقی اعتکاف واجب کی قضاء بالاتفاق واجب ہے۔

بَابُ أَيْنَ يَكُونُ الِاعْتِكَافُ

باب: کس جگہ اعتکاف کرنا چاہئے؟

۶۹۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللَّهِ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ۔

۶۹۳: سلیمان بن داؤد ابن وہب یونس نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے اخیر عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے نافع نے کہا کہ مجھ کو عبد اللہ نے مسجد نبوی میں وہ جگہ دکھائی جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرماتے تھے۔ (مذکورہ حدیث سے ثابت ہے کہ اعتکاف مسجد میں کرنا چاہئے)۔

۶۹۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ كُلَّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا۔

۶۹۴: ہناد ابی بکر ابی حصین ابی صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ رمضان المبارک کے مہینہ میں دس روز اعتکاف فرماتے تھے پھر جب وہ سال آیا جس میں آپ کی وفات ہوئی تو آپ نے اس سال کے رمضان المبارک میں بیس روز اعتکاف فرمایا۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: آپ ﷺ اس سال کیوں نہ اعتکاف کر سکے اس بارہ میں ابن ماجہ کی روایت میں یہ فرمانا کہ ایک سال آپ ﷺ رمضان میں سفر میں تھے علماء نے لکھا ہے کہ یہ سفر فتح مکہ کا سفر تھا۔

علماء نے اس کی مختلف مصلحتیں بیان کی ہیں۔ ابن المصری ؒ نے یہ توجیہ بیان کی ہے کہ ازواج مطہرات کی طرف سے مذکورہ بالا ناخوشگوار واقعہ پیش آنے وجہ کی سے اعتکاف ترک فرمادیا تھا اور اس کی قضاء شوال کے کسی عشرہ (دس دنوں) میں کی تھی غیر رمضان میں ہونے کی وجہ سے حق تلافی نہ ہونے کی بناء پر دوبارہ اس کی قضاء اصل وقت میں آپ ﷺ نے فرمائی اور ناخوشگوار واقعہ سن ۹ میں شاید پیش آیا تھا۔

بَابُ الْمُعْتَكِفِ يَدْخُلُ الْبَيْتَ لِحَاجَتِهِ

باب: معتکف کا قضائے حاجت کے لئے گھر جانے کا بیان

۶۹۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ۔

۶۹۵: عبد اللہ بن مسلمہ مالک ابن شہاب عروہ عمرہ بنت عبد الرحمن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو میری جانب اپنا سر قریب فرماتے اور آپ مسجد میں تشریف فرما ہوتے تو میں آپ کے سر مبارک میں کنگھی کرتی اور آپ (بحالت اعتکاف) بشری ضروریات کے علاوہ گھر میں تشریف نہ لاتے۔

خلاصۃ الباب: احناف کے نزدیک حاجت طبیعہ جیسے بول براز یا اس کے لیے کھانا وغیرہ لانے والا کوئی نہیں اور حاجت شرعیہ کے لیے بھی نکلنا جائز ہے حاجت شرعیہ جیسے جمعہ کی نماز وغیرہ ان کے علاوہ کسی دوسری ضرورت سے مسجد سے نکلنا مفسد اعتکاف ہے۔

۶۹۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يُتَابِعْ أَحَدٌ مَالِكًا عَلَى عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

۶۹۶: قتیبہ بن سعید' عبد اللہ بن مسلمہ' لیث ' ابن شہاب' عروہ' عمرہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یونس نے اسی طرح پر زہری سے عروہ کے واسطہ سے نقل کیا اور عمرہ سے روایت نقل کرنے میں مالک کا کوئی متابع نہیں ہے اور معمر اور زیادہ بن سعد وغیرہ نے زہری' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

۶۹۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَكُونُ مُعْتَكِفًا فِي الْمَسْجِدِ فَيُنَاوِلُنِي رَأْسَهُ مِنْ خَلَلِ الْحُجْرَةِ فَأَغْسِلُ رَأْسَهُ وَقَالَ مُسَدَّدٌ فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

۶۹۷: سلیمان بن حرب' مسدد' حماد' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ (جب) اعتکاف فرماتے تھے تو آپ اپنا سر مبارک حجرہ کے سوراخوں سے اندر (کی جانب) کر دیتے میں آپ کا سر مبارک دھودیتی دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ میں (آپ کے سر مبارک میں) کنگھی کرتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

۶۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبُّوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنْ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ ﷺ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ

۶۹۸: احمد بن محمد بن شبویہ المروزی' عبدالرزاق' معمر' زہری' علی بن حسین' صفیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ اعتکاف کی حالت میں تھے میں رات کے وقت آپ سے ملنے کے لئے گئی اور میں نے آپ سے گفتگو کی۔ اس کے بعد جب میں (وہاں سے) واپس جانے کے لئے اُٹھی تو آپ بھی مجھے پہنچانے کے لئے اُٹھے اور ان دنوں میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی رہائش اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے مکان میں تھی۔ راستہ میں دو انصاری حضرات سے ملاقات ہوئی۔ جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو جلدی چلنے لگے۔ آپ نے فرمایا آرام سے چلو' یہ صفیہ بنت حیی ہے (جو میری بیوی ہے) ان دونوں نے کہا سبحان اللہ' یا رسول اللہ! (یعنی ہمارے دل میں آپ کے متعلق کوئی غلط خیال نہیں آ سکتا) آپ نے فرمایا نہیں۔ شیطان' انسان کی ہر رگ میں خون کی طرح

فَخَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا أَوْ قَالَ شَرًّا.

حرکت کرتا رہتا ہے (دوڑتا ہے) تو مجھ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں شیطان تمہارے قلب میں (کسی قسم کی) بُرائی نہ پیدا کر دے۔

۶۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَتْ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ وَسَاقَ مَعْنَاهُ۔

۶۹۹: محمد بن یحییٰ بن فارس' ابوالیمان' شعیب' زہری سے اسی طرح مروی ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے قریب دروازہ میں تھے جو کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازہ کے قریب ہے تو اس جگہ سے دو شخص گزرے۔

بَابُ الْمُعْتَكِفِ يَعُودُ الْمَرِيضَ

باب: معتکف کے لئے عیادت کرنے کا بیان

۷۰۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النُّفَيْلِيُّ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمُرُّ بِالْمَرِيضِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ وَقَالَ ابْنُ عِيسَى قَالَتْ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ۔

۷۰۰: عبداللہ بن محمد نفیلی' محمد بن عیسیٰ' عبدالسلام بن حرب' لیث بن ابی سلیم' عبدالرحمٰن بن قاسم' قاسم' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مریض کے قریب سے گزرتے اور آپ ﷺ معتکف ہوتے پس آپ ﷺ اسی طرح گزر جاتے جیسا کہ آپ ﷺ جا رہے ہوتے اور رُک کر مریض کا حال نہ پوچھتے۔ ابن عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ بحالت اعتکاف مریض کی عیادت فرماتے۔

معتکف کے لئے بیمار کی مزاج پُرسی:

مراد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ باقاعدہ مریض کی عیادت کے لئے بحالتِ اعتکاف تشریف نہ لے جاتے البتہ اگر کوئی مریض راستہ میں مل جاتا تو آپ اس کی عیادت فرما لیتے کیونکہ اس میں کسی قسم کا حرج نہیں ہے۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اگر آپ ﷺ سے ضرورت انسانیہ کے لیے باہر تشریف لاتے تھے تو بیمار کی مزاج پرسی کرتے ہوئے گذر جاتے تھے اور آس پاس ٹھہرتے نہ تھے ایسے ہی ہر معتکف کو کرنا چاہے معتکف کا تیمارداری کے لئے نکلنا اعتکاف کو باطل کر دیتا ہے جس حدیث میں نکلنے کا ذکر ہے وہ نفلی اعتکاف پر محمول ہے۔

۷۰۱: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا

۷۰۱: وہب بن بقیہ' خالد' عبدالرحمٰن بن اسحٰق' زہری' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ معتکف کے لئے مسنون یہ ہے کہ وہ بیمار کی مزاج پُرسی نہ کرے اور نہ ہی وہ (مسجد سے باہر) نماز جنازہ کے لئے جائے اور نہ وہ عورت سے مس کرے اور نہ عورت سے مباشرت کرے اور نہ ضرورت کے علاوہ کسی قسم کے اُمور کے لئے باہر نکلے اور

يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ قَالَ أَبُو دَاوُد غَيْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا يَقُولُ فِيهِ قَالَتْ السُّنَّةُ قَالَ أَبُو دَاوُد جَعَلَهُ قَوْلَ عَائِشَةَ۔

روزہ کے بغیر اعتکاف کرنا جائز نہیں اور نہ ہی جامع مسجد کے بغیر امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن اسحٰق کے علاوہ اور کوئی شخص اس بات کا قائل نہیں کہ یہ مسنون ہے بلکہ یہ صرف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے۔

۷۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَلَيْهِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَيْلَةً أَوْ يَوْمًا عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ فَقَالَ اعْتَكِفْ وَصُمْ۔

۷۰۲: احمد بن ابراہیم ابوداؤد عبداللہ بن بدیل عمرو بن دینار عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں عمر رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کے پاس ایک رات یا ایک دن اعتکاف کرنے کی نیت کی تھی۔ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اعتکاف کرو اور روزہ رکھو۔

۷۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْعَنْقَزِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُدَيْلٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ مُعْتَكِفٌ إِذْ كَبَّرَ النَّاسُ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللَّهِ قَالَ سَبْيُ هَوَازِنَ أَعْتَقَهُمْ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ وَتِلْكَ الْجَارِيَةُ فَأَرْسَلَهَا مَعَهُمْ۔

۷۰۳: عبداللہ بن عمرو بن محمد بن ابان بن صالح القرشی عمرو بن محمد حضرت عبداللہ بن بدیل رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اعتکاف کی حالت میں تھے کہ ایک دم لوگوں نے تکبیر کہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ اے عبداللہ! حضرت عبداللہ نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) ہوازن کے قیدیوں کو آزاد کر دیا آپ نے فرمایا اس باندی کو بھی پھر اس کو بھی ان کے ساتھ کر دیا۔

بحالتِ اعتکاف عورت کو چھونا:

عورت کو مس کرنے سے مراد صحبت کرنا ہے کیونکہ صحبت کرنے سے بالاتفاق اعتکاف باطل ہو جاتا ہے اور عورت کو ہاتھ لگانے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا اور حنفیہ کے نزدیک ہر ایک مسجد میں اعتکاف درست ہے جامع مسجد کی قید نہیں ہے "رسالہ مسائل اعتکاف" میں اس قسم کے مسائل کی مفصل بحث مذکور ہے۔

حدیث ۷۰۲ کے مطابق زمانہ جاہلیت کی نذر و منت جمہور ائمہ کرامؒ کے نزدیک معتبر نہیں لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نذر کو پورا کرنے کا حکم استحبابی ہے۔ امام احمدؒ کے نزدیک نذر دور جاہلیت معتبر ہے تو ایفاء کا حکم وجوب کے لیے ہوگا۔

حدیث ۷۰۳ میں ذکر کردہ لوگ غزوہ حنین میں قیدی ہو کر آئے تھے جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا تھا۔

بَاب فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَعْتَكِفُ

باب: مستحاضہ عورت کے اعتکاف کا بیان

۷۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَكَفَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ امْرَأَةٌ

۷۰۴: محمد بن عیسیٰ قتیبہ یزید بن خالد عکرمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے ہمراہ اعتکاف کیا ان کو (استحاضہ کی

مِنْ أَزْوَاجِهِ فَكَانَتْ تَرَى الصُّفْرَةَ وَالْحُمْرَةَ فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي۔

وجہ سے) سرخی یا زردی آیا کرتی تھی تو ہم لوگ کبھی ان کے نیچے طشت رکھ دیتے اور وہ نماز پڑھا کرتیں۔

خُلاصَةُ الْبَابِ: یہ پہلے بھی گزر چکا ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک عورت بعد میں اعتکاف کر سکتی ہے اور مستحاضہ عورت چونکہ پاکی کے حکم میں ہوتی ہے اور نماز روزہ تلاوت وغیرہ کر سکتی ہے لہٰذا اعتکاف بھی کر سکتی ہے۔ لیکن اگر اعتکاف گھر کی مسجد میں کرے جیسا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے اصحاب کا مسلک ہے تو کوئی اشکال نہیں البتہ اگر محلّہ کی مسجد میں کرنے تو اس مسجد کے ملوث ہونے کا خطرہ ہے جس کی وجہ سے یہ شبہ ہوسکتا ہے کہ شاید مستحاضہ کا اعتکاف مسجد میں جائز نہ ہو اس وہم کو دور کرنے کے لیے امام ابوداؤد نے باب قائم کیا ہے۔

اول كتاب الجهاد

بَاب مَا جَاءَ فِي الْهِجْرَةِ

باب: ہجرت کا بیان

۷۰۵: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

۷۰۵: مؤمل بن فضل' ابوالولید ابن المسلم' الاوزاعی' زہری' عطاء بن یزید' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیہات کے رہنے والے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا بھلا ہو ہجرت بہت دُشوار ہے۔ تمہارے پاس کچھ اُونٹ موجود ہیں؟ اس شخص نے عرض کیا جی ہاں آپ نے ارشاد فرمایا تم ان کی زکوۃ دیتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا پھر تم دریاؤں کے پار رہ کر بھی عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں سے کوئی عمل کم نہیں فرمائیں گے۔

ہجرت کا مفہوم:

مذکورہ حدیث میں وَيْحَكَ کا لفظ فرمایا گیا ہے۔ ہم نے اس لفظ کے لفظی معنی کے بجائے محاورہ کے اعتبار سے ترجمہ کیا ہے۔ عرب میں یہ لفظ اسی قسم کے موقعہ پر بولا جاتا ہے کہ جس موقعہ پر اُردو میں ''تمہارا بھلا ہو'' وغیرہ لفظ بولے جاتے ہیں بہرحال مفہومِ حدیث یہ ہے کہ ہجرت ایک ملک چھوڑ کر دوسرے ملک جانے کا نام نہیں ہے بلکہ صحیح معنی میں ہجرت کا مطلب یہ ہے کہ گناہوں کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔

خُلاصَةُ الْبَابِ: جہاد لغوی معنی مشقت اٹھانا طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا ہے' جہاد کا مطلب ہے انتہائی قوت سے حملہ آور دشمن کی مدافعت کرنا اصطلاح شرح میں ''جہاد کا مفہوم کفار کے ساتھ لڑی جانے والی جنگ میں اپنی طاقت خرچ کرنا بایں طور کہ خواہ اپنی جان پیش کرنا کیا جائے یا اپنے مال کے ذریعہ مدد کی جائے اور خواہ اپنی عقل وتدبیر یعنی اپنی رائے اور مشوروں کا تعاون دیا جائے' بلاخوف اسلامی لشکر میں شامل ہو کر اسی نفری میں اضافہ کیا جائے اور اسکے علاوہ کسی بھی طریقہ سے دشمنان اسلام کے

مقابلے میں اسلام کا بول بالا کرنے کی سعی کی جائے۔ خدا تعالیٰ کی سرزمین پر اس کا جھنڈا سربلند اور اسکے باغی منکروں کا دعویٰ سرنگوں رہے۔ جہاد فرض کفایہ ہے۔ اگر نفیر عام نہ ہوا گر نفیر عام (اعلان جنگ) ہو بایں طور کہ کفار مسلمانوں کے کسی شہر پر ٹوٹ پڑیں یا اسلامی مملکت کے خلاف جنگ شروع کر دیں اور مسلمانوں کی طرف سے جنگ کا عام اعلان کر دیا جائے تو اس صورت میں ہر مسلمان پر جہاد فرض عین ہوگا۔ اس باب میں دوسری چیز ہجرت کا بیان ہے۔ ہجرت لغت میں کسی چیز سے بیزار ہو کر اس کو چھوڑ دینا اور محاورات عامہ میں ہجرت کا لفظ ترک وطن کرنے کے لیے بولا جاتا ہے۔ اصطلاح شریعت میں دارالکفر کو چھوڑ کر دارالسلام میں چلے جانے کو ہجرت کہتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں ہجرت کے بہت فضائل وارد ہیں۔ اس حدیث میں بحار جمع بحرۃ بمعنی بلدہ کے معنی میں یہ ایسے ہی ہے جیسے اردو کے محاورے میں زیادہ دوری کو بیان کرنا ہو تو کہتے ہیں سات سمندر پار یہاں بھی یہی ترجمہ ہوگا کہ تو جتنا بھی دور ہوگا اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں سے کوئی عمل کم نہیں فرمائیں گے۔ آنحضرت ﷺ کا اس اعرابی کو ہجرت نہ کرنے کی اجازت دینا اس کے لیے خاص ہے یا یہ اعرابی اہل مکہ میں سے نہ تھا کیونکہ اہل مکہ کے اوپر ہجرت فرض تھی۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا اس اعرابی کو اجازت نہ دینا فتح مکہ کے بعد تھا اور ہجرت کا فرض ہونا فتح مکہ سے قبل تھا بعد میں حکم منسوخ ہو گیا۔ لیکن علامہ عینیؒ نے حافظؒ کے اس احتمال کی تردید فرمائی ہے۔ واللہ اعلم۔ اس حدیث کو بخاری، مسلم اور نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔

۷۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْبَدَاوَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو إِلَى هَذِهِ التِّلَاعِ وَإِنَّهُ أَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِي يَا عَائِشَةُ ارْفُقِي فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ وَلَا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ۔

۷۰۶: عثمان، ابوبکر، ابی شیبہ کے صاحبزادے، شریک، مقدام بن حضرت شریح سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بداوت کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جنگل میں پانی کے بہاؤ کی جانب تشریف لے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے جنگل جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے میرے پاس صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھیجا کہ جس سے سواری کا کام نہیں لیا جاتا تھا یعنی (نوجوان اونٹ بھیجا) اور آپ نے فرمایا اے عائشہ اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرنا کیونکہ جہاں نرمی ہوتی ہے وہ چیز بہتر ہو جاتی ہے اور جس شے میں سے نرمی نکل جاتی ہے تو وہ شے معیوب ہو جاتی ہے۔

بداوت: بداوت کا مطلب ہے کہ یکسوئی، عبادت و ریاضت کے لئے جنگلات میں جانا۔ آنحضرت ﷺ پانی کے بہاؤ جو کہ پہاڑوں کے اوپر سے نیچے کی جانب ہوتے ہیں آپ جنگلوں میں اس جانب تشریف لے جاتے تھے۔

خلاصۃ الباب: نَاقَةٌ مُحَرَّمَةٌ غیر تربیت یافتہ اونٹنی شراح حدیث لکھتے ہیں تربیت یافتہ اونٹنی کو ناقہ مثوقہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ اونٹنی زین وغیرہ کسنے کے لیے لائی گئی اور یہ صدقہ کے اونٹوں میں سے تھی۔

سوال: آنحضرت ﷺ کے لیے تو صدقہ کی چیز کا استعمال جائز نہ تھا اور آپ ﷺ استعمال بھی نہ فرماتے تھے تو گھر میں کیوں بھیجی تھی۔ **جواب:** ازواج مطہرات کے لیے صدقہ لینا جائز تھا تو آپ نے عائشہؓ کو عطاء کی تھی پھر جب ان کی ملک میں داخل ہوگئی تو پھر آپ کے لیے استعمال جائز ہو گیا۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کبھی تفریح کے لیے جنگل کی طرف جانا جائز ہے۔

بَاب فِي الْهِجْرَةِ هَلِ انْقَطَعَتْ

باب: کیا ہجرت کرنا ختم ہوگیا؟

۷۰۷: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتَّى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔

۷۰۷: ابراہیم بن موسیٰ الرازی' عیسیٰ' حریز' عبد الرحمٰن بن ابی عوف' ابی ہند' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہجرت کبھی ختم نہیں ہوگی جب تک کہ توبہ کا دروازہ بند نہیں ہو جاتا اور توبہ کا دروازہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج' مغرب کی جانب سے نہ نکلے۔

ہجرت کیا ہے؟ مراد یہ ہے کہ قیامت تک ہجرت جاری رہے گی؟

۷۰۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

۷۰۸: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' مجاہد' طاؤس' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا اب ہجرت واجب نہیں ہے (کیونکہ مکہ اس وقت خود دارالاسلام ہو گیا تھا) لیکن جہاد اور نیت کا اجر باقی ہے۔ جب تم لوگوں کو جہاد کیلئے نکلنے کا حکم ہو تو جہاد کیلئے نکل پڑو۔

۷۰۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ قَالَ أَتَى رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَعِنْدَهُ الْقَوْمُ حَتَّى جَلَسَ عِنْدَهُ فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ۔

۷۰۹: مسدد' یحییٰ' اسماعیل بن ابی خالد' حضرت عامر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور ان کے پاس لوگ بیٹھے ہوئے تھے وہ شخص بھی بیٹھ گیا اور اس نے کہا کہ جو کچھ تم لوگوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس میں سے کچھ مجھے بھی بتائیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسلمان وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے (یعنی ہر طریقہ سے) مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ شخص ہے کہ جو ان اشیاء کو چھوڑ دے کہ جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

بَاب فِي سُكْنَى الشَّامِ

باب: ملک شام میں رہائش کی فضیلت

۷۱۰: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ سَتَكُونُ

۷۱۰: عبیداللہ بن عمر' معاذ بن ہشام' ابوقتادہ' شہر بن حوشب' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے کہ اس ہجرت کے بعد ایک دوسری ہجرت ہوگی اور اس وقت میں وہ لوگ بہتر ہوں گے۔ جو حضرت ابراہیم علیہ

هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ أَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ إِبْرَاهِيمَ وَيَبْقَى فِي الْأَرْضِ شِرَارُ أَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ أَرْضُوهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ۔

السلام کے ہجرت کرنے کی جگہ میں رہائش کو اختیار کریں گے (اس وقت) زمین میں وہ لوگ رہ جائیں گے جو کہ زمین کے رہنے والوں میں بدترین لوگ ہوں گے ان کو انکی زمین پھینک دے گی (یعنی در بدر کی ٹھوکریں کھائیں گے) اللہ تعالیٰ ان کو بُرے لوگ قرار دیں گے اوران کو آگ میں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ اکٹھا کردے گی۔

ہجرت کی تشریح:

مذکورہ حدیث میں پہلی ہجرت سے مراد مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب کی گئی ہجرت ہے اور دوسری ہجرت قیامت کے قریب ہونے والی ہجرت مراد ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہجرت کرنے کی جگہ سے مراد ملک شام ہے کیونکہ انہوں نے عراق سے شام کی جانب ہجرت فرمائی تھی اور اس حدیث میں آگ سے دوقسم کی آگ مراد لی گئی ہے ایک تو وہ آگ جو قرب قیامت میں نکلے گی اور وہ لوگوں کو بھگا کر ملک شام کی جانب اکٹھا کر کے پہنچا دے گی یا دوزخ کی آگ مراد ہے اور خنزیر بندر سے مراد وہ لوگ ہیں جن میں لالچ' بے حیائی پورے طور پر موجود ہو یا مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگوں کا حشر مذکورہ جانوروں کے ساتھ ہوگا واللہ اعلم۔

۱۱۷: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرٌ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي ابْنَ مَعْدَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي قُتَيْلَةَ عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَيَصِيرُ الْأَمْرُ إِلَى أَنْ تَكُونُوا جُنُودًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ قَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خِيرَةُ اللّٰهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا خِيرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ فَأَمَّا إِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوا مِنْ غُدُرِكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ۔

۱۱۷: حیوۃ بن شریح' بقیہ' بحیر' خالد بن معدان' ابن ابی قتیلہ' حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا قریب ہے ایک ایسا وقت آئے گا کہ تم لوگوں کے لشکر علیحدہ علیحدہ ہوں گے ایک لشکر ملک شام میں ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں ہوگا ابن حوالہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھ سے فرمائیں کہ اگر میں اس زمانہ میں موجود رہوں تو میں کون سے لشکر میں شامل رہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ملک شام کو لازم پکڑلو (یعنی شام میں ہی رہو) کیونکہ ملک شام اللہ تعالیٰ کی بہترین زمین ہے اللہ تعالیٰ اس ملک میں اپنے نیک بندوں کو اکٹھا کرے گا اگر تم لوگ ملک شام کی رہائش کو اختیار نہ کرسکو تو یمن میں رہنا اور اپنے حوض سے پانی پلاتے رہنا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے ملک شام اور وہاں کے رہنے والوں کی کفالت کی ہے۔

بَابٌ فِي دَوَامِ

باب: جہاد کے ہمیشہ باقی رہنے کا بیان

۱۱۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي

۱۱۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قتادہ' مطرف' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت کا ایک طبقہ ہمیشہ حق پر اپنے دشمن سے جنگ کرتا رہے گا اور

يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَاهُمْ حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ۔

اپنے مخالفین پر غالب رہے گا یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال سے جنگ کرے گا۔

حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشین گوئی:

مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ کے ظہور کے وقت یا ان کے ساتھ ہو کر دجال سے اُمت محمدیہ جنگ کرے گی۔

بَاب فِي ثَوَابِ الْجِهَادِ

باب: جہاد کے ثواب کے بیان میں

۱۷۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْمَلُ إِيمَانًا قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ يَعْبُدُ اللَّهَ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ قَدْ كُفِيَ النَّاسُ شَرَّهُ۔

۱۷۱۳: ابوالولید طیالسی' سلیمان بن کثیر' زہری' عطاء بن یزید' ابوسعید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ مؤمنین میں سے کس شخص کا ایمان مکمل ہے؟ آپ نے فرمایا اس شخص کا جو کہ اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتا ہے اور اس شخص کا جو کسی پہاڑی کی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور اُس شخص سے لوگوں کو تکلیف نہیں پہنچتی۔

بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ السِّيَاحَةِ

باب: سیر وسیاحت کی ممانعت کا بیان

۱۷۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوخِيُّ أَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِي السِّيَاحَةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۱۷۱۴: محمد بن عثمان التنوخی' ہیثم بن حمید' علاء بن الحارث' قاسم بن عبد الرحمٰن' حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے سیر و سیاحت کی اجازت عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری اُمت کی سیاحت اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

بَاب فِي فَضْلِ الْقَفْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

باب: جہاد سے فراغت کے بعد واپس ہونا اور اس کے ثواب کا بیان

۱۷۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنِ ابْنِ شُفَيٍّ عَنْ شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ۔

۱۷۱۵: محمد بن مصفی' علی بن عیاش' لیث بن سعد' حیوۃ بن شفی' حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جہاد سے واپس آنا اجر و ثواب میں جہاد جیسا ہے۔

بَابُ فَضْلِ قِتَالِ الرُّومِ عَلَى غَيْرِهِمْ مِنَ الْأُمَمِ

باب: دیگر اُمتوں کی بہ نسبت روم کے لوگوں سے جہاد کرنا بہت اَجر کا باعث ہے

۷۱۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ الْخَبِيرِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهَا أُمُّ خَلَّادٍ وَهِيَ مُنْتَقِبَةٌ تَسْأَلُ عَنِ ابْنِهَا وَهُوَ مَقْتُولٌ فَقَالَ لَهَا بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ جِئْتِ تَسْأَلِينَ عَنِ ابْنِكِ وَأَنْتِ مُنْتَقِبَةٌ فَقَالَتْ إِنْ أُرْزَأَ ابْنِي فَلَنْ أُرْزَأَ حَيَائِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنُكِ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ قَالَتْ وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنَّهُ قَتَلَهُ أَهْلُ الْكِتَابِ۔

۷۱۶ : عبدالرحمٰن بن سلام' حجاج بن محمد' فرج بن فضالہ' عبدالخبیر بن ثابت بن قیس' حضرت قیس بن شماس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون خدمت نبوی میں حاضر ہوئی جس کا نام اُمّ خلاد تھا۔ عورت نقاب ڈالے ہوئے آئی اور اپنے اس بیٹے کے بارے میں دریافت کر رہی تھی جو جنگ میں شہید ہو گیا تھا۔ ایک صحابی نے کہا تم بیٹے کو تلاش کرتی ہوئی نکلی ہو اور تم نے نقاب ڈال رکھا ہے؟ اس عورت نے کہا کہ میرا لڑکا جاتا رہا تو میں اپنی شرم وحیا بھی گم کر دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لڑکے کے لئے دو شہیدوں کا ثواب ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس وجہ سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو اہلِ کتاب نے قتل کیا ہے۔

بَابُ فِي رُكُوبِ الْبَحْرِ فِي الْغَزْوِ

باب: جہاد کرنے کے لئے سمندری سفر کا بیان

۷۱۷ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ بِشْرٍ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرْكَبُ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجٌّ أَوْ مُعْتَمِرٌ أَوْ غَازٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا۔

۷۱۷ : سعید بن منصور' اسماعیل بن زکریا' مطرف' بشر' ابی عبداللہ' بشیر بن مسلم' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دریا (یا سمندر) کا سفر نہ کرے مگر حج کرنے والا' عمرہ کرنے والا یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے۔

سمندر وغیرہ کا سفر:

مراد یہ ہے کہ سمندر کے نیچے آفت ہے اور سمندر خوفِ الٰہی کی جگہ ہے مذکورہ ممانعت شرعی ہے' ورنہ مذکورہ بالا مقاصد کے علاوہ دیگر مقاصد جیسے کاروبار کے لئے یا عزیز و اقارب وغیرہ سے ملاقات کے لئے بھی سمندر اور دریا کا سفر درست ہے بہرحال تنزیہی طور پر مذکورہ حکم فرمایا گیا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: حاصل حدیث یہ ہے کہ پانی میں سفر کرنا ایک خطرناک مہم ہے اور عقلمند آدمی کو چاہیے کہ وہ اس خطرناک مہم کے ذریعہ اپنے آپ کو ہلاکت و موت میں نہ ڈالے کیونکہ کسی شرعی ضرورت کی بناء پر بارگاہِ الٰہی کے حصول کے ذریعہ کسی خطرناک

وہلاکت خیز مہم میں اپنے آپ کو ڈالنا ایک مستحسن فعل ہے لیکن بلاشرعی ضرورت ایسا کوئی فعل عقل و دانش کے منافی ہے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ سمندر و دریا کوئی شرعی عذر نہیں۔ حضرت فقیہ ابولیث سمرقندیؒ فرماتے ہیں کہ جب دریائی سفر میں سلامتی کا پہلو غالب ہو تو حج پر جانا فرض ہوتا ہے۔ اور اگر سلامتی کا پہلو غالب نہ ہو تو پھر حج کا ارادہ کرنے والے کو اختیار ہے کہ اگر ہمت ساتھ نہ دے تو نہ جائے۔ اور اگر وہ سلامتی کا پہلو غالب نہ ہونے کے باوجود جانا چاہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ چلا جائے۔

۷۱۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ أُخْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عِنْدَهُمْ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ رَأَيْتُ قَوْمًا مِمَّنْ يَرْكَبُ ظَهْرَ هَذَا الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَإِنَّكِ مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكَكَ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعَ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا فَمَاتَتْ۔

۷۱۸: سلیمان بن داؤد حماد بن زید یحییٰ بن سعید محمد بن یحییٰ بن حبان حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خالہ) اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بنت ملحان نے حدیث بیان کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس دن کے وقت سو گئے۔ پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ اُمّ حرام نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا آپ کس وجہ سے ہنسے؟ آپ نے فرمایا میں نے (اُمت محمدیہ کے) چند لوگوں کو دیکھا جو کہ اس دریا میں اس طریقہ پر سوار ہو رہے ہیں جس طریقہ پر کہ (شان و شوکت سے) بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں۔ اُمّ حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں سے کر دیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ان ہی لوگوں میں سے ہو۔ پھر آپ سو گئے پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے؟ اُمّ حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ آپ نے وہی فرمایا۔ اُمّ حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے لئے دُعا فرمائیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ اِن لوگوں میں سے بنا دے۔ آپ نے فرمایا تم تو پہلے لوگوں میں سے ہو چکی ہو۔ حضرت انسؓ نے فرمایا حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہا نے نکاح کیا پھر حضرت عبادہ سمندری سفر پر جہاد کے لئے روانہ ہوئے تو اُمّ حرام کو بھی ساتھ لے گئے۔ جب وہ واپس ہوئے تو اُمّ حرام کی سواری کے لئے خچر آیا۔ اس خچر نے اُمّ حرام کو نیچے گرا دیا ان کی گردن ٹوٹ گئی اور ان کی وفات ہو گئی۔

سچی پیشین گوئی:

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ حرام رضی اللہ عنہا سے متعلق مذکورہ حدیث میں جو پیشین گوئی فرمائی تھی وہ سچی ثابت ہوئی اور اسی طرح سے ان کی وفات ہوئی جس طرح کہ اشارۃً آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔

۷۱۹: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ

۷۱۹: قعنبی مالک اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ حضرت انس بن مالک رضی

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ وَسَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ۔

اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جب قبا تشریف لے جاتے تو حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا کے پاس بھی تشریف لے جاتے۔ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی منکوحہ تھیں۔ ایک دن حضرت رسول کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور وہ بیٹھ کر سر کی جوئیں تلاش کرنے لگیں۔ اس کے بعد یہی روایت بیان کی۔

۷۲۰ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُخْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ الرُّمَيْصَاءِ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَيْقَظَ وَكَانَتْ تَغْسِلُ رَأْسَهَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَضْحَكُ مِنْ رَأْسِي قَالَ لَا وَسَاقَ هَذَا الْخَبَرَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ قَالَ أَبُو دَاوُد الرُّمَيْصَاءُ أُخْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

۷۲۰: یحییٰ بن معین' ہشام بن یوسف' معمر' زید بن اسلم' عطاء بن یسار' اُمّ سلیم کی ہمشیرہ رمیصاء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے وہ اپنا سر دھو رہی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ انہوں نے دریافت فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میرے سر پر ہنس رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پھر کچھ کمی زیادتی کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔ (اُمّ حرام رضی اللہ عنہا آپ کی دودھ شریک خالہ تھیں یا آپ ﷺ کے والد کی خالہ تھی)۔

۷۲۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْجَوْبَرِيُّ الدِّمَشْقِيُّ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّمْلِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَالْغَرِقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ۔

۷۲۱: محمد بن بکار' مروان (دوسری سند) عبدالوہاب بن عبدالرحیم دمشقی' مروان' ہلال بن میمون الرملی' یعلی بن شداد' حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دریا میں سوار ہو کر (حج وغیرہ کے لئے) سفر کرے پھر اس شخص کے سر میں چکر آنے لگیں اور اس کو قے آنے لگے تو اس کو ایک شہید کا ثواب ملے گا اور جو شخص پانی میں غرق ہو جائے تو اس کو دو شہیدوں کا اجر ملے گا۔

۷۲۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَتِيقٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ سَمَاعَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

۷۲۲ : عبدالسلام بن عتیق' ابومسہر' اسماعیل بن عبداللہ بن سماعہ' اوزاعی' سلیمان بن حبیب' حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین اشخاص ایسے ہیں کہ جن کا اللہ تعالیٰ ذمہ دار ہے۔ ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کی غرض سے نکلا پس اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے کہ یا تو وہ اس کو وفات کے بعد جنت میں داخل فرمائے گا یا اس کو زندہ سلامت

فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

ثواب اور مالِ غنیمت دلوا کر اس کے گھر لوٹا دے گا دوسرا وہ شخص جو کہ مسجد کی طرف چلے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کا ضامن ہے کہ یا تو اسے جنت میں پہنچائے گا ورنہ ثواب دے کر اس کے گھر لوٹا دے گا۔ تیسرا وہ شخص جو کہ اپنے مکان میں السلام علیکم کر کے داخل ہو تو اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔

الحمد للہ وبفضلہ پارہ نمبر: ۱۵ مکمل ہوا

پارہ ۱۶

بَاب فِي فَضْلِ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا

۷۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعُ فِي النَّارِ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ أَبَدًا۔

باب: کافر کو قتل کرنے کے ثواب کا بیان

۷۲۳: محمد بن صباح' اسماعیل بن جعفر' العلاء' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر شخص اور اس کا مسلمان قاتل جہنم کی آگ میں جمع نہیں ہوں گے (یعنی جس مسلمان نے حالت جہاد میں کافر و مشرک کو قتل کیا وہ مسلمان جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا)۔

بَاب فِي حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ

۷۲۴: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَعْنَبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ إِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيلَ لَهُ هَذَا قَدْ خَلَفَكَ فِي أَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا ظَنُّكُمْ۔

باب: مجاہدین کی خواتین کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ کیا جائے

۷۲۴: سعید بن منصور' سفیان' قعنب' علقمہ بن مرثد' ابن بریدہ' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجاہدین کی عورتوں کی حرمت گھر میں بیٹھنے والے لوگوں پر ایسی ہے جیسے ان کی ماؤں کی حرمت اور جہاد سے پیچھے رہ جانے والا آدمی مجاہدین کے گھر بار کی خدمت گزاری کرتے ہوئے (اگر خیانت کا مرتکب ہو) تو قیامت کے دن ایسا شخص (میدان حشر میں) کھڑا کیا جائے گا اور جہاد کرنے والے شخص سے کہا جائے گا کہ اس شخص نے تمہاری بیوی کے معاملہ میں خیانت کی اب تم اس کی نیکیاں جس قدر چاہو لے لو۔ اس کے بعد آپ ہم لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا پھر تم لوگ کیا سمجھتے ہو؟

خلاصۃ الباب: ایسی حالت میں تمہارا کیا خیال ہے کہ مطلب یہ ہے کہ کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ ایسی حالت میں مجاہد قیامت کے دن اس شخص کی نیکیوں کو لے لینے میں کم راغب ہوگا نہیں بلکہ وہ اس کے پاس کچھ بھی چھوڑے گا اور س کی تمام نیکیاں لے لیگا۔

بَاب فِي السَّرِيَّةِ

باب: جماعت مجاہدین کی مال غنیمت کے بغیر جہاد سے

تَخْفِقُ

۷۲۵: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُصِيبُونَ غَنِيمَةً إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ فَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ۔

واپسی کا بیان

۷۲۵: عبیداللہ بن عمر بن میسرہ' عبداللہ بن یزید' حیوۃ بن لہیعہ' ابوہانی الخولانی' ابوعبدالرحمٰن' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نمازیوں کی جو جماعت راہِ الٰہی میں کفار سے جنگ کرے اور کفار کا مال و دولت لوٹے تو ان لوگوں نے اپنی اُخروی مزدوریوں کی دو تہائیاں حاصل کر لیں اور ایک تہائی مزدوری باقی چھوڑ دی اگر ان کو غنیمت کا مال نہ ملے تو ان لوگوں کا پورا بدلہ آخرت کے لئے رہے گا۔

بَابٌ فِي تَضْعِيفِ الذِّكْرِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى

۷۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالذِّكْرَ تُضَاعَفُ عَلَى النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ۔

باب: حالتِ جہاد میں اعمال کے بہت زیادہ اَجر ہو جانے کا بیان

۷۲۶: احمد بن عمرو بن السرح' ابن وہب' یحییٰ بن ایوب' سعید بن ایوب' زبان بن فائد' سہل بن معاذ' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نماز روزہ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر راہِ الٰہی میں خرچ کرنے پر سات سو درجہ تک بڑھا دیا جاتا ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ مَاتَ غَازِيًا

۷۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ يَرُدُّ إِلَى مَكْحُولٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ فَصَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَمَاتَ أَوْ قُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ أَوْ وَقَصَهُ فَرَسُهُ أَوْ بَعِيرُهُ

باب: میدانِ جہاد کے لئے نکلنے والے شخص کا اگر انتقال ہو جائے؟

۷۲۷: عبدالوہاب بن نجدہ' بقیہ بن الولید' ابن ثوبان' ثوبان' مکحول' عبد الرحمٰن بن غنم الاشعری' حضرت ابومالک الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ جو شخص (جہاد کے لئے) راہِ الٰہی میں نکلا پس اس کی وفات ہوگئی یا وہ قتل کر دیا گیا تو وہ شخص شہید ہے یا اس شخص کے گھوڑے یا اُونٹ نے اس کو کچل دیا یا اس کو کسی زہریلے جانور (سانپ' بچھو وغیرہ) نے اس کو کاٹ لیا یا وہ

أَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ أَوْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ أَوْ بِأَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللَّهُ فَإِنَّهُ شَهِيدٌ وَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ۔

اپنے بستر پر اپنی موت مر گیا یا کسی اور طریقہ سے جو اللہ نے چاہا مر گیا تو بلاشبہ وہ شخص شہید ہے اور اس کے لئے جنت ہے۔

بَاب فِي فَضْلِ الرِّبَاطِ

باب: دُشمن کے مقابلہ کے لئے مورچہ بندی کی فضیلت کا بیان

۷۲۸: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ الْمَيِّتِ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فَإِنَّهُ يَنْمُو لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيُؤَمَّنُ مِنْ فَتَّانِ الْقَبْرِ۔

۷۲۸: سعید بن منصور عبد اللہ بن وہب ابو ہانی عمرو بن مالک حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک مرنے والے شخص کا عمل ختم کر دیا جاتا ہے لیکن مورچہ بندی کرنے والے کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور وہ (عذاب و) فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔

سرحدی محافظ کی فضیلت:

موت سے تمام اعمال کا اَجر ختم کر دیا جاتا ہے سوائے چند اعمال کے اور ان میں سے وہ محافظ بھی ہے کہ جو سرحد وغیرہ کی حفاظت میں مستعد رہتا ہے کہ اس کے مرنے سے بھی اس کے مذکورہ عمل کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے اور ہمیشہ ایسے محافظ کو اَجر و ثواب ملتا رہے گا قرآن کریم میں بھی سرحد کی حفاظت اور دُشمن کے مقابلہ کے لئے مستعد رہنے کا حکم ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: يَاۤ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا [النساء: ۲۰۰]

بَاب فِي فَضْلِ الْحَرْسِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

باب: راہِ الٰہی میں پہرہ دینے کے ثواب کا بیان

۷۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي السَّلُولِيُّ أَبُو كَبْشَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ سَهْلُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ أَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَأَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتَّى كَانَتْ عَشِيَّةً فَحَضَرْتُ الصَّلَاةَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي انْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ حَتَّى طَلَعْتُ جَبَلَ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ عَلَى بَكْرَةِ آبَائِهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَشَائِهِمْ اجْتَمَعُوا إِلَى حُنَيْنٍ

۷۲۹: ابوتوبہ معاویہ بن سلام زید بن سلام ابا سلام السلولی حضرت سہل بن حنظلیہ سے روایت ہے کہ وہ غزوۂ حنین میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور بہت طویل سفر کیا۔ جب تیسرا پہر ہو گیا تو نماز (ظہر) کا وقت ہو گیا اور میں آپ کے ساتھ شریک نماز ہوا اتنے میں ایک سوار شخص حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے پاس سے رخصت ہوا میں چلتے چلتے ایک پہاڑ پر چڑھا میں نے قبیلہ ہوازن کے لوگوں کو دیکھا کہ تمام لوگ ایک مقام پر اپنی عورتوں' اُونٹوں' بکریوں کو لئے ہوئے جمع ہیں۔ آپ یہ بات سن کر مسکرائے اور فرمایا کہ کل ان شاء اللہ وہ تمام لوگ مسلمانوں کی مالِ غنیمت ہوں گے۔ پھر آپ نے فرمایا رات میں ہم لوگوں کا کون شخص پہرہ دے گا؟ حضرت انس بن ابی

فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيمَةُ الْمُسْلِمِينَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَارْكَبْ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اسْتَقْبِلْ هَذَا الشِّعْبَ حَتَّى تَكُونَ فِي أَعْلَاهُ وَلَا نُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ أَحْسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَحْسَسْنَاهُ فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْشِرُوا فَقَدْ جَائَكُمْ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلَى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى هَذَا الشِّعْبِ حَيْثُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ اطَّلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيًا حَاجَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَوْجَبْتَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا۔

مرثد نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں پہرہ دوں گا۔ آپ نے فرمایا تم سوار ہو جاؤ۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے اور خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا تم اس گھاٹی میں جاؤ یہاں تک کہ اس کی بلندی پر پہنچ جاؤ لیکن تم ایسا کام نہ کرنا کہ تمہاری وجہ سے ہم لوگ رات میں دھوکا کھا جائیں (اور دشمن آ جائے) جب صبح ہو گئی تو آپ نماز کے لئے تشریف لے گئے اور آپ نے دو رکعت ادا فرمائیں پھر فرمایا تم لوگوں نے اپنے سوار کو بھی دیکھا؟ ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگوں نے ان کو نہیں دیکھا۔ اس کے بعد تکبیر ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز انکھیوں سے گھاٹی کی جانب دیکھ رہے تھے۔ آپ جب نماز سے فارغ ہو گئے اور آپ نے سلام پھیر دیا تو فرمایا تم لوگ خوش ہو جاؤ کہ تم لوگوں کا سوار آ گیا ہم لوگ گھاٹی کے درختوں کو دیکھنے لگے کہ اتنے میں (حضرت انس بن ابی مرثد) وہی سوار شخص نظر آیا اور آپ کے روبرو کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے سلام کرنے کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں چلا گیا یہاں تک کہ میں گھاٹی کی بلندی پر پہنچ گیا جس جگہ کا آپ نے حکم فرمایا تھا۔ جب صبح ہو گئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں کو دیکھا مگر مجھے کوئی (دشمن) نظر نہیں آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم رات کو گھوڑے سے اترے تھے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں صرف نماز یا قضائے حاجت کے لئے اترا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اپنے لئے جنت کو واجب کر لیا۔ اب اگر تم کوئی عمل نہ کرو تو تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

فضیلت جہاد:

مراد یہ ہے کہ تمہارا مذکورہ عمل بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو گیا اور تم جنت کے مستحق ہو گئے خواہ کوئی عمل کرو یا نہ کرو یہ آپ نے بطور خوشخبری کے فرمایا یہ مطلب نہیں کہ تم فرائض ہی ترک کر دو اس حدیث سے جہاد کی بہت بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

خُلاصَةُ الْبَاب: مطلب یہ ہے کہ جو صحیح معنوں میں مسلمان ہو گا وہ اسلام کو سر بلند اور غالب رکھے گا اور کفار و مشرکین سے جہاد کرے گا اور اگر کسی عذر کی وجہ سے جہاد نہ کر سکے گا تو کم از کم جہاد کا جذبہ اور شوق تو رکھے گا اور جس آدمی میں جذبہ جہاد اور اس کی قدر و منزلت نہ ہو تو معلوم ہوا کہ منافقین کی طرح اس کے ایمان کا دعویٰ بھی زبانی ہے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ تَرْكِ الْغَزْوِ

۷۳۰: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَرْوَزِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا وُهَيْبٌ قَالَ عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ الْوَرْدِ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ۔

باب: جہاد چھوڑ دینے کی مذمت کا بیان

۷۳۰: عبدہ بن سلیمان المروزی' ابن المبارک' وہیب' عبدۃ بن الورد' عمر بن محمد بن المنکدر' سمی' ابی صالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس حال میں فوت ہو گیا کہ اس نے نہ تو کبھی جہاد کیا اور نہ ہی اس نے کبھی اللہ کے راستہ میں اپنے دِل میں جنگ کرنے کا ارادہ کیا تو وہ ایک طرح کے نفاق پر مرا۔

جہاد کی تاکید:

مطلب یہ ہے کہ صحیح معنی میں جو مسلمان ہوگا وہ اسلام کو غالب دیکھنا چاہے گا اور کفار سے جہاد کرے گا اگر کسی عذر کی وجہ سے جہاد نہیں کر سکے گا تو کم از کم جذبہ جہاد تو رکھے گا اور جس میں جہاد کا جذبہ اور اس کی قدر و منزلت بھی نہ ہو تو معلوم ہوا کہ منافقین کی طرح اس کا ایمان کا دعویٰ بھی زبانی ہے۔

۷۳۱: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَقَرَأْتُهُ عَلَى يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْجُرْجُسِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللَّهُ بِقَارِعَةٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۷۳۱: عمرو بن عثمان (بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس کو یزید بن عبدربہ جرجسی کے سامنے پڑھا اور انہوں نے ولید بن مسلم یحییٰ بن الحارث' القاسم ابوعبدالرحمٰن' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے نہ تو جہاد میں شرکت کی اور نہ کسی غازی کا سامان درست کیا اور نہ کسی مجاہد کی عدم موجودگی میں اس کے اہل و عیال کی خبر گیری کی تو اس کو اللہ تعالیٰ قیامت سے قبل شدید مصیبت میں پہنچا دے گا دُنیا میں بھی) یزید بن عبدربہ نے اپنی روایت میں قَبْلَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ کا اضافہ کیا ہے۔

۷۳۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ۔

۷۳۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حمید' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے جان' مال' زبان کے ساتھ تم لوگ مشرکین سے جہاد کرو۔

بَاب فِي نَسْخِ نَفِيرِ الْعَامَّةِ بِالْخَاصَّةِ

باب: تمام لوگوں کی جہاد میں شرکت کی منسوخی کے حکم کا بیان

۷۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ

۷۳۳: احمد بن محمد المروزی' علی بن حسین' حسین' یزید نحوی' عکرمہ' ابن

حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ إِلَى قَوْلِهِ يَعْمَلُونَ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي تَلِيهَا وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً۔

عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ اگر تم (تمام) لوگ جہاد کے لئے نہیں نکلو گے تو تم کو اذیت ناک عذاب دے گا اور اہل مدینہ کو نہیں چاہئے کہ رسول کریمؐ کو چھوڑ کر پیچھے رہ جائیں یعنی آپ کے ساتھ تمام لوگ جہاد کے لئے جائیں۔ یہ حکم اس آیت کریمہ سے منسوخ ہوگیا کہ ایک وقت میں تمام مسلمان (جہاد کیلئے) نہ نکلیں۔

۷۳۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ الْحَنَفِيِّ حَدَّثَنِي نَجْدَةُ بْنُ نُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا قَالَ فَأُمْسِكَ عَنْهُمُ الْمَطَرُ وَكَانَ عَذَابَهُمْ۔

۷۳۴: عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن الحباب' عبدالمومن بن خالد الحنفی' حضرت نجدہ بن نفیع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے اس آیت کریمہ کے متعلق دریافت کیا اگر تم لوگ جہاد کے لئے نہیں نکلو گے تو اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اذیت ناک عذاب دے گا (وہ) کیا عذاب ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عذاب یہی تھا کہ ان لوگوں پر بارش ہونا رُک گئی (اور جس کے نتیجہ میں گرانی اور قحط سالی ہوگئی اور فاقہ کشی کی وجہ سے لوگ مرنے لگے) اور یہی ان کے لئے عذاب تھا۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْقُعُودِ مِنَ الْعُذْرِ

باب: عذر کی بنا پر جہاد میں شریک نہ ہونے کی اجازت کا بیان

۷۳۵: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَغَشِيَتْهُ السَّكِينَةُ فَوَقَعَتْ فَخِذُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى فَخِذِي فَمَا وَجَدْتُ ثِقْلَ شَيْءٍ أَثْقَلَ مِنْ فَخِذِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اكْتُبْ فَكَتَبْتُ فِي كَتِفٍ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَامَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى لَمَّا سَمِعَ فَضِيلَةَ الْمُجَاهِدِينَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بِمَنْ لَا يَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَضَى كَلَامَهُ غَشِيَتْ

۷۳۵: سعید بن منصور' عبدالرحمٰن بن ابی الزناد' ان کے والد' خارجہ بن زید' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول اکرم ﷺ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہوگئی اور آپ کی ران مبارک میری ران پر گئی اور مجھ کو کبھی اس قدر بوجھ نہیں محسوس ہوا جس قدر کہ (مجھ پر) آپ کی ران کا بوجھ معلوم ہوا۔ پھر آپ کی یہ کیفیت ختم ہوگئی (یعنی وحی کے نازل ہونے کا سلسلہ ملتوی ہوگیا) تو آپ نے فرمایا کہ لکھو تو میں نے بکری کے شانے پر تحریر کیا ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں درجہ کے اعتبار سے مجاہدین اور گھروں میں بیٹھ جانے والے لوگ برابر نہیں ہو سکتے۔ حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا تھے جب انہوں نے جہاد کرنے والے حضرات کی فضیلت سنی تو عرض کیا یارسول اللہ جو مؤمنین جہاد کی قوت نہیں رکھتے (یعنی معذور لوگ) ان کا کیا ہوگا؟ یہ کہنا تھا کہ حضور اکرم ﷺ پر وحی نازل ہونا شروع

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ السَّكِينَةُ فَوَقَعَتْ فَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي وَوَجَدْتُ مِنْ ثِقَلِهَا فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ كَمَا وَجَدْتُ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى ثُمَّ سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اقْرَأْ يَا زَيْدُ فَقَرَأْتُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ الْآيَةَ كُلَّهَا قَالَ زَيْدٌ فَأَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَحْدَهَا فَأَلْحَقْتُهَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُلْحَقِهَا عِنْدَ صَدْعٍ فِي كَتِفٍ۔

ہوگئی اور آپ کی ران مبارک‘ میری ران پر گری‘ میں نے پھر اسی قدر وزن محسوس کیا جس قدر کہ اس سے قبل محسوس کیا تھا۔ اس کے بعد آپ پر وحی کا نازل ہونا موقوف ہوگیا۔ آپ نے فرمایا اے زید! پھر پڑھو میں نے آیت کریمہ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ تلاوت کی حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ (مگر وہ لوگ جن کو کوئی عذر ہے) پھر آخر آیت کریمہ تک وہی آیت کریمہ (باقی) رہی تو ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ (یہ جملہ) علیحدہ نازل ہوا لیکن اس کو میں نے اس کی جگہ لگا دیا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم گویا کہ میں اب اس ہڈی کے شگاف دیکھ رہا ہوں کہ جس جگہ میں نے اس کو لگایا تھا۔

وحی نازل ہوتے وقت آپ کی کیفیت:

وحی نازل ہونے کے وقت حضرت رسول کریم ﷺ کے جسم مبارک کے اعضاء شریفہ بہت بھاری ہو جاتے تھے سخت سردی میں بھی پیشانی مبارک پر پسینہ آنے لگتا بخاری شریف جلد اول باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وحی کے نازل ہونے کی مکمل کیفیت مذکور ہے۔ مولانا سعید احمد اکبرآبادی کی تالیف وحی الٰہی میں اس موضوع پر مکمل تحقیق ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کا خلاصہ یہ ہے کہ جو لوگ نابینا یا اپاہج یا کسی اور مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے یا راہ خدا میں خرچ کرنے کے قابل مال نہ رکھنے کی وجہ سے جہاد نہ کرسکیں لیکن ان کی نیت یہ ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کو قدرت عطا فرمائے گا تو ضرور جہاد کریں گے۔ تو ایسے لوگ بھی مجاہدوں کے ہم مرتبہ ہو جاتے ہیں۔

۷۳۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَقَدْ تَرَكْتُمْ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ وَلَا قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ إِلَّا وَهُمْ مَعَكُمْ فِيهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَكُونُونَ مَعَنَا وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ

۷۳۶: موسیٰ بن اسماعیل‘ حماد‘ حمید‘ موسیٰ بن انس‘ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے (ایک مرتبہ جہاد کے موقعہ پر) فرمایا تم لوگ مدینہ منورہ میں ایسے لوگوں کو چھوڑ آئے جو کہ چلنے میں خرچہ کرنے اور وادی کو طے کرنے میں تم لوگوں کے ساتھ ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بھلا وہ لوگ کس طرح سے ان کاموں میں ہم لوگوں کے ساتھ ہو سکتے ہیں حالانکہ وہ لوگ مدینہ منورہ میں ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ بوجہ عذر کے (جہاد) سے رُک گئے (تو گویا ایسے معذور افراد جہاد میں شریک مانے جائیں گے)۔

بَاب مَا يُجْزِءُ مِنْ الْغَزْوِ

باب: خدمت مجاہدین کے جہاد ہونے کا بیان

۷۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

۷۳۷: عبداللہ بن عمرو بن ابی الحجاج‘ ابومعمر‘ عبدالوارث‘ الحسین‘ ابوسلمہ‘ بسر بن سعید‘ حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کا سامان ٹھیک کرے (خدمت کرے) تو بلاشبہ وہ بھی جہاد میں شریک ہوا اور جو شخص غزوہ کرنے والے شخص کی اس کی عدم موجودگی میں اس کے اہل وعیال کی اچھی طرح سے خبر گیری کرے تو وہ بھی بلاشبہ غزوہ کرنے والا ہوا (یعنی اس کو بھی غازی کے برابر اجر ملے گا)

۷۳۸: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ إِلَى بَنِي لَحْيَانَ وَقَالَ لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ۔

۷۳۸: سعید بن منصور' ابن وہب' عمرو بن الحارث' یزید بن ابی حبیب' یزید بن ابی سعید مولی المہری' ابی سعید' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے قبیلہ بنی لحیان کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا اور فرمایا کہ ہر دو شخص میں سے ایک شخص (جہاد کے لئے) نکلے۔ پھر آپ نے جہاد سے رہ جانے والے لوگوں سے فرمایا کہ اگر وہ جہاد کے لئے جانے والے کے گھر اور (اہل وعیال) کی اچھی طرح سے خبر گیری کرے گا تو اس شخص کو جہاد کے لئے نکلنے والے کا آدھا اجر ملے گا۔

حکم جہاد:

قبیلہ بنی لحیان کی جانب آپ نے جو لشکر روانہ فرمایا اور ہر دو شخص میں سے قبیلہ کے ایک شخص کو جہاد میں جانے کا جو حکم فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ آدھے لوگ جہاد میں شریک ہوں اور بقیہ آدھے لوگ مجاہدین کے گھر بار وغیرہ کی دیکھ بھال اور خدمت کریں۔

بَاب فِي الْجُرْأَةِ وَالْجُبْنِ

باب: بہادری اور بزدلی کا بیان

۷۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ شَرُّ مَا فِي رَجُلٍ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ۔

۷۳۹: عبداللہ بن الجراح' عبداللہ بن یزید' موسیٰ بن علی بن رباح' ان کے والد' عبدالعزیز بن مروان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ انسان میں سب سے زیادہ دو عادتیں بُری ہیں' ایک عادت تو کنجوسی ہے' دوسری عادت بزدلی ہے۔

بَاب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ

باب: ارشاد باری تعالیٰ: ''اپنے نفوس کو ہلاکت میں نہ ڈالو'' کا کیا مفہوم ہے؟

۷۴۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ وَابْنِ

۷۴۰: احمد بن عمرو بن السرح' ابن وہب' حیوۃ بن شریح' ابن لہیعہ' یزید بن ابی حبیب' حضرت اسلم ابی عمران سے روایت ہے کہ ہم لوگ مدینہ

لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ غَزَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ نُرِيدُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَالرُّومُ مُلْصِقُو ظُهُورِهِمْ بِحَائِطِ الْمَدِينَةِ فَحَمَلَ رَجُلٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَقَالَ النَّاسُ مَهْ مَهْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُلْقِي بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ إِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا نَصَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ وَأَظْهَرَ الْإِسْلَامَ قُلْنَا هَلُمَّ نُقِيمُ فِي أَمْوَالِنَا وَنُصْلِحُهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَالْإِلْقَاءُ بِالْأَيْدِي إِلَى التَّهْلُكَةِ أَنْ نُقِيمَ فِي أَمْوَالِنَا وَنُصْلِحَهَا وَنَدَعَ الْجِهَادَ قَالَ أَبُو عِمْرَانَ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو أَيُّوبَ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى دُفِنَ بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ۔

منورہ سے جہاد کے لئے نکلے اور ہمارا ارادہ قسطنطنیہ کا تھا اور مسلمانوں کی جماعت کے امیر حضرت عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید تھے اور روم کے کفار شہر کی دیوار سے اپنی پشت لگائے ہوئے تھے (یعنی ہم لوگوں کی آمد کے انتظار میں کھڑے ہوئے تھے اور ہم پر حملہ کے منتظر تھے) کہ اتنے میں ہم لوگوں میں سے ایک شخص نے دشمن پر ہتھیار اُٹھانا چاہا لوگوں نے کہا کہ چھوڑو چھوڑو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه تم اپنی جان کو ہلاکت (و بربادی) میں ڈالتے ہو۔ اس وقت حضرت ابوایوب نے کہا کہ یہ آیت کریمہ تو ہم لوگوں کی قوم انصار کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی مدد فرمائی اور دینِ اسلام کو غلبہ عطا فرمایا تو ہم لوگوں نے اپنے دِل میں کہا کہ (اب جہاد کی کیا ضرورت ہے؟) اپنے اموال میں رہیں اور ان کو درست کریں جہاد چھوڑ دیں اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ ﴿وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ﴾ نازل فرمائی یعنی اے لوگو خرچ کرو اور اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ جانوں کا ہلاکت میں ڈالنا یہ ہے کہ اپنے مالوں میں مشغول رہیں اور اسی کے فکر میں لگے رہیں اور جہاد ترک کر دیں۔ ابوعمران نے بیان کیا کہ پھر ابوایوب راہِ الٰہی میں جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ وہ قسطنطنیہ میں مدفون ہوئے۔

بَابٌ فِي الرَّمْيِ

باب: تیراندازی کی فضیلت

۱۴۷۷: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَّامٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنْبِلَهُ وَارْمُوا وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا لَيْسَ مِنَ اللَّهْوِ إِلَّا ثَلَاثٌ تَأْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ

۱۴۷۷: سعید بن منصور' عبداللہ بن مبارک' عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر' ابوسلام' خالد بن زید' عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ درحقیقت اللہ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں۔ ایک تو اس کے بنانے والے کو جو کہ اپنے پیشے میں اللہ سے اَجر کی توقع رکھے دوسرے (میدانِ جہاد میں) تیر پھینکنے والے کو اور تیسرے تیرانداز کے ہاتھ میں تیر دینے والے کو پس تم لوگ تیراندازی کرو اور گھوڑوں پر سواری کرو (یعنی تیر پھینکنا سیکھو اور گھوڑ سواری سیکھو) لیکن مجھ کو سواری کی بہ نسبت تیراندازی زیادہ پسند ہے۔ دین میں کوئی کھیل نہیں مگر (تین قسم کے کھیل) ایک تو انسان کا اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا اور اپنی بیوی سے چھیڑ چھاڑ اور اپنی کمان سے تیر

وَمُلَاعَبَتُهُ أَهْلَهُ وَرَمْيُهُ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَهَا۔

انداز ی کرنا (یعنی تیراندازی میں لگے رہنا) اور جوشخص تیر پھینکنا اس سے بیزار ہوکر چھوڑ دے تو بے شک وہ تیراندازی ایک (قسم کی) نعمت تھی جس کو اس نے چھوڑ دیا یا فرمایا اس نے کفرانِ نعمت کیا یعنی ناشکری کی۔

تیراندازی کی فضیلت:

مذکورہ حدیث سے تیراندازی کی غیر معمولی فضیلت معلوم ہوئی موجودہ دَور بندوق' توپ بلکہ اس سے ایک قدم آگے میزائل ٹیکنالوجی وایٹمی ٹیکنالوجی کا دَور ہے اب تیراندازی کا رواج نہیں رہا تو اب ہر مسلمان کو جدید قسم کے آلاتِ جنگ کی مشق کرنا اور ان کو چلانا سیکھنا ضروری ہے اور دُشمن سے ہمیشہ ہوشیار رہنے کا حکم ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ [الأنفال: ٦٠]

۷۴۲: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيٍّ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ۔

۷۴۲: سعید بن منصور' عبداللہ بن وہب' عمرو بن الحارث' ابوعلی ثمامہ بن شفی الہمدانی' حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کفار سے جنگ کرنے کے لئے جس قدر تم لوگوں میں طاقت ہو تیاری کرو آگاہ ہو جاؤ تیراندازی طاقت ہے خبردار تیراندازی طاقت ہے تیراندازی طاقت ہے۔

بَابٌ فِي مَنْ يَغْزُو وَيَلْتَمِسُ الدُّنْيَا

باب: جوشخص جہاد کے ذریعہ دُنیا کا طلبگار ہو

۷۴۳: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ۔

۷۴۳: حیوۃ بن شریح' بقیہ' بحیر' خالد بن معدان' ابی بحریہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جہاد دو قسم کا ہے ایک تو وہ جہاد جو کہ رضائے الٰہی کے لئے کیا جاتا ہے اور امام کی اتباع کی جاتی ہے اور اس میں (راہِ الٰہی میں) بہتر سے بہتر مال خرچ کیا جاتا ہے اور ساتھی کے ساتھ بھائی چارگی اور محبت کی جاتی ہے اور شر وفساد سے پرہیز کیا جاتا ہے تو ایسے قسم کے جہاد میں سونا جاگنا تمام عبادت ہے اور جو جہاد اپنی بڑائی کے اظہار اور اپنا رُتبہ دکھانے اور سنانے کے لئے ہو اور اپنے امیر کی ناراضگی اور زمین میں فساد وشر پھیلانا مقصود ہو تو ایسا آدمی کچھ بھی لے کر نہیں آئے گا۔

۷۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ

۷۴۴: ابوتوبہ الربیع بن نافع' ابن المبارک' ابن ابی ذئب' قاسم' بکیر بن عبداللہ بن الاشج' ابن مکرز شامی' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ ابْنِ مِكْرَزٍ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَهُوَ يَبْتَغِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا أَجْرَ لَهُ فَأَعْظَمَ ذَلِكَ النَّاسُ وَقَالُوا لِلرَّجُلِ عُدْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَعَلَّكَ لَمْ تُفَهِّمْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَهُوَ يَبْتَغِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ لَا أَجْرَ لَهُ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ عُدْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَهُ لَا أَجْرَ لَهُ۔

روایت ہے ایک شخص نے خدمت نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایک شخص جہاد میں شرکت کا ارادہ رکھتا ہے حالانکہ وہ شخص دُنیاوی مال و متاع چاہتا ہے تو آپ نے فرمایا اس شخص کو کوئی ثواب نہیں ملے گا تو لوگوں نے یہ بات بہت بڑی سمجھی اور اس شخص نے کہا تو تم حضور ﷺ سے پھر دریافت کرو شاید تم حضور ﷺ سے ایک بات کو اچھی طرح نہیں سمجھا سکے پھر اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایک شخص راہِ الٰہی میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ اس سے دُنیا کے مال و اسباب حاصل کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس شخص کو کسی قسم کا ثواب نہیں ملے گا پھر تیسری بار لوگوں نے اس شخص سے پھر کہا کہ تم اس کو حضور اکرم ﷺ سے دریافت کرو۔ اس شخص نے پھر آپ ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا اس شخص کو کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

۷۴۵: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَيُقَاتِلُ لِيُحْمَدَ وَيُقَاتِلُ لِيَغْنَمَ وَيُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ حَتَّى تَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ أَعْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۷۴۵: حفص بن عمر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابی وائل، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا ایک شخص اپنے تذکرہ کے لئے لڑتا ہے اور ایک شخص اپنی تعریف اور نام و نمود کے لئے جنگ کرتا ہے اور ایک شخص مالِ غنیمت ہاتھ لگنے کے لئے لڑتا اور ایک شخص اس لئے لڑتا ہے تاکہ وہ اپنی بہادری دکھائے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس وجہ سے لڑتا ہے کہ دینِ الٰہی بلند ہو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہے (وہ شخص جہاد کے ثواب کا مستحق ہے)

۷۴۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ مِنْ أَبِي وَائِلٍ حَدِيثًا أَعْجَبَنِي فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۷۴۶: علی بن مسلم، ابوداؤد، شعبہ، حضرت عمرو نے کہا کہ میں نے حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے عجیب حدیث سنی پھر اس کے بعد اسی طریقہ پر کہا۔

۷۴۷: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ حَنَانِ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْجِهَادِ وَالْغَزْوِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو إِنْ

۷۴۷: مسلم بن حاتم الانصاری، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن ابی الوضاح، علاء بن عبداللہ بن رافع، حنان بن خارجہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے جہاد کے بارے میں مطلع فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرو اگر تم جنگ کرو اس حال میں کہ تم صبر کرنے والے اور ثواب سمجھنے والے ہو تو ثواب اور صبر کی فضیلت پر اُٹھائے جاؤ

قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَإِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى أَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ أَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ۔

گے اور اگر تم دکھلاوے اور دُنیا طلبی کے لئے لڑو گے تو اللہ تعالیٰ تجھے ریا کاری اور طلب دُنیا کی صفت پر اُٹھائے گا۔ عبد اللہ بن عمر تم جس حالت پر لڑو گے یا قتل کئے جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تم کو اسی حالت پر اُٹھائیں گے۔

بَاب فِي فَضْلِ الشَّهَادَةِ

باب: فضیلت شہادت

۷۴۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ بِأُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوا طِيبَ مَأْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيلِهِمْ قَالُوا مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجِهَادِ وَلَا يَنْكُلُوا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

۷۴۸: عثمان بن ابی شیبہ' عبد اللہ بن ادریس' محمد بن اسحٰق' اسماعیل بن اُمیہ' ابی الزبیر' سعید بن جبیر' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ غزوۂ احد کے روز جو تمہارے بھائی شہید کئے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز رنگ کی چڑیوں کے پیٹ میں داخل کر دیا وہ جنت کی نہروں پر اُترتی ہیں اور جنت کے پھل کھاتی ہیں اور سونے کی قندیلوں میں بسیرا کرتی ہیں جو عرش کے سایہ میں ہیں۔ جب ان کی ارواح نے اپنے کھانے پینے اور آرام وسکون کی خوشی حاصل کی تو انہوں نے کہا کہ کون شخص ہے جو کہ ہم لوگوں کی جانب سے ہمارے بھائیوں کو یہ اطلاع پہنچا دے کہ ہم لوگ جنت میں زندہ ہیں اور کھانا کھاتے ہیں تا کہ وہ لوگ بھی جنت کے حاصل کرنے میں بے توجہی نہ کریں اور جہاد کے وقت سُستی نہ کریں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو میں تمہاری خبر پہنچا دوں گا پس اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی کہ جو لوگ راہِ الٰہی وندی میں قتل کئے گئے ان کو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں پروردگار کے پاس ان کو کھانے کھلائے جاتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص نے بھی اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے جہاد کیا وہ تو ثواب کا مستحق ہے لیکن جو آدمی دنیا طلبی یا فخر اور اپنی بہادری دکھلانے کے لیے جہاد میں شمولیت کرتا ہے وہ ثواب سے محروم کر دیا جاتا ہے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

اس باب میں شہادت کی بہت بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ شہداء کی ارواح اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں لٹکی ہوئی قندیلوں میں بسیرا کرتی ہیں جنت کی نہروں پر آتی ہیں وہاں کے میوے کھاتی ہیں اور جنت کی ہر قسم کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتی ہیں یہ خاص نعمت شہادت کی وجہ سے ان کو نصیب ہوئی ہے

۷۴۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَتْنَا حَسْنَاءُ بِنْتُ مُعَاوِيَةَ الصَّرِيمِيَّةُ

۷۴۹: مسدد' یزید بن زریع' عوف' حضرت حسناء بنت معاویہ نے اپنے چچا سلیم بن سلیم سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَئِيدُ فِي الْجَنَّةِ۔

عرض کیا کہ جنت میں کون شخص ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں نبی ہوں گے اور بہشت میں شہید (داخل) ہوں گے اور نومولود بچے اور زندہ درگور کی گئی (بچیاں) ہوں گی۔

شہید کا مقام اور مشرکین کے بچوں کا حکم:

مذکورہ حدیث سے مطلقاً شہید مراد ہے چاہے وہ میدانِ جہاد میں شہید ہوئے یا شہید کے حکم میں ہو اور جو بچہ زندہ دفن کر دیا گیا جیسے مشرکین لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے وہ بھی شہید شمار ہوگا اور کفار کے نابالغ بچوں کے بارے میں متعدد اقوال ہیں جن کی تفصیل فتح الملہم، بذل المجہود وغیرہ میں موجود ہے لیکن اس سلسلہ میں صحیح مسلک خاموش رہنا ہے یعنی اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کا کیا حشر ہوگا۔ واللہ اعلم بما کانوا عاملین

بَاب فِي الشَّهِيدِ يُشَفَّعُ

باب: شہید کی شفاعت

۷۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ الذِّمَارِيُّ حَدَّثَنِي عَمِّي نِمْرَانُ بْنُ عُتْبَةَ الذِّمَارِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ أَيْتَامٌ فَقَالَتْ أَبْشِرُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُشَفَّعُ الشَّهِيدُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد صَوَابُهُ رَبَاحُ بْنُ الْوَلِيدِ۔

۷۵۰: احمد بن صالح، یحییٰ بن حسان، الولید بن رباح الذماری، حضرت نمران بن عتبہ الذماری سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت اُمّ درداء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم یتیم تھے۔ انہوں نے کہا کہ تم لوگ خوش ہو جاؤ میں نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شہید کی شفاعت اس کے خاندان کے ستر لوگوں کے لئے قبول کی جائے گی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ صحیح (لفظ) رباح بن ولید ہے۔

شہید کون؟

مذکورہ حدیث میں مذکورہ شہید کے بارے میں بعض حضرات نے فرمایا اس سے وہ شہید مراد ہے جو کہ میدانِ جہاد میں شہید ہو بعض علماء نے مطلق شہید مراد لیا ہے یعنی جو شخص کسی دیوار کے نیچے دب کر مر جائے یا طاعون وغیرہ سے اس کی موت ہو وہ بھی اس خوشخبری میں داخل ہے۔ واللہ اعلم

بَاب فِي النُّورِ يُرَى عِنْدَ قَبْرِ الشَّهِيدِ

باب: شہید کی قبر پر نور برستا نظر آتا ہے

۷۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ۔

۷۵۱: محمد بن عمرو الرازی، سلمہ بن فضل، محمد بن اسحق، یزید بن رومان، عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب (حبش کے بادشاہ) نجاشی کی وفات ہوگئی تو ہم لوگوں سے لوگ بیان کرتے تھے کہ ان کی قبر پر ہمیشہ نور کی بارش ہوتی ہے۔

۷۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا وَمَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ أَوْ نَحْوِهَا فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ فَقُلْنَا دَعَوْنَا لَهُ وَقُلْنَا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَأَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ صَلَاتُهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ وَصَوْمُهُ بَعْدَ صَوْمِهِ شَكَّ شُعْبَةُ فِي صَوْمِهِ وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ إِنَّ بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

۷۵۲: محمد بن کثیر' شعبہ' عمرو بن مرہ' عمرو بن میمون' عبد اللہ بن ربیعہ' حضرت عبید بن خالد سلمی سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا تھا ان میں سے ایک تو (راہِ الٰہی میں) مار دیا گیا اور دوسرا تقریباً ایک ہفتہ یا ایسے ہی کچھ وقت کے بعد انتقال کر گیا۔ ہم لوگوں نے اس شخص پر نماز پڑھی۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا تم نے (اس کے حق میں) کیا کہا؟ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ ہم نے اس کے لئے دُعا کی کہ اے اللہ اس شخص کی مغفرت فرما دیجئے اور ان کو اپنے ساتھی سے (یعنی جو کہ جہاد میں پہلے شہید کیا جا چکا تھا) ان سے ملا دیجئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تم نے یہ کیا بات کہہ دی) کہ اس شخص کی نمازیں کہاں گئیں جو کہ اس نے اپنے ساتھی کے شہید ہونے کے بعد پڑھیں؟ اور اس شخص کے روزے کہاں چلے گئے جو کہ اس نے اپنے ساتھی کے بعد رکھے اور اس شخص کے اعمال کس طرف گئے جو کہ اس نے اس کے بعد کئے بلاشبہ ان دونوں میں اس قدر فرق ہے کہ جس قدر زمین و آسمان میں فرق ہے (یعنی ایک کا زیادہ درجہ اور دوسرے کا کم درجہ ہے)

بَابٌ فِي الْجَعَائِلِ فِي الْغَزْوِ

باب: اُجرت پر جہاد کرنا

۷۵۳: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى وَأَنَا لِحَدِيثِهِ أَتْقَنُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنِ ابْنِ أَخِي أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْأَمْصَارُ وَسَتَكُونُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ تُقْطَعُ عَلَيْكُمْ فِيهَا بُعُوثٌ فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ مِنْكُمُ الْبَعْثَ فِيهَا فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَيْهِمْ يَقُولُ مَنْ أَكْفِيهِ بَعْثَ كَذَا مَنْ أَكْفِيهِ بَعْثَ كَذَا أَلَا وَذَلِكَ الْأَجِيرُ إِلَى آخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهِ۔

۷۵۳: ابراہیم بن موسیٰ الرازی (دوسری سند) عمرو بن عثمان' محمد بن حرب' ابی سلمہ' سلیمان بن سلیم' یحییٰ بن جابر الطائی' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم لوگوں کے ہاتھوں بڑے بڑے شہر فتح کئے جائیں گے اور لشکر اکٹھے کئے جائیں گے اور ان لشکروں میں تم پر فوجیں مقرر کی جائیں گی یعنی ہر ایک کو اپنے قبیلہ میں سے لشکر کا ایک حصہ دینا پڑے گا تو ایک شخص جہاد کے لئے بغیر اُجرت لشکر کے ساتھ جانے کو ناگوار سمجھے گا پس وہ شخص اپنے قبیلہ میں سے بھاگ پڑے گا یعنی جہاد سے فرار کرے گا پھر وہ قبیلوں کو تلاش کرے گا اور وہ خود اپنے کو ان لوگوں کے پاس یہ کہتا ہوا پیش کرے گا کہ کون شخص ہے جو کہ مجھے لشکر کی خدمت کے لئے اُجرت پر رکھے؟ آگاہ ہو جاؤ کہ یہ شخص خون کے آخری قطرہ تک مزدور ہے۔

اُجرت پر شریک جہاد ہونا:

مذکورہ حدیث میں اُجرت پر جہاد میں شرکت کی مذمت بیان فرمائی گئی ہے یعنی امیر المؤمنین اس شخص کے پاس جہاد کا لشکر روانہ کریں گے تو وہ شخص جہاد سے راہِ فرار اختیار کرے گا اور معاوضہ پر جہاد میں شریک ہونا چاہے گا جبکہ شرعاً اس کا یہ فعل مذموم ہے۔

بَاب الرُّخْصَةِ فِي أَخْذِ الْجَعَائِلِ

۷۵۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ شُفَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِلْغَازِي أَجْرُهُ وَلِلْجَاعِلِ أَجْرُهُ وَأَجْرُ الْغَازِي۔

باب: جہاد پر اُجرت لینے کی اجازت کا بیان

۷۵۴: ابراہیم بن حسن' حجاج بن محمد (دوسری سند) عبد الملک بن شعیب' ابن وہب' لیث بن سعد' حیوۃ بن شریح' ابن شفی' شفی' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غازی اور مجاہد کے لئے اس کا ذاتی اَجر ہے اور جہاد کے لئے مال دینے والے شخص کے لئے اس مال کے دینے اور مجاہد دونوں کا اَجر ہے۔

دوگنے اَجر کا مستحق:

مراد یہ ہے کہ مجاہد کو مال دینے والے کے لئے دوگنا ثواب ہے ایک تو اللہ کے راستہ میں مال خرچ کرنے کا اور دوسرے غازی کا جہاد میں اس مال کی وجہ سے شریک ہونے کے بعد اس طرح دوہرا ثواب ملے گا۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَغْزُو بِأَجْرِ الْخِدْمَةِ

۷۵۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ أَنَّ يَعْلَى ابْنَ مُنْيَةَ قَالَ آذَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْغَزْوِ وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ لَيْسَ لِي خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ أَجِيرًا يَكْفِينِي وَأُجْرِي لَهُ سَهْمَهُ فَوَجَدْتُ رَجُلًا فَلَمَّا دَنَا الرَّحِيلُ أَتَانِي فَقَالَ مَا أَدْرِي مَا السُّهْمَانِ وَمَا يَبْلُغُ

باب: جہاد میں اُجرت پر کسی کو خدمت کرنے کے لئے لے جانے کا بیان

۷۵۵: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' عاصم بن حکیم' یحییٰ بن ابی عمرو' عبد اللہ بن دیلمی' حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جہاد میں جانے کے لئے آگاہ فرمایا اور میں بہت زیادہ ضعیف العمر تھا اور میرے پاس خدمت کرنے کے لئے کوئی خادم نہیں تھا تو میں نے مزدور کو تلاش کیا جو کہ میرے کام انجام دے سکے اور اپنے مالِ غنیمت کے حصہ میں سے ایک حصہ بھی اس کو دوں۔ بالآخر مجھ کو ایک مزدور مل گیا جس وقت روانگی کا وقت ہوا تو وہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ مجھ کو معلوم نہیں کہ (مالِ غنیمت) دو حصے کس قدر حصے ہوں گے

سَهْمِي فَسَمِّ لِي شَيْئًا كَانَ السَّهْمُ أَوْ لَمْ يَكُنْ فَسَمَّيْتُ لَهُ ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيمَتُهُ أَرَدْتُ أَنْ أُجْرِيَ لَهُ سَهْمَهُ فَذَكَرْتُ الدَّنَانِيرَ فَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهُ أَمْرَهُ فَقَالَ مَا أَجِدُ لَهُ فِي غَزْوَتِهِ هَذِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا دَنَانِيرَهُ الَّتِي سَمَّى۔

اور میرے حصے میں کیا آئے گا تم میری اُجرت مقرر کر دو (چاہے غنیمت میں) حصہ ملے یا نہ ملے چنانچہ میں نے اس کے لئے تین دینار مقرر کئے جب مالِ غنیمت آیا تو میں نے اس مزدور کا حصہ ادا کرنا چاہا پھر مجھ کو خیال آ گیا کہ اسکے تو (بطور مزدوری) تین دینار متعین ہوئے تھے۔ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور پورا واقعہ عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا دُنیا اور آخرت میں اس شخص کیلئے جہاد کا بدلہ صرف وہ ہی تین دینار ہیں۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَغْزُو وَأَبَوَاهُ كَارِهَانِ

باب: والدین کی ناراضگی کے باوجود جہاد کرنا

۷۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ جِئْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ فَقَالَ ارْجِعْ عَلَيْهِمَا فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا۔

۷۵۶: محمد بن کثیر' سفیان' عطاء بن السائب' السائب' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کی خدمت میں ہجرت کی بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں اور میں والدین کو روتا ہوا چھوڑ آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم ان کی خدمت میں جاؤ اور ان کو ہنساؤ کہ جس طرح تم نے ان کو رلایا۔

خلاصۃ الباب: شرح السنہ میں ہے کہ اس حدیث میں سے جو حکم ثابت ہوتا ہے اس کا تعلق نفل جہاد سے ہے کہ جس شخص کے والدین زندہ ہوں اور مسلمان ہوں وہ ان کی اجازت کے بغیر نفل جہاد میں شرکت کے لیے گھر سے نہ جائے البتہ اگر جہاد فرض ہو تو اس وقت والدین کی اجازت کی حاجت نہیں بلکہ وہ نہ بھی کریں اور جہاد میں جانے سے روکیں تو ان کا حکم نہ مانا جائے اور جہاد میں شریک ہو کر اپنا فرض ادا کیا جائے۔

۷۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُجَاهِدُ قَالَ أَلَكَ أَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْعَبَّاسِ هَذَا الشَّاعِرُ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ۔

۷۵۷: محمد بن کثیر' سفیان' حبیب بن ابی ثابت' ابی العباس' حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں جہاد کروں؟ آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا پس تم ان ہی کے پاس رہ کر جہاد کرو (یعنی والدین ہی کی خدمت کی جدوجہد کرو) امام ابوداؤد نے فرمایا ابوالعباس کا نام سائب بن فروخ ہے۔

۷۵۸: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ دَرَّاجًا أَبَا السَّمْحِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ

۷۵۸: سعید بن منصور' عبداللہ بن وہب' عمرو بن الحارث' دراج' ابا السمع' ابی الہیثم' حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یمن سے ایک شخص ہجرت کر کے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ هَلْ لَكَ أَحَدٌ بِالْيَمَنِ قَالَ أَبَوَايَ قَالَ أَذِنَا لَكَ قَالَ لَا قَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَاسْتَأْذِنْهُمَا فَإِنْ أَذِنَا لَكَ فَجَاهِدْ وَإِلَّا فَبِرَّهُمَا۔

اس شخص سے آپ نے فرمایا کیا تمہارا یمن میں کوئی (رشتہ دار وغیرہ) ہے؟ اس نے عرض کیا والدین ہیں آپ نے فرمایا کیا انہوں نے تم کو اجازت دی ہے؟ اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا تم ان ہی کے پاس واپس ہو جاؤ اور ان سے اجازت طلب کرو اگر وہ تم کو اجازت دیں تو جہاد کرو ورنہ تم ان ہی کی (خدمت کر کے) نیکی کماؤ۔

بَابٌ فِي النِّسَاءِ يَغْزُونَ

باب: خواتین کے جہاد میں شریک ہونے کا بیان

۷۵۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لِيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى۔

۷۵۹: عبدالسلام بن مطہر، جعفر بن سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کو جہاد میں لے جاتے تھے اور انصار کی کئی خواتین کو بھی جہاد میں لے جاتے تا کہ وہ زخمیوں کو پانی پلائیں اور ان کی مرہم پٹی کریں۔

بَابٌ فِي الْغَزْوِ مَعَ أَئِمَّةِ الْجَوْرِ

باب: ظلم کرنے والے حکام کے ساتھ مل کر جہاد کرنا جائز ہے

۷۶۰: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي نُشْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ أَصْلِ الْإِيمَانِ الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نُكَفِّرُهُ بِذَنْبٍ وَلَا نُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِي اللَّهُ إِلَى أَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ أُمَّتِي الدَّجَّالَ لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَالْإِيمَانُ بِالْأَقْدَارِ۔

۷۶۰: سعید بن منصور، ابو معاویہ، جعفر بن برقان، یزید بن ابی نشبہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تین چیزیں ایمان کی اصل ہیں: ایک تو یہ کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہہ لے اس کے مارنے اور اس کو تکلیف پہنچانے سے باز رہنا اور وہ کسی بھی قسم کے گناہ کا مرتکب ہو اس کو کافر قرار نہ دینا اور اس کو خارج از اسلام نہ کرنا اور جہاد کا سلسلہ جاری رہے گا جس روز سے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پیغمبر بنایا یہاں تک کہ میری اُمت کا آخری شخص دجال سے جہاد کرے گا اور جہاد کو کسی ظالم کے ظلم کا اور کسی عادل کا عدل باطل نہیں کر سکتا۔

ظالم کے خلاف جہاد:

انسان جب کلمہ پڑھ لے اور اسلام کے کسی رکن کا انکار نہ کرے تو وہ سوائے شرک کے کسی گناہ سے کافر نہیں ہوگا اور مذکورہ حدیث میں ظالم کے ظلم سے جہاد کے باطل نہ ہونے کے بارے میں جو فرمایا گیا اس کا مفہوم یہ ہے کہ بادشاہ وقت خواہ ظالم ہو یا عادل اس کے ساتھ جہاد درست ہے۔

۷۶۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

۷۶۱: احمد بن صالح، ابن وہب، معاویہ بن صالح، العلاء بن الحارث،

وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ۔

مکحول' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تم لوگوں پر جہاد فرض ہے ہر ایک حکمران کے ساتھ مل کر چاہے وہ نیک ہو یا فاسق و فاجر اور نماز ہر ایک مسلمان کے پیچھے فرض ہے خواہ وہ نیک ہو یا برا اگر چہ وہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرے اور نماز ہر مسلمان کے پیچھے فرض ہے چاہے وہ نیک ہو یا بُرا اگر چہ وہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہو۔

فاسق کی اقتداء:

مذکورہ حدیث کے راوی ضعیف ہیں لیکن یہ حدیث متعدد طریقوں سے مروی ہے حاصل حدیث یہ ہے کہ نماز ہر مسلمان کے پیچھے درست ہے لیکن نیک اور صالح امام کو چھوڑ کر بدعتی اور فاسق کی اقتداء سے نماز بکراہت تحریمی ادا ہوگی۔ مسائل امامت سے متعلق مفصل مسائل فتاویٰ محمودیہ جلد ۲' فتاویٰ حضرت محمود صاحب گنگوہی دامت برکاتہم ملاحظہ فرمائیجائے۔

بَاب الرَّجُلِ يَتَحَمَّلُ بِمَالِ غَيْرِهِ يَغْزُو

باب: ایک شخص کا دوسرے شخص کی سواری پر جہاد کرنے کا بیان

۷۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ إِنَّ مِنْ إِخْوَانِكُمْ قَوْمًا لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ وَلَا عَشِيرَةٌ فَلْيَضُمَّ أَحَدُكُمْ إِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ أَوِ الثَّلَاثَةَ فَمَا لِأَحَدِنَا مِنْ ظَهْرٍ يَحْمِلُهُ إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ يَعْنِي أَحَدِهِمْ قَالَ فَضَمَمْتُ إِلَيَّ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً قَالَ مَا لِي إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ أَحَدِهِمْ مِنْ جَمَلِي۔

۷۶۲: محمد بن سلیمان الانباری' عبیدہ بن حمید' اسود بن قیس' نبیح العنزی' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا ارادہ کیا تو فرمایا اے مہاجرین اور انصار کے گروہ! تم لوگوں کے کچھ بھائی ایسے ہیں کہ جن کے پاس نہ تو مال ہے نہ خاندان ہے تو تم لوگوں میں سے ایک شخص دو تین شخصوں کو اپنے ساتھ شریک سفر بنا لے اس طریقہ پر کہ ہم لوگوں میں سے کسی شخص کے پاس سواری نہ ہو تو وہ باری باری سواری کریں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اپنے ہمراہ دو یا تین شخصوں کو ملا لیا اور میں بھی صرف اپنے نمبر سے اپنے اُونٹ پر سوار ہوتا جس طرح کہ کوئی دوسرا اپنے نمبر پر سوار ہوتا۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَغْزُو يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالْغَنِيمَةَ

باب: مالِ غنیمت اور ثواب کے لئے جہاد کرنے والے شخص کا بیان

۷۶۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي ضَمْرَةُ أَنَّ ابْنَ زُغْبٍ الْإِيَادِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ نَزَلَ عَلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَوَالَةَ الْأَزْدِيُّ فَقَالَ لِي بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَغْنَمَ عَلَى أَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِي وُجُوهِنَا فَقَامَ فِينَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي أَوْ قَالَ عَلَى هَامَتِي ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتْ أَرْضَ الْمُقَدَّسَةِ فَقَدْ دَنَتْ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْأُمُورُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِي هَذِهِ مِنْ رَأْسِكَ۔

۷۶۳: احمد بن صالح' اسد بن موسیٰ' معاویہ بن صالح' حضرت ضمرہ بن زُغب الایادی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن حوالہ سواری میرے مہمان ہوئے اور مجھ سے بیان کیا کہ حضور ﷺ نے ہم لوگوں کو مالِ غنیمت حاصل کرنے کے لئے پیدل روانہ فرمایا۔ ہم لوگ گئے اور ہمیں کچھ مالِ غنیمت بھی ہاتھ نہ لگا۔ آپ نے ہم لوگوں کے چہروں پر تھکن (کا اثر) دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ تو ان کو اس طرح میرے حوالے نہ کر کہ میں ان کی دیکھ بھال سے عاجز ہو جاؤں اور نہ انہیں خود ان کے حوالے کر کہ وہ اس سے عاجز رہ جائیں اور نہ ان لوگوں کو دوسرے لوگوں کے سپرد کر کہ وہ خود اپنے کو ان لوگوں پر مقدم کریں۔ پھر آپ نے میرے سر پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اے ابن حوالہ جب تم خلافت کو پاک سرزمین (یعنی ملک شام میں) نازل ہوتے دیکھو تو سمجھ لو کہ زلزلے' مصیبتیں اور حوادث قریب آ گئے اور اس وقت قیامت لوگوں سے اس سے بھی زیادہ نزدیک ہوگی کہ جس قدر میرا ہاتھ تمہارے سر کے قریب ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَشْرِي نَفْسَهُ

باب: جو شخص اپنی جان اللہ تعالیٰ کو فروخت کر دے

۷۶۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَانْهَزَمَ يَعْنِي أَصْحَابَهُ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فَرَجَعَ حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ۔

۷۶۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عطاء بن السائب' مرہ الہمدانی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا ربّ اس شخص سے خوش ہوتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے کے لئے گیا پھر اس کے تمام ساتھی فرار ہو گئے اور وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے پلٹا اور لڑتا ہوا مارا گیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ دیکھو! میرے بندے کو کہ وہ میرے ثواب کی وجہ سے اور میرے عذاب کا خوف کر کے واپس آ گیا یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔

بَاب فِيمَنْ يُسْلِمُ وَيُقْتَلُ مَكَانَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: جو شخص اسلام لانے کے فوراً بعد اللہ کے راستہ میں شہید ہو گیا؟

۷۶۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أُقَيْشٍ كَانَ لَهُ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَرِهَ أَنْ يُسْلِمَ حَتَّى يَأْخُذَهُ فَجَاءَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ أَيْنَ بَنُو عَمِّي قَالُوا بِأُحُدٍ قَالَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالُوا بِأُحُدٍ قَالَ فَأَيْنَ فُلَانٌ قَالُوا بِأُحُدٍ فَلَبِسَ لَأْمَتَهُ وَرَكِبَ فَرَسَهُ ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَهُمْ فَلَمَّا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ قَالُوا إِلَيْكَ عَنَّا يَا عَمْرُو قَالَ إِنِّي قَدْ آمَنْتُ فَقَاتَلَ حَتَّى جُرِحَ فَحُمِلَ إِلَى أَهْلِهِ جَرِيحًا فَجَائَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لِأُخْتِهِ سَلِيهِ حَمِيَّةً لِقَوْمِكَ أَوْ غَضَبًا لَهُمْ أَمْ غَضَبًا لِلّٰهِ فَقَالَ بَلْ غَضَبًا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ فَمَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَا صَلَّى لِلّٰهِ صَلَاةً۔

۷۶۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن عمرو' ابی سلمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمرو بن اقیش کو لوگوں سے جاہلیت کے دور کا سود وصول کرنا تھا انہوں نے اسلام کو برا سمجھا جب تک کہ وہ لوگوں سے اپنا سود نہ لے لیں پھر وہ غزوۂ احد کے روز آئے اور دریافت کیا کہ میرے چچازاد بھائی کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتلایا کہ غزوۂ احد میں۔ پھر انہوں نے زرہ پہن لی اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے اس کے بعد وہ ان لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے۔ جب مسلمانوں نے ان لوگوں کو دیکھا تو یہ کہا کہ تم ہم سے علیحدہ رہو انہوں نے کہا کہ میں ایمان لا چکا ہوں۔ پھر انہوں نے کافروں سے جنگ کی یہاں تک کہ وہ زخمی ہو گئے اور ان کو لوگ اُٹھا کر لے گئے۔ وہاں پر حضرت سعد بن معاذ آئے اور انہوں نے ان کی ہمشیرہ سے کہا کہ تم اپنے بھائی سے معلوم کرو کہ تم نے اپنی قوم کی غیرت سے اور غصہ سے جنگ کی یا اللہ کے لئے غصہ کر کے (جنگ کی)؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غصہ کر کے (جنگ کی) پھر ان کا انتقال ہو گیا اور وہ جنت میں داخل ہو گئے حالانکہ انہوں نے ایک (وقت کی) نماز بھی نہیں ادا کی۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ بِسِلَاحِهِ

باب: جس شخص کی خود اپنے ہی ہتھیار سے موت ہو جائے؟

۷۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ أَحْمَدُ كَذَا قَالَ هُوَ يَعْنِي ابْنَ وَهْبٍ وَعَنْبَسَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ جَمِيعًا عَنْ يُونُسَ قَالَ أَحْمَدُ وَالصَّوَابُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي ذَلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ

۷۶۶: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' یونس' ابن شہاب' عبدالرحمٰن' عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ جس وقت غزوۂ خیبر ہوا تو میرے بھائی نے (کفار سے) خوب جنگ کی۔ اتفاق سے اس کی تلوار اسی کے لگ گئی اور اس کی وفات ہو گئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کے بارے میں کلام کیا اور اس کی شہادت کو نہیں مانا بلکہ یوں کہا کہ ایک شخص تھا جو اپنے ہی ہتھیار سے ہلاک ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا نہیں وہ شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جدوجہد کر کے مجاہد بن کر فوت ہوا ہے۔ ابن شہاب جو کہ اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے پھر سلمہ بن الاکوع کے ایک بیٹے سے معلوم کیا۔ انہوں نے بھی اپنے والد سے اسی قسم کی

بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَذَبُوا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔

حدیث بیان کی لیکن اس قدر کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں نے غلط کہا (یعنی اس مرنے والے کو شہید نہ کہنا واقعہ کے خلاف ہے بے شک) اس شخص کا جہاد کر کے مجاہد بن کر انتقال ہوا ہے اور اس شخص کو دوگنا ثواب ہے (چاہے وہ اپنے ہتھیار ہی کی وجہ سے فوت ہوا ہو)۔

۷۶۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَغَرْنَا عَلَى حَيٍّ مِنْ جُهَيْنَةَ فَطَلَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا مِنْهُمْ فَضَرَبَهُ فَأَخْطَأَهُ وَأَصَابَ نَفْسَهُ بِالسَّيْفِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَخُوكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَوَجَدُوهُ قَدْ مَاتَ فَلَفَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِثِيَابِهِ وَدِمَائِهِ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَفَنَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَشَهِيدٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ وَأَنَا لَهُ شَهِيدٌ۔

۷۶۷: ہشام بن خالد ولید معاویہ بن ابی سلام حضرت ابی سلام سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے سنا جو کہ صحابی تھے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگوں نے جہینہ کے ایک قبیلہ پر حملہ کیا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کافروں کے ایک آدمی کو مقابلہ کے لئے طلب کیا اور اس کی تلوار سے مارنے کا ارادہ کیا۔ لیکن تلوار غلطی سے خود اسی شخص کے لگ گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! اُٹھو اور اپنے مسلمان بھائی کی خبر لو جلدی سے لوگ اس کی طرف دوڑے تو دیکھا کہ ان کا انتقال ہو چکا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس کے کپڑوں اور زخموں میں لپیٹ دیا اور اس پر نماز (جنازہ) پڑھی پھر دفن کیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ شہید ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور میں اس کا گواہ ہوں۔

شہید کی نمازِ جنازہ:

مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن ایسے شخص کے شہید ہونے پر میں شہادت دوں گا مذکورہ حدیث سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال فرمایا ہے کہ شہید پر نماز پڑھی جائے گی۔

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

باب: جہاد کے آغاز کے وقت دُعا کے قبول ہونے کا بیان

۷۶۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

۷۶۸: حسن بن علی ابن ابی مریم موسیٰ بن یعقوب الزمعی ابی حازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو قسم کی دُعائیں رد نہیں کی جاتیں یا کم رد کی جاتی ہیں (یعنی یہ دُعائیں اکثر قبول کی جاتی ہیں یا ہمیشہ قبول کی جاتی ہیں) ایک اذان کے بعد کی دُعا اور دوسرے جہاد کے وقت جبکہ ایک دوسرے کے مقابل ہو

قَالَ مُوسَى وَحَدَّثَنِي رِزْقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَوَقْتُ الْمَطَرِ۔

جاتے ہیں دوسری روایت میں یہ اضافہ ہے اور بارش کے ہونے کے وقت (بھی دُعا قبول ہوتی ہے)۔

بَاب فِيمَنْ سَأَلَ اللَّهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ

باب: اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگنے کا بیان

۷۶۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو مَرْوَانَ وَابْنُ الْمُصَفَّى قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ يَرُدُّ إِلَى مَكْحُولٍ إِلَى مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَإِنَّ لَهُ أَجْرَ شَهِيدٍ زَادَ ابْنُ الْمُصَفَّى مِنْ هُنَا وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا لَوْنُ الزَّعْفَرَانِ وَرِيحُهَا رِيحُ الْمِسْكِ وَمَنْ خَرَجَ بِهِ خُرَاجٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ۔

۷۶۹: ہشام بن خالد ابومروان بن المصفی' بقیہ' ابن ثوبان' ثوبان' مکحول' مالک بن یخامر' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس شخص نے راہِ الٰہی میں اُونٹنی کے ((فَوَاق)) کے مطابق جنگ کی تو بلاشبہ اس شخص کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے شہید ہونے کی دِل سے دُعا مانگی پھر اس شخص کا انتقال ہوگیا یا وہ قتل کر دیا گیا تو اس شخص کو شہید کا ثواب ملے گا اور جو شخص زخمی کر دیا گیا یعنی اللہ کے راستہ میں دُشمن کے ہتھیاروں سے زخمی کر دیا گیا یا اسے کسی اور وجہ سے کوئی چوٹ لگ گئی تو بے شک وہ زخم قیامت کے دن اس حال میں آئے گا اور اس کا رنگ زعفران جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی اور جس شخص کو راہِ الٰہی میں کوئی پھوڑا نکل آیا پس اس پھوڑے والے شخص پر شہداء کی مہر ہوگی۔

بارگاہِ الٰہی میں شہید کی کیفیت:

مراد یہ ہے کہ جو شخص شہید ہوا ہو اور جس طرح اور جس کیفیت میں میدانِ جہاد میں وفات پایا ہو اسی تازہ زخم کی طرح وہ بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوگا۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ جَزِّ نَوَاصِي الْخَيْلِ وَأَذْنَابِهَا

باب: گھوڑے کی پیشانی اور اس کے دُم کے بال کاٹنے کی ممانعت کا بیان

۷۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حُمَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ نَصْرٍ الْكِنَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ أَبُو تَوْبَةَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ

۷۷۰: ابوتوبہ ہیثم بن حمید (دوسری سند) خشیش بن اصرم' ابوعاصم' ثور بن یزید' نظر الکنانی' ایک شخص' (ابوتوبہ نے بیان کیا ثور بن یزید' قبیلہ بنی سلیم کے شیخ' حضرت عتبہ بن عبد السلمی سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ گھوڑوں کی پیشانی کے بالوں کو اور ان کی ایالوں

يَزِيدَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ وَهَذَا لَفْظُهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَقُصُّوا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ وَلَا مَعَارِفَهَا وَلَا أَذْنَابَهَا فَإِنَّ أَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا وَمَعَارِفَهَا دِفَاؤُهَا وَنَوَاصِيَهَا مَعْقُودٌ فِيهَا الْخَيْرُ۔

(گردن کے لمبے بال) اور دُم کے بالوں کو نہ کترو اس لئے کہ ان کی دُمیں ان کی مورچھل (مور کا اپنے پَروں کا پنکھا بنانا) ہیں ان سے وہ مکھیوں کو اُڑاتے ہیں اور ان کی ایالیں ان کے گرم رکھنے کا سبب ہیں اور ان کی پیشانی کے بالوں میں بھلائی بندھی ہوئی ہے (یعنی مذکورہ چیزوں کے رکھ چھوڑنے میں خیر و برکت اور گھوڑوں کی زینت ہے) اور اس کی بہت فضیلت ہے۔

بَاب فِيمَا يُسْتَحَبُّ مِنْ أَلْوَانِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں کے رنگوں میں کونسے رنگ محبوب ہیں

۱۷۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَدْهَمَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ۔

۱۷۷: ہارون بن عبد اللہ' ہشام بن سعید الطالقانی' محمد بن المہاجر الانصاری' عقیل بن المسیب' ابووہب الجشمی سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کے لئے ضروری ہے کمیت گھوڑا سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں یا اشقر' سفید پیشانی اور سفید ہاتھوں پاؤں کا یا کالی' سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کا۔

گھوڑے کس قسم کے پالے جائیں؟

گھوڑا پرورش کرنے کی بہت سی فضیلت ہیں اور جہاد کے لئے پالے جانے والے گھوڑے کی ہر ایک عمل کو باعث ثواب فرمایا گیا ہے مذکورہ حدیث میں دو قسم کے گھوڑوں کی خاص طور پر فضیلت بیان فرمائی گئی کمیت ایک قسم کا گھوڑا ہوتا ہے کہ جس کی دُم اور ایال (گردن کے بال) کالے رنگ کی ہوتی ہے اور اشقر سرخ رنگ کے گھوڑے کو کہتے ہیں۔

۱۷۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ كُمَيْتٍ أَغَرَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ مُهَاجِرٍ وَسَأَلْتُهُ لِمَ فُضِّلَ الْأَشْقَرُ قَالَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ جَاءَ بِالْفَتْحِ صَاحِبُ أَشْقَرَ۔

۱۷۷۲: محمد بن عوف الطائی' ابوالمغیرہ' محمد بن مہاجر' عقیل' حضرت ابو وہب سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنے لئے اشقر (گھوڑے) سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے رکھو یا کمیت (قسم کے گھوڑوں کو) سفید پیشانی اور سفید پاؤں والے کو۔ محمد بن مہاجر نے فرمایا کہ عقیل سے میں نے معلوم کیا کہ اشقر کی کس وجہ سے فضیلت مذکور ہوئی؟ انہوں نے کہا کہ اس لئے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا تو سب سے پہلے جو سوار شخص فتح کی اطلاع لے کر آیا تو وہ اشقر گھوڑے پر سوار ہو کر آیا تھا۔

۷۷۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي شُقْرِهَا۔

۷۷۳: یحییٰ بن معین، حسین بن محمد، شیبان، عیسیٰ بن علی، علی ان کے دادا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی برکت لال رنگ کے گھوڑوں میں ہے۔

۷۷۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَمِّي الْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ فَرَسًا۔

۷۷۴: موسیٰ بن مروان الرقی، مروان بن معاویہ، ابی حیان التیمی، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (گھوڑے کی) مادہ کو بھی گھوڑا شمار فرماتے تھے۔

بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ

باب: کس قسم کے گھوڑے ناپسندیدہ ہیں

۷۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلْمٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ وَالشِّكَالُ يَكُونُ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى۔

۷۷۵: محمد بن کثیر، سفیان، سلم، ابی زرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے میں (گھوڑے کی ایک قسم) شکال کو اچھا خیال نہیں فرماتے تھے اور شکال ایسا گھوڑا ہے کہ جس کے دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ میں سفیدی ہو یا اس کے دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں پر سفیدی ہو۔

گھوڑے کی ناپسندیدہ قسم:

صاحب قاموس نے شکال اس قسم کے گھوڑے کو کہا ہے کہ جس گھوڑے کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک پاؤں اس کے پورے بدن کے رنگ جیسا ہو یا جس گھوڑے کا ایک پاؤں سفید ہو اور باقی پاؤں بدن کے رنگ جیسے ہوں۔

بَاب مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْقِيَامِ عَلَى الدَّوَابِّ وَالْبَهَائِمِ

باب: جانوروں کی بہتر طریقہ پر خبرگیری کے بیان میں

۷۷۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ عَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَكُلُوهَا صَالِحَةً۔

۷۷۶: عبداللہ بن محمد نفیلی، مسکین بن بکیر، محمد بن مہاجر، ربیعہ بن یزید، ابی کبشہ السلولی، حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اُونٹ کو دیکھا کہ جس کا پیٹ اس کی پشت سے لگ گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ ان بے زبان جانوروں کے سلسلہ میں اللہ کا خوف کرو، ان پر اچھی طرح سوار ہو اور ان کو ٹھیک طرح کھلاؤ (پلاؤ)۔

۷۷۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَلْفَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَكَانَ أَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفًا أَوْ حَائِشَ نَخْلٍ قَالَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ أَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللّٰهُ إِيَّاهَا فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ۔

۷۷۷: موسیٰ بن اسماعیل' مہدی بن ابی یعقوب' حسن بن سعد' حسن بن علی کے آزاد کردہ غلام' حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اپنے ہمراہ سوار کیا اور آپ نے آہستہ سے مجھے ایک بات ارشاد فرمائی جو میں کسی کو نہیں بتاؤں گا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قضاءِ حاجت کے لئے چھپ جانے کے مقامات میں دو مقام زیادہ پسندیدہ تھے یا تو کوئی جگہ بلند ہو یا درختوں کا جھنڈ ہو۔ ایک مرتبہ آپ کسی انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے اس طرف سے ایک اونٹ آیا اور اس نے آپ کو دیکھتے ہی رونا شروع کر دیا اور اس نے اپنی آنکھوں سے آنسو بہانا شروع کر دیئے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور آپ نے (شفقت سے) اُونٹ کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا وہ خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کس کا اُونٹ ہے؟ انصار میں سے ایک نوجوان حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا اُونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا تم اس جانور کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں کرتے کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے تم کو مالک بنایا۔ اس اُونٹ نے مجھ سے تمہاری شکایت کی کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو (زیادہ کام یا زیادہ بوجھ لاد کر) اس کو تھکا مارتے ہو۔

۷۷۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَنِي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ فَأَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي

۷۷۸: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' سمی' ابی بکر کے آزاد کردہ غلام' ابی صالح السمان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص راستہ میں جا رہا تھا اس کو بہت پیاس لگی۔ اس نے ایک کنواں دیکھا اس نے کنویں میں اتر کر پانی پیا۔ وہ جب کنویں سے باہر آیا تو اس نے دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور وہ پیاس کی (شدت) کی وجہ سے گارا چاٹ رہا ہے۔ اس شخص نے اپنے دِل میں کہا کہ اس کتے کی بھی پیاس کی وجہ سے وہی حالت ہو گی جو کہ (ابھی) میری حالت تھی۔ پھر اس نے کنویں میں جا کر اپنے موزہ میں پانی بھرا اور موزہ کو منہ میں دبا کر اُوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص سے خوش ہو گیا اور اس کی مغفرت فرما دی۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے لئے جانوروں کی

الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔

خدمت میں بھی اجر ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا کس وجہ سے نہیں۔ ہر ایک جاندار کی خدمت میں اُجر ہے۔

بَاب فِي نُزُولِ الْمَنَازِلِ

باب: منزل پر ٹھہرنے کا بیان

۷۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمْزَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتَّى نَحُلَّ الرِّحَالَ۔

۷۷۹: محمد بن مثنیٰ' محمد بن جعفر' شعبہ' حمزہ' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جس وقت منزل میں ٹھہرتے تو جب تک اُونٹوں سے کجاوے نہ اُتار لیتے (اس وقت تک) نماز نہ پڑھتے۔

جانوروں کو اذیت دینا:

جانوروں کو تکلیف پہنچانا سخت گناہ ہے مذکورہ حدیث میں جو فرمایا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اُونٹوں کی کمر سے کجاوے اُتارنے میں جلدی کرتے تا کہ اُونٹوں کو تکلیف نہ ہو اور نماز بعد میں پڑھتے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ''جانوروں کے حقوق'' میں اس کی تفصیلی بحث مذکور ہے۔

بَاب فِي تَقْلِيدِ الْخَيْلِ بِالْأَوْتَارِ

باب: جانوروں کی گردن میں تانت کے گنڈے ڈالنے کا بیان

۷۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ رَسُولًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ لَا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ وَلَا قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ أَرَى أَنَّ ذَلِكَ مِنْ أَجْلِ الْعَيْنِ۔

۷۸۰: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم' عباد بن تمیم' حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو روانہ فرمایا اور وہ لوگ سو رہے تھے اور عبداللہ بن ابوبکر نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی اونٹ کی گردن میں کوئی تانت کا گنڈا باقی نہ رہے سب کے سب کاٹ ڈالے جائیں۔ مالک نے بیان کیا کہ میرا خیال یہ ہے کہ یہ گنڈا نظر (بد) نہ لگنے کی وجہ سے باندھا جاتا تھا۔

اُونٹ کی گردن میں گنڈا ڈالنا:

آپ نے اُونٹ کی گردن میں مذکورہ گنڈا وغیرہ ڈالنے سے منع فرمایا کیونکہ فی نفسہٖ گنڈا وغیرہ اثر انداز نہیں ہوسکتا دراصل تمام آفات سے اللہ تعالیٰ ہی بچانے والے ہیں۔

خُلاصَةُ الباب: اوتار جمع ہے وتر کی اس کا معنی ہے تانت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کی گردنوں میں تانت گندور وغیرہ

ڈالنے سے اس لیے منع فرمایا تا کہ بدعقیدگی نہ پیدا ہو..... حقیقت میں تمام مصائب و آلام سے اللہ تعالیٰ ہی بچانے والا ہے۔

بَاب إِكْرَامِ الْخَيْلِ وَارْتِبَاطِهَا وَالْمَسْحِ عَلَى أَكْفَالِهَا

باب: گھوڑوں کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنے کے بیان میں

۷۸۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّالَقَانِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوا بِنَوَاصِيهَا وَأَعْجَازِهَا أَوْ قَالَ أَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوهَا وَلَا تُقَلِّدُوهَا الْأَوْتَارَ۔

۷۸۱: ہارون بن عبداللہ' ہشام بن سعید الطالقانی' محمد بن المہاجر' عقیل بن شبیب' حضرت ابو وہب سے جو کہ صحابی رسول رضی اللہ عنہ تھے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کو باندھے رکھو اور انکی پشت اور پیشانیوں پر ہاتھ پھیرا کرو' (راوی کہتے ہیں) کہ حدیث میں لفظ أَعْجَازِهَا کے بجائے أَكْفَالِهَا فرمایا (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) ان کی گردنوں میں گنڈے باندھے رکھو مگر کمان کے چلے نہ باندھو۔

گھوڑوں کو جہاد کے لئے تیار رکھنے کا حکم:

مذکورہ حدیث میں گھوڑے باندھے رکھنے کا جو حکم فرمایا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ گھوڑوں کو جہاد کے لئے تیار رکھو اور ہاتھ پھیرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو صاف ستھرا رکھو اور ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرو۔ دورِ جاہلیت میں لوگ کمان کے چلے گھوڑوں کی گردنوں میں باندھتے تھے تا کہ ان کو نظر نہ لگے آپ نے اس چیز سے منع فرمایا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب میں گھوڑے باندھنے کا جو حکم ہے اس سے مراد یہ ہے کہ گھوڑے جہاد کے لیے تیار رکھو اور ہاتھ پھیرنے کا مطلب یہ ہے کہ انکو صاف ستھرا رکھو اور ان کے ساتھ بہترین معاملہ کرو نظر بد سے محفوظ رکھنے کے لیے تعویذ یا گنڈا لگانے کی اجازت لے کر باندھا جائے کمان سے اوتار نہ باندھے جائیں۔

بَاب فِي تَعْلِيقِ الْأَجْرَاسِ

باب: جانوروں کی گردن میں گھنٹی لٹکانا

۷۸۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ۔

۷۸۲: مسدد' یحییٰ' عبید اللہ' نافع' سالم' ابی الجراح' اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام' اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رحمت کے فرشتے ان لوگوں کا ساتھ نہیں دیتے کہ جن کی (گردنوں) میں گھنٹی ہوتی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: ملائکہ رحمت کے ساتھ مؤمنین کے لیے بہت اہم چیز ہے آنحضور ﷺ نے اس چیز سے منع فرما دیا جس کی وجہ سے انسان خصوصاً مؤمن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے یہ چیزیں بھی رحمت خداوندی سے محروم کر دینے والی ہیں اس لیے فرمایا کہ کتا اور گھنٹی ساتھ نہیں ہونے چاہیں کیونکہ یہ چیزیں شیطان کو خوش کرنے والی ہیں۔ گھنٹی کا ایک ضرر اور بھی ہے کہ اس کی آواز سے دشمن ہوشیار ہو جائے گا۔ اور وہ اپنا دفاع کر لیتا ہے۔

۷۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ أَوْ جَرَسٌ۔

۷۸۳: احمد بن یونس' زہیر' سہیل بن ابی صالح' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں کا رحمت کے فرشتے ساتھ نہیں دیتے کہ جس مکان میں کتا اور (ان کے جانوروں کی گردن میں) گھنٹی ہو۔

۷۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الْجَرَسِ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ۔

۷۸۴: محمد بن رافع' ابوبکر بن ابی اویس' سلیمان بن بلال' علاء بن عبد الرحمٰن' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گھنٹہ میں شیطان کا باجہ ہوتا ہے۔

اُونٹ وغیرہ کی گردن میں گھنٹی لٹکانا:

گھوڑے اور اُونٹ وغیرہ کی گردن میں گھنٹہ وغیرہ لٹکانے سے اس لئے منع فرمایا گیا کہ ان جانوروں کے چلنے سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے گی جس سے دُشمن چوکنا ہو جاتا ہے اور وہ اپنا دفاع کر لیتا ہے۔ آپ کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ دُشمن کو کسی بھی طرح آپ کی آمد کی خبر ہو کیونکہ دُشمن کے خبردار ہونے کی صورت میں امکان تھا کہ اس پر مسلمان غالب نہ ہو سکیں' اس لئے جانوروں کی گردن میں گھنٹی لٹکانے سے منع فرمایا گیا۔

بَابٌ فِي رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ

باب: نجاست خور جانور پر سواری کی ممانعت

۷۸۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نُهِيَ عَنْ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ۔

۷۸۵: مسدد' عبدالوارث' ایوب' نافع' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نجاست خور جانوروں پر سواری کرنا منع ہے۔

۷۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا۔

۷۸۶: احمد بن ابی السریج الرازی' عبد اللہ بن جہم' عمرو ابن ابی قیس' حضرت ایوب' نافع' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ اُونٹ پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔

اُونٹ خور اُونٹ کا حکم:

جلالہ سے مراد وہ اُونٹ ہے جو کہ دوسرے اُونٹ کو کھا جائے کیونکہ وہ ناپاک ہے اور اس کا گوشت حرام ہے تو اس کا پسینہ بھی ناپاک ہی ہوگا اس وجہ سے ایسے اُونٹ پر سوار ہونے سے منع فرمایا گیا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُسَمِّي دَابَّتَهُ

باب: اپنے جانور کے نام رکھنے کا بیان

۷۸۷: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ۔

۷۸۷: ہناد بن السری' ابی الاحوص' ابی اسحٰق' عمرو بن میمون' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گدھے پر سوار تھا کہ جسے عفیر کہتے تھے۔

بَاب فِي النِّدَاءِ عِنْدَ النَّفِيرِ يَا خَيْلَ اللّٰهِ ارْكَبِي

باب: روانگی کے وقت اس طرح پکارنا کہ اے اللہ والو سوار ہو جاؤ

۷۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّبِيَّ سَمَّى خَيْلَنَا خَيْلَ اللّٰهِ إِذَا فَزِعْنَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا فَزِعْنَا بِالْجَمَاعَةِ وَالصَّبْرِ وَالسَّكِينَةِ وَإِذَا قَاتَلْنَا۔

۷۸۸: محمد بن داؤد بن سفیان' یحییٰ بن حسان' سلیمان بن موسیٰ' ابوداؤد' جعفر بن سعد بن سمرہ' حضرت سمرہ بن جندب' خبیب بن سلیمان بن سمرہ' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کی جماعت کا نام خیل اللہ (مجاہدین کا گروہ) کہہ کر آواز دیتے جب ہم لوگ گھبراتے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری گھبراہٹ کے وقت ہمیں اتفاق واتحاد سے رہنے کا حکم فرماتے اور قتال کے وقت صبر وتحمل کی تعلیم دیتے۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں جہاد کے وقت اور گھبراہٹ میں صبر وتحمل اور اتفاق سے رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الْبَهِيمَةِ

باب: جانور پر لعنت بھیجنے کی ممانعت کا بیان

۷۸۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ فَسَمِعَ لَعْنَةً فَقَالَ مَا هَذِهِ قَالُوا هَذِهِ فُلَانَةُ لَعَنَتْ رَاحِلَتَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ضَعُوا عَنْهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ فَوَضَعُوا عَنْهَا قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ۔

۷۸۹: سلیمان بن حرب' حماد' ایوب' ابوقلابہ' ابومہلب' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے کہ آپ نے لعنت کی آواز سنی (یعنی کسی کو کوئی شخص لعنت بھیج رہا ہے) آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ فلاں عورت ہے' اس نے اپنے اُونٹ پر لعنت بھیجی ہے۔ آپ نے فرمایا اس اونٹ سے پالان اُتار لو کیونکہ وہ ملعون ہے۔ لوگوں نے اس اُونٹ کو خالی کر دیا۔ عمران نے کہا گویا کہ میں اس اُونٹ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ سیاہی مائل تھا۔

خلاصۃ الباب: اس سے معلوم ہوا کہ لعنت کرنا بہت برا ہے حتیٰ کہ جانوروں پر بھی لعنت نہیں کرنا چاہیے۔

ایک تنبیہ: آپ نے اس عورت کو تنبیہ کے طور پر فرمایا اور اسی وجہ سے اس اونٹ سے پالان اُتارنے کا حکم فرمایا کہ جب اس عورت نے اس اُونٹ پر لعنت بھیج دی تو اب اس پر سوار ہونے کی کیا ضرورت ہے؟

بَاب فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ

۷۹۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْقَتَّاتِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ۔

باب: چوپاؤں کولڑانے کی ممانعت کا بیان

۷۹۰: محمد بن العلاء' یحییٰ بن آدم' قطبہ بن عبدالعزیز بن سیاہ' الاعمش' ابی یحییٰ القتات' مجاہد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے چوپاؤں کو (ایک دوسرے سے) لڑانے سے منع فرمایا۔

جانوروں کوآپس میں لڑانا:

جانوروں کوایک دوسرے سے لڑانا سخت گناہ ہے جیسے مرغ کوایک دوسرے مرغ سے لڑانا یا خرگوش' مینڈھے وغیرہ لڑانا' یہ سب کبیرہ گناہ ہیں۔ احادیث میں اس پر وعید فرمائی گئی ہے۔

بَاب فِي وَسْمِ الدَّوَابِّ

۷۹۱: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِأَخٍ لِي حِينَ وُلِدَ لِيُحَنِّكَهُ فَإِذَا هُوَ فِي مِرْبَدٍ يَسِمُ غَنَمًا أَحْسَبُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا۔

باب: جانوروں پرنشان لگانے کا بیان

۷۹۱: حفص بن عمر' شعبہ' ہشام بن زید' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے بھائی کوتحنیک کرانے کے لئے خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ اُس وقت جانوروں کے تھان پر تھے اور آپ علامت کے لئے بکریوں کے کانوں پر داغ لگا رہے تھے (تا کہ اپنی بکریوں کی شناخت ہو سکے) (تحنیک کا مطلب یہ ہے کہ منہ میں کھجور وغیرہ چبا کر بچہ کے مُنہ میں تبرکاً دے دینا)

بَاب النَّهْيِ عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ

۷۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِحِمَارٍ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ أَمَا بَلَغَكُمْ أَنِّي قَدْ لَعَنْتُ مَنْ وَسَمَ الْبَهِيمَةَ فِي وَجْهِهَا أَوْ ضَرَبَهَا فِي وَجْهِهَا فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ۔

باب: چہرہ پرعلامت لگانے اور چہرہ پیٹنے کی ممانعت کا بیان

۷۹۲: محمد بن کثیر' سفیان' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک گدھا دیکھا کہ جس کے منہ پر داغ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ میں نے اس شخص پر لعنت بھیجی ہے جو جانور کے چہرہ پر داغ لگائے یا اس کے چہرہ پر مارے پھر آپ نے اس سے منع فرمایا۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ الْحُمُرِ تُنْزَى عَلَى

باب: گھوڑیوں پر گدھوں کی جفتی کی

الْخَيْلِ

۷۹۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هَذِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَالِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ۔

ممانعت

۷۹۳: قتیبہ بن سعید لیث' یزید بن ابی حبیب' ابی الخیر' ابن زریر' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے لئے ایک خچر بطور تحفہ آیا۔ آپ اس پر سوار ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کاش' ہم لوگ بھی گھوڑوں پر گدھوں کو چڑھاتے (یعنی جفتی کراتے) تو ہم لوگوں کے پاس بھی خچر ہوتے۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا ایسا کام وہ لوگ انجام دیتے ہیں کہ جو نہیں جانتے (واقف نہیں ہوتے)۔

بَابٌ فِي رُكُوبِ ثَلَاثَةٍ عَلَى دَابَّةٍ

۷۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوَرِّقٍ يَعْنِي الْعِجْلِيَّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اسْتُقْبِلَ بِنَا فَأَيُّنَا اسْتُقْبِلَ أَوَّلًا جَعَلَهُ أَمَامَهُ فَاسْتُقْبِلَ بِي فَحَمَلَنِي أَمَامَهُ ثُمَّ اسْتُقْبِلَ بِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ فَجَعَلَهُ خَلْفَهُ فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ وَإِنَّا لَكَذَالِكَ۔

باب: تین آدمیوں کا ایک ہی جانور پر سوار ہونا

۷۹۴: ابو صالح محبوب بن موسیٰ' ابو اسحق' عاصم بن سلیمان' موزق' عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس وقت سفر سے تشریف لاتے تو ہم لوگ آپ کے استقبال کے لئے جاتے ہم میں سے جو شخص پہلے (وہاں) پہنچتا آپ اس کو اپنے آگے بٹھاتے میں پہلے پہنچا' آپ نے اپنے آگے بٹھایا اس کے بعد سیّدنا حسن یا حضرت حسین رضی اللہ عنہما پہنچ گئے آپ نے ان کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔ اس کے بعد ہم لوگ اسی طریقہ سے بیٹھے ہوئے مدینہ منورہ پہنچ گئے (یعنی تین آدمی ایک ہی اُونٹ پر)۔

گدھے کا گھوڑی سے جفتی کرنا:

خچر سے گھوڑا قیمتی بھی ہوتا ہے اور کارآمد بھی' اُور جہاد میں زیادہ تر گھوڑا ہی نفع بخش ہوتا ہے اس لئے بعض علماء نے گدھے کا گھوڑی سے جفتی کرانے کی ممانعت فرمائی ہے اور بعض علماء نے بلا کراہت اجازت دی ہے اور گھوڑوں کی نسل کی افزائش کے طور پر مذکورہ حدیث کو استحباب پر محمول کیا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جانور پر ایک سے زائد آدمی سوار ہو سکتے ہیں بشرطیکہ وہ جانور اتنے آدمیوں کا تحمل کر سکے اور دوسری حدیث میں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ جانور کو کھڑا کر کے بلاضرورت باتوں میں مشغول رہیں۔

بَابٌ فِي الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ

۷۹۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا

باب: بلاضرورت جانور پر بیٹھے رہنے کا بیان

۷۹۵: عبدالوہاب بن نجدہ' ابن عیاش' یحییٰ بن ابی عمر' ابن ابی مریم'

ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَإِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَتَكُمْ۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا تم لوگ اپنے جانوروں کی پیٹھ کو منبر بنانے سے بچو (یعنی بلاضرورت ان پر نہ بیٹھے رہو) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تم لوگوں کا اس لئے تابع کر دیا ہے تا کہ تم لوگ ایک شہر (جگہ) سے دوسرے شہر پہنچ سکو کہ جہاں پر تم لوگ بلا مشقت نہیں پہنچ سکتے تھے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے زمین بنائی ہے اس پر اپنی ضروریات پوری کیا کرو۔

بَابٌ فِي الْجَنَائِبِ

باب: کوتل اُونٹوں (صرف زینت کیلئے مخصوص) کے احکام

٧٩٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَكُونُ إِبِلٌ لِلشَّيَاطِينِ وَبُيُوتٌ لِلشَّيَاطِينِ فَأَمَّا إِبِلُ الشَّيَاطِينِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ بِجُنَيْبَاتٍ مَعَهُ قَدْ أَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُو بَعِيرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِأَخِيهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ وَأَمَّا بُيُوتُ الشَّيَاطِينِ فَلَمْ أَرَهَا كَانَ سَعِيدٌ يَقُولُ لَا أُرَاهَا إِلَّا هَذِهِ الْأَقْفَاصُ الَّتِي يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيبَاجِ۔

٧٩٦: محمد بن رافع' ابن ابی فدیک' عبداللہ بن ابی یحییٰ' سعید بن ابی ہند' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ اُونٹ شیطانوں کے لئے ہوتے ہیں اور کچھ مکانات شیاطین کے لئے ہوتے ہیں۔ پس جو اُونٹ شیاطین کے ہیں میں نے ان کو دیکھا کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص زینت کے لئے اُونٹ لے کر نکلتا ہے جن کو اس شخص نے (کھلا پلا کر) موٹا بنا دیا ہوتا ہے اور ان اُونٹوں پر وہ سواری نہیں کرتا اور وہ راستہ میں اپنے بھائی کو دیکھتا ہے کہ وہ چلنے (پھرنے) سے عاجز ہو گیا لیکن وہ اس کو سوار نہیں کرتا اور میں نے شیاطین کے مکانات نہیں دیکھے۔ سعید نے بیان کیا کہ میں تو شیاطین کے مکانات ان ہی (اونٹ کے) ہودوں کو خیال کرتا ہوں کہ جن کے ریشم دار پردے (لٹکے ہوئے) ہوتے ہیں۔

خودغرضی کا دَور:

مراد یہ ہے کہ لوگوں کے پاس بڑے بڑے مکانات ان کی ضرورت سے فاضل ہوتے ہیں لیکن وہ ضرورت مند کو سر چھپانے کی جگہ تک دینا گوارا نہیں کرتے یہ طریقہ اسلام کی رُوح کے خلاف ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں ضرورت مند کی ضرورت کو پورا کرنے کی اہمیت بیان کی گئی ہے اور اگر کسی کی ضرورت پوری نہیں کی تو وہ جانور شیطان کے لیے ہے اگر مکان ایسا ہے تو وہ بھی شیطانوں کا ٹھکانا ہے۔

بَاب فِي سُرْعَةِ السَّيْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ التَّعْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ

۷۹۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَأَسْرِعُوا السَّيْرَ فَإِذَا أَرَدْتُمُ التَّعْرِيسَ فَتَنَكَّبُوا عَنِ الطَّرِيقِ۔

باب: (سواری پر) جلدی چلنا

۷۹۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سہیل بن ابی صالح' ابی صالح' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ جب تم لوگ شادابی میں سفر کروتو اُونٹوں کوان کا حق دواور جب تم لوگ قحط سالی کے دنوں میں سفر کروتو جلدی چلواور جب تم لوگ رات کوٹھہروتو راستہ سے بچو (یعنی راستہ میں نہ اُترو (اس لئے کہ) وہاں پر سانپ' بچھووغیرہ کا اندیشہ ہے)

عام حالات اور قحط سالی میں سفر:

ارزانی میں سفر کرنے کامفہوم یہ ہے کہ خوشحالی ہوراستہ سرسبز وشاداب ہواور قحط سالی میں سفر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو جب غلّہ نہ مل رہا ہوتو جانور پر بلاضرورت زیادہ نہ بیٹھواو ... میں تاخیر نہ کروتا کہ وہ کمزور ہونے سے قبل تم کومنزل مقصود تک پہنچا دیں اوران کوبھی آرام مل سکے۔

۲۵۷۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هَذَا قَالَ بَعْدَ قَوْلِهِ حَقَّهَا وَلَا تَعْدُوا الْمَنَازِلَ۔

۷۹۸: عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' ہشام' حسن' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ تم لوگ اپنی منزل سے آگے نہ بڑھو (تا کہ سواری کے جانور کو اذیت نہ ہو)۔

بَاب فِي الدُّلْجَةِ

۷۹۹: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ۔

باب: تاریکی میں سفر کرنے کا بیان

۷۹۹: عمرو بن علی' خالد بن یزید' ابوجعفر الرازی' الربیع بن انس' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ضروری ہے کہ تم لوگ رات میں سفر کرواس لئے کہ زمین رات کو لپیٹی جاتی ہے۔

رات کا سفر:

عرب میں دن میں سخت گرمی ہوتی ہے اور رات کا وقت ہلکا ہوتا ہے اس لئے فرمایا گیا کہ رات کو بھی کچھ سفر کرلیا کروصرف دن میں ہی سفر پر قناعت نہ کرو۔

بَاب رَبُّ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِهَا

۸۰۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُولُ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي جَاءَ رَجُلٌ وَمَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ارْكَبْ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ مِنِّي إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي قَالَ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ فَرَكِبَ۔

باب: جانور کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے؟

۸۰۰: احمد بن محمد بن ثابت المروزی' علی بن حسین' حسین' عبد اللہ بن حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ تشریف لے جا رہے تھے کہ اتنے میں ایک شخص گدھے پر سوار ہو کر آیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ سوار ہو جائیے اور وہ پیچھے کی جانب ہٹ گیا۔ آپ نے فرمایا نہیں میری بہ نسبت اپنے جانور پر آگے بیٹھنے کے تم زیادہ حقدار ہو البتہ اگر تم یہ جانور مجھے دے دو تو میں آگے (کی جانب) بیٹھ جاؤں گا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ کا ہوا پس آپ اس پر سوار ہو گئے (یعنی آگے کی جانب تشریف فرما ہوئے)۔

بَاب فِي الدَّابَّةِ تُعَرْقَبُ فِي الْحَرْبِ

۸۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنِي أَبِي الَّذِي أَرْضَعَنِي وَهُوَ أَحَدُ بَنِي مُرَّةَ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ غَزَاةِ مُؤْتَةَ قَالَ وَاللَّهِ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى جَعْفَرٍ حِينَ اقْتَحَمَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ شَقْرَاءَ فَعَقَرَهَا ثُمَّ قَاتَلَ الْقَوْمَ حَتَّى قُتِلَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

باب: لڑائی میں جانوروں کی کونچیں کاٹ دینا

۸۰۱: عبداللہ بن محمد' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحق' ابن عباد' ان کے والد' حضرت عباد بن عبداللہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ (قبیلہ) بنی مرہ بن عوف کے میرے رضاعی والد نے مجھ سے بیان کیا اور وہ موتہ کے جہاد میں شریک تھے انہوں نے کہا کہ گویا میں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہا ہوں جب وہ اپنے اشقر گھوڑے سے (نیچے) کود پڑے اور اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ پھر انہوں نے کفار سے جنگ کی۔ یہاں تک کہ وہ شہید کر دیئے گئے امام ابوداؤد نے فرمایا یہ حدیث قوی نہیں ہے۔

میدانِ جہاد کا سامان:

میدانِ جہاد میں جانوروں کی کونچیں کاٹ دینے کا اس وجہ سے حکم فرمایا گیا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ جانور کافروں کے کام آ جائیں معلوم ہوا کہ اگر کسی سامان کا جہاد میں کفار کے لئے کام آنے کا اندیشہ ہو تو اس کو ضائع کرنا درست ہے۔

بَاب فِي السَّبَقِ

باب: (جانوروں کی دوڑ میں) آگے بڑھ جانے کی شرط کرنا

۸۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

۸۰۲: احمد بن یونس' ابن ابی ذئب' نافع بن ابی نافع' حضرت ابوہریرہ رضی

ذِئْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ فِي حَافِرٍ أَوْ نَصْلٍ۔

اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مسابقت کے ساتھ مال لینا حلال نہیں ہے مگر اُونٹ' گھوڑے یا تیراندازی میں۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اگر گھوڑ دوڑ میں امیر و حاکم طرف سے شرط لگائی جائے یا ایک جانب سے شرط ہو تو جائز ہے اور اگر دو سوار ایک ایک سو روپے کسی کے پس جمع کرائیں کہ دونوں میں سے جو آگے نکل جائے وہ یہ دو سو لے لے اگر اسی طرح رہے تو ممانعت ہے البتہ اگر ایک تیسرا گھوڑا بھی ملا لیا جائے یہ گھوڑے والا کوئی رقم نہ ملائے اور یہ طے ہو کر تینوں میں سے جو آگے نکل جائے وہ دو سو روپے لے تو یہ صورت جائز ہے اس تیسرے کو محلل کہتے ہیں لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ یہ بھی احتمال ہو کہ شاید یہ تیسرا آگے نکل جائے اور اگر یقین ہو کہ تیسرا ہرگز آگے نہیں نکل سکتا تو پھر محلل نہیں بنے گا یعنی اسی طرح وہ شرط حلال نہ ہوگی تو اس وقت تیسرے کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔

۸۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ ضُمِّرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَإِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ مِمَّنْ سَابَقَ بِهَا۔

۸۰۳: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) حفیاء سے مدینہ منورہ کے مقام ثنیۃ الوداع تک گھوڑ دوڑ کے لئے تیار کئے گئے گھوڑوں میں شرط لگائی اور جو گھوڑے تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی حد (مقام) ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنی ذریق تک مقرر فرمائی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی گھوڑ دوڑ میں شامل رہے۔

۸۰۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُضَمِّرُ الْخَيْلَ يُسَابِقُ بِهَا۔

۸۰۴: مسدد' معتمر' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ گھوڑوں کو گھوڑ دوڑ کے لئے تیار کرتے تھے۔

اضمار کی تعریف:

اضمار کا مطلب یہ ہے کہ آپ گھوڑوں کو اچھی طرح گھاس کھلاتے تا کہ وہ خوب موٹا تازہ ہو جائے اس کے بعد اس کی خوراک کم کرتے جاتے اور گھوڑے کو مکان میں بند کرتے تو گھوڑوں کے جسم کی فاضل رطوبات خشک ہو جاتیں اور اس کو خوب پسینہ آتا اور اس سے گھوڑا سبک ہو جاتا اور وہ خوب دوڑتا۔

۸۰۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَّقَ بَيْنَ الْخَيْلِ وَفَضَّلَ الْقُرَّحَ فِي الْغَايَةِ۔

۸۰۵: احمد بن حنبل' عقبہ بن خالد' عبیداللہ' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے گھوڑ دوڑ کی ہے اور آپ کا جو گھوڑا پانچویں سال میں لگ گیا تھا اس کی حد مزید فاصلہ پر مقرر فرمائی۔

بَاب فِي السَّبَقِ عَلَى الرِّجْلِ

۸۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَنْطَاكِيُّ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي فَقَالَ هَذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ۔

باب: پیدل دوڑنے کے بیان میں

۸۰۶: ابوصالح الانطاکی محبوب بن موسیٰ ابواسحق ہشام بن عروہ عروہ ابی سلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ سفر میں آپ کے ساتھ تھیں وہ فرماتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوڑے تو میں آپ سے آگے نکل گئی۔ جب میں بھاری جسم کی ہوگئی تو میں اور آپ دوڑے آپ آگے نکل گئے۔ آپ نے فرمایا کہ آج کی جیت پچھلی ہار کا بدلہ ہے (یعنی اب ہم دونوں ایک دوسرے کے برابر آ گئے)۔

بَاب فِي الْمُحَلِّلِ

۸۰۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ الْمَعْنَى عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِي وَهُوَ لَا يُؤْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ أُمِنَ أَنْ يَسْبِقَ فَهُوَ قِمَارٌ۔

باب: محلل کا گھوڑ دوڑ میں شریک ہونے کا بیان

۸۰۷: مسدد' حصین بن نمیر' سفیان بن حسین (دوسری سند) علی بن مسلم' عباد بن العوام' سفیان بن حسین' زہری' سعید بن المسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو گھوڑے کے درمیان ایک گھوڑا داخل کرے اور وہ گھوڑا اس قسم کا ہو کہ اس کے آگے بڑھنے کا یقین نہ ہو بلکہ پیچھے رہنے کا احتمال ہو تو وہ (دوڑ) جوا نہیں اور جو شخص ایک گھوڑے کو دو گھوڑوں کے درمیان داخل کرے اور وہ اس کے آگے بڑھنے کا یقین رکھتا ہو تو یہ جوا ہے۔

گھوڑ دوڑ میں یک طرفہ شرط:

مراد یہ ہے کہ اگر گھوڑ دوڑ میں حاکم کی جانب سے شرط لگائی جائے یا ایک طرفہ شرط ہو تو اس کی اجازت ہے اور اگر گھوڑ دوڑ میں دونوں شخص کی جانب سے شرط ہو تو ایک تیسرے شخص کا ہونا ضروری ہے کہ جس کے ہارنے یا جیتنے کا یقین نہ ہو بلکہ اس کے جیتنے کا بھی احتمال ہو اور ہارنے کا بھی اگر وہ شخص جیت جائے گا تو دونوں شرط کا روپیہ ادا کریں گے اور اگر وہ ہارے گا تو کچھ ادا نہیں کرے گا۔ مذکورہ حدیث میں محلل کا مطلب ہے تیسرا شخص اور گھوڑ دوڑ کے تفصیلی احکام اور قسمیں حضرت مفتی اعظم پاکستان کے رسالہ احکام القمار میں ملاحظہ فرمائیں۔

۸۰۸: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ عَبَّادٍ وَمَعْنَاهُ۔

۸۰۸: محمود بن خالد' الولید بن مسلم' سعید بن بشیر' زہری' سے اسی طریقہ پر مروی ہے۔

بَابٌ فِي الْجَلَبِ عَلَى الْخَيْلِ فِي السِّبَاقِ

باب: گھوڑ دوڑ میں کسی شخص کو اپنے گھوڑے کے پیچھے رکھنے کا بیان

۸۰۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ جَمِيعًا عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ۔

۸۰۹: یحییٰ بن خلف' عبدالوہاب بن عبدالمجید' عنبسہ (دوسری سند) مسدد' بشر بن مفضل' حمید' حسن' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا (اسلام میں) نہ جلب ہے اور نہ جنب ہے۔ یحییٰ نے اپنی حدیث میں فِي الرِّهَانِ کے لفظ کا اضافہ کیا ہے اور اس سے بھی مراد شرط کرنا اور گھوڑ دوڑ میں آگے بڑھنا ہے۔

بعض اصطلاحی الفاظ کی تشریح:

زکوٰۃ میں جلب کا مفہوم یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص زکوٰۃ دینے والے لوگوں سے فاصلہ پر قیام کرے اور لوگوں سے کہے کہ زکوٰۃ کے جانور خود ہی میری قیام گاہ اور اسی جگہ پر لے کر آؤ اور جنب سے مراد یہ ہے کہ صاحب نصاب لوگ اپنے علاقہ سے فاصلہ پر چلے جائیں اور زکوٰۃ وصول کرنے والے کو حکم کریں کہ وہ فاصلہ طے کر کے آئے اور زکوٰۃ وصول کرے تو شرعاً مذکورہ دونوں اعمال کی ممانعت ہے کیونکہ اس میں پہلی صورت میں زکوٰۃ ادا کرنے والوں کو بلاوجہ تکلیف میں مبتلا کرنا ہے اور دوسری صورت میں زکوٰۃ وصول کرنے والے کو تکلیف میں ڈالنا ہے جو کہ ممنوع ہے اور گھوڑ دوڑ میں جلب کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص اپنے دوڑانے والے گھوڑے کے پیچھے دوسرا گھوڑا لگا لے کہ وہ اس کے گھوڑے کو دوسرے شخص کے گھوڑے سے آگے بڑھانے کے لئے ہنکاتا رہے اور گھوڑ دوڑ میں جنب کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے گھوڑے کے برابر میں دوسرا گھوڑا رکھا جائے کہ جب سواری کے گھوڑے کو تھکن ہو جائے تو اس گھوڑے پر سوار ہو' شرعاً یہ بھی منع ہے۔

۸۱۰: زَادَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ فِي الرِّهَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ الْجَلَبُ وَالْجَنَبُ فِي الرِّهَانِ۔

۸۱۰: ابن المثنیٰ' عبدالاعلیٰ' سعید' قتادہ نے کہا کہ جلب اور جنب گھوڑ دوڑ میں ہوتے ہیں۔

بَابٌ فِي السَّيْفِ يُحَلَّى

باب: تلوار پر چاندی لگانے کا بیان

۸۱۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِضَّةً۔

۸۱۱: مسلم بن ابراہیم' جریر بن حازم' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی۔

تلوار پر چاندی کا ملمع کرنا:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ تلوار پر چاندی کا ملمع کرنا درست ہے چاہے چاندی کم ہو یا زیادہ۔

۸۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِضَّةً قَالَ قَتَادَةُ وَمَا عَلِمْتُ أَحَدًا تَابَعَهُ عَلَى ذَالِكَ۔

۸۱۲: محمد بن مثنیٰ' معاذ بن ہشام' ہشام' قتادہ' حضرت سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی ٹوپی چاندی کی تھی۔ قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ سعید بن ابی الحسن کی متابعت اس حدیث کی روایت میں کسی دوسرے نے کی ہو۔

۸۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۸۱۳: محمد بن بشار' یحییٰ بن کثیر' ابوغسان' عثمان بن سعد' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

بَاب فِي النَّبْلِ يَدْخُلُ بِهِ الْمَسْجِدَ

باب: مسجد میں تیر لے کر داخل ہونا

۸۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُولِهَا۔

۸۱۴: قتیبہ بن سعید' لیث' ابی الزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم فرمایا جو کہ مسجد میں تیر تقسیم کر رہا تھا کہ وہ شخص جب تیروں کو لے کر باہر آئے تو اس شخص کی تیر کی پیکان (نوک) پکڑے رہے (تاکہ وہ تیر کسی دوسرے کے نہ لگ جائے اگر لگے بھی تو لکڑی کی طرف سے لگے جس سے زخم وغیرہ نہ ہو)

۸۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ كَفَّهُ أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ أَنْ تُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

۸۱۵: محمد بن العلاء' ابواسامہ' یزید' ابی بردہ' حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص ہماری مسجد یا بازار میں آئے اور اس شخص کے ہاتھ میں تیر ہو تو وہ تیروں کی پیکان ہاتھ میں پکڑے رکھے یا مٹھی میں (پیکان کو) دبائے رکھے ایسا نہ ہو کہ وہ (تیر کی پیکان) کسی مسلمان کے لگ جائے۔

ہتھیار وغیرہ لے کر بازاروں میں گھومنا:

مذکورہ حدیث میں صرف تیر کی پیکان کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ بندوق وغیرہ بھی اسی زمرہ میں داخل ہیں کہ ان کو بھی سرعام لئے نہیں پھرنا چاہئے کہ بعض مرتبہ دھوکا ہو جاتا ہے یا لوڈ کر کے نہ پھرے کہ غیر ارادی طور پر گولی چل جائے اور دوسرے کا نقصان ہو۔

بَاب فِي النَّهْيِ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولًا

باب: ننگی تلوار دینے کی ممانعت

۸۱۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولًا۔

۸۱۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابی الزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگی تلوار دینے کی ممانعت فرمائی (ایسا نہ ہو کہ (تلوار کسی کے) لگ جائے اگر کسی شخص کو تلوار دے تو غلاف یا کپڑے میں لپیٹ کر دے)

۸۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ۔

۸۱۷: محمد بن بشار' قریش بن انس' اشعث' حسن' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو اُنگلی کے درمیان چمڑے کو کاٹنے سے منع فرمایا (ایسا نہ ہو کہ چمڑہ کٹ جانے کے بعد چاقو انگلیوں کو زخمی کر دے)

بَاب فِي لُبْسِ الدُّرُوعِ

باب: ایک ساتھ کئی زرہیں پہننا

۸۱۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَسِبْتُ أَنِّي سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ خُصَيْفَةَ يَذْكُرُ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ظَاهَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بَيْنَ دِرْعَيْنِ أَوْ لَبِسَ دِرْعَيْنِ۔

۸۱۸: مسدد' سفیان' یزید بن خصیفہ' حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے روایت کیا جس شخص کا نام انہوں نے بتایا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے روز دو زرہ اُوپر نیچے پہن رکھی تھیں۔

بَاب فِي الرَّايَاتِ وَالْأَلْوِيَةِ

باب: جھنڈے اور نشان کی کیفیت

۸۱۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا كَانَتْ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ۔

۸۱۹: ابراہیم بن موسیٰ الرازی' ابن ابی زائدہ' ابو یعقوب' حضرت یونس بن عبید' محمد بن قاسم کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ مجھے محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی طرف یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (مبارک) جھنڈے کی کیفیت کیا تھی تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان (جھنڈے) کا رنگ کالا تھا اور اس کا کپڑا نمرہ (چوکور دھاری دار تھا)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا رنگ:

نمرہ اس کپڑے کو کہتے ہیں جس میں کالی' سفید دھاریاں ہوں اور سیاہ رنگ کا مطلب یہ ہے کہ جو کہ دیکھنے والے کو دُور سے کالا رنگ محسوس ہوتا تھا درحقیقت وہ بالکل کالے رنگ کا نہیں تھا اور آپ کے جھنڈے مبارک کی مکمل تحقیق حضرت مفتی اعظم پاکستان نے جواہر الفقہ جلد۲ میں فرمائی وہاں پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

خُلاصۃ الباب: نمر۔ ابیض۔ صفرا۔ اس باب میں تین قسم کے جھنڈوں کا ذکر ہے نمرا کہتے ہیں اس کپڑے کو جس میں سیاہ

سفید دھاریاں ہوں بہر حال ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جو کپڑا سامنے آ گیا سردار کی جگہ بتانے پر باندھ لیا تھا۔

۸۲۰ : حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ وَهُوَ ابْنُ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ لِوَاؤُهُ يَوْمَ دَخَلَ مَكَّةَ أَبْيَضَ۔

۸۲۰: اسحٰق بن ابراہیم المروزی' یحییٰ بن آدم' شریک' عمار الدہنی' ابی الزبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔

۸۲۱ :حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ الشَّعِيرِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ عَنْ آخَرَ مِنْهُمْ قَالَ رَأَيْتُ رَايَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَفْرَاءَ۔

۸۲۱: عقبہ بن مکرم' سلم بن قتیبہ' شعبہ' حضرت سماک نے اپنی قوم کے ایک شخص سے سنا کہ حضور اکرم ﷺ کے جھنڈے کا نشان میں نے دیکھا تو وہ زرد رنگ کا تھا۔

بَاب فِي الْاِنْتِصَارِ بِرُذُلِ الْخَيْلِ وَالضَّعَفَةِ

باب: کمزور اور بے سہارا افراد کے توسل سے مدد مانگنے کا بیان

۸۲۲: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ابْغُونِي الضُّعَفَاءَ فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ أَخُو عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ۔

۸۲۲: مؤمل بن فضل الحرانی' الولید' ابن جابر' زید بن ارطاۃ' جبیر بن نفیر' حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے میرے لئے کمزور افراد کو تلاش کرو اس لئے کہ تم لوگ ضعیف لوگوں کی وجہ سے روزی دیئے جاتے اور مدد کئے جاتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زید بن ارطاۃ عدی بن ارطاۃ کا بھائی ہے۔

کمزور افراد:

ضعیف لوگوں سے مراد بوڑھے مرد و خواتین' بیوہ عورتیں' یتیم لاوارث بچے' معذور' اپاہج' نابینا' لنگڑے وغیرہ لوگ ہیں مراد یہ ہے کہ ان ضعیف افراد کے طفیل تم کو رزق ملتا ہے۔ اس لئے ان کی خبر گیری کرو اور ان کے ساتھ رحم کا معاملہ کرو۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُنَادِي بِالشِّعَارِ

باب: علامتی ناموں سے پکارنا

۸۲۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ

۸۲۳: سعید بن منصور' یزید بن ہارون' حجاج' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ مہاجرین کا علامتی لفظ تھا اور عبدالرحمٰن انصار کے لئے علامتی لفظ تھا۔

عَبْدَ اللّٰهِ وَشِعَارُ الْاَنْصَارِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

۸۲۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ شِعَارُنَا أَمِتْ أَمِتْ۔

۸۲۴: ہناد' ابن المبارک' عکرمہ بن عمار' ایاس بن سلمہ' حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیر کمان حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں جہاد کیا تو ہم لوگوں کی شناخت اَمِتْ' اَمِتْ تھا۔

۸۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنْ بُيِّتُّمْ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ حم لَا يُنْصَرُونَ۔

۸۲۵: محمد بن کثیر' سفیان' ابی اسحٰق' مہلب بن ابی صفرہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دُشمن تم لوگوں پر شب خون مارے تو تم لوگوں کی شناخت حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ ہونی چاہئے۔

سپاہیوں کو اشاراتی نام سے پکارنا:

جہاد یا جنگ وغیرہ کے موقعہ پر ایک دوسرے کو پکارنے کے لئے سپاہی ایک اشارہ مقرر کر لیتے ہیں تا کہ پہچاننے میں آسانی ہو اور سپاہی اسی اشارہ والے نام سے پکارتے ہیں مذکورہ حدیث میں اسی کو بیان فرمایا ہے موجودہ دور کی اصطلاح میں اس لفظ کو ''کوڈ ورڈ'' کہا جاتا ہے۔آج کل بھی فوج میں یہی طریقہ جاری ہے۔

بَابِ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا سَافَرَ

باب: سفر کے وقت کیا دُعا مانگنی چاہئے

۸۲۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ اللّٰهُمَّ اطْوِ لَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ۔

۸۲۶: مسدد' یحییٰ' محمد بن عجلان' سعید' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب سفر میں جانے کا ارادہ فرماتے تو یہ دُعا پڑھتے اے اللہ آپ اس سفر میں میرے ساتھی ہیں اور اہل وعیال (کی حفاظت میں) میرے خلیفہ ہیں۔اے اللہ! میں آپ سے سفر کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور سختی کے ساتھ واپس ہونے اور مال اور اہل وعیال میں بُری نظر لگنے سے (یعنی بخیر وعافیت سے واپسی کی دُعا مانگتا ہوں) اے اللہ! ہم لوگوں کے لئے زمین کو لپیٹ دیجئے اور ہم لوگوں کے لئے سفر آسان فرما دیجئے۔

۸۲۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيًّا الْاَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ

۸۲۷: حسن بن علی' عبدالرزاق' ابن جریج' ابوالزبیر' علی الازدی' ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ بلاشبہ نبیؐ جب اپنے اُونٹوں پر سفر میں روانہ ہونے کیلئے سوار ہوتے تو آپ تین مرتبہ اللہ اکبر فرماتے پھر آپ فرماتے وہ ذات پاک (اور بے عیب) ہے جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع وفرمان بنایا اور ہم لوگ اس کو اپنے قابو میں نہیں لا سکتے

قَالَ سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا اللَّهُمَّ اطْوِ لَنَا الْبُعْدَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُيُوشُهُ إِذَا عَلَوْا الثَّنَايَا كَبَّرُوا وَإِذَا هَبَطُوا سَبَّحُوا فَوُضِعَتْ الصَّلَاةُ عَلَى ذَلِكَ۔

تھے اور ہم سب) کو اپنے پروردگار کی جانب لوٹنا ہے۔ اے اللہ ہم آپ سے اس سفر میں نیکی تقویٰ اور ان اعمال کی توفیق طلب کرتے ہیں جو تیری رضا کا سبب ہوں اور تو ہمارے لئے یہ سفر آسان فرما دے اے اللہ ہمارے لئے سفر کے فاصلہ کو لپیٹ دے آپ سفر میں ہمارے ساتھی ہیں اور اہل وعیال اور مال پر خلیفہ ہیں اور جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہی فرماتے اور اس میں یہ اضافہ فرماتے' ہم رجوع کرنے والے توبہ کرنے والے' عبادت کرنے والے' اور اپنے پروردگار کی تعریف کرنے والے ہیں اور نبیؐ اور آپ کے لشکر کے لوگ جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر پڑھتے اور جب نیچے کی جانب اُترتے تو تسبیح کہتے ہوئے (یعنی سبحان اللہ پڑھتے ہوئے اُترتے پھر نماز بھی اسی قاعدہ پر رکھی گئی (کہ نماز میں اور بیٹھتے وقت تسبیح پڑھی جاتی ہے اور اُٹھتے وقت تکبیر پڑھی جاتی ہے)۔

بَاب فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوَدَاعِ

۸۲۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ هَلُمَّ أُوَدِّعْكَ كَمَا وَدَّعَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ۔

۸۲۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ السَّيْلَحِينِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْخَطْمِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ۔

باب: رخصت کرنے کے وقت کونسی دُعا مانگے؟

۸۲۸: مسدد' عبداللہ بن داؤد' عبدالعزیز بن عمر' اسماعیل' ابن جریر' حضرت قزعہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا آؤ میں تم کو اس طرح رخصت کروں کہ جس طرح مجھ کو حضور اکرم ﷺ نے رخصت فرمایا (پھر آپ نے یہ دُعا پڑھی) میں تمہارا دین' تمہاری امانت اور تمہارے انجام کار کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

۸۲۹: حسن بن علی' یحیٰی بن اسحٰق' حماد بن سلمہ' ابی جعفر' محمد بن کعب' حضرت عبداللہ الخطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب لشکر کو رخصت کرنے کا قصد فرماتے تو فرماتے کہ تمہارا دین' امانت اور تمہاری انجام کار اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَكِبَ

۸۳۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا وَأُتِيَ بِدَابَّةٍ

باب: سواری پر سوار ہونے کے وقت کیا پڑھے؟

۸۳۰: مسدد' ابوالاحوص' ابواسحٰق الہمدانی' حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے سواری پیش کی گئی تا کہ وہ اس پر سوار ہوں۔ جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو آپ نے

لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيلَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي۔

بسم اللہ پڑھی پھر وہ جب اس کی پشت پر بیٹھ گئے تو الحمدللہ کہا۔ پھر کہا کہ وہ ذات پاک (و بے عیب) ہے کہ جس نے ان جانوروں کو ہمارے قابو میں کر دیا اور ہم لوگ ان کو اپنا تابع فرمان کرنے والے نہیں تھے اور بلاشبہ ہم اپنے پروردگار کی جانب لوٹنے والے ہیں۔ پھر تین مرتبہ فرمایا تمام قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے پھر تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھا پھر کہا اے اللہ آپ پاک ہیں بلاشبہ میں نے اپنے پر ظلم کیا میری مغفرت فرما دیجئے بلاشبہ آپ کے علاوہ کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔ پھر آپ کو ہنسی آ گئی۔ عرض کیا گیا کہ آپ کو کس بات پر ہنسی آئی؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اسی طرح کیا کہ جس طرح میں نے کہا جب آپ کو ہنسی آئی تو میں نے عرض کیا کہ کس وجہ سے آپ کو ہنسی آئی یا رسول اللہ؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ تمہارا پروردگار اپنے بندے سے خوش ہوتا ہے کہ جس وقت بندہ کہتا ہے کہ میرے گناہ معاف فرمادے کہ وہ جانتا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی گناہ معاف نہیں کرتا۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا نَزَلَ الْمَنْزِلَ

باب: جب منزل پر پہنچے تو کیا دُعا مانگے؟

۸۳۱: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ۔

۸۳۱: عمرو بن عثمان' بقیہ' صفوان' شریح بن عبید' زبیر بن ولید' حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ جب سفر شروع فرماتے اور رات شروع ہو جاتی تو آپ فرماتے: ((يَا اَرْضُ رَبِّيْ)) یعنی اے زمین تیرا اور میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور اس چیز کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو تیرے اندر ہے اور اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو کہ (تجھ میں) پیدا ہوئی ہے اور اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں کہ جو تیرے اُوپر چلتی ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں شیر اور سیاہ رنگ سے' سانپ اور بچھو سے اور شہر کے رہنے والوں کی بُرائی سے اور پیدا کرنے والے کے شر سے (یعنی اس کے منبع سے) اور اس شر سے جو پیدا ہوا۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ السَّيْرِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ

باب: رات کے شروع حصہ میں سفر کرنے کی ممانعت

۸۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُرْسِلُوا فَوَاشِيَكُمْ إِذَا

۸۳۲: احمد بن ابی شعیب الحرانی' زہیر' ابوالزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے جانوروں کو سورج غروب ہو جانے کے بعد نہ چھوڑو جب تک کہ

غَابَتْ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَعِيثُ إِذَا غَابَتْ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ۔

رات کی سیاہی شروع نہ ہو کیونکہ شیطان (جانوروں کو) سورج غروب ہونے کے بعد چھیڑتے ہیں جب تک کہ عشاء کے وقت کی سیاہی شروع نہ ہو۔

سفر کے لئے ایک ادب:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ موقعہ ہو تو دورانِ سفر بوقت مغرب رُک جانا چاہئے پھر اندھیرا شروع ہونے کے بعد سفر شروع کرنا چاہئے۔ یہ حکم تب ہے جبکہ رُکنا اختیار میں ہو۔

بَاب فِي أَيِّ يَوْمٍ يُسْتَحَبُّ السَّفَرُ

۸۳۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ۔

باب: سفر کس روز شروع کرنا اچھا ہے

۸۳۳: سعید بن منصور' عبد اللہ بن مبارک' یونس بن یزید' زہری' عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک' حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ جمعرات کے علاوہ کسی اور دن سفر کے لئے نکلے ہوں یعنی آپ اکثر جمعرات کے دن ہی سفر کا آغاز فرماتے تھے۔

بَاب فِي الِابْتِكَارِ فِي السَّفَرِ

۸۳۴: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ حَدِيدٍ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَأَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ۔

باب: صبح ہی صبح سفر کرنے کا بیان

۸۳۴: سعید بن منصور' ہشیم' یعلی بن عطاء' عمارہ بن حدید' حضرت صخر الغامدیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا اے پروردگار میری اُمت کیلئے انکے شروع دن میں برکت عطا فرما اور آپ جس وقت چھوٹا یا بڑا لشکر روانہ فرماتے تو اس کو اوّل دن میں روانہ فرماتے تھے اور صخر (نامی ایک شخص) جو کہ تاجر تھا اور وہ اپنا مالِ تجارت شروع دن میں بھیجتا تھا تو وہ (اس طرح) دولت مند بن گیا اور اس کے مال میں اضافہ ہو گیا۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُسَافِرُ وَحْدَهُ

۸۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ۔

باب: اکیلے شخص کے لئے سفر کرنے کی ممانعت کا بیان

۸۳۵: عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' عبد الرحمٰن بن حرملہ' عمرو بن شعیب' شعیب' حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار (شخص) تین سوار ہیں۔

تین رفقاء سفر کی اہمیت:

مراد یہ ہے کہ تین سوار شخص اس بات کے حق دار ہیں کہ ان کو سوار کہا جائے کیونکہ وہ شیطان سے محفوظ ہیں اور آپ نے ایک شخص یا دو شخص کو سفر سے منع فرمایا ہے کیونکہ اکیلا شخص جماعت نہیں کر سکتا اور بوقت ضرورت اس کی کوئی مدد نہیں کرتا اس لئے اچھا یہ ہے کہ سفر میں تین افراد ہوں تا کہ دینی اور دُنیاوی ضروریات بآسانی پوری ہو سکیں اگر چہ بوقت ضرورت ایک شخص یا دو شخص کا بھی سفر کرنا درست ہے۔

بَاب فِي الْقَوْمِ يُسَافِرُونَ يُؤَمِّرُونَ أَحَدَهُمْ

باب: جس وقت تین یا زیادہ آدمی سفر شروع کریں تو اپنے میں سے ایک کو اپنا امیر مقرر کر لیں

۸۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ۔

۸۳۶: علی بن بحر بن بری' حاتم بن اسماعیل' محمد بن عجلان' نافع' ابی سلمہ' حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت سفر میں تین افراد ہوں تو اپنے میں سے ایک کو اپنا امیر بنالیں۔

سفر میں امیر بنانے کا حکم:

مذکورہ حدیث میں ایک شخص کو امیر بنا لینے کا حکم فرمایا گیا کہ اگر کسی معاملہ میں اختلاف رائے ہو جائے تو اس سے مراجعت کر کے معاملہ نمٹالیں اور امیر کے لئے بھی ضروری ہے کہ رفقاءِ سفر کی خیر خواہی کرے۔

۸۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ قَالَ نَافِعٌ فَقُلْنَا لِأَبِي سَلَمَةَ فَأَنْتَ أَمِيرُنَا۔

۸۳۷: علی بن بحر' حاتم بن اسماعیل' محمد بن عجلان' نافع' ابوسلمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت سفر میں تین افراد ہوں تو (تینوں اپنے میں سے) ایک شخص کو امیر بنالیں۔ نافع نے بیان کیا کہ ہم نے ابوسلمہ سے کہا کہ ہم لوگوں کے امیر (دورانِ سفر) آپ ﷺ ہیں۔

بَاب فِي الْمُصْحَفِ يُسَافَرُ بِهِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: قرآنِ کریم کو دارالحرب میں لے جانے کا بیان

۸۳۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ

۸۳۸: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے قرآن کریم کو دُشمن کے ملک میں لے جانے کی ممانعت فرمائی۔ مالک نے کہا آپ نے اس بنا پر

الْعَدُوِّ قَالَ مَالِكٌ أُرَاهُ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ۔

منع فرمایا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دشمن کلام اللہ کی بے حرمتی کر دے۔

بَاب فِيمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُيُوشِ وَالرُّفَقَاءِ وَالسَّرَايَا

۸۳۹: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ۔

باب: لشکر سریہ وغیرہ کی تعداد کا بیان

۸۳۹: زہیر بن حرب ابوخیثمہ' وہب بن جریر' یونس' زہری' عبیداللہ بن عبد اللہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بہترین رفیق چار ہیں اور چھوٹے لشکروں میں چار سو افراد بہتر ہیں اور بڑے لشکروں میں چار ہزار افراد کا لشکر بہتر ہے اور بارہ ہزار لوگ کمی کی بنا پر (دشمن سے) ہرگز مغلوب نہیں ہو سکتے۔

بَاب فِي دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ

۸۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْ جَيْشٍ أَوْصَاهُ بِتَقْوَى اللَّهِ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ إِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهَا أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا وَاخْتَارُوا دَارَهُمْ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ

باب: مشرکین کو اسلام کی دعوت دینے کا بیان

۸۴۰: محمد بن سلیمان الانباری' وکیع' سفیان' علقمہ بن مرثد' سلیمان بن بریدہ' حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ جس وقت کسی شخص کو چھوٹے یا بڑے لشکر کا امیر بنا کر روانہ فرماتے تو آپ اس شخص کو بالخصوص اس کے اپنے بارے میں تقویٰ اور دوسرے مسلمان کے بارے میں خیر خواہی کرنے کی وصیت فرماتے اور فرماتے کہ جب تم اپنے دشمن مشرکین کا مقابلہ کرو تو ان کو تین باتوں کی دعوت دو (یہ راوی کا شک ہے کہ آپ نے خصال کا لفظ بیان فرمایا یا خلال کا) پھر جو مشرک شخص ان تینوں چیزوں میں سے ایک چیز قبول کر لے تو تم بھی ان سے قبول کر لو اور ان لوگوں کے قتل سے باز رہو یعنی پہلے ان کو اسلام کی دعوت دو اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو تم ان کا اقرار قبول کر لو اور ان کے قتل سے باز رہو۔ پھر وہ لوگ اگر اسلام قبول نہ کریں تو ان کو اپنے ملک سے یعنی دار الحرب سے دار الاسلام کی جانب بلاؤ اور ان کو اس بات کی اطلاع دو کہ اگر وہ ان باتوں کو مان لیں گے تو پھر ان کے لئے وہی حقوق ہوں گے جو کہ مہاجرین کے لئے ہیں اور وہی ذمہ داریاں ہوں گی جو مہاجرین پر لازم ہیں۔ پھر اگر وہ لوگ اپنے ملک سے نکلنا قبول نہ کریں تو ان کو آگاہ کر دو

يُجْرَى عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَادْعُهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ فَإِنْ أَجَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ تَعَالَى وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ تَعَالَى فَلَا تُنْزِلْهُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ مَا يَحْكُمُ اللّٰهُ فِيهِمْ وَلَكِنْ أَنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِكُمْ ثُمَّ اقْضُوا فِيهِمْ بَعْدُ مَا شِئْتُمْ الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ ابْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ۔

کہ وہ لوگ ایک گنوار مسلمان شخص جیسے ہوں گے اور ان لوگوں پر اللہ کا وہ حکم نافذ کیا جائے گا جو کہ تمام اہلِ اسلام پر نافذ کیا جاتا ہے اور ان لوگوں کیلئے مالِ فئی اور مالِ غنیمت میں کسی قسم کا حصہ نہیں ہوگا مگر یہ کہ وہ لوگ اہلِ اسلام کے ہمراہ (شریک) ہوکر جہاد کریں اور اگر اسلام قبول کرنے سے انکار کردیں تو ان لوگوں سے جزیہ طلب کرو۔ پھر اگر وہ اس کو منظور کر لیں تو تم بھی ان سے جزیہ قبول کرو اور ان لوگوں سے جنگ نہ کرو اور اگر وہ لوگ جزیہ دینا قبول نہ کریں تو اللہ سے امداد طلب کرو اور ان لوگوں سے قتال کرو اور جس وقت تم لوگ اہلِ قلعہ یعنی مشرکین کا محاصرہ کرو اور وہ یہ چاہیں کہ تم ان لوگوں کو اللہ کے حکم پر اُتارو تو تم ان کو نہ اُتارو۔ کیونکہ تم کو معلوم نہیں کہ اس سلسلہ میں اللہ کا حکم کیا ہے بلکہ تم ان کو اپنے حکم پر (قلعہ سے) اُتارو پھر تم جس طریقہ سے چاہو ان لوگوں کا فیصلہ کردو۔ سفیان نے سمجھا کہ یہ حدیث مقاتل بن حیان سے علقمہ نے نقل کی تو انہوں نے کہا کہ مسلم نے مجھ کو بتلایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا وہ ابن ہیصم' نعمان بن مقرن سے سلیمان بن بریدہ کی طرح مرفوعاً روایت ہے۔

قلعہ بند کفار کے وعدہ کی حیثیت:

مذکورہ حدیث میں کفار کو قلعہ سے نہ اُتارنے کا مطلب ہے نہ نکالو یعنی جس وقت کفار قلعہ بند ہو جائیں اور وہ شرط رکھیں کہ ہم کو قلعہ سے باہر نکال دو اور ہم لوگ باہر آتے ہی اللہ کے احکام تسلیم کر لیں گے تو آپ ان کی بات میں نہ آنا کیونکہ آپ کو معلوم نہیں کہ ان لوگوں کے سلسلہ میں اللہ کا کیا حکم ہے' آپ کفار سے صاف کہہ دیں کہ یا تو تم لوگوں کو قتل کیا جائے گا یا جزیہ (اسلامی ٹیکس) ادا کرو یا ملک سے نکل جاؤ۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: خلاصہ یہ ہے کہ کفار سے جنگ کرنے سے غرض یہ ہے کہ اسلام کا بول بالا ہو اگر مشرکین اسلام قبول کر لیں تو ان سے جنگ سے باز رہو۔ لیکن اگر کفار قلعہ میں محصور ہوں اور وہ یہ شرط لگائیں کہ پہلے ہم کو قلعہ سے نیچے اترنے کی اجازت دو پھر ہم مسلمان ہو جائیں گے تو ان کی یہ بات قبول نہ کی جائے بلکہ صاف کہہ دینا چاہیے کہ جزیہ ادا کرو ورنہ تمہیں قتل کیا جائے گا البتہ قتل کرنے میں یہ شرط ہے کہ ناک' کان نہ کاٹے جائیں۔ اسی طرح عورتوں اور بچوں کو بھی قتل نہ کیا جائے۔

۸۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَنْطَاكِيُّ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اغْزُوا

۸۴۱: ابو صالح الانطاکی محبوب بن موسیٰ' ابواسحٰق' سفیان' علقمہ بن مرثد' سلیمان بن حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں اللہ کے نام کے ساتھ جہاد کرو اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا کفر کرے اس شخص کو قتل کر دو اور غداری نہ کرنا

بِاسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا۔

اور مالِ غنیمت میں چوری ہرگز نہ کرنا اور کسی کا مثلہ نہ کرنا (یعنی ناک کان نہ کاٹ دینا) اور بچوں کو قتل نہ کرنا۔

جہاد میں جن افراد کا قتل کرنا جائز نہیں:

نابالغ بچہ کو خواتین بوڑھوں یا محتاج افراد کہ جو جنگ کرنے کے اہل نہ ہوں اور نہ جنگ کا مشورہ دیتے ہوں ان کو قتل کرنا جائز نہیں۔

۸۴۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْفِزْرِ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ انْطَلِقُوا بِاسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ وَلَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا وَلَا صَغِيرًا وَلَا امْرَأَةً وَلَا تَغُلُّوا وَضُمُّوا غَنَائِمَكُمْ وَأَصْلِحُوا وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۔

۸۴۲: عثمان بن ابی شیبہ یحییٰ بن آدم عبیداللہ بن موسیٰ حسن بن صالح خالد بن فزر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے (مجاہدین کو جہاد کرنے کے لئے روانہ کرنے کے وقت) ارشاد فرمایا تم لوگ اللہ کے نام کے ساتھ جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی تائید وتوفیق اور حضرت پیغمبر کے دین پر (پوری طرح قائم رہتے ہوئے) جاؤ اور جو شخص بہت ضعیف العمر ہو اس کو قتل نہ کرنا اور نہ چھوٹے بچے کو اور نہ کسی خاتون کو اور نہ تم لوگ مالِ غنیمت میں خیانت کرنا اور مالِ غنیمت اکٹھا کرنا اور اپنے احوال کی اصلاح کرنا اور آپس میں نیکی کرنا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔

بَاب فِي الْحَرْقِ فِي بِلَادِ الْعَدُوِّ

باب: دُشمنوں کے علاقہ میں آتش زنی کرنا

۸۴۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ۔

۸۴۳: قتیبہ بن سعید لیث نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے (قبیلہ) بنی نضیر کی کھجوروں کے درخت کو آگ لگا دی اور ان کو (موضع) بویرہ میں کاٹ ڈالا اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ: ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّينَةٍ﴾ نازل فرمائی۔

۸۴۴: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ فَحَدَّثَنِي أُسَامَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَغِرْ عَلَى أُبْنَى صَبَاحًا وَحَرِّقْ۔

۸۴۴: ہناد بن سری ابن المبارک صالح بن ابی الاخضر زہری عروہ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تم (فلسطین میں مقام عسقلان اور رملہ کے درمیان واقع گاؤں) اُبنیٰ کو صبح کے وقت لوٹ لو اور اس کو آگ لگا دو۔

۸۴۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ سَمِعْتُ أَبَا مُسْهِرٍ قِيلَ لَهُ أُبْنَى قَالَ نَحْنُ

۸۴۵: عبیداللہ بن عمر الغزی سے روایت ہے کہ انہوں نے ابومسہر سے سنا ان سے (مقام) اُبنیٰ کے بارے میں تذکرہ ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہم

أَعْلَمُ هِيَ يُبْنَى فِلَسْطِينَ۔

لوگ جانتے ہیں وہ (جگہ) یُبنٰی ہے جو کہ فلسطین میں واقع ہے۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي بَعْثِ الْعُيُونِ

باب: (دُشمن کی طرف) جاسوس روانہ کرنا

۸۴۶: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ بُسَيْسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ۔

۸۴۶: ہارون بن عبداللہ' ہاشم بن قاسم' سلیمان بن مغیرہ' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بسیسہ (نامی ایک شخص) کو جاسوس بنا کر روانہ فرمایا تا کہ وہ پتہ لگائے کہ ابوسفیان کا قافلہ کیا کر رہا ہے؟

بَابٌ فِي ابْنِ السَّبِيلِ يَأْكُلُ مِنَ التَّمْرِ وَيَشْرَبُ مِنَ اللَّبَنِ إِذَا مَرَّ بِهِ

باب: مسافر کھجور کے درختوں' دودھ دینے والے جانوروں کے پاس سے گزرے تو کھجور اور دودھ کا استعمال کر لے

۸۴۷: حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ الرَّقَّامُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ وَإِلَّا فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ۔

۸۴۷: عیاش بن ولید الرقام' عبدالاعلیٰ' سعید' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص جانوروں کے پاس سے گزرے تو اگر ان کا مالک موجود ہو تو اس سے اجازت لے کر (تھن) نچوڑ کر دودھ پی لے اور اگر اس کا مالک موجود نہ ہو تو اس کو تین مرتبہ پکارے اگر مالک جواب دے تو اس سے اجازت حاصل کرے ورنہ اس کی اجازت کے بغیر دودھ نچوڑ لے اور پی لے لیکن دودھ اپنے ساتھ نہ لے جائے۔

مضطر کے لئے ایک گنجائش:

اس حدیث کا حکم عام نہیں ہے بلکہ مذکورہ حکم اس شخص کے لئے ہے کہ جس کو کھانا وغیرہ میسر نہ ہو اور بغیر کھانا وغیرہ کھائے جان جانے کا ظن غالب ہو۔

۸۴۸: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ أَصَابَتْنِي سَنَةٌ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَفَرَكْتُ سُنْبُلًا فَأَكَلْتُ وَحَمَلْتُ فِي ثَوْبِي فَجَاءَ صَاحِبُهُ فَضَرَبَنِي

۸۴۸: عبیداللہ بن معاذ' شعبہ' ابی بشر' عباد بن شرحبیل سے روایت ہے کہ مجھ کو قحط سالی نے پریشان کر ڈالا اور میں مدینہ منورہ کے باغات میں سے ایک باغ میں گیا اور میں نے درخت کی ایک بالی کو مسل کر کھالیا اور (باقی کو) کپڑے میں باندھ لیا۔ اسی وقت باغبان آ گیا اس نے مجھ کو مارا اور میرا کپڑا چھین لیا۔ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔

وَأَخَذَ ثَوْبِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا عَلَّمْتَ إِذْ كَانَ جَاهِلًا وَلَا أَطْعَمْتَ إِذْ كَانَ جَائِعًا أَوْ قَالَ سَاغِبًا وَأَمَرَهُ فَرَدَّ عَلَيَّ ثَوْبِي وَأَعْطَانِي وَسْقًا أَوْ نِصْفَ وَسْقٍ مِنْ طَعَامٍ۔

آپ نے باغ کے مالک سے فرمایا یہ شخص حکم شرع سے ناواقف تھا تم نے اس کو مسئلہ نہیں بتلایا اور یہ شخص بھوکا تھا تم نے اس کو کھانا نہیں کھلایا۔ آپ نے حکم فرمایا' اس شخص نے میرا کپڑا واپس کر دیا اور مجھ کو ساٹھ صاع یا نصف وسق یعنی تیس صاع غلّہ بھی دیا۔

اضطراری حالت میں بلا اجازت مالک تصرف کرنا:

مراد یہ ہے کہ باغ والے کو تم کو مارنا نہیں چاہئے تھا بلکہ نرمی سے مسئلہ بتا دینا چاہئے تھا اور ان صحابی سے آپ نے فرمایا کہ حالتِ اضطرار میں تم کو بقدرِ ضرورت کھانا درست تھا لیکن ساتھ لے جانا درست نہیں تھا۔

۸۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ شُرَحْبِيلَ رَجُلًا مِنَّا مِنْ بَنِي غُبَرَ بِمَعْنَاهُ۔

۸۴۹: محمد بن بشار' محمد بن جعفر' شعبہ' ابی بشر' حضرت عباد بن شرحبیل رضی اللہ عنہ نے اسی طریقہ سے روایت کیا۔

۸۵۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَهَذَا لَفْظُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي حَكَمٍ الْغِفَارِيَّ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي عَنْ عَمِّ أَبِي رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأُتِيَ بِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قَالَ آكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ النَّخْلَ وَكُلْ مِمَّا يَسْقُطُ فِي أَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَشْبِعْ بَطْنَهُ۔

۸۵۰: عثمان اور ابوبکر' ابی شیبہ کے صاحبزادے معتمر بن سلیمان' ابن ابی الحکم الغفاری' ان کی دادی' حضرت رافع بن عمرو کے چچا سے مروی ہے کہ میں بچپن میں انصاریوں کے کھجور کے درختوں پر ڈھیلے مارتا تھا۔ لوگ مجھ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے فرمایا اے لڑکے! درخت پر تم ڈھیلے کیوں مارتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں درخت سے کھجور گرا کر) کھجور کھاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ڈھیلے نہ مارا کرو (البتہ) نیچے جو گرا ہوا ہو اس کو کھا لیا کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر پر ہاتھ پھیرا اور دُعا دی کہ اے اللہ! اس کو شکم سیری عطا فرما۔

بَابُ فِيمَنْ قَالَ لَا يَحْلِبُ

باب: بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ بلا اجازت دودھ نہ نچوڑے

۸۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَحْلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ

۸۵۱: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص دوسرے شخص کے جانور کا دودھ بلا اجازت نہ نچوڑے۔ کیا تم لوگوں میں سے کوئی شخص اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ اس کے دریچے میں آ کر اس کی الماری توڑ کر اناج باہر نکال کر لے جائے (یہ بات ہر شخص کو ناپسند ہے)

لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

اسی طرح جانوروں کے تھن ان کے خزانے اور کھانے ہیں (اس لئے) کوئی شخص کسی کے جانور کا دودھ اس کی بلا اجازت سے نہ نکالے۔

بَاب فِي الطَّاعَةِ

باب: فرمانبرداری کا بیان

۸۵۲: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۸۵۲: زہیر بن حرب' حجاج' ابن جریج نے کہا (ترجمہ) اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کی اور جو تم لوگوں میں ارباب حکومت ہیں ان کی اتباع کرو یہ آیت کریمہ عبداللہ بن قیس بن عدی کے بارے میں نازل ہوئی جبکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک چھوٹے لشکر کا سردار بنا کر بھیجا (راوی کہتے ہیں کہ مجھ کو یعلی نے خبر دی اور انہوں نے سعید بن جبیر سے سنا اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔

۸۵۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا فَأَجَّجَ نَارًا وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقْتَحِمُوا فِيهَا فَأَبَى قَوْمٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالُوا إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْ النَّارِ وَأَرَادَ قَوْمٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا أَوْ دَخَلُوا فِيهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔

۸۵۳: عمرو بن مرزوق' شعبہ' زبید' سعد بن عبیدہ' ابی عبدالرحمٰن سلمی' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس کا سردار ایک شخص کو مقرر فرمایا اور آپ نے لوگوں کو اس شخص کی فرمانبرداری کرنے کا حکم فرمایا اس نے آگ جلائی اور ان لوگوں کو آگ میں کود جانے کا حکم کیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگوں نے اس کا (حکم ماننے سے) انکار کر دیا ان لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ آگ سے بھاگ کر (اسلام میں داخل ہوئے ہیں) اور بعض لوگوں نے (اس آگ میں) گھسنا چاہا۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی اطلاع پہنچی آپ نے فرمایا اگر تم لوگ آگ میں داخل ہو جاتے تو ہمیشہ اسی میں رہتے آپ نے فرمایا اللہ کی نافرمانی میں کسی شخص کی اتباع نہیں ہے بلکہ فرمانبرداری کا حکم اس کام میں ہے جو کہ دستور کے مطابق ہو۔

گناہ کے کام میں مخلوق کی اطاعت:

حکم شریعت یہ ہے کہ جس کام میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو اس میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا ہے: ((لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ)) اس لئے اگر والدین یا حاکم وقت کا بھی کوئی حکم خلاف شریعت ہو تو اس کو تسلیم کرنا جائز نہیں اور مذکورہ بالا حکم خلاف شریعت تھا۔

۸۵۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ

۸۵۴: مسدد' یحییٰ' عبیداللہ' نافع' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر کسی حکم کا تسلیم کرنا واجب ہے خواہ وہ اسے پسند ہو یا ناپسند ہو جب تک کہ معصیت کا حکم نہ ہو۔ اگر

الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

معصیت کا حکم کیا جائے تو نہ اس کو سننا درست ہے اور نہ اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔

۸۵۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ مِنْ رَهْطِهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً فَسَلَحْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ سَيْفًا فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ لَوْ رَأَيْتَ مَا لَامَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَعَجَزْتُمْ إِذْ بَعَثْتُ رَجُلًا مِنْكُمْ فَلَمْ يَمْضِ لِأَمْرِي أَنْ تَجْعَلُوا مَكَانَهُ مَنْ يَمْضِي لِأَمْرِي۔

۸۵۵: یحییٰ بن معین' عبدالصمد بن عبدالوارث' سلیمان بن مغیرہ' حمید بن ہلال' بشر بن عاصم' عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (جہاد میں فوج کا) ایک چھوٹا دستہ روانہ فرمایا میں نے ان میں سے ایک شخص کو تلوار دی۔ جس وقت وہ شخص واپس ہوا تو اس نے بیان کیا کہ کاش تم دیکھتے کہ جس طرح ہم لوگوں کو نبی کریم ﷺ نے ملامت فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں سے یہ نہیں ہوسکا کہ جب میں نے ایک شخص کو روانہ کیا اور وہ میرا حکم نہیں بجالایا تو تم لوگ اِس شخص کے بجائے اُس شخص کو مقرر کر دو کہ جو میرا حکم تسلیم کرے (اور اُسکو نکال باہر کرو کہ جو میرے حکم کی اتباع نہ کرے)

بَابُ مَا يُؤْمَرُ مِنْ انْضِمَامِ الْعَسْكَرِ وَسَعَتِهِ

باب: تمام لشکر کے افراد کو ملا کر رکھنے کا بیان

۸۵۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ وَيَزِيدُ بْنُ قُبَيْسٍ مِنْ أَهْلِ جَبَلَةَ سَاحِلِ حِمْصَ وَهَذَا لَفْظُ يَزِيدَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ مِشْكَمٍ أَبَا عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا قَالَ عَمْرٌو كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ يَنْزِلْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتَّى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ۔

۸۵۶: عمرو بن عثمان' یزید بن قیس' یزید' ولید' عبداللہ بن العلاء' مسلم بن مشکم' عبیداللہ' حضرت ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جب منزل میں اُتر جاتے تو پہاڑوں کے دُروں اور نالوں میں منتشر ہو کر اُترتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کا یہ علیحدہ (علیحدہ اُترنا) دُروں اور نالوں میں علیحدہ علیحدہ ہو جانا شیطان کی طرف سے ہے (جو شخص تم لوگوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرتا ہے تاکہ تم پر دُشمن غالب آ جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد فرمانے کے بعد پھر کسی منزل میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم متفرق طور پر نہ اُترتے بلکہ بعض حضرات تو باہمی طور پر اس طرح مل کر قیام کرتے کہ ان کو دیکھ کر کہا جاتا کہ ان لوگوں پر ایک کپڑا پھیلا دیا جائے تو وہ کپڑا سب کو ڈھانک لے۔

۸۵۷: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَسِيدِ بْنِ عَبْدِ

۸۵۷: سعید بن منصور' اسماعیل بن عیاش' اُسید بن عبدالرحمٰن' فروہ بن مجاہد' سہل بن معاذ حضرت معاذ بن انس الجہنی اپنے والد سے روایت کرتے

الرَّحْمَنِ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُجَاهِدٍ اللَّخْمِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ كَذَا وَكَذَا فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيقَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي النَّاسِ أَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا أَوْ قَطَعَ طَرِيقًا فَلَا جِهَادَ لَهُ۔

ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہو کر فلاں فلاں جہاد کیا۔ لوگوں نے ایک منزل میں (ٹھہر کر) جگہ تنگ کر دی (یعنی بعض حضرات نے بلاضرورت زیادہ مکان روک لیا تو اس وجہ سے اور لوگوں پر جگہ تنگ ہوگئی) اور راستہ بند کر دیا۔ اس وقت رسول کریم ﷺ نے ایک پکارنے والے کو بھیجا جو کہ یہ منادی کرے کہ جو شخص دوسرے لوگوں پر جگہ تنگ کر دے یا راستہ بند کر دے تو اس کو جہاد کا اَجر نہیں ملے گا۔

۸۵۸: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ۔

۸۵۸: عمرو بن عثمان' بقیہ' الاوزاعی' اُسید بن عبد الرحمٰن' فروہ بن مجاہد' حضرت سہل بن معاذ اور ان کے والد سے اسی طریقہ پر مرفوعاً روایت نقل کی گئی ہے۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ

باب: دُشمن سے مقابلہ کی تمنا کی ممانعت

۸۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَعْمَرٍ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى حِينَ خَرَجَ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللَّهَ تَعَالَى الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔

۸۵۹: ابوصالح محبوب بن موسیٰ' ابواسحٰق' موسیٰ بن عقبہ' حضرت سالم ابی النضر عمر بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب وہ خارجیوں کے مقابلہ کے لئے نکلے تو ان کو تحریر کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک غزوہ میں دُشمن کے مقابل ہوئے تو فرمایا اے لوگو دُشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو۔ پھر جب دُشمنوں سے مقابلہ کرنا ہی پڑ جائے تو صبر کرو اور خوب سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا مانگی اے اللہ کتاب (یعنی قرآن) کے نازل فرمانے والے اور اَبر کے چلانے والے اور مشرکین کی جماعت کو شکست دینے والے ان کو شکست دے اور ہم لوگوں کو مشرکین پر مدد عطا فرما۔

بَابُ مَا يُدْعَى عِنْدَ اللِّقَاءِ

باب: دُشمن سے مقابلہ کے وقت کیا دُعا مانگی جائے

۸۶۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

۸۶۰: نصر بن علی' ان کے والد' مثنیٰ بن سعید' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ جس وقت جہاد میں

مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا غَزَا قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أُقَاتِلُ۔

جنگ کرتے تو فرماتے اے اللہ آپ ہی میرے بازو اور مددگار ہیں میں آپ کی امداد سے چلتا پھرتا ہوں اور آپ کی مدد سے (دشمن پر) حملہ آور ہوتا ہوں اور آپ ہی کی مدد سے لڑائی کرتا ہوں۔

بَابٌ فِي دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ

باب: جہاد کے وقت کفار کو اسلام کی دعوت دینا

۸۶۱: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنْ دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ عِنْدَ الْقِتَالِ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ ذَالِكَ كَانَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ وَقَدْ أَغَارَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي بِذَالِكَ عَبْدُ اللّٰهِ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْجَيْشِ۔

۸۶۱: سعید بن منصور' اسماعیل بن ابراہیم' حضرت ابن عون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کرنے کے لئے کہ جہاد کے وقت مشرکین کو اسلام کی طرف کس طرح لایا جائے' لکھا تو انہوں نے تحریر کیا کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے (قبیلہ) بنی مصطلق پر شب خون مارا اور وہ لوگ غفلت میں تھے اور ان کے جانور پانی پی رہے تھے۔ آپ نے ان لوگوں میں سے جو جنگ کے قابل تھے ان کو قتل کر دیا اور بقیہ لوگوں کی حراست میں لے لیا اور آپ ﷺ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بنت الحارث کو اسی روز حاصل کیا نافع نے کہا کہ یہ واقعہ مجھ سے عبد اللہ نے بیان کیا جو کہ اس لشکر میں شریک تھے۔

ایک تاریخی غزوہ:

غزوہ بنی مصطلق میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا گلے کا ہار بھی گم ہوگیا تھا اور تیمم کے احکام سے متعلق آیت کریمہ بھی نازل ہوئی اور اسی غزوہ میں حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے ملنے کے بعد جناب نبی کریم ﷺ نے بعد میں ان سے نکاح بھی کر لیا تھا۔

۸۶۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغِيرُ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَكَانَ يَتَسَمَّعُ فَإِذَا سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ۔

۸۶۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ فجر کی نماز کے وقت حملہ فرماتے تھے اور آپ اذان سننے کے لئے کان لگائے رکھتے اگر اذان کی آواز آتی تو حملہ نہ فرماتے ورنہ حملہ کر دیتے۔

۸۶۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ عَنِ ابْنِ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا۔

۸۶۳: سعید بن منصور' سفیان' عبد الملک بن نوفل بن مساحق' حضرت ابن عصام المزنی' حضرت عصام سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ہم لوگوں کو ایک چھوٹے لشکر میں روانہ فرمایا تو آپ نے فرمایا جب تم لوگ کسی مسجد کو دیکھو یا مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو کسی شخص کو قتل نہ کرنا۔

بَاب الْمَكْرِ فِي الْحَرْبِ

۸۶۴: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔

باب: جنگ میں دھوکہ دینا

۸۶۴: سعید بن منصور' سفیان' عمرو' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنگ داؤ' گھات کا نام ہے۔

جنگ میں تدبیر کی اہمیت:

مراد یہ ہے کہ جنگ صرف اسلحہ جمع کرنے ہی کا نام نہیں ہے بلکہ جنگ جیتنے کے لئے تدبیر کا ہونا بھی ضروری ہے چاہے جنگ جیتنے کے لئے دشمن کو مغالطہ میں کیوں نہ ڈالنا پڑے۔

۸۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ غَزْوَةً وَرَّى غَيْرَهَا وَكَانَ يَقُولُ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَجِءْ بِهِ إِلَّا مَعْمَرٌ يُرِيدُ قَوْلَهُ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ۔

۸۶۵: محمد بن عبید' ابوثور' معمر' زہری' عبدالرحمٰن بن حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ جنگ کا ارادہ فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے کچھ فرماتے اور فرماتے تھے کہ جنگ داؤ گھات کا نام ہے۔

بَاب فِي الْبَيَاتِ

۸۶۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَأَبُو عَامِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْنَا أَبَا بَكْرٍ فَغَزَوْنَا نَاسًا مِنْ الْمُشْرِكِينَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ أَمِتْ أَمِتْ قَالَ سَلَمَةُ فَقَتَلْتُ بِيَدِي تِلْكَ اللَّيْلَةَ سَبْعَةَ أَهْلِ أَبْيَاتٍ مِنْ الْمُشْرِكِينَ۔

باب: شب خون مارنا

۸۶۶: حسن بن علی' عبدالصمد' ابوعامر' عکرمہ بن عمار' حضرت ایاس بن سلمہ' حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر بنا کر روانہ فرمایا تو ہم لوگوں نے کفار سے جہاد کیا پھر ہم لوگوں نے شب خون مارا اور ان کو قتل کیا۔ اس رات میں ہم لوگوں کی شناخت کا نشان اَمِتْ اَمِتْ تھا۔ سلمہ نے بیان کیا کہ اس رات کو میں نے اپنے ہاتھ سے سات مکانات کے کفار کو قتل کیا۔

بَاب فِي لُزُومِ السَّاقَةِ

۸۶۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَوْكَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ

باب: ساقہ کے ساتھ امام کے رہنے کا بیان

۸۶۷: حسن بن شوکر' اسماعیل بن علیہ' حجاج بن ابی عثمان' ابی الزبیر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران پیچھے رہ جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمزور کو ساتھ لیتے اور اس کو سوار فرما لیتے اور ان کے لئے دعا

فَيُزْجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُمْ۔

فرماتے۔

ساقہ کی تعریف:

ساقہ لشکر کے اس حصہ کو کہا جاتا ہے جو کہ فوج کے پیچھے رہتا ہے۔ زیادہ تر بوڑھے زخمی اور مریض افراد اسی میں رہتے ہیں۔

بَاب عَلَى مَا يُقَاتَلُ الْمُشْرِكُونَ

باب: مشرکین سے کس بات پر جہاد کیا جائے؟

۸۶۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا مَنَعُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۸۶۸: مسدد' ابومعاویہ' الاعمش' ابی صالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ کو حکم کیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جہاد کروں جب تک وہ اس کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں پھر جب وہ لوگ اس بات کا اقرار کرلیں تو ان لوگوں نے مجھ سے اپنے اموال اور اپنی جانوں کو بچایا مگر کسی حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

خون کے بدلہ خون:

دَم سے مراد خون یعنی جان ہے مراد یہ ہے کہ اگر وہ کسی شخص کا مال لیں یا خون کریں تو ان لوگوں کا مال اور خون لیا جائے گا۔

۸۶۹: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا قِبْلَتَنَا وَأَنْ يَأْكُلُوا ذَبِيحَتَنَا وَأَنْ يُصَلُّوا صَلَاتَنَا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ۔

۸۶۹: سعید بن یعقوب الطالقانی' عبداللہ بن مبارک' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس لوگوں نے قتال کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ ہمارے قبلہ کی جانب رُخ کر کے نماز پڑھیں اور ہم لوگوں کا ذبح کردہ جانور کھائیں اور ہم لوگوں کے نماز کے طریقہ پر نماز ادا کریں پھر وہ لوگ جب یہ تمام (کام) کرلیں تو ان کے مال اور خون ہم لوگوں پر حرام ہیں مگر کسی اور حق کی وجہ سے ان کے وہی حقوق ہوں گے جو عام مسلمانوں کے ہیں اور وہی ذمہ داریاں ہوں گی جو دوسرے مسلمانوں کی ہیں۔

۸۷۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ الْمُشْرِكِينَ بِمَعْنَاهُ۔

۸۷۰: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' یحییٰ بن ایوب' حمید الطویل' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو کفار سے قتال کا حکم ہوا اس کے بعد اسی طریقہ پر بیان ہوا جو کہ مندرجہ بالا حدیث میں مذکور ہے۔

۸۷۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ

۸۷۱: حسن بن علی' عثمان بن ابی شیبہ' یعلی بن عبید' الاعمش' ابی ظبیان'

أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى الْحُرَقَاتِ فَنَذِرُوا بِنَا فَهَرَبُوا فَأَدْرَكْنَا رَجُلًا فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ فَضَرَبْنَاهُ حَتَّى قَتَلْنَاهُ فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا قَالَهَا مَخَافَةَ السِّلَاحِ قَالَ أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَالَهَا أَمْ لَا مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أُسْلِمْ إِلَّا يَوْمَئِذٍ۔

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کوایک چھوٹے لشکر حرقات (نامی کچھ قبائل عرب) کی جانب روانہ فرمایا ان لوگوں نے ہم لوگوں کی (آمد کی) خبر سن لی اور وہ فرار ہو گئے۔ ہم لوگوں سے ان لوگوں کا ایک شخص ہم کو مل گیا ہم نے جب اس کو گرفتار کر لیا تو وہ شخص لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے لگا لیکن ہم نے اس شخص کو مارا پیٹا یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا پھر میں نے آپ سے اس (واقعہ) کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے سامنے تمہاری قیامت کے دن کون مدد کرے گا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص نے ہتھیار کے خوف سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ دیا۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے اس شخص کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ تم کو یہ بات معلوم ہوگئی کہ اس شخص نے ہتھیار کے خوف سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا (تھا) تمہاری مدد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے سامنے کون شخص کرے گا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی بات دُہراتے رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔

کلمہ کے دلیل ہونے سے مراد:

قیامت کے دن مدد کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس شخص کا کلمہ پڑھ لینا اس کے مسلمان ہو جانے کی دلیل ہوگا اور تمہارے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہوگا اور کیونکہ اسلام لانے سے زمانہ کفر کے تمام گناہ ختم ہو جاتے ہیں اس لئے ان صحابی نے تمنا کی کہ کاش کہ میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔

۸۷۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقْتُلْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَطَعَ يَدِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ

۸۷۲: قتیبہ بن سعید لیث ' ابن شہاب' عطاء بن یزید لیثی' عبید اللہ بن عدی بن الخیار' حضرت مقداد بن الاسود سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اگر کسی مشرک سے ملوں اور وہ مجھ سے لڑائی کرنے لگے اور میرا ایک ہاتھ تلوار سے کاٹ ڈالے اور اس کے بعد وہ شخص درخت کی آڑ میں چھپ جائے اور کہے کہ میں اللہ کے لئے اسلام لایا۔ کیا میں اسے اس بات کے کہنے کے بعد قتل کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس کو قتل نہ کر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس شخص نے جو میرا ہاتھ کاٹ ڈالا۔ آپ نے فرمایا اس کو قتل نہ کر' اگر تم اس کو قتل کر دو گے تو وہ شخص تمہارے جیسا ہو جائے گا قتل سے قبل اور تم اس جیسے ہو جاؤ گے جب تک کہ اس شخص نے یہ کلمہ

وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ۔ نہ پڑھا تھا۔

اسلام قبول کرنے کی خصوصیت:

تمہارے جیسا ہونے سے مراد یہ ہے کہ یعنی وہ شخص مباح الدم ہو جائے گا اور اس کو قتل کرنے کی وجہ سے تم پر قصاص آئے گا اور حدیث کے آخر میں جملہ کا مفہوم یہ ہے کہ جب تک اس شخص نے اسلام کا اقرار نہیں کیا تھا تو اس شخص کا قتل کرنا درست تھا لیکن اس کے اسلام لانے کے بعد اب اس کو قتل کرنا حرام ہو جائے گا اگر تم نے اس کو قتل کر دیا تو قصاص کے طور پر تمہارا قتل درست ہوگا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ مَنِ اعْتَصَمَ بِالسُّجُودِ

باب: سجدہ کی بنا پر پناہ حاصل کرنے والے کی قتل کی ممانعت

۸۷۳: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمٍ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ قَالَ لَا تَرَايَا نَارَاهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هُشَيْمٌ وَمَعْمَرٌ وَخَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ وَجَمَاعَةٌ لَمْ يَذْكُرُوا جَرِيرًا۔

۸۷۳: ہناد بن سری' ابومعاویہ' اسماعیل' قیس' حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خثعم کی جانب چھوٹا لشکر روانہ فرمایا۔ ان لوگوں میں سے کچھ لوگوں نے (جو کہ اسلام قبول کر چکے تھے لیکن مشرکین کے ہمراہ ہی رہتے تھے) سجدہ کر کے قتل سے بچنا چاہا۔ لوگوں نے انہیں (کافر سمجھ کر) قتل کر دیا۔ جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے ان کے ورثاء کو آدھی دیت دلوائی اور آپ نے فرمایا میں اس مسلمان سے بری ہوں جو کہ کفار کے درمیان رہے۔ عرض کیا گیا کس وجہ سے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا اس وجہ سے کہ اسلام کی آگ اور کفر کی آگ یکجا نہیں رہ سکتے امام ابوداؤد نے فرمایا اس کو معمر' ہشیم' خالد وغیرہ نے روایت کیا ہے لیکن لفظ (جریر) بیان نہیں کیا۔

بَابٌ فِي التَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ

باب: کفار کے مقابلہ سے فرار اختیار کرنا

۸۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حِينَ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ ثُمَّ إِنَّهُ جَاءَ تَخْفِيفٌ فَقَالَ الْآنَ خَفَّفَ

۸۷۴: ابوتوبہ الربیع بن نافع' ابن المبارک' جریر بن حازم' زبیر بن خریت' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿إِنْ يَكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ﴾ یعنی تم لوگوں میں سے اگر بیس آدمی صبر کرنے والے ہوں تو دو سو پر غالب آ جائیں گے۔ مسلمانوں پر یہ حکم گراں محسوس ہوا کہ ایک شخص دس افراد کے مقابلہ سے فرار نہ کرے پھر اس حکم میں تخفیف ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جان لیا کہ تم لوگوں میں کمزوری ہے (پس یہ حکم نازل

اللّٰهُ عَنْكُمْ قَرَأَ أَبُو تَوْبَةَ إِلَى قَوْلِهِ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ مِنَ الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خَفَّفَ عَنْهُمْ۔

فرمایا) کہ اگر تم لوگوں میں سے سو ہوں تو وہ دو سو پر غالب ہوں گے اور اگر ایک ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب ہوں گے راوی نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے تعداد (مذکورہ) میں کمی فرمائی تو لوگوں کے صبر میں اس قدر کمی واقع ہوگئی۔

۸۷۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ مِنْ سَرَايَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَكُنْتُ فِيمَنْ حَاصَ قَالَ فَلَمَّا بَرَزْنَا قُلْنَا كَيْفَ نَصْنَعُ وَقَدْ فَرَرْنَا مِنَ الزَّحْفِ وَبُؤْنَا بِالْغَضَبِ فَقُلْنَا نَدْخُلُ الْمَدِينَةَ فَنَتَثَبَّتُ فِيهَا وَنَذْهَبُ وَلَا يَرَانَا أَحَدٌ قَالَ فَدَخَلْنَا فَقُلْنَا لَوْ عَرَضْنَا أَنْفُسَنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَتْ لَنَا تَوْبَةٌ أَقَمْنَا وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ ذَهَبْنَا قَالَ فَجَلَسْنَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا خَرَجَ قُمْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا نَحْنُ الْفَرَّارُونَ فَأَقْبَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ لَا بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ إِنَّا فِئَةُ الْمُسْلِمِينَ۔

۸۷۵: احمد بن یونس' زہیر' یزید بن ابی زیاد' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کے بھیجے ہوئے لشکروں میں سے وہ ایک لشکر میں موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ (مشرکین کے مقابلہ سے) لوگ بھاگ گئے ان لوگوں میں میں بھی شامل تھا جو کہ بھاگ گئے تھے۔ ہم لوگ جب رُک گئے تو ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب ہم کو کیا کرنا چاہئے کہ ہم لوگ مشرکین کے مقابلہ سے بھاگے ہوئے ہیں اور غضب الٰہی کے مستحق ہیں۔ پھر ہم نے کہا مدینہ منورہ چلیں اور وہاں پر قیام کریں۔ جب دوسری مرتبہ جہاد کا حکم ہو تو جہاد کے لئے (دوبارہ) نکل پڑیں اور کوئی شخص ہم کو دیکھنے نہ پائے۔ بہر حال ہم لوگ مدینہ منورہ پہنچے وہاں پر ہم نے کہا کاش ہم لوگ نبیؐ کی خدمت میں پیش ہوں اور خود کو آپ کے روبرو پیش کریں۔ ہم لوگوں کی اگر توبہ قبول ہو جائے تو ہم قیام کریں اگر کوئی اور بات ہو تو روانہ ہو جائیں یہاں تک کہ ہم لوگ پہنچے اور بیٹھ گئے اور نمازِ فجر سے قبل آپ کا انتظار کرنے لگے۔ جب آپ نکلے تو ہم لوگ کھڑے ہو گئے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ بھگوڑے ہیں۔ آپ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا نہیں تم لوگ پھر جہاد میں شریک ہونے والے ہو۔ عبداللہ نے کہا ہم لوگ یہ بات سن کر خوش ہو گئے اور آپ کے قریب ہوئے اور آپ کے دست مبارک چومے۔ آپ نے فرمایا میں مسلمانوں کی پناہ کی جگہ ہوں۔

۸۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَزَلَتْ فِي يَوْمِ بَدْرٍ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ۔

۸۷۶: محمد بن ہشام' بشر بن مفضل' داؤد' ابی نضرہ' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ: ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ﴾ یعنی جو شخص لڑائی سے اپنی پشت پھیرے اس پر اللہ کا غضب نازل ہوگا یہ آیت غزوۂ بدر کے روز نازل ہوئی۔

الحمدللہ وبفضلہ پارہ نمبر: ۶ ا مکمل ہوا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

پارہ ۱۷

بَاب فِي الْأَسِيرِ يُكْرَهُ عَلَى الْكُفْرِ ●

۸۷۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ وَخَالِدٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا فَجَلَسَ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ فَقَالَ قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُؤْتَى بِالْمِنْشَارِ فَيُجْعَلُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ فِرْقَتَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عَظْمِهِ مِنْ لَحْمٍ وَعَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَحَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ تَعَالَى وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَعْجَلُونَ۔

باب: قیدی کو کفر پر مجبور کئے جانے کا بیان

۸۷۷: عمرو بن عون' ہشیم' خالد' اسماعیل' قیس' حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کے سائے میں ایک چادر پر تکیہ لگائے ہوئے (تشریف فرما تھے) تو ہم لوگوں نے (مشرکین کے غالب ہونے کی) آپ سے شکایت کی۔ ہم نے عرض کیا آپ ہمارے لئے اللہ سے مدد کی دُعا نہیں فرماتے آپ یہ بات سن کر بیٹھ گئے اور آپ کا چہرۂ انور (غصہ کی وجہ سے) سرخ ہو گیا اور فرمایا تم سے قبل ایک شخص کی یہ حالت ہوتی کہ وہ (ایمان کی وجہ سے) پکڑا جاتا اور ایک گڑھا کھود کر اس کے سر پر آرا رکھ کر دو ٹکڑے کر دیا جاتا لیکن وہ شخص (پھر بھی) دین سے منحرف نہ ہوتا اور لوہے کی کنگھیاں اس کی ہڈی گوشت اور پٹھوں میں چلاتے لیکن وہ شخص اپنے دین سے منحرف نہ ہوتا۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ اس کام کو (یعنی دین کو) پورا کرے گا یہاں تک کہ آدمی (مقام) صنعاء سے (مقام) حضر موت تک چلا جائے گا اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گا یا اپنی بکریوں پر بھیڑیوں سے ڈرے گا۔ لیکن تم لوگ جلد بازی کرتے ہو گھبراتے ہو (پس صبر سے کام لو اللہ تمہاری مدد کرے گا)

بَاب فِي حُكْمِ الْجَاسُوسِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا

۸۷۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

باب: اس مسلمان کا حکم جو کہ کفار کے لئے جاسوسی کرے

۸۷۸: مسدد' سفیان' عمرو' حسن بن محمد' حضرت عبید اللہ بن ابی رافع جو کہ

● امام حافظ بن بکر احمد علی بن ثابت خطیب بغدادی امام قاضی ابو عمرو قاسم بن جعفر بن عبدالواحد ہاشمی ابو علی محمد بن احمد بن عمرو لولائی سے روایت ہے کہ امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ نے ماہ محرم ۲۷۵ھ میں اس مبارک کتاب کو روایت کیا۔

عَمْرٍو حَدَّثَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَتَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا هَلُمِّي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا عِنْدِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْتُ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ فَإِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَإِنَّ قُرَيْشًا لَهُمْ بِهَا قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي بِهَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ بِي مِنْ كُفْرٍ وَلَا ارْتِدَادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے محرر تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مجھ کو اور زبیر رضی اللہ عنہ اور مقداد کو حضرت نبی کریم ﷺ نے (مقام) روضہ خاخ روانہ فرمایا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ چلتے رہو یہاں تک کہ روضہ خاخ تک پہنچو اس لئے کہ وہاں اُونٹ پر سوار (اُونٹ کے) کجاوے میں ایک عورت بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے پاس ایک خط ہے تم لوگ اس سے وہ خط لے لو۔ چنانچہ ہم لوگ جلدی سے اپنے گھوڑے دوڑا کر مقام روضہ خاخ پہنچ گئے اور اس عورت کو جالیا۔ ہم نے اس عورت سے کہا وہ خط نکال۔ اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ ہم لوگوں نے کہا: نہیں ضرور خط نکال ورنہ ہم تمہاری جامہ تلاشی لیں گے اس نے وہ خط اپنی چوٹی سے نکال کر دے دیا۔ ہم لوگ اس کو خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے۔ وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے مشرکینِ مکّہ کے نام تحریر کیا گیا تھا اور اس میں نبی کریم ﷺ کی بعض اُمور کی اطلاع دی گئی تھی۔ آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا اے حاطب! یہ کیا معاملہ ہے؟ حاطب نے کہا آپ ﷺ مجھے (سزا دینے میں) عجلت نہ فرمائیں۔ میں ایسا شخص ہوں جو کہ قریش کا حلیف ہوں مگر ان کا ہم مذہب نہیں ہوں اور جو لوگ قریش میں سے ہیں وہاں پر ان کے رشتہ دار (رہتے) ہیں اور وہ مشرک مکّہ میں اس رشتہ داری کی بنا پر ان کے مال اور ان کے اہل وعیال کی نگرانی کرتے ہیں۔ چونکہ میری ان سے رشتہ داری نہیں تو میں نے یہ چاہا کہ ان لوگوں کے حق میں کوئی ایسا کام انجام دوں کہ جس کی بنا پر وہ کفار میرے بیوی بچوں کی حفاظت کریں اللہ کی قسم یارسول اللہ میں نے یہ کام کفر اور ارتداد کی بنا پر نہیں کیا یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا حاطب نے سچ کہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھ کو اس منافق کی گردن مارنے کی اجازت دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو غزوۂ بدر میں شریک رہے ہیں۔ تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کے بارے میں فرمایا جو دِل چاہے کرو میں نے تمہاری مغفرت کر دی۔

خُلاصَۃُ الْبَابِ: اس باب میں کفار کے لیے جاسوسی کرنے سے منع کیا گیا۔ جاسوسی کی سزا قتل ہے لیکن حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کی غرض صرف اتنی تھی کہ میرے اس طرح اطلاع دینے سے میرے اہل عیال کو قریش نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ بلکہ میرے ممنون واحسان مندر ہیں گے باقی جو وعدہ فتح اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے کیا ہے وہ تو انشاء اللہ پورا ہو کر رہے گا۔

۸۷۹: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ انْطَلَقَ حَاطِبٌ فَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَدْ سَارَ إِلَيْكُمْ وَقَالَ فِيهِ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَانْتَحَيْنَاهَا فَمَا وَجَدْنَا مَعَهَا كِتَابًا فَقَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَأَقْتُلَنَّكِ أَوْ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۸۷۹: وہب بن بقیہ' خالد' حصین' سعد بن عبیدہ' ابوعبدالرحمٰن سلمی' علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کو تحریر کرا بھیجا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں پر حملہ آور ہونے والے ہیں۔ اس روایت میں اس طرح ہے کہ اس عورت نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم لوگوں نے اس عورت کا اُونٹ بٹھا کر دیکھا تو اسکے پاس کوئی خط نہ پایا میں نے کہا اس ذات کی قسم کہ جس کی قسم کھائی جاتی ہے میں تمہیں قتل کر دوں گا ورنہ مجھے وہ خط نکال کر دے پھر اخیر تک مذکورہ واقعہ بیان کیا۔

بَاب فِي الْجَاسُوسِ الذِّمِّيِّ

باب: ذمی کافر کے جاسوسی کرنے کا بیان

۸۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُحَبَّبٍ أَبُو هَمَّامٍ الدَّلَّالُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ عَنْ فُرَاتِ بْنِ حَيَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِهِ وَكَانَ عَيْنًا لِأَبِي سُفْيَانَ وَكَانَ حَلِيفًا لِرَجُلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ فَمَرَّ بِحَلْقَةٍ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَقُولُ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْكُمْ رِجَالًا نَكِلُهُمْ إِلَى إِيمَانِهِمْ مِنْهُمْ فُرَاتُ بْنُ حَيَّانَ۔

۸۸۰: محمد بن بشار' محمد بن محبب' سفیان بن سعید' ابواسحٰق' حارثہ بن مضرب' حضرت فرات بن حیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کرنے کا حکم فرمایا۔ وہ شخص ابوسفیان کا جاسوس تھا اور وہ ایک مسلمان انصاری کا حلیف یعنی اس کی پناہ میں تھا۔ وہ شخص کافر ذمی تھا وہ انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا اور کہنے لگا میں مسلمان ہوں۔ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ شخص خود کو مسلمان کہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض لوگ تم میں سے ایسے ہیں کہ ہم انہیں ان کے ایمان کے سپرد کرتے ہیں ان میں سے فرات بن حیان ہیں۔

بَاب فِي الْجَاسُوسِ الْمُسْتَأْمَنِ

باب: جو مشرک اہلِ اسلام سے امان حاصل کر کے جاسوسی کرے؟

۸۸۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ

۸۸۱: حسن بن علی' ابونعیم' ابوعمیس' حضرت بن سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں مشرکین میں سے ایک

بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ ثُمَّ انْسَلَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اطْلُبُوهُ فَاقْتُلُوهُ قَالَ فَسَبَقْتُهُمْ إِلَيْهِ فَقَتَلْتُهُ وَأَخَذْتُ سَلَبَهُ فَنَفَّلَنِي إِيَّاهُ۔

جاسوس آیا اور آپ ﷺ (اس وقت) سفر میں تھے وہ آپ ﷺ کے اصحاب کے پاس آیا پھر وہ کھسک گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو تلاش کر کے قتل کر دو۔ سب سے پہلے میں نے اس کو پکڑا اور اس کو قتل کر کے اس کا سامان لے لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سامان مجھ کو عنایت فرما دیا۔

خلاصۃ الباب: ان ابواب میں جاسوس کو قتل کرنے اور اس کا سامان لے لینے کا ذکر ہے۔

۸۸۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ وَهِشَامًا حَدَّثَاهُمْ قَالَا حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَوَازِنَ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَتَضَحَّى وَعَامَّتُنَا مُشَاةٌ وَفِينَا ضَعْفَةٌ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَانْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقْوِ الْبَعِيرِ فَقَيَّدَ بِهِ جَمَلَهُ ثُمَّ جَاءَ يَتَغَدَّى مَعَ الْقَوْمِ فَلَمَّا رَأَى ضَعْفَتَهُمْ وَرِقَّةَ ظَهْرِهِمْ خَرَجَ يَعْدُو إِلَى جَمَلِهِ فَأَطْلَقَهُ ثُمَّ أَنَاخَهُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُهُ وَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ عَلَى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ هِيَ أَمْثَلُ ظَهْرِ الْقَوْمِ قَالَ فَخَرَجْتُ أَعْدُو فَأَدْرَكْتُهُ وَرَأْسُ النَّاقَةِ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ وَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ بِالْأَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَأَضْرِبُ رَأْسَهُ فَنَدَرَ فَجِئْتُ بِرَاحِلَتِهِ وَمَا عَلَيْهَا أَقُودُهَا فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ مُقْبِلًا فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ فَقَالُوا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ قَالَ

۸۸۲: ہارون بن عبداللہ' ہاشم بن قاسم' ہشام' عکرمہ بن عمار' حضرت ایاس بن سلمہ کے والد سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ ہو کر (قبیلہ) ہوازن کے مقابلہ کے لئے جہاد میں شرکت کی ایک روز چاشت کے وقت ہم لوگ کھانا کھا رہے تھے اور ہم میں سے زیادہ تر لوگ پیدل اور بعض کمزور تھے۔ اتنے میں ایک شخص سرخ اُونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اُونٹ کی کمر سے رسّی نکال کر اُونٹ کو باندھ دیا اور ہمارے ساتھ کھانا کھانے لگا۔ جب اس نے ہم لوگوں کی کمزوری اور سواریوں کی کمی کو دیکھا تو وہ اپنے اُونٹ کی جانب دوڑتا ہوا گیا اس کی رسّی کھول دی اور بٹھا کر اس پر سوار ہو کر دوڑتا ہوا چل پڑا (اب ہم کو یقین ہو گیا کہ یہ شخص جاسوس ہے) تو قبیلہ اسلم سے ایک شخص اپنی خاکی رنگ کی اُونٹنی پر جو کہ ہم لوگوں کی سب سواریوں میں اعلیٰ تھی سوار ہو کر اس کے پیچھے چلا اور میں پیدل دوڑتا ہوا اس کے پیچھے گیا۔ جب وہ اس کے نزدیک پہنچا تو اُونٹنی کا سر اس کے اُونٹ کے پٹھے پر تھا اور میں اُونٹ کے پٹھے کے نزدیک تھا۔ میں آگے بڑھا یہاں تک کہ میں نے اُونٹ کی نکیل پکڑ کر اس کو (نیچے) بٹھایا۔ جب اُونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر رکھا تو میں نے میان سے تلوار نکال لی اور اس کے سر پر ماردی (تلوار سے) اس کا سر اڑ گیا (کٹ گیا) میں اس شخص کے اُونٹ کو بھی لے آیا اور اس پر جو سامان تھا اس کو بھی گھسیٹتا ہوا آپ ﷺ کی خدمت میں لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان میری جانب چہرہ کئے ہوئے سامنے تشریف لائے اور دریافت کیا کہ اس شخص کو کس نے مارا؟ لوگوں نے کہا سلمہ بن اکوع نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا سارا سامان اس کو

هَارُونُ هَذَا لَفْظُ هَاشِمٍ۔

ملے گا۔

بَاب فِي أَيِّ وَقْتٍ يُسْتَحَبُّ اللِّقَاءُ

۸۸۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النُّعْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ۔

باب: جنگ کے لئے کونسا وقت اچھا ہے؟

۸۸۳: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابوعمران جونی' علقمہ بن عبد اللہ المزنی' معقل بن یسار' حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم شروع دن میں قتل و قتال نہ کرتے تو دُشمن سے مقابلہ میں (یعنی جنگ میں) تاخیر فرماتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا اور ہوائیں چلنے لگتیں اور مدد (الٰہی) نازل ہوتی۔

بَاب فِيمَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ الصَّمْتِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

۸۸۴: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَكْرَهُونَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

باب: لڑائی کے وقت خاموش رہنا بہتر ہے یا ذکر الٰہی؟

۸۸۴: مسلم بن ابراہیم' ہشام (دوسری سند) عبید اللہ بن عمر' عبد الرحمن بن مہدی' ہشام' قتادہ' حسن' حضرت قیس بن عباد سے ایک روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم جنگ کے وقت آواز سے گفتگو کرنے کو بُرا سمجھتے تھے۔ عبید اللہ بن عمر' ہمام' مطر' قتادہ' ابی بردہ' ان کے والد ماجد حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَتَرَجَّلُ عِنْدَ اللِّقَاءِ

۸۸۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا لَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَانْكَشَفُوا نَزَلَ عَنْ بَغْلَتِهِ فَتَرَجَّلَ۔

باب: بوقت جنگ سواری سے اُترنے کا بیان

۸۸۵: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' اسرائیل' ابواسحٰق' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب (غزوہ) حنین کے روز مشرکین کے مقابل ہوئے اور مسلمانوں نے راہِ فرار اختیار کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خچر سے اُتر گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (مصلحت کی بنا پر) پیدل روانہ ہو گئے۔

بَاب فِي الْخُيَلَاءِ فِي الْحَرْبِ

باب: جنگ میں تکبر کرنا

۸۸۶: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَأَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ وَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ وَإِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ فَأَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ نَفْسَهُ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْبَغْيِ قَالَ مُوسَى وَالْفَخْرِ۔

۸۸۶: مسلم بن ابراہیم' موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' محمد بن ابراہیم' حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ غیرت دوطرح کی ہے ایک تو وہ جو کہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے دوسری وہ جو کہ اللہ کو پسند نہیں۔ وہ غیرت جو کہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ ہے وہ یہ ہے کہ شبہ کی جگہ پر ہو (اور قوی قرائن موجود ہوں جیسے کہ کسی شخص کی بیوی سے کوئی شخص خلوت میں آ کر ہنسی مذاق کرے) اور وہ غیرت جو کہ اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں وہ یہ ہے کہ شبہ کے بغیر' اسی طرح تکبر بھی ایک قسم کا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اور ایک قسم کا پسندیدہ ہے۔ جو (تکبر) پسندیدہ ہے وہ یہ کہ انسان' کفار سے جہاد کے وقت غرور کرے اور راہِ الٰہی میں دیتے وقت (یعنی بخوشی صدقہ دے) اور جو (تکبر) ناپسندیدہ ہے وہ یہ ہے کہ ظلم اور تعدی میں غرور کرے اور نسب میں فخر کرے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُسْتَأْسَرُ

باب: گھر جاتے وقت کیا کرنا چاہئے؟

۸۸۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ فَنَفَرُوا لَهُمْ هُذَيْلٌ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ فَلَمَّا أَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ لَجَئُوا إِلَى قَرْدَدٍ فَقَالُوا لَهُمْ انْزِلُوا فَأَعْطُوا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا فَقَالَ عَاصِمٌ أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ وَزَيْدُ بْنُ

۸۸۷: موسیٰ بن اسماعیل' ابراہیم' ابن شہاب' عمرو بن جاریہ' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے دس افراد کو جاسوسی کیلئے روانہ فرمایا اور ان لوگوں کا امیر عاصم بن ثابت کو مقرر فرمایا۔ چنانچہ (قبیلہ) ہذیل کے سو آدمی انکے (مقابلہ کے لئے) نکلے۔ عاصم نے جب ان کو دیکھا تو ایک ٹیلہ پر چھپ گئے (لیکن مشرکین نے ان کو گھیرے میں لے لیا) کفار نے ان لوگوں سے کہا کہ نیچے آؤ اور اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو۔ ہم لوگ تم سے وعدہ کرتے ہیں کہ تم لوگوں میں سے کسی شخص کو ہلاک نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم نے کہا کہ میں کسی بھی قیمت پر مشرک کی پناہ میں نہیں آوں گا۔ اس بات پر مشرکین نے ان کو تیروں سے قتل کر دیا۔ عاصم اور ان کے ساتھی سات افراد شہید ہو گئے اور تین اشخاص مشرکین کے اقرار پر اعتماد کر کے نیچے آ گئے ان لوگوں میں سے حضرت خبیب' حضرت زید بن دثنہ اور ایک دوسرا شخص (جن کا نام عبداللہ بن طارق تھا) جب یہ لوگ مشرکین کے قبضہ میں آ گئے تو ان لوگوں نے اپنی کمانوں کے چلے کھول کر ان لوگوں کو باندھ دیا۔ تیسرے آدمی نے کہا (یعنی عبداللہ بن

الدَّثِنَةِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللّٰهِ لَا أَصْحَبُكُمْ إِنَّ لِي بِهَؤُلَاءِ لَأُسْوَةً فَجَرُّوهُ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَقَتَلُوهُ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ فَاسْتَعَارَ مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ لِيَقْتُلُوهُ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ دَعُونِي أَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنْ تَحْسَبُوا مَا بِي جَزَعًا لَزِدْتُ۔

طارق نے) کہ یہ پہلی عہد شکنی ہے اللہ کی قسم میں تم لوگوں کے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ میرے لئے ان لوگوں میں بہترین نمونہ ہے (یعنی میری خواہش ہے کہ میں بھی شہید ہو کر اپنے ساتھیوں سے ملوں) مشرکین نے ان کو گھسیٹا انہوں نے کفار کے ساتھ چلنے سے انکار کر دیا تو کفار نے ان کو بھی شہید کر دیا اب خبیبؓ کفار کے پاس گرفتار رہے اور کافروں نے انہیں بھی شہید کرنے کا فیصلہ کر لیا انہوں نے کافروں سے موئے زیر ناف کی صفائی کیلئے ایک اُسترا مانگا جس وقت مشرکین ان کو شہید کرنے کے لئے چل پڑے تو خبیبؓ نے ان لوگوں سے کہا مجھے ذرا مہلت دو میں دو رکعت ادا کر لوں۔ پھر کہا اللہ کی قسم اگر تم لوگ یہ گمان نہ کرتے کہ میں قتل کئے جانے کے ڈر سے نماز ادا کر رہا ہوں تو میں مزید نماز پڑھتا۔

۸۸۸: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

۸۸۸: ابن عوف' ابوالیمان' شعیب' زہری' حضرت عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ جو کہ قبیلہ بنو زہرہ کا حلیف تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہنے والا تھا اس نے اسی طریقہ پر حدیث ذکر کی۔

بَابٌ فِي الْكُمَنَاءِ

باب: کمین گاہ میں چھپ کر بیٹھنے کا بیان

۸۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مِنْ مَكَانِكُمْ هَذَا حَتَّى أُرْسِلَ لَكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ قَالَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ قَالَ فَأَنَا وَاللّٰهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يُسْنِدْنَ عَلَى الْجَبَلِ فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيمَةَ أَيْ قَوْمِ الْغَنِيمَةَ ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا

۸۸۹: عبداللہ بن محمد' زہیر' ابواسحق' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے غزوۂ احد میں تیر اندازوں پر جو کہ پچاس افراد تھے عبداللہ بن جبیر کو امیر مقرر فرمایا اور فرمایا اگر تم لوگ یہ دیکھو کہ ہم لوگوں کو پرندے اُچک رہے ہیں جب بھی تم لوگ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا یہاں تک کہ تمہیں بلایا نہ جائے۔ اگر تم لوگ دیکھو کہ ہم نے مشرکین کو شکست دے دی اور ان کو روند ڈالا جب بھی تم لوگ اس جگہ سے نہ ہٹو جب تک کہ تمہیں بلایا نہ جائے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دے دی اور میں نے ان لوگوں کی عورتوں کو دیکھا کہ وہ پہاڑوں پر چڑھنے لگیں (یعنی فرار ہونے لگیں) حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے کہا کہ مالِ غنیمت لے لو تمہارے ساتھی غالب آ گئے ہیں۔ اب کیا دیکھ رہے ہو؟ حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ

تَنْتَظِرُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَسِيتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا وَاللّٰهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَأَتَوْهُمْ فَصُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ۔

عنہ نے کہا کہ کیا تم لوگ بھول گئے جو آنحضرت ﷺ نے تم سے کہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ تو جائیں گے اور مالِ غنیمت حاصل کریں گے۔ وہ لوگ گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے چہرے پھیر دیئے اور ان لوگوں کو شکست ہوئی۔

اجتہادی غلطی کا انجام:

پرندوں کے اُچکنے کا مفہوم یہ ہے کہ ہم لوگ ہلاک کر دیئے جائیں اور جانور ہمارا گوشت نوچنے لگیں جب بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹنا۔ غزوۂ احد میں انجام کے اعتبار سے مسلمانوں کو جو شکست کا سامنا کرنا پڑا وہ ان کی اجتہادی غلطی کی وجہ سے ہوا کہ جس مورچہ پر ان لوگوں کو متعین کیا گیا تھا انہوں نے وہ مورچہ چھوڑ کر دوسری جگہ مورچہ بنایا۔

خُلاصۃ الباب: یہ ثابت ہوا کہ امیر لشکر کی تابعداری بہت ضروری ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت و مدد مٹ جاتی ہے جب نصرت خداوندی ٹل جائے تو فتح شکست سے بدل جاتی ہے۔

بَابٌ فِي الصُّفُوفِ

باب: جنگ میں صف بندی کرنے کا بیان

۸۹۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ حِينَ اصْطَفَفْنَا يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ يَعْنِي إِذَا غَشُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ۔

۸۹۰ : احمد بن سنان' ابواحمد الزبیری' عبدالرحمٰن بن سلیمان بن غسیل' حمزہ بن حضرت ابواُسید بن مالک بن ربیع اور ان کے والد سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر کے دن جب ہم نے صف بندی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وہ کفار تمہارے قریب پہنچیں تو ان پر تیر پھینکو اور اپنے تیر بچا کے رکھو۔

بَابٌ فِي سَلِّ السُّيُوفِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

باب: دُشمن جس وقت نزدیک آجائے اس وقت تلواریں نکالی جائیں

۸۹۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَجِيحٍ وَلَيْسَ بِالْمَلْطِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوفَ حَتَّى يَغْشَوْكُمْ۔

۸۹۱ : محمد بن عیسیٰ' اسحٰق بن نجیح' مالک بن حمزہ بن ابی اُسید ساعدی اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ بدر کے دن فرمایا جب مشرکین تم لوگوں کے نزدیک آجائیں تو ان کو تیر مارو اور جب تک کہ وہ تم لوگوں کے بالکل قریب نہ آجائیں اپنی تلواریوں کو نہ نکالو (مراد یہ ہے کہ جب تک وہ لوگ بالکل تلواریں سامنے نہ لے آئیں تم بھی تلواریں نہ نکالو)

بَابٌ فِي الْمُبَارَزَةِ

۸۹۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَقَدَّمَ يَعْنِي عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَأَخُوهُ فَنَادَى مَنْ يُبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيكُمْ إِنَّمَا أَرَدْنَا بَنِي عَمِّنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَارِثِ فَأَقْبَلَ حَمْزَةُ إِلَى عُتْبَةَ وَأَقْبَلْتُ إِلَى شَيْبَةَ وَاخْتُلِفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيدِ ضَرْبَتَانِ فَأَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ۔

باب: مبارزت کا بیان

۸۹۲: ہارون بن عبداللہ عثمان بن عمر اسرائیل ابواسحٰق حارثہ بن مضرب علیؓ سے روایت ہے کہ عتبہ بن ربیعہ مقابلہ کے لئے آگے بڑھا اور اس کا لڑکا اور بھائی بھی اس کے پیچھے آیا یعنی شیبہ بن ربیعہ۔ پھر عتبہ نے آواز لگائی کون ہمارے مقابلہ کے لئے آتا ہے؟ تو انصار میں سے کئی نوجوانوں نے جواب دیا تو عتبہ نے پوچھا تم کون لوگ ہو؟ انصار کے جوانوں نے اپنا پتہ بتا دیا۔ اس نے یہ سن کر کہا کہ مجھے تم لوگوں سے کوئی واسطہ نہیں۔ ہم لوگ تو صرف اپنے چچا کی اولاد سے جنگ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے حمزہ کھڑے ہو جاؤ اور اے علی کھڑے ہو جاؤ اور اے حارث کے لڑکے عبیدہ کھڑے ہو جاؤ۔ تو حضرت حمزہ عتبہ کی جانب لڑائی کرنے کے لئے متوجہ ہوئے اور اس کو قتل کر دیا اور میں شیبہ کی جانب متوجہ ہوا تو اتنے میں عبیدہ اور ولید کے درمیان شمشیر زنی کا تبادلہ ہوا اور دونوں نے ایک دوسرے کو زخمی کر دیا۔ پھر ہم نے بھی ولید پر حملہ کر دیا اور اس کو قتل کر دیا اور عبیدہ کو میدانِ جہاد سے اُٹھا لائے۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ

۸۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ شِبَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هُنَيِّ بْنِ نُوَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعَفُّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الْإِيمَانِ۔

باب: مثلہ کرنے کی ممانعت

۸۹۳: محمد بن عیسیٰ زیاد بن ایوب ہشیم مغیرہ شباک ابراہیم ہنی بن نویرہ علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر طور پر قتل کرنے والے اہلِ ایمان ہوتے ہیں۔

مثلہ کی تعریف:

مثلہ کہتے ہیں ناک کان کاٹنا مراد یہ ہے کہ اہلِ ایمان اچھے طریقہ پر قتل کرتے ہیں بہت تکلیف نہیں دیتے ہیں ناک کان نہیں کاٹتے۔

۸۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْهَيَّاجِ بْنِ عِمْرَانَ أَنَّ عِمْرَانَ أَبَقَ لَهُ غُلَامٌ

۸۹۴: محمد بن مثنیٰ معاذ بن ہشام ان کے والد ابوقتادہ حسن ہیاج بن عمران سے روایت ہے کہ عمران کا ایک غلام فرار ہو گیا انہوں نے اللہ تعالیٰ سے نذر کی کہ اگر میں اس غلام کو پکڑ سکا تو اس کے ہاتھ کاٹ دوں

فَجَعَلَ لِلّٰهِ عَلَيْهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ لَيَقْطَعَنَّ يَدَهُ فَأَرْسَلَنِي لِأَسْأَلَ لَهُ فَأَتَيْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ فَأَتَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ۔

گا۔ پھر عمران نے مجھے یہ مسئلہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا تو میں نے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا انہوں نے کہا حضور اکرم ﷺ ہم لوگوں کو صدقہ دینے کی ترغیب دیتے تھے اور ہاتھ' پاؤں' ناک' کان کاٹنے سے منع فرماتے تھے۔ پھر میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے معلوم کیا تو انہوں نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ ہم لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دیتے تھے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔

بَاب فِي قَتْلِ النِّسَاءِ

باب: عورتوں کو قتل کرنے کی ممانعت

۸۹۵: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ وَقُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ۔

۸۹۵: یزید بن خالد' قتیبہ' لیث' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جنگ میں دیکھا اس کو قتل کر دیا گیا تھا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث میں ہے کہ ارادہ کر کے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا جائز نہیں بلکہ حتی الامکان عورتوں اور بچوں کو بچا لینا چاہیے البتہ جس عورت نے نبی کریم ﷺ کی گستاخی کی ہے اور آنحضرت ﷺ کو گالی دی اور اس عمل پر وہ بہت خوش ہے اس کو قتل کرنا جائز ہے۔

۸۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْمُرَقَّعِ بْنِ صَيْفِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّهِ رَبَاحِ بْنِ رَبِيعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ انْظُرْ عَلَامَ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ فَجَاءَ فَقَالَ عَلَى امْرَأَةٍ قَتِيلٍ فَقَالَ مَا كَانَتْ هَذِهِ لِتُقَاتِلَ قَالَ وَعَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ قُلْ لِخَالِدٍ لَا يَقْتُلَنَّ امْرَأَةً وَلَا عَسِيفًا۔

۸۹۶: ابوالولید طیالسی' عمرو بن مرقع' ان کے والد' ان کے دادا حضرت رباح بن ربیع سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک جنگ میں حضرت نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے آپ ﷺ نے لوگوں کو دکھا کہ کسی چیز کے گرد جمع ہیں تو آپ ﷺ نے ایک شخص کو روانہ فرمایا کہ جا کر دیکھو کہ یہ کیسا مجمع ہے؟ تو وہ شخص آیا اور اس نے کہا کہ ایک عورت کو قتل کر دیا گیا ہے اس پر لوگوں کا ہجوم (ہو رہا) ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ عورت تو لڑائی نہیں کرتی تھی پھر اس کو کس وجہ سے قتل کر دیا گیا تو لوگوں نے کہا کہ آگے والی فوج پر خالد بن ولید ہیں۔ آپ ﷺ نے ایک شخص کے ذریعہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو کہلوا دیا کہ نہ کسی عورت کو قتل کرو اور نہ ہی خدمت گار کو (جو کہ صرف خادم ہی ہو)

۸۹۷: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ

۸۹۷: سعید بن منصور' ہشیم' حجاج' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَبْقُوا شَرْخَهُمْ۔

نے ارشاد فرمایا کہ بڑی عمر والے یعنی زیادہ طاقتور بوڑھے شخص کو قتل کر ڈالو اور تھوڑی عمر والوں کو رہنے دو۔

جہاد سے متعلق ایک حکم:

بڑی عمر والوں سے یا تو نوجوان افراد مراد ہیں اور یا وہ طاقت ور بوڑھے مراد ہیں جو جنگ کرنے کے اہل ہوں اور جو شخص بہت بوڑھا (ضعیف العمر) ہو اس کو قتل کرنا درست نہیں ہاں اگر وہ جنگ کی تدابیر بتلاتا ہو تو اس کا قتل بھی درست ہے۔

۸۹۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يُقْتَلْ مِنْ نِسَائِهِمْ تَعْنِي بَنِي قُرَيْظَةَ إِلَّا امْرَأَةٌ إِنَّهَا لَعِنْدِي تُحَدِّثُ تَضْحَكُ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ رِجَالَهُمْ بِالسُّيُوفِ إِذْ هَتَفَ هَاتِفٌ بِاسْمِهَا أَيْنَ فُلَانَةُ قَالَتْ أَنَا قُلْتُ وَمَا شَأْنُكِ قَالَتْ حَدَثٌ أَحْدَثْتُهُ قَالَتْ فَانْطَلَقَ بِهَا فَضُرِبَتْ عُنُقُهَا فَمَا أَنْسَى عَجَبًا مِنْهَا أَنَّهَا تَضْحَكُ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَقَدْ عَلِمَتْ أَنَّهَا تُقْتَلُ۔

۸۹۸: عبداللہ بن محمد، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن جعفر بن، عروہ بن زبیر، عائشہؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو قریظہ کی خواتین میں سے کوئی خاتون قتل نہیں کی گئی لیکن ایک خاتون جو کہ میرے پاس بیٹھی ہوئی گفتگو کر رہی تھی اور وہ ہنستی جا رہی تھی اور ہنسی کی وجہ سے اس کی پشت اور اس کے پیٹ میں بل پڑ رہے تھے حالانکہ نبیؐ بازار میں اسکے مردوں کو قتل کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ ایک آواز دینے والے نے اسکا نام لے کر آواز دی کہ فلاں عورت کہاں ہے؟ اس نے کہا میں ہوں۔ میں نے معلوم کیا کہ یہ تم کو کیا ہو گیا (یعنی کس وجہ سے تمہارا نام پکارا جا رہا ہے) اس نے کہا کہ میں نے ایک نیا کام کیا (یعنی آپ کو گالیاں دی ہیں) عائشہؓ نے فرمایا کہ پھر وہ پکارنے والا شخص اس عورت کو لے گیا اور اس عورت کو قتل کر ڈالا۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں ابھی تک فراموش نہیں کر سکی کہ اس وقت مجھ کو تعجب ہوا تھا کہ وہ عورت اس قدر ہنستی جا رہی تھی کہ اسکی پشت اور پیٹ میں بل پڑتے تھے حالانکہ اس کو علم تھا کہ وہ قتل کی جانے والی ہے۔

۸۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ ابْنِ جَثَّامَةَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ مِنْ ذَرَارِيهِمْ وَنِسَائِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هُمْ مِنْهُمْ وَكَانَ عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ يَقُولُ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ ثُمَّ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ

۸۹۹: احمد بن عمرو بن السرح، سفیان، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے اہلِ خانہ کے متعلق دریافت کیا کہ شب خون مارتے وقت ان کی عورتیں اور بچے بھی قتل کئے جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بھی انہی میں سے ہیں۔ عمرو بن دینار نے کہا کہ ان کے والد کی اولاد میں سے ہیں۔ زہری نے کہا کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین اور بچوں کو ہلاک کرنے سے منع فرمایا۔

دارِ مشرکین کا مطلب:

دارِ مشرکین سے مراد یہ ہے کہ مشرکین جن مکانات میں رہتے ہیں ان مکانات پر رات کے وقت حملہ کیا جائے اور حملہ میں ان کے بچے اور ان کی عورتیں بھی قتل کر دی جائیں۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ حَرْقِ الْعَدُوِّ بِالنَّارِ

باب: دُشمن کو آگ سے جلا دینے کا بیان

۹۰۰: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَّرَهُ عَلَى سَرِيَّةٍ قَالَ فَخَرَجْتُ فِيهَا وَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا فَأَحْرِقُوهُ بِالنَّارِ فَوَلَّيْتُ فَنَادَانِي فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا فَاقْتُلُوهُ وَلَا تُحْرِقُوهُ فَإِنَّهُ لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ۔

۹۰۰: سعید بن منصور' مغیرہ' ابو الزناد' محمد بن حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ اور ان کے والد سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ان کو ایک چھوٹے لشکر کا سپہ سالار مقرر فرمایا انہوں نے بیان کیا کہ میں (جہاد کے لئے) نکلا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر فلاں مشرک ملے تو اس کو آگ میں ڈال کر جلا دینا میں جب پشت پھیر کر چل دیا تو رسول کریم ﷺ نے پھر آواز دی۔ میں واپس ہوا آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم فلاں شخص کو پاؤ تو اس کو قتل کر دینا (لیکن) آگ میں نہ جلانا کیونکہ آگ کا عذاب وہی دے گا کہ جو آگ کا پیدا کرنے والا ہے۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث کی وجہ سے مشرکین کو بھی آگ میں جلانا گناہ ہے کیونکہ آگ کا عذاب کار خالق ہی دے گا دوسروں کو اجازت نہیں۔

۹۰۱: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ وَقُتَيْبَةُ أَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۹۰۱: یزید بن خالد' قتیبہ 'لیث بن سعد' بکیر' سلیمان بن یسار' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہاد میں روانہ فرمایا اور فرمایا اگر تمہیں فلاں اور فلاں مشرک ملے اور مندرجہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔

۹۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ غَيْرُ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَرَةُ

۹۰۲: ابو صالح محبوب بن موسیٰ' ابو اسحق فزاری' ابو اسحق شیبانی' ابن سعد' عبدالرحمن بن عبداللہ' حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک سفر میں حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ قضاءِ حاجت کے لئے تشریف لے گئے' ہم لوگوں نے ایک چڑیا دیکھی کہ جس کے دو بچے تھے۔ ہم نے بچوں کو پکڑ لیا وہ چڑیا زمین پر آ کر اپنے پروں کو پھیلانے لگی اسی وقت حضرت رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا اس چڑیا کو کس نے بے چین کیا کہ اس کا بچہ لے لیا ہے؟ اس کو اس کا بچہ دے دو اور آپ

فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ قُلْنَا نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ۔

ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک سوراخ دیکھا' ہم لوگوں نے اس کو جلا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس سوراخ کو کس نے آگ لگائی؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم لوگوں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا آگ سے عذاب دینا آگ پیدا کرنے والے کے بغیر کسی کے لئے درست نہیں۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُكْرِي دَابَّتَهُ عَلَى النِّصْفِ أَوِ السَّهْمِ

باب: جو شخص مالِ غنیمت کے آدھے یا پورے حصہ پر اپنے جانور کرائے پر دے

۹۰۳: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو زُرْعَةَ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَخَرَجْتُ إِلَى أَهْلِي فَأَقْبَلْتُ وَقَدْ خَرَجَ أَوَّلُ صَحَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَطَفِقْتُ فِي الْمَدِينَةِ أُنَادِي أَلَا مَنْ يَحْمِلُ رَجُلًا لَهُ سَهْمُهُ فَنَادَى شَيْخٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ لَنَا سَهْمُهُ عَلَى أَنْ نَحْمِلَهُ عَقَبَةً وَطَعَامُهُ مَعَنَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ خَيْرِ صَاحِبٍ حَتَّى أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْنَا فَأَصَابَنِي قَلَائِصُ فَسُقْتُهُنَّ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَخَرَجَ فَقَعَدَ عَلَى حَقِيبَةٍ مِنْ حَقَائِبِ إِبِلِهِ ثُمَّ قَالَ سُقْهُنَّ مُدْبِرَاتٍ ثُمَّ قَالَ سُقْهُنَّ مُقْبِلَاتٍ فَقَالَ مَا أَرَى قَلَائِصَكَ إِلَّا كِرَامًا قَالَ إِنَّمَا هِيَ غَنِيمَتُكَ الَّتِي شَرَطْتُ لَكَ قَالَ خُذْ قَلَائِصَكَ يَا ابْنَ أَخِي فَغَيْرَ سَهْمِكَ أَرَدْنَا۔

۹۰۳: اسحق بن ابراہیم' محمد بن شعیب' ابوزرعہ' عمرو بن عبداللہ' حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے (مجاہدین کے جمع کرنے کے لئے) غزوۂ تبوک میں منادی کرائی۔ میں اپنے گھر گیا' میں وہاں سے ہوکر آیا تو آپ ﷺ کے اصحاب پہلے ہی نکل چکے تھے۔ میں نے شہر میں آواز دینی شروع کر دی کہ ایسا کوئی شخص ہے جو کسی شخص کو سوار کرے اور مالِ غنیمت میں سے جو حصہ ملے وہ وصول کر لے۔ ایک انصاری بوڑھے شخص نے کہا کہ اچھا اس کا حصہ ہم لے لیں گے اور اس کو اپنے ساتھ سوار کریں گے اور ساتھ کھانا کھلائیں گے میں نے کہا جی ہاں قبول ہے۔ اس بوڑھے نے کہا تو پھر چلو اللہ تعالیٰ پر اعتماد کر کے۔ انہوں نے کہا کہ البتہ میں بہترین ساتھی کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو مالِ غنیمت عطا فرمایا اور میرے حصہ میں کچھ تیز رفتار اُونٹنیاں آ ئیں۔ میں ان اُونٹنیوں کو ہنکاتا ہوا اپنے دوست کے پاس لایا وہ نکلا اور اپنے اُونٹ کے پچھلی جانب حقبہ پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے کہا کہ ان اُونٹوں کو میری جانب پشت کر کے چلاؤ۔ پھر کہا ان اُونٹوں کو میری جانب رُخ کر کے ہانک دو اس کے بعد فرمایا تمہاری اُونٹنیاں میری رائے میں بہت اچھی ہیں۔ میں نے یہ کہا کہ یہ تو تمہارا مال ہے جس کی میں نے شرط کی تھی۔ انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے تم اپنا حصہ لے لو ہمارا مقصد یہ حصہ لینا نہیں تھا۔

بَابٌ فِي الْأَسِيرِ يُوثَقُ

باب: قیدی کو مضبوط باندھنے کا بیان

۹۰۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا

۹۰۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد بن سلمہ' محمد بن زیاد' حضرت ابوہریرہ

حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَوْمٍ يُقَادُونَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي السَّلَاسِلِ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اس پروردگار نے اس قوم سے تعجب کیا کہ جو زنجیروں میں جنت کی طرف کھینچے جاتے ہیں۔

زنجیروں سے جنت میں داخلہ کا مفہوم:

مراد یہ ہے کہ مشرکین اکثر و بیشتر گرفتار ہو جاتے ہیں پھر اسلام قبول کر کے جنت میں جائیں گے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی کشش کی زنجیر مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جس کو اپنی جانب کھینچ لیا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

۹۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ مَكِيثٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ غَالِبٍ اللَّيْثِيَّ فِي سَرِيَّةٍ وَكُنْتُ فِيهِمْ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشُنُّوا الْغَارَةَ عَلَى بَنِي الْمُلَوَّحِ بِالْكَدِيدِ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْكَدِيدِ لَقِينَا الْحَارِثَ بْنَ الْبَرْصَاءِ اللَّيْثِيَّ فَأَخَذْنَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا جِئْتُ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَإِنَّمَا خَرَجْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا إِنْ تَكُنْ مُسْلِمًا لَمْ يَضُرَّكَ رِبَاطُنَا يَوْمًا وَلَيْلَةً وَإِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ نَسْتَوْثِقُ مِنْكَ فَشَدَدْنَاهُ وِثَاقًا۔

۹۰۵: عبداللہ بن عمرو، عبدالوارث، محمد بن اسحٰق، یعقوب بن عقبہ، مسلم بن عبداللہ حضرت جندب بن مکیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن غالب اللیثی کو ایک چھوٹے لشکر کا سردار بنا کر روانہ فرمایا میں بھی انہیں لوگوں میں تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو کئی اطراف سے قبیلہ بنی الملوح پر (مقام) کدید میں حملہ آور ہونے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ ہم لوگ نکل پڑے اور مقام کدید میں پہنچے تو ہم لوگوں کو حارث بن برصاء لیثی مل گیا۔ ہم نے اس کو پکڑ لیا اس نے کہا کہ میں تو اسلام قبول کرنے کے لئے نکلا تھا اور خدمت نبوی میں حاضر ہونے کا ارادہ تھا۔ ہم نے کہا کہ اگر تُو مسلمان ہے تو ایک رات بندھے رہنے میں تیرا کوئی نقصان نہیں اور اگر مسلمان نہیں ہے تو ہم تجھ کو مضبوط باندھیں گے پھر ہم نے اس کو مضبوطی سے باندھ دیا (اور اس طرح اس کو ہم نے سزا دی)۔

۹۰۶: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ وَقُتَيْبَةُ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ

۹۰۶: عیسیٰ بن حماد مصری، قتیبہ، لیث بن سعد، سعید بن ابی سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا تو لشکر کے لوگ (قبیلہ) بنی حنیفہ میں سے ایک شخص کو پکڑ لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا اور وہ اہل یمامہ کا سردار تھا۔ لوگوں نے اس کو مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا اور آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا اے ثمامہ! تمہارے پاس کیا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ اے محمد ﷺ میرے پاس خیر و خوبی ہے

اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَأَعَادَ مِثْلَ هَذَا الْكَلَامِ فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَذَكَرَ مِثْلَ هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ فِيهِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ عِيسَى أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَقَالَ ذَا ذِمٍّ۔

تم اگر مجھ کو قتل کر دو گے تو میری قوم میرے خون کا بدلہ لے لے گی اور اگر احسان کرو گے تو تمہارا ایک قدر دان پر احسان ہوگا اور اگر آپ ﷺ مال کے طلب گار ہوں تو جس قدر چاہیے لے لو آپ ﷺ نے اس شخص کو چھوڑ دیا (یعنی اس کو اسی حالت پر چھوڑ دیا) یہاں تک کہ اگلا دن ہو گیا پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا تمہارے پاس کیا ہے؟ پھر اس نے دوبارہ وہی کہا آپ ﷺ نے اس کو اسی حال پر چھوڑ دیا یہاں تک کہ تیسرا دن ہو گیا پھر آپ ﷺ نے اس سے ویسا ہی سوال کیا جیسا پہلے کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ثمامہ کو چھوڑ دیا جائے۔ ثمامہ مسجد کے قریب کھجوروں کے جھنڈ میں گیا، غسل کیا اور مسجد میں آیا پھر کہا کہ میں اس کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں پھر اخیر تک بیان فرمایا اس حدیث کو عیسیٰ نے کہا کہ لیث کی روایت میں ذَا دَم کے بجائے ذَا ذِم یعنی اگر تم ہلاک کرو گے تو بڑی عزت اور حرمت والے کو ہلاک کرو گے۔

۷۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قُدِمَ بِالْأُسَارَى حِينَ قُدِمَ بِهِمْ وَسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ عِنْدَ آلِ عَفْرَاءَ فِي مُنَاخِهِمْ عَلَى عَوْفٍ وَمُعَوِّذٍ ابْنَيْ عَفْرَاءَ قَالَ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ عَلَيْهِنَّ الْحِجَابُ قَالَ تَقُولُ سَوْدَةُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَعِنْدَهُمْ إِذْ أُتِيتُ فَقِيلَ هَؤُلَاءِ الْأُسَارَى قَدْ أُتِيَ بِهِمْ فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيهِ وَإِذَا أَبُو يَزِيدَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي نَاحِيَةِ الْحُجْرَةِ مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ بِحَبْلٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُمَا قَتَلَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَكَانَا انْتَدَبَا لَهُ وَلَمْ يَعْرِفَاهُ وَقُتِلَا يَوْمَ بَدْرٍ۔

۷۰۹: محمد بن عمرو رازی، سلمہ بن فضل، ابن اسحٰق، عبداللہ بن ابوبکر، حضرت یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب (غزوۂ بدر میں) قیدی لائے گئے تو حضرت سودہ بنت زمعہ، عفراء کی اولاد کے پاس تھیں جہاں پر ان کے اُونٹ بٹھائے جاتے تھے یعنی عوف بن عفراء اور معوذ بن عفراء کے پاس یہ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔ سودہ بیان کرتی تھیں میں ان ہی کے پاس تھی کہ دفعتًا آ گئی تو لوگوں نے کہا کہ یہ قیدی ہیں جو گرفتار ہو کر آئے ہیں۔ میں اپنے گھر میں آئی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پر موجود تھے اور ابو یزید سہیل بن عمرو حجرے کے ایک کونے میں بیٹھا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ گردن سے ایک رسّی سے بندھے ہوئے تھے۔ پھر باقی حدیث بیان کی امام ابوداؤد نے فرمایا عوف بن عفرا اور معوذ بن عفراء نے ابوجہل بن ہشام کو قتل کر دیا اور اس کو نہیں پہچانتے تھے لیکن اس کی جانب چلے گئے اور وہ غزوۂ بدر کے روز قتل کیا گیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی:

غلام کے سچ کہنے کے بارے میں جوفرمایا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس وقت ابوسفیان قافلہ کے ساتھ آ رہا تھا اور قریش ابوسفیان کے دفاع کے لئے وہاں پہنچے تھے اہلِ اسلام چاہتے تھے کہ قافلہ سے مقابلہ آرائی ہو اور اللہ تعالیٰ چاہتے تھے کہ کفار سے مقابلہ ہو۔ بہرحال کفار سے مقابلہ ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور معجزہ کے جس کافر کے جس جگہ قتل ہونے کی پیشین گوئی فرمائی تھی وہ کافر عین اسی جگہ قتل ہوا۔

بَاب فِي الْأَسِيرِ يُنَالُ مِنْهُ وَيُضْرَبُ وَيُقَرَّرُ

۹۰۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَدَبَ أَصْحَابَهُ فَانْطَلَقُوا إِلَى بَدْرٍ فَإِذَا هُمْ بِرَوَايَا قُرَيْشٍ فِيهَا عَبْدٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَأَخَذَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ أَيْنَ أَبُو سُفْيَانَ فَيَقُولُ وَاللّٰهِ مَالِي بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ جَائَتْ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَإِذَا قَالَ لَهُمْ ذَالِكَ ضَرَبُوهُ فَيَقُولُ دَعُونِي دَعُونِي أُخْبِرْكُمْ فَإِذَا تَرَكُوهُ قَالَ وَاللّٰهِ مَالِي بِأَبِي سُفْيَانَ مِنْ عِلْمٍ وَلٰكِنْ هٰذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ أَقْبَلَتْ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ قَدْ أَقْبَلُوا وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ يَسْمَعُ ذٰلِكَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَتَضْرِبُونَهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَدَعُونَهُ إِذَا كَذَبَكُمْ هٰذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ أَقْبَلَتْ لِتَمْنَعَ أَبَا سُفْيَانَ قَالَ أَنَسٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَهٰذَا مَصْرَعُ

باب: قیدی کو مار پیٹ اور ڈانٹ ڈپٹ کرنے کا بیان

۹۰۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو طلب فرمایا وہ تمام حضرات (مقام) بدر کی جانب روانہ ہو گئے۔ اچانک قریش کے پانی والے اُونٹ مل گئے ان ہی میں سیاہ رنگ کا (قبیلہ) بنی الحجاج کا ایک غلام ملا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو پکڑ لیا اور معلوم کیا کہ (مشرکین کا سپہ سالار) ابوسفیان کہاں ہے؟ وہ کہنے لگے کہ بخدا میں ابوسفیان کے بارے میں نہیں جانتا لیکن یہ قریش کے لوگ آ گئے ہیں اور ان میں ابوجہل' عتبہ بن ربیعہ' شیبہ بن ربیعہ' اُمیہ بن خلف ہیں۔ اس نے جب یہ بات کہی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو کوڑے مارنے لگے۔ اس نے کہا کہ تم لوگ مجھ کو چھوڑ دو میں (ابھی) بتلاتا ہوں۔ جب اس کو چھوڑ دیا گیا تو اس نے کہنا شروع کیا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم مجھ کو ابوسفیان کے بارے میں علم نہیں البتہ قریش آئے ہیں ان لوگوں میں ابوجہل' عتبہ' شیبہ ربیعہ کے لڑکے اور اُمیہ بن خلف ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ باتیں) سنتے جا رہے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم جب وہ سچ بولتا ہے تو تم لوگ اس کو مارتے ہو اور جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو تم اس کو چھوڑ دیتے ہو یہ قریش ابوسفیان کو بچانے ہی تو آئے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ فلاں (کافر) کے گرنے (قتل ہونے کی) جگہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا کہ یہ فلاں شخص

فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَهَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا جَاوَزَ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأُخِذَ بِأَرْجُلِهِمْ فَسُحِبُوا فَأُلْقُوا فِي قَلِيبِ بَدْرٍ.

کے کل کے دن گرنے کی جگہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ اپنا دست مبارک رکھا حضرت انس رضی اللہ عنہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ جس جگہ آپ ﷺ نے ہاتھ رکھ کر بتایا تھا کہ یہ فلاں شخص کے گرنے کی جگہ ہے' اس میں ذرا سا بھی فرق نہ آیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ان لوگوں کے پاؤں پکڑ کر گھسیٹتے گئے اور (مقام) بدر کے کنویں میں پھینک دیئے گئے۔

بَاب فِي الْأَسِيرِ يُكْرَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ

باب: اسلام قبول کرنے کے لئے قیدی کو مجبور نہ کیا جائے

۹۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي السِّجِسْتَانِيَّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَهَذَا لَفْظُهُ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَكُونُ مِقْلَاتًا فَتَجْعَلُ عَلَى نَفْسِهَا إِنْ عَاشَ لَهَا وَلَدٌ أَنْ تُهَوِّدَهُ فَلَمَّا أُجْلِيَتْ بَنُو النَّضِيرِ كَانَ فِيهِمْ مِنْ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا نَدَعُ أَبْنَاءَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد الْمِقْلَاتُ الَّتِي لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ.

۹۰۹: محمد بن عمر' اشعث بن عبداللہ (دوسری سند) محمد بن بشار' ابن عدی (تیسری سند) حسن بن علی' وہب بن جریر' شعبہ' ابی بشر' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ زمانہ کفر میں جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا تو وہ عورت یہ نذر مانتی کہ اگر اس کا بچہ زندہ رہا تو وہ اس کو یہودی بنائے گی۔ جس وقت قبیلہ بنونضیر کے یہودیوں کو ملک چھوڑ دینے کا حکم ہوا تو ان میں انصار کے کچھ لڑکے بھی تھے۔ انصار نے کہا کہ ہم لوگ اپنے لڑکوں کو نہیں چھوڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا دین میں زور زبردستی نہیں (یعنی وہ لڑکے اگر تم لوگوں کے پاس بخوشی رہنا چاہیں تو ان کو لے لو ورنہ چھوڑ دو) امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: مقلات اس عورت کو کہتے ہیں جس کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو۔

بَاب قَتْلِ الْأَسِيرِ وَلَا يُعْرَضُ عَلَيْهِ الْإِسْلَامُ

باب: قیدیوں کو اسلام پیش کئے بغیر قتل کرنے کا بیان

۹۱۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ

۹۱۰: عثمان بن ابی شیبہ' احمد بن مفضل' اسباط بن نصر' سدی' مصعب بن سعد' حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کا دن ہوا تو حضرت رسول کریم ﷺ نے تمام لوگوں کو امن و امان عطا فرمایا لیکن چار مردوں اور عورتوں کو اور راوی نے ان کا نام لیا جن میں ابن سرح بھی تھا۔

أَمَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَسَمَّاهُمْ وَابْنُ أَبِي سَرْحٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي سَرْحٍ فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَأْبَى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هٰذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ فَقَالُوا مَا نَدْرِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا فِي نَفْسِكَ أَلَا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ الْأَعْيُنِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ أَخَا عُثْمَانَ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَكَانَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ أَخَا عُثْمَانَ لِأُمِّهِ وَضَرَبَهُ عُثْمَانُ الْحَدَّ إِذْ شَرِبَ الْخَمْرَ۔

ابن ابی سرح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس روپوش ہو گیا۔ (کیونکہ ابن ابی سرح مسلمان ہو کر بعد میں مرتد ہو گیا تھا) جب حضرت نبی کریم ﷺ نے بیعت کے لئے لوگوں کو بلایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن ابی سرح کو آپ ﷺ کے سامنے پیش کر دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ عبداللہ سے بیعت لے لیجئے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر اُٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور آپ ﷺ نے بیعت نہ لی۔ تین مرتبہ اسی طرح کیا۔ پھر تین مرتبہ کے بعد آپ ﷺ نے بیعت کر لی۔ پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا تم لوگوں میں کوئی شخص بھی سمجھ دار نہیں ہے کہ جو کھڑا ہوتا اور جب میں نے اس کی طرف سے ہاتھ کھینچ لیا (تھا) اور اس سے بیعت نہیں لی تھی تو اس کو قتل کر ڈالتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کو آپ ﷺ کے دِل کی حالت کا علم نہیں تھا لیکن اگر آپ ﷺ آنکھ سے اشارہ فرما دیتے تو ہم لوگ اسی وقت تعمیل حکم کرتے اور اس کو قتل کر ڈالتے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کے یہ شایانِ شان نہیں ہے کہ وہ کن انکھیوں سے اشارے کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا ابن ابی سرح عثمان کا رضاعی بھائی تھا اور ولید بن عقبہ ان کا ماں شریک بھائی تھا اس نے شراب پی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو حد لگائی تھی۔

۹۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ يَرْبُوعٍ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ أَرْبَعَةٌ لَا أُؤَمِّنُهُمْ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَمٍ فَسَمَّاهُمْ قَالَ وَقَيْنَتَيْنِ كَانَتَا لِمِقْيَسٍ فَقُتِلَتْ إِحْدَاهُمَا وَأَفْلَتَتِ الْأُخْرَى فَأَسْلَمَتْ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ أَفْهَمْ إِسْنَادَهُ مِنِ ابْنِ الْعَلَاءِ كَمَا أُحِبُّ۔

۹۱۱: محمد بن العلاء، زید بن حباب، عمرو بن عثمان، عبدالرحمٰن بن سعید، حضرت سعید بن یربوع مخزومی سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا چار شخص ہیں کہ میں ان کو نہ تو حل میں اور نہ ہی حرم میں پناہ دیتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام لیا اور دو باندیوں کا جو کہ مقیس بن ضاعی کی تھیں (وہ اشعار کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتی تھیں) ان میں سے ایک باندی ہلاک کر دی گئی اور دوسری فرار ہو گئی پھر وہ اسلام لے آئی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں ابن العلاء سے اس حدیث کی اسناد صحیح طریقہ پر نہیں سمجھ سکا۔

۹۱۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ

۹۱۲: قعنبی، مالک، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے

شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد ابْنُ خَطَلٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَكَانَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ قَتَلَهُ۔

روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ فتح مکہ کے سال آپ ﷺ کے سر پر (لوہے وغیرہ کا) خود تھا۔ جب آپ ﷺ نے خود اُتارا تو ایک شخص آیا اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ ابن خطل (جو کہ ایک مباح الدم مشرک تھا) وہ کعبہ اللہ کے پردے سے چمٹا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو قتل کر ڈالو۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن خطل کا نام عبداللہ تھا اور اس کو ابو برزہ اسلمی نے قتل کیا تھا۔

ابن خطل کون ہے؟

ابن خطل وہ شخص تھا جو کہ شروع میں مسلمان ہوگیا تھا نبی کریم ﷺ نے اس کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے ایک جگہ بھیجا اور اس کے ساتھ ایک مسلمان خادم بھی بھیجا ابن خطل نے ایک جگہ قیام کیا اور خود سو گیا اور غلام سے کہا کہ میرے لئے کھانا بنا کر رکھنا جب اس کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ غلام نے کھانا تیار نہیں کیا ہے اس وجہ سے ابن خطل نے اس غلام کو قتل کر دیا اور مرتد ہوگیا اور مکہ مکرمہ میں جا کر دو باندیاں خریدیں جو کہ اشعار میں آپ ﷺ کی توہین کرتی تھیں فتح مکہ کے بعد وہ کعبہ شریف کے پردوں میں چھپ گیا پھر آپ ﷺ کے حکم سے وہ قتل کر دیا گیا۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الْأَسِيرِ صَبْرًا

باب: قیدی کو گرفتار کر کے ہلاک کرنے کا بیان

۹۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَرَادَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ أَنْ يَسْتَعْمِلَ مَسْرُوقًا فَقَالَ لَهُ عُمَارَةُ بْنُ عُقْبَةَ أَتَسْتَعْمِلُ رَجُلًا مِنْ بَقَايَا قَتَلَةِ عُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ مَسْرُوقٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَكَانَ فِي أَنْفُسِنَا مَوْثُوقَ الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا أَرَادَ قَتْلَ أَبِيكَ قَالَ مَنْ لِلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ فَقَدْ رَضِيتُ لَكَ مَا رَضِيَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۹۱۳: علی بن حسین، عبداللہ بن جعفر، عبداللہ بن عمر، زید بن ابی انیسہ، عمرو بن مرہ، حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ ضحاک بن قیس نے مسروق کو عامل بنانا چاہا تو عمارہ بن عقبہ نے اس سے کہا کہ تم ایسے شخص کو عامل بنانا چاہتے ہو جو کہ حضرت عثمان کے قاتلوں میں سے ہے۔ مسروق نے اس سے کہا کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور وہ ہم لوگوں میں بہت معتبر شخص تھے کہ جب آپ ﷺ نے تمہارے والد عقبہ بن ابی معیط کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میرے بچوں کی کون خبر گیری کرے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ۔ اس نے کہا کہ میں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے لئے پسند کیا۔ (یعنی تو دوزخ کی آگ میں جلے)۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الْأَسِيرِ بِالنَّبْلِ

باب: قیدی کو باندھ کر تیروں سے مار ڈالنا

۹۱۴: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۹۱۴: سعید بن منصور، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن الاشج،

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ ابْنِ تِعْلَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأُتِيَ بِأَرْبَعَةِ أَعْلَاجٍ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُتِلُوا صَبْرًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ لَنَا غَيْرُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ بِالنَّبْلِ صَبْرًا فَبَلَغَ ذٰلِكَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَتْ دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأَعْتَقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ۔

حضرت عبید بن یعلی سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید کے ساتھ مل کر جہاد کیا۔ ان لوگوں کے سامنے چار طاقتور عجمی مشرکین دشمنوں میں لائے گئے۔ انہوں نے حکم کیا اور وہ (چاروں) قتل کر دیئے گئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا سعید کے علاوہ اور حضرات نے اسی طرح روایت کیا کہ تیروں سے قتل کر دیئے گئے۔ جس وقت یہ خبر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے یوں پکڑ کر اور باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا۔ اللہ کی قسم میری جان جس کے قبضہ میں ہے اگر مرغی بھی ہوتو میں اس کو اس طرح قتل نہ کروں (یعنی باندھ کر) جس وقت یہ خبر عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید کو پہنچی تو انہوں نے (بطور کفارہ احتیاطاً) چار غلام آزاد کئے۔

بَابٌ فِي الْمَنِّ عَلَى الْأَسِيرِ بِغَيْرِ فِدَاءٍ

باب: قیدی پر احسان کر کے اسکو فدیہ لئے بغیر چھوڑ دینا

۹۱۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ مِنْ جِبَالِ التَّنْعِيمِ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لِيَقْتُلُوهُمْ فَأَخَذَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سِلْمًا فَأَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

۹۱۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (حدیبیہ کے سال) مکّہ کے اسی آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کے اصحاب کے قتل کے ارادہ سے مقام تنعیم کے پہاڑ سے اتر ائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو زندہ پکڑ لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: وَهُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَهُمْ یعنی وہ اللہ ایسا ہے کہ اس نے ان لوگوں کا ہاتھ تم لوگوں سے مکّہ مکرمہ میں روک لیا یعنی تم لوگوں کو ان سے بچایا وہ تم کو قتل نہیں کر سکے۔

خُلاصَةُ الْبَابِ: بات دراصل یہ ہے کہ فدیہ لینے پر صحابہ کرام پر جو عتاب نازل ہوا تھا وہ ابتداء میں تھا جیسا کہ حدیث میں اس کی صراحت ہے کہ کفار غالب اور کافروں کے دلوں پر مسلمانوں کا رعب نہیں بیٹھا تھا اس وقت اللہ تعالیٰ یہ چاہتے تھے کہ ابھی ان کافروں کو فدیہ لے کر چھوڑ نہ دیا جائے بلکہ ان کو قتل کیا جائے تاکہ مسلمانوں کی دھاک ان کے دلوں پر بیٹھ جائے۔ لیکن جب یہ مقصد حاصل ہو گیا ہے تو اس کے بعد فدیہ لے کر چھوڑنے کی اجازت ہو گئی جیسا کہ سورہ محمد (ﷺ) میں فرمایا گیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جب تم کفار کی خوب خونریزی کر چکو تو ان کو گرفتار کر سکتے ہو پھر اس کے بعد تمہارے لیے جائز ہے کہ چاہے تو ان پر احسان کرتے ہوئے بغیر فدیہ کے چھوڑ دو اور چاہے تو فدیہ لے کر ان کو چھوڑ دو۔ گویا کہ غزوہ بدر کے موقع پر جو احسان کرنا اور فدیہ لینا جائز نہیں تھا سورۂ محمد (ﷺ) کی آیت کریمہ نے ان دونوں کو جائز کر دیا اس کی مطلب یہ نہیں کہ جو چیزیں جائز تھیں اس

آیت نے ان کو حرام کر دیا جیسے قتل کرنا اور غلام بنانا لیکن اس آیت نے دو مزید چیزوں کو جائز کر دیا۔اس طرح امام کے لیے چار طریقے جائز ہو گئے احسان کر کے چھوڑ دیا' فدیہ لے کر چھوڑ دینا' قتل کرنا' غلام بنانا۔امام جیسی مصلحت چاہے اس کے مطابق عمل کرے یہ اس امت کا اجماعی موقف ہے جس پر صدیوں سے عمل چلا آ رہا ہے اور اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔

۹۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأُسَارَى بَدْرٍ لَوْ كَانَ مُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى لَأَطْلَقْتُهُمْ لَهُ۔

۹۱۶: محمد بن یحییٰ' عبدالرزاق' معمر' زہری' محمد بن جبیر بن مطعم' ان کے والد مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوۂ بدر) کے قیدیوں کے سلسلے میں فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتے اور وہ ان نجس قیدیوں کے بارے میں مجھ سے سفارش کرتے تو میں ان کی وجہ سے ان لوگوں کو رہا کر دیتا۔

بَاب فِي فِدَاءِ الْأَسِيرِ بِالْمَالِ

باب: قیدی کو مال کے عوض چھوڑ دینا

۹۱۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ فَأَخَذَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ الْفِدَاءَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ مِنَ الْفِدَاءِ ثُمَّ أَحَلَّ لَهُمُ اللَّهُ الْغَنَائِمَ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يُسْأَلُ عَنِ اسْمِ أَبِي نُوحٍ فَقَالَ إِيشْ تَصْنَعُ بِاسْمِهِ اسْمُهُ اسْمٌ شَنِيعٌ قَالَ أَبُو دَاوُد اسْمُ أَبِي نُوحٍ قُرَادٌ وَالصَّحِيحُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَزْوَانَ۔

۹۱۷: احمد بن محمد' ابونوح' عکرمہ بن عمار' سماک حنفی' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوۂ بدر کے دن حضور اکرم ﷺ نے قیدیوں سے فدیہ لے کر رہا کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ: مَا كَانَ لِنَبِيٍّ نازل فرمائی (یعنی اللہ تعالیٰ کو مال کے عوض قیدیوں کو رہا کرنا ناپسندیدہ معلوم ہوا چونکہ اس وقت کفار غالب تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ ان سب کو قتل کر دیا جائے) اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے (بطورِ فدیہ) مال لینا درست قرار دیا۔امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابونوح کا نام امام احمد بن حنبل سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم ان کا نام دریافت کر کے کیا کرو گے ان کا نام کچھ نامناسب سا ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ان کا نام قراد جس کے معنی چیچڑی کے ہیں اور عبدالرحمٰن بن غزوان صحیح ہے۔

۹۱۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْعَيْشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ فِدَاءَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعَ مِائَةٍ۔

۹۱۸: عبدالرحمٰن بن مبارک' سفیان بن حبیب' شعبہ' ابوالعنبس' ابوالشعثاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت کے لوگوں کا فی کس چار سو درہم فدیہ کا مقرر فرمایا تھا۔

۹۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ قَالَتْ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَقَالُوا نَعَمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ أَوْ وَعَدَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كُونَا بِبَطْنِ يَأْجَجَ حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا۔

۹۱۹: عبداللہ بن محمد' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحق' یحیٰی بن عباد' عباد بن عبداللہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب اہلِ مکّہ نے اپنے قیدیوں کے فدیے روانہ کئے تو آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ نے حضرت ابوالعاص کے فدیہ میں کچھ مال روانہ فرمایا اور اس مال میں انہوں نے ایک ہار روانہ کیا تھا جو کہ خدیجہؓ کا تھا۔ انہوں نے یہ ہار جہیز میں دیا تھا۔ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ نے جب ہار دیکھا تو آپؐ پر شدید رقت طاری ہوگئی آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا تم لوگ اگر مناسب سمجھو تو زینبؓ کی خاطر انکے قیدی کو رہا کر دو اور جو مال اس کا ہے (یعنی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوالعاص کے فدیہ میں روانہ کیا ہے)۔ وہ واپس کر دو تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے ابوالعاص کو رہا کرتے وقت وعدہ لیا کہ زینبؓ کو میرے پاس آنے سے منع نہ کرنا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اور انصار میں سے ایک شخص کو (حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو لانے کے لئے) روانہ فرمایا اور آپ ﷺ نے ان سے فرمایا جب تک زینب تم لوگوں کے پاس نہ آجائے تو تم مقام بطن یا جج میں ٹھہرے رہنا اور جب زینب رضی اللہ عنہا آجائیں تو ان کے ساتھ رہنا اور یہاں لے کر آنا۔

۹۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْنِي سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَذَكَرَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَائَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ فَقَالُوا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۹۲۰: ابی مریم' سعید بن حکم' لیث' عقیل' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت مروان اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے خطبہ دیا جس وقت کہ (قبیلہ) ہوازن کی قوم کے افراد اسلام قبول کر کے خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے اپنے قیدی اور مال واپس کرنے کی درخواست کی۔ تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا میرے ساتھ وہ لوگ ہیں' جنہیں تم دیکھ رہے ہو اور میرے نزدیک پسندیدہ بات وہ ہے جو سچی ہو۔ تم لوگ دو چیزوں میں سے ایک چیز کو اختیار کر لو یا قیدی یا مال۔ ہوازن نے کہا ہم اپنے قیدی واپس لیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کے بعد فرمایا بے شک تمہارے بھائی کفر وغیرہ گناہوں سے تائب ہو کر آئے ہیں اور میں نے تو ان لوگوں کے قیدیوں کو واپس کرنا مناسب سمجھا تم لوگوں میں سے جو شخص

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ جَائُوا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ وَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ فَأَخْبَرُوهُمْ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا۔

اپنی خوشی سے اپنے قیدی لوٹا دے تو ایسا کر لے اور تم لوگوں میں سے جو شخص اپنا حصہ وصول کرنے پر ہی قائم رہے تو جب بھی اللہ تعالیٰ ہمیں مال غنیمت عطا فرمائے گا ہم اس کا بدلہ اس میں سے دے دیں گے۔ اسے بھی ایسا کرنے کا حق حاصل ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم اس بات پر بخوشی راضی ہیں۔ یعنی قیدیوں کے واپس لینے پر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ نہیں جانتے کہ تم لوگوں میں سے کس نے رضامندی ظاہر کی اور کس نے نہیں۔ اس لئے تم لوگ واپس جاؤ تاکہ تمہارے سردار اس معاملہ کو ہمارے پاس لائیں۔ اس طرح تمام لوگ واپس ہو گئے اور ان کے سرداروں نے اس سلسلہ میں ان لوگوں سے بات کی پھر وہ لوگ دوبارہ لوٹ کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ وہ قیدیوں کے واپس کرنے پر راضی ہیں اور انہوں نے اس کی خوشی سے اجازت دی ہے۔

۹۲۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا عَلَيْهِمْ نِسَائَهُمْ وَأَبْنَائَهُمْ فَمَنْ مَسَكَ بِشَيْءٍ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فَإِنَّ لَهُ بِهِ عَلَيْنَا سِتَّ فَرَائِضَ مِنْ أَوَّلِ شَيْءٍ يُفِيئُهُ اللَّهُ عَلَيْنَا ثُمَّ دَنَا يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ مِنْ بَعِيرٍ فَأَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ هَذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هَذَا وَرَفَعَ أُصْبُعَيْهِ إِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِي يَدِهِ كُبَّةٌ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ أَخَذْتُ هَذِهِ لِأُصْلِحَ بِهَا بَرْذَعَةً لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّا مَا كَانَ لِي وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ أَمَّا إِذْ

۹۲۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن اسحاق' حضرت عمرو بن شعیب ان کے والد' ان کے دادا اس واقعہ کے سلسلہ میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان لوگوں کی عورتوں اور بچوں کو واپس کر دو اور جوان لوگوں میں سے کسی کو رکھنا چاہے یعنی بدلہ کے بغیر جو اپنا حصہ نہ لوٹانا چاہے تو ہم اس کو بدلہ بھی دیں گے اور وہ یہ ہے کہ ہم لوگ اس کے عوض جو اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے اس میں سے ہم چھ چھ اُونٹ دیں گے۔ پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اُونٹ کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے کوہان میں سے بال لے کر فرمایا اے لوگو! حالت یہ ہے کہ اس فئی کے مال میں سے میرے لئے کچھ نہیں ہے اور نہ یہ مگر خمس اور خمس بھی تمہارے ہی لئے خرچ کیا جاتا ہے تو سوئی اور دھاگہ کو بھی ادا کرو۔ ایک شخص کھڑا ہوا جس کے ہاتھ میں بالوں کا ایک گچھا تھا' اس نے کہا کہ میں نے اس کو پالان کے نیچے کی کملی درست کرنے کو کیا تھا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے لئے اور قبیلہ بنو عبدالمطلب کے لئے ہو وہ تمہارا ہوا تو اس شخص نے کہا جب کہ یہ رتی اس حد کو پہنچی یعنی اس کا گناہ اس درجہ کو پہنچا جو میں دیکھتا ہوں تو مجھے اس کی ضرورت نہیں اور اس رتی کو

بَلَغَتْ مَا أَرَى فَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا وَنَبَذَهَا۔

پھینک دیا۔

بَابٌ فِي الْإِمَامِ يُقِيمُ عِنْدَ الظُّهُورِ عَلَى الْعَدُوِّ بِعَرْصَتِهِمْ

باب: حاکم جس وقت دشمن پر غالب آجائے تو وہ میدانِ جنگ میں لگ جائے

۹۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا غَلَبَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثًا قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى إِذَا غَلَبَ قَوْمًا أَحَبَّ أَنْ يُقِيمَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَطْعَنُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ قَدِيمِ حَدِيثِ سَعِيدٍ لِأَنَّهُ تَغَيَّرَ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَلَمْ يُخْرِجْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا بِأَخَرَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد يُقَالُ إِنَّ وَكِيعًا حَمَلَ عَنْهُ فِي تَغَيُّرِهِ۔

۹۲۲: محمد بن مثنیٰ' معاذ بن معاذ (دوسری سند) ہارون بن عبد اللہ' روح' سعید' قتادہ' انس' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب کسی قوم پر غالب ہوتے تو میدانِ جنگ میں تین رات قیام فرماتے اور ابن مثنیٰ کی روایت میں ہے کہ تین رات وہاں پر قیام کرنا آپ ﷺ اچھا سمجھتے (گویا کہ یہ فتح اور کامیابی کی علامت ہے کہ مسلمان ان کے مورچوں پر قابض ہوگئے) امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید اس حدیث میں طعن کرتے تھے کیونکہ یہ سعید کی پہلی احادیث میں سے نہیں ہے اس لئے کہ ۴۵ سال کی عمر میں ان کے حافظہ میں تغیر پیدا ہوگیا تھا اور یہ حدیث بھی اخیر عمر کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وکیع نے سعید سے ان کے زمانہ تغیر میں ہی حدیث حاصل کی ہے۔

بَابٌ فِي التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ

باب: قیدیوں میں علیحدگی کرنا

۹۲۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ وَرَدَّ الْبَيْعَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَمَيْمُونٌ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا قُتِلَ بِالْجَمَاجِمِ وَالْجَمَاجِمُ سَنَةُ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالْحَرَّةُ سَنَةُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ۔

۹۲۳: عثمان بن ابی شیبہ' اسحق بن منصور' عبدالسلام بن حرب' یزید بن عبد الرحمٰن' حکم' حضرت میمون بن ابی شیب سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک باندی اور اس کے بچے میں علیحدگی کر دی۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا اور بیع کو رد کر دیا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے میمون بن ابی شبیب نے اس حدیث کو علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے حالانکہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا کیونکہ میمون جنگِ جماجم میں ۸۳ھ میں قتل کیا گیا۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ واقعہ حرہ ۶۳ ہجری میں اور ابن زبیر کی شہادت ۷۳ ہجری میں ہوئی۔

خلاصۃ الباب: مال غنیمت میں جو قیدی حاصل ہوئے ہیں اگر کسی شخص کے حصہ میں قیدی آئے ہیں ان میں باہمی قرابت اور رشتہ داری اور ان میں بڑے کے ساتھ چھوٹا بھی ہو مثلاً ایک بڑا بھائی ہو اس کے ساتھ دوسرا چھوٹا بھائی ہو تو ان میں تفریق کرنا

کہ ایک کو فروخت کر دیا' کسی کو ہبہ کر دے حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے اور حنفیہ کے نزدیک ہر ذی رحم محرم کا یہی حکم ہے۔ اگر دونوں قیدی بالغ ہوں تو تفریق کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ اگلے باب میں آ رہا ہے۔

بَاب الرُّخْصَةِ فِي الْمُدْرِكِينَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمْ

۹۲۴: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَّرَهُ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَزَوْنَا فَزَارَةَ فَشَنَنَّا الْغَارَةَ ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَى عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ فِيهِ الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَقَامُوا فَجِئْتُ بِهِمْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فِيهِمُ امْرَأَةٌ مِنْ فَزَارَةَ وَعَلَيْهَا قِشْعٌ مِنْ أَدَمٍ مَعَهَا بِنْتٌ لَهَا مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَنَفَّلَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَقَدْ أَعْجَبَتْنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَسَكَتَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلَّهِ أَبُوكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا وَهِيَ لَكَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَفِي أَيْدِيهِمْ أَسْرَى فَفَادَاهُمْ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ۔

باب: جوان قیدیوں میں علیحدگی درست ہے

۹۲۴: ہارون بن عبد اللہ' ہاشم' عکرمہ' ایاس' ان کے والد سلمہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد کے لئے نکلے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہمارا امیر مقرر فرمایا تھا۔ ہم لوگوں نے قبیلہ فزارہ کے خلاف جہاد کیا تھا تو ہم نے ان پر چاروں طرف سے حملہ کیا اس کے بعد میں نے چند لوگوں کو دیکھا جن میں بچے اور عورتیں تھیں۔ میں نے ان کے ایک تیر مار دیا وہ ان کے اور پہاڑ کے درمیان گرا۔ وہ کھڑے ہو گئے۔ پھر میں ان کو پکڑ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس لایا ان میں قبیلہ فزارہ کی ایک خاتون تھی جو کہ خشک کھال کا بہترین لباس پہنے ہوئے تھی اور اس کے ساتھ ایک لڑکی عرب کی خوبصورت ترین دوشیزاؤں میں سے تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ لڑکی مجھے دے دی۔ میں مدینہ منورہ میں آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سلمہ! وہ لڑکی مجھ کو ہبہ کر دے میں نے کہا اللہ کی قسم وہ لڑکی مجھ کو پسند آ گئی اور میں نے ابھی تک اس کا کپڑا نہیں کھولا (ہمبستری نہیں کی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ جب دوسرا دن ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر مجھ سے بازار میں ملاقات ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سلمہ اللہ کی رضا کے لئے وہ لڑکی مجھے ہبہ کر دے' تجھے اپنے والد کی قسم میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! وہ لڑکی مجھے بے حد پسند ہے اور میں نے ابھی تک اس کا کپڑا نہیں کھولا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اہل مکہ کے ہاں بھیج دیا اور مکہ والوں کے یہاں جو مسلمان قیدی تھے اسکے بدلے میں ان کو رہا کرا لیا۔

بَاب فِي الْمَالِ يُصِيبُهُ الْعَدُوُّ مِنْ

باب: جنگ میں اگر مشرکین کسی مسلمان کا

الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ يُدْرِكُهُ صَاحِبُهُ فِي الْغَنِيمَةِ

مال لے جائیں پھر اُس مال کا مالک اِس کو مالِ غنیمت میں پائے

۹۲۵: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ سُهَيْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غُلَامًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ إِلَى الْعَدُوِّ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَقْسِمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ غَيْرُهُ رَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ۔

۹۲۵: صالح بن سہیل' یحییٰ بن ابی زائدہ' عبید اللہ' نافع' ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا غلام دُشمنوں کی طرف یعنی مشرکین میں بھاگ کر چلا گیا۔ پھر جب مسلمان ان پر غالب آ گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ غلام ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لوٹا دیا اور اس کو تقسیم نہیں فرمایا یعنی اسے مالِ غنیمت کے مال میں داخل نہیں کیا۔

خلاصۃ الباب: یہاں ایک مشہور اختلافی مسئلہ مذکور ہے وہ یہ ہے کہ اگر کافر مسلمانوں کے مال پر غالب آ جائیں تو وہ کافر اس مال کے مالک بن جاتے ہیں یا نہیں۔ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک ان کا غلبہ پانا سبب ملک ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک استلاء (غلبہ پانا) ملک کا سبب نہیں وہ کافر اس مال کے مالک نہیں ہوں گے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر مسلمان ان کافروں پر فتح حاصل کرتے ہیں وہ مال بھی مسلمانوں کے قبضہ میں آ جاتا ہے اس کا کیا ہونا چاہیے؟ آیا یہ مال اس مسلمان شخص کو دے دیا جائے جس کا وہ پہلے تھا یا اس کو مالِ غنیمت کا قرار دیا جائے۔ حنفیہ اور مالکیہ کے مسلک کا تقاضا یہ ہے کہ یہ مالِ غنیمت ہے کیونکہ وہ مال کفار کا ہے شافعیہ کے نزدیک اسی مسلمان کو واپس کیا جائے گا اور اس کو مالِ غنیمت نہیں بنایا جائے گا۔ پھر یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اس پر اتفاق ہے کہ اگر اس قسم کا مال تقسیم غنیمت سے قبل معلوم ہو جاتے کہ فلاں چیز فلاں مسلم کی ہے تو وہ مال اسی مسلم کو دیا جائے گا اور اگر تقسیم غنائم کے بعد معلوم ہو کہ اس میں فلاں چیز فلاں مسلمان کی ہے تو حضرات حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک واپس نہیں کی جائے گی۔ اس حدیث میں جو واقعہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ان کا گھوڑا یا غلام واپس کیا گیا یہ تقسیم سے قبل کا واقعہ ہے لیکن اگر کسی حدیث میں تصریح ہو کہ تقسیم کے بعد واپس کیا گیا تھا تو یہ حضرات کہتے ہیں کہ یہ واپسی عوض کے ساتھ تھی یعنی ان سے عوض لے کر لوٹائی گئی تھی۔ پھر بھاگ کر جانے والے غلام کے بارہ میں امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف ہے۔ صاحبین کے نزدیک کفار اس غلام کے مالک ہو جاتے ہیں۔ امام صاحب کے نزدیک کفار اس کے مالک نہیں بنتے۔ اس لیے کہ وہ غلام بھاگ کر گیا تھا۔ استیلاء نہیں پایا گیا۔ یہ حدیث جمہور ائمہ کی دلیل ہے۔ جس میں مذکور ہے کہ گھوڑے کے دو حصے ہیں لہٰذا سوار اور گھوڑے کو ملا کر تین حصے ہوں گے۔

۹۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَأَخَذَهَا الْعَدُوُّ فَظَهَرَ

۹۲۶: محمد بن سلیمان انباری' حسن بن علی' ابن نمیر' عبید اللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا گھوڑا بھاگ گیا تو ان کے دُشمنوں یعنی مشرکین نے اس کو پکڑ لیا۔ پھر مسلمان مشرکین پر غالب آ گئے تو وہی گھوڑا دورِ نبوی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو واپس کیا گیا (یعنی

عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِأَرْضِ الرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ۔

دور نبوی میں وہ گھوڑا مال غنیمت میں داخل نہیں کیا گیا) ان کا ایک غلام فرار ہو کر سرزمین روم میں چلا گیا جب مسلمان ان پر یعنی روم کے مشرکین پر غالب آ گئے تو وہی غلام حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو واپس کر دیا یہ بات دورِ نبوی کے بعد کی ہے۔

بَاب فِي عَبِيدِ الْمُشْرِكِينَ يَلْحَقُونَ بِالْمُسْلِمِينَ فَيُسْلِمُونَ

باب: اگر مشرکین کے غلام فرار ہو کر اہلِ اسلام کے پاس آ جائیں اور اسلام قبول کر لیں

۹۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ خَرَجَ عِبْدَانٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيهِمْ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ مَا أُرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتَّى يَبْعَثَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هَذَا وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۹۲۷: عبدالعزیز بن یحییٰ الحرانی' محمد ابن سلمہ' محمد بن اسحٰق' ابان بن صالح' منصور بن معتمر' ربعی بن حراش' حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صلح حدیبیہ کے دن صلح سے قبل چند غلام رسول اللہ ﷺ کی طرف بھاگ آئے۔ غلاموں کے مالکوں نے آپ ﷺ کو تحریر کیا کہ اے محمد ﷺ اللہ کی قسم یہ غلام تم لوگوں کے مذہب کی طرف رغبت کر کے تمہارے ہاں نہیں آئے یہ تو صرف غلامی کی قید سے نجات حاصل کرنا ہے یعنی غلامی سے آزادی حاصل کرنے کے لئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کئی حضرات نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ان کے مالکوں نے سچ کہا ہے۔ ان غلاموں نے مالکوں کے ہاں بھیج دیجئے تو آپ ﷺ ناراض ہوئے اور فرمایا اے قریش کے لوگو! میرا نہیں خیال کہ تم لوگ اپنی روش سے باز آؤ جب تک کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر ایسے شخص کو مسلط نہ کر دے جو تمہیں اس کام پر قتل کر دے (یعنی ان غلاموں کے واپس کرنے اور ان کو اسلام لانے کے بعد دار الحرب میں روانہ کرنے پر اور آپ ﷺ نے ان غلاموں کو واپس کرنا قبول نہیں کیا اور فرمایا یہ غلام اللہ تعالیٰ کے آزاد کئے ہوئے ہیں۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: بذل المجہود سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ غزوہ طائف کا ہے لہٰذا ابوداؤد کہتے ہیں اس روایت میں لفظ یَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ کسی راوی کا وہم ہے اور فَقَالَ نَاسٌ یعنی بعض لوگوں نے کہا اس کا مصداق کفار قریش ہیں اگر بالفرض یہ مان لیا جائے کہ یہ واقعہ حدیبیہ کا ہے ورنہ اصل تو یہی ہے کہ واقعہ غزوہ طائف کا ہے اور تصدیق کرنے والے مؤلفۃ القلوب تھے یا جن کو حضور ﷺ نے آزاد کر دیا تھا اور غزوہ طائف میں ان لوگوں کا شامل ہونا ثابت ہے۔

بَاب فِي إِبَاحَةِ الطَّعَامِ فِي

باب: دشمن کی سرزمین میں مال غنیمت کی تقسیم سے قبل

أَرْضِ الْعَدُوِّ

۹۲۸ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ جَيْشًا غَنِمُوا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ۔

کھانے پینے کی اشیاء کھانے کا بیان

۹۲۸: ابراہیم بن حمزہ زبیری' انس بن عیاض' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ نبوی میں ایک لشکر اناج اور شہد لوٹ کر لایا تو ان لوگوں سے پانچواں حصہ یعنی خمس نہیں لیا گیا۔

۹۲۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ وَالْقَعْنَبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ دُلِّيَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَالْتَزَمْتُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَا أُعْطِي مِنْ هٰذَا أَحَدًا الْيَوْمَ شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ إِلَيَّ۔

۹۲۹: موسیٰ بن اسماعیل' قعنبی' سلیمان' حمید بن ہلال' حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر کے دن ایک چربی کی تھیلی لٹک رہی تھی۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ میں نے اس کو بغل میں دبا لیا اور اپنے دِل میں کہا یا زبان سے کہا کہ اس میں سے تو میں آج کسی شخص کو کچھ نہیں دوں گا۔ پھر جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب مڑکر دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر یعنی میرے اس کام پر تبسم فرما رہے تھے۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ النُّهْبَى إِذَا كَانَ فِي الطَّعَامِ قِلَّةٌ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: غلّہ کی جب قلت ہو جائے تو دُشمن کی سرزمین میں غلّہ لوٹ کر اپنے لئے رکھ لینا ممنوع ہے

۹۳۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ بِكَابُلَ فَأَصَابَ النَّاسُ غَنِيمَةً فَانْتَهَبُوهَا فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النُّهْبَى فَرَدُّوا مَا أَخَذُوا فَقَسَمَهُ بَيْنَهُمْ۔

۹۳۰: سلیمان بن حرب' جریر بن حازم' یعلی بن حکیم' حضرت ابولبید سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ کے ساتھ کابل میں تھے۔ وہاں پر لوگوں کو مالِ غنیمت ملا۔ ان لوگوں نے وہ مال لوٹ لیا۔ حضرت عبدالرحمٰن نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور کہا کہ میں نے تو حضور اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ لوٹ مار سے منع فرماتے تھے پھر تمام حضرات نے جو کچھ لیا تھا وہ واپس کر دیا اور عبدالرحمٰن نے تمام غلّہ سب لوگوں میں تقسیم کر دیا۔

۹۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي

۹۳۱: محمد بن العلاء' ابومعاویہ' ابواسحٰق' محمد بن ابی مجاہد' حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ کیا عہدِ نبوی میں تم لوگ کھانے پینے کی چیزوں میں سے پانچواں حصہ نکالا کرتے تھے؟ تو کہا

أَوْفَى قَالَ قُلْتُ هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُونَ يَعْنِي الطَّعَامَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ۔

کہ ہم لوگوں کو غزوۂ خیبر کے روز غلّہ ملا تو ہر ایک شخص آتا اور اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے لے جاتا تھا۔

۹۳۲: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ النَّاسَ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَجَهْدٌ وَأَصَابُوا غَنَمًا فَانْتَهَبُوهَا فَإِنَّ قُدُورَنَا لَتَغْلِي إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي عَلَى قَوْسِهِ فَأَكْفَأَ قُدُورَنَا بِقَوْسِهِ ثُمَّ جَعَلَ يُرَمِّلُ اللَّحْمَ بِالتُّرَابِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ النُّهْبَةَ لَيْسَتْ بِأَحَلَّ مِنَ الْمَيْتَةِ أَوْ إِنَّ الْمَيْتَةَ لَيْسَتْ بِأَحَلَّ مِنَ النُّهْبَةِ الشَّكُّ مِنْ هَنَّادٍ۔

۹۳۲: ہناد بن سری' ابوالاحوص' عاصم بن کلیب کے والد ایک انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے۔ لوگوں کو اس سفر میں بہت دُشواری پیش آئی (یعنی کھانے پینے کی دقت ہوئی پھر ان لوگوں کو کچھ بکریاں ملیں ہر ایک شخص نے جو کچھ پایا اس کو لوٹ لیا (اور تقسیم نہیں کیا) تو ہم لوگوں کی ہانڈیاں اُبل رہی تھیں اس وقت آپ ﷺ اپنی کمان کے سہارے تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اپنی کمان سے ہماری ہانڈیوں کو اُلٹ دیا اور گوشت کی بوٹیوں کو مٹی سے لتھیڑنا شروع فرما دیا اور فرمایا لوٹ مار کا مال مردار سے کچھ کم نہیں ہے یا یہ فرمایا کہ مردار لوٹ کے مال سے کچھ کم نہیں ہے۔ اس حدیث کے راوی ہناد نے (آخری دو جملوں میں) شک کیا۔

بَابٌ فِي حَمْلِ الطَّعَامِ مِنْ أَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: دارالحرب سے کھانے پینے کی اشیاء ساتھ لانے کا بیان

۹۳۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ حَرْشَفٍ الْأَزْدِيَّ حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ الْجَزَرَ فِي الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهُ حَتَّى إِنْ كُنَّا لَنَرْجِعُ إِلَى رِحَالِنَا وَأَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مُمْلَاةٌ۔

۹۳۳: سعید بن منصور' عبداللہ بن وہب' عمرو بن حارث' حرشف الازدی' قاسم' حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے مروی ہے کہ ہم لوگ جہاد میں اُونٹ کا گوشت کھاتے تھے اور اس کو تقسیم نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ ہم لوگ جب خیموں کی جانب واپس ہوتے تو ہم لوگوں کی خورجیاں اُونٹ کے گوشت سے بھری ہوئی ہوتی تھیں۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ إِذَا فَضَلَ عَنِ النَّاسِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: جس وقت دارالحرب میں کھانے کی اشیاء ضرورت سے زائد ہوں تو ان کو فروخت کرنا درست ہے

۹۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الْعَزِيزِ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْأُرْدُنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ رَابَطْنَا مَدِينَةَ قِنَّسْرِينَ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ فَلَمَّا فَتَحَهَا أَصَابَ فِيهَا غَنَمًا وَبَقَرًا فَقَسَمَ فِينَا طَائِفَةً مِنْهَا وَجَعَلَ بَقِيَّتَهَا فِي الْمَغْنَمِ فَلَقِيتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مُعَاذٌ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ فَأَصَبْنَا فِيهَا غَنَمًا فَقَسَمَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَائِفَةً وَجَعَلَ بَقِيَّتَهَا فِي الْمَغْنَمِ۔

۹۳۴: محمد بن مصطفیٰ' محمد بن مبارک' یحییٰ بن حمزہ' ابوعبدالعزیز' عبادہ بن نسی' عبدالرحمٰن بن غنم سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے شرحبیل بن سمط کے ساتھ شہر قنسرین کا محاصرہ کیا۔ جب ان لوگوں نے اس شہر کو فتح کیا تو وہاں پر بکریاں اور گائیں مل گئیں تو ان میں سے کچھ ہم لوگوں میں تقسیم کر دی تھیں اور باقی کو مالِ غنیمت میں شامل کر دیا پھر میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (کفار سے) خیبر کا جہاد کیا۔ ہم لوگوں کو وہاں پر بکریاں ملیں ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کچھ ہم لوگوں کو تقسیم کر دیں اور باقی کو مالِ غنیمت میں شامل کر دیا۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِعُ مِنَ الْغَنِيمَةِ بِالشَّيْءِ

باب: مالِ غنیمت میں اگر کسی شے کو اپنے استعمال میں لائے؟

۹۳۵: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَنَا لِحَدِيثِهِ أَتْقَنُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى تُجِيبَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ۔

۹۳۵: سعید بن منصور' عثمان بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' محمد بن اسحٰق' یزید بن ابی حبیب' ابی مرزوق' حنش صنعانی' حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو مسلمانوں کے غنیمت کے کسی جانور پر سوار نہ ہو یہاں تک کہ اس جانور کو دُبلا پتلا کر کے پھر غنیمت میں واپس کر دے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ مسلمانوں کے مالِ غنیمت سے کوئی کپڑا نہ پہنے یہاں تک کہ جس وقت اس کپڑے کو (استعمال کر کے) پرانا کر دے تو پھر مالِ غنیمت کے مال میں اس کو لوٹا دے۔

بَاب فِي الرُّخْصَةِ فِي السِّلَاحِ يُقَاتَلُ بِهِ فِي الْمَعْرَكَةِ

باب: جنگ میں اگر ہتھیار مل جائیں تو جنگ میں ان کا استعمال درست ہے

۹۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ السَّبِيعِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ السَّبِيعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ فَإِذَا أَبُو جَهْلٍ صَرِيعٌ قَدْ ضُرِبَتْ رِجْلُهُ فَقُلْتُ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ يَا أَبَا جَهْلٍ قَدْ أَخْزَى اللّٰهُ الْآخِرَ قَالَ وَلَا أَهَابُهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ أَبْعَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ فَضَرَبْتُهُ بِسَيْفٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَلَمْ يُغْنِ شَيْئًا حَتَّى سَقَطَ سَيْفُهُ مِنْ يَدِهِ فَضَرَبْتُهُ بِهِ حَتَّى بَرَدَ۔

۹۳۶: محمد بن العلاء' ابراہیم بن یوسف' ان کے والد' ابواسحٰق' سبیعی' ابوعبیدہ نے اپنے والد' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں غزوۂ بدر میں شرکت کے لئے چلا تو میں نے ابوجہل کو دیکھا کہ پڑا ہوا ہے جس کے پاؤں پر تلوار کی ضرب تھی تو میں نے کہا اے اللہ کے دشمن اے ابوجہل! آخر اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو ذلیل کیا جو کہ اس کی رحمت سے بعید تھا۔ عبداللہ نے کہا کہ اس وقت تو میں اس سے نہیں ڈر رہا تھا۔ اس نے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایک شخص کو اس کی قوم نے قتل کر دیا پھر میں نے اس پر تلوار کا وار کیا لیکن وہ کارگر نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ اس کی تلوار اُسکے ہاتھ سے گر پڑی۔ میں نے اسی کی تلوار سے اس کو قتل کر دیا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔

بَابٌ فِي تَعْظِيمِ الْغُلُولِ

باب: مالِ غنیمت میں سے چوری کرنا سخت گناہ ہے

۹۳۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَبِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَاهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ لِذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ لَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ۔

۹۳۷: مسدد' یحییٰ بن سعد اور بشر بن مفضل' یحییٰ' محمد بن یحییٰ' ابوعمرہ' زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے خیبر کے دن وفات پائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا یعنی صحابی کی وفات کا تو آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ اپنے دوست پر (خود) نماز پڑھو یعنی میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا تم پڑھ لو اس کی وجہ سے لوگوں کے چہرے بدل گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا تمہارے دوست نے اللہ کے راستہ میں خیانت کی یعنی مالِ غنیمت میں سے تو ہم لوگوں نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہمیں اس کے سامان سے یہودی عورتوں کے پہننے کے کپڑوں میں سے ایک کپڑا ملا جس کی قیمت دو درہم بھی نہ تھی۔

۹۳۸: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا وَرِقًا إِلَّا الثِّيَابَ وَالْمَتَاعَ وَالْأَمْوَالَ قَالَ فَوَجَّهَ

۹۳۸: قعنبی' مالک' ثور' ابوالغیث' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ خیبر کے سال نکلے تو مالِ غنیمت میں سونا اور چاندی نہ ملا بلکہ کپڑے اور دیگر سامان ہاتھ لگا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی القریٰ کی طرف روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غلام

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَ وَادِي الْقُرٰى وَقَدْ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَبْدٌ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِوَادِي الْقُرٰى فَبَيْنَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَائَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعُوا ذٰلِكَ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ قَالَ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ۔

سیاہ رنگ کا ہدیتاً دیا گیا جس کا نام مدعم تھا۔ پھر جب ہم وادیٔ القریٰ پہنچے مدعم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُونٹ کا پالان اُتار رہا تھا اتنے میں اس کے ایک تیر لگ گیا اور وہ ہلاک ہوگیا لوگوں نے کہا کہ اس کے لئے جنت مبارک ہو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہرگز نہیں اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ کمبل جو کہ اس نے خیبر کے جہاد میں غنیمت کے مال سے تقسیم سے قبل لے لیا تھا آگ ہو کر اس پر بھڑک رہا ہے۔ جب لوگوں نے یہ سنا تو ایک شخص ایک یا دو تسمے لے کر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تسمہ آگ کا تھا یا دو تسمے آگ کے تھے۔

بَاب فِي الْغُلُولِ إِذَا كَانَ يَسِيرًا يَتْرُكُهُ الْإِمَامُ وَلَا يُحَرِّقُ رَحْلَهُ

باب: جب مالِ غنیمت میں سے کوئی حقیر شے چوری کرے تو اس کو امام چھوڑے اور چوری کرنے والوں کا سامان نہ جلائے

۹۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَوْذَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ غَنِيمَةً أَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ فَيَجِيئُونَ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخَمِّسُهُ وَيُقَسِّمُهُ فَجَاءَ رَجُلٌ بَعْدَ ذٰلِكَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا فِيمَا كُنَّا أَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَقَالَ أَسَمِعْتَ بِلَالًا يُنَادِي ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيءَ بِهِ فَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنْ أَنْتَ تَجِيءُ

۹۳۹: ابوصالح' ابواسحٰق فزاری' عبداللہ بن شوذب' عامر' بریدہ' حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کے پاس جب مالِ غنیمت پہنچتا تھا یعنی جمع ہوتا تھا اور آپؐ اس کی تقسیم کرنے کا ارادہ فرماتے تو بلالؓ کو اعلان کرنے کا حکم فرماتے پھر بلالؓ لوگوں میں اعلان کرتے یعنی تقسیم کی خبر کرتے تو لوگ اپنے اپنے غنائم آپؐ کے پاس لے آتے یعنی جس کے پاس لوٹ کا مال ہوتا وہ لے آتا پھر آپؐ اس میں سے پانچواں حصہ نکال دیتے اور باقی مالِ غنیمت مجاہدین میں تقسیم فرماتے۔ تو ایک شخص اس تقسیم کے بعد یعنی پانچواں حصہ نکالنے کے بعد بالوں سے بنی ہوئی ایک لگام لایا اور کہا یارسول اللہ یہ غنیمت کے مال میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم نے بلالؓ کو تین مرتبہ اعلان کرتے ہوئے سنا تھا اس نے کہا ہاں یعنی سنا تھا پھر آپؐ نے فرمایا تجھ کو کس چیز نے اس کے لانے سے منع کیا تھا اس نے معذرت کی یعنی مجھ سے تاخیر ہوگئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اب تو جان

بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ أَقْبَلَهُ عَنْكَ۔

اور تیرا کام تو اسکو قیامت کے دن لائیگا اب میں تجھ سے قبول نہیں کرتا۔

بَابٌ فِي عُقُوبَةِ الْغَالِّ

باب: مالِ غنیمت میں سے چوری کرنے والے کی سزا کا بیان

۹۴۰: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ النُّفَيْلِيُّ الْأَنْدَرَاوَرْدِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَصَالِحٌ هَذَا أَبُو وَاقِدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ مَسْلَمَةَ أَرْضَ الرُّومِ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ غَلَّ فَسَأَلَ سَالِمًا عَنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فَأَحْرِقُوا مَتَاعَهُ وَاضْرِبُوهُ قَالَ فَوَجَدْنَا فِي مَتَاعِهِ مُصْحَفًا فَسَأَلَ سَالِمًا عَنْهُ فَقَالَ بِعْهُ وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهِ۔

۹۴۰: نفیلی' سعید بن منصور' عبدالعزیز بن محمد' حضرت ابوواقد صالح بن محمد بن زائدہ سے روایت ہے کہ میں حضرت مسلمہ کے ساتھ روم گیا وہاں ایک شخص کو لایا گیا جس نے مالِ غنیمت میں چوری کی تھی تو حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ نے سالم سے اس کا حکم معلوم کیا انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ حضرت عمر سے نقل کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم جب کسی کو دیکھو کہ اس نے مالِ غنیمت میں چوری کی ہے تو اس کا سامان جلا دو! پھر اس کی پٹائی کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے سامان میں ایک قرآن کریم بھی تھا۔ مسلمہ نے سالم سے دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم کو فروخت کر دو اور اس کی قیمت صدقہ کر دو۔

۹۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى الْأَنْطَاكِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ وَمَعَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَغَلَّ رَجُلٌ مَتَاعًا فَأَمَرَ الْوَلِيدُ بِمَتَاعِهِ فَأُحْرِقَ وَطِيفَ بِهِ وَلَمْ يُعْطِهِ سَهْمَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَصَحُّ الْحَدِيثَيْنِ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ هِشَامٍ أَحْرَقَ رَحْلَ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ وَكَانَ قَدْ غَلَّ وَضَرَبَهُ۔

۹۴۱: ابوصالح محبوب بن موسیٰ' ابواسحٰق' حضرت صالح بن محمد سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے ولید بن ہشام بن عبدالملک بن مروان کے ساتھ مل کر جہاد کیا اور ہمارے ساتھ سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عمر بن عبدالعزیز تھے ایک شخص نے مالِ غنیمت میں سے چوری کر لی تو ولید نے حکم دیا اور اس کا سامان جلا دیا گیا پھر اسے تمام لوگوں میں گھمایا گیا اور اس کو اس کا حصہ بھی نہیں ملا۔ ابوداؤد نے کہا کہ یہ روایت زیادہ صحیح ہے کئی آدمیوں نے اس کو روایت کیا ہے کہ ولید بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن الحکم نے زیاد بن سعد کا سامان جلا دیا کیونکہ اس نے مالِ غنیمت میں چوری کر لی تھی اور اس کی پٹائی بھی کی۔

۹۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوهُ

۹۴۲: محمد بن عوف' موسیٰ بن ایوب' ولید بن مسلم' زہیر بن محمد' حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے' انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مالِ غنیمت میں خیانت کرنے والے کا سامان جلا دیا اور اس کو مارا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ

قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَ فِيهِ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ عَنِ الْوَلِيدِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ وَمَنَعُوهُ سَهْمَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد و حَدَّثَنَا بِهِ الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ مَنْعَ سَهْمِهِ۔

کہتے ہیں کہ علی ولید اور ابن نجدہ نے ولید کے واسطے سے اس میں یہ اضافہ کیا کہ اس کو اس کے حصہ سے بھی محروم کر دیا لیکن میں نے ان سے یہ اضافہ نہیں سنا۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ السَّتْرِ عَلَى مَنْ غَلَّ

باب: مالِ غنیمت چوری کرنے والے کی پردہ پوشی نہ کی جائے

۹۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَّا بَعْدُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَتَمَ غَالًّا فَإِنَّهُ مِثْلُهُ۔

۹۴۳: محمد بن داؤد' یحییٰ بن حسان' سلیمان بن موسیٰ' جعفر بن سعد' حبیب بن سلیمان بن سمرہ' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ جو شخص مالِ غنیمت میں خیانت کرنے والے شخص کی خیانت کو چھپائے یعنی امام سے اظہار نہ کرے کہ فلاں شخص نے خیانت کی ہے تو وہ بھی خیانت کرنے والے جیسا ہے یعنی گناہ میں دونوں برابر ہیں۔

بَاب فِي السَّلَبِ يُعْطَى الْقَاتِلَ

باب: جو شخص کسی مشرک کو قتل کرے اس کا سامان اسی کو دیا جائے؟

۹۴۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي عَامِ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنْ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنْ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَاسْتَدَرْتُ لَهُ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا

۹۴۴: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' یحییٰ بن سعید' عمرو بن کثیر' ابومحمد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین میں نکلے۔ ہم جب کفار کے مقابلہ پر آئے تو مسلمانوں میں افراتفری ہوئی میں نے ایک کافر کو دیکھا کہ اس نے ایک مسلمان کو مغلوب کر لیا ہے تو میں نے گھوم کر پیچھے سے اس کی گردن پر تلوار ماردی وہ میری جانب بھاگ کر آیا اور مجھے اس طرح دبایا کہ گویا موت کا مزہ چکھا دیا پھر خود مر گیا اور مجھ کو چھوڑ دیا پھر میری حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی اور میں نے کہا کہ آج لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کا حکم اسی طرح تھا کہ پھر مسلمان واپس ہوئے اور

رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ لَهُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ فَقُمْتُ ثُمَّ قُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ الثَّانِيَةَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ فَقُمْتُ ثُمَّ قُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَالِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ قَالَ فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَلَبُ ذَلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْهُ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَاهَا اللَّهِ إِذًا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَعَنْ رَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَ فَأَعْطِهِ إِيَّاهُ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَأَعْطَانِيهِ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ

نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی شخص کو قتل کرے اس کا سامان اسی کا ہے بشرطیکہ اس پر دو گواہ ہوں۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جب یہ سنا تو اٹھ کھڑا ہوا پھر میں نے یہ سوچا کہ میری گواہی کون دے گا تو میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی شخص کو قتل کرے گا اس کا سامان اسی کو ملے گا بشرطیکہ اس کے پاس گواہ ہوں تو میں کھڑا ہوا پھر میں نے یہ خیال کیا کہ گواہ کون ہوگا؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا تو میں پھر اُٹھ کھڑا ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم کو کیا ہوا ہے ابوقتادہ! میں نے پورا واقعہ سنایا اتنے میں ایک شخص بولا۔ اس نے سچ کہا یا رسول اللہ۔ اس کافر کا سامان میرے پاس ہے وہ سامان مجھے دلا دیجئے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ارادہ کبھی نہیں فرمائیں گے کہ ایک شیر اللہ کے شیروں میں سے اللہ اور رسول کی طرف سے لڑے اور سامان تم کو مل جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ درست کہتے ہیں تو وہ سامان حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو دے دے۔ انہوں نے مجھے دے دیا۔ میں نے زرہ فروخت کر کے قبیلہ بنی سلمہ کے محلے میں ایک باغ خریدا اور یہ اسلام میں حاصل کیا گیا پہلا مال تھا۔

غزوۂ حنین میں شکست کی وجہ:

مذکورہ حدیث میں مسلمانوں میں گڑبڑ پیدا ہونے سے یہ مُراد ہے کہ غزوۂ حنین میں مسلمان زیادہ تھے لیکن ان کی بڑائی کی گفتگو کرنے کی وجہ سے ان کو شکست کا سامان کرنا پڑا اور میدانِ جہاد میں رسول کریم ﷺ اور چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رہ گئے۔

۹۴۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَقَتَلَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِينَ رَجُلًا وَأَخَذَ أَسْلَابَهُمْ وَلَقِيَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ وَمَعَهَا خَنْجَرٌ فَقَالَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا مَعَكِ قَالَتْ أَرَدْتُ وَاللَّهِ إِنْ دَنَا مِنِّي

۹۴۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' اسحق بن عبداللہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ حنین کے دن فرمایا کہ جو شخص کسی مشرک کو قتل کر دے گا اس کا سامان اسی شخص کو ملے گا۔ اس دن حضرت ابوطلحہ نے بیس مشرکین کو قتل کیا اور ان کا سامان بھی لے لیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی (حضرت اُمّ سلیم) کو دیکھا کہ ان کے پاس خنجر ہے انہوں نے کہا اے اُمّ سلیم تمہارے پاس یہ کیا ہے؟ اُمّ سلیم نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ اگر کوئی مشرک

بَعْضُهُمْ أَبْعَجُ بِهِ بَطْنَهُ فَأَخْبَرَ بِذَلِكَ أَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ أَبُو دَاوُد أَرَدْنَا بِهَذَا الْخِنْجَرَ وَكَانَ سِلَاحَ الْعَجَمِ يَوْمَئِذٍ الْخِنْجَرُ۔

میرے قریب آئے تو میں اس خنجر سے اُس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں گی۔ حضرت ابوطلحہ نے اس بات کی خبر نبی کریم ﷺ کو دی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔ انہوں نے کہا ہماری مُراد خنجر ہے کہ ان دنوں اہلِ عجم کے ہتھیار خنجر تھے۔

بَاب فِي الْإِمَامِ يَمْنَعُ الْقَاتِلَ السَّلَبَ إِنْ رَأَى وَالْفَرَسُ وَالسِّلَاحُ مِنْ السَّلَبِ

باب: اگر امام چاہے تو قاتل کو مقتول کا سامان نہ دے ہتھیار اور گھوڑا بھی سامان میں داخل ہے

۹۴۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ فَرَافَقَنِي مَدَدِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُ سَيْفِهِ فَنَحَرَ رَجُلٌ مِنْ الْمُسْلِمِينَ جَزُورًا فَسَأَلَهُ الْمَدَدِيُّ طَائِفَةً مِنْ جِلْدِهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَاتَّخَذَهُ كَهَيْئَةِ الدَّرَقِ وَمَضَيْنَا فَلَقِينَا جُمُوعَ الرُّومِ وَفِيهِمْ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ لَهُ أَشْقَرَ عَلَيْهِ سَرْجٌ مُذْهَبٌ وَسِلَاحٌ مُذْهَبٌ فَجَعَلَ الرُّومِيُّ يُغْرِي بِالْمُسْلِمِينَ فَقَعَدَ لَهُ الْمَدَدِيُّ خَلْفَ صَخْرَةٍ فَمَرَّ بِهِ الرُّومِيُّ فَعَرْقَبَ فَرَسَهُ فَخَرَّ وَعَلَاهُ فَقَتَلَهُ وَحَازَ فَرَسَهُ وَسِلَاحَهُ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُسْلِمِينَ بَعَثَ إِلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَأَخَذَ مِنْ السَّلَبِ قَالَ عَوْفٌ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ قُلْتُ لَتَرُدَّنَّهُ عَلَيْهِ أَوْ لَأُعَرِّفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ عَوْفٌ

۹۴۶: احمد بن محمد بن حنبل' الولید بن مسلم' صفوان بن عمر' عبدالرحمٰن بن جبیر' ان کے والد' عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوۂ موتہ میں نکلا اور اہلِ یمن میں سے مددی میرا رفیق ہوا اس کے پاس ایک تلوار کے سوا کچھ نہیں تھا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے ایک اُونٹ ذبح کیا۔ مددی نے اس کی تھوڑی سی کھال مانگ لی اور اس نے دے دی۔ مددی نے اس کھال کی ڈھال بنائی۔ جب ہم لوگ چلے یہاں تک کہ روم کی فوجوں سے مڈبھیڑ ہوئی۔ ان فوجوں میں ایک شخص اشقر گھوڑے پر سوار تھا جس کی زین سنہری اور اس کے ہتھیار بھی سنہرے تھے۔ وہ مسلمانوں پر خوب حملے کر رہا تھا۔ تو مددی اس سوار کی تاڑ میں ایک پتھر کی آڑ میں بیٹھ گیا۔ جب وہ سوار وہاں سے گزرا تو مددی نے اس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے وہ گر گیا۔ مددی اس پر چڑھ کر بیٹھ گیا اور اس کو قتل کر دیا اور گھوڑا اور اس کے ہتھیار لے لئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عنایت فرمائی تو حضرت خالد بن عبدالولید نے (جو کہ اس وقت فوج کے سپہ سالار تھے) نے مددی کے پاس کسی شخص کو بھیجا اور سامان میں سے کچھ حصہ لے لیا۔ عوف نے کہا کہ میں خالد کے پاس آیا اور کہا کہ اے خالد کیا تم نہیں جانتے ہو کہ نبی کریم ﷺ نے قاتل کے لئے مقتول کا سامان مقرر کر دیا ہے۔ خالد نے کہا کہ مجھ کو علم ہے لیکن یہ سامان زیادہ تھا۔ میں نے کہا تم یہ سامان اس کو دے دو ورنہ میں تم کو حضرت رسول کریم ﷺ کے سامنے بتلاؤں گا مگر خالد رضی اللہ عنہ نے سامان دینے سے انکار کر دیا۔ عوف نے کہا کہ پھر ہم سب لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے سامنے جمع ہوئے تو میں نے مددی کا

فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ قِصَّةَ الْمَدَدِيِّ وَمَا فَعَلَ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا خَالِدُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ اسْتَكْثَرْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا خَالِدُ رُدَّ عَلَيْهِ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ قَالَ عَوْفٌ فَقُلْتُ لَهُ دُونَكَ يَا خَالِدُ أَلَمْ أَفِ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا ذٰلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا خَالِدُ لَا تَرُدَّ عَلَيْهِ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمَرَائِي لَكُمْ صَفْوَةُ أَمْرِهِمْ وَعَلَيْهِمْ كَدَرُهُ۔

واقعہ بیان کیا اور خالد نے جو اس کے ساتھ کیا وہ بھی بتادیا۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے خالد! تم نے ایسا کام کیوں کیا؟ خالد نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس سامان کو میں نے زیادہ سمجھا (اس لئے میں نے اس میں سے کچھ لے لیا) حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا اے خالد! جو تم نے لیا ہے وہ دے دو عوف نے کہا کہ اے خالد! میں نے تم سے جس چیز کا وعدہ کیا تھا وہ اب پورا کیا ہے (یہ سن کر) رسول کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا معاملہ ہے؟ میں نے پورا واقعہ سنا دیا۔ حضرت رسول کریم ﷺ غصہ ہو گئے اور فرمایا اے خالد اس کو ہرگز نہ دو کیا تم میری وجہ سے میرے امراء سے باز رہ سکتے ہو؟ (یہ کیا ہوا کہ) اچھا کام تمہارے حصے میں رہے اور برائی ان کے کھاتے میں ڈال دو۔

۹۴۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ سَأَلْتُ ثَوْرًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ نَحْوَهُ۔

۹۴۷: احمد بن محمد بن حنبل، ولید، ثور، خالد بن معدان، جبیر بن نفیر، ان کے والد، حضرت عوف بن مالک اشجعی سے گزشتہ حدیث کی طرح روایت ہے۔

بَاب فِي السَّلَبِ لَا يُخَمَّسُ

باب: مقتول کا پورا سامان غازی کو ملے گا اور اس میں سے پانچواں حصہ نہیں نکالا جائے گا

۹۴۸: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ يُخَمِّسْ السَّلَبَ۔

۹۴۸: سعید بن منصور، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، عبدالرحمٰن بن جبیر، ان کے والد، حضرت عوف بن مالک اشجعی اور حضرت خالد بن ولید سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے سامان کے بارے میں فرمایا کہ اس کا سامان اس کے قاتل کو ملے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سامان میں سے پانچواں حصہ نہ نکالا۔

بَاب مَنْ أَجَازَ عَلَى جَرِيحٍ مُثْخَنٍ يُنَفَّلُ مِنْ سَلَبِهِ

باب: قریب المرگ زخمی مشرک کے قتل کرنے والے کو بھی اس کے سامان میں سے بطور انعام کچھ ملے گا

۹۴۹: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي

۹۴۹: ہارون بن عباد، وکیع، ان کے والد، ابواسحٰق، ابوعبیدہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے غزوۂ بدر کے

عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ نَفَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ أَبِي جَهْلٍ كَانَ قَتَلَهُ۔

دن مجھے ابوجہل کی تلوار حصہ سے زیادہ دی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کو قتل کر دیا تھا۔

ابوجہل کے قاتل:

ابوجہل کو قتل کرنے والے انصار کے دو کم عمر لڑکے تھے لیکن اس کے قتل میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما بھی شریک تھے کہ انہوں نے ابوجہل کا سر قلم کیا تھا اس وجہ سے ابوجہل کے سامان میں سے جو اس کی تلوار ملی وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائی گئی۔

بَاب فِيمَنْ جَاءَ بَعْدَ الْغَنِيمَةِ لَا سَهْمَ لَهُ

باب: جو شخص مالِ غنیمت کے تقسیم ہونے کے بعد پہنچے اس کو حصہ نہیں ملے گا

۹۵۰: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَنْبَسَةَ بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ أَبَانَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَلَى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قِبَلَ نَجْدٍ فَقَدِمَ أَبَانُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَصْحَابُهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِخَيْبَرَ بَعْدَ أَنْ فَتَحَهَا وَإِنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لِيفٌ فَقَالَ أَبَانُ اقْسِمْ لَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبَانُ أَنْتَ بِهَا يَا وَبْرُ تَحَدَّرُ عَلَيْنَا مِنْ رَأْسِ ضَالٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اجْلِسْ يَا أَبَانُ وَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۹۵۰: سعید بن منصور' اسماعیل بن عیاش' محمد بن ولید زبیدی' عنبسہ بن سعید' حضرت ابوہریرہ' حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان بن سعید ابن العاص کو مدینہ منورہ سے نجد [illegible] لشکر کا سردار بنا کر روانہ فرمایا۔ پھر ابان بن سعید اور ان [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آ گئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قلعہ (خیبر) فتح فرما چکے تھے اور ان کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے تھے۔ ابان نے کہا یا رسول اللہ ہمیں بھی مالِ غنیمت کی تقسیم میں حصہ دیجئے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے لئے تقسیم میں حصہ نہ نکالئے ابان نے کہا کہ تم وبر جیسی گفتگو کرتے ہو (وبر ایک قسم کا جانور ہوتا ہے جو کہ بلی جیسا ہوتا ہے یہ لفظ طنز کے طور پر کہا) جو ہمارے پاس ضال (پہاڑ) سے ابھی نیچے اُتر کر آیا ہے (مقام) اوس میں جس جگہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رہتے تھے) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابان بیٹھو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان کو اور ان کے ساتھیوں کو حصہ نہ دیا۔

۹۵۱: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَسَأَلَهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ فَحَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْبَسَةَ بْنَ سَعِيدٍ الْقُرَشِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي

۹۵۱: حامد بن یحییٰ' سفیان' زہری' عنبسہ بن سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ میں آیا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فتح کیا تھا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میرا بھی حصہ دیجئے تو سعید بن العاص کے لڑکوں

هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللهِ بِخَيْبَرَ حِينَ افْتَتَحَهَا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُسْهِمَ لِي فَتَكَلَّمَ بَعْضُ وُلْدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ لَا تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَقُلْتُ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ يَا عَجَبًا لِوَبْرٍ قَدْ تَدَلَّى عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَالٍ يُعَيِّرُنِي بِقَتْلِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّي عَلَى يَدَيْهِ۔

میں سے کسی لڑکے نے کہا کہ ہم لوگ اس کو بھی حصہ نہیں دیں گے۔ میں نے کہا کہ یہی شخص ابن قوقل کا قاتل ہے۔ حضرت سعید بن العاص نے کہا کہ ہم کو ایک وبر (جانور) پر حیرت ہے کہ جو ہمارے پاس ضال (ایک پہاڑ کا نام ہے) کی چوٹی سے اُتر کر آیا ہے جو کہ مجھ کو ایک مسلمان کے قتل پر ڈانٹتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے ہاتھ پر عزت دی اور اس نے مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل نہیں کیا حالتِ کفر میں اس کے ہاتھ سے قتل کر دیا جاتا۔

۹۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا جَعْفَرٌ وَأَصْحَابُهُ فَأَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ۔

۹۵۲: محمد بن العلاء ٔ ابو اُسامہ ٔ برید ٔ ابی بردہ ٔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حبشہ سے آئے اور ہم حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب خیبر (کا قلعہ) فتح فرمایا تو آپ ﷺ نے ہم لوگوں کو غزوۂ خیبر کے (مال) غنیمت میں سے حصہ عطا فرمایا یا یوں کہا کہ ہمیں کچھ عطا فرمایا اور اس میں سے کسی ایسے شخص کے لئے حصہ نہ نکالا جو اس وقت حاضر نہ تھا۔ سوائے اس کے جو کہ آپ ﷺ کے ساتھ حاضر تھا اور جہاد میں شریک تھا البتہ کشتی کے لوگوں یعنی حضرت جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھیوں کو سب کے ساتھ حصہ عطا فرمایا۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو حصہ دینے کی تفصیل:

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ یمن سے مکہ معظمہ تشریف لائے اور پھر وہ مسلمان ہوئے انہوں نے جس وقت آپ ﷺ کی ہجرت کی اطلاع سنی تو وہ اور دیگر حضرات کشتی میں سوار ہو کر خدمت نبوی میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے اس وقت خیبر کا قلعہ فتح ہو چکا تھا اور محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے حضرت ابوموسیٰ کو خیبر کے مالِ غنیمت میں سے حصہ دینے کی مختلف وجوہ تحریر فرمائی ہیں جن کی تفصیل بذل المجہود وغیرہ کتب حدیث میں مفصل طور پر مذکور ہے۔

۹۵۳: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ هَانِءِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللهِ وَحَاجَةِ رَسُولِ اللهِ وَإِنِّي أُبَايِعُ لَهُ فَضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَهْمٍ وَلَمْ

۹۵۳: محبوب بن موسیٰ ٔ ابواسحق ٔ کلیب بن وائل ٔ ہانی ٔ حبیب ٔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ خطبہ دینے کے لئے غزوۂ بدر کے دن کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ حضرت عثمان بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کام کے لئے گئے ہیں اور میں ان کی جانب سے بیعت کرتا ہوں۔ پھر حضرت رسول کریم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے حصہ مقرر فرمایا یعنی مالِ غنیمت میں سے اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی غیر حاضر شخص کے لئے حصہ

يَضْرِبُ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرَهُ۔

مقرر نہیں فرمایا۔

بَاب فِي الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يُحْذَيَانِ مِنْ الْغَنِيمَةِ

باب: غلام اور عورت کو مالِ غنیمت سے حصہ دینا

۹۵۴: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ كَذَا وَكَذَا وَذَكَرَ أَشْيَاءَ وَعَنِ الْمَمْلُوكِ أَلَهُ فِي الْفَيْءِ شَيْءٌ وَعَنِ النِّسَاءِ هَلْ كُنَّ يَخْرُجْنَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهَلْ لَهُنَّ نَصِيبٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنْ يَأْتِيَ أُحْمُوقَةً مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَمَّا الْمَمْلُوكُ فَكَانَ يُحْذَى وَأَمَّا النِّسَاءُ فَقَدْ كُنَّ يُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَيَسْقِينَ الْمَاءَ۔

۹۵۴: محبوب بن موسیٰ' ابواسحق' زائدہ' اعمش' مختار' حضرت یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا اور ان سے بہت سی چیزیں دریافت کیں اور یہ بھی معلوم کیا کہ اگر غلام جہاد میں شریک ہو تو اس کو بھی کچھ حصہ ملے گا (یا نہیں؟) اور خواتین بھی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں جایا کرتی تھیں کیا ان کو بھی حصہ دیا جاتا تھا یا نہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا اگر مجھ کو اس چیز کا اندیشہ نہ ہوتا کہ وہ بے وقوفی کرے گا تو میں ان کو جواب تحریر نہ کرتا۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب تحریر کیا کہ غلام کو بطور انعام کچھ دے دیا جاتا تھا اور خواتین زخمیوں کا علاج کرتیں اور ان کو پانی پلاتی تھیں۔

مجاہدین کی خدمت کے عوض عورتوں کو انعام:

نجدہ خوارج کے امیر کا نام ہے۔ مفہوم حدیث یہ ہے کہ مجاہدین کی خدمت کرنے کی وجہ سے خواتین کو انعام کے طور پر کچھ دے دیا جاتا تھا باقاعدہ خواتین کا مالِ غنیمت میں حصہ مقرر نہیں تھا۔

۹۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ يَعْنِي الْوَهْبِيَّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَالزُّهْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُورِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ النِّسَاءِ هَلْ كُنَّ يَشْهَدْنَ الْحَرْبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ قَالَ فَأَنَا كَتَبْتُ كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى نَجْدَةَ قَدْ كُنَّ يَحْضُرْنَ الْحَرْبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَّا أَنْ يُضْرَبَ

۹۵۵: محمد بن یحییٰ' احمد بن خالد' ابن اسحق' ابوجعفر' زہری' حضرت یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ حروری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لکھ کر یہ دریافت کیا کہ دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خواتین جہاد میں جاتی تھیں اور کیا ان کو کچھ حصہ بھی ملتا تھا؟ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف سے اس کا جواب تحریر کیا کہ دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خواتین جہاد میں شریک ہوتی تھیں لیکن ان کا کچھ حصہ مقرر نہیں ہوتا تھا بلکہ ان کو بطور انعام کچھ مل جاتا تھا۔

لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَلَا وَقَدْ كَانَ يُرْضَخُ لَهُنَّ۔

۹۵۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ قَالَا أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنِي حَشْرَجُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ أَبِيهِ أَنَّهَا خَرَجَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَادِسَ سِتِّ نِسْوَةٍ فَبَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ إِلَيْنَا فَجِئْنَا فَرَأَيْنَا فِيهِ الْغَضَبَ فَقَالَ مَعَ مَنْ خَرَجْتُنَّ وَبِإِذْنِ مَنْ خَرَجْتُنَّ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ خَرَجْنَا نَغْزِلُ الشَّعَرَ وَنُعِينُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَعَنَا دَوَاءُ الْجَرْحَى وَنُنَاوِلُ السِّهَامَ وَنَسْقِي السَّوِيقَ فَقَالَ قُمْنَ حَتَّى إِذَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ أَسْهَمَ لَنَا كَمَا أَسْهَمَ لِلرِّجَالِ قَالَ قُلْتُ لَهَا يَا جَدَّةُ وَمَا كَانَ ذَلِكَ قَالَتْ تَمْرًا۔

۹۵۶: ابراہیم بن سعید' زید بن حباب' رافع بن سلمہ بن زیاد' حضرت حشرج بن زیاد نے اپنی دادی اشجعیہ سے روایت کیا ہے کہ غزوۂ خیبر میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلیں یہ کُل ملا کر چھ خواتین تھیں۔ اُمّ زیاد کہتی ہیں کہ جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو بلا بھیجا ہم لوگ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم کس کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئیں اور کس کی اجازت سے آئیں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جہاد میں آئی ہیں اور بالوں کو بٹتی ہیں اور اس کے ذریعہ راہِ الٰہی میں امداد پہنچاتی ہیں اور ہمارے ساتھ زخمیوں کی دوا ہے اور ہم مجاہدین کو تیر (پکڑا) دیتی ہیں اور ان لوگوں کو ستو گھول کر پیش کرتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے۔ یہاں تک کہ خیبر (کا قلعہ) فتح ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو بھی اسی طرح حصہ عنایت فرمایا کہ جس طرح مردوں کو عنایت فرمایا حشرج بن زیاد نے کہا کہ ان سے میں نے معلوم کیا (یعنی اپنی دادی سے) وہ کیا حصہ تھا؟ انہوں نے کہا کہ وہ کھجور تھی۔

۹۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ بِي فَقُلِّدْتُ سَيْفًا فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ فَأُخْبِرَ أَنِّي مَمْلُوكٌ فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ۔

۹۵۷: احمد بن حنبل' بشر بن مفضل' محمد بن زید' عمیر' مولیٰ ابو اللحم سے روایت ہے کہ میں غزوۂ خیبر میں اپنے مالکوں کے ساتھ گیا انہوں نے میرے متعلق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ (جہاد میں ان کو ساتھ لے جائیں یا نہیں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی اور مجھ کو ہتھیار اُٹھا کر چلنے کا حکم فرمایا تو ایک تلوار میری کمر میں لٹکائی گئی جو کہ زمین پر لگتی ہوئی جاتی تھی۔ پھر آپ کو معلوم ہوا کہ میں غلام ہوں تو آپ نے مجھ کو گھر کے سامانوں میں سے بطور انعام کچھ سامان عطا فرمایا۔

۹۵۸: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ أَمِيحُ أَصْحَابِي الْمَاءَ يَوْمَ بَدْرٍ۔

۹۵۸: سعید بن منصور' ابو معاویہ' اعمش' ابوسفیان' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر کے دن میں اہلِ اسلام کے لئے پانی بھرتا تھا۔

بَابٌ فِي الْمُشْرِكِ يُسْهَمُ لَهُ

باب: اگر جنگ میں کوئی مشرک مسلمانوں کے ساتھ ہو تو اس کو حصہ دیا جائے یا نہیں؟

۹۵۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نِيَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ يَحْيَى إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ لَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ لِيُقَاتِلَ مَعَهُ فَقَالَ ارْجِعْ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ۔

۹۵۹: مسدد، یحییٰ بن معین، یحییٰ، مالک، فضیل، عبد اللہ بن دینار، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مشرکین میں سے ایک شخص حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل گیا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر (میدانِ جنگ میں) لڑتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپس ہو جاؤ ہم لوگ مشرک کی امداد نہیں چاہتے۔

بَابٌ فِي سُهْمَانِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑے کے لئے حصہ

۹۶۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْهَمَ لِرَجُلٍ وَلِفَرَسِهِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ سَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ۔

۹۶۰: احمد بن حنبل، ابومعاویہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار کو تین حصہ دلوائے ایک اس کا اپنا حصہ اور دو حصے گھوڑے کیلئے۔

خلاصۃ الباب: گھوڑے کے سہم پر تو سب کا اتفاق ہے لیکن اس کی مقدار میں اختلاف ہے۔ تینوں اماموں اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ بن حسن شیبانیؒ کے نزدیک گھوڑے کے لیے دو سہم ہیں لہٰذا گھوڑے اور اس کے سوار دونوں ملا کر تین حصے ہوئے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فرس (گھوڑے) کے لیے ایک حصہ یہ حدیث جمہور ائمہ کی دلیل ہے اور امام صاحب کی دلیل آئندہ باب میں آ رہی ہے جس کا مضمون یہ ہے مجمع بن جاریہؓ جس کی تفصیل یہ ہے کہ لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی جس میں تین سو گھڑ سوار تھے اور بارہ سو پیدل تھے اور اٹھارہ سہام میں ہر سہم سو حصوں پر مشتمل تھا اس صورت میں پیدل کے حصہ میں ایک سہم اور سوار کے حصہ میں دو سہم آتے ہیں۔

۹۶۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَمَعَنَا فَرَسٌ فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ مِنَّا سَهْمًا وَأَعْطَى لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ۔

۹۶۱: احمد بن حنبل، عبد اللہ بن یزید، مسعودی، حضرت ابوعمرہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ ہم چار افراد حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمارے پاس ایک گھوڑا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں میں سے ہر ایک شخص کو ایک ایک حصہ عطا فرمایا اور گھوڑے کو دو حصے دیئے۔

۹۶۲: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ بِمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ زَادَ فَكَانَ لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ۔

۹۶۲: مسدد، اُمیہ بن خالد، مسعودی، آل ابی عمرہ، حضرت ابی عمرہ گزشتہ روایت کی طرح روایت کرتے ہیں لیکن اس روایت میں اس طرح ہے کہ ہم تین افراد تھے اور گھوڑے سوار شخص کے لئے تین حصہ تھے۔

بَاب فِيمَنْ أَسْهَمَ لَهُ سَهْمًا

باب: جن حضرات کے نزدیک پیدل آدمی کو ایک حصہ دیا جائے؟

۹۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعٍ يَذْكُرُ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ أَحَدَ الْقُرَّاءِ الَّذِينَ قَرَئُوا الْقُرْآنَ قَالَ شَهِدْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا عَنْهَا إِذَا النَّاسُ يَهُزُّونَ الْأَبَاعِرَ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ مَا لِلنَّاسِ قَالُوا أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجْنَا مَعَ النَّاسِ نُوجِفُ فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ ﷺ وَاقِفًا عَلَى رَاحِلَتِهِ عِنْدَ كُرَاعِ الْغَمِيمِ فَلَمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ قَرَأَ عَلَيْهِمْ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّهُ لَفَتْحٌ فَقُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُ مِائَةِ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَأَعْطَى الرَّاجِلَ سَهْمًا۔

۹۶۳: محمد بن عیسیٰ' مجمع بن یعقوب' ان کے والد یعقوب' ان کے چچا عبد الرحمٰن' ان کے چچا حضرت مجمع بن جاریہ انصاری سے روایت ہے کہ جو قاریوں میں سے تھے جو کہ قرآن کریم تلاوت کرتے تھے انہوں نے کہا کہ ہم لوگ صلح حدیبیہ میں حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم جس وقت وہاں سے واپس ہوئے تو لوگ اپنے اُونٹ' جلدی جلدی دوڑانے لگے۔ اس دوران لوگوں نے ایک دوسرے سے معلوم کیا کہ اُونٹوں کو جلدی بھگانے کی کیا وجہ ہے؟ معلوم ہوا کہ حضرت رسول کریم ﷺ پر وحی نازل ہوئی ہے تو ہم لوگ بھی لوگوں کے ساتھ بھاگتے ہوئے نکل پڑے۔ ہم لوگوں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو اپنی اُونٹنی پر سوار (مقام) کراع الغمیم کے نزدیک پایا۔ جب تمام حضرات آپ ﷺ کے نزدیک جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے سورة: اِنَّا فَتَحْنَا تلاوت فرمائی۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ فتح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں اس ذات اقدس کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ فتح ہے۔ پھر غزوۂ خیبر کے جہاد میں جو مال حاصل ہوا وہ صلح حدیبیہ کے حضرات پر تقسیم ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مال کے اٹھارہ (سو) حصے مقرر کئے اور لشکر کے تمام حضرات ایک ہزار پانچ سو تھے جن میں تین سو سوار تھے اور ایک ہزار دو سو حضرات پیدل تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں کو دو حصے عنایت فرمائے اور جو لوگ پیدل تھے ان کو ایک ایک حصہ۔

حنفیہ کی دلیل بابت تقسیم حصہ:

کراع الغمیم مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان ایک دیہات کا نام ہے مذکورہ حدیث امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل ہے کیونکہ اس جگہ ایک ہزار آٹھ سو حصے تھے جس میں سے چھ سو حصے تین سو سوار مجاہدین کو مل گئے اور ایک ہزار دو سو حصے ہر ایک پیدل کو دیئے گئے۔

خلاصۃ الباب: یہ حدیث امام صاحب کی دلیل ہے جس کی تفصیل پیش کی جا چکی ہے۔ جمہور کی دلیل کا جواب یہ ہو سکتا ہے

کہ یہ حدیث مجمل ہے اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کب کا واقعہ ہے ہوسکتا ہے کہ خیبر سے پہلے کا واقعہ ہو لہٰذا یہ حدیث منسوخ ہے۔
دوسرا جواب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان تین میں ایک سہم بطور نفل کے ہو۔

سوال: اصحاب حدیبیہ کل چودہ سو پیدل بارہ اور چھ اٹھارہ ہوتے ہیں لہٰذا گزشتہ باب کی حدیث میں جو مضمون ہے وہ درست ہوا۔

جواب: اصحابِ حدیبیہ کی تعداد کے بارہ میں تین قسم کی روایات بخاری میں ہیں۔ حنفیہ نے پندرہ سو کی روایت کو ترجیح دی ہے اور وجہ ترجیح محمد بن جاریہ کی اس روایت کو قرار دیا ہے۔

بَابٌ فِي النَّفَلِ

۹۶۴: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَلَهُ مِنَ النَّفَلِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَتَقَدَّمَ الْفِتْيَانُ وَلَزِمَ الْمَشْيَخَةُ الرَّايَاتِ فَلَمْ يَبْرَحُوهَا فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَالَ الْمَشْيَخَةُ كُنَّا رِدْئًا لَكُمْ لَوِ انْهَزَمْتُمْ لَفِئْتُمْ إِلَيْنَا فَلَا تَذْهَبُوا بِالْمَغْنَمِ وَنَبْقَى فَأَبَى الْفِتْيَانُ وَقَالُوا جَعَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ إِلَى قَوْلِهِ كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ يَقُولُ فَكَانَ ذَلِكَ خَيْرًا لَهُمْ فَكَذَلِكَ أَيْضًا فَأَطِيعُونِي فَإِنِّي أَعْلَمُ بِعَاقِبَةِ هَذَا مِنْكُمْ۔

باب: مالِ غنیمت میں سے انعام مقرر کرنا

۹۶۴: وہب بن بقیہ' خالد' داؤد' عکرمہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیؐ نے غزوۂ بدر کے دن فرمایا کہ جو شخص یہ کام انجام دے تو اس کیلئے یہ انعام ہے تو جوان آگے بڑھے اور بوڑھے حضرات نشانات کے نزدیک کھڑے رہے اور اسی جگہ جمے رہے۔ جس وقت اللہ تعالیٰ نے اہلِ اسلام کو کامیابی سے نوازا تو بوڑھے حضرات نے کہا کہ ہم لوگ تمہارے معاون اور پشت پر تھے اگر تم لوگوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑتا تو تم ہماری جانب واپس ہوتے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ تم لوگ سارا مالِ غنیمت لے لو اور ہم لوگ دیکھتے ہی رہ جائیں۔ نوجوانوں نے یہ بات نہیں مانی اور کہا کہ نبیؐ نے وہ مالِ غنیمت ہم لوگوں کو عطا فرمایا ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ نازل فرمائی۔ یعنی اے نبی لوگ آپؐ سے انفال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں آپؐ فرما دیجئے کہ انفال اللہ اور رسول کیلئے۔ جس طرح آپ کے پروردگار نے آپ کو آپؐ کے ہی گھر سے نکالا مقررہ وقت پر اور مسلمانوں کا ایک طبقہ اس کو مذموم سمجھتا تھا یعنی جہاد کو پسند نہیں کرتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کو اسی طریقہ پر منظور تھا کہ مشرکین سے جہاد ہو اور ان کے سربرآوردہ لوگ قتل کر دیئے جائیں پھر ان لوگوں کیلئے یہی بہتر ہوا تم لوگ اسی طریقہ پر میری تابعداری کرو کیونکہ انجام کے اعتبار سے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔

۹۶۵: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ كَذَا وَكَذَا وَمَنْ أَسَرَ

۹۶۵: زیاد بن ایوب' ہشیم' داؤد بن ابی ہند' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے دن ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مشرک کو قتل کرے تو اس کے لئے یہ انعام ہے اور جو کسی کافر کو قید کرے گا اس کو یہ انعام ملے گا۔ اس

أَسِيرًا فَلَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ سَاقَ نَحْوَهُ وَحَدِيثُ خَالِدٍ أَتَمُّ۔

کے بعد راوی نے مذکورہ روایت کی طرح بیان کیا اور خالد کی حدیث مکمل ہے۔

نفل کا مفہوم:

جہاد میں مالِ غنیمت کے علاوہ مالِ غنیمت کے غیر مستحقین کو بطور انعام امیر کی جانب سے کچھ مال وغیرہ دے دینے کو نفل سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ امیر المومنین کو اختیار ہے کہ جو افراد مالِ غنیمت کے مستحق نہیں جیسے عورتیں یا بوڑھے حضرات وغیرہ ان کو انعام کے طور پر کچھ مال وغیرہ دے دیں تا کہ دوسرے حضرات کو بھی مجاہدین کی خدمت وغیرہ کرنے کی ترغیب ہو اس کا امیر المومنین کو اختیار ہے اور جہاد سے متعلق مزید تفصیلی احکام مفتی اعظم پاکستان کے رسالہ جہاد میں ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں۔

٩٦٦ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ فَقَسَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالسَّوَاءِ وَحَدِيثُ خَالِدٍ أَتَمُّ۔

٩٦٦: ہارون بن محمد، یزید بن خالد، یحییٰ بن ابی زائدہ اسی سند کے ساتھ داؤد نے روایت کرتے ہوئے کہا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مالِ غنیمت برابر (برابر) تقسیم فرمایا اور خالد کی حدیث مکمل ہے۔

٩٦٧: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ شَفَى صَدْرِي الْيَوْمَ مِنَ الْعَدُوِّ فَهَبْ لِي هَذَا السَّيْفَ قَالَ إِنَّ هَذَا السَّيْفَ لَيْسَ لِي وَلَا لَكَ وَأَنَا أَقُولُ يُعْطَاهُ الْيَوْمَ مَنْ لَمْ يُبْلِ بَلَائِي فَبَيْنَمَا أَنَا إِذْ جَاءَنِي الرَّسُولُ فَقَالَ أَجِبْ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ نَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ بِكَلَامِي فَجِئْتُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ سَأَلْتَنِي هَذَا السَّيْفَ وَلَيْسَ هُوَ لِي وَلَا لَكَ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ جَعَلَهُ لِي فَهُوَ لَكَ ثُمَّ قَرَأَ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد

٩٦٧: ہناد بن سری، ابی بکر، عاصم، حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص ؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ غزوۂ بدر کے دن میں ایک تلوار لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آج اللہ تعالیٰ نے دُشمن سے میرے دل کو شفا بخشی ہے یہ تلوار مجھے عنایت فرما دیجئے۔ آپ ؐ نے فرمایا نہ تو یہ تلوار میری ہے اور نہ تمہاری (بلکہ یہ تو مجاہدین کا حق ہے نہ معلوم کون سے مجاہد کے حصہ میں آئیگی؟) میں یہ بات سن کر چل دیا اور یہ بات کہتا ہوا جا رہا تھا کہ یہ تلوار اسی شخص کو ملے گی جس کو میری طرح آزمائش سے دوچار نہیں ہونا پڑا ہو گا اچانک آپ ؐ کی طرف سے میرے بلانے کیلئے ایک شخص آیا اور اس نے کہا چل۔ میں یہ سمجھا کہ ہوسکتا ہے کہ میرے اس بات کے کہنے پر کوئی حکم نازل ہوا ہو جب میں حاضر خدمت نبوی ہوا تو آپ ؐ نے فرمایا یہ تلوار تم نے مجھ سے مانگی تھی (اس وقت تک یہ تلوار) نہ میری تھی اور نہ تمہاری تھی اب اللہ تعالیٰ نے وہ تلوار مجھے عنایت فرما دی اور میں نے وہ تمہیں دے دی۔ پھر آپ ؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا

قِرَائَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ يَسْأَلُونَكَ النَّفَلَ۔

کہ عبداللہ بن مسعودؓ کی قراءت اس طرح ہے: یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ النَفَلِ۔

بَاب فِي نَفْلِ السَّرِيَّةِ تَخْرُجُ مِنَ الْعَسْكَرِ

باب: بطور انعام لشکر کے ایک ٹکڑے کو کچھ زیادہ حصہ دینے کا بیان

۹۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْطَاكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ الْمَعْنَى كُلُّهُمْ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَيْشٍ قِبَلَ نَجْدٍ وَانْبَعَثَتْ سَرِيَّةٌ مِنَ الْجَيْشِ فَكَانَ سُهْمَانُ الْجَيْشِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَّلَ أَهْلَ السَّرِيَّةِ بَعِيرًا بَعِيرًا فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ۔

۹۶۸: عبدالوہاب بن نجدہ' ابن سلیم (دوسری سند) موسیٰ بن عبدالرحمٰن' مبشر (تیسری سند) محمد بن عوف' حکم بن نافع' شعیب بن ابی حمزہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو ایک چھوٹے لشکر کے ساتھ نجد کی جانب روانہ فرمایا اور دُشمن سے مقابلہ کے لئے اس لشکر میں سے ایک دستہ روانہ فرمایا پھر لشکر کے افراد کو بارہ بارہ اُونٹ ملے اور دستہ کے افراد کو ایک ایک اُونٹ زیادہ ملا تو ان کے حصہ میں تیرہ تیرہ اُونٹ آئے۔

۹۶۹: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ قَالَ الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قُلْتُ وَكَذَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَا تَعْدِلُ مَنْ سَمَّيْتَ بِمَالِكٍ هَكَذَا أَوْ نَحْوَهُ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ۔

۹۶۹: ولید بن عتبہ' ولید بن مسلم' ابن ابی فروہ' نافع ابن مبارک نے کہا کہ جن کو شعیب اور ابن ابی فروہ نے بیان کیا ہے وہ دونوں مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے درجہ کے نہیں ہو سکتے۔

۹۷۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى نَجْدٍ فَخَرَجْتُ مَعَهَا فَأَصَبْنَا نَعَمًا كَثِيرًا فَنَفَّلَنَا أَمِيرُنَا بَعِيرًا بَعِيرًا لِكُلِّ إِنْسَانٍ ثُمَّ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَسَمَ بَيْنَنَا غَنِيمَتَنَا فَأَصَابَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا بَعْدَ الْخُمُسِ وَمَا حَاسَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالَّذِي أَعْطَانَا صَاحِبُنَا وَلَا عَابَ عَلَيْهِ بَعْدَ مَا صَنَعَ

۹۷۰: ہناد بن عبدہ' محمد بن اسحٰق' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کے ایک دستہ کو نجد کی جانب بھیجا۔ میں بھی اسی دستہ میں شامل تھا۔ پھر ہم لوگوں نے مالِ غنیمت میں بہت سامال پایا اور ہمارے دستہ کے سردار نے ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک مزید اُونٹ بطور انعام دیا۔ اس کے بعد ہم لوگ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت کو ہم لوگوں میں تقسیم فرمایا ہم میں سے ہر ایک شخص کو بارہ بارہ اُونٹ پانچواں حصہ نکال کر ملے اور ہمارے سردار نے جو اُونٹ ہم کو عنایت کیے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حساب میں شامل نہیں فرمایا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سردار کے عمل پر

فَكَانَ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا ثَلَاثَةَ عَشَرَ بَعِيرًا بِنَفْلِهِ۔

ناپسندیدگی ظاہر فرمائی تو اس طرح ہم لوگوں میں سے ہر ایک کو بشمول انعام تیرہ تیرہ اُونٹ ملے۔

۹۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ الْمَعْنَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا زَادَ ابْنُ مَوْهَبٍ فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

۹۷۱: عبداللہ بن مسلمہ، مالک (دوسری سند) عبداللہ بن مسلمہ، یزید بن خالد، لیث، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر نجد کی طرف روانہ کیا اس لشکر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے تو غنیمت میں کافی اُونٹ حصہ میں آئے ہر ایک شخص کو بارہ بارہ اُونٹ ملے اور ایک ایک اُونٹ مزید عنایت کیا گیا پھر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تقسیم کو تبدیل نہیں فرمایا۔

۹۷۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَّلَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعِيرًا بَعِيرًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَرَوَاهُ أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَنُفِّلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ۔

۹۷۲: مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہم لوگوں کو ایک لشکر کے ساتھ روانہ فرمایا تو ہمیں مالِ غنیمت سے بارہ بارہ اُونٹ ملے اور آپ ﷺ نے ایک ایک اُونٹ مزید عطا فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو برد بن سنان نے نافع سے عبیداللہ کی مانند مزید روایت کیا اور ایوب نے نافع سے اسی روایت کی طرح بیان کیا لیکن اس روایت میں اس طرح ہے کہ ہم لوگوں کو مزید ایک ایک اُونٹ ملا اور اس روایت میں نبی کریم ﷺ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۹۷۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي ح و حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُجَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةَ النَّفَلِ سِوَى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ وَالْخُمُسُ فِي ذَلِكَ وَاجِبٌ كُلُّهُ۔

۹۷۳: عبدالملک بن شعیب، ان کے والد، ان کے دادا (دوسری سند) حجاج بن ابی یعقوب، حجین، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے کچھ دستوں کو (جو لشکر سے الگ کر کے مقابلہ کے لئے روانہ کئے جاتے تھے) زیادہ حصہ عنایت فرماتے تھے جو صرف انہی کو ملتا تھا نہ کہ تمام لشکر کے لئے البتہ تمام مال میں سے پانچواں حصہ نکالا جاتا۔

۹۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۹۷۴: احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، حیی، ابوعبدالرحمٰن، حضرت عبداللہ

اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حُيَيٌّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلَاثِ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَأَشْبِعْهُمْ وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ أَوْ جَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوا۔

بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوۂ بدر کے دن تین سو پندرہ افراد لے کر نکلے۔ آپ ﷺ نے دُعا مانگی: ((اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ)) اے اللہ یہ لوگ پا پیادہ ہیں ان کو سواری عطا فرما۔ یہ لوگ برہنہ ہیں ان کو لباس عطا فرما دیجئے اے اللہ یہ لوگ بھوکے ہیں ان کو سیر فرما دے پھر اللہ تعالیٰ نے اہلِ اسلام کو غزوۂ بدر کے دن فتح عطا فرمائی جب وہ حضرات واپس ہوئے تو ان میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو ایک اُونٹ یا دو اُونٹ (مالِ غنیمت میں سے) نہ لے کر آیا ہو اور ان حضرات کے پاس کپڑے بھی ہو گئے اور وہ حضرات سیر بھی ہو گئے۔

خلاصۃ الباب: نفل اصل میں زائد حصہ اور انعام کو کہتے ہیں اور اسی سے تنفیل مشتق ہے مگر یہاں نفل سے مراد مالِ غنیمت ہے۔ امام ابوداؤد نے اس باب میں غنائم بدر کی احادیث ذکر کی ہیں جس کا پورا پورا اختیار حضور ﷺ کو تھا۔

بَاب فِيمَنْ قَالَ الْخُمُسُ قَبْلَ النَّفْلِ

باب: پانچواں حصہ انعام سے قبل نکالے جانے کا بیان

۹۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ الشَّامِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ التَّمِيمِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُنَفِّلُ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ۔

۹۷۵: محمد بن کثیر' سفیان' یزید بن یزید' مکحول' زیاد بن جاریہ' حضرت حبیب بن مسلمہ فہری سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ پانچواں حصہ نکالنے کے بعد مالِ غنیمت کا تہائی حصہ بطور انعام عنایت فرماتے تھے۔

۹۷۶: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُشَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ إِذَا قَفَلَ۔

۹۷۶: عبید اللہ بن عمر' عبد الرحمٰن بن مہدی' معاویہ بن صالح' علاء بن حارث' مکحول' ابن جاریہ' حضرت حبیب بن مسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خمس نکالنے کے بعد چوتھائی حصہ انعام کے طور پر دیتے تھے یعنی شروع جہاد میں اور خمس نکالنے کے بعد تہائی حصہ انعام کے طور پر عنایت فرماتے تھے جب لوگ جہاد سے واپس ہوتے۔

حوصلہ افزائی کے لئے مزید انعام:

مراد یہ ہے کہ جس وقت میدانِ جہاد سے واپسی ہو جاتی اور مسلمانوں کی کوئی جماعت کفار سے جنگ کرتی تو اس جماعت کو تہائی حصہ بطور انعام (نفل) دیا جاتا۔

۹۷۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرِ بْنِ

۹۷۷: عبد اللہ بن احمد' محمود بن خالد' مروان بن محمد' یحییٰ بن حمزہ'

ذَكْوَانَ وَمَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيَّانِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ كُنْتُ عَبْدًا بِمِصْرَ لِامْرَأَةٍ مِنْ بَنِي هُذَيْلٍ فَأَعْتَقَتْنِي فَمَا خَرَجْتُ مِنْ مِصْرَ وَبِهَا عِلْمٌ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أُرَى ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِجَازَ فَمَا خَرَجْتُ مِنْهَا وَبِهَا عِلْمٌ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أُرَى ثُمَّ أَتَيْتُ الْعِرَاقَ فَمَا خَرَجْتُ مِنْهَا وَبِهَا عِلْمٌ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أُرَى ثُمَّ أَتَيْتُ الشَّامَ فَغَرْبَلْتُهَا كُلُّ ذَلِكَ أَسْأَلُ عَنِ النَّفَلِ فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُخْبِرُنِي فِيهِ بِشَيْءٍ حَتَّى لَقِيتُ شَيْخًا يُقَالُ لَهُ زِيَادُ بْنُ جَارِيَةَ التَّمِيمِيُّ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ سَمِعْتَ فِي النَّفَلِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيَّ يَقُولُ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْأَةِ وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ۔

ابو وہب' حضرت مکحول سے روایت ہے کہ میں قبیلہ بنی ہذیل کی ایک عورت کا مصر میں غلام تھا۔ اس عورت نے مجھ کو آزاد کر دیا تو میں مصر سے نہیں نکلا جب تک کہ میں نے اپنی دانست میں وہاں کا سارا علم حاصل نہ کر لیا۔ پھر میں حجاز آیا اور وہاں سے نہیں نکلا یہاں تک کہ میری دانست (بساط) کے مطابق وہاں جس قدر علم تھا وہ میں نے حاصل کیا۔ پھر میں عراق آیا اور وہاں سے نہیں نکلا یہاں تک کہ میری دانست کے مطابق وہاں جتنا علم تھا میں نے حاصل کیا۔ پھر میں ملک شام آیا اور میں نے ملک شام میں خوب تحقیق کی اور ہر ایک شخص سے نفل کے بارے میں معلوم کرتا رہا لیکن میں نے کسی شخص کو نہیں پایا جو کہ اس سلسلہ میں کوئی حدیث بیان کرے یہاں تک کہ مجھے ایک صاحب نے بتایا۔ جن کا نام زیاد بن جاریہ تمیمی تھا' میں نے ان سے کہا کیا آپ نے نفل کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے حبیب بن مسلمہ فہری سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کی ابتداء میں چوتھائی مال کا نفل دیا اور واپس ہوتے وقت تہائی مال کا (نفل دیا)۔

جہاد میں انعام کی تفصیل:

مراد یہ ہے کہ جس وقت جہاد شروع ہوتا تو مالِ غنیمت کے چوتھائی حصے کی کسی ایک خاص جماعت کے لئے خمس نکالنے کے بعد بطور انعام اس جماعت کے بہادری کے کارناموں کے صلہ میں نفل دیا جاتا اور جنگ سے واپسی میں اگر کوئی جماعت دشمن سے لڑتی تو اس کو تہائی نفل دیا جاتا تھا۔

بَاب فِي السَّرِيَّةِ تَرُدُّ عَلَى أَهْلِ الْعَسْكَرِ

باب: اُس دستہ کا بیان جو آ کر لشکر میں مل جائے

۹۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ هُوَ مُحَمَّدٌ بِبَعْضِ هَذَا ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمُونَ

۹۷۸: قتیبہ بن سعید' ابن ابی عدی' ابن اسحٰق (دوسری سند) عبید اللہ بن عمر' ہشیم' یحییٰ بن سعید' حضرت عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہلِ اسلام کے خون برابر ہیں (یعنی سزا میں کسی کے لئے کوئی امتیاز نہیں قانون اسلام کی نظر میں سب مجرم برابر ہیں) معمولی مسلمان امن دے سکتا ہے اور اس کے (معاہدہ) امن کو پورا کرنا لازم ہے۔ اسی طرح دُور جگہ کا مسلمان پناہ

تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّيهِمْ عَلَى قَاعِدِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ إِسْحٰقَ الْقَوَدَ وَالتَّكَافِيءَ۔

دے سکتا ہے اگر چہ اس سے قریب والا موجود اور اپنے مخالفین کے مقابلہ میں مسلمان یکمشت ہوتے ہیں اور جس شخص کی سواریاں طاقتور اور تیز رفتار ہوں وہ شخص اس کے ساتھ رہے کہ جس کی سواریاں کمزور ہوں اور جس وقت لشکر میں سے کوئی شخص ٹکڑی نکال کر مال حاصل کرے تو وہ شخص بقیہ افراد کو اس مال میں حصہ دار بنائے اور مسلمان شخص کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور نہ اُس ذمی شخص کو قتل کیا جائے جس سے معاہدہ ہو گیا ہو۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث میں چند چیزیں بیان کی گئی ہیں (۱) تمام مسلمانوں کے خون برابر ہیں جان کا بدلہ جان ہے کوئی فرق نہیں (۲) مسلمانوں کی طرف سے امن و پناہ دینے میں ادنیٰ درجہ کا مسلمان بھی سعی کر سکتا ہے یعنی اگر ادنیٰ درجہ کے مسلمان نے کسی کافر کو پناہ دی ہے تو یہ امر ہر مسلمان کو تسلیم کرنا ہوگا حتیٰ کہ غلام بھی امان دے سکتا ہے۔ بشرطیکہ اسے قتال کی اجازت ہو عندالشیخین ۔ (۳) مسلمان ایک دوسرے کے معاون ہیں۔ باقی اس حدیث میں کافر سے مراد حربی کافر ہے کیونکہ مطلق کافر مراد لیں تو اسکا مطلب یہ ہوگا کہ ذمی کو دوسری مرتبہ حربی کے مقابلہ میں بالاتفاق قتل کیا جاتا ہے۔

۹۷۹: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَغَارَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُيَيْنَةَ عَلَى إِبِلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَ رَاعِيَهَا فَخَرَجَ يَطْرُدُهَا هُوَ وَأُنَاسٌ مَعَهُ فِي خَيْلٍ فَجَعَلْتُ وَجْهِي قِبَلَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ نَادَيْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ اتَّبَعْتُ الْقَوْمَ فَجَعَلْتُ أَرْمِي وَأَعْقِرُهُمْ فَإِذَا رَجَعَ إِلَيَّ فَارِسٌ جَلَسْتُ فِي أَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا جَعَلْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي وَحَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ رُمْحًا وَثَلَاثِينَ بُرْدَةً يَسْتَخِفُّونَ مِنْهَا ثُمَّ أَتَاهُمْ عُيَيْنَةُ مَدَدًا فَقَالَ لِيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ فَقَامَ إِلَيَّ أَرْبَعَةٌ مِنْهُمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَلَمَّا أَسْمَعْتُهُمْ قُلْتُ أَتَعْرِفُونِي قَالُوا وَمَنْ أَنْتَ

۹۷۹: ہارون بن عبداللہ ٗ ہاشم بن قاسم ٗ عکرمہ ٗ ایاس بن سلمہ نے اپنے والد سلمہ بن اکوع سے روایت کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عیینہ فزاری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُونٹوں کو لوٹ لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور وہ اور اس کے گھوڑ سوار ساتھی اُونٹوں کو ہنکاتے ہوئے چل دیئے۔ تو میں نے مدینہ منورہ کی جانب اپنا رُخ کیا اور تین مرتبہ پکارا یا صباحاہ! اس کے بعد میں لوٹنے والے لوگوں کے پیچھے چل پڑا اور ان کے تیر مار کر ان کو زخمی کرتا جاتا تھا۔ جب ان میں سے کوئی سوار میری جانب رُخ کرتا تو میں کسی درخت کی جڑ میں چھپ جاتا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے اُونٹ تھے میں نے وہ تمام اپنے پیچھے کر لئے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اُونٹ (ڈاکوؤں سے رہا کرا لئے) اور ان لوگوں نے اپنے تیس سے زیادہ نیزے اور تیس سے زیادہ چادریں پھینک دیں تا کہ ان کا بوجھ ہلکا ہو جائے (اور فرار ہونے میں سہولت ہو) اتنے میں عبدالرحمٰن کا والد عیینہ مدد لے کر پہنچ گیا اس نے کہا تم لوگوں میں سے کچھ افراد اس شخص کی جانب جائیں (یعنی سلمہ بن اکوع کی جانب جاؤ اور اس کو قتل کر ڈالو) سلمہ کہتے ہیں ان لوگوں میں سے چار افراد میری جانب بڑھے اور وہ پہاڑ پر چڑھ گئے جب وہ لوگ اس قدر فاصلہ پر ہو گئے کہ ان کو میری آواز پہنچے

قُلْتُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنكُمْ فَيُدْرِكُنِي وَلَا أَطْلُبُهُ فَيَفُوتُنِي فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى فَوَارِسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ أَوَّلُهُمُ الْأَخْرَمُ الْأَسَدِيُّ فَيَلْحَقُ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُيَيْنَةَ وَيَعْطِفُ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَاخْتَلَفَا طَعْنَتَيْنِ فَعَقَرَ الْأَخْرَمُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ فَتَحَوَّلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَى فَرَسِ الْأَخْرَمِ فَيَلْحَقُ أَبُو قَتَادَةَ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ فَاخْتَلَفَا طَعْنَتَيْنِ فَعَقَرَ بِأَبِي قَتَادَةَ وَقَتَلَهُ أَبُو قَتَادَةَ فَتَحَوَّلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى فَرَسِ الْأَخْرَمِ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي جَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ ذُو قَرَدٍ فَإِذَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي خَمْسِ مِائَةٍ فَأَعْطَانِي سَهْمَ الْفَارِسِ وَالرَّاجِلِ

تو میں نے کہا تم لوگ مجھے پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا تم کون ہو؟ میں نے کہا میں اکوع کا بیٹا ہوں۔ اس ذاتِ اقدس کی قسم کہ جس نے حضرت محمد ﷺ کے چہرۂ انور کو بزرگی عطا فرمائی تم میں سے کوئی شخص مجھ کو پکڑنا چاہے تو کبھی بھی پکڑ نہ پائے گا اور میں جسے چاہوں گا وہ نہیں بچ سکے گا پھر کچھ دیر ہوئی تھی کہ میں نے آنحضرتؐ کے سواروں کو دیکھا کہ وہ درختوں میں سے چلے آرہے ہیں۔ ان میں سب سے آگے اخرم اسدی تھے وہ عبد الرحمٰن بن عیینہ فزاری سے (یعنی ڈاکوؤں کے سردار) تک پہنچ گئے عبد الرحمٰن نے ان کو دیکھا دونوں میں مڈ بھیڑ ہوئی اور اخرم نے عبدالرحمٰن کے گھوڑے کو ہلاک کر دیا اور عبدالرحمٰن نے اخرم کو قتل کر ڈالا۔ پھر عبد الرحمٰن اخرم کے گھوڑے پر سوار ہوا اسکے بعد ابوقتادہ (آپ کے خاص سوار) نے عبدالرحمٰن کو جالیا اور اس سے مڈ بھیڑ ہوئی اور ابوقتادہ کا گھوڑا قتل کر دیا گیا اور ابوقتادہ نے عبدالرحمٰن کو قتل کر دیا۔ پھر ابوقتادہ اخرم کے گھوڑے پر سوار ہوئے۔ اسکے بعد میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت اس پانی کے پاس تھے کہ جس کا نام ذوقرد تھا جہاں سے میں نے ڈاکوؤں کو مار بھگایا تھا اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ پانچ سو آدمیوں پر مشتمل لشکر تھا۔

بَابٌ فِي النَّفْلِ مِنْ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمِنْ أَوَّلِ مَغْنَمٍ

باب: مالِ غنیمت کے سونے چاندی میں سے نفل دینا۔

۹۸۰ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ قَالَ أَصَبْتُ بِأَرْضِ الرُّومِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيهَا دَنَانِيرُ فِي إِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ مَعْنُ بْنُ يَزِيدَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَانِي مِنْهَا مِثْلَ مَا أَعْطَى رَجُلًا مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا نَفْلَ إِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ لَأَعْطَيْتُكَ ثُمَّ

۹۸۰: ابوصالح محبوب بن موسیٰ' ابواسحٰق' عاصم بن کلیب' حضرت ابوالجویریہ جرمی سے مروی ہے کہ میں نے خلافتِ معاویہ رضی اللہ عنہ میں سرزمین روم میں سے ایک لال رنگ کا مٹکا پایا اس میں دینار تھے۔ اس وقت قبیلہ بنی سلیم میں سے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی ہم لوگوں پر حکمران تھے ان کو معن بن یزید کہا جاتا تھا۔ میں وہ مٹکا ان کی خدمت میں لایا تو انہوں نے دینار مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے اور مجھے بھی اسی قدر دیا کہ جتنا حصہ ہر شخص کو دیا پھر انہوں نے کہا کہ اگر میں نے نبی کریم ﷺ جو فرماتے تھے وہ نہ سنا ہوتا کہ زیادہ حصہ نہیں نکالنا ہے مگر پانچواں حصہ نکالنے کے بعد تو میں دیگر حضرات کی بہ نسبت تمہیں زیادہ دیتا۔ اس کے

أَخَذَ يَعْرِضُ عَلَيَّ مِنْ نَصِيبِهِ فَأَبَيْتُ۔

بعد وہ اپنے حصہ میں سے مجھے دینے لگے میں نے لینے سے انکار کر دیا۔

۹۸۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ۔

۹۸۱: ہناد ابن مبارک ابوعوانہ عاصم بن کلیب سے اور سند کے اعتبار سے اسی طرح پر روایت بیان کی گئی ہے۔

بَاب فِي الْإِمَامِ يَسْتَأْثِرُ بِشَيْءٍ مِنَ الْفَيْءِ لِنَفْسِهِ

باب: مشرکین سے جو مال ہاتھ آئے امام اس میں سے کچھ رکھ لے

۹۸۲: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ الْأَسْوَدَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هَذَا إِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ۔

۹۸۲: ولید بن عتبہ ولید عبداللہ بن العلاء ابوسلام اسود حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ہم لوگوں کو مال غنیمت کے ایک اُونٹ کی جانب رُخ کر کے نماز پڑھائی یعنی آپ ﷺ نے اُونٹ کو سترہ بنالیا۔ پھر جب آپ ﷺ نے نماز کا سلام پھیرا تو آپ ﷺ نے اُونٹ کے پہلو میں سے ایک بال لیا اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کے اموال غنیمت میں سے اس بال کے برابر بھی میرے لئے حلال [illegible] ہے۔ بجز خمس کے اور وہ خمس بھی تم لوگوں کی ضرورت میں [illegible]مال کیا جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب: فئی وہ ہوتا ہے جو بغیر قتال و جنگ کے کفار کا مال حاصل ہو اور فئی کا اطلاق غنیمت پر ہوتا ہے یہی اس جگہ مراد ہے یعنی مال غنیمت میں سے امام اپنے لیے کسی خاص چیز کا انتخاب نہیں کر سکتا البتہ حضور ﷺ کو اس بات کا حق تھا کہ آپ ﷺ مال غنیمت میں سے کوئی سی چیز جو پسند ہو وہ لے سکتے تھے جس کا نام سہم صفی ہے۔ دراصل حضور ﷺ کے لیے تین حصے ہوتے تھے: (۱) ایک وہ حصہ جو دوسرے مجاہدین کو مال غنیمت میں سے ملتا تھا۔ تو اس سے آپ ﷺ کا بھی ایک حصہ ہوتا تھا' (۲) خمس الخمس یعنی خمس میں سے پانچواں حصہ جس کا ذکر اس حدیث میں ہے' (۳) سہم صفی جس کا ذکر ترجمۃ الباب میں مذکور ہے اس حدیث شریف میں اختصاراً صرف ایک کا ذکر ہوا۔ مسند احمد میں اس پر زیادتی بیان کی گئی ہے۔

بَاب فِي الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

باب: معاہدہ پورا کرنا لازم ہے

۹۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔

۹۸۳: عبداللہ بن مسلمہ مالک عبداللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عہد شکنی کرنے والے شخص کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے (تا کہ تمام لوگ اس کی ذلت دیکھیں)

خلاصۃ الباب: جہاد میں مشرکین سے چالبازی سے کام لینا تو جائز ہے بلکہ مفید ہے اور اس کی ترغیب ہے لیکن کافروں کے ساتھ معاہدہ کر کے پھر اس کے خلاف ورزی کرنا بالکل جائز نہیں کیونکہ غدر ہے اور غدر پر حدیث میں سخت وعید ہے۔

بَابٌ فِي الْإِمَامِ يُسْتَجَنُّ بِهِ فِي الْعُهُودِ

۹۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ بِهِ۔

۹۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ أَخْبَرَهُ قَالَ بَعَثَتْنِي قُرَيْشٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُلْقِيَ فِي قَلْبِي الْإِسْلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا أَخِيسُ بِالْعَهْدِ وَلَا أَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلَكِنْ ارْجِعْ فَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ الَّذِي فِي نَفْسِكَ الْآنَ فَارْجِعْ قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْلَمْتُ قَالَ بُكَيْرٌ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا رَافِعٍ كَانَ قِبْطِيًّا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا كَانَ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا يَصْلُحُ۔

باب: امام جو عہد کرے لوگوں پر اس کی پابندی لازمی ہے

۹۸۴: محمد بن صباح' عبدالرحمٰن بن ابی الزناد' اعرج' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ امام ایک ڈھال ہے کہ جس کے سہارے جنگ کی جاتی ہے (مراد یہ ہے کہ امام کے مشورہ سے جنگ کی جاتی ہے تو اسکے مشورہ پر مصالحت بھی کرنی چاہئے)

۹۸۵: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' عمرو بکیر بن اشج' حسن بن علی' حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صلح حدیبیہ میں قریش نے مجھے نبی کریم ﷺ کی جانب بھیجا میں نے جب آپ ﷺ کو دیکھا تو میرے قلب میں اسلام ڈال دیا گیا یعنی اسلام کی عظمت میرے دِل میں قائم ہوگئی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پروردگار کی قسم کہ میں کبھی ان لوگوں کی طرف لوٹ کر نہ جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں عہد شکنی نہیں کرتا اور نہ ہی سفیر کو قید کرتا ہوں۔ لہٰذا تم واپس جاؤ۔ اگر تمہارے دِل میں وہی شے قائم رہے جو کہ اس وقت (قائم) ہے یعنی اسلام کی سچائی تو تم واپس آ جانا۔ ابورافع نے عرض کیا کہ میں لوٹ گیا یعنی قریش کے پاس واپس آ گیا اور پھر خدمت نبوی میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوا۔ بکیر نے کہا مجھے یہ معلوم ہوا کہ ابورافع قبطی تھے یعنی وہ غلام تھے امام ابوداؤد نے فرمایا یہ اس دور میں تھا لیکن اب ایسا کہنا مناسب نہیں کیونکہ صحابی کی تعظیم کرنا ضروری ہے۔

بَابٌ فِي الْإِمَامِ يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ عَهْدٌ فَيَسِيرُ نَحْوَهُ

۹۸۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْفَيْضِ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ رَجُلٌ مِنْ حِمْيَرَ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ غَزَاهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ

باب: جس وقت امام اور مشرکین کے درمیان معاہدہ ہو جائے تو ان کے مُلک میں امام جا سکتا ہے

۹۸۶: حفص بن عمر' شعبہ' ابوالفیض' حضرت سلیم بن عامر جو کہ قبیلہ حمیر کے ایک شخص ہیں سے مروی ہے کہ حضرت معاویہؓ اور رومی لوگوں کے درمیان اس بات کا معاہدہ تھا کہ ایک وقت مقررہ تک جنگ نہ کی جائے اور معاویہؓ ان لوگوں کے شہروں کی جانب سفر کرتے پھرتے تھے۔ جب معاہدہ کی مدت پوری ہوگئی تو ان لوگوں سے جنگ کی۔ اتنے میں عربی

عَلٰى فَرَسٍ أَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدَرٌ فَنَظَرُوا فَإِذَا عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَشُدُّ عُقْدَةً وَلَا يَحُلُّهَا حَتّٰى يَنْقَضِيَ أَمَدُهَا أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ۔

گھوڑے یا ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر ایک شخص آیا اور وہ کہتا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر (معاہدہ) پورا ہو عہد شکنی نہ کرو اس شخص کو جب غور سے دیکھا گیا تو وہ شخص عمرو بن عنبسہؓ صحابی تھے تو معاویہؓ نے ان کے پاس ایک آدمی یہ دریافت کرنے کیلئے بھیجا کہ اس میں عہد شکنی کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب کسی شخص اور کسی قوم کے درمیان کوئی معاہدہ ہو تو جب تک اس معاہدہ کی مدت پوری نہ ہو جائے تب تک نہ کوئی معاہدہ کرے اور نہ ہی عہد کو توڑے یا برابری کی بنیاد پر ختم کر دے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ یہ بات سن کر وہاں سے واپس آ گئے۔

دُشمن کے علاقہ کا دورہ کرنا:

مذکورہ شخص نے اللہ اکبر کہنے کے بعد معاہدہ پورا کرنے سے متعلق جو منادی کی اس سے مُراد یہ ہے کہ تم لوگ صلح کے دنوں میں دشمنوں کے علاقے میں گھوم رہے ہو یہ عمل عذر میں داخل [illegible] کہ معاہدے میں بہر حال حاصل حدیث یہ ہے کہ صلح کے زمانہ میں دُشمن کے ملک میں نہ جائے اور مدت پوری ہونے پر [illegible] ع دھوکہ دے کر جنگ شروع کر دے۔

خلاصۃ الباب: حضرت امیر معاویہؓ کا [illegible] خلاف ورزی نہیں تھی۔ مدت معاہدہ پورا ہونے پر ہی وہ ان پر چڑھائی کرتے لیکن فی الجملہ احتیاط کے خلاف تھا اور دوسرے فریق کے ذہن میں یہ ہو سکتا ہے کہ گو مدت عہد پوری ہو گئی ہے لیکن ہمارا مقابل مدت پوری ہونے کے بعد ہی اپنے مقام سے چلے گا۔ بہر حال حضرت امیر معاویہ نے یہ سن کر اپنی جگہ لوٹ آئے۔ سر تسلیم خم ہو گئے۔

بَابٌ فِي الْوَفَاءِ لِلْمُعَاهِدِ وَحُرْمَةِ ذِمَّتِهِ

باب: ذمی مشرک کو مار ڈالنا سخت گناہ ہے

۹۸۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

۹۸۷: سلیمان بن ابی شیبہ' وکیع' عیینہ بن عبدالرحمٰن' ان کے والد' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے معاہدہ والے شخص کو بلاوجہ (شرعی) قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر جنت کو حرام کر دے گا (اس سے مُراد ایسے مشرک کا قتل ہے جو کہ دارالاسلام میں جزیہ یا ٹیکس ادا کر کے رہ رہا ہو)۔

بَابٌ فِي الرُّسُلِ

باب: قاصدوں کے بارے میں

۹۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ كَانَ مُسَيْلِمَةُ كَتَبَ إِلٰى رَسُولِ

۹۸۸: محمد بن عمر' سلمہ' محمد بن اسحٰق' ایک شیخ (دوسری سند) اشجع کے غلام' طارق' سلمہ بن نعیم' حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ

اللّٰہِ ﷺ قَالَ وَقَدْ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَشْجَعَ يُقَالُ لَهُ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُودٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ نُعَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَهُمَا حِينَ قَرَأَ كِتَابَ مُسَيْلِمَةَ مَا تَقُولَانِ أَنْتُمَا قَالَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا۔

وسلم نے مسیلمہ کذاب کے قاصدوں سے اس کا خط پڑھ کر دریافت فرمایا کہ تم لوگ کیا کہتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا ہم وہی بات کہتے ہیں جو مسیلمہ نے کہی (یعنی ہم لوگ مسیلمہ کے رسول ہونے کے قائل ہیں' نعوذ باللہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پروردگار کی قسم اگر یہ بات نہ ہوتی کہ پیغام لانے والے کو قتل نہیں کرنا چاہئے تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا۔

مسیلمہ کذاب:

مسیلمہ کذاب نے دورِ نبوی میں نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا تھا اور مذکورہ بالا دو شخصوں میں سے ایک کا نام عبداللہ بن نواحہ اور دوسرے کا نام ابن اثال تھا یہ دونوں آپ ﷺ کے نام مسیلمہ کذاب کا پیغام لے کر آئے اور ان دونوں نے آپ ﷺ کے سامنے مسیلمہ کذاب کے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا چونکہ قاصدوں کا قتل جائز نہیں ہے اس لئے میں تم دونوں کو قتل نہیں کرتا ہوں۔

۹۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللّٰهِ فَقَالَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ حِنَةٌ وَإِنِّي مَرَرْتُ بِمَسْجِدٍ لِبَنِي حَنِيفَةَ فَإِذَا هُمْ يُؤْمِنُونَ بِمُسَيْلِمَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَجِيءَ بِهِمْ فَاسْتَتَابَهُمْ غَيْرَ ابْنِ النَّوَّاحَةِ قَالَ لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّكَ رَسُولٌ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ فَأَنْتَ الْيَوْمَ لَسْتَ بِرَسُولٍ فَأَمَرَ قَرَظَةَ بْنَ كَعْبٍ فَضَرَبَ عُنُقَهُ فِي السُّوقِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى ابْنِ النَّوَّاحَةِ قَتِيلًا بِالسُّوقِ۔

۹۸۹: محمد بن کثیر' سفیان' ابواسحق' حضرت حارثہ بن مضرب سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیان کیا کہ میرے اور کسی عرب کے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہے۔ میں قبیلہ بنی حذیفہ کی ایک مسجد کے پاس سے گزرا تو میں نے دیکھا کہ وہ لوگ مسیلمہ کذاب پر ایمان لائے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات سن کر ان لوگوں کو طلب کیا اور ابن نواحہ کے علاوہ سب سے استغفار کرنے کے لئے فرمایا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبیؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے اگر تم قاصد نہ ہوتے تو میں تمہاری گردن مار ڈالتا پس آج کے دن تم قاصد نہیں ہو۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے قرضہ بن کعب کو حکم دیا انہوں نے بازار میں اس کو قتل کر ڈالا اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا جو شخص ابن نواحہ کو دیکھنا چاہے تو وہ بازار میں جا کر مشاہدہ کر لے کہ وہ قتل کیا ہوا پڑا ہے۔

بَاب فِي أَمَانِ الْمَرْأَةِ

باب: اگر کوئی عورت کسی مشرک کو پناہ دے؟

۹۹۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

۹۹۰: احمد بن صالح' ابن وہب' عیاض بن عبداللہ' مخرمہ بن سلیمان'

وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهَا أَجَارَتْ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ۔

کریب' ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما' حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی طالب سے مروی ہے کہ انہوں نے مکّہ معظمہ کے فتح کے دن ایک کافر کو امان دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے اُس کو پناہ دی جس کو تم نے پناہ دی اور جس کو تم نے امن دیا ہم نے بھی اُسے امن دیا۔

۹۹۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ لَتُجِيرُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ فَيَجُوزُ۔

۹۹۱: عثمان بن ابی شیبہ' سفیان بن عیینہ' منصور' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ اگر کوئی عورت کسی مشرک کو مسلمانوں سے امان دیتی تو وہ امان جائز ہوتی تھی۔

بَابٌ فِي صُلْحِ الْعَدُوِّ

باب: دُشمن سے صلح کرنا

۹۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَوْرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يَهْبِطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتْ وَمَا ذٰلِكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي الْيَوْمَ خُطَّةً يُعَظِّمُونَ بِهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ

۹۹۲: محمد بن عبید' محمد بن ثور' زہری' عروہ بن زبیر' مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیؐ حدیبیہ کے سال میں کئی سو ایک اور ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم ہمراہ لے کر نکلے یہاں تک کہ آپؐ ذوالحلیفہ میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ہدی کے (جانور کے) قلادہ باندھا' اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھا اور آپؐ وہاں سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب گھاٹی پر پہنچے جہاں سے مکّہ میں داخل ہونے کیلئے اُترتے ہیں تو آپؐ کی اُونٹنی آپ کو لے کر بیٹھ گئی۔ لوگوں نے حل حل (یہ اُونٹ کو اُٹھانے کیلئے بولا جاتا ہے) لیکن آپ کی اُونٹنی قصویٰ نہ اُٹھی' دو مرتبہ کہا کہ قصویٰ بگڑ گئی۔ آپ نے فرمایا قصویٰ (اُونٹنی) نے ضد نہیں کی اور نہ اس کی عادت جم کر کھڑے ہونے کی ہے لیکن اسکو ہاتھی کے روکنے والے نے روک دیا (یعنی اللہ تعالیٰ نے کہ جس نے بیت اللہ کے شہید کرنے کے ارادہ والے ابرہہ کے ہاتھی کو روک دیا تھا) پھر آپ نے فرمایا اس ذاتِ اقدس کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے آج کے دن قریش مجھ سے جو چیز بھی طلب کریں جس میں اللہ تعالیٰ کی حرم کی تعظیم کا پہلو ہو میں وہی چیز ان کو دونگا پھر آپ نے اُونٹنی کو کھڑا کیا اور وہ کھڑی ہوگئی اور آپ اہلِ مکّہ کے راستہ سے ایک جانب کو ہو گئے اور دوسری طرف متوجہ ہو گئے

بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ
فَجَائَهُ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ ثُمَّ أَتَاهُ
يَعْنِي عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا كَلَّمَهُ أَخَذَ
بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ
الْمِغْفَرُ فَضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ
أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَتِهِ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ فَقَالَ
مَنْ هَذَا قَالُوا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ أَيْ
غُدَرُ أَوَلَسْتُ أَسْعَى فِي غَدْرَتِكَ وَكَانَ
الْمُغِيرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ
وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الْإِسْلَامُ فَقَدْ قَبِلْنَا
وَأَمَّا الْمَالُ فَإِنَّهُ مَالُ غَدْرٍ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ
فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اكْتُبْ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اللَّهِ وَقَصَّ الْخَبَرَ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلَى
أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ
إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ
قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ
مُؤْمِنَاتٌ مُهَاجِرَاتٌ الْآيَةَ فَنَهَاهُمُ اللَّهُ أَنْ
يَرُدُّوهُنَّ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرُدُّوا الصَّدَاقَ ثُمَّ
رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَائَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ
قُرَيْشٍ يَعْنِي فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى
الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى إِذْ بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ
نَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ

یہاں تک کہ (مقام) حدیبیہ کے آخر میں ایک مقام پر کہ جہاں ایک گڑھے میں کچھ پانی تھا آپ قیام پذیر ہو گئے۔ آپ کی خدمت میں سب سے پہلے بدیل بن ورقا آیا۔ اس کے بعد عروہ بن مسعود ثقفی آیا اور آپ سے گفتگو کرنے لگا بات چیت کے دوران عروہ بار بار آپ کی داڑھی مبارک کو ہاتھ لگاتا۔ مغیرہ بن شعبہ جو آپ کے نزدیک کھڑے تھے جن کے ہاتھ میں تلوار اور خود پہنے ہوئے تھے انہوں نے عروہ کے ہاتھ پر تلوار کی موٹھ ماری اور کہا آپ کی داڑھی مبارک کے پاس سے اپنے ہاتھ ہٹا لے۔ عروہ نے سر اُٹھا کر پوچھا یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا مغیرہ بن شعبہ۔ عروہ نے کہا اے مکار شخص! کیا میں نے تیری عہد شکنی کی اصلاح کرنے میں کوشش نہیں کی؟ اور اس عہد توڑنے کا واقعہ اس طرح ہے کہ مغیرہ دور جاہلیت میں کچھ لوگوں کو اپنے ہمراہ لے گئے تھے پھر ان کو مار ڈالا اور انکا مال لوٹ لیا۔ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام تو ہم نے قبول کر لیا لیکن ہم مال نہیں لیں گے کیونکہ وہ مکاری سے کمایا ہوا ہے۔ اس کے بعد مسعر نے آخر تک حدیث بیان کی۔ نبیؐ نے کہا تحریر کرو یہ وہی مصالحت نامہ ہے کہ جس پر محمد نے فیصلہ کیا جو رسول اللہؐ ہیں۔ پھر سارا واقعہ بیان کیا۔ سہیل نے کہا: جو قریش میں سے آپؐ کے پاس آئے اگر چہ اسلام قبول کر کے آئے تو آپؐ اس کو واپس فرما دیں گے۔ جب مصالحت نامہ کی تحریر سے فارغ ہو چکے تو صحابہؓ سے فرمایا اٹھو قربانیاں ذبح کرو پھر سر منڈاؤ۔ اسکے بعد مکّہ مکرمہ کی کچھ خواتین اسلام قبول کر کے ہجرت کر کے مسلمانوں کے پاس آئیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں واپس کرنے سے منع فرما دیا اور ان کا مہر جو کہ ان کے مشرک شوہر سے تھا' واپس کر دیا۔ پھر آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو قریش میں سے ایک شخص جس کا نام ابو بصیر تھا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ قریش نے اسکے واپس بلانے کیلئے دو افراد روانہ کئے۔ آپؐ نے ابو بصیر کو انکے حوالہ کر دیا وہ ان کو ساتھ لے کر نکل گئے جب ذوالحلیفہ میں آئے تو وہ وہاں پر اُتر کر کھجوریں کھانے لگے ابو بصیر نے ان دونوں میں سے ایک شخص کی تلوار دیکھ کر کہا اللہ کی قسم یہ تمہاری

لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ فَقَالَ أَجَلْ قَدْ جَرَّبْتُ بِهِ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَى هٰذَا ذُعْرًا فَقَالَ قَدْ قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ قَدْ أَوْفَى اللّٰهُ ذِمَّتَكَ فَقَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ ثُمَّ نَجَّانِي اللّٰهُ مِنْهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَيْلَ أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ الْبَحْرِ وَيَنْفَلِتُ أَبُو جَنْدَلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ۔

تلوار بہت اچھی معلوم ہوتی ہے۔اس نے تلوار میان سے نکال کر کہا کہ میں اس تلوار کو آزما چکا ہو' بوبصیر نے کہا کہ میں بھی تلوار دیکھنا چاہتا ہوں اس نے وہ تلوار انہیں ے دی ابوبصیر نے اس تلوار سے ہی اس کے مالک کو قتل کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ ختم ہو گیا اور دوسرا ساتھی یہ (منظر) دیکھ کر فرار ہو گیا یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ میں آیا اور دوڑ کر مسجد میں گھس گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ خوف زدہ ہو گیا ہے اس نے کہا کہ میرا ساتھی قتل کر دیا گیا اور ۔ بھی تل کر دیا جاؤں گا اتنے میں ابوبصیر آیا اور اس نے کہا یارسو د! آپ نے عہد مکمل کر لیا اور مجھ کو مشرکین کے حوالے کر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان لوگوں سے نجات عطا فرمائی۔آپ صلی اللہ علیہ لم نے فرمایا تو جنگ بڑھانے والا ہے' اگر اس کا کوئی ساتھی ہوتا۔ابوبصیر نے جس وقت یہ بات سنی تو وہ سمجھ گئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دوبارہ مشرکین کے حوالے کر دیں گے وہ نکلے اور دریا کے کنارے تک گئے۔اور ابوجندل جو کہ سہیل کا بیٹا تھا جس نے کہ مشرکین سے مصالحت کرائی تھی وہ اسلام لے آیا تھا اور مصالحت کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا لیکن آپ نے صلح کے مطابق اس کو مشرکین کو لوٹا دیا تھا وہ بھی ابوبصیر کے ساتھ شامل ہو گیا یہاں تک کہ اہلِ اسلام کا ایک گروہ وہاں اکٹھا ہو گیا۔

ایک تاریخی معاہدہ:

مراد یہ ہے کہ قریش کی فوج جنگ کرنے کیلئے میدان میں آ گئی آپ نے کہلوایا کہ ہم لوگوں کا منشاء تم سے جنگ کرنا نہیں ہے ہم لوگ تو صرف عمرہ کیلئے آئے ہیں لیکن قریش نہیں مانے اور انہوں نے نبیؐ اور صحابہ کرام کو عمرہ سے روکے رکھا۔مذکورہ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مغیرہؓ کے ہاتھوں جو لوگ قتل کئے گئے۔تو ان کی قوم کے لوگوں نے عروہ سے لڑائی کی کیونکہ مغیرہ' عروہ کے بھتیجے تھے عروہ نے بڑی دُشواری سے فیصلہ کیا اور دیت ادا کرنے کا وعدہ کیا۔بہرحال نبیؐ نے قریش سے صلح کے لئے پہلے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم جاؤ لیکن انہوں نے عذر فرمایا کہ قریش کی مجھ سے دشمنی ہے میرا جانا مفید نہ ہوگا پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا چنانچہ وہ قریش کے پاس تشریف لے گئے جواب میں قریش نے سہیل کو آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور سہیل کے توسط سے قریش سے آپ ﷺ کی مصالحت ہوئی۔ سہیل نے کہا آپ ﷺ ہمارے نزدیک رسول اللہ نہیں ہیں اس لئے رسول اللہ کا لفظ معاہدہ نامہ سے حذف کر دیا جائے آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا لفظ رسول اللہ تم تحریر سے حذف کر دو لیکن انہوں نے ایسا کرنے سے معذرت فرما دی بالآخر آپ ﷺ نے لفظ رسول اللہ نکال کر محمد بن عبداللہ تحریر فرمایا اور صلح حدیبیہ کے موقع پر کئے گئے معاہدہ کی تفصیل سیرت النبی از علامہ شبلی نعمانی اور اصح السیر وغیرہ کتب سیرت میں مفصل طور پر مذکور ہیں۔سیرت مصطفیٰ از حضرت علامہ ادریس کاندھلوی بھی اس موضوع پر قابل دید مستند کتاب ہے۔

الحمدللہ و بفضلہ پارہ نمبر: ۷ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ ۱۸

۹۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُمْ اصْطَلَحُوا عَلَى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِينَ يَأْمَنُ فِيهِنَّ النَّاسُ وَعَلَى أَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوفَةً وَأَنَّهُ لَا إِسْلَالَ وَلَا إِغْلَالَ۔

۹۹۳: محمد بن علاء' ابن ادریس' ابن اسحٰق' زہری' عروہ بن زبیر' حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قریش نے اس پر مصالحت کی کہ دس سال تک جنگ موقوف رکھی جائے گی اس زمانہ میں لوگ امن و امان سے رہیں اور ہم لوگوں کے اور ان لوگوں کے مابین قلب صاف ہوگا اور نہ پوشیدہ طور پر اور نہ ہی کھلے طور پر چوری ہوگی۔

۹۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ مَالَ مَكْحُولٌ وَابْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَمِلْتُ مَعَهُمَا فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ قَالَ جُبَيْرٌ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مِخْبَرٍ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَيْنَاهُ فَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ الْهُدْنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا وَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ۔

۹۹۴: عبداللہ بن محمد' عیسیٰ بن یونس' الاوزاعی' حضرت حسان بن عطیہ سے مروی ہے کہ مکحول اور ابن ابی عطیہ خالد بن معدان کی جانب چلے میں بھی ان لوگوں کے ہمراہ گیا۔ ان لوگوں نے حضرت جبیر بن نفیر سے حدیث بیان کی کہ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ تم ذی مخبر کے پاس چلو جو کہ ایک صحابی ہیں۔ میں ان کے پاس گیا جبیر نے ان لوگوں سے صلح کے متعلق معلوم کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے کہ عنقریب تم لوگ اہل روم سے ایسی صلح کرو گے کہ اندیشہ نہ رہے گا پھر وہ لوگ اور تم لوگ ایک دوسرے سے مل کر ایک دوسرے دشمن سے جنگ کرو گے۔

بَابٌ فِي الْإِذْنِ فِي الْقُفُولِ بَعْدَ النَّهْيِ

باب: ممانعت کے بعد میدانِ جہاد سے واپس آنے کی اجازت کا بیان

جہاد کے دوران واپس آنے کی اجازت اور منسوخی:

اسلام کے شروع دور میں منافقین کا یہ طریقہ تھا کہ وہ لوگ نبیؐ کے ہمراہ جہاد کیلئے نہیں نکلتے اگر آپ کے ساتھ جہاد کیلئے نکل بھی جاتے تو مختلف بہانے کر کے واپس ہو جاتے تھے۔ اللہ جل جلالہٗ نے سورۂ براۃ میں منافقت کے مذکورہ عمل کی تفصیل بیان فرمائی جب اسلام کا غلبہ ہو گیا اور مجاہدین کی تعداد میں اضافہ ہو گیا اور منافقین قتل کیے گئے تو اللہ جل جلالہٗ نے سورۂ نور میں آیت:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ﴾ نازل فرمائی یعنی ایمان والے وہ لوگ ہیں جو کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور جس وقت وہ لوگ اس کے ساتھ (نبی کے ہمراہ) کسی جمع ہونے والے کام (جیسے کہ جہاد حج وغیرہ) میں اکٹھا ہوتے ہیں تو وہ لوگ نہیں جاتے جب تک کہ نبی سے اجازت حاصل نہ کر لیں (اے نبی ﷺ) آپ سے جو لوگ اجازت حاصل کرتے ہیں وہ وہی لوگ ہیں جو کہ اللہ اور اس کے رسول کو تسلیم کرتے ہیں پھر وہ لوگ جس وقت آپ سے اجازت حاصل کریں اپنے کسی کام (یا ضرورت) کے لئے تو آپ ان میں سے جس شخص کو چاہیں اجازت دے دیں اور ان لوگوں کے لئے ربّ قدوس سے معافی طلب کر لو بلاشبہ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمانے والے اور مہربانی کرنے والے ہیں (اس آیت کریمہ کے نازل ہونے کے بعد) اب سابقہ آیت کریمہ: ﴿لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ﴾ منسوخ ہوگئی اور جہاد سے ضرورت کی بناء پر بعد اجازت واپس آنا درست قرار دیا گیا مندرجہ ذیل حدیث میں اسی مضمون کو بیان فرمایا گیا ہے۔

بَابٌ فِي الْعَدُوِّ يُؤْتَى عَلَى غِرَّةٍ وَيُتَشَبَّهُ بِهِمْ

باب: غفلت دے کر دشمن کے پاس جانا اور اس کو فریب دے کر قتل کرنے کا بیان

۹۹۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قُلْ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا الصَّدَقَةَ وَقَدْ عَنَّانَا قَالَ وَأَيْضًا لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ اتَّبَعْنَاهُ فَنَحْنُ نَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ قَالَ كَعْبٌ أَيَّ شَيْءٍ تَرْهَنُونِي قَالَ وَمَا تُرِيدُ مِنَّا قَالَ نِسَائَكُمْ قَالُوا سُبْحَانَ اللَّهِ أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ نَرْهَنُكَ نِسَائَنَا فَيَكُونُ ذَلِكَ عَارًا عَلَيْنَا قَالَ فَتَرْهَنُونِي أَوْلَادَكُمْ

۹۹۵: احمد بن صالح، سفیان، عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کعب بن اشرف کو کون شخص قتل کرے گا؟ کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی۔ یہ بات سن کر محمد بن مسلمہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ کام میں انجام دوں گا اے رسول اللہ کیا آپ ﷺ یہ چاہتے ہیں کہ میں اس کو ہلاک کر دوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ محمد بن مسلمہ نے کہا کہ تو پھر مجھ کو اجازت عطا فرمائیے کہ میں کوئی (چال کی) بات کہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہو۔ اس کے بعد محمد بن مسلمہ کعب بن اشرف کے پاس آئے اور کہا کہ اس آدمی نے (یعنی نبی کریم ﷺ نے) ہم لوگوں سے صدقہ مانگا ہم پھر لوگوں کو آفت میں مبتلا کر دیا۔ کعب بن اشرف نے کہا ابھی تم نے کیا دیکھا ہے تم لوگ مزید مصیبت میں مبتلا ہو گے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا ہم لوگ اس شخص کی اتباع کر چکے ہیں اب یہ بات نامناسب معلوم ہوتی ہے کہ اس شخص کے راستہ کو چھوڑ دیں جب تک اس شخص کا انجام نہ دیکھ لیں۔ تم لوگوں سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ ہمیں ایک وسق یا دو وسق غلّہ قرض دو۔ کعب بن اشرف نے کہا تم کونسی چیز

قَالُوا سُبْحَانَ اللّٰهِ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا فَيُقَالُ رُهِنْتَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ قَالُوا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ يُرِيدُ السِّلَاحَ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا أَتَاهُ نَادَاهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُتَطَيِّبٌ يَنْضَحُ رَأْسُهُ فَلَمَّا أَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ وَقَدْ كَانَ جَاءَ مَعَهُ بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ فَذَكَرُوا لَهُ قَالَ عِنْدِي فُلَانَةُ وَهِيَ أَعْطَرُ نِسَاءِ النَّاسِ قَالَ تَأْذَنُ لِي فَأَشَمَّ قَالَ نَعَمْ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي رَأْسِهِ فَشَمَّهُ قَالَ أَعُودُ قَالَ نَعَمْ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي رَأْسِهِ فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ دُونَكُمْ فَضَرَبُوهُ حَتَّى قَتَلُوهُ۔

رہن رکھو گے؟ سلمہ نے کہا تم لوگ کیا چیز چاہتے ہو؟ کعب نے کہا تم لوگ اپنی مستورات رہن رکھو۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ تم عرب کے خوبصورت آدمی ہو ہم لوگ تمہارے پاس اپنی مستورات رہن رکھیں اور ہم لوگوں پر یہ داغ باقی رہے۔ کعب نے کہا تو پھر تم لوگ اپنی اولاد رہن رکھو۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ ہمارا لڑکا جس وقت بڑا ہو جائے گا تو لوگ اس کو بھی مطعوف کریں گے۔ یہ ایک وسق یا دو وسق پر رہن رکھا گیا تھا البتہ ہم لوگ تمہارے پاس اپنے ہتھیار رہن رکھ سکتے ہیں کعب نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر اس کے پاس محمد بن مسلمہ گئے اور اس کو آواز دی کعب خوشبو لگائے ہوئے گھر سے نکلا اس کا سر خوشبو سے مہک رہا تھا۔ جس وقت محمد بن مسلمہ بیٹھ گئے وہ اپنے ہمراہ جو تین چار شخصوں کو لے کر آئے تھے تمام لوگوں نے خوشبو کا تذکرہ کرنا شروع کیا کعب بن اشرف نے کہا کہ میرے پاس فلاں عورت ہے وہ تمام عورتوں سے زیادہ خوشبودار رہتی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا کیا تم مجھے اجازت دو گے کہ میں تمہارے سر کے بال سونگھ لوں۔ اس نے کہا جی ہاں۔ محمد بن مسلمہ نے اس کے سر میں اپنا ہاتھ ڈال کر سونگھا پھر دوسری مرتبہ اجازت چاہی۔ کعب نے کہا ٹھیک ہے پھر محمد بن مسلمہ نے اس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور جب اسے قابو کر لیا تو اپنے ساتھیوں کی جانب اشارہ کیا کہ اب اس کا کام تمام کر دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے کعب کو مارنا شروع کر دیا اور اسے قتل کر ڈالا یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو گیا۔

کعب بن اشرف:

کعب بن اشرف یہود کا سرغنہ تھا اس نے آپ ﷺ سے معاہدہ کر کے اس کو توڑ ڈالا اور وہ ہمیشہ اہلِ اسلام کے درپے آزار رہتا تھا مذکورہ حدیث سے دشمن کو دھوکا دے کر قتل کر دینے کا جواز واضح ہے۔

۹۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَابَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْإِيمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ۔

۹۹۶: محمد بن خرامہ' اسحق بن منصور' اسباط ہمدانی' سدی' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان نے فتک کی ممانعت کر دی اب کوئی ایمان والا شخص (مؤمن) فتك سے کام نہ لے۔

فتک کا مفہوم:

فتک کا مطلب ہے غافل پا کر دھوکہ سے قتل کر دینا حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ مسلمان کے ساتھ ایسی بات نہیں کرنی چاہئے یا مشرک کے ساتھ بھی اس طرح نہیں کرنا چاہئے اور حدیث ۹۹۵ میں کعب بن اشرف کو دھوکا دے کر قتل کئے جانے کی جو تفصیل ہے اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ کعب بن اشرف کے قتل کئے جانے کا واقعہ مذکورہ بالا ممانعت سے پہلے ہے بعض حضرات نے یہ بھی کہا ہے کہ کعب والا واقعہ مخصوص واقعہ ہے جو کہ خاص وجہ سے پیش آیا تھا۔

بَابٌ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ فِي الْمَسِيرِ

۹۹۷: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

۹۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ الْآيَةَ نَسَخَتْهَا الَّتِي فِي النُّورِ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔

باب: سفر کے درمیان ہر ایک اُونچی جگہ پر چڑھتے وقت تکبیر کہنے کا بیان

۹۹۷: قعنبی، مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ جس وقت حج سے، عمرہ سے، جہاد سے واپس تشریف لائے تو آپؐ ہر بلند جگہ پر (چڑھتے وقت) تین مرتبہ تکبیر فرماتے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ الخ فرماتے یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے اور تعریف اسی کے شایانِ شان ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ہم لوگ اسی کی جانب واپس ہونے والے ہیں توبہ کرنے والے عبادت گزار اور سجدہ کرنے والے ہیں اپنے معبود کی تعریف بیان کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلی ذات نے فوجوں کو مار بھگایا۔

۹۹۸: احمد بن محمد، علی بن حسین ان کے والد، یزید، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ آیت کریمہ: ﴿لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ سورۂ نور کی آیت کریمہ: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ تک سے منسوخ ہوگئی ہے۔

بَابٌ فِي بِعْثَةِ الْبُشَرَاءِ

۹۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ أَحْمَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُبَشِّرُهُ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ۔

باب: کسی شخص کو خوشخبری کی اطلاع دینے کے لئے روانہ کرنا

۹۹۹: ابوتوبہ، عیسیٰ، اسماعیل، قیس، حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم مجھ کو ذی الخلصہ سے بےفکر نہیں کرتے؟ یہ بات سن کر جریر وہاں پر پہنچے اور انہوں نے اس کو آگ لگا دی۔ پھر قبیلہ احمس سے ایک شخص کو حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا اس بات کی خوشخبری دینے کے لئے جس کی کنیت ابوارطاۃ تھی۔

ذی الخلصہ کیا ہے؟

ذی الخلصہ ایک مکان تھا کہ جس میں بُت نصب تھا۔ بے غم کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ تم اس مکان کو برباد کیوں نہیں کر دیتے تاکہ نہ مکان رہے اور نہ بت۔

بَابٌ فِي إِعْطَاءِ الْبَشِيرِ

باب: خوشخبری لے کر پہنچنے والے شخص کو انعام سے نوازنے کا بیان

۱۰۰۰: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ وَقَصَّ ابْنُ السَّرْحِ الْحَدِيثَ قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ صَلَّيْتُ الصُّبْحَ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَسَمِعْتُ صَارِخًا يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى إِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي۔

۱۰۰۰: ابن السرح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عبدالرحمن' عبداللہ بن کعب' حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس وقت سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپ پہلے مسجد تشریف لے جاتے اور دوگانہ ادا فرماتے پھر لوگوں میں تشریف فرما ہوتے اس کے بعد ابن السرح نے مکمل حدیث نقل کی کعب نے بیان کیا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے اہلِ اسلام کو ہم تینوں افراد سے گفتگو کرنے کی ممانعت فرمائی۔ جب کافی مدت گزر گئی تو میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ میں دیوار کود کر داخل ہو گیا وہ میرے چچا کا لڑکا تھا میں نے اس کو سلام کیا اللہ کی قسم اس نے سلام کا جواب تک نہیں دیا (کیونکہ آپ نے گفتگو کرنے اور سلام کے جواب دینے سے منع فرمایا تھا) پھر میں نے پچاسویں روز اپنے مکان کی چھت پر فجر کی نماز ادا کی تو ایک منادی کرنے والے شخص کی آواز سنائی دی جو کہ آواز دے رہا تھا اے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ تم خوش ہو جاؤ پھر جس وقت وہ شخص میرے پاس پہنچا تو میں نے اس کو اپنے دونوں کپڑے اُتار کر دے دیئے اور وہاں سے چل کر میں مسجدِ نبوی میں داخل ہوا تو حضرت رسول کریم ﷺ تشریف فرما تھے (اُس وقت) حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ مجھے دیکھ کر کھڑے ہو گئے مجھ سے انہوں نے آکر مصافحہ کیا اور مجھ کو مبارک باد دی۔

جہاد میں شرکت نہ کرنے والے لوگ:

بعض صحابہ جیسے حضرت کعب بن مالک' ہلال بن اُمیہ' مرارہ بن ربیع کسی عذر کے بغیر غزوۂ تبوک میں شرکت سے رہ گئے تھے آپ نے جہاد سے واپسی میں جب جہاد میں شریک نہ ہونے کی وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے واضح الفاظ میں کہہ دیا کہ ہم اپنی مرضی سے جہاد میں شریک نہیں ہوئے تھے چنانچہ آپ نے ان لوگوں کے بارے میں آیت کریمہ نازل ہونے کے بعد ان لوگوں سے کچھ عرصہ تک قطع تعلق کرنے کا حکم فرما دیا تھا مذکورہ حدیث میں اسی طرف اشارہ ہے۔

بَابٌ فِي سُجُودِ الشُّكْرِ

١٠٠١: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرُ سُرُورٍ أَوْ بُشِّرَ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلَّهِ۔

باب: سجدۂ شکر

١٠٠١: مخلد بن خالد' ابوعاصم' ابی بکرہ' عبدالعزیز' حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مسرت کی بات پیش آتی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری دی جاتی تو آپ ﷺ شکرانہ کے طور پر سجدے میں گر جاتے۔

خلاصۃ الباب: سجدۂ شکر کے بارے میں اختلاف ہے شافعیہؒ حنابلہؒ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک مستحب ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام مالک کے نزدیک غیر مستحب ہے اور ایک قول امام صاحب کا یہ ہے کہ شکر کی ادائیگی کے لیے صرف سجدہ ہی کافی نہیں بلکہ دو رکعت شکریہ کی نیت سے پڑھی جائیں۔ حدیث باب میں ایک راوی ہے موسیٰ بن یعقوب ان کے بارہ میں علی المدینی کہتے ہیں وھوضعف سرالحدیث شاید اس بناء پر امام صاحب تنہا اداء سجدۂ شکر کے مستحب ہونے کے منکر ہیں۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ

١٠٠٢: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ يَحْيَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ نُرِيدُ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيبًا مِنْ عَزْوَرَا نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللَّهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللَّهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا ذَكَرَهُ أَحْمَدُ ثَلَاثًا قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي وَشَفَعْتُ لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا شُكْرًا لِرَبِّي ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخِرَ فَخَرَرْتُ

باب: دُعا مانگنے کے لئے ہاتھوں کو اُٹھانا

١٠٠٢: احمد بن صالح' ابن ابی فدیک' موسیٰ بن یعقوب' ابن عثمان' یحییٰ بن حسن بن عثمان' اشعث بن اسحٰق بن سعد' عامر بن سعد' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ جانے کے لئے نکلے جب ہم لوگ عزوراء (گھاٹی) میں داخل ہوئے تو آپ نیچے اُترے اور آپ نے دونوں ہاتھوں کو اُٹھا کر ایک گھڑی تک اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگی پھر آپ سجدہ ریز ہو گئے اور آپ کافی دیر تک سجدہ ہی میں رہے اس کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور ہاتھوں کو اُٹھا کر ایک ساعت تک دُعا مانگی پھر آپ سجدہ ریز ہوئے اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار سے دُعا مانگی اور میں نے اپنی اُمت کے لئے سفارش کی اللہ تعالیٰ نے ایک تہائی امت مجھ کو عطا فرما دی۔ میں نے اس پر شکر کا سجدہ ادا کیا اس کے بعد میں نے سر اُٹھایا اور اُمت کے لئے دُعا مانگی اللہ تعالیٰ نے مزید ایک تہائی اُمت عطا فرمائی۔ میں نے سجدۂ شکر ادا کیا پھر سر اُٹھایا اور اپنی امت کے لئے دُعا مانگی اللہ تعالیٰ نے جو ایک تہائی باقی تھی وہ بھی عنایت فرما دی میں نے اپنے اللہ کے لئے سجدۂ شکر ادا کیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ احمد بن صالح نے جس وقت ہم لوگوں سے اس حدیث کو نقل کیا تو انہوں نے

سَاجِدًا لِرَبِّي قَالَ أَبُو دَاوُد أَشْعَثُ بْنُ إِسْحٰقَ أَسْقَطَهُ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حِينَ حَدَّثَنَا بِهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْهُ مُوسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ۔

(راوی) اشعث بن اسحٰق کو حذف کر دیا پھر موسیٰ بن سہل رملی نے ان کے واسطہ سے یہ حدیث ہم سے بیان کی۔

بَاب فِي الطُّرُوقِ

باب: سفر سے رات کے وقت اپنے گھر آنے کا بیان

۱۰۰۳: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا۔

۱۰۰۳: حفص بن عمر' مسلم بن ابراہیم' شعبہ' محارب بن دثار' جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ اس بات کو ناپسند فرماتے کہ آدمی (سفر سے) رات کے وقت اپنے گھر میں آئے۔

خلاصۃ الباب: طرق اور طروق دونوں لغت میں اس کے معنی مارنے کے بھی آئے ہیں اس لیے ہتھوڑے کو مفرقہ کہتے ہیں اور دوسرے معنی رات کو آنا بھی ہیں اور رات کو آنے والا دروازہ کھٹکھٹانے کا محتاج ہوتا ہے اس کو طارق کہتے ہیں اس باب میں سفر سے واپس آنے والے کے لیے ادب بیان کیا گیا ہے رحمۃ اللعالمین ﷺ کے ارشادات جامع ہوتے ہیں اور امت کی بھلائی پر مشتمل ہوتے ہیں۔

۱۰۰۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ اللَّيْلِ۔

۱۰۰۴: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' مغیرہ' شعبی' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سفر سے گھر میں (واپس) آنے کا بہترین وقت سر شام آنا ہے۔

۱۰۰۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الزُّهْرِيُّ الطُّرُوقُ بَعْدَ الْعِشَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ لَا بَأْسَ بِهِ۔

۱۰۰۵: احمد بن حنبل' ہشیم' سیار' شعبی' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم لوگ سفر سے نبیؐ کے ہمراہ واپس ہوئے تو جب ہم شہر میں جانا شروع ہوئے تو آپ نے فرمایا رک جاؤ ہم لوگ شہر میں رات کے وقت داخل ہوں گے۔ (اور آپ نے شہر میں اطلاع کرا دی) تا کہ جو خاتون پریشان سر ہو وہ کنگھا کرے اور جس خاتون کا شوہر ایک عرصہ سے باہر تھا وہ ناف کے نیچے کے بال صاف کر لے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ ممانعت بعد عشاء واپس آنے کی صورت میں ہے (لیکن) مغرب کے بعد گھر واپس آنے میں کسی قسم کا حرج نہیں ہے۔

بَاب فِي التَّلَقِّي

باب: مسافر شخص کے استقبال کا بیان

۱۰۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ

۱۰۰۶: ابن سرح' سفیان' زہری' حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت رسول کریم ﷺ غزوۂ تبوک سے مدینہ

النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ تَلَقَّاهُ النَّاسُ فَلَقِيتُهُ مَعَ الصِّبْيَانِ عَلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ۔

منورہ تشریف لائے تو آپ کا لوگوں نے استقبال کیا میں نے بھی بچوں کے ہمراہ (مقام) ثنیہ الوداع میں آپ سے جا کر ملاقات کی۔

بَاب فِيمَا يُسْتَحَبُّ مِنْ إِنْفَادِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ إِذَا قَفَلَ

باب: سامانِ جہاد تیار کرنے اور جہاد میں شرکت نہ کر سکنے کی صورت میں وہ سامان دوسرے مجاہد کو دیدے

۱۰۰۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ وَلَيْسَ لِي مَالٌ أَتَجَهَّزُ بِهِ قَالَ اذْهَبْ إِلَى فُلَانٍ الْأَنْصَارِيِّ فَإِنَّهُ كَانَ قَدْ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَقُلْ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ ادْفَعْ إِلَيَّ مَا تَجَهَّزْتَ بِهِ فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا فُلَانَةُ ادْفَعِي لَهُ مَا جَهَّزْتِنِي بِهِ وَلَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَوَاللَّهِ لَا تَحْبِسِينَ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارِكَ اللَّهُ فِيهِ۔

۱۰۰۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کے ایک جوان شخص نے خدمت نبوی میں عرض کیا۔ یارسول اللہ میرا ارادہ جہاد میں جانے کا ہے لیکن میرے پاس سامان نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا تم فلاں انصاری کے پاس جاؤ انہوں نے سامان جہاد تیار کیا تھا لیکن وہ بیمار پڑ گیا اس سے جا کر کہو کہ تم کو نبی کریم ﷺ نے سلام کہا ہے اور یہ کہ تم نے جہاد کے لئے جو سامان اکٹھا کیا تھا وہ سامان مجھ کو دے دو۔ چنانچہ اس شخص نے ایسا ہی کیا۔ وہ شخص اس انصاری کے پاس گئے اور ان سے اسی طرح کہا۔ انصاری شخص نے اپنی اہلیہ سے کہا اے فلانی! تم نے جتنا سامان میرے لئے تیار کیا تھا وہ تمام سامان ان کو دے دو (اس میں سے) کچھ نہ رکھنا اللہ کی قسم اگر تم اس میں سے کچھ سامان رکھ لو گی تو کسی قسم کی برکت نہ ہوگی۔

بَاب فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْقُدُومِ مِنَ السَّفَرِ

باب: سفر سے واپس آنے پر پہلے نماز ادا کرے

۱۰۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِمَا كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا قَالَ الْحَسَنُ فِي الضُّحَى فَإِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ۔

۱۰۰۸: محمد بن متوکل' حسن بن علی' عبدالرزاق' ابن جریج' ابن شہاب' عبد الرحمٰن بن عبد اللہ' عبد اللہ بن کعب' عبید اللہ بن کعب' اور ان کے چچا' ان کے والد ماجد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بوقت چاشت (دن کے وقت) تشریف لاتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب واپس تشریف لاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے مسجد میں داخل ہو کر دوگانہ ادا فرماتے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہیں پر تشریف فرما ہوتے۔

خُلاصَۃُ البَاب: اِس باب میں سفر سے واپسی پر نماز کے بارہ میں ادب بیان کیا گیا ہے کہ سفر شروع کرنے سے پہلے دو رکعت پڑھنا مسنون ہے اور اسی طرح واپسی پر بھی لیکن سفر میں جاتے وقت دوگانہ گھر میں پڑھنا مستحب ہے اور واپسی پر دو رکعت مسجد میں پڑھنا مسنون ہیں۔

١٠٠٩: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ حِينَ أَقْبَلَ مِنْ حَجَّتِهِ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَأَنَاخَ عَلَى بَابِ مَسْجِدِهِ ثُمَّ دَخَلَهُ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَيْتِهِ قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ يَصْنَعُ۔

١٠٠٩: محمد بن منصور‘ یعقوب‘ ان کے والد‘ ابن اسحٰق‘ نافع‘ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت حج ادا فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے اپنی اُونٹنی کو مسجد کے دروازے پر بٹھایا۔ اس کے بعد آپ نے مسجد میں داخل ہو کر دو رکعات ادا فرمائیں۔ پھر آپ گھر میں تشریف لے گئے نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسا ہی کرتے تھے۔

بَاب فِي كِرَاءِ الْمَقَاسِمِ

باب: تقسیم کنندہ کے معاوضہ کا بیان

١٠١٠: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا الزَّمْعِيُّ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْقُسَامَةَ قَالَ فَقُلْنَا وَمَا الْقُسَامَةُ قَالَ الشَّيْءُ يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَجِيءُ فَيَنْتَقِصُ مِنْهُ۔

١٠١٠: جعفر بن مسافر‘ ابن ابی فدیک‘ زمعی‘ زبیر بن عثمان‘ عبداللہ بن سراقہ‘ محمد بن عبدالرحمٰن‘ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ تقسیم کے معاوضہ ادا کرنے سے بچو۔ ہم لوگوں نے عرض کیا اس کا کیا مفہوم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شے کئی اشخاص میں مشترک ہوتی ہے پھر وہ شے گھٹ جاتی ہے۔

مشترک شے کی اُجرت وصول کرنا:

مذکورہ حدیث سے اس معاوضہ کے لینے کی ممانعت مراد ہے جو معاوضہ مال کے مالکوں کی رضامندی کے بغیر وصول کیا جائے مطلقاً معاوضہ یا اُجرت لینے کی ممانعت نہیں ہے۔

خُلاصَۃُ البَاب: اگر میم کے ضمہ (پیش) کے ساتھ ہو تو معنی ہوگا لوگوں کے درمیان حصوں کو تقسیم کرنے والا اگر مقسم میم کے فتحہ (زبر) کے ساتھ پڑھا جائے تو معنی ہوں گے تقسیم اور قسمت یعنی حصہ اس صورت میں صاحب کا لفظ محذوف ہوگا یعنی تقسیم والا۔ ترجمۃ الباب کا مطلب یہ ہے کہ تقسیم کرنے والا تقسیم کی اجرت لے تو جائز ہے یا نہیں۔ تو حدیث باب میں ارشاد ہے کہ اپنے آپ کو بچاؤ تقسیم کی اُجرت لینے سے اس کا بظاہر مطلب یہ ہے کہ بغیر ان سے اجازت لیے اپنی وجاہت اور چودھراہٹ کی وجہ سے لینے کی ممانعت ہے لیکن لفظ کراہ مذکور ہے جس کا معنی ہے اجرت تو پھر صورت یہ ہوگی کہ جو شخص کسی مشترک چیز کو شرکاء کے درمیان تقسیم کرے ان کے حصوں کے موافق جیسے زمین وغیرہ تو اس تقسیم کی معینہ اجرت لی جائے تب اس میں کوئی کراہت نہیں چنانچہ جمہور ائمہ کرام کے نزدیک جائز ہے سوائے امام مالک کے کہ ان کے نزدیک اس صورت میں بھی اجرت لینا مکروہ ہے واللہ اعلم۔

۱۰۱۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيكٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ الرَّجُلُ يَكُونُ عَلَى الْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ فَيَأْخُذُ مِنْ حَظِّ هَذَا وَحَظِّ هَذَا۔

۱۰۱۱: عبداللہ قعنبی' عبدالعزیز' شریک' حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ایک شخص لوگوں کی جماعت پر متعین ہوتا ہے اور ہر ایک شخص کے حصہ میں سے کچھ وصول کر لیتا ہے۔

بَابٌ فِي التِّجَارَةِ فِي الْغَزْوِ

باب: جہاد میں تجارت کرنے کی کراہت کا بیان

۱۰۱۲: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَلْمَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَهُ قَالَ لَمَّا فَتَحْنَا خَيْبَرَ أَخْرَجُوا غَنَائِمَهُمْ مِنَ الْمَتَاعِ وَالسَّبْيِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ غَنَائِمَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ حِينَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ رَبِحْتُ رِبْحًا مَا رَبِحَ الْيَوْمَ مِثْلَهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ هَذَا الْوَادِي قَالَ وَيْحَكَ وَمَا رَبِحْتَ قَالَ مَا زِلْتُ أَبِيعُ وَأَبْتَاعُ حَتَّى رَبِحْتُ ثَلَاثَ مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا أُنَبِّئُكَ بِخَيْرِ رَجُلٍ رَبِحَ قَالَ مَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الصَّلَاةِ۔

۱۰۱۲: ربیع بن نافع' معاویہ بن سلام' زید بن سلام' ابوسلام' حضرت عبداللہ بن سلمان سے مروی ہے کہ ایک صحابی رسول نے ان سے بیان کیا کہ جس وقت ہم لوگوں نے خیبر فتح کیا تو لوگوں نے اپنی اپنی غنیمت نکالی جس میں سامان بھی تھا اور قیدی بھی اور وہ لوگ باہمی طور پر خرید و فروخت کرنے لگے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج میں نے اس قدر منافع حاصل کیا کہ اس بستی کے لوگوں میں سے اس قدر منافع آج تک کسی شخص کو نہیں ہوا ہوگا۔ آپ نے دریافت فرمایا ہائے تم کو کیا منافع ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ میں مسلسل خرید و فروخت کرتا رہا یہاں تک کہ مجھ کو تین سو اوقیہ کا نفع ہوا۔ آپ نے فرمایا میں تم کو وہ آدمی بتاؤں جس نے تم سے زیادہ عمدہ منافع حاصل کیا ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون شخص ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے فرض نماز کے بعد دو نفل ادا کیں (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے)۔

بَابٌ فِي حَمْلِ السِّلَاحِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: دُشمن کے مُلک میں اسلحہ جانے دینے کا بیان

۱۰۱۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ ذِي الْجَوْشَنِ رَجُلٍ مِنَ الضِّبَابِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ أَنْ فَرَغَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ بِابْنِ فَرَسٍ لِي يُقَالُ لَهَا الْقَرْحَاءُ فَقُلْتُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ جِئْتُكَ بِابْنِ الْقَرْحَاءِ لِتَتَّخِذَهُ قَالَ لَا حَاجَةَ

۱۰۱۳: مسدد' عیسیٰ بن یونس' ان کے والد' ابواسحٰق' ذی الجوشن جو کہ قبیلہ ضباب شخص ہیں ان سے مروی ہے ہیں کہ جس وقت نبی غزوۂ بدر کے دن مشرکین سے فارغ ہو گئے تو میں آپ کی خدمت میں گھوڑے کا ایک بچہ لے کر حاضر ہوا کہ جس کی مادہ کا نام قرحا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کی خدمت میں قرعا کا بچہ لے کر حاضر ہوا ہوں تا کہ آپ اس کو اپنے استعمال میں لائیں۔ آپ نے فرمایا مجھ کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔

لِي فِيهِ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أَقِيضَكَ بِهِ الْمُخْتَارَةَ مِنْ دُرُوعِ بَدْرٍ فَعَلْتُ قُلْتُ مَا كُنْتُ أَقِيضُهُ الْيَوْمَ بِغُرَّةٍ قَالَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ۔

اگر تم اسکے عوض غزوۂ بدر کی زرہوں میں سے ایک زرہ لینا پسند کرو تو میں اس کو قبول کر لونگا۔ میں نے عرض کیا کہ آج کے دن میں گھوڑا تک نہیں قبول کروں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا مجھ کو بھی اسکی ضرورت نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: ذی الجوشن رضی اللہ عنہ اپنے اسلام لانے سے پہلے کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ اس حدیث سے کفار کے ہاتھ اسلحہ فروخت کرنے کا جواز معلوم ہو رہا ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں۔

بَاب فِي الْإِقَامَةِ بِأَرْضِ الشِّرْكِ

باب: سرزمین شرک وکفر میں رہائش اختیار کرنا

۱۰۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَمَّا بَعْدُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَسَكَنَ مَعَهُ فَإِنَّهُ مِثْلُهُ۔

۱۰۱۴: محمد بن داؤد یحییٰ بن حسان سلیمان بن موسیٰ جعفر بن سعد خبیب بن سلیمان ان کے والد حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مشرک شخص سے تعلق رکھے اور اس کے ساتھ (یعنی اس کی صحبت میں رہے تو وہ شخص اسی (مشرک) جیسا ہے۔

کافر کی صحبت میں رہنے کی ممانعت:

مذکورہ حکم بطور شدت کے فرمایا تا کہ مسلمان مشرک و کافر سے الگ رہے یا اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی کافر و مشرک کی صحبت میں رہے گا تو اندیشہ ہے کہ صحبت کے اثر سے وہ بھی مشرک جیسا ہو جائے۔

اول کتاب الضحایا

بَاب مَا جَاءَ فِي إِيجَابِ الْأَضَاحِيِّ

باب: قربانی کے واجب ہونے کا بیان

۱۰۱۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ح و حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ أَبِي رَمْلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مِخْنَفُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ وَنَحْنُ وُقُوفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً وَعَتِيرَةً أَتَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ هَذِهِ الَّتِي يَقُولُ النَّاسُ الرَّجَبِيَّةُ۔

۱۰۱۵: مسدد یزید (دوسری سند) حمید بن مسعدہ بشر عبداللہ بن عون عامر حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع میں عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! ہر اہل خانہ پر ہر سال قربانی ضروری ہے اور عتیرہ ہے۔ تم لوگ واقف ہو کہ عتیرہ کیا ہے؟ یہ وہی ہے کہ جس کو لوگ رجبیّہ کہتے ہیں۔

عتیرہ:

اسلام کے شروع زمانہ میں عتیرہ مسلمانوں پر ضروری تھا بعد میں عتیرہ دوسری روایت: لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ سے منسوخ ہو گیا اس کی تفصیل آگے مذکور ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس کتاب سے قبل جہاد کا بیان تھا دونوں میں ربط و مناسبت ظاہر ہے کہ جہاد میں اپنی جان و مال کی قربانی دینا ہوتی ہے اور اضحیہ میں مال خرچ کر کے جانور کی قربانی دینی ہوتی ہے ثواب اس میں بھی اپنی جان دینے کا ہوتا ہے۔ ضحایا جمع الجمع ہے یعنی ضحایا ضحیہ اضاحی کی اور اضاحی جمع اضحیہ (ہمزہ کی زیر اور زبر دونوں) کی اضحیہ لغت میں اس کو کہتے ہیں جو عید کے روز ذبح کی جاتی ہے۔ قربانی کی مشروعیت قرآن و حدیث اور اجماع اُمت تینوں سے ثابت ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ [الکوثر: ۲] بعض مفسرین نے فرمایا کہ عید کی نماز کے بعد قربانی مراد ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو املح مینڈھے ذبح کیے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک قربانی سنت ہے حنفیہ کے نزدیک اور امام مالکؒ کی روایت میں قربانی واجب ہے امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ صرف امام صاحب کے نزدیک قربانی واجب ہے صاحبینؒ کے نزدیک بھی سنت ہے وجوب کی دلیل حدیث ہے اس لیے کہ لفظ علیٰ التزام اور وجوب کے لیے آتا ہے نیز اس حدیث میں عتیرہ کا ذکر ہے اور جمہور کے نزدیک منسوخ ہے لہٰذا قربانی کا وجوب باقی رہا۔

۱۰۱۶: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيدًا جَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَ الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا أُضْحِيَّةً أُنْثَى أَفَأُضَحِّي بِهَا قَالَ لَا وَلَكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَتِلْكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللَّهِ۔

۱۰۱۶: ہارون بن عبداللہ عبداللہ بن یزید سعید بن ابی ایوب عیاش بن عباس عیسیٰ بن ہلال حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اضحیٰ والے دن (۱۰ ذی الحجہ) عید کرنے کا حکم ہوا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے لئے عید قرار دیا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میرے پاس صرف عاریتاً ملی ہوئی اُونٹنی یا بکری ہو کیا میں اس کی قربانی کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں تم اپنے بال کتروا دو اور اپنے ناخن کاٹ لو اور مونچھ کتروا لو اور ناف کے نیچے کے بال کاٹ لو بس اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہاری یہی قربانی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: منیحہ اس دودھ والی اونٹنی یا بکری کو کہتے ہیں جس کو مالک نے کسی دوسرے ضرورت مند کو کچھ مدت کے لیے دے دیا ہے تاکہ وہ اس کے دودھ سے منتفع ہوتا رہے اور پھر وہ جانور اس کے مالک کو واپس لٹا دے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سائل کو ایسے جانور کی قربانی سے منع فرما دیا ایک تو اس لیے وہ جانور اسکی ملکیت میں نہیں دوسری بات یہ ہو سکتی ہے کہ وہ فقیر ہے اور قربانی غنی پر واجب ہوتی ہے نہ کہ فقیر و محتاج پر۔

بَاب الْأُضْحِيَّةِ عَنِ الْمَيِّتِ

۱۰۱۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحَسْنَاءِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْصَانِي أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ۔

باب: میّت کی جانب سے قربانی کرنا

۱۰۱۷: عثمان بن ابی شیبہ' شریک' ابو الحسناء' حکم' حضرت حنش سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو دُنبوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے عرض کیا کہ (دو دُنبے کی قربانی کرنا) یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں (آپ کی وفات کے بعد) آپ کی طرف سے قربانی کروں۔ تو میں آپ کی جانب سے قربانی کرتا ہوں۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: اس حدیث کی بناء پر جمہور ائمہ کے نزدیک میت کی طرف سے قربانی درست ہے سوائے عبداللہ بن مبارکؒ کے وہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک بہتر ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ کرے قربانی نہ کرے۔ جب جمہور ائمہ کرامؒ کے نزدیک مردے کی طرف سے قربانی درست ہے اگر اس نے وصیت کی ہو تو خود کھا سکتا ہے۔

بَاب الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ فِي الْعَشْرِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ

۱۰۱۸: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أَهَلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ۔

باب: جس شخص کی قربانی کرنے کی نیّت ہو تو وہ شروع ذی الحجہ کے دس روز تک نہ بال کتروائے اور نہ بال منڈوائے

۱۰۱۸: عبید اللہ بن معاذ' ان کے والد' محمد بن عمرو' عمرو بن مسلم لیثی' سعید بن میسب' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس قربانی (کا جانور ہو) اور وہ اس کو عید کے دن ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو جس دن سے ذی الحجہ کا چاند نظر آئے تو وہ شخص اپنے ناخن اور بال نہ کتروائے یہاں تک کہ وہ قربانی ذبح کر لے۔

ذی الحجہ کے شروع میں بال وغیرہ نہ کتروانا:

امام ابوحنیفہ' امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک مذکورہ حکم استحباب پر محمول ہے یعنی ایسا کرنا مستحب ہے۔ البتہ بعض حضرات نے مذکورہ حکم کو واجب قرار دیا ہے۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: علامہ انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں کہ حاجیوں کے ساتھ مشابہت کی بناء پر ناخن اور بال کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الضَّحَايَا

۱۰۱۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ فَضَحَّى بِهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ فَأَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ وَذَبَحَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى بِهِ ﷺ۔

۱۰۲۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَحَرَ سَبْعَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ۔

۱۰۲۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ يَذْبَحُ وَيُكَبِّرُ وَيُسَمِّي وَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتِهِمَا۔

۱۰۲۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مُوجَأَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ

باب: قربانی کیلئے کس طرح کا جانور ہونا افضل ہے؟

۱۰۱۹: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' حیوۃ' ابوالصخر' ابن قسیط' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے سینگوں والا مینڈھا طلب فرمایا۔ جس کی آنکھیں' سینہ' پیٹ اور پاؤں کالے رنگ کے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا! چاقو لاؤ اور اس کو پتھر پر تیز کرو (یعنی دھار لگاؤ) تو میں نے چاقو تیز کیا اور آپ نے چاقو لیا اور مینڈھے کو پکڑ کر زمین پر لٹا لیا اور اس کے ذبح کرنے کا قصد فرمایا پھر فرمایا: ((بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ)) یعنی میں اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام کے ساتھ ذبح کرتا ہوں۔ اے اللہ حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل اولاد اور آپ کی اُمت کی طرف سے اس کو قبول فرما لے پھر آپ نے اس کی قربانی کی۔

۱۰۲۰: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ایوب' ابوقلابہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے سات اُونٹوں کو کھڑے کر کے نحر کیا اور آپ نے مدینہ منورہ میں سینگ دار دو مینڈھے قربان کئے جو سینگوں والے اور چتکبرے تھے۔

۱۰۲۱: مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے سینگ والے اور چتکبرے دنبوں کی قربانی کی۔ آپ ذبح کے وقت تکبیر فرماتے اور بسم اللہ الخ فرماتے تھے اور ان کی گردن پر اپنا پیر رکھتے تھے۔

۱۰۲۲: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' محمد بن اسحٰق' یزید بن ابی حبیب' ابوعیاش' جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے قربانی والے روز دو سینگ دار چتکبرے اور خصی دُنبے ذبح فرمائے پھر جب آپ نے ان کو قبلہ رخ کیا تو فرمایا بلاشبہ میں اپنا چہرہ اس ذاتِ پاک کی جانب متوجہ کرتا ہوں کہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں دینِ ابراہیم پر قائم ہوں اور مشرکین میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز' میری تمام عبادتیں' میری تمام زندگی اور میرا مرنا خالص اللہ کیلئے ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ اے اللہ یہ قربانی آپ کی

صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ وَعَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ بِاسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ.

بخشش ہے اور صرف تیری رضا کیلئے ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور انکی اُمت کی طرف سے اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ آپ نے اس کو ذبح فرمایا۔

۱۰۲۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُضَحِّي بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ.

۱۰۲۳: یحییٰ بن معین، حفص، جعفر، ان کے والد، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سینگوں والے موٹے تازہ دُنبہ کی قربانی کیا کرتے تھے کہ جو سیاہی میں دیکھتا تھا اور وہ دُنبہ سیاہی میں کھاتا تھا اور سیاہی میں چلتا تھا یعنی اس کی آنکھیں اور پاؤں سیاہ ہوتے تھے۔

خلاصۃ الباب: ثابت ہوا کہ خوبصورت اور موٹے تازے جانور کی قربانی کرنی چاہیے اس لیے کہ وہ جانور جس کے اکثر بال سفید ہوں نیز اس حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہل اور امت کی طرف سے ایک قربانی کی ہے مسئلہ دریافت طلب یہ ہے کہ ایک بکری کی قربانی چند لوگوں کی طرف سے ہو سکتی ہے انشاء اللہ آئندہ کسی باب میں اس کا ذکر آ جائے گا۔ ان احادیث سے ایک اور اشارہ اس بات کا ملتا ہے کہ بڑے سے بڑے عمل اور مجاہدے کے بعد دربارِ خداوندی سے قبولیت کی دعا ضرور کرنی چاہیے یہی سنت ہے انبیاء علیہم السلام کی۔

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ السِّنِّ فِي الضَّحَايَا

باب: کتنی عمر کا جانور قربانی کے لئے ہونا چاہیے

۱۰۲۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ.

۱۰۲۴: احمد بن ابی شعیب، زہیر بن معاویہ، ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صرف مسنّہ کو ذبح کرو اگر مسنّہ نہ مل سکے تو جذعہ دُنبہ یا بھیڑ کو ذبح کرو۔

خلاصۃ الباب: جذعہ لغت میں پورے سال کے بکری کے بچہ کو کہتے ہیں معز کے معنی یہ ہیں کہ بکری اور ضان بھیڑ کو کہتے ہیں میمنہ بمعنی عمر والد جس کو ثنی بھی کہتے ہیں میمنہ ہر جانور کا الگ الگ ہوتا ہے۔ پس اونٹ کا مسنہ وہ ہوتا ہے جو پانچ سال کا ہو کر چھٹے سال میں داخل ہو جائے اور گائے کا مسنہ جو دو سال کا ہو کر تیسرے سال میں داخل ہو جائے اور بھیڑ بکری میں وہ ہے جو پورے ایک سال کا ہو کر دوسرے سال میں داخل ہو جائے یہ حنفیہ اور حنابلہ کا مسلک ہے۔ شافعیہؒ کے نزدیک بکری بھیڑ کا مسنہ وہ ہوتا ہے جو دو سال کا ہو اور جذعہ وہ ہے جو ایک سال کا ہو بھیڑ اور بکری کا جذعہ جس کی حدیث میں اجازت دی گئی ہے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک تو وہ ہے جو چھ ماہ کا ہو یا یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایک سال سے کم ہو اور شافعیہ کے نزدیک وہ ہے کہ جو پورے ایک سال کا ہو۔

۱۰۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۱۰۲۵: محمد بن صدران، عبدالاعلیٰ، محمد بن اسحٰق، عمارہ بن عبداللہ، سعید بن مسیب، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طُعْمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَأَعْطَانِي عَتُودًا جَذَعًا قَالَ فَرَجَعْتُ بِهِ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ جَذَعٌ قَالَ ضَحِّ بِهِ فَضَحَّيْتُ بِهِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں قربانی کے جانور تقسیم فرمائے اور مجھے بکری کا ایک بچہ جو کہ ایک سال کا جذعہ تھا عنایت فرمایا۔ میں اس بچہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس لایا اور عرض کیا یہ تو جذعہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی قربانی کرو۔ چنانچہ میں نے اس کو ذبح کیا اور قربانی کی۔

۱۰۲۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ مُجَاشِعٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَعَزَّتِ الْغَنَمُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّي مِمَّا يُوَفِّي مِنْهُ الثَّنِيُّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ۔

۱۰۲۶: حسن بن علی' عبدالرزاق' ثوری' حضرت عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے ہمراہ تھے جن کا نام مجاشع تھا۔ وہ قبیلہ بنی سلیم میں سے تھے۔ ایک مرتبہ بھیڑ بکریاں مہنگی ہوگئیں۔ انہوں نے منادی کرنے والے کو منادی کا حکم دیا کہ وہ یہ منادی کرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جہاں ثنی کام آتا تھا وہاں جذعہ کافی ہے۔

ثنی کی تفصیل:

بکریوں میں ثنی اس بکری کو کہا جاتا ہے کہ جس کی عمر ایک سال پوری ہونے کے بعد اس کو دوسرا سال شروع ہو اور گائے بیل' بھینس میں ثنی اس کو کہا جاتا ہے کہ جس کو دو سال پورے ہو جائیں اور وہ تیسرے سال میں لگ جائے اور اُونٹ میں ثنی اس کو کہا جاتا ہے کہ جس کو پانچ سال پورے ہو جائیں اور وہ چھٹے سال میں آجائے۔

۱۰۲۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَأَكَلْتُ وَأَطْعَمْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۲۷: مسدد' ابوالاحوص' منصور' شعبی' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے عیدالاضحیٰ کے دن نماز کے بعد خطبہ دیا اور فرمایا جو شخص ہم لوگوں جیسی نماز ادا کرے اور ہماری جیسی قربانی ادا کرے تو اس نے قربانی کی (یعنی اس کو قربانی کا اَجر مل گیا) اور جو شخص نمازِ عیدالاضحیٰ سے قبل قربانی کرے تو وہ بکری قربانی نہیں ہوگی بلکہ گوشت ہوگا۔ یہ بات سن کر حضرت ابوبردہ بن نیار کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے نمازِ عیدالاضحیٰ سے قبل قربانی کر دی اور میں یہ سمجھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے عجلت سے کام لیا ہے میں نے خود بھی کھایا اور اپنے بیوی' بچوں اور پڑوسیوں کو بھی کھلایا۔ آپ نے فرمایا یہ بکری تو گوشت کی بکری ہوئی۔ پھر حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ میرے پاس ایک جذعہ بکری موجود ہے وہ بکری گوشت

تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي عَنَاقًا جَذَعَةً وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِءُ عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِءَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

والی دو بکریوں سے زیادہ عمدہ ہے کیا قربانی کے لئے وہ بکری کافی ہوگی؟ آپ نے فرمایا ہاں' لیکن وہ بکری تمہارے علاوہ کسی دوسرے شخص کے لئے کافی نہ ہوگی (یعنی یہ حکم صرف تیرے لئے ہے)

خُلاصَۃُ الْبَاب: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید کی نماز سے قبل قربانی درست نہیں یہی مذہب حنفیہ کا ہے البتہ دیہاتی لوگ جن پر جمعہ اور عید کی نماز واجب نہیں وہ لوگ صبح صادق کے بعد کر سکتے ہیں۔

۱۰۲۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ضَحَّى خَالٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ۔

۱۰۲۸: مسدد' خالد' مطرف' عامر' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے ایک ماموں حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نماز (عید الاضحیٰ) سے قبل قربانی کی۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہاری یہ بکری گوشت کھانے کے لئے ذبح ہوئی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس ایک پلی ہوئی جذعہ ہے بکری میں سے' آپ نے ارشاد فرمایا تم اسی بکری کو ذبح کر دو اور تمہارے علاوہ یہ کسی اور دوسرے کے لئے صحیح نہیں ہے۔

بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ الضَّحَايَا

باب: قربانی کرنے کیلئے کس قسم کا جانور مکروہ ہے؟

۱۰۲۹: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ مَا لَا يَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابِعِي أَقْصَرُ مِنْ أَصَابِعِهِ وَأَنَامِلِي أَقْصَرُ مِنْ أَنَامِلِهِ فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ الْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تَنْقَى قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ قَالَ مَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ۔

۱۰۲۹: حفص بن عمر' شعبہ' سلیمان' حضرت عبید بن فیروز سے مروی ہے کہ میں نے براء بن عازبؓ سے دریافت کیا کہ قربانی کرنے کیلئے کس قسم کا جانور درست ہے؟ تو براءؓ نے کہا کہ نبیؐ ہم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور میری اُنگلیاں آپ کی اُنگلیوں سے چھوٹی اور حقیر ہیں اور اُنگلیوں کے پورے آپ کی اُنگلیوں کے پورے سے چھوٹے اور حقیر ہیں۔ آپ نے (چار اُنگلیوں سے اشارہ فرمایا) اور فرمایا کہ چار قسم کا جانور قربانی کئے جانے کے لائق نہیں ہے ایک تو وہ جانور کہ جس کا کانا پن واضح طور پر محسوس ہوتا ہو اور وہ مریض جانور کہ جس کا مرض ظاہری طور پر معلوم ہوتا ہو اور وہ لنگڑا جانور کہ جس کا لنگڑا پن ظاہری طور پر معلوم ہوتا ہو اور وہ کمزور اور دبلا جانور کہ جس کی ہڈی میں گودا نہ ہو۔ میں نے عرض کیا مجھ کو قربانی کے واسطے وہ جانور بھی برا لگتا ہے کہ جس کی عمر کم ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم کو جو برا معلوم ہو تو اس کو رہنے دو لیکن دوسرے کو منع نہ کرو۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: اس باب میں چار قسم کے جانوروں کا ذکر ہے جن کی قربانی جائز نہیں (۱) عوراء اس کا معنی ہے جس کی ایک آنکھ خراب ہو اس سے نظر نہ آتا ہو اس کا عور بالکل ظاہر ہو اور اگر دونوں آنکھوں سے اندھا ہو تو بطریق اولیٰ اسکی قربانی جائز نہ ہو گی (۲) مریض جس کا مرض صاف ظاہر ہو اور اپنی مرض کی وجہ سے گھاس نہ کھا سکتا ہو (۳) عرجاء جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو بمعنی

عرج یعنی جو اپنے لنگڑے پن کی وجہ سے قربان گاہ تک نہ چل سکتا ہو۔ (۴) الکبر یعنی بہت بوڑھا جانور کہ جس کی ہڈیوں میں گودا تک نہ رہا ہو ان چاروں جانوروں کے ناجائز ہونے پر سب ائمہ کرام رحمہم اللہ کا اتفاق ہے۔

۱۰۳۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ حَدَّثَنَا عِيسَى الْمَعْنَى عَنْ ثَوْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو حُمَيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ ذُو مِصْرَ قَالَ أَتَيْتُ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدٍ السُّلَمِيَّ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْوَلِيدِ إِنِّي خَرَجْتُ أَلْتَمِسُ الضَّحَايَا فَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا يُعْجِبُنِي غَيْرَ ثَرْمَاءَ فَكَرِهْتُهَا فَمَا تَقُولُ قَالَ أَفَلَا جِئْتَنِي بِهَا قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ تَجُوزُ عَنْكَ وَلَا تَجُوزُ عَنِّي قَالَ نَعَمْ إِنَّكَ تَشُكُّ وَلَا أَشُكُّ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُصْفَرَّةِ وَالْمُسْتَأْصَلَةِ وَالْبَخْقَاءِ وَالْمُشَيَّعَةِ وَكِسَرًا وَالْمُصْفَرَّةُ الَّتِي تُسْتَأْصَلُ أُذُنُهَا حَتَّى يَبْدُوَ سِمَاخُهَا وَالْمُسْتَأْصَلَةُ الَّتِي اسْتُؤْصِلَ قَرْنُهَا مِنْ أَصْلِهِ وَالْبَخْقَاءُ الَّتِي تُبْخَقُ عَيْنُهَا وَالْمُشَيَّعَةُ الَّتِي لَا تَتْبَعُ الْغَنَمَ عَجَفًا وَضَعْفًا وَالْكَسْرَاءُ الْكَسِيرَةُ۔

۱۰۳۰: ابراہیم بن موسیٰ (دوسری سند) علی بن بحر، عیسیٰ، ثور، ابوحمید، حضرت یزید مصری سے مروی ہے کہ میں عتبہ بن عبد سلمی کے پاس آیا اور کہا اے ابو الولید میں قربانی کے لئے جانور تلاش کرنے کے لئے نکلا مگر مجھے کوئی جانور اچھا نہیں لگا (جو کہ موٹا تازہ اور اعلیٰ قسم کا ہو) علاوہ ایک بکری کے کہ جس کا ایک دانت گر گیا ہے تو میں نے اس کو ناپسند کیا۔ اب تم اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ تم وہ بکری میرے لئے کیوں نہیں لیتے آئے۔ میں نے کہا سبحان اللہ تمہارے واسطے درست ہے اور میرے واسطے درست نہیں۔ انہوں نے کہا ہاں تم کو شک ہے مجھ کو شک نہیں ہے۔ نبیؐ نے کسی جانور کی قربانی سے منع نہیں فرمایا۔ سوائے مصفرہ اور مستاصلہ بخقاء مشیعہ اور کسراء سے۔ اور مصفرہ وہ جانور ہے کہ جس کا کان اس قدر کٹا ہوا ہو کہ وہ کان کا سوراخ کھل گیا ہو اور مستاصلہ وہ جانور ہے کہ جس کا سینگ جڑ سے اُکھڑ گیا ہو۔ اور بخقاء وہ جانور ہے کہ جس کی آنکھ کی روشنی ضائع ہو گئی ہو (لیکن آنکھ موجود ہو) مشیعہ وہ جانور ہے جو کہ کمزوری کی وجہ سے دوسری بکریوں کے ساتھ نہیں چل سکتی بلکہ ان بکریوں سے بچھڑ جاتی ہے اور کسراء وہ ہے کہ جس کا ہاتھ یا پاؤں ٹوٹ گیا ہو۔ (بہر حال مذکورہ قسم کے جانور کے علاوہ اور تمام اقسام کے جانور قربانی میں درست ہیں) رسالہ تاریخ قربانی میں اس کی تفصیل ہے۔

۱۰۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ رَجُلَ صِدْقٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَيْنِ وَلَا نُضَحِّي بِعَوْرَاءَ وَلَا مُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ قَالَ زُهَيْرٌ فَقُلْتُ لِأَبِي إِسْحٰقَ أَذَكَرَ عَضْبَاءَ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا الْمُقَابَلَةُ قَالَ يُقْطَعُ طَرَفُ

۱۰۳۱: عبداللہ بن محمد، زہیر، ابواسحٰق، شریح بن نعمان، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو حکم فرمایا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ، کان (اور دیگر اعضاء) کو اچھی طرح دیکھ لیں اور کانے جانور کی قربانی نہ کریں اور اسی طرح مقابلہ، مدابرہ، خرقاء اور شرقاء کی بھی قربانی نہ کریں۔ زہیر کہتے ہیں کہ میں نے ابواسحٰق سے عضباء کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے پھر پوچھا مقابلہ کس جانور کو کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا جس جانور کا کان اگلی طرف سے کٹا ہوا ہو۔ میں نے پوچھا مدابرہ کس جانور کو کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا جس کا کان

الْأُذُنِ قُلْتُ فَمَا الْمُدَابَرَةُ قَالَ يُقْطَعُ مِنْ مُؤَخَّرِ الْأُذُنِ قُلْتُ فَمَا الشَّرْقَاءُ قَالَ تَشُقُّ الْأُذُنَ قُلْتُ فَمَا الْخَرْقَاءُ قَالَ تُخْرَقُ أُذُنُهَا لِلسِّمَةِ۔

پچھلی طرف سے کٹا ہوا ہو۔ پھر میں نے پوچھا شرقاء کس جانور کو کہتے ہیں؟ فرمایا جس کے کان چرے ہوئے ہوں۔ میں نے پوچھا خرقاء کس جانور کو کہتے ہیں؟ فرمایا جس کے کان کسی طرف سے پھٹے ہوئے ہوں۔

عضباء کی تعریف!:

عضباء اس بکری کو کہا جاتا ہے کہ جس کے کان کٹے ہوئے ہوں اور اس کے سینگ کٹے ہوئے ہوں اور مذکورہ حدیث سے قربانی کس قسم کے جانور کی درست ہے اس کی وضاحت معلوم ہوتی ہے اور قربانی کے مفصل احکام و مسائل تاریخ قربانی تالیف حضرت مفتی اعظم پاکستان میں ملاحظہ فرمائیں۔

خلاصۃ الباب: شافعیہ کے نزدیک ان چاروں قسم کے جانوروں کی قربانی کے بارے میں نہی تحریم کے لیے ہے اور احناف کے نزدیک نہی تنزیہی ہے اس لیے کہ احناف کے نزدیک کان کے بارے میں یہ ہے کہ اگر وہ نصف یا اس سے زیادہ کٹا ہوا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں اور اگر آدھے سے کم کٹا ہوا ہو تو جائز ہے اور مالکیہ کے نزدیک ایک تہائی کٹا ہوا ہو تو جائز ہے اور اگر ایک تہائی سے زیادہ ہو تو جائز نہیں۔

۱۰۳۲: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الدَّسْتُوَائِيُّ وَيُقَالُ لَهُ هِشَامُ بْنُ سَنْبَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُضَحَّى بِعَضْبَاءِ الْأُذُنِ وَالْقَرْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدُ جُرَيٌّ سَدُوسِيٌّ بَصْرِيٌّ لَمْ يُحَدِّثْ عَنْهُ إِلَّا قَتَادَةُ۔

۱۰۳۲: مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' جری بن کلیب' علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عضباء کی قربانی سے ممانعت فرمائی (یعنی آپ نے سینگ ٹوٹے' کان کٹے جانور کی قربانی سے منع فرمایا) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ جری' سدوسی بصرہ کے باشندہ ہیں اور ان سے صرف قتادہ نے روایت کی ہے۔

خلاصۃ الباب: عضبا مؤنث ہے اعضب کی اور اعضب اسے کہتے ہیں جس کا سینگ بالکل اکھڑا ہوا ہو اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر اوپر اکھڑا ہوا ہے تو اس کی قربانی درست ہے لیکن اگر کسی نے جڑ سے اکھاڑ دیا ہو تو جائز نہیں اور بظاہر حضرت سعید بن المسیبؒ کے کلام کا تعلق اعضب یعنی سینگ ٹوٹے ہوئے کے ساتھ ہے اور کان کے بارے میں وہ تفصیل ہے جو اوپر کی حدیث میں ذکر کر دی گئی ہے۔

۱۰۳۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مَا الْأَعْضَبُ قَالَ النِّصْفُ فَمَا فَوْقَهُ۔

۱۰۳۳: مسدد' یحییٰ' ہشام' حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب سے دریافت کیا کہ اعضب کس جانور کو کہا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جس جانور کے آدھے یا آدھے سے زیادہ کان کٹے ہوئے ہوں۔

بَابُ فِي الْبَقَرِ وَالْجَزُورِ عَنْ

باب: کتنے افراد کی جانب سے اُونٹ' گائے' بیل کی

كَمْ تُجْزِءُ

قربانی کافی ہے؟

۱۰۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُورَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيهَا

۱۰۳۴: احمد بن حنبل ہشیم عبدالملک عطاء حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تمتع کیا کرتے تھے تو سات افراد کی طرف سے گائے ذبح کیا کرتے تھے اور اُونٹ بھی سات افراد کی طرف سے ذبح کیا کرتے تھے اور تمام لوگ اس میں شریک ہوجاتے تھے۔

خلاصۃ الباب: جمہور ائمہ کرامؒ کے نزدیک گائے اونٹ دونوں میں سات آدمی شرکت کر سکتے ہیں سات سے زیادہ شریک نہیں ہو سکتے اور یہ حدیث بخاری کے علاوہ باقی سب کتب صحاح میں موجود ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا عمل اسی حدیث پر ہے اور امام اسحاق نے فرمایا ہے کہ ایک اونٹ دس آدمیوں کے لئے کفایت کر جاتا ہے۔ امام اسحٰقؒ نے حدیث ابن عباسؓ سے حجت پکڑی ہے لیکن حدیث ابن عباسؓ حسن غریب ہے ہم اس کو فضل بن موسیٰ کے طریق ہی سے پہچانتے ہیں اس کے علاوہ کوئی سند ہمیں معلوم نہیںؒ انتہی کلام۔ لہٰذا جمہور کے نزدیک حدیث جابرؓ ہی راجح ہے اور حدیث ابن عباسؓ منسوخ ہے اس لیے کہ حدیث جابر میں غزوہ حدیبیہ کا واقعہ ذکر ہے اور حدیبیہ ۶ ھ میں ہوا لہٰذا یہ واقعہ بعد کے زمانے کا ہے تو یہ ناسخ ہوا اوّل کے لیے۔

۱۰۳۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ۔

۱۰۳۵: موسیٰ بن اسماعیل حماد قیس عطاء حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گائے سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے اور اُونٹ بھی سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہوتا ہے۔

۱۰۳۶: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

۱۰۳۶: قعنبی مالک ابو الزبیر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ والے سال اُونٹ سات افراد کی طرف سے ذبح کئے اور گائے بھی سات افراد کی طرف سے ذبح کی۔

بَاب فِي الشَّاةِ يُضَحَّى بِهَا عَنْ جَمَاعَةٍ

باب: کئی افراد کی جانب سے ایک بکری کی قربانی کافی ہونے کا بیان

۱۰۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ

۱۰۳۷: قتیبہ بن سعید یعقوب مطلب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عیدالاضحیٰ میں عیدگاہ میں موجود تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے کر

اللّٰهِ ﷺ الْاَضْحَى بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهُ نَزَلَ مِنْ مِنْبَرِهِ وَاُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِي۔

فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور ایک مینڈھا لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ سے اس کو ذبح کیا اور فرمایا: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)) یہ میری طرف سے ہے اور میری اُمت کے اس شخص کی طرف سے ہے کہ جس نے قربانی نہیں کی۔

خُلاصَةُ البَابِ: یہ حدیث احناف کے مسلک کے خلاف نہیں کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک قربانی کے ثواب میں آنحضرت ﷺ نے اپنی تمام قوم کو شریک کیا یہ حنفیہ کے نزدیک درست ہے کہ ایک شخص اپنی طرف سے ایک بکری کی قربانی کرے اور اس کے ثواب میں اپنے سارے اہل بیت کو شریک کرے تو جائز ہے اس حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ ایک بکری سب گھر والوں کی طرف سے کافی ہوتی ہے کیونکہ یہ ایک عبادت ہے اور عبادت ہر ایک انسان پر الگ الگ فرض ہوتی ہے عبادت میں ایک دوسرے کے قائم مقامی نہیں ہو سکتی جس طرح زکوٰۃ ہر صاحب نصاب پر الگ الگ فرض ہے اسی طرح قربانی بھی ہر ایک پر الگ الگ واجب ہے اور حضور ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ اپنی قربانی الگ فرماتے اور اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے الگ قربانی فرمایا کرتے تھے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایک بکری کی قربانی سب کی طرف سے کافی نہیں۔

بَابُ الْاِمَامِ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى

باب: امام کا عیدگاہ میں اپنی قربانی ذبح کرنے کا بیان

۱۰۳۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ اَنَّ اَبَا اُسَامَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ اُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَذْبَحُ اُضْحِيَّتَهُ بِالْمُصَلَّى وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

۱۰۳۸: عثمان بن ابی شیبہ ابو اُسامہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کو عیدگاہ میں ذبح فرماتے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

خُلاصَةُ البَابِ: امام ابوداؤدؒ نے ترجمۃ الباب امام مالکؒ کے مسلک کے مطابق قائم کیا ہے ان کا مسلک یہ ہے کہ امام کے قربانی کرنے سے قبل عام لوگ قربانی نہ کریں۔ احناف کے نزدیک نماز عید کے بعد قربانی کرنی چاہیے خواہ امام کے بعد ہو یا امام سے پہلے۔ ویسے احناف فرماتے ہیں کہ قربانی کا وقت دس ذی الحجہ کو صبح صادق سے شروع ہو جاتا ہے خواہ لوگ شہری ہوں یا دیہاتی لیکن شہر والے لوگ نماز عید کے بعد قربانی کریں پہلے جائز نہیں۔ امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کا مذہب یہ ہے کہ شہری اور دیہاتی دونوں جس وقت تک نماز عید ادا نہیں ہو جاتی' اس وقت تک قربانی نہ کریں اتنا وقت گذرنا کافی ہے۔

بَابٌ فِي حَبْسِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيّ

باب: قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنے کا بیان

۱۰۳۹: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ دَفَّ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْاَضْحٰى فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۱۰۳۹: قعنبی' مالک' عبداللہ بن ابی بکر' عمرہ بنت عبدالرحمٰن' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جنگل کے رہنے والے کچھ لوگ' دورِ نبوی میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین دن تک کی ضرورت کے لئے گوشت رکھ لو اور باقی صدقہ کر دو۔ اس کے بعد آپ

ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ادَّخِرُوا الثُّلُثَ وَتَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ ذٰلِكَ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُونَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمُلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ وَمَا ذَاكَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَهَيْتَ عَنْ إِمْسَاكِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ عَلَيْكُمْ فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَادَّخِرُوا۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے لوگ اپنی قربانیوں سے نفع اُٹھاتے تھے اور ان جانوروں کی چربی اُٹھا کر رکھتے تھے اور ان کی کھالوں کی مشکیں بناتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اب کیا ہوا ہے؟ ان لوگوں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو اس وجہ سے منع کر دیا تھا کہ جنگل سے کچھ غرباء و مساکین آ گئے تھے۔ اب تم لوگ قربانی کے گوشت کھاؤ اور اس کو راہ الٰہی میں دو اور اس کو بچا کر رکھ بھی سکتے ہو۔

قربانی کا گوشت جمع کرنا اور اس کا مصرف:

آنحضرت ﷺ نے تین روز سے زیادہ جو قربانی کے گوشت کو ذخیرہ بنانے سے منع فرمایا اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ ممانعت وقتی ضرورت اور مصلحت کی بنا پر تھی کیونکہ اس وقت غرباء مساکین زیادہ تعداد میں آ گئے تھے اور ان کو گوشت دینا اور ان کی امداد کرنا ضروری تھا اگر قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ جمع کرنے کی اجازت دی جاتی تو لوگ گوشت جمع کر لیتے اور غرباء محروم رہ جاتے۔ اس لئے آپ نے گوشت جمع کرنے کی ممانعت فرمائی۔ بہر حال مسئلہ یہ ہے کہ افضل یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصہ کر کے ایک حصہ اہل و عیال کے لئے رکھ لے اور ایک حصہ رشتہ داروں میں تقسیم کر کے ایک حصہ غرباء میں تقسیم کر دے اگرچہ صاحب ضرورت کے لئے تمام گوشت رکھ لینا بھی درست ہے۔

۱۰۴۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُومِهَا أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَاتَّجِرُوا أَلَا وَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۱۰۴۰: مسدد یزید بن زریع' خالد الحذاء' ابوالملیح' حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو تین روز کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے اس وجہ سے منع کیا تھا کہ وہ گوشت تم سب لوگوں تک پہنچ جائے۔ اب اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا فرما دی ہے تو اب قربانی کا گوشت کھاؤ اور اُٹھا کر رکھ لو اور اَجر حاصل کرو یاد رکھو کہ یہ دن کھانے پینے اور یاد الٰہی کے لئے ہیں (یہی وجہ ہے کہ مذکورہ دنوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں)

بَاب فِي الرِّفْقِ بِالذَّبِيحَةِ

باب: قربانی کے جانور کے ساتھ شفقت کرنے کا بیان

۱۰۴۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ خَصْلَتَانِ

۱۰۴۱: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' خالد الحذاء' ابوقلابہ' ابوالاشعث' حضرت شداد بن اوسؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضورؐ سے دو قسم کی عادتوں کے متعلق سنا ہے۔ اوّل یہ کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے ساتھ ہر شے پر احسان

سَمِعْتُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا قَالَ غَيْرُ مُسْلِمٍ يَقُولُ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ۔

کا معاملہ کرنا فرض قرار دیا ہے تو تم لوگ جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو (یعنی قصاص میں خون کا بدلہ خون سے لینا پڑے تو مقتول کو جلدی فارغ کردو اس کو تڑپا تڑپا کر قتل نہ کرو) دوسرے یہ کہ کسی جانور کو جس وقت ذبح کرنے کا ارادہ کرو تو اس کو بہتر طریقہ پر ذبح کیا کرو اور اپنی چھری تیز کر لیا کرو اور جانور کو ذبح کرتے وقت راحت پہنچانے کا خیال رکھو۔

۱۰۴۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَرَأَى فِتْيَانًا أَوْ غِلْمَانًا قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَقَالَ أَنَسٌ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ.

۱۰۴۲: ابوالولید طیالسی' شعبہ' حضرت ہشام بن زید سے مروی ہے کہ میں انس بن مالکؓ کے ہمراہ حکم بن ایوبؓ کے پاس گیا میں نے وہاں پر چند نوجوانوں یا لڑکوں کو دیکھا کہ انہوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنا رکھا ہے اور اس پر تیراندازی کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبیؐ نے جانوروں کو اس طرح باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

بَاب فِي الْمُسَافِرِ يُضَحِّي

باب: مسافر شخص کے قربانی کرنے کا بیان

۱۰۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَنَا لَحْمَ هَذِهِ الشَّاةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ أُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ۔

۱۰۴۳: عبداللہ بن محمد' حماد بن خالد' معاویہ بن صالح' ابوالزاھریہ' جبیر بن نفیر' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دورانِ سفر) قربانی ذبح فرمائی پھر ارشاد فرمایا اے ثوبان! ہم لوگوں کے لئے بکری کے اس گوشت کو صاف کرو۔ ثوبان نے عرض کیا پھر میں وہی گوشت آپ کو کھلاتا رہا یہاں تک کہ ہم لوگوں کا (سفر پورا ہوگیا) اور ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوگئے۔

بَاب فِي ذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ

باب: ذبیحہ اہلِ کتاب

۱۰۴۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَنُسِخَ وَاسْتَثْنَى مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ۔

۱۰۴۴: احمد بن محمد' علی بن حسین' ان کے والد' یزید نحوی' عکرمہ' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ارشاد فرمایا: ﴿فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ﴾ یعنی ان جانوروں کو کھاؤ جن پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اور جن جانوروں پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے ان جانوروں کو نہ کھاؤ یہ آیت کریمہ منسوخ ہوگئی یعنی اس میں سے ذبائح اہلِ کتاب کا استثنیٰ ہوگیا اور ان لوگوں کے ذبیحہ جائز ہیں ارشادِ الٰہی ہے اہلِ کتاب کا کھانا تم لوگوں کے لئے حلال ہے اور ان لوگوں کے لئے تمہارا کھانا حلال ہے۔

۱۰۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا

۱۰۴۵: محمد بن کثیر' اسرائیل' سماک' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ

إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ يَقُولُونَ مَا ذَبَحَ اللَّهُ فَلَا تَأْكُلُوا وَمَا ذَبَحْتُمْ أَنْتُمْ فَكُلُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ۔

عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا ہے: ﴿وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ﴾ یعنی شیاطین اپنے دوستوں کے قلوب میں ڈالتے ہیں اس آیت کریمہ کا شانِ نزول یہ ہے کہ یہودی کہتے تھے کہ جو جانور اللہ تعالیٰ نے ذبح کیا (یعنی جو جانور قدرتی موت سے مرا) اس کو تم لوگ نہیں کھاتے ہو اور جس کو خود ذبح کرتے ہو اس کو کھا لیتے ہو اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ﴾۔

۱۰۴۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَائَتْ الْيَهُودُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا نَأْكُلُ مِمَّا قَتَلْنَا وَلَا نَأْكُلُ مِمَّا قَتَلَ اللَّهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

۱۰۴۶: عثمان بن ابی شیبہ' عمران بن عیینہ' عطاء بن سائب' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں یہود حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ تم اس جانور کو تو کھا لیتے ہو جس کو ہم لوگ مار ڈالیں اور وہ جانور نہیں کھاتے ہو جس کو اللہ تعالیٰ مار ڈالے اس پر آیت کریمہ: ﴿وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ﴾ نازل ہوئی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ مُعَاقَرَةِ الْأَعْرَابِ

باب: جن جانوروں کو اہلِ عرب برائے فخر ذبح کریں ان کے کھانا کا بیان

۱۰۴۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مُعَاقَرَةِ الْأَعْرَابِ قَالَ أَبُو دَاوُد اسْمُ أَبِي رَيْحَانَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَطَرٍ۔

۱۰۴۷: ہارون بن عبد اللہ' حماد بن مسعدہ' عوف' ابو ریحانہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ان جانوروں کے کھانے کی ممانعت فرمائی کہ جن کو اہلِ عرب فخر کے طور پر ذبح کرتے ہیں۔ امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ اس روایت کو غندر نے ابن عباسؓ پر موقوفاً بیان کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو ریحانہ کا نام عبد اللہ بن مطر تھا۔

دَورِ جاہلیت میں ریاکاری کا ایک رواج:

دورِ جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ اوّلاً ایک شخص اُونٹ وغیرہ ذبح کرتا تو دوسرا شخص بھی ریاکاری کے طور پر دوسرا اُونٹ وغیرہ ذبح کرتا پھر پہلا شخص ایک اور اُونٹ ذبح کرتا تو دوسرا شخص بھی ایک دوسرا اُونٹ ذبح کرتا اسی طرح ایک دوسرے کو نیچا دکھلانے کے لئے اُونٹ پر اُونٹ یکے بعد دیگرے ذبح کرتے جاتے یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص عاجز ہو کر بیٹھ جاتا۔ آپ نے اس فعل کی ممانعت فرمائی یا مذکورہ اُونٹوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا کیونکہ وہ اُونٹ غیر اللہ کی تعظیم کے لئے ذبح ہوتے مذکورہ حدیث سے غیر اللہ کے لئے ذبح کیے گئے جانور کی حرمت معلوم ہوئی اور اس مسئلہ کی مفصل بحث حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ ''توضیح کلام اہل اللہ فی ما اہل بہ لغیر اللہ'' (امداد المفتین) میں ملاحظہ فرمائیں جواہر الفقہ جلد ۲ میں یہ رسالہ شامل ہے)

بَاب فِي الذَّبِيحَةِ بِالْمَرْوَةِ

باب: سفید پتھروں سے ذبح کرنا

١٠٤٨: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرِنْ أَوْ أَعْجِلْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنًّا أَوْ ظُفُرًا وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَتَقَدَّمَ بِهِ سَرْعَانٌ مِنَ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوا فَأَصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي آخِرِ النَّاسِ فَنَصَبُوا قُدُورًا فَمَرَّ رَسُولُ اللَّهِ بِالْقُدُورِ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ وَنَدَّ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا فَافْعَلُوا بِهِ مِثْلَ هَذَا۔

۱۰۴۸: مسدد' ابوالاحوص' سعید بن مسروق' عبایہ بن رفاعہ' ان کے والد' ان کے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ کل دشمنوں سے مقابلہ کریں گے اور ہمارے پاس چاقو چھری نہیں ہے آپ نے فرمایا تم اسے اس چیز سے ذبح کر دو جو خون بہا دے (یا یہ فرمایا کہ ذبح کرنے میں جلدی کر) اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے تو اس کو کھا لو۔ علاوہ ناخن اور دانت کے اور میں تم لوگوں سے اس کی وجہ بیان کرتا ہوں۔ دانت ایک ہڈی ہے اور ناخن اہل حبش کے چھری چاقو ہیں۔ کچھ لوگ عجلت میں آگے کی جانب بڑھ گئے اور انہوں نے مال غنیمت لوٹا۔ اور آپ لوگوں کے اخیر میں تھے ان لوگوں نے دیگیں چڑھائیں۔ آپ کا دیگوں پر سے گزر ہوا۔ آپ نے ان دیگوں کے اُلٹ دینے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ نے مال غنیمت لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور اُونٹ کو دس بکریوں کے برابر قرار دیا اور اُونٹوں میں سے ایک اُونٹ بھاگ گیا۔ لوگوں کے پاس اس وقت گھوڑے نہیں تھے۔ ایک شخص نے اس کے تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو روک دیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان چوپاؤں میں بھی بھگوڑے جانور ہوتے ہیں جس طرح وحشی جانور ہوتے ہیں پھر جو کوئی جانور ان جانوروں میں سے ایسی حرکت کرے تو اس کے ساتھ ایسا ہی عمل کرو۔

١٠٤٩: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زِيَادٍ وَحَمَّادًا حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ أَوْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اصَّدْتُ أَرْنَبَيْنِ فَذَبَحْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْهُمَا فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهِمَا۔

۱۰۴۹: مسدد' عبدالواحد بن زیاد' حماد' عاصم' شعبی' حضرت محمد بن صفوان یا صفوان بن محمد سے مروی ہے کہ میں نے دو خرگوشوں کا شکار کیا تو میں نے ان کو ایک (دھاری دار) سفید پتھر سے ذبح کیا۔ پھر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ان کے کھانے کی اجازت عطا فرمائی۔

١٠٥٠: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّهُ كَانَ يَرْعَى لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ أُحُدٍ فَأَخَذَهَا الْمَوْتُ فَلَمْ

۱۰۵۰: قتیبہ بن سعید' یعقوب' زید بن اسلم' حضرت عطاء بن یسار' بنی حارثہ کے ایک شخص سے مروی ہے کہ وہ اُحد پہاڑ کے دروں میں اپنی اُونٹنی کو چرایا کرتا تھا اور وہ اُونٹنی مرنے لگی اور کوئی شے اس قسم کی نہ مل سکی کہ جس سے وہ اُونٹنی کو نحر کرے تو اس نے ایک کیل لے کر اونٹنی کے گلے میں چبھو

يَجِدُ شَيْئًا يَنْحَرُهَا بِهِ فَأَخَذَ وَتِدًا فَوَجَأَ بِهِ فِي لَبَّتِهَا حَتَّى أُهَرِيقَ دَمُهَا ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا۔

دی یہاں تک کہ اس کا خون بہادیا گیا۔ پھر خدمت نبوی میں حاضر ہو کر اس بات کی اطلاع دی تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اونٹنی کے کھانے کی اجازت عطا فرمائی۔

۱۰۵۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُرَيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحَدُنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ أَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ۔

۱۰۵۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سماک بن حرب' مری بن قطری' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے اگر کسی شخص کو شکار مل جائے اور اس کے پاس (چاقو) چھری نہ ہو تو کیا وہ شخص تیز پتھر یا لکڑی کے ٹکڑے سے ذبح کرسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اللہ کا نام لے کر جس شے سے چاہو اس کا خون بہادو۔

کس شے سے ذبح درست ہے؟

وہ لوہا' پتھر' لکڑی وغیرہ جو کہ تیز ہو' دھاری دار ہوں اور ذبح کی رگیں کاٹ کر خون بہادے اس سے ذبح کرنا درست ہے اسی طرح وہ چھری کہ جو کہ ذبح کی رگیں کاٹ کر خون بہادے اور اللہ کا نام لے کر وہ چاقو وغیرہ چلایا گیا ہو اس کا بھی ذبح شدہ جانور درست ہے مزید تفصیل کے لئے تفسیر معارف القرآن ملاحظہ فرمائیں۔ کتاب اسلامی ذبیحہ میں بھی حضرت مفتی اعظم مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیل سے اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي ذَبِيحَةِ الْمُتَرَدِّيَةِ

باب: جو جانور بلندی سے گر جائے اس کو کس طریقہ سے ذبح کیا جائے؟

۱۰۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا مِنَ اللَّبَّةِ أَوْ الْحَلْقِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا لَا يَصْلُحُ إِلَّا فِي الْمُتَرَدِّيَةِ وَالْمُتَوَحِّشِ۔

۱۰۵۲: احمد بن یونس' حماد بن سلمہ' حضرت ابوالعشراء سے مروی ہے کہ ان کے والد نے کہا یارسول اللہ کیا ذکوۃ (یعنی ذبح کرنا) سینہ اور حلق کے درمیان ہوتا ہے کسی اور جگہ نہیں ہوتا؟ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم جانور کی ران میں نیزہ مار دو تو جب بھی کافی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ اس جانور کے ذبح کرنے کا طریقہ ہے جو اُوپر سے گر جائے اور اس کو ذبح کرنے کا موقعہ نہ مل سکے یا وہ جانور فرار ہو جائے۔

بَاب فِي الْمُبَالَغَةِ فِي الذَّبْحِ

باب: بہت بہتر طریقہ پر ذبح کرنا چاہیے

۱۰۵۳: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْحَسَنُ بْنُ عِيسَى مَوْلَى ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ

۱۰۵۳: ہناد بن سری' حسن بن عیسیٰ' ابن مبارک' معمر' عمرو بن عبداللہ' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کے

عَبَّاسٍ زَادَ ابْنُ عِيسَى وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ شَرِيطَةِ الشَّيْطَانِ زَادَ ابْنُ عِيسَى فِي حَدِيثِهِ وَهِيَ الَّتِي تُذْبَحُ فَيُقْطَعُ الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْأَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتَّى تَمُوتَ۔

شریطہ سے منع فرمایا۔ ابن عیسیٰ کی روایت میں شریطہ کی یہ تشریح ہے کہ جس جانور کو ذبح کیا جار ہا ہو اس کی کھال کو کاٹ دیا جائے لیکن اس کی رگوں کو نہ کاٹا جائے اس کے بعد اس جانور کو چھوڑ دیا جائے۔ یہاں تک کہ وہ (تڑپ تڑپ کر) مرجائے۔

شریطہ کیا ہے؟

شریطہ کا مطلب یہ ہے کہ دورِ جاہلیت میں لوگ جانور کے حلق کا کچھ حصہ علیٰحدہ کر کے وہ جانور چھوڑ دیتے اس کی تکلیف کی وجہ سے کچھ عرصہ میں وہ جانور مرجاتا اس عمل سے خون جاری نہیں ہوتا تھا لیکن جانور کو سخت تکلیف ہوتی تھی۔ اسلام نے ایسا کرنے سے منع کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ذَكَاةِ الْجَنِينِ

باب: جو جانور پیٹ میں ہو اس کو ذبح کرنے کا طریقہ

۱۰۵۴: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنِينِ فَقَالَ كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ وَقَالَ مُسَدَّدٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِي بَطْنِهَا الْجَنِينَ أَنُلْقِيهِ أَمْ نَأْكُلُهُ قَالَ كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ۔

۱۰۵۴: قعنبی ابن مبارک (دوسری سند) مسدد، ہشیم، مجالد، ابوالوداک، ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بچہ کے متعلق دریافت کیا کہ جو ذبح کرنے کے بعد ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر تمہارا دِل چاہے تو اس بچہ کو کھالو۔ مسدد نے بیان کیا کہ ہم لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم لوگ اُونٹنی کو نحر کیا کرتے ہیں اور گائے کو ذبح، اور بکری کو بھی ذبح ہی کرتے ہیں اور ہم لوگ ان کے پیٹ میں مرا ہوا بچہ پاتے ہیں تو کیا ہم لوگ اس کو (ایک طرف) ڈال دیں یا اس مردہ بچہ کو بھی کھالیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا دِل چاہے تو اس کو بھی کھالو بلاشبہ اس بچہ کی ماں کا ذبح کرنا اس بچہ کا ہی ذبح کرنا ہے۔

جانور کے پیٹ سے نکلنے والے بچے کا حکم:

اس سلسلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کسی جانور کے پیٹ سے زندہ بچہ نکلے تو اس کو ذبح کر کے کھانا درست ہے بغیر ذبح کئے کھانا جائز نہیں اگر مرا ہوا بچہ نکلے تو اس کو کسی طرح بھی کھانا جائز نہیں۔

۱۰۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ الْمَكِّيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ

۱۰۵۵: محمد بن یحییٰ، اسحٰق بن ابراہیم، عتاب بن بشیر، عبید اللہ بن زیاد، ابوزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پیٹ کے (اندر موجود) بچہ کا ذبح کرنا اس کی ماں کا ذبح کرنا ہے یعنی بچہ کی ماں کا ذبح کرنا کافی ہے اب پیٹ کے بچہ کو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ اللَّحْمِ لَا يُدْرَى أَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا

۱۰۵۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ وَمُحَاضِرٌ الْمَعْنَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرَا عَنْ حَمَّادٍ وَمَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ قَوْمًا حَدِيثُو عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ يَأْتُونَ بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا أَمْ لَمْ يَذْكُرُوا أَفَنَأْكُلُ مِنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَمُّوا اللّٰهَ وَكُلُوا۔

باب: اس گوشت کا حکم کہ جس کے ذبح کرنے والے کے متعلق معلوم نہیں کہ اس نے بوقت ذبح بسم اللہ پڑھی یا نہیں؟

۱۰۵۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) قعنبی' مالک (تیسری سند) یوسف بن موسیٰ' سلیمان بن حیان اور معاصر' ہشام بن عروہ' ان کے والد عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کچھ لوگ ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں (اور انہیں شرعی احکام کا پوری طرح علم نہیں) ہمارے یہاں گوشت لاتے رہتے ہیں ہمیں معلوم نہیں کہ وہ لوگ بوقت ذبح بسم اللہ پڑھتے ہیں یا نہیں تو کیا ہم ایسا گوشت کھا لیں؟ تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اس اللہ کا نام لو اور گوشت کھا لو۔

مسلمان کے ذبیحہ کا حکم:

مراد یہ ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ اچھا گمان رکھو اور سمجھ لو کہ انہوں نے اللہ کا نام لے کر ہی ذبح کیا ہو گا لیکن اپنا شک دُور کرنے کے لئے احتیاطاً بسم اللہ پڑھ کر وہ گوشت استعمال کرو اور شبہ کی وجہ سے اس گوشت کو حرام نہ کیا جائے گا کیونکہ جب مسلمان نے ذبح کیا ہے تو اللہ کا نام لے کر ذبح کیا ہو گا۔

بَابٌ فِي الْعَتِيرَةِ

۱۰۵۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ قَالَ نُبَيْشَةُ نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوا لِلّٰهِ فِي أَيِّ شَهْرٍ كَانَ وَبَرُّوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطْعِمُوا قَالَ إِنَّا كُنَّا

باب: عتیرہ (ماہِ رجب کی قربانی)

۱۰۵۷: مسدد (دوسری سند) نصر بن علی' بشر بن مفضل' خالد الحذاء' ابوقلابہ' ابوالملیح' حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول کریم ﷺ کو آواز دی کہ ہم لوگ دورِ جاہلیت میں ماہ رجب میں عتیرہ کیا کرتے تھے۔ اب آپ ہم لوگوں کو کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے جس مہینہ میں موقعہ ہو ذبح کرو اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو اور (غرباء کو) کھانا کھلاؤ۔ اس کے بعد اس شخص نے عرض کیا کہ ہم لوگ دورِ جاہلیت میں فرع کرتے تھے۔ اب آپ

نُفْرِعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ تَغْذُوهُ مَاشِيَتَكَ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ قَالَ نَصْرٌ اسْتَحْمَلَ لِلْحَجِيجِ ذَبَحْتَهُ فَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ قَالَ خَالِدٌ أَحْسَبُهُ قَالَ عَلَى ابْنِ السَّبِيلِ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ قَالَ خَالِدٌ قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَمِ السَّائِمَةُ قَالَ مِائَةٌ.

ہمارے لئے اس سلسلہ میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک چرنے والے جانور میں ایک فرع ہے کہ جس کو تمہارے جانور کھلاتے ہیں (مراد یہ ہے کہ اس کے لئے چارہ لا کر دیتے ہیں) جب وہ (جانور وزن لادنے کے قابل ہو جائے یا) اُونٹ ہو جائے تو اس کو ذبح کر لو پھر اس کا گوشت مسافروں پر صدقہ کرو خالد نے کہا یہ بہتر ہے میں نے ابوقلابہ سے کہا کہ کتنے جانوروں میں ایسا کرے؟ انہوں نے بیان کیا کہ ایک سو جانور میں۔

خُلاصۃ الباب: عتیرہ اس قربانی کا نام ہے جو اسلام کے ابتدائی دور میں ماہ رجب کے پہلے عشرہ میں کی جاتی تھی جس کا وجوب بعد میں منسوخ ہو گیا۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں آتا ہے کہ لا عتیرۃ فرع۔ اِس کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں: (۱) کسی جانور کا پہلا بچہ جس کو مشرکین معبودانِ باطلہ کے نام پر ذبح کرتے تھے تاکہ وہ راضی ہوں اور مال میں خیر و برکت پیدا ہو جائے اور مسلمان ابتداءِ اسلام میں صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس کے نام پر ذبح کرتے تھے اور اسکے بڑا ہونے پر ذبح کرتے مشرکین تو اس کی پیدائش کے فوراً بعد ہی ذبح کر دیا کرتے تھے (۲) پورے ریوڑ اور گلے میں جو جانور پہلے بیائے اس کا بچہ خواہ فی نفسہٖ اُس کا لیلہ نہ ہو (۳) آدمی کی ملک میں بکری یا اونٹ کا سو کا عدد پورا ہونے کے بعد جو بچہ پیدا ہو (۴) ہر پچاس بکریوں میں سے ایک بکری اور جمہور علماء وائمہ ثلاثہ کے نزدیک عتیرہ کی طرح فرعہ بھی منسوخ ہو گیا ہے البتہ امام شافعیؒ کے نزدیک یہ مستحب ہیں۔

۱۰۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ.

۱۰۵۸: احمد بن عبدہ‘ سفیان‘ زہری‘ سعید‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں نہ تو فرع ہے اور نہ عتیرہ ہے۔

فرع اور عتیرہ کیا ہے؟

دورِ جاہلیت میں جس جانور کے سب سے پہلے بچہ پیدا ہوتا تو اہلِ عرب خوشی میں اس بچہ کو بتوں کے نام ذبح کرتے تھے اور اسلام کے شروع دَور میں مسلمان بھی ایسا ہی کرتے تھے اس کو فرع سے تعبیر کیا گیا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور اس کی ممانعت فرما دی گئی۔ کیونکہ اس عمل سے کفار و مشرکین سے مشابہت ہے اور عتیرہ کا مطلب یہ ہے کہ مشرکین‘ دورِ جاہلیت میں بتوں سے قربت حاصل کرنے کے لئے ماہ رجب کے پہلے عشرہ میں جانور ذبح کرتے تھے۔ اسلام کے شروع زمانہ میں مسلمان بھی اسی طرح کرتے تھے اور مسلمان اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کے لئے ایسا کرتے تھے یہ بھی منسوخ ہو گیا اب صرف عیدالاضحیٰ کے دن قربانی کا حکم باقی رہ گیا ہے۔

۱۰۵۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ

۱۰۵۹: حسن بن علی‘ عبدالرزاق‘ معمر‘ زہری‘ حضرت سعید بن مسیب‘ نے بیان کیا کہ فرع اس بچہ کو کہتے تھے کہ جو (جانور کے) پہلے پہل پیدا ہوتا وہ

قَالَ الْفَرَعُ أَوَّلُ النَّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ۔

لوگ اس کو (بتوں کے لئے) ذبح کرتے تھے۔

۱۰۶۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كُلِّ خَمْسِينَ شَاةً شَاةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ بَعْضُهُمُ الْفَرَعُ أَوَّلُ مَا تُنْتَجُ الْإِبِلُ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ ثُمَّ يَأْكُلُونَهُ وَيُلْقَى جِلْدُهُ عَلَى الشَّجَرِ وَالْعَتِيرَةُ فِي الْعَشْرِ الْأُوَلِ مِنْ رَجَبٍ۔

۱۰۶۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عبداللہ بن عثمان' یوسف بن ماہک' حفصہ بنت عبدالرحمٰن' عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم لوگوں کو نبیؐ نے ہر پچاس (بکریوں) میں سے ایک بکری مسافروں اور غرباء و مساکین کے لئے ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔ شاید یہ حکم مستحب ہے علاوہ زکوٰۃ کے کہ وہ فرض ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ بعض حضرات نے فرع کا یہ مفہوم بیان فرمایا ہے کہ جس وقت اُونٹ کا سب سے پہلا بچہ پیدا ہوتا تھا تو مشرکین اس پہلے بچہ کو بتوں کے نام پر ذبح کر کے کھایا کرتے تھے اور اس کی کھال کو درخت پر لٹکایا کرتے تھے اور عتیرہ اس کو کہا جاتا ہے کہ (مشرکین) ماہ رجب کے شروع دس دنوں میں اس بچہ کو ذبح کیا کرتے تھے۔

بَابٌ فِي الْعَقِيقَةِ

باب: عقیقہ کا بیان

۱۰۶۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ قَالَ مُكَافِئَتَانِ أَيْ مُسْتَوِيَتَانِ أَوْ مُقَارِبَتَانِ۔

۱۰۶۱: مسدد' سفیان' عمرو بن دینار' عطاء' حبیبہ بنت میسرہ' اُمّ کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ سے میں نے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے کہ لڑکے کی طرف سے (عقیقہ میں) برابر کی دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے عقیقہ میں ایک بکری ہے (مراد یہ ہے کہ دونوں بکریاں ایک عمر کی ہوں کم یا زیادہ عمر کی نہ ہوں)۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ احمد نے لفظ "مُکَافِئَتَانِ" کا یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ وہ دونوں بکریاں عمر کے اعتبار سے برابر کی ہوں (چھوٹی' بڑی نہ ہوں)

خلاصۃ الباب: عقیقہ شافعیہؒ اور حنابلہؒ کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔ امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مستحب ہے جمہور ائمہ کرامؒ فرماتے ہیں کہ لڑکے کی جانب سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے یہ حضور ﷺ سے متعدد طرق سے ثابت ہے البتہ آپ کے فعل میں روایات مختلف ہیں۔

۱۰۶۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلَى مَكِنَاتِهَا قَالَتْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ أَذُكْرَانًا كُنَّ أَمْ

۱۰۶۲: مسدد' سفیان' عبیداللہ بن ابی یزید' ان کے والد' سباع بن ثابت' حضرت اُمّ کرزؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ سے میں نے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے کہ پرندوں کو ان کے گھونسلوں سے اُڑا کر اذیت نہ پہنچاؤ نیز میں نے یہ بھی آپ سے سنا ہے کہ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری' اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ مذکر ہوں یا مؤنث (یعنی یہ نہ سوچو کہ

إِنَاثًا۔

لڑکے کی طرف سے عقیقہ میں بکرا ذبح کرو اور لڑکی کی جانب سے بکری)

۱۰۶۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مِثْلَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا هُوَ الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ وَهْمٌ۔

۱۰۶۳: مسدد' حماد بن زید' عبید اللہ بن ابی یزید' سباع بن ثابت' حضرت اُمّ کرز رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری ہونا چاہئے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث درست ہے اور سفیان کی حدیث وہم ہے۔

۱۰۶۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُدَمَّى فَكَانَ قَتَادَةُ إِذَا سُئِلَ عَنِ الدَّمِ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ قَالَ إِذَا ذَبَحْتَ الْعَقِيقَةَ أَخَذْتَ مِنْهَا صُوفَةً وَاسْتَقْبَلْتَ بِهِ أَوْدَاجَهَا ثُمَّ تُوضَعُ عَلَى يَافُوخِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَسِيلَ عَلَى رَأْسِهِ مِثْلَ الْخَيْطِ ثُمَّ يُغْسَلُ رَأْسُهُ بَعْدُ وَيُحْلَقُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا وَهْمٌ مِنْ هَمَّامٍ وَيُدَمَّى قَالَ أَبُو دَاوُد خُولِفَ هَمَّامٌ فِي هَذَا الْكَلَامِ وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ هَمَّامٍ وَإِنَّمَا قَالُوا يُسَمَّى فَقَالَ هَمَّامٌ يُدَمَّى قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَيْسَ يُؤْخَذُ بِهَذَا۔

۱۰۶۴: حفص بن عمر نمری' ہمام' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر ایک لڑکا اپنے عقیقہ کے عوض گروی رکھا ہوا ہے اس کی طرف (اس کی پیدائش کے بعد) ساتویں دن جانور ذبح کیا جائے اور اس بچہ کا سر مونڈا جائے اور اس بچہ کے سر پر (قربانی کے جانور) کا خون لگایا جائے جب قتادہ سے کوئی شخص معلوم کرتا کہ خون کس طرح لگایا جائے تو وہ بیان کرتے تھے کہ جس وقت عقیقہ کا جانور ذبح ہونے لگے تو اس کے بالوں میں سے ایک ٹکڑا ہاتھ میں لے کر اس کی رگوں میں رکھ دیا جائے پھر وہ ٹکڑا لڑکے کے سر کے درمیان رکھ دیا جائے یہاں تک کہ اس کے سر سے خون' دھاگہ کی طرح بہنے لگے پھر اس بچہ کا سر مونڈا یا دھویا جائے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ روایت میں لفظ یدمی' راوی ہمام کا وہم ہے دراصل لفظ ویسمّٰی ہے جس کو راوی ہمام نے ویدمی بنا دیا امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث پر عمل نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: اَلْغُلَامِ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ ۔ مُرْتَهَنٌ: اسم مفعول کا صیغہ ہے مرھون کے معنی میں ہے مطلب یہ ہے کہ نومولود اپنے بالوں کی اذیت میں مرہون سے بھی جکڑا رہتا ہے جب تک ان کو زائل نہ کیا جائے چنانچہ یہ گھرے بال اس سے جلدی زائل کر دیئے جائیں۔ امام احمدؒ سے اس کا مطلب یہ منقول ہے کہ اگر نومولود سے عقیقہ نہ کیا جائے اور پھر وہ صغرسن میں مر جائے تو اپنے والدین کی شفاعت نہیں کرتا یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ عقیقہ کا اطلاق نومولود کے سر کے بال اور ذبیحہ دونوں پر ہوتا ہے۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ولادت کے ساتویں روز بال اتارے جائیں اور عقیقہ کیا جائے اور اگر ساتویں دن نہ میسر ہوں تو پھر چودھویں دن کرلے مطلب یہ ہے کہ جب کرے ساتویں دن کی رعایت کرلے۔ مثلاً بچہ کی پیدائش جمعرات کے دن ہوئی تو بدھ کے روز عقیقہ کرلے۔

لفظ یسمّٰی کے معنی ہیں نام رکھ دیا جائے اور لفظ یدمی کے معنی ہیں خون بہا دیا جائے گویا اصل میں نام رکھ دیا جائے یہ مراد ہے نہ کہ سر سے خون بہانا اور مذکورہ حدیث حکم کے اعتبار سے منسوخ ہے۔

۱۰۶۵: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ وَيُسَمَّى قَالَ أَبُو دَاوُد وَيُسَمَّى أَصَحُّ كَذَا قَالَ سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ قَتَادَةَ وَإِيَاسُ ابْنُ دَغْفَلٍ وَأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ۔

۱۰۶۵: ابن مثنیٰ' ابن عدی' سعید' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک لڑکا اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہے اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اس کا سر منڈایا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ لفظ یسمّٰی زیادہ درست ہے اسی طرح سلام بن ابی مطیع نے قتادہ کے واسطہ سے' ایاس' اشعث' حسن سے روایت کیا ہے۔

۱۰۶۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَتُهُ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى۔

۱۰۶۶: حسن بن علی' عبدالرزاق' ہشام بن حسان' حفصہ بنت سیرین' رباب' حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لڑکے کی پیدائش کے ساتھ (ساتھ) اس کا عقیقہ کرنا مسنون ہے اور اس بچہ کی طرف سے خون بہاؤ (جانور ذبح کرو) اور اس سے اذیت اور گندگی رفع کرو یعنی اس کے سر کے بال مونڈ دو اور اس کو غسل دو۔

عقیقہ کا مسئلہ:

بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن کے بعد عقیقہ کرنا سنت ہے اگر پیدائش کے ساتویں روز کے بعد عقیقہ نہ کر سکا تو بعد میں بھی عقیقہ کیا جا سکتا ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا ہے اس سے حساب لگا کر ساتویں دن عقیقہ کیا جائے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور اگر لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کی جائے۔

۱۰۶۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِمَاطَةُ الْأَذَى حَلْقُ الرَّأْسِ۔

۱۰۶۷: ابوداؤد' یحییٰ بن خلف' عبدالاعلیٰ' ہشام' حضرت حسن سے روایت ہے کہ اذیت اور گندگی رفع کرنے کا مفہوم سر منڈانا ہے۔

۱۰۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا۔

۱۰۶۸: ابو معمر' عبدالوارث' ایوب' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا حسین و حضرت حسن رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک دُنبہ کا عقیقہ کیا۔

۱۰۶۹: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ

۱۰۶۹: قعنبی' داؤد بن قیس' عمرو بن شعیب' حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) محمد بن سلیمان' عبدالملک بن عمرو' داؤد' حضرت عمرو بن شعیب' ان کے والد' اور غالباً ان کے دادا سے مروی ہے کہ حضرت رسول

الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أُرَاهُ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْعُقُوقَ كَأَنَّهُ كَرِهَ الِاسْمَ وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ وَالْفَرَعُ حَقٌّ وَأَنْ تَتْرُكُوهُ حَتَّى يَكُونَ بَكْرًا شُغْزُبًّا ابْنَ مَخَاضٍ أَوْ ابْنَ لَبُونٍ فَتُعْطِيَهُ أَرْمَلَةً أَوْ تَحْمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذْبَحَهُ فَيَلْزَقَ لَحْمُهُ بِوَبَرِهِ وَتُكْفِئَ إِنَائَكَ وَتُولِهُ نَاقَتَكَ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ عقوق کو محبوب نہیں رکھتا۔ آپ نے اس نام کو ناگوار خیال فرمایا اور ارشاد فرمایا جس شخص کے بچہ کی ولادت ہو اور وہ شخص اس کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ذبح کرنا چاہئے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرنا چاہئے۔ پھر آپ سے فرع کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا فرع برحق ہے تم لوگ اگر اس کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ اُونٹ ایک سال کا جوان ہو جائے یا دو سال کا ہو جائے پھر اس اُونٹ ک وضرورت مندوں اور بیواؤں کو دے دو یا جہاد کرنے کے لئے صدقہ کر دو تو وہ اس سے بہتر ہے کہ اس کی (پیدائش کے بعد) اس کو کاٹ ڈالو اور اس کا گوشت اس کے بالوں سے چسپاں ہو (یعنی گوشت کم ہو جائے) اور اپنا برتن تم الٹ دو اور اس کی ماں کو پاگل کر دو۔

تشریح عقوق:

لغت میں عقوق کے معنی نافرمانی کرنے کے ہیں عقوق اور عقیقہ کا ایک ہی مادہ ہے اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام کے رکھنے کو ناپسند فرمایا۔

۱۰۷۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ وَنُلَطِّخُهُ بِزَعْفَرَانٍ۔

۱۰۷۰: احمد بن محمد بن ثابت' علی بن حسین' ان کے والد' عبداللہ بن بریدہ' ان کے والد ماجد' حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت ہم لوگوں میں سے کسی کے یہاں دورِ جاہلیت میں لڑکے کی ولادت ہوتی تو وہ شخص ایک بکری ذبح کرتا تھا اور اس بکری کا خون بچہ کے سر پر لگاتا۔ جب اسلام آیا تو ہم بکری ذبح کیا کرتے اور بچہ کے سر کے بال مونڈھ کر اس پر زعفران لگاتے تھے۔

ناسخ حدیث بابت عقیقہ:

مذکورہ حدیث سے واضح ہے کہ خون لگانے والا حکم منسوخ ہو گیا اور اب بچہ کے سر پر عقیقہ کے بال منڈوا کر زعفران لگانے کا مستحب ہونے کا حکم باقی ہے۔

خلاصۃ الباب: زمانہ جاہلیت کے دم کے بارہ میں اس حدیث میں منسوخ ہونا فرمایا گیا ہے باقی حضرت قتادہؒ سے دم یعنی خون ملنے کا طریقہ منقول ہے وہ ہمام کا وہم ہے اس لیے کہ قتادہ نے یسمّی کہا تھا یعنی اس مولود کا نام رکھا جائے۔

اول الصید

شکار کے مسائل

بَاب فِي اتِّخَاذِ الْكَلْبِ لِلصَّيْدِ وَغَيْرِهِ

باب: شکاروغیرہ کے لئے کتے پالنے کا بیان

۱۰۷۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ۔

۱۰۷۱: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شخص مویشی' شکار اور کھیتی باڑی کی ضرورت کے علاوہ کتا پالے گا تو اس کے ثواب میں سے روزانہ ایک قیراط کے برابر اجر کم ہوتا جائے گا۔

خلاصۃ الباب: اس پر اجماع ہے کہ شکار کے لیے کتا پالنا اور پھر اسکے ذریعہ شکار کرنا جائز ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص ان تین مذکورہ کاموں کے علاوہ کسی اور غرض سے کتے پالے تو ہر روز اس کے ثواب سے ایک قیراط گھٹا دیا جاتا ہے اور مسلم شریف میں ہے کہ دو قیراط اس کے اجر سے کم کیا جاتا ہے وجہ اختلاف یہ ہے کہ شروع میں نبی کریم ﷺ نے ایک قیراط کا ذکر فرمایا پھر اس کے بعد زیادہ نفرت دلانے کے لیے دو قیراط فرما دیا جس راوی نے صرف ایک قیراط سنا تھا انہوں نے وہ ذکر کر دیا اور جنہوں نے دو قیراط والا ارشاد مبارک سنا انہوں نے اس کو ذکر کر دیا۔ یا زیادتی والی روایت راجح ہے۔

۱۰۷۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْبَهِيمَ۔

۱۰۷۲: مسدد' یزید' یونس' حسن' حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر یہ نہ ہوتا کہ کتے بھی ایک مخلوق ہیں یعنی وہ بھی اللہ تعالیٰ کے عالموں میں سے ایک عالم ہیں تو میں ان کے مار ڈالے جانے کا لازمی طور پر حکم دیتا تو اب تم لوگ کتوں میں سے خالص کالے رنگ کے کتوں کو مار ڈالو۔

خلاصۃ الباب: امم امۃ کی جمع ہے امۃ کا معنی نوع وقسم کے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ...... [الأنعام: ۳۷] کہ تمہاری طرح بہت سے مخلوقات کی نوعیں ہیں۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کتے بھی مخلوقات کی نوع ہیں تو مخلوق کی پوری امت یعنی نوع کو قتل کرنا انسان کے بس میں نہیں اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق کی نوع کی تخلیق میں یقیناً کوئی حکمت ہوتی ہے اس لیے بھی سب کو قتل کرنا مناسب نہیں تاہم ان میں جو سب زیادہ خبیث ہیں مثلاً کالا کتا اس کو ضرور قتل کر دیا جائے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ قلب عقور (باؤلہ کتا کے) قتل پر تمام علماء کا اتفاق ہے البتہ جو کتا بے ضرر ہو اس کے قتل میں اختلاف ہے۔

۱۰۷۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنْ كَانَتْ الْمَرْأَةُ تَقْدَمُ مِنْ الْبَادِيَةِ يَعْنِي بِالْكَلْبِ فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَانَا عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ۔

۱۰۷۳: یحییٰ بن خلف' ابوعاصم' ابن جریج' ابوالزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے کتوں کے قتل کر دیئے جانے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ اگر کوئی عورت اپنے ہمراہ جنگل سے کتا لے کر آتی تو ہم لوگ کتے کو مار ڈالتے پھر آپ نے کتوں کے قتل کرنے کی ممانعت فرما دی اور فرمایا کہ صرف سیاہ رنگ کے کتے کو قتل کر دو۔ (یہ حکم پہلے تھا بعد میں تخفیف ہوگئی جیسا کہ پہلی حدیث میں بیان ہوا ہے)۔

خلاصۃ الباب: امم امۃ کی جمع ہے امۃ کا معنی نوع وقسم کے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ...... [الأنعام : ۳۷] کہ تمہاری طرح بہت سے مخلوقات کی نوعیں ہیں۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کتے بھی مخلوقات کی نوع ہیں تو مخلوق کی پوری امت یعنی نوع کو قتل کرنا انسان کے بس میں نہیں اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق کی نوع کی تخلیق میں یقیناً کوئی حکمت ہوتی ہے اس لیے بھی سب کو قتل کرنا مناسب نہیں تاہم ان میں جو سب سے زیادہ خبیث ہیں مثلاً کالا کتا اس کو ضرور قتل کر دیا جائے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ قلب عقور (باؤلہ کتا کے) قتل پر تمام علماء کا اتفاق ہے البتہ جو کتا بے ضرر ہو اس کے قتل میں اختلاف ہے۔

بَاب فِي الصَّيْدِ

باب: شکار کرنے کے احکام

۱۰۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ قُلْتُ إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَتُمْسِكُ عَلَيَّ أَفَآكُلُ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مِنْهَا قُلْتُ أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ فَأُصِيبُ أَفَآكُلُ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَأَصَابَ فَخَرَقَ فَكُلْ وَإِنْ أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ۔

۱۰۷۴: محمد بن عیسیٰ' جریر' منصور' ابراہیم' ہمام' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ سے میں نے دریافت کیا کہ میں سکھلائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑتا ہوں وہ جا کر شکار کے جانور کو دبوچ لیتا ہے تو کیا میں اس شکار کو کھا سکتا ہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا جب تم اپنے سکھلائے ہوئے کتے کو (شکار پر) چھوڑو اور اس پر اللہ کا نام لو تو اس شکار کو کھا لو کہ جس کو وہ تمہارے لئے پکڑیں۔ عدی بن حاتم نے آپ سے عرض کیا کہ اگر کتے شکار کو قتل کر ڈالیں تو کیا وہ شکار حلال ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اگر شکار کو قتل بھی کر دیں تو جب بھی وہ شکار حلال ہے جب تک کہ دوسرا کتا غیر شکاری' اس شکار کے قتل میں شریک نہ ہو۔ عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ میں نے پھر خدمت نبوی میں عرض کیا کہ میں بغیر پَر اور کانسی کے تیر کے ساتھ شکار کرتا ہوں کیا میں اس کو کھا لوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نے بغیر پر اور بغیر کانسی کے تیر کو اللہ کا نام لے کر مارا پھر وہ تیر شکار کے جسم میں داخل ہو گیا پھر اس نے شکار کے جسم کو پھاڑ ڈالا تو تم اس شکار کو کھا لو اور اگر وہ تیر شکار کے ٹیڑھا ہو کر گئے تو وہ شکار نہ کھاؤ (کیونکہ وہ چوٹ لگنے سے مر گیا ہے)

سدھائے ہوئے (Trainde) کتے کے پکڑے ہوئے شکار کا حکم:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ سکھلائے ہوئے کتے سے شکار کھیلنا درست ہے اور کتے کے سکھلائے ہوئے کی علامت یہ ہے کہ اگر کتے کو شکار کی طرف روانہ کیا اور وہ ہر مرتبہ میں شکار پکڑ لایا یا شکار مار لایا لیکن وہ خود شکار نہ کھائے اور شکار پر کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا اللہ کا نام لینا شرط ہے اگر جان بوجھ کر شکار پر کتا چھوڑتے وقت اللہ کا نام نہیں لیا تو وہ شکار کھانا حرام ہے اور اگر سہواً بسم اللہ کہنا بھول گیا تو وہ شکار کھانا جائز ہے۔ حنفیہ کا یہی مسلک ہے اور غلیل اور بندوق سے کیا گیا شکار بغیر ذبح کے کھانا جائز نہیں ہے مزید تفصیل کے لئے آیت کریمہ: ﴿فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ﴾ کی تفسیر' تفسیر معارف القرآن میں ملاحظہ فرمائیں مذکورہ تفسیر میں کلب معلم سے متعلق مفصل بحث مذکور ہے۔

خلاصۃ الباب: صید یہاں لغوی معنی میں مستعمل ہے یعنی شکار کرنے وغیرہ سے۔ ذبح شرعی دو قسم پر ہے (۱) اختیاری (۲) اضطراری۔ اختیاری یہ ہے کہ جو جانور مانوس ہو اور اس پر آدمی کا قبضہ ہو۔ اضطراری غیر مانوس وحشی جانور یا پرند یعنی شکار۔ ذبح اختیاری تو خاص جگہ یعنی گلے کی رگین کاٹنے سے ہوئی ہے۔ ذبح اضطراری میں مطلق زخمی کرنا ہوتا ہے جس جگہ سے ہو جائے بشرطیکہ خون بہہ جائے۔ اس ذبح اضطراری کی شرائط قرآن وحدیث میں بیان کی گئی ہیں اور مترجم نے فائدہ میں تحریر فرمادی ہیں۔ باقی یہ حدیث امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبل کی دلیل ہے کہ سدھائے ہوئے کتے کے ذریعہ شکار میں نہ کچانا ضروری ہے اور یہ روایت امام صاحب کے خلاف ہے وہ فرماتے ہیں اگر شکاری کتا کھا بھی لے تو حلال ہے ان کی دلیل اس باب میں دوسری حدیث جو حضرت ابوثعلبہ الخشنیؒ سے مروی ہے شارح مسلم نوویؒ فرماتے ہیں کہ جمہور علماء کی حدیث اصح ہے۔ بعض علماء نے حضرت ثعلبہ کی حدیث کی تاویل کی ہے۔ حدیث کا دوسرا جملہ قلت ارمنی بالمفراض۔ اس جملہ میں بھی حضرت عدیؒ کا تبر کے بارے میں سوال ہے کہ یا رسول اللہ بعض اوقات مراض پھینکتے ہیں مراض ایک قسم کا تبر ہوا ہے سہم اور معراض میں یہ فرق ہے کہ سہم نوکدار اور پر والا تیر ہوتا ہے۔ معراض میں نوک اور پر نہیں ہوتے بلکہ چپٹا ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ما خزق فکل یعنی جو زخمی کردے بعض نے ان کا رد کیا اور کہا ہے جو آر پار ہو جائے اس جانور کو کھا لو اور جو تیر چوڑائی میں لگے اسے نہ کھاؤ نہ کھانے کی وجہ دوسری حدیث میں ہے کہ وہ موقوذہ ہے یعنی چوٹ سے مراد ہے جرح یعنی زخم سے نہیں مراد۔ اس حدیث سے فقہاء کرامؒ نے استنباط کرتے ہوئے فرمایا کہ غلیل سے کیا ہوا شکار بھی حلال نہیں جب تک اسے ذبح نہ کیا جائے کیونکہ غلیل زخمی کرنے والا تیز دھار پتھر نہیں ہوتا۔ ایسے ہی ہدایہ میں بندقہ کا حکم بیان ہوا ہے تو اس سے مراد غلیل ہی ہے۔

۱۰۷۵: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ قُلْتُ إِنَّا نَصِيدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ لِي إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلَ إِلَّا أَنْ

۱۰۷۵: ہناد بن سری' ابن فضیل' بیان' عامر' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے دریافت کیا کہ ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں اس سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اپنے سکھلائے ہوئے کتوں کو شکار پر چھوڑ دو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو تو اس کو کھا لو جو کہ تمہارے لئے کتے نے شکار پکڑا ہو اگرچہ کتا اس جانور کو ہلاک کر دے مگر

يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ۔

یہ ضروری ہے کہ وہ کتا خود شکار نہ کھائے۔ اگر اس نے اس شکار میں سے کچھ کھالیا تو پھر اس کو نہ کھاؤ کیونکہ اس میں احتمال ہے کہ اس کتے نے اپنے لئے اس جانور کا شکار کیا ہو۔

غیر معلم (UnTrainde) کتا:

اگر کتا اپنے شکار میں سے کچھ بھی کھالے تو وہ شکار حرام ہو گیا اور کتے کے شکار کو پکڑ کر کھالینا یہ اس کی علامت ہے کہ کتا ابھی تک غیر معلم ہے یعنی سکھلایا ہوا نہیں ہے اس لئے ایسے کتے کا پکڑا ہوا شکار حرام ہے۔

۱۰۷۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَوَجَدْتَهُ مِنَ الْغَدِ وَلَمْ تَجِدْهُ فِي مَاءٍ وَلَا فِيهِ أَثَرٌ غَيْرُ سَهْمِكَ فَكُلْ وَإِذَا اخْتَلَطَ بِكِلَابِكَ كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ لَا تَدْرِي لَعَلَّهُ قَتَلَهُ الَّذِي لَيْسَ مِنْهَا۔

۱۰۷۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عاصم الاحول' شعبی' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اپنے تیر سے شکار کیا اور تم کو وہ شکار دوسرے دن ملا (مراد یہ ہے کہ وہ شکار تیر وغیرہ سے زخم کھا کر بھاگ گیا اور اگلے دن وہ شکار ملا) لیکن وہ شکار پانی میں نہیں گرا اور تم نے اپنے تیر کے زخم کے علاوہ اور کوئی نشان یا زخم نہیں پایا تو تم وہ شکار کھالو اور جس وقت تمہارے کتے کے ساتھ شکار کرتے وقت دوسرا کتا بھی مل گیا یعنی (سکھلائے گئے اور غیر سکھلائے گئے) دونوں کتوں نے مل کر شکار کیا تو اس شکار کو نہ کھاؤ کیونکہ تم کو علم نہیں کہ دونوں میں سے کس کتے نے اس شکار کو مارا۔ ہوسکتا ہے کہ (غیر سکھلائے گئے یعنی کلب غیر معلم) نے شکار کیا ہو۔

اگر بسم اللہ کہہ کر کتا چھوڑا؟

مراد یہ ہے کہ اگر بسم اللہ کہہ کر سکھلائے گئے کتے یعنی کلب معلم کو شکار پر چھوڑا لیکن اس کے ساتھ دوسرا وہ کتا جو کہ غیر سکھلایا گیا ہو وہ بھی شامل ہو گیا اور دونوں نے مل کر شکار کیا تو وہ شکار حلال نہیں کیونکہ حلال و حرام دونوں ایک دوسرے سے مخلوط ہو گئے اور فقہ کا قاعدہ ہے کہ جب حلال و حرام جمع ہو جائیں تو حرام ہونے کا حکم ہوگا۔ اذا احتمع الحلال والحرم غلبت الحرام۔

(الاشباه والنظائر)

۱۰۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا وَقَعَتْ رَمِيَّتُكَ فِي مَاءٍ فَغَرِقَ فَمَاتَ فَلَا تَأْكُلْ۔

۱۰۷۷: محمد بن یحییٰ' احمد بن حنبل' یحییٰ بن زکریا' عاصم احول' شعبی' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم ایک جانور کے تیر مارو اور وہ جانور پانی میں ڈوب کر ہلاک ہو جائے تو وہ شکار نہ کھاؤ۔

۱۰۷۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۱۰۷۸: عثمان بن ابی شیبہ' عبداللہ بن نمیر' مجالد' شعبی' حضرت عدی بن

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ۔

حاتمؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کتے یا باز کو تم نے شکار کرنا سکھلایا اور پھر تم نے اس کو اللہ کا نام لے کر شکار پر چھوڑا تو تم اس جانور (شکار کو) کھالو کہ جو تمہارے لئے اس نے پکڑ رکھا ہے۔ راوی عدی نے آپ سے عرض کیا کہ اگر چہ اس نے شکار کو ہلاک کر دیا ہو تو آپ نے فرمایا اگر اس نے مار دیا ہو لیکن اس شکار میں سے کچھ کھایا نہیں تو گویا کہ اس نے تمہارے لئے شکار پکڑ رکھا تھا (لہٰذا وہ حلال ہے)۔

خلاصۃ الباب: نظر اور حجل ہونے والے شکار کے بارہ میں اس حدیث میں دو شرطیں بیان کی گئی ہیں (۱) شکار پانی میں نہ گرے احناف اور حنابلہ کے نزدیک شکار کا پانی میں گر نا مضر ہے بشرطیکہ وہ پانی اتنی مقدار میں ہو جو شکار کے لیے قاتل ہو۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر تیر سے زخمی جانور کا زخم ہلاک کرنے والا ہو تو پانی میں گرنا مضر نہیں یہی مسلک امام امالکؒ کا ہے دوسری شرط جو اس حدیث میں ہے کہ تمہارے تیر کے علاوہ دوسرے کے تیر کا اثر نہ ہو یہ شرط تو اتفاقی ہے۔ شکار کے غائب ہونے کی صورت میں بھی اختلاف ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ اگر ایک رات غائب رہا تو حرام ہے اور اگر رات نہ گذری تو حلال ہے۔ حنفیہؒ کا مسلک بقول امام قدوریؒ کے یہ ہے کہ اگر شکاری اس کی تلاش میں رہا یہاں تک کہ اسے مل گیا تو کھانا حلال ہے اور اگر اس کو تلاش نہیں کیا بلکہ بیٹھا رہا پھر اسے مردہ پایا تو حرام ہے اسکی وجہ صاحب ہدایہ نے نقل کی ہے کہ ممکن ہے کسی اور وجہ سے اس کی موت واقع ہوئی ہو۔ اس بارے میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ شاید اس کو حشرات الارض نے مار دیا ہو لیکن یہ وہم اس وقت قابل اعتبار نہیں ہوتا جب تک شکاری اپنے شکار کی تلاش میں مسلسل لگا رہے۔ اس حدیث میں مشرکین کے برتنوں کے استعمال کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے دھونے کے بعد استعمال کی اجازت مرحمت فرمائی یہ حکم ان کے بارے میں ہے جن میں خنزیر کا گوشت پکایا گیا ہو جن برتنوں میں شراب نہ ڈالی گئی ہو اور اگر وہ برتن ایسے ہوں کہ ان میں خنزیر کا گوشت پکایا گیا ہو یا شراب کے برتن تھے تو مجبوری کے وقت دھو کر استعمال کر سکتے ہیں اور جب اضطراری حالت نہ ہو تو استعمال کرنا جائز نہیں۔

۱۰۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَيْدِ الْكَلْبِ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ وَكُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ يَدَاكَ۔

۱۰۷۹: محمد بن عیسیٰ، ہشیم، داؤد بن عمرو، بسر بن عبید اللہ، ابو ادریس خولانی، حضرت ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے شکاری کتے کے شکار کے متعلق ارشاد فرمایا کہ تم نے جب اللہ کا نام لے کر شکار پر اپنے کتے کو چھوڑا تم وہ شکار کھالو اگر چہ وہ اس شکار میں سے کچھ کھا لے۔ اسی طرح اس جانور کو بھی کھالو جو کہ تمہارے تیر سے مارا جائے بشرطیکہ بسم اللہ کہہ کر تیر پھینکا ہو۔

۱۰۸۰: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ خُلَيْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

۱۰۸۰: حسین بن معاذ، عبد الاعلیٰ، داؤد، عامر، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں میں سے کوئی شخص شکار کے جانور کو تیر مارتا ہے پھر وہ اس کے دو دو تین تین دن

أَحَدُنَا يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِي أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ أَيَأْكُلُ قَالَ نَعَمْ إِنْ شَاءَ أَوْ قَالَ يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ.

تک ڈھونڈتا رہتا ہے اس کے بعد وہ شکار مردہ حالت میں ملتا ہے اور اس میں تیر لگا ہوا ہوتا ہے کیا وہ شخص اس شکار کو کھائے یا نہ کھائے؟ آپ نے فرمایا اگر دِل چاہے تو وہ شکار کھالے۔

تیر لگنے کے کئی روز بعد ملنے والے شکار کا حکم:

مراد یہ ہے کہ مذکورہ شکار کھانا درست ہے لیکن احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ مذکورہ صورت میں شکار نہ کھائے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ شکار کسی اور وجہ سے مرا ہو اور جس چیز میں شک ہو جائے اس کو چھوڑنا بہتر ہے۔

۱۰۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ إِذَا سَمَّيْتَ فَكُلْ وَإِلَّا فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ لِنَفْسِهِ فَقَالَ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ عَلَيْهِ كَلْبًا آخَرَ فَقَالَ لَا تَأْكُلْ لِأَنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ.

۱۰۸۱: محمد بن کثیر' شعبہ' عبداللہ بن ابی سفر' شعبی' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ سے میں نے بغیر پَر کے تیر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت (وہ تیر) اپنی تیزی سے جائے تو وہ شکار کھالو یعنی جس وقت تمہارا تیر تیز رفتاری سے (شکار کے جسم میں) داخل ہو گیا ہو تو وہ شکار کھالو اور اگر وہ تیر ٹیڑھا ہو کر شکار کے لگا ہو تو وہ شکار نہ کھاؤ کیونکہ وہ تو موقوذہ ہے جس کو کہ قرآن کریم میں حرام فرمایا گیا ہے (مراد یہ ہے کہ اس شکار نے چوٹ کھائی ہے) راوی کہتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ میں اپنے کتے کو شکار پر چھوڑتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت بسم اللہ پڑھ کر چھوڑ دو تو وہ شکار کھالو ورنہ نہ کھاؤ۔ اور اگر کتے نے شکار سے کھایا تو تم اس شکار کو نہ کھاؤ کہ اس کتے نے وہ شکار اپنے لئے پکڑا تھا نہ کہ تمہارے لئے۔ پھر میں نے آپ سے عرض کیا کہ اگر میں نے اپنے کتے کو شکار پر چھوڑا اور اس کے ہمراہ میں نے دوسرے کتے کو بھی شکار کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا اس شکار کو نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے ہی کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے (نہ کہ دوسرے کتے پر)

۱۰۸۲: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَائِذُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ قَالَ مَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ وَمَا أَصَدْتَ بِكَلْبِكَ

۱۰۸۲: ہناد بن سری' ابن مبارک' حیوۃ' ربیعہ' ابوادریس خولانی' حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے شکاری سیکھے ہوئے کتے (کلب معلم) سے شکار کرتا ہوں اور بغیر سکھلائے ہوئے غیر شکاری کتے سے شکار کرتا ہوں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا جو تم سیکھے ہوئے کتے سے شکار کرو تو تم اس پر اللہ کا نام لو یعنی بسم اللہ پڑھو اور کھاؤ اور جو تم نے بغیر سیکھے ہوئے کتے سے شکار کرلیا اور تم نے اس کتے کے ذبح کئے ہوئے کو پایا یعنی شکار کو زندہ دیکھا اور اس کو ذبح کر دیا تو وہ شکار کھالو ورنہ نہ کھاؤ۔

الَّذِی لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَکْتَ ذَکَاتَهُ فَکُلْ۔

۱۰۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّی حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ عَنْ الزُّبَیْدِیِّ حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ سَیْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِدْرِیسَ الْخَوْلَانِیُّ حَدَّثَنِی أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیُّ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَا أَبَا ثَعْلَبَةَ کُلْ مَا رَدَّتْ عَلَیْكَ قَوْسُكَ وَکَلْبُكَ زَادَ عَنِ ابْنِ حَرْبٍ الْمُعَلَّمُ وَیَدُكَ فَکُلْ ذَکِیًّا وَغَیْرَ ذَکِیٍّ۔

۱۰۸۳: محمد بن مصفّٰی‘ محمد بن حرب (دوسری سند) ابوعلی‘ ابوداؤد (تیسری سند) محمد بن مصفّٰی‘ بقیہ‘ زبیدی‘ یونس بن سیف‘ ابوادریس خولانی‘ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا اے ابوثعلبہ! اس جانور کو کھالو جو کہ تم اپنے تیر سے مارو یا (سکھلایا ہوا) کتا اس شکار کو مارے۔ ابن حرب کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ وہ کتا سکھایا ہوا ہو اور اس جانور کو کھالو کہ جس کو تمہارا ہاتھ مارے (یعنی جو جانور تم تیر سے مارو) چاہے تم س شکار کو ذبح کرسکو یا ذبح نہ کرسکو اور ذبح سے پہلے وہ شکار مر جائے۔

۱۰۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِیرُ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا حَبِیبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ أَبِیهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَعْرَابِیًّا یُقَالُ لَهُ أَبُو ثَعْلَبَةَ قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِی کِلَابًا مُکَلَّبَةً فَأَفْتِنِی فِی صَیْدِهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنْ کَانَ لَكَ کِلَابٌ مُکَلَّبَةٌ فَکُلْ مِمَّا أَمْسَکْنَ عَلَیْكَ قَالَ ذَکِیًّا أَوْ غَیْرَ ذَکِیٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنْ أَکَلَ مِنْهُ قَالَ وَإِنْ أَکَلَ مِنْهُ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفْتِنِی فِی قَوْسِی قَالَ کُلْ مَا رَدَّتْ عَلَیْكَ قَوْسُكَ قَالَ ذَکِیًّا أَوْ غَیْرَ ذَکِیٍّ قَالَ وَإِنْ تَغَیَّبَ عَنْكَ مَا لَمْ یَصِلَّ أَوْ تَجِدْ فِیهِ أَثَرًا غَیْرَ سَهْمِكَ قَالَ أَفْتِنِی فِی آنِیَةِ الْمَجُوسِ إِنْ اضْطُرِرْنَا إِلَیْهَا قَالَ اغْسِلْهَا وَکُلْ فِیهَا۔

۱۰۸۴: محمد بن منہال‘ یزید بن زریع‘ معلم‘ حضرت عمرو بن شعیب‘ ان کے والد‘ ان کے دادا سے مروی ہے کہ ایک دیہات کے رہنے والے شخص نے کہ جن کا نام ابوثعلبہ تھا عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے پاس شکار کرنے کے لئے کتے ہیں (یعنی شرعی طور پر سدھائے ہوئے کتے تیار ہیں) تو آپ ان کے شکار کرنے سے متعلق حکم ارشاد فرمائیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تمہارے پاس سدھائے ہوئے کتے موجود ہیں تو تم اس جانور (شکار) کو کھالو کہ جس کو وہ تمہارے لئے پکڑیں (یعنی شکار کریں) ابوثعلبہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ خواہ میں اس شکار کو ذبح کرسکوں یا ذبح نہ کرسکوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ ابوثعلبہ نے عرض کیا اگرچہ وہ کتے اس جانور (شکار) میں سے کھا جائیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اگرچہ وہ کتے اس جانور میں سے کچھ کھالیں۔ پھر انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے کمان کے شکار کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا جو تمہاری کمان سے شکار ہو وہ کھالو چاہے تم اس شکار کو ذبح کرسکو یا نہ کرسکو انہوں نے عرض کیا خواہ وہ جانور تیر (سے چوٹ) کھا کر نگاہوں سے اوجھل ہو جائے آپ نے فرمایا اگرچہ وہ نگاہوں سے اوجھل ہو جائے جب تک وہ جانور نہ سڑے اور تمہارے تیر کے علاوہ کوئی دوسری چوٹ وغیرہ اس پر دکھائی نہ دے۔ پھر انہوں نے عرض کیا آپ مجوسی لوگوں کے برتنوں کے بارے میں حکم فرمائیں جب ہم لوگوں کو دوسرا کوئی برتن نہ مل سکے؟ آپ نے فرمایا ان برتنوں کو دھو کر ان میں کھالو (ان کو استعمال کرلو)

بَاب فِی صَیْدٍ قُطِعَ

باب: زندہ جانور کے جسم کا ٹکڑا کاٹ

مِنْهُ قِطْعَةٌ

لینے کا بیان

۱۰۸۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ۔

۱۰۸۵: عثمان بن ابی شیبہ ہاشم بن قاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ زید بن اسلم عطاء بن یسار حضرت ابوواقد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا زندہ جانور کے جسم سے جو گوشت کاٹا جائے وہ مُردار ہے (اور اس کا کھانا حرام ہے)۔

جانور کے جسم سے علیحدہ کیا ہوا گوشت:

مراد یہ ہے کہ زندہ جانور کے بدن سے جو گوشت وغیرہ کا ٹکڑا کاٹ کر علیحدہ کر لیا گیا تو وہ مُردار ہے اس کا کھانا حرام ہے۔ کتب فقہ میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے۔

بَاب فِي اتِّبَاعِ الصَّيْدِ

باب: شکار کو مشغلہ بنا لینے کا بیان

۱۰۸۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ مَرَّةً سُفْيَانُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ

۱۰۸۶: مسدد یحییٰ سفیان ابوموسیٰ وہب بن منبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی جنگل میں رہائش اختیار کرے گا تو اس کا دِل سخت ہو جائے گا اور جو شخص شکار کے پیچھے (یعنی اس کی تلاش میں پھرے گا) رہے گا تو وہ شخص (دین یا دنیاوی اُمور سے) غفلت میں پڑ جائے گا اور جو شخص بادشاہ کے پاس آیا جایا کرے گا تو وہ کسی آفت میں مبتلا ہو جائے گا۔

۱۰۸۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَأَدْرَكْتَهُ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَسَهْمُكَ فِيهِ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ۔

۱۰۸۷: یحییٰ بن معین حماد بن خالد معاویہ بن صالح عبدالرحمٰن بن جبیر ان کے والد حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم جس وقت شکار پر تیر پھینکو اور تین روز کے بعد اس جانور کو (مردہ حالت میں) اس طرح پاؤ کہ تمہارا پھینکا ہوا تیر اس کے جسم میں موجود ہے تو جب تک اس جانور کے جسم میں سے بدبو نہ پیدا ہو تو اس کو تم کھا سکتے ہو۔

کئی روز بعد ملنے والے شکار کا حکم:

مراد یہ ہے کہ اگر مذکورہ شکار نہ سڑا ہو تو اس کا کھانا درست ہے اور اس حدیث میں تیر کے موجود رہنے کی قید اس بنا پر لگائی گئی تا کہ یقین یا گمان غالب ہو جائے کہ وہ شکار تمہارے اس تیر کے زخم سے مرا ہے۔

اول کتاب الوصایا

وصیت کی تعریف:

انسان بوقت موت' اپنے مرنے کے بعد تصرفات کرنے سے متعلق کہہ جائے اس کو وصیت کہا جاتا ہے اور مرنے والے کے مال میں سب سے پہلے اس کی تجہیز و تکفین کی جائے گی پھر اس کے ذمہ مہر وغیرہ یا دیگر جو قرض ہوگا وہ ادا کیا جائے گا اس کے بعد تہائی مال میں سے وصیت نافذ کی جائے گی پھر ترکہ' ورثہ میں حسب ضابطہ شرع تقسیم ہوگا واضح رہے کہ وارث کے لئے وصیت جائز نہیں ہے:الاول یبداء بتکفینه و تحھیزه ثم تقضی دیونه من جمیع ما بقی من ماله ثم تنفذ وصایاه من ثلث ما بقی بعد الدین' الخ ۔ (سراجی' ص ٤)

بَاب مَا جَاءَ فِي مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ الْوَصِيَّةِ

باب: وصیت کرنے کی تاکید کا بیان

۱۰۸۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ۔

۱۰۸۸: مسدد' یحیی' عبید اللہ' نافع' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان شخص کے شایانِ شان نہیں۔ اس کی کوئی شے اس قسم کی ہو جو کہ وصیت کی صلاحیت رکھتی ہو کہ جس کی وصیت کرنا لازمی ہو اور وہ دو راتیں اس طرح گزارے کہ اس کی وصیت اس کے پاس تحریری طور پر موجود نہ ہو۔

تحریری وصیت:

مراد یہ ہے کہ جس شخص پر دوسروں کا قرضہ ہو یا دوسروں کی امانت اس کے پاس محفوظ ہو تو اس شخص پر ضروری ہے کہ لوگوں کے معاملات اور امانت سے متعلق وصیت کی تحریر لکھ کر رکھے تو وہ دو رات بھی ایسی نہ گزارے کہ بغیر وصیت کے رہے تاکہ اس کی موت کے بعد ورثاء اس کے مطابق عمل کریں اگر کسی کے ذمہ کسی کا مطالبہ نہ ہو تو ایسی صورت میں وصیت کرنا مستحب ہے۔

خلاصۃ الباب: وصایا وصیۃ کی جمع ہے اس کا معنی مصدری ہے یعنی وصیت کرنا۔ اس کی شرعی تعریف یہ ہے کہ وہ معاملہ جس کا تعلق موت کے ساتھ ہو اور نصیحت کو وصیت کہہ دیتے ہیں اس حدیث سے وصیت کرنے کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ جیسا کہ ظاہر یہ اور امام زہریؒ کا مسلک ہے اور جمہور علماء کے نزدیک جس پر قرض ہو اور حقوق العباد ہوں اس پر وصیت کرنا واجب ہے لیکن اس کا لکھنا اور اس میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ فقہاء کرامؒ نے وصیت کی چار قسمیں بیان کی ہیں۔ (۱) واجب جیسے امانتیں واپس کرنے کی وصیت کرنا اور قرضوں کی وصیت۔ (۲) مستحب جیسے کفارات اور نماز روزہ کے جذبہ کی وصیت کرنا۔ (۳) مباح۔ جیسے مالدار اجنبی اور اقارب کے لیے وصیت کرنا۔ (۴) مکروہ جیسے فاسق فاجر اور بازاری لوگوں کے لیے وصیت کرنا ویسے وصیت خلاف قیاس ہے کیونکہ وصیت کا تعلق موت کے بعد ہوتا ہے اور انسان مرنے کے بعد کسی کو کسی چیز کا مالک نہیں بنا سکتا لیکن ضرورتاً اور استحسان کی بناء پر جائز قرار دیا گیا ہے۔ کما قال فی الہدایہ۔

۱۰۸۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ۔

۱۰۸۹: مسدد' محمد بن علاء' ابومعاویہ' اعمش' ابووائل' مسروق' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درہم' دینار' اونٹ' بکری' وغیرہ غرض کوئی شے نہ چھوڑی اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شے کی وصیت کی۔

انبیاء علیہم السلام کا ترکہ:

مراد یہ ہے کہ حضرت انبیاء مال و دولت نہیں چھوڑتے بلکہ ان پاک نفوس کا ترکہ علم ہوتا ہے اور مذکورہ حدیث کا مفہوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال دولت ترکہ میں نہیں چھوڑا اور نہ ہی مال و دولت کی تقسیم کی وصیت فرمائی جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے: ((نحن معاشر الانبیاء لا نثر ولا نورث......))

خلاصۃ الباب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کی وصیت نہیں فرمائی اس کا مطلب یہ ہے کہ خلافت اور فال کے بارہ میں وصیت نہیں فرمائی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اور وصیتیں فرمائی تھیں مثلاً اللہ کی کتاب اور میری سنت کو لازم پکڑے رہنے اور اپنے اہل بیت کے بارہ میں اور یہود کو جزیرہ العرب سے نکالنے کے متعلق تو وصیت فرمائی تھی اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مال نہیں چھوڑا تھا باقی جو سیرت کی کتابوں میں مذکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں اور اونٹ تھے وہ صدقہ کے تھے جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقراء صحابہ کرامؓ اور اہل صفہ کے لیے چھوڑا تھا اور زمینیں مثلاً خیبر اور فدک ان کو بھی صدقہ اور وقف کر دیا تھا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي مَا لَا يَجُوزُ لِلْمُوصِي فِي مَالِهِ

باب: ناجائز وصیت کا بیان

۱۰۹۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضَ مَرَضًا قَالَ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ بِمَكَّةَ ثُمَّ اتَّفَقَا أَشْفَى فِيهِ فَعَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِالثُّلُثَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالشَّطْرِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالثُّلُثِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا

۱۰۹۰: عثمان بن ابی شیبہ' ابن ابی خلف' سفیان' زہری' عامر بن سعد' ان کے والد یعنی حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ شدید علیل ہو گئے تو نبیؐ ان کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں بہت دولت مند شخص ہوں اور میرے ایک بیٹی ہے اسکے علاوہ میرا کوئی وارث نہیں' تو کیا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ انہوں نے عرض کیا کیا میں آدھا مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ انہوں نے تیسری مرتبہ عرض کیا کیا میں تہائی مال صدقہ کر دوں؟ تو آپ نے فرمایا مال کا تہائی حصہ صدقہ کر دو اور صدقہ کیلئے مال کا تہائی حصہ کافی ہے۔ اگر تم اپنے ورثہ کو دولت مند چھوڑ جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ ان کو تنگ دست اور بھیک مانگنے والا چھوڑ جاؤ کہ وہ لوگوں سے سوال کریں اور جو شے تم رضائے الٰہی

حَتّٰی اللُّقْمَةُ تَرْفَعُهَا إِلٰی فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي قَالَ إِنَّكَ إِنْ تُخَلَّفْ بَعْدِي فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ لَا تَزْدَادُ بِهِ إِلَّا رِفْعَةً وَدَرَجَةً لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰی يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰی أَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ.

کے لئے خرچ کرو گے تو تمہیں اس عمل کا اجر ملے گا یہاں تک کہ تم اپنی اہلیہ کے منہ میں لقمہ بنا کر دو تو اس کا بھی تمہیں اجر ملے گا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں اپنی ہجرت سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا اگر تم پیچھے رہ جاؤ گے (تو کیا ہوا؟) تم رضائے الٰہی کیلئے نیک عمل کرو گے تو تمہارا رتبہ بلند ہوگا اور ہوسکتا ہے کہ تم زندہ رہو (یعنی مکہ معظمہ میں تمہاری وفات نہ ہو) یہاں تک کہ تمہاری وجہ سے کچھ لوگوں کو فائدہ ہو اور کچھ دوسرے نقصان میں اُٹھائیں اس کے بعد آنحضرتؐ نے یہ دُعا مانگی اے اللہ میرے صحابہ کی ہجرت مکمل فرما دے اور ان کو اس ہجرت سے واپس نہ فرما لیکن بے چارہ سعید بن خولہ جس کا آپ کو رنج تھا کیونکہ مکہ معظمہ میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

عذر کی بناء پر ہجرت نہ کرسکنے کا حکم:

ہجرت سے پیچھے رہ جانے کا مفہوم یہ ہے کہ ان صحابی نے خدمت نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ مکہ معظمہ سے تشریف لے جائیں گے اور میں مرض کے سبب مکہ معظمہ میں ہی رہ جاؤں گا چونکہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ سے ہجرت فرما چکے تھے اور مکہ میں رہائش کو پسند نہیں فرماتے تھے اور ان حضرات کا یہ عمل رضائے الٰہی کے لئے تھا اس پر آپ نے فرمایا اگر بیمار کے عذر پیش آنے کی وجہ سے ہجرت نہ کر سکے تو جب بھی تمہارا درجہ بلند رہے گا اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے متعلق آپ کی پیشین گوئی بالکل سچی ثابت ہوئی انہوں نے کفار کے مقابلہ میں عظیم فتوحات حاصل کیں تاریخ اسلام میں ان کی بے مثال قربانیاں سنہرے حروف سے لکھی جائیں گی اور ۳۵ ہجری میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ حدیث اور تاریخ کی کتب میں حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل تفصیل سے مذکور ہیں اور مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کے ترکہ میں غرباء و مساکین پر ورثاء کا حق مقدم رہے گا اور اہل و عیال پر بھی خرچ کرنا ان کی کفالت کرنا بھی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔

خلاصۃ الباب: یہ حدیث بخاری و مسلم میں بھی اختصار کے ساتھ آتی ہے۔ ثابت ہوا کہ جس میت کے وارث موجود ہوں تو اس کی وصیت اس کے تہائی مال سے زائد میں جاری نہیں ہوتی اگر سارے ورثا اپنی خوشی سے اجازت دے دیں تو پھر جاری ہوسکتی ہے اس کے علاوہ اس حدیث سے اور کئی باتیں معلوم ہوئیں کہ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے اور ان کے حق میں ہمیشہ خیر خواہی کا جذبہ دل میں ہونا چاہیے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنا مال غیروں کو دینے سے افضل یہ ہے کہ اپنے عزیزوں پر خرچ کیا جائے اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے سے ثواب ملتا ہے بشرطیکہ اللہ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کی نیت ہو۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی مباح کام میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضاء کی نیت کر لی جائے تو وہ مباح کام بھی طاعت بن جاتا ہے۔ چنانچہ بیوی کے منہ میں لقمہ و نوالہ ڈالنا بھی باعث اجر ہے باقی حضرت معاذ کا یہ کہنا کہ بیٹی کے علاوہ کوئی اور وارث نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ذوی الفروض میں سے کوئی وارث نہیں مطلق وارثوں کی نفی مراد نہیں اس لیے دوسرے ورثاء عصبہ ان کے جیسا کہ خود اس حدیث میں ہے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے وصیت کا مسئلہ دریافت کرنے کے بعد آپ ﷺ سے یہ عرض کیا کہ میں اپنی ہجرت سے پیچھے رہ رہا

ہوں اس کا مطلب یہ تھا کہ اگر یہاں مکہ مکرمہ میں میری وفات ہوگئی تو میں کیا میری ہجرت باطل ہو جائے گی اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تسلی دلائی کہ تم انشاء اللہ میرے بعد زندہ رہوں گے مسلمانوں کو نفع پہنچاؤ گے اور کفار کو نقصان اور اپنے اعمال کے ذریعہ سے تمہارے درجات بلند ہوں گے۔ سراج حدیث لکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور حضرت سعدؓ صحت یاب ہونے کے بعد جہاد میں مصروف ہوئے اور عراق وغیرہ کو فتح کیا اور عراق کے گورنر بنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تقریباً چالیس سال زندہ رہے اور مشہور قول کے مطابق ۵۰ھ میں وفات پائی۔

بَاب فِي فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي الصِّحَّةِ!

باب: بحالتِ صحت خیرات کرنے کی فضیلت

۱۰۹۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ تَأْمُلُ الْبَقَاءَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلَ حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ.

۱۰۹۱: مسدد عبدالواحد بن زیاد عمارہ بن قعقاع ابوزرعہ بن عمرو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جو صدقہ تندرستی کی حالت میں ہو اس وقت تم کو زندگی کی توقع ہو اور ناداری کا اندیشہ ہو ایسا نہ ہو کہ تم منتظر رہو جس وقت تمہاری رُوح حلق میں آ جائے تو اس وقت کہو کہ فلاں شخص کو اس قدر دینا' فلاں شخص کو اس قدر دینا حالانکہ وہ مال فلاں شخص کا حق ہو چکا۔

موت کے وقت وصیت کرنا:

مراد یہ ہے کہ جس وقت بوقت موت ورثاء کا حق مال میں قائم ہو گیا تو اب صدقہ کرنے کی وصیت کرنا بہتر نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ تندرستی کی حالت میں صدقہ کیا جائے۔

خلاصۃ الباب: صحت کے زمانہ کا کیا ہوا صدقہ افضل ہے اس لیے کہ مال کی حرص اور محبت ہوتی ہے اور طاقت وصحت کی وجہ سے کافی مدت تک اپنے زندہ رہنے کی امید ہوتی ہے اس کے برعکس مرض کی حالت میں موت کا خوف آ جاتا ہے خصوصاً جب موت کا اندیشہ لاحق ہو جائے بلکہ موت کا غالب گمان ہو جائے اس وقت کو مال چھوڑ ہی جائے گا اس وصیت کا اتنا فائدہ نہیں جتنا صحت وعافیت کے زمانے کی وصیت کا ہے۔

۱۰۹۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ عِنْدَ مَوْتِهِ۔

۱۰۹۲: احمد بن صالح' ابن ابی فدیک' ابن ابی ذئب' شرحبیل' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (صحت کی حالت میں) اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں ایک درہم صدقہ کرے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ موت کے وقت سو درہم صدقہ کرے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِضْرَارِ فِي الْوَصِيَّةِ

۱۰۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُدَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللَّهِ سِتِّينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ قَالَ وَقَرَأَ عَلَيَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ هَا هُنَا مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ حَتَّى بَلَغَ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا يَعْنِي الْأَشْعَثَ بْنَ جَابِرٍ جَدُّ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ۔

باب: وصیت سے دوسرے کونقصان پہنچانے کی کراہیت کا بیان

۱۰۹۳: عبدہ بن عبد اللہ' عبدالصمد' نصر بن علی' اشعث بن جابر' شہر بن حوشب' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان مرد یا عورت ساٹھ سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ پھر جب انکی موت کا وقت آ جاتا ہے تو وصیت کر کے (ورثاء) کونقصان پہنچاتے ہیں جس کی وجہ سے انکے لئے دوزخ واجب ہو جاتی ہے۔ شہر بن حوشب نے بیان کیا میرے سامنے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿وَصِيَّةٍ يُوْصِىْ بِهَا اَوْدَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (یعنی قرض یا وصیت کے ادا کرنے کے بعد' نقصان پہنچانے والا نہ ہو یہ حکم الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ اچھی طرح واقف ہیں حکمت والے ہیں یہ حدودِ الٰہی ہیں تو ان حدود سے آگے نہ بڑھنا) امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اشعث بن جابر نصر بن علی کے دادا ہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الدُّخُولِ فِي الْوَصَايَا

۱۰۹۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي فَلَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ الْيَتِيمِ۔

باب: وصی بننے کا بیان

۱۰۹۴: حسن بن علی' ابوعبدالرحمٰن' سعید بن ابی ایوب' عبیداللہ بن ابی جعفر' سالم بن ابی سالم' ان کے والد' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابوذر! میں تمہیں کمزور و ناتواں دیکھ رہا ہوں۔ اور جو کچھ میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں وہی تمہارے لئے بھی پسند کرتا ہوں تو تم دو شخصوں کے اُوپر بھی امیر نہ بننا اور مالِ یتیم کا ولی نہ بننا (مراد یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ یتیم کے مال کی صحیح طریقہ پر حفاظت نہ ہو سکے اور اس طرح تم گناہِ کبیرہ کے مرتکب بن جاؤ)۔

خلاصۃ الباب: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو امارت قبول کرنے سے منع فرمانا ان کی علت کی وجہ سے اور وہ ضعف اور کمزوری تھی۔

بَاب مَا جَاءَ فِي نَسْخِ الْوَصِيَّةِ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ

۱۰۹۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ

باب: ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں کے لئے وصیت کے منسوخ ہونے کا بیان

۱۰۹۵: احمد بن محمد' علی بن حسین' ان کے والد' یزید نحوی' عکرمہ' ابن عباس

حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ فَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ كَذَلِكَ حَتَّى نَسَخَتْهَا آيَةُ الْمِيرَاثِ۔

رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ:﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ﴾ اسلام کے شروع زمانہ میں تھی کہ والدین اور دیگر ورثاء کیلئے وصیت ہوتی تھی۔ اس کے بعد یہ آیت میراث سے منسوخ ہوگئی۔

خُلاصَةُ الْبَابِ: ابتداء اسلام میں والدین اور دوسرے عزیز واقارب کے حق میں وصیت کی جاسکتی تھی وجوباً واستحباباً پھر میراث کی آیت مبارکہ نازل ہونے کے بعد منسوخ ہوگئی اس حدیث میں اسی کا بیان ہے اور اگلے باب میں یہ ارشاد ہے کہ وارث کے لیے وصیت جائز نہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ

باب: وارث کے لئے وصیت کرنا

۱۰۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ۔

۱۰۹۶: عبدالوہاب بن جدہ' ابن عیاش' شرحبیل بن مسلم' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک حقدار شخص کو اس کا حق دلوا دیا (یعنی میراث کی آیت میں ہر ایک وارث کا حسب ضابطہ شرع حصہ متعین فرما دیا) تو وارث کے لئے وصیت نہیں ہے۔

بَاب مُخَالَطَةِ الْيَتِيمِ فِي الطَّعَامِ

باب: یتیم کا کھانا اپنے کھانے کے ساتھ ملانے کا بیان

۱۰۹۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَإِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا الْآيَةَ انْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ فَجَعَلَ يَفْضُلُ مِنْ طَعَامِهِ فَيُحْبَسُ لَهُ حَتَّى يَأْكُلَهُ أَوْ يَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فَخَلَطُوا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِ

۱۰۹۷: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' عطاء' سعید بن جبیر' ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آیت:﴿وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ نازل فرمائی یعنی تم لوگ یتامیٰ کے مال کے قریب نہ جاؤ لیکن اچھے طریقہ سے اور دوسری آیت یہ کہ یتیموں کے مال ظلم سے کھا لیتے ہیں (درحقیقت) وہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ کے انگارے کھا رہے ہیں اور قریب ہے کہ وہ لوگ دوزخ میں جائیں۔ تو جن جن لوگوں کے پاس یتیم بچے رہتے تھے انہوں نے اپنے کھانے سے ان کا کھانا علیحدہ کر دیا اور ان کا پینا اپنے پینے سے علیحدہ کر دیا۔ تو جب یتیم کا مال کھانا بچ جاتا تو وہ رکھا رہتا یہاں تک کہ وہ خود ہی کھانا کھاتا یا اس کا کھانا بدبودار ہو جاتا۔ یہ بات لوگوں پر گراں گزری۔ انہوں نے خدمت نبوی میں عرض کیا اللہ تعالیٰ نے:﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى﴾ یہ آیت نازل فرمائی یعنی اے نبی آپ سے لوگ یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تم کہہ دو کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا بہتر ہے اگر تم لوگ ان کے ساتھ باہمی طور پر مل

وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِ۔

جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اس کے بعد لوگوں نے اپنا کھانا پینا ان کے ہمراہ شامل کر لیا (یعنی ان کے ساتھ کھانے پینے لگے)

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا لِوَلِيِّ الْيَتِيمِ أَنْ يَنَالَ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ

باب: یتیم بچہ کے پرورش کنندہ کو مالِ یتیم سے کس قدر کھانا جائز ہے؟

۱۰۹۸: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ قَالَ فَقَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ۔

۱۰۹۸: حمید بن مسعدہ' خالد بن حارث' حسین معلم' عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص خدمتِ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں سخت ضرورت مند ہوں میرے پاس کوئی شے نہیں ہے لیکن میرے پاس ایک یتیم ہے۔ آپ نے فرمایا اس کے مال میں سے بغیر فضول خرچی (بقدر ضرورت)' اس کے بڑے ہو جانے سے ڈرے بغیر اور مال سمیٹنے کی نیت کے بغیر کھا سکتے ہو۔

ضرورت میں یتیم کا مال کھانا:

مراد یہ ہے کہ سخت ضرورت میں ضرورت کے مطابق اس کا مال لے سکتے ہو لیکن فضول خرچی جائز نہیں یہ خیال نہ کرو کہ یتیم بچہ بڑا (بالغ) ہو جائے گا تو پھر اس کے مال سے نفع اُٹھانے کا موقعہ نہ رہے گا۔ جلدی جلدی مالِ مفت دلِ بے رحم والا معاملہ نہ کرو اور نہ مالِ یتیم سے سرمایہ جمع کرو۔

بَابُ مَا جَاءَ مَتَى يَنْقَطِعُ الْيُتْمُ

باب: کتنی عُمر تک یتیم کا اطلاق کیا جائے؟

۱۰۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُقَيْشٍ أَنَّهُ سَمِعَ شُيُوخًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَمِنْ خَالِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَلَا صُمَاتَ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ۔

۱۰۹۹: احمد بن صالح' یحییٰ بن محمد مدینی' عبداللہ بن خالد' ان کے والد' سعید بن عبدالرحمٰن' بنو عمرو بن عوف کے کچھ شیوخ حضرات' اور ان کے ماموں' عبداللہ بن ابی احمد' حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یاد رکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ احتلام کے بعد یتیمی نہیں ہے (مراد یہ ہے کہ بالغ ہونے کے بعد بچہ یتیم نہیں رہا) اور نہ خاموشی ہے دن بھر کی رات تک۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي أَكْلِ مَالِ

باب: مالِ یتیم کھانے کی وعید

الْيَتِيمِ — کا بیان

۱۱۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ۔

۱۱۰۰: احمد بن سعید' ابن وہب' سلیمان بن بلال' ثور بن یزید' ابوالغیث' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو۔ آپ سے دریافت کیا گیا یارسول اللہ وہ کونسے گناہ ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک قرار دینا' اور جادو (کرنا) اور حق کے بغیر کسی نفس کو ہلاک کر دینا کہ جس کا ہلاک کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور سود کھانا (یعنی سود لینا یا سود دینا) اور یتیم کا مال کھانا اور جہاد کے روز مشرکین کے مقابلہ سے فرار اختیار کرنا اور بدکاری سے ناواقف' خاوند والی عورتوں پر تہمت لگانا۔

خلاصۃ الباب: کبائر جمع ہے کبیرۃ کی۔ کبیرہ گناہ کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ جس کے کرنے پر حد جاری ہوتی ہو۔ بعض علماء نے یہ تعریف کی ہے کہ جن گناہوں کے بارے میں کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ وارد ہوئی ہو۔ اور بعض نے یہ تعریف بھی کی ہے کہ کبیرہ گناہ وہ ہے جس کی وجہ سے جہنم میں جانا پڑے۔ اس حدیث میں سات کبیرہ گناہ ارشاد فرمائے گئے ہیں دوسری وہ کہ حضرت ابن عباسؓ سے دریافت کیا گیا کہ کیا کبائر نو ہیں؟ تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ان کی تعداد ستر تک پہنچی ہے اور ایک روایت میں سات سو ہے کبائر کے بارے میں ابن حجر ہیثمیؒ مکی کی کتاب الزواجر مشہور کتاب ہے اور بھی کئی علماء کرامؒ کی کتابیں اس موضوع پر قابل قدر و مطالعہ ہیں۔ اردو میں حضرت مفتی اعظم مولانا محمد شفیع رحمہ اللہ کا رسالہ گناہ بےلذت بہت عمدہ ہے۔

۱۱۰۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَوْزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْكَبَائِرُ فَقَالَ هُنَّ تِسْعٌ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ زَادَ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ الْمُسْلِمَيْنِ وَاسْتِحْلَالُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ قِبْلَتِكُمْ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا۔

۱۱۰۱: ابراہیم بن یعقوب' معاذ بن ہانی' حرب بن شداد' یحییٰ بن ابی کثیر' عبدالحمید' عبید بن عمیر' ان کے والد' عمیر جو کہ صحابی تھے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ گناہِ کبیرہ کون کونسے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نو (کبیرہ) گناہ تو وہی ہیں جو کہ مندرجہ بالا حدیث (نمبر ۱۱۰۲) میں مذکور ہیں اور اس میں دو کبیرہ گناہ کا اضافہ ہے ایک تو مسلمان والد یا والدہ کی نافرمانی کرنا' دوسرے بیت اللہ شریف کی حرمت کا خیال نہ کرنا (وہاں پر خون خرابہ کرنا یا شکار کرنا) جو کہ حرمت والا گھر ہے اور موت و زندگی میں تم لوگوں کا قبلہ ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَفَنَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

باب: تکفین کا کپڑا مُردہ کے مال میں داخل ہونے کا بیان

۱۱۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

۱۱۰۲: محمد بن کثیر' سفیان' اعمش' ابووائل' خباب رضی اللہ عنہ سے روایت

عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ إِلَّا نَمِرَةٌ كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ۔

ہے کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد میں شہید ہو گئے اور ایک کمبل کے علاوہ ان کے پاس اور کچھ نہیں تھا۔ جب ہم لوگ ان کا سر کپڑے سے ڈھانک دیتے تو ان کے پیر کھل جاتے اور جب پیر ڈھانک دیتے تو ان کا سر کھل جاتا۔ یہ بات دیکھ کر حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر اِذخر ڈال دو۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَهَبُ الْهِبَةَ ثُمَّ يُوصَى لَهُ بِهَا أَوْ يَرِثُهَا

باب: کوئی شخص کسی شئے کو ہبہ کرے پھر وصیت یا میراث کے ذریعہ وہ چیز اُس کو مل جائے

۱۱۰۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِوَلِيدَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ تِلْكَ الْوَلِيدَةَ قَالَ قَدْ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَجَعَتْ إِلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ قَالَتْ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَيُجْزِءُ أَوْ يَقْضِي عَنْهَا أَنْ أَصُومَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ وَإِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ أَفَيُجْزِءُ أَوْ يَقْضِي عَنْهَا أَنْ أَحُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

۱۱۰۳: احمد بن یونس' زہیر' عبداللہ بن عطاء' عبداللہ بن بریدہ' ان کے والد' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی بطور ہبہ دی تھی۔ اب میری والدہ کا انتقال ہو گیا اور اس نے وہ باندی ترکہ میں چھوڑی۔ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا اَجر قائم ہو گیا اور تمہاری باندی بھی تمہیں مل گئی۔ پھر اس خاتون نے عرض کیا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا اور اس کے ذمہ ایک مہینے کے روزے واجب تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے قضا کرلوں تو یہ کافی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ضرور۔ اس نے عرض کیا میری ماں نے حج بھی ادا نہیں کیا تھا کہ میں اس کی طرف سے حج کرلوں تو یہ کافی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں (حج کرلو)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُوقِفُ الْوَقْفَ

باب: کسی شخص کا کوئی چیز وقف کرنا

۱۱۰۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا

۱۱۰۴: مسدد' یزید بن زریع (دوسری سند) مسدد' بشر بن مفضل (تیسری سند) مسدد' یحییٰ' ابن عون' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایک زمین ملی ہے کہ جس سے عمدہ مال مجھے نہیں ملا۔ آپ اس کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تمہارا دِل چاہے تو زمین کی ملکیت روک لو اور اس کے نفع کو

وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُوَرَّثُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَزَادَ عَنْ بِشْرٍ وَالضَّيْفِ ثُمَّ اتَّفَقُوا لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ زَادَ عَنْ بِشْرٍ قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا۔

صدقہ کر دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی پر عمل کیا کہ اصل زمین نہ فروخت کی جائے نہ اس کو ہبہ کیا جائے نہ وہ وراثت میں تقسیم کی جائے اور اس سے فقراء و مساکین نفع حاصل کریں اور غلام و مجاہدین اور مسافر اور مہمان اس سے نفع اُٹھائیں۔ جو شخص وقف کا متولی ہے تو وہ ضابطہ کے مطابق اس کا منافع استعمال کرے اور ان رفقاء کو کھلائے جو کہ دولت مند نہ ہوں اور نہ اس میں سے مال جمع کرنے والے ہوں۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں وقف کے بارہ میں ارشاد فرمایا گیا ہے وقف کا لغوی معنی روکنا ہے۔ اصطلاح شریعت میں وقف کہتے ہیں کہ اصل چیز کو اپنی ملکیت میں باقی رکھنا اور اس کے منافع کو صدقہ کرنا کسی شخص پر یا جماعت پر چاہے وہ فقیر ہوں یا مالدار یہ تعریف امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی ہے۔ آپ نے اصحاب حضرت امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک وقف کی تعریف یہ ہے کہ کسی شخص کا اپنی کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کی ملکیت پر قائم کرتے ہوئے اس کی منفعت کا صدقہ کرنا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ امام صاحب کے نزدیک موقوفہ شئی واقف کی ملکیت پر رہتی ہے۔ اور صاحبین کے نزدیک وہ شئی اس کی ملکیت سے نکل جاتی ہے اور یہ بات بھی ہے کہ امام مالک کے نزدیک وقف جائز ہے لازم نہیں جیسے مانگوی چیز ہوتی ہے خواہ وہ فروخت کریں یا نہ ہر کسی میں اس کی ملکیت میں رہتی ہے اور بعد ان کی وفات کے وارثوں کی ہو جاتی ہے خواہ وہ فروخت کریں یا کسی کو ہبہ کر دیں اور اسی طرح واقف اپنی زندگی میں وقف سے رجوع کر سکتا ہے اگر چہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔ اور صاحبین کے نزدیک وقف کا باطل کرنا جائز نہیں بلکہ وہ لازم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح خیرات بھی جاری نہیں ہوتی یہی مسلک ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء کا ہے وقف کے احکام فقہ کی کتب میں دیکھے جا سکتے ہیں باقی مفہوم مترجم موصوف نے فائدہ میں تحریر فرما دیا ہے۔

۱۱۰۵: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَدَقَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَسَخَهَا لِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذَا مَا كَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ عُمَرُ فِي ثَمْغٍ فَقَصَّ مِنْ خَبَرِهِ نَحْوَ حَدِيثِ نَافِعٍ قَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا فَمَا عَفَا عَنْهُ مِنْ ثَمَرِهِ فَهُوَ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ قَالَ وَسَاقَ الْقِصَّةَ قَالَ وَإِنْ شَاءَ وَلِيُّ ثَمْغٍ اشْتَرٰى مِنْ ثَمَرِهِ رَقِيقًا لِعَمَلِهِ وَكَتَبَ مُعَيْقِيبٌ وَشَهِدَ

۱۱۰۵: سلیمان بن داؤد ابن وہب لیث ' حضرت یحییٰ بن سعید سے مروی ہے جو کہ عبدالحمید نے جو کہ عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر فاروقؓ کے بیٹے ہیں انہوں نے مجھے عمر فاروقؓ کی کتاب الصدقہ نقل کر کے عنایت فرمائی۔ وہ کتاب یہ ہے جو کہ اللہ کے بندے عمر نے ثمغ کے بارے میں تحریر فرمائی۔ پھر حدیث اخیر تک اسی طرح بیان فرمائی جو کہ اُوپر مذکور ہے۔ یعنی اس سے نہ مال جمع کرنے والے ہوں اور اس (باغ) میں سے جو پھل نیچے گریں وہ فقراء غرباء کے ہیں یعنی سوال کرنے والوں اور نہ سوال کرنے والوں کے ہیں۔ اس کے بعد واقعہ بیان کیا اور یہ بھی بیان کیا کہ اگر ثمغ متولی چاہے تو وہ اس کے پھلوں کے عوض کام وغیرہ کے لئے کسی غلام کو خرید لے (یعنی باغ کے اُمور کی انجام دہی کے لئے غلام خرید لیا جائے) اور معیقیب نے تحریر کیا اور اس پر عبداللہ بن ارقمؓ نے شہادت دی کہ یہ اس

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَرْقَمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذَا مَا اَوْصَى بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ عُمَرُ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ اِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ اَنَّ ثَمْغًا وَصِرْمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ وَالْعَبْدَ الَّذِى فِيهِ وَالْمِائَةَ سَهْمٍ الَّتِى بِخَيْبَرَ وَرَقِيقَهُ الَّذِى فِيهِ وَالْمِائَةَ الَّتِى اَطْعَمَهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَادِى تَلِيهِ حَفْصَةُ مَا عَاشَتْ ثُمَّ يَلِيهِ ذُو الرَّاْىِ مِنْ اَهْلِهَا اَنْ لَا يُبَاعَ وَلَا يُشْتَرَى يُنْفِقُهُ حَيْثُ رَاَى مِنَ السَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ وَذَوِى الْقُرْبَى وَلَا حَرَجَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ اِنْ اَكَلَ اَوْ آكَلَ اَوِ اشْتَرَى رَقِيقًا مِنْهُ۔

وصیت کی تحریر ہے کہ جو اللہ کے بندے عمرؓ نے کی جو کہ امیر المؤمنین ہیں۔ اگر میرے ساتھ کسی قسم کا حادثہ پیش آ جائے (یعنی میری وفات ہو جائے) تو ثمغ اور صرمہ بن اکوع اور وہاں پر جو غلام ہیں اور میرے خیبر میں جو سو حصے ہیں اور وہاں پر جو غلام ہیں اور ایک سو حصہ ہیں اس وادی میں جو کہ خیبر کے قریب واقع ہے وہ سب آنحضرتؐ نے مجھے عنایت فرمائے تھے اور ان تمام کی متولی حفصہؓ رہیں گی جب تک کہ وہ زندہ رہیں۔ اسکے بعد جو ان میں سے صاحب الرائے ہوگا وہ متولی رہے گا اس شرط پر کہ یہ مال نہ فروخت کیا جائے اور نہ اس کی خریداری کی جائے اور جہاں وہ مناسب سمجھے سوال کرنے والوں اور محروم شخص اور رشتہ داروں میں اس کو خرچ کر دے اور جو شخص وقف کا متولی ہو تو اس کیلئے کسی قسم کا حرج نہیں کہ وقف میں سے وہ کھائے یا کھلائے یا اسکی آمدنی میں سے اس مال وقف کی حفاظت اور خدمت کیلئے غلام وغیرہ خریدے۔

ثمغ کا مفہوم اور حاصل حدیث:

اس مال یا باغ کا نام ثمغ ہے جس کو مدینہ منورہ یا خیبر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وقف فرمایا تھا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور حضرت نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ کا نام ہے مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت بھی وقف کی متولی ہو سکتی ہے اور وہ اپنے نمائندے یا وکیل کے ذریعہ پردہ میں رہ کر اوقاف کا نظم انجام دے سکتی ہے اور عورت کی سربراہی سے متعلق تفصیلی بحث حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی دامت برکاتہم و مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کی کتاب ''عورت کی سربراہی اسلام کی نظر میں'' مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: میّت کی طرف سے جو چیز صدقہ کی جائے میّت کو اُس کا اَجر ملے گا

۱۰۶۱: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِى ابْنَ بِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اُرَاهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ

۱۰۶۱: ربیع بن سلیمان' ابن وہب' سلیمان بن بلال' علاء بن عبدالرحمٰن' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت کسی کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس شخص کا عمل منقطع ہو جاتا ہے لیکن تین عمل (ایسے ہیں جن) کا اجر منقطع نہیں ہوتا: (۱) صدقہ جاریہ (۲) وہ علم کہ جس سے مخلوق نفع حاصل کرے (۳) نیک اولاد جو کہ والدین کے لئے دُعا مانگے۔

بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ۔

صدقاتِ جاریہ:

صدقہ جاریہ سے مراد یہ ہے جیسے مسجد بنوا دینا' لوگوں کی ضروریات کے لئے کنواں کھدوا دینا' پانی پینے کے لئے نظم قائم کرنا' ٹینکی' ٹیوب ویل وغیرہ لگوانا' سایہ دار درخت لگوانا کہ جس کے نیچے لوگ بیٹھ کر آرام حاصل کریں' دیگر رفاہی کام انجام دینا' مدارسِ دینیہ کا قیام' دینی اُمور کی انجام دہی کے لئے زمین وغیرہ وقف کرنا یا دینی کتب کا وقف کرنا یہ صدقہ جاریہ میں داخل ہیں اور علم نافع سے مراد یہ ہے کہ جس سے مخلوق کو فائدہ پہنچے یعنی لوگوں کو علم دین کی تعلیم دینا اور لوگوں کو علمِ دین سے واقف کرانا وغیرہ اور نیک اولاد سے مراد یہ ہے کہ وہ اولاد جو کہ باپ کے انتقال کے بعد علم دین سیکھے سکھائے' قرآنِ کریم حفظ کرے یا اس کو سمجھے سمجھائے وغیرہ یعنی مذکورہ اعمال انسان کا ہمیشہ ساتھ دیتے ہیں اور اس کے لئے باعث اَجر بنتے ہیں اور موت کی وجہ سے ان اعمال کا ثواب منقطع نہیں ہوتا۔

بَاب مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ عَنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ يُتَصَدَّقُ عَنْهُ

باب: جس شخص کا انتقال ہو جائے اور وہ کوئی وصیت نہ کرے تو اس کی جانب سے صدقہ کرنا کیسا ہے؟

۱۱۰۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَوْلَا ذَلِكَ لَتَصَدَّقَتْ وَأَعْطَتْ أَفَيُجْزِءُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ فَتَصَدَّقِي عَنْهَا۔

۱۱۰۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ہشام' ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک خاتون نے خدمت نبوی میں عرض کیا کہ میری والدہ کی اچانک وفات ہوگئی اور اگر وہ اچانک فوت نہ ہوتی تو وہ کچھ راہِ الٰہی میں دیتی' کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کا اَجر اس کو ملے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں تم اس کی طرف سے صدقہ کرو۔

۱۱۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا وَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا۔

۱۱۰۸: احمد بن منیع' روح بن عبادہ' زکریا بن اسحق' عمرو بن دینار' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کو اس کا ثواب ملے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ضرور یعنی صدقہ کرنے کا اس کو ثواب پہنچے گا اس شخص نے عرض کیا تو میرے پاس ایک باغ ہے میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ باغ میں نے اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کر دیا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ الْحَرْبِيِّ يُسْلِمُ وَلِيُّهُ أَيَلْزَمُهُ أَنْ يُنْفِذَهَا

باب: کسی کافر کی موت آجائے اور کوئی مسلمان اس شخص کا وارث ہو تو کافر کی وصیت پوری نہیں کی جائیگی

۱۱۰۹: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنُهُ هِشَامٌ خَمْسِينَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي أَوْصَى بِعَتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ وَإِنَّ هِشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِينَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً أَفَأُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذَلِكَ۔

۱۱۰۹: عباس بن ولید' ان کے والد' اوزاعی' حسان بن عطیہ' عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عاص بن وائل نے اپنی طرف سے ایک سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی تو ان کے بیٹے ہاشم نے پچاس غلام آزاد کئے اس کے بعد ان کے دوسرے بیٹے عمرو نے بقیہ پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا لیکن اس نے کہا کہ پہلے میں اس بارے میں نبی ﷺ سے دریافت کرلوں۔ لہٰذا اس نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ میرے والد نے سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی تو (میرے بھائی) ہشام نے ان کی طرف سے پچاس غلام تو آزاد کر دیئے اور پچاس غلام ابھی ان کے ذمہ باقی ہیں۔ کیا میں والد کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تمہارا باپ مسلمان ہوتا تو تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا خیرات کرتے یا حج ادا کرتے تو اس کو اجر مل جاتا۔

کافر کے لئے صدقہ کرنا؟

یعنی باپ کے کافر ہونے کی بنا پر اس کو کسی قسم کا فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ ایمان کے بغیر آخرت میں کوئی عمل مقبول نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَهُ وَفَاءٌ يُسْتَنْظَرُ غُرَمَاؤُهُ وَيُرْفَقُ بِالْوَارِثِ

باب: کوئی شخص مقروض ہونے کی حالت میں انتقال کر جائے اور وہ مال چھوڑ جائے تو وارث کو قرض خواہوں سے مہلت دلوائی جائے گی

۱۱۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ شُعَيْبَ بْنَ إِسْحَقَ حَدَّثَهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنْ يَهُودَ فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ فَأَبَى فَكَلَّمَ جَابِرٌ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِي لَهُ عَلَيْهِ فَأَبَى عَلَيْهِ وَكَلَّمَهُ

۱۱۱۰: محمد بن العلاء' شعیب بن اسحٰق' ہشام بن عروہ' وہب بن کیسان' جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ انکے والد کی وفات ہوگئی اور وہ اپنے ذمہ ایک یہودی کا تیس وسق کھجور قرضہ چھوڑ گئے۔ جابرؓ نے اس یہودی شخص سے مہلت طلب کی مگر اس یہودی نے مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ جابرؓ نے نبیؐ سے چاہا کہ آپ (یہودی سے) سفارش فرمائیں آپ اس یہودی کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے فرمایا تم اپنے قرض کے عوض جس قدر کھجور کے باغ کے پھل ہیں وہ لے لو۔ اس نے (تب بھی) انکار کیا۔ پھر نبیؐ نے اس یہودی سے کہا کہ جابر کو مہلت دے دو اس نے

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُنْظِرَهُ فَأَبَى وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

انکار کردیا الخ۔ راوی نے اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

اوّل کتاب الفرائض

بَاب مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ

باب: علم الفرائض کی تعلیم کا بیان

۱۱۱۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ۔

۱۱۱۱: احمد بن عمرو بن سرح' ابن وہب' عبدالرحمٰن بن زیاد' عبدالرحمٰن بن رافع' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علم دین تین اشیاء ہیں اور ان کے علاوہ علوم فاضل ہیں۔ ایک تو آیات محکمات یعنی منسوخ نہ ہونے والی آیت کریمہ۔ دوسرے صحیح حدیث شریف۔ تیسرے علم الفرائض کا مسئلہ کہ جس سے ترکہ کی صحیح طریقہ سے تقسیم ہو سکے۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں علم الفرائض کی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے اور اس کے ساتھ دو اور علوم کے متعلق بیان فرمایا ہے یعنی علوم شرعیہ معتبرہ تین ہیں ان کے علاوہ جو ہے وہ زائد از ضرورت ہیں۔

بَاب فِي الْكَلَالَةِ

باب: کلالہ کا بیان

۱۱۱۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ مَرِضْتُ فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ مَاشِيَيْنِ وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَلَمْ أُكَلِّمْهُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي وَلِي أَخَوَاتٌ قَالَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمَوَارِيثِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

۱۱۱۲: احمد بن حنبل' سفیان' ابن المنکدر' حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں علیل ہو گیا تو نبیؐ اور صدیق اکبرؓ میری عیادت کیلئے پیدل تشریف لائے تو میں بے ہوش تھا اسلئے میں آپ سے گفتگو نہ کر سکا۔ آپ نے وضو کیا اور مجھ پر وضو کا پانی ڈالا مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے مال دولت کا کیا کروں؟ بہنوں کے علاوہ میرا کوئی (وارث) نہیں ہے اس وقت آیت میراث نازل ہوئی: ﴿یَسْتَفْتُوْنَکَ﴾ یعنی کلالہ کے بارے میں حکم الٰہی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص فوت ہو جائے تو اسکے کوئی اولاد نہ ہو اور اسکے ایک ہمشیرہ ہو تو وہ ہمشیرہ نصف مال لے لے اور اگر دو بہنیں ہوں تو دو تہائی مال لے لیں اگر بھائی' بہن ہوں تو بھائی کو دوہرا اور بہن کو اکہرا حصہ ملے گا آخیر تک۔

خلاصۃ الباب: جمہور علماء کے نزدیک کلالہ وہ ہے جو باپ اور بیٹا چھوڑ کر نہ مرے اس باب میں آیت کا شان نزول بیان کیا گیا ہے اور اس آیت کریمہ کو آیت الصیف کہا جاتا ہے یعنی گرمی کے ایام میں نازل ہونے والی آیت۔ حضرت براءؓ کی اس روایت

باب الکلام میں ذکر کرنا یہ ان کی اس موجودہ حالت کے اعتبار سے ہے جو سوال کے وقت تھی بعد میں تو حضرت جابرؓ نے نکاح کیا اور صاحب اولاد ہوئے اور بہت مدت تک حیات رہے یہاں تک کہ چورانوے سال کی عمر میں ۷ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور مدینہ میں وفات پانے والے آخری صحابی ہیں۔

بَابُ مَنْ كَانَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أَخَوَاتٌ

باب: جس شخص کے اولاد نہ ہو صرف اسکی بہنیں ہی ہوں

۱۱۱۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي الدَّسْتَوَائِيَّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اشْتَكَيْتُ وَعِنْدِي سَبْعُ أَخَوَاتٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَفَخَ فِي وَجْهِي فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أُوصِي لِأَخَوَاتِي بِالثُّلُثِ قَالَ أَحْسِنْ قُلْتُ الشَّطْرُ قَالَ أَحْسِنْ ثُمَّ خَرَجَ وَتَرَكَنِي فَقَالَ يَا جَابِرُ لَا أُرَاكَ مَيِّتًا مِنْ وَجَعِكَ هَذَا وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَنْزَلَ فَبَيَّنَ الَّذِي لِأَخَوَاتِكَ فَجَعَلَ لَهُنَّ الثُّلُثَيْنِ قَالَ فَكَانَ جَابِرٌ يَقُولُ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيَّ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

۱۱۱۳: عثمان بن ابی شیبہ' کثیر بن ہشام' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ علیل ہو گیا میری سات بہنیں تھیں تو حضرت نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے میرے چہرہ پر پھونک ماری تو مجھے ہوش آ گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اپنی بہنوں کے لئے دو تہائی مال کی وصیت نہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا تم نیکی کرو۔ پھر میں نے پوچھا کیا آدھے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا نیکی کر۔ پھر آپ تشریف لے گئے اور مجھے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا اے جابر رضی اللہ عنہ میرا خیال ہے کہ تم اس بیماری سے نہیں مرو گے اور اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام نازل فرمایا اور تمہاری بہنوں کا حصہ بیان فرمایا' تو ان کے لئے دو تہائی حصہ مقرر کیا راوی نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آیت کریمہ ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ میرے متعلق نازل ہوئی۔

۱۱۱۴: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْكَلَالَةِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

۱۱۱۴: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' ابواسحٰق' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کلالہ سے متعلق جو آیت کریمہ یعنی: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ سب سے اخیر میں نازل ہوئی۔

۱۱۱۵: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَسْتَفْتُونَكَ فِي الْكَلَالَةِ فَمَا الْكَلَالَةُ قَالَ تُجْزِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ فَقُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ هُوَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا وَلَا وَالِدًا قَالَ كَذَلِكَ

۱۱۱۵: منصور بن ابی مزاحم' ابوبکر' ابواسحٰق' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ﴿يَسْتَفْتُونَكَ فِي الْكَلَالَةِ﴾ میں کلالہ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا تم کو وہ آیت کریمہ کافی ہے جو کہ موسم گرما میں نازل ہوئی (مراد یہ ہے کہ سورۂ نساء کی اخیر کی آیت کریمہ گرمیوں کے موسم میں نازل ہوئی اور سورۂ نساء کے شروع کی آیات کریمہ سردیوں میں نازل ہوئی) ابوبکر راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابواسحٰق سے دریافت کیا کہ

ظَنُّوا أَنَّهُ كَذٰلِكَ۔

کلالہ وہی ہے جو (اپنے مرنے کے بعد) نہ تو والد (وارث) چھوڑے اور نہ اولاد تو انہوں نے فرمایا جی ہاں لوگوں نے اسی طرح سمجھا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الصُّلْبِ

باب: صلبی اولاد کی وراثت کا بیان

۱۱۱۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ الْأَوْدِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ فَقَالَا لِابْنَتِهِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ النِّصْفُ وَلَمْ يُوَرِّثَا ابْنَةَ الِابْنِ شَيْئًا وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا فَأَتَاهُ الرَّجُلُ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهِمَا فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ وَلٰكِنِّي سَأَقْضِي فِيهَا بِقَضَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِابْنَتِهِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ سَهْمٌ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ۔

۱۱۱۶: عبداللہ بن عامر' علی بن مسہر' اعمش' ابوقیس' ہزیل بن حضرت شرحبیل اودی سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس آیا اور ان دونوں حضرات سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ اگر (کسی کا وارث) ایک لڑکا ہوا ایک پوتی اور ایک حقیقی بہن ہو (تو ترکہ کیسے تقسیم ہوگا؟) تو دونوں حضرات نے فرمایا کہ لڑکی کو نصف اور حقیقی بہن کو نصف ملے گا اور انہوں نے پوتی کو کسی شے کا وارث قرار نہیں دیا (یعنی مذکورہ صورت میں پوتی کو محروم قرار دیا) اور دریافت کرنے والے دونوں حضرات نے فرمایا کہ تم (مسئلہ دریافت کرنے کے لئے) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ تو وہ بھی اس معاملہ میں ہماری موافقت فرمائیں گے (یعنی ہم نے جو فتویٰ دیا ہے وہ بھی یہی فتویٰ صادر فرمائیں گے) تو وہ مسئلہ دریافت کرنے والا شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دونوں حضرات نے جو بات کہی تھی وہ بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کردی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں بھی ایسا ہی فتویٰ دوں تو میں اُس وقت گمراہ ہو جاؤں اور راہ ہدایت پر قائم نہ رہوں لیکن اس مسئلہ سے متعلق میں تو وہ فتویٰ دوں گا جس کا آنحضرت ﷺ نے حکم فرمایا ہے (یعنی آپ کے فتویٰ کے مطابق فتویٰ دوں گا) اور وہ فتویٰ یہ ہے کہ لڑکی کو نصف اور پوتی کو چھٹا حصہ دو تہائی کے پورا کرنے کے لئے اور جو باقی بچے وہ حقیقی بہن کے لئے ہے۔ (یہ سن کر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تک تم لوگوں میں یہ عالم موجود ہیں تو تم مجھ سے مسئلہ دریافت نہ کرو بلکہ ان کے ہی فتویٰ پر عمل کرو)۔

لڑکی اور پوتی کا حصہ:

لڑکی' بہن' پوتی کے کئی حالات ہیں اور ان مذکورہ ورثاء میں سے اگر کوئی ایک ہو یا ان میں سے کئی دو ہوں تو وراثت میں ان کے حصہ میں فرق ہو جاتا ہے اور لڑکی یا بہن کے ہوتے ہوئے بعض مرتبہ پوتی محروم ہو جاتی ہے اس مسئلہ کی تفصیل سراجی میں ہے وہاں تفصیل ملاحظہ کی جائے۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے فرمان تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ کا مطلب یہ ہے کہ اگر میت کی ایک ہی بیٹی ہو تو اس کے لیے نصف ہے اور ایک سے زائد ہوں تو پھر ان کا حصہ دو تہائی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ: فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ

فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ چونکہ بیٹی ایک تھی تو نصف اسکا ہو گیا اور چونکہ بیٹے کی بیٹی بھی بیٹی ہی ہے اگر چہ ذرا دور ہے اس لیے بیٹی کو تو تہائی میں سے نصف دینے کے بعد جو چھٹا باقی رہ گیا تھا وہ دوسرے درجہ کی بیٹی کو دے دیا گیا تا کہ مجموعہ لڑکیوں کا حصہ پورا دو تہائی ہو جائے یہی مطلب ہے تَكْمِلَةُ الثُّلُثَيْنِ کا۔

۱۱۱۷ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنِي أَبُو حَسَّانَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَرَّثَ أُخْتًا وَابْنَةً فَجَعَلَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا النِّصْفَ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَنَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ۔

۱۱۱۷: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' قتادہ' ابوحسان' حضرت اسود بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک بہن اور ایک بیٹی میں ترکہ کو تقسیم کیا تو دونوں کو آدھا آدھا دیا اس وقت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یمن میں تھے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حیات تھے۔

۱۱۱۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى جِئْنَا امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْأَسْوَاقِ فَجَائَتِ الْمَرْأَةُ بِابْنَتَيْنِ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَاتَانِ بِنْتَا ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ قُتِلَ مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ وَقَدِ اسْتَفَاءَ عَمُّهُمَا مَالَهُمَا وَمِيرَاثَهُمَا كُلَّهُ فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا إِلَّا أَخَذَهُ فَمَا تَرَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ لَا تُنْكَحَانِ أَبَدًا إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْضِي اللَّهُ فِي ذَلِكَ قَالَ وَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الْآيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ادْعُوا لِي الْمَرْأَةَ وَصَاحِبَهَا فَقَالَ لِعَمِّهِمَا أَعْطِهِمَا الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَلَكَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَخْطَأَ بِشْرٌ فِيهِ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ قُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ۔

۱۱۱۸: مسدد' بشر بن مفضل' عبداللہ بن محمد بن عقیل' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے (چلے) یہاں تک کہ ہم مقام اسواف میں ایک انصاری خاتون کے پاس پہنچے۔ (اسواف مدینہ منورہ کے حرم کو کہا جاتا ہے) وہ اپنی دو بیٹیوں کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ دونوں حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادیاں ہیں جو کہ آپ کے ہمراہ غزوۂ اُحد میں شہید کر دیئے گئے۔ ان کے چچا نے ان کا تمام مال و اسباب چھین لیا ہے اور ان کے لئے کچھ باقی نہیں چھوڑا۔ اب آپ اس سلسلہ میں کیا ارشاد فرماتے ہیں اللہ کی قسم ان کا نکاح نہیں ہوسکتا جب تک کہ ان کے پاس مال موجود نہ ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ فرمائیں گے اس کے بعد یہ آیت کریمہ: ﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ﴾ نازل ہوئی۔ آپ نے اس خاتون کو بلا بھیجا اور اس عورت کے شوہر کے چھوٹے بھائی کو بھی آپ نے ان لڑکیوں کے چچا سے فرمایا دونوں لڑکیوں کو دو تہائی ترکہ دے دو اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دے دو اور جو باقی بچے وہ تم لے لو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ روایت میں بشر نے غلطی کی ہے اور اصل میں وہ لڑکیاں حضرت سعد بن ربیع کی تھیں اور حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ غزوۂ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔

تقسیم ترکہ کی ایک صورت:

مراد یہ ہے کہ اگر مرنے والے نے دو لڑکیاں ایک بیوی اور ایک اپنا بھائی وارث چھوڑے تو کل ترکہ چوبیس سہام کر کے دو تہائی یعنی سولہ سہام دونوں لڑکیوں کے اور آٹھواں حصہ یعنی تین حصہ بیوی کے اور بقیہ یعنی پانچ حصہ مرحوم کے بھائی کو ملے گا (ہکذا

فی السراجی) رسالہ قانونِ وراثت میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے۔

۱۱۱۹: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ وَغَيْرُهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَعْدًا هَلَكَ وَتَرَكَ ابْنَتَيْنِ وَسَاقَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا هُوَ الصَّوَابُ۔

۱۱۱۹: ابن السرح' ابن وہب' داؤد بن قیس' عبد اللہ بن محمد بن عقیل' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! سعد رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی اور انہوں نے دولڑکیاں چھوڑیں اور اس حدیث کو آخیر تک بیان کیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ روای زیادہ صحیح ہے (یعنی یہ واقعہ حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے)

بَاب فِي الْجَدَّةِ

باب: نانی اور دادی کی وراثت کا بیان

۱۱۲۰: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ خَرَشَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ مَا لَكِ فِي سُنَّةِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ النَّاسَ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْأُخْرَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى شَيْءٌ وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ الَّذِي قُضِيَ بِهِ إِلَّا لِغَيْرِكِ وَمَا أَنَا بِزَائِدٍ فِي الْفَرَائِضِ وَلَكِنْ هُوَ ذَلِكَ السُّدُسُ فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَأَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا۔

۱۱۲۰: قعنبی' مالک' ابو شہاب' عثمان بن اسحٰق' حرشہ' حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرنے والے شخص کی نانی' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حق وراثت لینے کے لئے آئیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کتاب اللہ میں تمہارا کوئی حصہ مذکور نہیں ہے اور نہ ہی میں نے اس سلسلہ میں حضرت رسول کریم ﷺ سے کوئی حدیث سنی ہے۔ تم جاؤ میں لوگوں سے دریافت کروں گا۔ پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اس وقت میں موجود تھا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے نانی کو چھٹا حصہ دلوایا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس وقت تمہارے ساتھ کوئی دوسرا شخص بھی تھا؟ (جو کہ اس معاملے سے واقف ہو) تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے وہی بیان دیا جو حضرت مغیرہ بن شعبہ نے دیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو چھٹا حصہ دلوایا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک نانی میراث لینے کے لئے آئی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کتابِ الٰہی میں تو تمہارا حصہ مذکور نہیں ہے۔ اور جو حکم پہلے بیان ہو چکا ہے وہ دادی کے سلسلہ میں تھا اور میں اپنی جانب سے فرائض میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتا لیکن وہی چھٹا حصہ تم بھی لے لو اگر دادی بھی موجود ہو تو دونوں چھٹا حصہ تقسیم کرلو اور تم دونوں میں ایک ہو تو وہی ترکہ کا چھٹا حصہ لے لے۔

دادی وغیرہ کی وراثت:

مذکورہ حدیث میں نانی اور دادی کے وراثت میں حصہ کو بیان کیا گیا واضح رہے کہ نانی اور دادی کے وراثت میں مختلف حالات ہیں جس کی پوری تفصیل فرائض کی تفصیلی کتاب سراجی اور قانونِ وراثت از مفتی رشید احمد لدھیانوی میں ملاحظہ فرمائیں۔

خلاصۃ الباب: جدہ کا اطلاق دادی اور نانی دونوں پر ہوتا ہے اور حصہ بھی سدس (چھٹا) ہے اگر ان میں سے ایک ہو تو وہ اکیلی سدس لے لی گی۔ اگر دونوں ہوں تو دونوں ایک سدس میں شریک ہوں گی جیسا کہ حدیث باب میں وضاحت کی گئی ہے۔

۱۱۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ أَبُو الْمُنِيبِ الْعَتَكِيّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهَا أُمٌّ۔

۱۱۲۱: محمد بن عبدالعزیز، ان کے والد، عبید اللہ، ابن بریدہ، ان کے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے نانی کے لئے چھٹا حصہ مقرر فرمایا ہے۔ بشرطیکہ میت کی ماں (اپنی موجودگی کی وجہ سے) اسے محروم نہ کرے۔

ماں کی موجودگی میں نانی محروم ہے:

ماں کے موجود رہتے ہوئے نانی محروم رہے گی اور ورثاء کے حصص کی تفصیل اُردو میں رسالہ ''قانونِ وراثت'' از مفتی رشید احمد لدھیانوی اور اسلام کا نظام وراثت از مفتی ہلال عثمانی میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدِّ

باب: دادا کی وراثت کا بیان

۱۱۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيرَاثِهِ فَقَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ آخَرُ فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ إِنَّ السُّدُسَ الْآخَرَ طُعْمَةٌ قَالَ قَتَادَةُ فَلَا يَدْرُونَ مَعَ أَيِّ شَيْءٍ وَرَّثَهُ قَالَ قَتَادَةُ أَقَلُّ شَيْءٍ وَرِثَ الْجَدُّ السُّدُسُ۔

۱۱۲۲: محمد بن کثیر، ہمام، قتادہ، حسن، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے پوتے کا انتقال ہو گیا ہے تو مجھے اس کی وراثت میں کس قدر حصہ ملے گا؟ آپ نے فرمایا تمہارے لئے چھٹا حصہ ہے جب وہ شخص واپس جانے لگا تو آپ نے اس کو پھر بلایا اور فرمایا ایک چھٹا حصہ مزید ہے تمہارے لئے۔ اس کے بعد جب وہ جانے لگا تو آپ نے اسے پھر بلایا اور فرمایا تیرے لئے ایک اور چھٹا حصہ بطور تحفہ ہے۔ قتادہ نے بیان کیا کہ لوگوں کو معلوم نہیں کہ وہ دادا کس وجہ سے اس کا وارث ہوا۔ قتادہ مزید کہتے ہیں کہ دادا کا کم سے کم حصہ چھٹا ہے۔

خلاصۃ الباب: دادا ذوی الفروض میں سے ہے از روئے حدیث دادا ذوی الدوام میں سے ہے۔ جس کے وارث ہونے میں اختلاف ہے۔ حدیث باب میں صورت مسئلہ یہ ہے کہ مرنے والے نے دو لڑکیاں اور ایک دادا چھوڑا تو نبی کریم ﷺ نے لڑکیوں کو دو ثلث عطا کیا کیونکہ دو لڑکیوں کا فرض دو ثلث ہے تو باقی ثلث.. میں سے نصف یعنی مال کا سدس یہ دادا کا حصہ تھا وہ آپ ﷺ نے اس کو دے دیا پھر اس کو بلا کر باقی سدس بھی اسی کو دیا پہلے ہی اس کو اس لیے نہیں دیا تا کہ اس کو معلوم ہو جائے کہ میرا اصل حصہ ایک سدس ہی ہے باقی جو مل رہا ہے وہ عصبہ ہونے کی وجہ سے نہ کہ ذو الفروض ہونے کی بناء پر ہے۔

۱۱۲۳: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ أَيُّكُمْ يَعْلَمُ مَا وَرَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجَدَّ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَا وَرَّثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السُّدُسَ قَالَ مَعَ مَنْ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ لَا دَرَيْتَ فَمَا تُغْنِي إِذًا۔

۱۱۲۳: وہب بن بقیہ' خالد' یونس' حسن سے مروی ہے کہ عمرؓ نے فرمایا تم لوگوں میں سے کون شخص اس بات سے واقف ہے کہ نبیؐ نے ترکہ میں سے دادا کو کیا حصہ دلوایا۔ معقل بن یسارؓ نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہے کہ نبیؐ نے دادا کو چھٹا حصہ دلوایا۔ عمرؓ نے فرمایا کہ کون سے وارث کے ساتھ؟ معقلؓ نے کہا مجھے یہ معلوم نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر تم کو کیا علم ہے (اس طرح کہنے سے) کیا فائدہ؟

بَاب فِي مِيرَاثِ الْعَصَبَةِ

باب: عصبات کی وراثت کا بیان

۱۱۲۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَهَذَا حَدِيثُ مَخْلَدٍ وَهُوَ الْأَشْبَعُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اقْسِمِ الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى ذَكَرٍ۔

۱۱۲۴: احمد بن صالح' مخلد بن خالد' عبدالرزاق' معمر' طاؤس' ان کے والد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کتاب اللہ کی رد سے ترکہ کا مال ذوی الفروض کے لئے ہے۔ پھر ان کا حصہ (دینے) کے بعد جو باقی رہے وہ اس مرد کو ملے گا جو کہ مرنے والے کے سب سے زیادہ نزدیک ہو۔

عصبات:

اگر کسی کے ذوی الفروض وارث موجود نہ ہوں تو عصبہ اس کا وارث ہوگا اسی طرح اگر ذوی الفروض کو ترکہ تقسیم کرنے کے بعد کچھ باقی بچ جائے تو عصبہ وارث ہوگیا اور عصبہ کی دو قسمیں ہیں عصبہ نسبی اور عصبہ سببی۔ (تنویر الحواشی شرح سراجی)

بَاب فِي مِيرَاثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ

باب: ذوی الارحام کی وراثت کا بیان

۱۱۲۵: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُحَيٍّ عَنِ الْمِقْدَامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيَّ وَرُبَّمَا قَالَ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَأَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَعْقِلُ لَهُ وَأَرِثُهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ۔

۱۱۲۵: حفص بن عمر' شعبہ' بدیل' علی بن ابی طلحہ' راشد بن سعد' ابو عامر' مقدام (بن معدی کرب) سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص قرض یا بیوی بچے چھوڑے تو (ان کی ذمہ داری) میری یا اللہ اور اس کے رسول کی جانب ہے (یعنی میں اس کا قرض ادا کروں گا اور اس کے اہل و عیال کی میں خبر گیری کروں گا) اور جو مال اس نے چھوڑا وہ اس کے ورثا کا ہے اور میں اس کا وارث ہوں کہ جس کا کوئی وارث نہیں ہے میں اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا۔ اور اس کا ترکہ وصول کروں گا اسی طرح ماموں وارث ہے اس کا جس کا دوسرا کوئی وارث نہیں ہے وہی اس کی دیت ادا کرے گا اور وہی اس کا وارث ہوگا۔

خلاصۃ الباب: سراجی میں وارثوں کی ترتیب اس طرح بیان کی گئی ہے (۱) ذوی الفروض جس کے حصے قرآن وحدیث میں متعین کے گئے ہیں دوسرے نمبر پر عصبات نسبیہ عصبات ان کو کہتے ہیں جن کا حصہ متعین نہ ہو بلکہ ذوی الفروض کو دینے کے بعد جو بچے وہ ان کو ملے۔ تیسرے نمبر پر عصبات سببیہ چوتھے نمبر پر ذوی الارحام کی تعریف یہ ہے کہ آدمی کے وہ رشتہ دار جو ذوی الفروض اور عصبات کے علاوہ ہوں۔ ذوی الفروض کل بارہ ہیں جن میں سات عورتیں ہیں مرد یہ ہیں باپ' دادا' اخیافی بھائی (ماں شریک) سات عورتیں یہ ہیں بیٹی' پوتی' حقیقی بہن' علاتی بہن' اخیافی بہن' ماں' جدہ (دادی نانی)۔ عصبات وہ لوگ کہلاتے ہیں جو تنہا ہونے کی صورت میں پورا مال لے لیں اور اگر دیگر وارثوں کے ساتھ ہوں تو ان کے حصوں سے بچے ہوئے کو لے لیں پھر ان عصبات کی دو قسمیں ہیں: (۱) نسبی (۲) سببی اوّل وہ ہیں جو میت کے ساتھ نسب کا رشتہ رکھتے ہوں جیسے باپ دادا وغیرہ پھر عصبہ نسبی کی تین قسمیں ہیں (۱) عصبہ بنفسہٖ (۱) عصبہ لغیرہٖ (۳) عصبہ مع غیرہٖ تفصیل سراجی میں دیکھئے ان کے بعد ذوی الارحام کہلاتے ہیں مثلاً نواسا' نواسی' بھتیجی' بھانجی' پھوپھی خالہ' ماموں' وغیرہ ذوی الارحام کے وارث بنے ہیں۔ صحابہ کرامؓ اور تابعین کا اختلاف ہے اسی طرح ائمہ کرام میں بھی اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حنابلہ کی تائید کر رہی ہے۔ نیز اس حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ اپنے بھائیوں کو دیکھوں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی نہیں ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تم تو میرے اصحاب کرامؓ ہو اور ہر وقت میرے پاس رہنے والے ہو میری مراد اخوان سے وہ امی ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور پیدا ہوں گے جزی اللہ تمنا محمد آماھو ھلہ ﷺ الہ واصحابہ وسلم۔

۱۱۲۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ الْكِنْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَإِلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَأَنَا مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ أَرِثُ مَالَهُ وَأَفُكُّ عَانَهُ وَالْخَالُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَفُكُّ عَانَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ عَائِذٍ عَنِ الْمِقْدَامِ۔

۱۱۲۶: سلیمان بن حرب' حماد' بدیل' علی بن ابی طلحہ' راشد بن سعد' حضرت ابو عامر' حضرت مقدام کندی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں ہر ایک مسلمان کا اس کی ذات سے زیادہ حقدار ہوں تو جو شخص اپنے اُوپر کچھ قرض چھوڑ جائے یا بیوی بچے چھوڑ جائے تو اس شخص کا قرض ادا کرنا یا اس کے بیوی بچوں کی پرورش کرنا میری جانب ہے (یعنی میری ذمہ داری ہے) اور جو شخص مال و دولت چھوڑے تو وہ اس کے ورثاء کے لئے ہے اور جس شخص کا کوئی دوسرا کفیل نہیں میں اس کا کفالت کرنے والا اور اس کا محافظ و ذمہ دار ہوں اور اس کے مال کا وارث ہوں اور میں اس کے بندھن چھڑانے والا ہوں ماموں اس کا وارث ہوگا جس کا کوئی وارث نہیں وہ اس کے مال میں سے میراث پائے گا اور اس کے بندھنوں کو چھڑائے گا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لفظ ضیعہ کے معنی اہل وعیال کے ہیں اور وہ فرماتے ہیں کہ زبیدی نے واسطہ سے ابن عائذ مقدام سے اور معاویہ بن صالح نے راشد کے واسطہ سے مقدام سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۱۱۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَتِيقٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُجْرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَفُكُّ عَانِيَهُ وَأَرِثُ مَالَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَفُكُّ عَانِيَهُ وَيَرِثُ مَالَهُ۔

۱۱۲۷: عبدالسّلام' محمد بن المبارک' اسماعیل بن عیاش' یزید بن حجر' صالح بن یحییٰ' ان کے والد' ان کے دادا حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس شخص کا کوئی وارث نہیں ہے میں اس کا وارث ہوں اس شخص کی طرف سے میں دیت ادا کروں گا اور اس شخص کے مال کا وارث ہوں گا اور ماموں اس شخص کا وارث ہوگا کہ جس کا کوئی وارث نہیں ہے وہ اس کی طرف سے دیت ادا کرے گا اور (بھانجا کا) وارث ہوگا۔

خلاصۃ الباب: آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کا کوئی وارث نہیں میں اس کا وارث ہوں۔ علماء کی ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ حضور ﷺ کا تو کوئی وارث نہیں ہوا لیکن آپ ﷺ دوسرے کے وراث ہوتے تھے تو اس صورت میں آپ ﷺ کا دلوانا صدقہ اور احسان کے طور پر ہوگا یہی توجیہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے فرمائی ہے۔ بذل الجمھود میں حضرت گنگوھی سے منقول ہے کہ بعض روایات میں لانورث کے ساتھ لانرث کے الفاظ بھی ہیں یہ زیادتی غلط ہے ثابت نہیں۔

۱۱۲۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ ﷺ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا وَلَا حَمِيمًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ قَرْيَتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ سُفْيَانَ أَتَمُّ و قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ا هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ أَرْضِهِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَعْطُوهُ مِيرَاثَهُ۔

۱۱۲۸: مسدد' یحییٰ' شعبہ (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' وکیع بن جراح' سفیان' مجاہد بن وردان' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے ایک آزاد کردہ غلام کا انتقال ہوگیا اور اس نے کچھ مال چھوڑا مگر اس نے کوئی وارث چھوڑا نہ اولاد چھوڑی اور نہ رشتہ دار تو آپ نے ارشاد فرمایا اس غلام کا ترکہ اس کے کسی بستی والے کو دے دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا سفیان کی حدیث مکمل ہے اور مسدد نے بیان کیا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا یہاں پر اس کے علاقہ کا کوئی شخص ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ آپ نے فرمایا تو اس غلام کی وراثت اس شخص کو دے دی جائے۔

لاوارث کی میراث:

جو شخص غلام کو آزاد کرے تو غلام کے وارث نہ ہونے کی صورت میں آزاد کرنے والا شخص غلام کے مال کا وارث ہوتا ہے اس لئے آنحضرت ﷺ اس کے وارث تھے لیکن آپ نے کسی مصلحت کی بنا پر اس بستی کے دوسرے شخص کو غلام کا مال دلوایا آج کے دور میں اگر کسی کا انتقال ہو جائے اور اس کے ذی الفروض' عصبات' ذوی الارحام میں سے کوئی وارث نہ ہو تو وہ ترکہ شرعی بیت المال میں رکھا جائے گا اور اس میں سب مسلمان حقدار ہوں گے آج کل شرعی بیت المال بھی نہیں رہے تو مذکورہ نوعیت کا ترکہ صدقہ کر دیا جائے مرنے والے کی طرف سے۔

۱۱۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ جِبْرِيلَ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي مِيرَاثَ رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ وَلَسْتُ أَجِدُ أَزْدِيًّا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ أَزْدِيًّا حَوْلًا قَالَ فَأَتَاهُ بَعْدَ الْحَوْلِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أَجِدْ أَزْدِيًّا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ قَالَ فَانْطَلِقْ فَانْظُرْ أَوَّلَ خُزَاعِيٍّ تَلْقَاهُ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ عَلَيَّ الرَّجُلَ فَلَمَّا جَائَهُ قَالَ انْظُرْ كُبْرَ خُزَاعَةَ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ۔

۱۱۲۹: عبداللہ بن سعید کندی' محاربی' جبرئیل بن احمر' عبداللہ بن بریدہ' ان کے والد بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے پاس قبیلہ ازد کے ایک شخص کا ترکہ ہے اب مجھ کو قبیلہ ازد کا کوئی شخص نہیں ملتا کہ میں وہ ترکہ اس کو دے دوں۔ آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا جاؤ ایک سال تک قبیلہ ازد کے کسی شخص کو تلاش کرو۔ راوی نے کہا کہ پھر وہ شخص ایک سال گزرنے کے بعد خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو قبیلہ ازد کا کوئی شخص نہیں ملا کہ میں (مرنے والے کا) مال اس کے حوالے کرتا۔ آپ نے فرمایا جاؤ کسی قبیلہ خزاعی کے شخص کو تلاش کرو اگر مل جائے تو یہ مال اس کو دے دو (کیونکہ قبیلہ خزاعی بھی قبیلہ ازد کی ہی ایک شاخ ہے) وہ شخص جب وہاں سے چل دیا تو آپ نے فرمایا اس کو بلاؤ۔ وہ شخص جب حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا جو شخص قبیلہ خزاعہ کا بزرگ ہو تم اس کو یہ مال دینا۔

۱۱۳۰: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَسْوَدَ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ جِبْرِيلَ بْنِ أَحْمَرَ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِيرَاثِهِ فَقَالَ الْتَمِسُوا لَهُ وَارِثًا أَوْ ذَا رَحِمٍ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ وَارِثًا وَلَا ذَا رَحِمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَعْطُوهُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَةَ وَقَالَ يَحْيَى قَدْ سَمِعْتُهُ مَرَّةً يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ انْظُرُوا أَكْبَرَ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ۔

۱۱۳۰: حسن بن اسود' یحییٰ بن آدم' شریک' جبرئیل بن احمر' ابن بریدہ' ان کے والد' بریدہؓ سے مروی ہے کہ قبیلہ خزاعہ کا ایک شخص فوت ہو گیا اسکا مال وراثت خدمت نبوی میں پیش کیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسکے وارث کو تلاش کرو یا (اسکے ذوی الفروض' عصبات وغیرہ میں سے کوئی وارث نہ ہو تو کم از کم) اس کے ذوی الارحام یعنی رشتہ داروں میں سے کسی وارث کو تلاش کرو۔ آپ نے فرمایا قبیلہ خزاعہ میں جو بڑا آدمی ہو اس کو اسکی میراث دیدی جائے (مراد یہ ہے کہ رشتہ کے اعتبار سے قبیلہ خزاعہ کے مرنے والے سے جو زیادہ قریب شخص ہو اس کو میّت کا مال دیا جائے) یحییٰ نے بیان کیا کہ میں نے ایک مرتبہ شریک سے سنا وہ کہتے تھے کہ قبیلہ خزاعہ میں جو بڑا آدمی ہو اس کو میراث دے دو۔

۱۱۳۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا غُلَامًا لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَهُ أَحَدٌ قَالُوا

۱۱۳۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عمرو بن دینار' عوسجہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ نبوی میں ایک شخص فوت ہو گیا اور اس نے اپنے پیچھے اپنے آزاد کردہ غلام کے علاوہ کوئی اور وارث نہ چھوڑا۔ آپ نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی وارث ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اس شخص کا کوئی وارث نہیں ایک غلام کے علاوہ کہ جس کو اس شخص نے آزاد

لَا إِلَّا غُلَامًا لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِيرَاثَهُ لَهُ۔

کیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کی میراث کا حقدار اس کے غلام کو ٹھہرایا۔

بَاب مِيرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ

باب: جس عورت سے لعان ہو جائے اس کے بچہ کی وراثت کس طرح تقسیم ہوگی؟

۱۱۳۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّصْرِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَرْأَةُ تُحْرِزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ عَتِيقَهَا وَلَقِيطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِي لَاعَنَتْ عَنْهُ۔

۱۱۳۲: ابراہیم بن موسیٰ، محمد بن حرب، عمرو بن روبہ، عبدالواحد بن اسقع سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا عورت تین اشخاص کی وراثت حاصل کر سکتی ہے ایک تو اپنے آزاد کیے ہوئے (غلام یا باندی) کی اور پائے ہوئے بچہ کی اور اپنے اس بچہ کی جس کی وجہ سے لعان ہوا۔

۱۱۳۳: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَمُوسَى بْنُ عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِيرَاثَ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ لِأُمِّهِ وَلِوَرَثَتِهَا مِنْ بَعْدِهَا۔

۱۱۳۳: محمود بن خالد، موسیٰ بن عامر، ولید، ابن جابر، حضرت مکحول سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے لعان والی خاتون کے بچہ کی وراثت اس کی والدہ کو دلوائی پھر اس کی والدہ کے بعد اس کے (والدہ کے) ورثاء کو وراثت دلوائی (کیونکہ لعان کرنے کی وجہ سے والد اور اس کے ورثاء کو بچہ سے کوئی تعلق نہ رہا۔

۱۱۳۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ أَخْبَرَنِي عِيسَى أَبُو مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔

۱۱۳۴: موسیٰ بن عامر، ولید، عیسیٰ، علاء بن حارث، حضرت عمرو بن شعیب، ان کے والد ان کے دادا نے بھی حضرت رسول کریم ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

بَاب هَلْ يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ

باب: کوئی مسلمان کسی مشرک کا وارث ہو سکتا ہے یا نہیں؟

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔

۱۱۳۵: مسدد، سفیان، زہری، علی بن حسین، عمرو بن عثمان، حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہ تو مسلمان شخص کسی کافر کا وارث ہوتا ہے اور نہ کافر شخص مسلمان کا۔

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۱۳۶: احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، زہری، علی بن حسین، عمرو بن عثمان،

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حِجَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي الْمُحَصَّبَ وَذَاكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کل آپ کس جگہ قیام فرمائیں گے (یہ واقعہ آپ کے حج کا ہے) آپ نے ارشاد فرمایا عقیل نے ہمارے لئے کوئی (مکہ معظمہ میں) مکان چھوڑا ہے اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا ہم لوگ قبیلہ بنی کنانہ کے خیف میں قیام کریں گے جہاں قریش نے شرک اور کفر پر قسم کھائی تھی یعنی ہم محصب میں قیام کریں گے کیونکہ قبیلہ بنی کنانہ کے لوگوں نے قریش سے اقرار کرایا تھا کہ وہ لوگ قبیلہ بنی ہاشم سے نہ نکاح کریں گے نہ خرید وفروخت کا معاملہ کریں گے اور نہ ان کو اپنے یہاں پناہ دیں گے۔ زہری نے کہا خیف کے معنی وادی کے ہیں۔

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّى۔

۱۱۳۷: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، حبیب معلم، عمرو بن شعیب، ان کے والد، ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دو علیحدہ علیحدہ دین ومذہب کے لوگوں میں میراث جاری نہیں ہوتی (یعنی مسلمان اور مشرک ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے)

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ الْوَاسِطِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ أَنَّ أَخَوَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ يَهُودِيٌّ وَمُسْلِمٌ فَوَرَّثَ الْمُسْلِمَ مِنْهُمَا وَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ أَنَّ مُعَاذًا حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِسْلَامُ يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ فَوَرَّثَ الْمُسْلِمَ۔

۱۱۳۸: مسدد، عبدالوارث، عمر واسطی، حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یحییٰ بن یعمر کے پاس دو بھائیوں میں جھگڑا ہو گیا ان دونوں میں سے ایک مسلمان تھا اور دوسرا یہودی تھا۔ انہوں نے مسلمان کو (یہودی کی) وراثت دلوائی اور فرمایا مجھ سے ابو الاسود نے حدیث بیان کی انہوں نے ایک شخص سے سنا انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ اسلام میں اضافہ ہوتا ہے پھر انہوں نے مسلمان کو (یہودی کا) وارث قرار دیا (یعنی ترکہ دلوایا)۔

کافر، مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا:

کافر شخص مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا بذل المجہود ج ۴ میں اس مسئلہ پر تحقیقی کلام کیا گیا ہے۔

۱۱۳۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي

۱۱۳۹: مسدد، یحییٰ بن سعید، شعبہ، عمر بن ابی حکیم، عبداللہ بن بریدہ، یحییٰ بن یعمر، حضرت ابوالاسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی کا ترکہ لایا گیا جس میں مدعی وراثت مسلمان تھا اس

الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ أَنَّ مُعَاذًا أُتِيَ بِمِيرَاثِ يَهُودِيٍّ وَارِثُهُ مُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

کے بعد انہوں نے وہی حدیث بیان فرمائی جو کہ اُوپر مذکور ہے۔

بَاب فِيمَنْ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ

باب: تقسیم وراثت سے قبل اگر کوئی وارث اسلام قبول کر لے

۱۱۴۰: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلُّ قَسْمٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى مَا قُسِمَ لَهُ وَكُلُّ قَسْمٍ أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ فَهُوَ عَلَى قَسْمِ الْإِسْلَامِ۔

۱۱۴۰: حجاج بن ابی یعقوب' موسیٰ بن داؤد' محمد بن مسلم' عمرو بن دینار' ابوالشعثاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں جو ترکہ تقسیم کر دیا گیا تو اسلام میں بھی وہ ترکہ اسی حالت پر قائم رہے گا اور اسلام کے بعد تک جو ترکہ تقسیم نہیں ہوا تو وہ ترکہ اسلام کے ضابطہ کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

بَاب فِي الْوَلَاءِ

باب: آزاد کئے ہوئے غلام کے ترکہ کا بیان

۱۱۴۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قُرِءَ عَلَى مَالِكٍ وَأَنَا حَاضِرٌ قَالَ مَالِكٌ عَرَضَ عَلَيَّ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تَعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ ذَاكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

۱۱۴۱: قتیبہ بن سعید' مالک' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک باندی خرید کر اس کو آزاد کرنے کا ارادہ کرنا چاہا تو باندی کے مالکوں نے کہا ہم لوگ باندی کو اس شرط کے ساتھ فروخت کرتے ہیں کہ باندی کی ولاء کا حق ہمیں حاصل رہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات خدمت نبوی میں عرض کی۔ آپ نے فرمایا تم باندی کو خریدنے کا ارادہ تبدیل نہ کرنا کیونکہ باندی کی ولاء اسی شخص کو ملے گی جو کہ باندی کو آزاد کرے گا۔

خلاصۃ الباب: ولاء کی تین قسمیں ہیں (۱) ولاء عتاقہ (۲) ولاء السلام (۳) ولاء الموالاۃ ولاء عتاقہ جیسا کہ حدیث میں بھی ہے کہ اگر کوئی شخص نے غلام کو آزاد کر دے اور وہ غلام مر جائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کے ترکہ کا مستحق وہی آزاد کرنے والا ہوتا ہے یہ اجماعی مسئلہ ہے اور سب علماء کا اس پر اتفاق ہے۔ اس باندی کو فروخت کرنے والوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زجر فرمائی تھی کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ولاء کی شرط لگاتے ہیں اور ساتھ ساتھ اس شرط کو باطل قرار دیا۔

۱۱۴۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى

۱۱۴۲: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع بن جراح' سفیان ثوری' منصور' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (غلام یا باندی کی) ولاء اسی شخص کو ملے گی جو قیمت خرید ادا کرے اور غلام پر احسان کرے یعنی اس کو آزاد کر دے۔

الثَّمَنَ وَوَلِيَ النِّعْمَةَ۔

۱۱۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رِئَابَ بْنَ حُذَيْفَةَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلَاثَةَ غِلْمَةٍ فَمَاتَتْ أُمُّهُمْ فَوَرِثُوهَا رِبَاعَهَا وَوَلَاءَ مَوَالِيهَا وَكَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَصَبَةَ بَنِيهَا فَأَخْرَجَهُمْ إِلَى الشَّامِ فَمَاتُوا فَقَدِمَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَمَاتَ مَوْلًى لَهَا وَتَرَكَ مَالًا لَهُ فَخَاصَمَهُ إِخْوَتُهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَحْرَزَ الْوَلَدُ أَوِ الْوَالِدُ فَهُوَ لِعَصَبَتِهِ مَنْ كَانَ قَالَ فَكَتَبَ لَهُ كِتَابًا فِيهِ شَهَادَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَرَجُلٍ آخَرَ فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عَبْدُ الْمَلِكِ اخْتَصَمُوا إِلَى هِشَامِ بْنِ إِسْمٰعِيلَ أَوْ إِلَى إِسْمٰعِيلَ بْنِ هِشَامٍ فَرَفَعَهُمْ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَقَالَ هَذَا مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي مَا كُنْتُ أَرَاهُ قَالَ فَقَضَى لَنَا بِكِتَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَنَحْنُ فِيهِ إِلَى السَّاعَةِ۔

۱۱۴۳: عبداللہ بن عمرو' ابومعمر' عبدالوارث' حسین معلم' حضرت عمرو بن شعیب انکے والد' انکے دادا عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ رباب بن حذیفہؓ نے ایک خاتون سے نکاح کیا۔ اس خاتون سے تین بیٹے پیدا ہوئے اسکے بعد ان بیٹوں کی والدہ کا انتقال ہو گیا وہ بیٹے اپنی والدہ کے مکانات اور اسکے آزاد کئے ہوئے غلاموں کی ولاء کے وارث ہوئے اور عمرو بن عاصؓ ان بیٹوں کے عصبہ تھے (یعنی وارث تھے) اس کے بعد حضرت عمرو بن العاص نے ان بیٹوں کو ملک شام کی طرف روانہ کر دیا اور ان کا وہاں پر انتقال ہو گیا اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اس دوران اس خاتون کا ایک آزاد کیا ہوا غلام مر گیا اور وہ مال چھوڑ گیا اس خاتون کے بھائی اس کی اولاد کیلئے عمر فاروقؓ کے پاس جھگڑا لے گئے' عمرؓ نے فرمایا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ اولاد یا باپ جو میراث چھوڑے وہ انکے عصبات کو ملے گی۔ پھر عمر فاروقؓ نے اس سلسلہ میں ایک فیصلہ تحریر فرمایا اور اس پر عبدالرحمٰن بن عوف' زید بن ثابت اور ایک دوسرے شخص کی گواہی دی۔ جس وقت عبدالملک بن مروان خلیفہ بن گئے تو پھر ان لوگوں نے ہشام بن اسماعیل یا اسماعیل بن ہشام کے پاس اسی بارے میں جھگڑا کیا۔ ہشام نے یہ معاملہ عبدالملک کے حوالے کر دیا۔ عبد الملک نے کہا کہ یہ فیصلہ تو ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے میں اسے دیکھ چکا ہوں۔ راوی نے بیان کیا پھر عبدالملک نے عمر فاروقؓ کا جو فیصلہ تھا اسی کے مطابق یہ فیصلہ فرمایا اور ابھی تک وہ ولاء ہم لوگوں کے پاس ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيْ الرَّجُلِ

باب: جو شخص کسی شخص کے ہاتھ پر اسلام لایا تو وہ اس شخص کا وارث ہوگا

۱۱۴۴: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَوْهَبٍ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ

۱۱۴۴: یزید بن خالد' موہب رملی' ہشام بن عمار' یحییٰ ابن حمزہ' عبدالعزیز بن عمر' عبداللہ بن موہب' قبیصہ بن ذویب' حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے جو ایک مسلمان شخص کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص جس

قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ هِشَامٌ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ يَزِيدُ إِنَّ تَمِيمًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ۔

کے ہاتھ پر اسلام لایا وہی اس کی زندگی اور موت کا زیادہ حقدار ہے۔ (یعنی اس کے علاوہ اگر کوئی دوسرا شخص وارث نہ ہو تو وہی شخص وارث ہو گا)۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں ولاء الاسلام کا ذکر ہے ولاء الاسلام یہ ہے کہ کوئی کافر کسی مسلمان کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہو۔ اس کی ولاء کے متعلق ختلاف ہے بعض تابعین اس کے قائل ہیں کہ اگر وہ نومسلم مرجائے تو وہ شخص جس کے ہاتھ پر اسلام لایا تھا وہ اس کا وارث ہوگا لیکن جمہور علماء کرامؒ اس کے قائل نہیں اس لیے کہ حدیث باب ضعیف ہے دوسری بات یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ یہ ابتداء اسلام میں ہو کیونکہ ابتداء اسلام اور نفرۃ کی بنیاد پر ایک دوسرے کے وارث ہوتے تھے جو بعد میں منسوخ ہوگیا لہٰذا یہ حدیث منسوخ ہے۔ جمہور کی دلیل الولاء لمن اعتق یہ حدیث مشہور ہے اور متفق علیہ ہے اور اس میں حصر کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ ولاء کا متفق ہونا۔

بَاب فِي بَيْعِ الْوَلَاءِ

باب: ولاء کے فروخت کرنے کا بیان

۱۱۴۵: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ۔

۱۱۴۵: حفص بن عمر' شعبہ' حضرت عبداللہ بن دینار' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے فروخت کرنے اور اس کے ہبہ کرنے کی ممانعت فرمائی۔

بَاب فِي الْمَوْلُودِ يَسْتَهِلُّ ثُمَّ يَمُوتُ

باب: کوئی بچہ زندہ پیدا ہو اور آواز نکالنے کے بعد مر جائے

۱۱۴۶: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَهَلَّ الْمَوْلُودُ وُرِّثَ۔

۱۱۴۶: حسین بن معاذ' عبدالاعلیٰ' محمد بن اسحٰق' یزید بن عبداللہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ (بچہ پیدا ہونے کے بعد) جب آواز نکالے تو وارث قرار دیا جائے گا۔

کچھ وقت زندہ رہنے والا بچہ:

مراد یہ ہے کہ کسی بچہ کی اگر ولادت ہوئی اور اس کے جسم پر زندگی کی علامت پائی جارہی ہیں تو ایسا بچہ شرعاً وارث قرار دیا جائے گا واضح رہے کہ ایسے بچہ کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔

بَاب نَسْخِ مِيرَاثِ الْعَقْدِ بِمِيرَاثِ

باب: رشتہ داری کی وجہ سے وارث ہونے کی بنا پر

الرَّحِمِ

بذریعہ اقرار وارث ہونا منسوخ ہو گیا

۱۱۴۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ كَانَ الرَّجُلُ يُحَالِفُ الرَّجُلَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا نَسَبٌ فَيَرِثُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَنَسَخَ ذَلِكَ الْأَنْفَالُ فَقَالَ تَعَالَى وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ۔

۱۱۴۷: احمد بن محمد علی بن حسین ان کے والد یزید نحوی عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جن لوگوں سے تم لوگوں نے قسمیں کھائی ہیں ان کو ان کا حصہ دے دو گزشتہ امت میں کوئی شخص دوسرے سے قسم کھاتا تھا کہ جس سے اس شخص کی رشتہ داری نہ ہوتی تھی پھر وہ اس وجہ سے ایک دوسرے کی وراثت کا حق دار ہو جاتا تھا پھر یہ حکم سورۂ انفال کی اس آیت کریمہ: ﴿وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ﴾ سے منسوخ ہو گیا یعنی رشتہ دار حسب ضابطہ شرع مال میں وارث ہیں۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں ولاء الموالاۃ کا ذکر ہے اسکی تعریف حدیث باب میں ابن عباسؓ کے حوالہ سے بیان کر دی گئی ہے۔ ائمہ ثلاثہ فرماتے ہیں کہ یہ منسوخ ہے اور ناسخ و منسوخ دونوں اس حدیث میں موجود ہیں یعنی: وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ منسوخ ہے اور اس کی ناسخ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ...... [النساء : ۳۳] ہے اور اب صرف باہمی نفع اور خیر خواہی باقی رہ گئی ہے اس کے برخلاف حنفیہ کے وہ میراث العقدت یعنی ولاء الموالاۃ کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ دونوں آیتیں معمول بہا ہیں کوئی ناسخ منسوخ نہیں بات صرف اتنی ہے کہ اقارب وراثت ہیں مقدم ہیں عقد مولاۃ والوں پر تو اگر میت کے اقارب یعنی ذوی الفروض وعصبات اور دوسرے رشتہ داروں میں سے کوئی بھی نہ ہو اس وقت عقد موالاۃ والا وارث ہوگا۔

۱۱۴۸: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي إِدْرِيسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ تُوَرَّثُ الْأَنْصَارَ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ قَالَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ

۱۱۴۸: ہارون بن عبداللہ ابو اسامہ ادریس بن یزید طلحہ بن مصرف سعید بن جبیر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ یعنی جن لوگوں سے تم نے قسمیں کھائی ہیں تو تم ان کا حصہ ادا کر دو۔ اس آیت کریمہ کا شانِ نزول یہ ہے کہ جس وقت مہاجرین حضرات رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرما کر تشریف لائے تو وہ لوگ انصار کے وارث ہوا کرتے تھے ان کے رشتہ داروں کے علاوہ (اور انصار ان لوگوں کے وارث ہوتے تھے) اس لئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور مہاجرین کے درمیان بھائی چارہ قائم فرما دیا تھا (شریعت کی اصطلاح میں اسی کو عہدِ مواخاۃ سے تعبیر کیا جاتا ہے) جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ ہم نے ہر ایک کے وارث ان مالوں میں مقرر فرما دیئے کہ جس کو والدین اور رشتہ دار چھوڑ جائیں تو

نَصِيبَهُمْ وَالنَّصِيحَةِ وَالرِّفَادَةِ وَيُوصِي لَهُ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ۔

اس سے آیت کریمہ: ﴿وَالَّذِينَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ منسوخ ہوگئی۔ کیونکہ جن لوگوں سے تم نے قسمیں کھائی ہیں ان لوگوں کو ان کا حصہ دیا جانا مدد کرنے اور نصیحت کرنے کی بنا پر مقرر تھا۔ اب وہ حکم منسوخ ہوگیا البتہ ان لوگوں کے لئے کوئی شخص وصیت کر سکتا ہے (اور وصیت بھی تہائی ترکہ تک کر سکتا ہے) لیکن میراث دیا جانا منسوخ ہوگیا (وہ صرف رشتہ داروں کیلئے حسب ضابطہ شرح مقرر ہے)

۱۱۴۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أُمِّ سَعْدٍ بِنْتِ الرَّبِيعِ وَكَانَتْ يَتِيمَةً فِي حِجْرِ أَبِي بَكْرٍ فَقَرَأْتُ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَقَالَتْ لَا تَقْرَأْ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّمَا نَزَلَتْ فِي أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حِينَ أَبَى الْإِسْلَامَ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَلَّا يُوَرِّثَهُ فَلَمَّا أَسْلَمَ أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَام أَنْ يُؤْتِيَهُ نَصِيبَهُ زَادَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَمَا أَسْلَمَ حَتَّى حُمِلَ عَلَى الْإِسْلَامِ بِالسَّيْفِ قَالَ أَبُو دَاوُد مَنْ قَالَ عَقَدَتْ جَعَلَهُ حِلْفًا وَمَنْ قَالَ عَاقَدَتْ جَعَلَهُ حَالِفًا قَالَ وَالصَّوَابُ حَدِيثُ طَلْحَةَ عَاقَدَتْ۔

۱۱۴۹: احمد بن حنبل، عبدالعزیز بن یحیٰی، احمد، محمد بن سلمہ، ابن اسحٰق، حضرت داؤد بن حصین سے روایت ہے کہ میں حضرت اُم سعد بنت ربیع سے قرآن کریم پڑھا کرتا تھا اور وہ یتیم تھیں انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گود میں پرورش پائی تھی۔ تو میں نے اس آیت کریمہ ﴿وَالَّذِينَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ تلاوت کی انہوں نے فرمایا تم اس آیت کریمہ کو تلاوت نہ کرو (کیونکہ یہ آیت کریمہ (حکم کے اعتبار) سے منسوخ ہوگئی ہے) یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن کے سلسلہ میں نازل ہوئی جب عبدالرحمٰن نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ میں عبدالرحمٰن کو وارث نہیں بناؤں گا پھر وہ جب اسلام لے آئے تو آپ نے ان کو حصہ دینے کا حکم فرمایا عبدالعزیز کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ عبدالرحمٰن بزور شمشیر مسلمان ہوئے۔ (وہ مسلمان ہوئے یعنی اسلام کے غلبہ ہونے کے بعد انہوں نے اسلام قبول کیا)۔

خلاصۃ الباب: ام سعد کا کہنا کہ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ ہی ہے نہ کہ عاقدت ہے یہ اپنے علم کے مطابق کہہ رہی ہیں ورنہ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ تو ایک مستقل قراءت ہے شاید ام سعد کو اس کا علم نہیں تھا۔

۱۱۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يُهَاجِرُوا فَكَانَ الْأَعْرَابِيُّ لَا يَرِثُ الْمُهَاجِرَ وَلَا يَرِثُهُ الْمُهَاجِرُ فَنَسَخَتْهَا فَقَالَ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ۔

۱۱۵۰: احمد بن محمد، علی بن حسین، انکے والد، یزید نحوی، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا پہلا حکم یہ تھا کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی وہ لوگ ایک دوسرے کے وارث ہیں اور جو لوگ مؤمن ہوگئے اور انہوں نے ہجرت نہیں کی تو انکے وارث نہیں ہونگے جب تک وہ لوگ ہجرت نہ کریں پس جو مسلمان شخص کسی دوسرے ملک میں ہوتا تھا یعنی کفار کے ملک میں ہوتا تو وہ مہاجر کا وارث نہ ہوتا تھا اور نہ مہاجر اسکا وارث ہوتا تھا۔ اس کے بعد یہ حکم اس آیت: ﴿وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ﴾ سے منسوخ ہوگیا۔

بَابٌ فِي الْحِلْفِ

باب: کسی معاملہ پر حلف کرنا

۱۱۵۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً۔

۱۱۵۱: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن بشر' ابن نمیر' ابو اُسامہ' سعد بن ابراہیم' ان کے والد' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں کفر کے دور کے قول وقرار کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور نیک کام کے لئے کفر کے زمانہ میں جو معاہدہ کیا گیا تھا تو اسلام نے اس کی ویسے ہی بہت زیادہ تاکید کی ہے۔

۱۱۵۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ حَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِنَا فَقِيلَ لَهُ أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ حَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِنَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔

۱۱۵۲: مسدد' سفیان' عاصم احول' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ہمارے گھر میں انصار و مہاجرین میں بھائی چارہ کا معاہدہ کرایا تھا کسی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تاکہ اسلام میں حلف (اقرار معاہدہ) نہیں ہے۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دو یا تین مرتبہ یہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے گھر میں انصار اور مہاجرین کے درمیان بھائی چارہ کا معاہدہ کرایا کہ ایک دوسرے کے بھائیوں کی طرح زندگی گزاریں گے۔

حلف نہ ہونے سے مراد:

اسلام میں حلف نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو معاہدہ' فتنہ انگیزی اور فساد کرنے کے لئے ہو وہ معاہدہ اسلام میں قابل عمل نہیں ہے لیکن جو معاہدہ بھلائی کے کاموں کے لئے ہو جیسے مظلوم کی امداد کرنا اور بھلائی کے کاموں میں تعاون وغیرہ تو ایسے معاہدے قابل عمل ہیں بلکہ اسلام نے اس قسم کے وعدوں پر عمل کی بہت زیادہ تاکید کی ہے جیسا کہ حدیث ۱۱۵۲ میں فرمایا گیا ہے۔

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

باب: شوہر کی دیت میں سے عورت وارث ہوگی

۱۱۵۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتَّى قَالَ لَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُوَرِّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ

۱۱۵۳: احمد بن صالح' سفیان' زہری' حضرت سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے فرمایا کرتے تھے کہ دیت خاندان کے لوگوں کے لئے ہے اور عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے وارث نہیں ہوگی یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان نے ان سے بیان کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تحریر فرمایا تھا کہ میں اشیم ضبابی کی اہلیہ کو اس کے شوہر کی دیت میں سے وارث قرار دوں جس وقت

زَوْجِهَا فَرَجَعَ عُمَرُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَقَالَ فِيهِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَعْرَابِ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات سنی تو انہوں نے اپنی رائے تبدیل کر لی۔ احمد بن صالح نے فرمایا کہ اس حدیث کو عبدالرزاق نے معمر سے روایت کیا ہے اور انہوں نے زہری اور انہوں نے سعید سے روایت کیا۔

خلاصۃ الباب: حضرت عمرؓ کی رائے یہ تھی کہ جس طرح عاقلہ قاتل کی دیت ادا کرتے ہیں اسی طرح عاقلہ بھی مقتول کی دیت کے مستحق ہوں گے نیز شارحین نے لکھا ہے کہ جو مال میت کی ملک میں ہو موت کے وقت اسی میں وراثت جاری ہوتی ہے اور دیت کا وجوب مقتول کے مرنے کے بعد ہوتا ہے اور میت کے اندر مالک بننے کی صلاحیت نہیں اسلئے حضرت عمرؓ کا خیال تھا کہ بیوی اپنے مقتول شوہر کی دیت کی وارث نہیں ہوتی لیکن جب آنحضرت ﷺ کی حدیث سنی تو اپنی رائے اور قیاس سے رجوع فرما لیا اور آپ ﷺ نے دیت شوہر میں بیوی کا حصہ نکالنے کا حکم فرمایا۔ خراج زمین کے ٹیکس کو کہتے ہیں جو ذمی لوگوں سے لیا جاتا ہے او رجان کے ٹیکس کو جزیہ کہتے ہیں یہ بھی ذمیوں ہی سے لیا جاتا ہے چونکہ ان کے اسلام کے لیے امیر و حاکم کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے امام ابوداؤدؒ نے امارت کو بھی ترجمۃ الباب میں ذکر کیا ہے۔

الحمدللہ و بفضلہ پارہ نمبر: ۱۸ مکمل ہوا

پارہ ۱۹

اول کتاب الخراج والفیء والامارۃ

محصول، غنیمت، حکومت اور سرداری کا بیان

بَاب مَا يَلْزَمُ الْإِمَامَ مِنْ حَقِّ الرَّعِيَّةِ

۱۱۵۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

باب: عوام کے کس قسم کے حقوق بادشاہ کے ذمہ لازم ہیں؟

۱۱۵۴: عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا آگاہ ہو جاؤ تم لوگوں میں سے ہر ایک شخص اپنی رعایا کا محافظ ہے اور (قیامت کے دن) اس سے اسکی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائیگا پس جو شخص لوگوں کا امیر و حاکم ہو تو وہ ان لوگوں کا محافظ ہے اور اس سے (قیامت کے دن) اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا اور انسان، اپنے گھر کے لوگوں کا نگہبان ہے اور اس سے ان کے بارے میں قیامت کے دن سوال ہوگا اور عورت اپنے شوہر کے مکان اور اولاد کی محافظ ہے اور اس سے اسکے بارے میں سوال کیا جائیگا اور غلام، اپنے آقا کے مال کا محافظ ہے اور اس سے قیامت میں اسکے بارے میں سوال کیا جائے گا اور تم لوگوں میں سے ہر ایک شخص نگہبان ہے اور قیامت کے دن ہر ایک شخص سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

قیامت کے دن جوابدہ لوگ:

سوال کئے جانے سے مراد یہ ہے کہ مذکورہ ہر ایک فرد سے قیامت میں یہ سوال کیا جائے گا کہ تم نے اپنے ماتحت افراد کی کس طرح نگرانی کی؟ شریعت کے مطابق کی یا شریعت کے خلاف کی اور بیوی کے، شوہر کے مکان کی نگہبان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ شوہر کے مال اور عزت وعصمت کی حفاظت کی بیوی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

خلاصۃ الباب: یہ حدیث بہت اہم ہے اور ہر آدمی کو پیش نظر رکھنی چاہیے وہ حاکم ہو یا گھر کا سربراہ ہو یا کسی چھوٹے بڑے محکمے کا افسر ہو ہر ایک راعی ہے اور رعیت کے بارے میں مسئول ہوگا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي طَلَبِ الْإِمَارَةِ

۱۱۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَنْصُورٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلُ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِذَا أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ فِيهَا إِلَى نَفْسِكَ وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا

باب: حکمرانی طلب کرنے کی ممانعت کا بیان

۱۱۵۵: محمد بن الصباح، ہشیم، یونس اور منصور، حسن، حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! تم، حکومت (حکمرانی) طلب نہ کرو کیونکہ اگر تم کو طلب کرنے اور مانگنے سے حکومت ملے گی تو تمہیں اس بارے میں تمہارے نفس کے حوالے کر دیا جائے گا (یعنی تم کو مدد الٰہی حاصل نہیں ہوگی) اور اگر تم کو حکومت بغیر طلب کے ملے گی تو اس بارے میں تمہاری مدد کی جائے گی (یعنی مدد الٰہی پہنچے گی)

خلاصۃ الباب: اس حدیث میں امارت طلب کرنے سے روکا گیا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حکومت و امارت طلب کرنے کر کے عہدہ پر فائز ہونے والے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد و اعانت نہیں کی جاتی کیونکہ طلب کرنے والا اپنے اوپر اعتماد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد تو احتیاج ظاہر کرنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے۔

۱۱۵۶: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ بِشْرِ بْنِ قُرَّةَ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ رَجُلَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ أَحَدُهُمَا ثُمَّ قَالَ جِئْنَا لِتَسْتَعِينَ بِنَا عَلَى عَمَلِكَ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ قَوْلِ صَاحِبِهِ فَقَالَ إِنَّ أَخْوَنَكُمْ عِنْدَنَا مَنْ طَلَبَهُ فَاعْتَذَرَ أَبُو مُوسَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَمْ أَعْلَمْ لِمَا جَاءَا لَهُ فَلَمْ يَسْتَعِنْ بِهِمَا عَلَى شَيْءٍ حَتَّى مَاتَ۔

۱۱۵۶: وہب بن بقیہ، خالد، اسماعیل بن ابی خالد، ان کے بھائی بشر بن قرہ، ابو بردہ، حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ میں دو شخصوں کو اپنے ہمراہ لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا ان دو میں سے ایک شخص نے خطبہ پڑھا یعنی تشہد پڑھا پھر اس نے کہا کہ ہم لوگ آپ کی خدمت میں اس وجہ سے حاضر ہوئے کہ آپ ہمیں حکومت کا کوئی کام سونپ دیں اس کے بعد دوسرے شخص نے بھی اس طرح کہا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم سب لوگوں میں ہمارے نزدیک سب سے بڑا خیانت کار وہ شخص ہے جو کہ حکومت کی خواہش رکھے۔ پھر آپ سے حضرت ابوموسیٰ نے معذرت طلب کی مجھے علم نہیں تھا کہ یہ دونوں شخص اس غرض کے لئے حاضر ہوئے ہیں ورنہ میں ان کو ہمراہ لے کر نہ آتا۔ اس کے بعد آپ نے ان سے کسی قسم کے کام میں کوئی امداد حاصل نہیں فرمائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

بَاب فِي الضَّرِيرِ يُوَلَّى

باب: نابینا شخص کو حکمران بنانا

۱۱۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ

۱۱۵۷: محمد بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، عمران قطان، قتادہ، حضرت

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ مَرَّتَيْنِ۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن اُمّ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں دو مرتبہ اپنا خلیفہ مقرر فرمایا۔

خلاصۃ الباب: حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب غزوات میں تشریف لے جاتے تو ان کو نماز کی امامت میں اپنا نائب بناتے تھے اور یہ نائب بنانا انکے حق میں تیرہ مرتبہ پیش آیا اور اس روایت میں دو مرتبہ کا ذکر راوی نے اپنے علم کی بناء پر کر دیا۔

بَاب فِي اتِّخَاذِ الْوَزِيرِ

باب: وزیر مقرر کرنا

۱۱۵۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ الْمُرِّيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ إِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهِ غَيْرَ ذَلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سُوءٍ إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ۔

۱۱۵۸: موسیٰ بن عامر' ولید' زہیر بن محمد' عبدالرحمٰن بن قاسم' قاسم' حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی حکمران کے لئے خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو سچا (دیانت دار) وزیر عطا فرما دیتے ہیں۔ اگر حاکم کو (فیصلہ میں) بھول ہو جاتی ہے تو وہ وزیر اس کی یاددہانی کرتا ہے اور اگر حاکم کو یاد رہتا ہے تو وہ وزیر اس کی مدد کرتا رہتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کسی حاکم کے ساتھ اس کے برعکس معاملہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو برا وزیر دے دیتا ہے' اگر حاکم کچھ بھول جاتا ہے تو وہ اس کی یاددہانی نہیں کراتا اگر یاد رکھتا ہے تو وہ اُس کی مدد نہیں کرتا۔

نظام حکومت کے لئے ایک کلید:

مذکورہ حدیث نظام حکومت چلانے کے لئے ایک کلید ہے معلوم ہوا کہ بہترین حکومت چلانے کے لئے دانشور' متدین' تجربہ کار وزیر یا مشیر کا ہونا ضروری ہے۔

بَاب فِي الْعِرَافَةِ

باب: عرافت کے بیان میں

۱۱۵۹: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَرَبَ عَلَى مَنْكِبِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ إِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيفًا۔

۱۱۵۹: عمرو بن عثمان' محمد بن حرب' ابوسلمہ' یحییٰ بن جابر' صالح بن یحییٰ' ان کے والد' حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مونڈھوں پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا اے قدیم! تم نے نجات حاصل کر لی اگر تو اس حال میں مرا کہ نہ تو تو امیر تھا' نہ کاتب اور نہ عریف۔

حکومت کا نمائندہ:

حکمران کی طرف سے رعایا کے حالات سے باخبر رہنے کے لئے ایک سرپنچ ہوتا ہے جو کہ بوقت ضرورت لوگوں کے حالات سے حاکم کو باخبر کرتا ہے اس کو عریف کہا جاتا ہے اور مذکورہ حدیث سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک ملازمت میں ضرور کوتاہی ہوتی ہے یعنی اگر تم سرکاری ملازم ہو گئے امیر' محرر یا سرکاری محرر بن گئے تو فرائض منصبی میں ضرور کوتاہی ہوگی جو کہ باعث مواخذہ آخرت ہوگی' اس لئے بہتر یہ ہے کہ انسان تجارت وغیرہ کو ذریعہ آمدنی بنائے۔

۱۱۶۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى مَنْهَلٍ مِنَ الْمَنَاهِلِ فَلَمَّا بَلَغَهُمُ الْإِسْلَامُ جَعَلَ صَاحِبُ الْمَاءِ لِقَوْمِهِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ عَلَى أَنْ يُسْلِمُوا فَأَسْلَمُوا وَقَسَمَ الْإِبِلَ بَيْنَهُمْ وَبَدَا لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ فَأَرْسَلَ ابْنَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ائْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَهُ إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَإِنَّهُ جَعَلَ لِقَوْمِهِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ عَلَى أَنْ يُسْلِمُوا فَأَسْلَمُوا وَقَسَمَ الْإِبِلَ بَيْنَهُمْ وَبَدَا لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ أَفَهُوَ أَحَقُّ بِهَا أَمْ هُمْ فَإِنْ قَالَ لَكَ نَعَمْ أَوْ لَا فَقُلْ لَهُ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ وَهُوَ عَرِيفُ الْمَاءِ وَإِنَّهُ يَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ لِي الْعِرَافَةَ بَعْدَهُ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ أَبِي جَعَلَ لِقَوْمِهِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ عَلَى أَنْ يُسْلِمُوا فَأَسْلَمُوا وَحَسُنَ إِسْلَامُهُمْ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ أَفَهُوَ أَحَقُّ بِهَا أَمْ هُمْ فَقَالَ إِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُسْلِمَهَا لَهُمْ فَلْيُسْلِمْهَا وَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَسْلَمُوا فَلَهُمْ

۱۱۶۰: مسدد' بشر بن مفضل' حضرت غالب قطان سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے سنا اس شخص نے اپنے والد سے اور اس شخص نے اپنے دادا سے کہ عرب کے کچھ باشندے ایک چشمہ کے کنارے رہا کرتے تھے جب ان لوگوں کو مذہب اسلام کی اطلاع ملی تو چشمہ کے مالک نے اپنی قوم کے لوگوں کو اس شرط پر سو اُونٹ دینے مقرر کئے کہ وہ لوگ اسلام قبول کر لیں چنانچہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے۔ اس شخص نے اُونٹوں کو ان لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے اُونٹوں کو واپس کرنا چاہا تو اس نے اپنے بیٹے کو بلا کر خدمت نبوی میں بھیجا تو اس شخص نے کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ اور کہو میرے والد نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور اس نے اپنی قوم کو سو اُونٹ اس شرط پر دینا مقرر کئے تھے کہ قوم کے لوگ اسلام قبول کر لیں۔ چنانچہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور میرے والد نے ان لوگوں میں اُونٹوں کو تقسیم کر دیا۔ اب میرے والد چاہتے ہیں کہ قوم کے لوگوں سے اُونٹ واپس لے لیں۔ تو کیا اب ان اُونٹوں کے حقدار والد ہیں یا وہ لوگ؟ آپ اس سلسلہ میں ہاں فرمائیں یا نہ فرمائیں تو پھر تم کہنا کہ میرے والد کمزور بوڑھے شخص ہیں اور وہ اس چشمہ کے عریف (یعنی چوہدری وغیرہ ہیں) ان کی خواہش ہے کہ ان کے بعد آپ مجھے وہاں کا عریف مقرر فرما دیں۔ بہرحال وہ لڑکا خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد نے آپ کو سلام کہا ہے۔ آپ نے فرمایا تم پر اور تمہارے والد پر سلام ہو۔ پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد نے اپنی قوم کو اس شرط پر سو اُونٹ دینا مقرر کئے تھے کہ وہ لوگ اسلام قبول کر لیں تو وہ لوگ صحیح طریقہ پر اسلام لے آئے۔ اب میرے والد چاہتے ہیں کہ وہ اُونٹ ان لوگوں سے

إِسْلَامُهُمْ وَإِنْ لَمْ يُسْلِمُوا قُوتِلُوا عَلَى الْإِسْلَامِ فَقَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ وَهُوَ عَرِيفُ الْمَاءِ وَإِنَّهُ يَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ لِي الْعِرَافَةَ بَعْدَهُ فَقَالَ إِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنَ الْعُرَفَاءِ وَلَكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ۔

واپس لے لیں۔ فرمایئے کہ ان اُونٹوں کے حقدار میرے والد ہیں یا وہ لوگ؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارے والد چاہیں تو ان اُونٹوں کو ان لوگوں کو دے دیں تو دے سکتے ہیں اور اگر واپس لینا چاہیں تو وہ ان اُونٹوں کے حق دار ہیں اور جو لوگ مسلمان ہو گئے تو وہ اپنے اسلام لانے کا نفع خود ہی حاصل کریں گے اگر وہ لوگ اسلام نہ لائیں گے تو اسلام کی خاطر ان سے لڑائی کی جائے گی۔ پھر اس لڑکے نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کمزور بوڑھے شخص ہیں اور وہ اس چشمہ کے عریف ہیں ان کی خواہش ہے کہ ان کی وفات کے بعد آپ عرافت کا منصب مجھ کو عطا فرما دیں۔ آپ نے فرمایا کہ عرافت تو ضروری ہے کہ لوگوں کو اس کے بغیر چارۂ کار نہیں لیکن عریف دوزخ میں داخل ہوں گے۔

عریف کے دوزخ میں جانے کی وجہ:

عریف کے دوزخ میں جانے کا مفہوم یہ ہے کہ قریب ہے کہ عریف دوزخ میں داخل ہوں کیونکہ یہ اندیشہ ہے کہ اس کام کو صحیح طریقہ پر انجام نہ دے سکیں اور انسانوں کی حق تلفی کریں یا بلا وجہ کسی شخص کی غیبت کریں۔

بَاب فِي اتِّخَاذِ الْكَاتِبِ

باب: منشی یا سیکرٹری رکھنے کا بیان

۱۱۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ السِّجِلُّ كَاتِبٌ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ۔

۱۱۶۱: قتیبہ بن سعید' نوح بن قیس' یزید بن کعب' عمرو بن مالک' ابوالجوزاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (کاتب یا منشی) کا نام سجل تھا۔

بَاب فِي السِّعَايَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ

باب: مالِ زکوٰۃ کے وصول کرنے کی فضیلت

۱۱۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسْبَاطِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ۔

۱۱۶۲: محمد بن ابراہیم' عبدالرحیم بن سلیمان' محمد بن اسحق' عاصم بن عمر بن قتادہ' محمود بن لبید' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حق کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا ثواب میں ایسا ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا جب تک کہ وہ اپنے گھر نہ لوٹ آئے۔

۱۱۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

۱۱۶۳: عبداللہ بن محمد' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحق' یزید بن ابی حبیب' عبد الرحمن بن شماسہ' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ صاحب مکس جنت میں

شِمَاسَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ۔

داخل نہ ہوگا (چونگی اور ٹیکس وصول کرنے والے کو صاحب مکس کہتے ہیں ایسے لوگ عموماً ظالم ہوتے ہیں اس لئے یہ وعید سنائی گئی ہے)

۱۱۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ مَغْرَاءَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ الَّذِي يَعْشُرُ النَّاسَ يَعْنِي صَاحِبَ الْمَكْسِ۔

۱۱۶۴: محمد بن عبداللہ قطان ابن مغراء حضرت ابن اسحٰق سے روایت ہے کہ صاحب مکس سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں سے عشر وصول کرتا ہے۔

جنت سے محروم شخص:

مکس کے معنی مقررہ مقدار سے زیادہ وصول کرنے کے ہیں بعض عاملین زکوٰۃ کے وصول کرنے کے بعد مالکوں پر ظلم کرتے ہیں یعنی زکوٰۃ کی مقدار سے زیادہ مقدار وصول کرتے ہیں ایسا کرنا سخت گناہ ہے۔ مذکورہ احادیث میں ایسے ہی شخص کے بارے میں جنت میں داخل نہ ہونے کی وعید مذکور ہے۔

بَاب فِي الْخَلِيفَةِ يَسْتَخْلِفُ

باب: کیا کوئی خلیفہ اپنے بعد کسی کو نامزد کرنے کا مجاز ہے؟

۱۱۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ وَسَلَمَةُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِنِّي إِنْ لَا أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَدِ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يَعْدِلُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَحَدًا وَأَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ۔

۱۱۶۵: محمد بن داؤد عبدالرزاق معمر زہری سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (جب حضرت عمرؓ زخمی ہو گئے تو لوگوں نے ان سے کہا کہ اپنا کوئی خلیفہ مقرر کر دیں) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں کسی شخص کو خلیفہ مقرر نہ کروں (تو جب بھی کام ہو سکتا ہے) کیونکہ نبیؐ نے بھی کسی شخص کو اپنا خلیفہ مقرر نہیں فرمایا تھا اور اگر میں کسی شخص کو اپنا خلیفہ بناؤں تو یہ بھی ہو سکتا ہے کیونکہ صدیق اکبرؓ نے اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اللہ کی قسم حضرت عمرؓ نے نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور کا تذکرہ نہ کیا۔ تو مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ کسی شخص کو نبی کریم ﷺ کے برابر نہیں فرمائیں گے اور وہ کسی شخص کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں کریں گے۔

خلیفہ کا انتخاب:

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کسی کو ایسا خلیفہ نہیں بنایا بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے چھ حضرات کو خلیفہ بننے کے لئے منتخب فرمایا وہ چھ حضرات یہ ہیں۔ (۱) حضرت طلحہؓ (۲) حضرت زبیرؓ (۳) حضرت عثمان غنیؓ (۴) حضرت علی مرتضیٰؓ (۵) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ (۶) حضرت سعد رضی اللہ عنہم۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْبَيْعَةِ

۱۱۶۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَيُلَقِّنُنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

باب: بیعت کا بیان

۱۱۶۶: حفص بن عمر' شعبہ' عبداللہ بن دینار' ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبیؐ سے سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کیا کرتے تھے (یعنی آپ ہمیں جس بات کا حکم فرمائینگے ہم اس حکم پر عمل کرینگے) اور آپ ہم لوگوں کو تعلیم دیتے تھے کہ یہ بھی کہو کہ جہاں تک ہمارے اندر استطاعت ہے۔

آپ ﷺ کا طریقہ بیعت:

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مندرجہ ذیل اُمور پر بیعت لیتے تھے اطاعت وفرمانبرداری پر' امیر المؤمنین یا امام وقت کی نافرمانی نہ کرنے پر' سچی بات کہنے پر' عدل وانصاف سے کام لینے پر' ہر ایک مسلمان بھائی کے ساتھ اخلاص واکرام کا معاملہ کرنے پر' میدانِ جہاد سے فرار نہ ہونے پر' جہاد میں شرکت اور بوقت ضرورت ہجرت پر' ہر قسم کے گناہ ترک کرنے پر' اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دینے پر اور بیعت کی اصلیت اور اس کا ثبوتِ شرعی آیت کریمہ: اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ [الفتح : ۱۰] سے ثابت اور واضح ہے اور بیعت کیسے شخص سے کی جائے' اور بیعت کی دیگر شرائط وآداب اکابرین کے رسائل و کتب میں مفصلاً مذکور ہیں اور اس موضوع پر مجموعہ رسائل حضرت حکیم الامت اصلاحی نصاب بھی قابل دید کتاب ہے۔

۱۱۶۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ النِّسَاءَ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا فَإِذَا أَخَذَ عَلَيْهَا فَأَعْطَتْهُ قَالَ اذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتُكِ۔

۱۱۶۷: احمد بن صالح' وہب' مالک' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی خواتین سے بیعت کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے کسی نامحرم خاتون کو نہیں چھوا۔ البتہ آپ عورت سے اقرار کراتے جب وہ اقرار کر لیتی تو آپ اس سے فرماتے جاؤ میں تم سے بیعت لے چکا ہوں۔

۱۱۶۸: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ۔

۱۱۶۸: عبیداللہ بن عمر' عبداللہ بن یزید' سعید بن ابی ایوب' ابوعقیل زہرہ بن معبد' حضرت عبداللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ ان کی والدہ زینب بنت حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیعت لے لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کم عمر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے سر پر دست مبارک پھیرا۔

بَاب فِي أَرْزَاقِ الْعُمَّالِ

باب: عاملین کی تنخواہ

۱۱۶۹: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ أَبُو طَالِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ۔

۱۱۶۹: زید بن اخزم' ابو عاصم' عبد الوارث' حسین معلم' حضرت عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم جس شخص کو کسی کام کے لئے عامل مقرر کریں اور اس کا وظیفہ اور تنخواہ بھی مقرر کر دیں پھر وہ عامل اس مال میں سے کچھ رکھ لے تو وہ چوری اور خیانت ہے۔

۱۱۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَعَمَّلَنِي۔

۱۱۷۰: ابوالولید طیالسی' لیث' بکیر بن عبداللہ' بسر بن سعید' ابن ساعدی سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے مجھے صدقہ (وصول کرنے) کے لئے عامل مقرر فرمایا۔ میں جب اس کام سے فارغ ہوا تو انہوں نے مجھے معاوضہ دینے کا حکم فرمایا۔ میں نے عرض کیا میں نے تو اللہ کے لئے یہ کام انجام دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کو جو کچھ دیا گیا ہے وہ تم لے لو کیونکہ میں نے بھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں (زکوٰۃ کی وصولیابی کا) کام انجام دیا تھا اور آپ نے مجھے اس کی اُجرت دی تھی۔

۱۱۷۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أُخْبِرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذَلِكَ فَهُوَ غَالٌّ أَوْ سَارِقٌ۔

۱۱۷۱: موسیٰ بن مروان' معافی' اوزاعی' حارث بن یزید' جبیر بن نفیر' حضرت مستورد بن شداد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ہم لوگوں کا عامل ہو تو وہ ایک بیوی رکھ لے (یعنی عامل کے لئے بیت المال سے بیوی کا خرچ ادا کرنا درست ہے) اگر اس شخص کے پاس کوئی خادم نہ ہو تو وہ ایک خادم رکھ لے اور اگر رہائش کے لئے مکان نہ ہو تو رہائش کے لئے ایک مکان لے لے۔ مستورد نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے پھر جو شخص ان اشیاء کے علاوہ کچھ اور بھی لے تو وہ شخص چور ہے (یعنی مسلمانوں کا مال ضائع کرتا ہے)۔

بَابٌ فِي هَدَايَا الْعُمَّالِ

باب: عاملین کے ہدیہ لینے کا بیان

۱۱۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ

۱۱۷۲: ابن السرح' ابن ابی خلف' سفیان' زہری' عروہ' حمید ساعدیؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے قوم ازد میں سے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے عامل مقرر فرمایا اس شخص کو لُتبیَّۃ کہا جاتا تھا اور ابن سرح نے بیان کیا کہ اس شخص کو ابنُ الاُتبیَّۃ کہا جاتا تھا۔ پھر جب وہ شخص واپس آیا تو اس نے مسلمانوں سے کہا یہ مال تو تم لوگوں کیلئے ہے اور یہ مال مجھے تحفہ میں ملا

ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ فَقَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَجِيءُ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي أَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أُمِّهِ أَوْ أَبِيهِ فَيَنْظُرَ أَيُهْدَى لَهُ أَمْ لَا لَا يَأْتِي أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا فَلَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً فَلَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ۔

ہے۔تو آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی تعریف وحمد کے بعد ارشادفرمایا کہ اس عامل کو کیا ہو گیا ہے ہم اسکو (زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے) بھیجیں اور وہ زکوٰۃ کا مال لائے اور کہے کہ یہ مال تم لوگوں کیلئے ہےاور یہ مال میرے لئے تحفہ ہے کیوں نہ وہ اپنے والدین کے گھر پر ہی رہتا تو وہ دیکھتا کہ اسکو ہدیہ اور تحفہ ملتا ہے یا نہیں؟ تو تم لوگوں میں سے جو شخص اس طرح کوئی شے لے لیگا تو وہ اس شے کو قیامت کے روز لے کر حاضر ہوگا اگر اُونٹ ہوگا تو وہ پکارتا ہوگا اور اگر وہ بیل ہوگا تو وہ بھی ڈکارتا ہوگا یا اگر وہ بکری ہوگی تو وہ بھی ممیا رہی ہوگی پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اس قدر اُونچا کیا کہ ہم لوگوں نے آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی (یعنی آپ نے دونوں ہاتھوں کو بہت اُونچا اُٹھایا) پھر ارشاد فرمایا اے اللہ! کیا میں نے آپ کا پیغام لوگوں تک پہنچا دیا ہے؟ یعنی جیسا آپ نے حکم فرمایا تھا۔ بلاشبہ میں نے وہ پیغام پہنچا دیا۔ میں نے وہ پیغام پہنچا دیا۔

عامل کو تحفہ قبول کرنا:

مراد یہ ہے کہ حکومت کا عامل یا حاکم بنائے جانے کی وجہ سے ہی وہ تحفہ ملا ہے اگر اس کام کے لئے مقرر نہ کیا جاتا تو پھر کیسے تحفہ ملتا؟ اس لئے جو تحفہ لوگ کام نہ ہونے کے اندیشہ سے دیں وہ رشوت میں داخل ہے۔

جمہور کے نزدیک عاملوں کے تحائف وہدایا مال فئی کے حکم میں ہیں۔ان کو بیت المال میں داخل کرنا چاہئے البتہ جو حضور ﷺ کی خدمت میں ہدیہ پیش ہو وہ آپ ﷺ کے لیے ہے۔لہٰذا کسی حاکم کے جائز نہیں صرف نبی کریم ﷺ کے لیے جائز تھے شارحین لکھتے ہیں کہ وہ حرام اور رشوت ہے۔

بَابٌ فِي غُلُولِ الصَّدَقَةِ

باب: مالِ زکوٰۃ میں سے چوری کرنا

۱۱۷۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ سَاعِيًا ثُمَّ قَالَ انْطَلِقْ أَبَا مَسْعُودٍ وَلَا أُلْفِيَنَّكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَجِيءُ وَعَلَى ظَهْرِكَ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ لَهُ رُغَاءٌ قَدْ غَلَلْتَهُ قَالَ إِذًا لَا أَنْطَلِقُ قَالَ إِذًا لَا أُكْرِهُكَ۔

۱۱۷۳: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' مطرف' ابوالجہم' ابومسعود انصاریؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے مجھے عامل مقرر فرمایا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابومسعود! جاؤ لیکن ایسا نہ ہو کہ میں قیامت کے روز تم کو دیکھوں کہ تم اپنی پشت پر زکوٰۃ کے اُونٹ کا بوجھ لادے ہوئے آؤ جو تم نے اس دُنیا میں چوری کیا ہو اور وہ آواز نکال رہا ہو۔ حضرت ابومسعودؓ نے فرمایا اگر ایسا ہے تو میں کام پر نہیں جاتا۔ آپ نے فرمایا میں بھی تم پر زبردستی نہیں کرتا (یعنی اگر تم کو اپنے اُوپر اطمینان ہے تو تم جاؤ ورنہ نہ جانا بہتر ہے)

بَابٌ فِي مَا يَلْزَمُ الْإِمَامُ مِنْ أَمْرِ الرَّعِيَّةِ

باب: امام کے ذمہ اپنی رعایا کے کیا حقوق ہیں اوران

وَالْحِتِجَابِ عَنْهُمْ

کی تکمیل کا بیان

۱۱۷۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا مَرْيَمَ الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ مَا أَنْعَمَنَا بِكَ أَبَا فُلَانٍ وَهِيَ كَلِمَةٌ تَقُولُهَا الْعَرَبُ فَقُلْتُ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ أُخْبِرُكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ احْتَجَبَ اللَّهُ عَنْهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ۔

۱۱۷۴: سلیمان بن عبد الرحمٰن' یحییٰ بن حمزہ' ابن ابی مریم' قاسم بن مخیمرہ' حضرت ابومریم ازدی سے مروی ہے کہ میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انہوں نے کہا کہ تمہارا' پاس آنا کیا ہی اچھا ہے (یہ عرب کا ایک محاورہ ہے) میں نے کہا کہ میں نے ایک حدیث شریف سنی ہے میں جو آپ سے بیان کرتا ہوں۔ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کو مسلمانوں کا کوئی کام سونپ دے (یعنی جو شخص مسلمانوں کی خدمت پر مقرر ہو) پھر وہ شخص لوگوں کی (جائز) ضروریات پوری نہ کرے جب وہ لوگ ضرورت مند ہوں یا فقیر ہوں تو اللہ تعالیٰ بھی اس شخص کی ضرورت کو پورا نہیں فرماتا یہ بات سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو لوگوں کے کاموں کی انجام دہی کے لئے مقرر فرمایا۔

غافل حکمران:

مراد یہ ہے کہ حاکم اپنے عوام کے مسائل کی طرف توجہ نہیں دے گا تو اس کی جانب سے اللہ تعالیٰ بھی بے رُخی فرمائیں گے اور اس کی ضروریات پوری نہ فرمائیں گے۔

۱۱۷۵: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أُوتِيكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا أَمْنَعُكُمُوهُ إِنْ أَنَا إِلَّا خَازِنٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ۔

۱۱۷۵: سلمہ بن شبیب' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کو اپنی طرف سے نہ کچھ دیتا ہوں اور نہ کسی چیز سے منع کرتا ہوں۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا خزانچی ہوں جہاں حکم ہوتا ہے' وہیں خرچ کرتا ہوں۔

اللہ کے خزانچی:

مراد یہ ہے کہ میں دُنیاوی حکمرانوں یا بادشاہوں جیسا نہیں ہوں کہ اپنی مرضی کے مطابق چاہے جس کو دوں یا نہ دوں بلکہ میں اللہ کی طرف سے امین اور خزانچی ہوں اس کے حکم کے مطابق تصرف کرتا ہوں۔

۱۱۷۶: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ

۱۱۷۶: نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' محمد بن عمرو' حضرت مالک بن اوس بن حدثان سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک دن (مال) فے کا تذکرہ کیا اور بیان کیا کہ میں تم لوگوں سے زیادہ اس'

قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا الْفَيْءَ فَقَالَ مَا أَنَا بِأَحَقَّ بِهَذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ وَمَا أَحَدٌ مِنَّا بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا أَنَّا عَلَى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهُ وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهُ وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهُ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ۔

(مال) فے کا حق دار نہیں ہوں اور نہ ہی ہم لوگوں میں سے کوئی شخص کسی دوسرے کے مقابلہ میں اس فے کے لئے زیادہ لائق ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کی رو سے ہم لوگ اپنے اپنے درجوں پر قائم ہیں تو جو شخص اسلام کے اعتبار سے قدیم ہو یا بہادر ہو یا صاحب عیال ہو یا ضرورت مند ہو تو وہ اس کے حق دار ہوں گے۔

مالِ غنیمت کے مستحق افراد:

مراد یہ ہے کہ مال کی تقسیم میں مذکورہ بالا اُمور کا لحاظ رکھنا چاہئے اور مذکورہ درجات کے مطابق مال تقسیم ہونا چاہئے سنت نبوی یہی ہے۔

بَاب فِي قَسْمِ الْفَيْءِ

باب: مالِ فے کی تقسیم کا بیان

۱۱۷۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ حَاجَتَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ عَطَاءُ الْمُحَرَّرِينَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوَّلَ مَا جَاءَهُ شَيْءٌ بَدَأَ بِالْمُحَرَّرِينَ۔

۱۱۷۷: ہارون بن زید' ان کے والد ہشام بن سعد' حضرت زید بن اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن کیا ضرورت درپیش ہے؟ انہوں نے کہا کہ تم آزاد کردہ غلاموں (باندیوں) کا حصہ ادا کرو۔ میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ کی خدمت میں جس وقت مالِ فے لایا جاتا تو آپ سب سے پہلے اس میں سے آزاد غلاموں کا حصہ نکالتے۔

وضاحت مالِ فے:

جو مال' مسلمانوں کو جہاد کے بغیر ہاتھ آئے وہ مالِ فے کہلاتا ہے اور آپ غلاموں کا حصہ سب سے پہلے اس وجہ سے نکالتے تھے کہ حکام کے دفتر میں ان کا نام نہیں ہوتا تھا ایسا نہ ہو کہ غلام محروم رہ جائیں۔

۱۱۷۸: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نِيَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيهَا خَرَزٌ فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ أَبِي يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ۔

۱۱۷۸: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' ابن ابی ذئب' قاسم بن عباس' عبداللہ بن دینار' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تھیلا پیش ہوا کہ جس میں نگینے تھے آپ نے انہیں باندیوں اور آزاد خواتین کو تقسیم فرمایا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے والد غلام اور آزاد شخص کو تقسیم فرماتے تھے۔

۱۱۷۹: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ جَمِيعًا عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ فِي يَوْمِهِ فَأَعْطَى الْآهِلَ حَظَّيْنِ وَأَعْطَى الْعَزَبَ حَظًّا زَادَ ابْنُ الْمُصَفَّى فَدُعِينَا وَكُنْتُ أُدْعَى قَبْلَ عَمَّارٍ فَدُعِيتُ فَأَعْطَانِي حَظَّيْنِ وَكَانَ لِي أَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِي عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأَعْطَى لَهُ حَظًّا وَاحِدًا۔

۱۱۷۹: سعید بن منصور' عبد اللہ بن المبارک (دوسری سند) ابن مصفی' ابوالمغیرہ' صفوان بن عمر' عبدالرحمٰن بن جبیر' ان کے والد' حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب مال فے آتا تو آپ اس کو اُسی دن تقسیم فرما دیتے تھے اور عیالدار کو دو حصہ اور کنوارے شخص کو ایک حصہ دیتے تھے ابن المصفی نے یہ اضافہ کیا کہ ان کو بلایا گیا اور مجھے حضرت عمار سے قبل بلایا گیا۔ تو آپ نے مجھے بلا کر دو حصے عطا فرمائے کیونکہ میرے بیوی بچے تھے اس کے بعد میرے بعد حضرت عمار طلب فرمائے گئے تو ان کو ایک ہی حصہ ملا۔

بَاب فِي أَرْزَاقِ الذُّرِّيَّةِ

باب: مسلمانوں کی اولاد کے حصہ دینے کا بیان

۱۱۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ۔

۱۱۸۰: محمد بن کثیر' سفیان' جعفر' ان کے والد حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ فرماتے تھے میں زیادہ قریب ہوں مسلمانوں سے ان کی ذاتوں (کے اعتبار) سے۔ تو مسلمانوں میں سے جس شخص کا انتقال ہو اور وہ مال چھوڑ جائے تو اس کے اہل خانہ کا حق ہے اور جو شخص اپنے ذمہ قرض چھوڑ جائے یا بیوی بچے چھوڑ جائے (ان کی پرورش اور قرض کی ادائیگی) میرے ذمہ ہے۔

۱۱۸۱: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا۔

۱۱۸۱: حفص بن عمر' شعبہ' عدی بن ثابت' ابوحازم' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مرنے کے بعد مال چھوڑ جائے تو وہ مال اس کے ورثاء کے لئے ہے اور جو شخص بیوی بچے چھوڑ جائے تو ان کی پرورش میرے ذمہ ہے۔

۱۱۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَأَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَإِلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ۔

۱۱۸۲: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابوسلمہ' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ فرماتے تھے کہ میں ہر ایک مسلمان سے زیادہ قریب ہوں اس کی ذات (کی بہ نسبت) تو جس شخص کا انتقال ہو جائے اور وہ اپنے ذمہ قرض چھوڑ جائے تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جو شخص مال چھوڑ جائے وہ اس شخص کے وارثوں کا حق ہے۔

بَاب مَتَى يُفْرَضُ لِلرَّجُلِ فِي الْمُقَاتَلَةِ

۱۱۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عُرِضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْهُ وَعُرِضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ۔

باب: کتنی عمر کے شخص کا حصہ لگایا جائے؟

۱۱۸۳: احمد بن حنبل' یحییٰ' عبید اللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہیں نبی ﷺ کے سامنے غزوہ احد کے دن پیش کیا گیا۔ اس وقت وہ چودہ سال کے تھے آپ نے (جہاد کے لئے) ان کو قبول نہیں فرمایا۔ اس کے بعد ان کو غزوہ خندق کے دن پیش کیا گیا اس وقت وہ پندرہ سال کے تھے آپ نے ان کو (جہاد کے لئے) قبول فرمالیا۔

خلاصۃ الباب: مقاتلہ اسم فاعل کا صیغہ ہے باعتبار جماعت کے مؤنث ہے مراد اس سے نمازی اور مقاتلین ہیں۔ حاصل باب یہ ہے کہ بلوغت سے قبل کوئی شخص اسلامی فوج میں شامل نہیں ہوسکتا اور نہ اسکو حصہ مل سکتا ہے۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ الِاقْتِرَاضِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

۱۱۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ مُطَيْرٍ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ وَادِي الْقُرَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُطَيْرٌ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالسُّوَيْدَاءِ إِذَا بِرَجُلٍ قَدْ جَاءَ كَأَنَّهُ يَطْلُبُ دَوَاءً وَحُضُضًا فَقَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَعِظُ النَّاسَ وَيَأْمُرُهُمْ وَيَنْهَاهُمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا الْعَطَاءَ مَا كَانَ عَطَاءً فَإِذَا تَجَاحَفَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْمُلْكِ وَكَانَ عَنْ دِينِ أَحَدِكُمْ فَدَعُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ مُطَيْرٍ۔

باب: آخری دور میں حصہ وصول کرنے کی کراہت

۱۱۸۴: احمد بن ابی الحواری' سلیم بن مطیر' ان کے والد' حضرت ابومطیر سے مروی ہے کہ وہ حج کرنے کیلئے نکلے وہ جب (مقام) سویدا پہنچے تو ایک شخص رسوت (آنکھ میں ڈالنے والی دوا) تلاش کرتا ہوا آیا اور اس نے کہا کہ مجھ کو اس شخص نے اطلاع دی جس نے نبیؐ سے حجۃ الوداع کے موقع پر سنا کہ آپ نصیحت فرما رہے تھے اور آپ نیک کام کا حکم اور بُری بات سے منع فرما رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! (حاکم وقت امام وقت کی) بخشش کو قبول کرلیا کرو جب تک وہ بخشش ہو (یعنی شریعت کے مطابق وہ بخشش تقسیم ہو اور حکم شرع کے مطابق وہ بخشش تمہیں ملے) جب قریش کے لوگ ایک دوسرے سے حکومت اور بخشش اور قرض کے سلسلے میں ایک دوسرے کے خلاف آمادہ پیکار ہوں اور عطیات قرض کا بدل بن جائیں تو ان کو لینے سے انکار کردو امام ابوداؤد فرماتے ہیں اس روایت کو محمد بن یسار سلیم بن مطیر کے واسطہ سے ابن مبارک نے نقل کیا ہے۔

بادشاہ کے تحفہ سے بچنا:

مراد یہ ہے کہ جس وقت ایک دوسرے سے لڑائی کی نوبت آ جائے تو بادشاہوں کی بخشش قبول کرنے سے بہتر یہ ہے کہ محنت مزدوری کر کے وقت گزار لو لیکن بادشاہوں کی عطا قبول نہ کرو کہ اس میں برکت نہیں۔

۱۱۸۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ

۱۱۸۵: ہشام بن عمار' حضرت سلیم بن مطیر جو کہ وادی القری کے

مُطَيْرٍ مِنْ أَهْلِ وَادِي الْقُرَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَمَرَ النَّاسَ وَنَهَاهُمْ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ إِذَا تَجَاحَفَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْمُلْكِ فِيمَا بَيْنَهَا وَعَادَ الْعَطَاءُ أَوْ كَانَ رِشًا فَدَعُوهُ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا ذُو الزَّوَائِدِ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باشندے ہیں انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے سنا کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبیؐ سے سنا کہ آپ لوگوں کو اچھے کام کرنے کا حکم اور بری باتوں سے منع فرما رہے تھے۔ اس کے بعد فرمایا اے اللہ کیا میں نے آپ کا پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کیا' جی ہاں' ضرور۔ پھر آپ نے فرمایا جب قریش سلطنت وحکومت کے لئے باہمی جنگ کرنے لگیں اور بخشش رشوت بن جائے (یعنی عطاء اور بخشش سے مستحق افراد محروم رہیں اور غیر مستحق افراد کو بخشش ملنے لگے) تو اس کو چھوڑ دو لوگوں نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے؟ معلوم ہوا کہ وہ شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ذوالزوائد رضی اللہ عنہ ہیں۔

بَابٌ فِي تَدْوِينِ الْعَطَاءِ

باب: جن افراد کو بخشش ملنا چاہئے ایسے افراد کے شاہی دفتر میں نام لکھنے کا بیان

۱۱۸۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ جَيْشًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا بِأَرْضِ فَارِسَ مَعَ أَمِيرِهِمْ وَكَانَ عُمَرُ يُعْقِبُ الْجُيُوشَ فِي كُلِّ عَامٍ فَشُغِلَ عَنْهُمْ عُمَرُ فَلَمَّا مَرَّ الْأَجَلُ قَفَلَ أَهْلُ ذَلِكَ الثَّغْرِ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِمْ وَتَوَاعَدَهُمْ وَهُمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا عُمَرُ إِنَّكَ غَفَلْتَ عَنَّا وَتَرَكْتَ فِينَا الَّذِي أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِعْقَابِ بَعْضِ الْغَزِيَّةِ بَعْضًا۔

۱۱۸۶: موسیٰ بن اسماعیل' ابراہیم بن سعد' ابن شہاب' عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار حضرات کا ایک لشکر اپنے امیر کے ساتھ فارس کے مُلک میں تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر سال لشکروں کو تبدیل فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی دوسرے کام میں مشغول ہو گئے (یعنی دفتر وغیرہ کی ترتیب میں ان کی مشغولیت ہوگئی) (جب میعاد گزر گئی تو اس لشکر کے لوگ واپس آ گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے ساتھ سختی سے پیش آئے اور ان لوگوں کو ڈرایا حالانکہ وہ لوگ حضور پاک کے صحابی تھے۔ ان لوگوں نے عرض کیا اے عمر رضی اللہ عنہ آپ ہم لوگوں کی طرف سے غافل ہو گئے اور آپ نے ہم لوگوں میں وہ قاعدہ چھوڑ دیا کہ جس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجنے کے بعد دوسرے لشکر روانہ کرنے کا حکم فرمایا تھا تا کہ یہ لشکر واپس آ جائے اور آرام کر لے۔

خلاصۃ الباب: دیوان یعنی رجسٹر جس میں مجاہدین کے نام باقاعدہ لکھے جاتے ہیں پھر اس کے مطابق وظیفہ دیا جاتا ہے۔

۱۱۸۷: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ

۱۱۸۷: محمود بن خالد' محمد بن عائذ' ولید' عیسیٰ بن یونس' حضرت ابن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے تحریر فرمایا کہ جو

يُونُسَ حَدَّثَنِي فِيمَا حَدَّثَهُ ابْنٌ لِعَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِنَّ مَنْ سَأَلَ عَنْ مَوَاضِعِ الْفَيْءِ فَهُوَ مَا حَكَمَ فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَرَآهُ الْمُؤْمِنُونَ عَدْلًا مُوَافِقًا لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ جَعَلَ اللَّهُ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ فَرَضَ الْأَعْطِيَةَ لِلْمُسْلِمِينَ وَعَقَدَ لِأَهْلِ الْأَدْيَانِ ذِمَّةً بِمَا فَرَضَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْجِزْيَةِ لَمْ يَضْرِبْ فِيهَا بِخُمُسٍ وَلَا مَغْنَمٍ۔

شخص دریافت کرے کہ مال فے کس کس جگہ خرچ کیا جائے تو اس بات کا جواب یہ ہے کہ جس طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صرف کرنے کا حکم فرمایا پھر مسلمانوں نے اس کو حضرت نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زبان اور قلب پر حق کو جاری فرما دیا کے مطابق عین انصاف تصور کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بخششوں کو مقرر فرمایا اور جزیہ کے بدلے میں تمام مذہب کے لوگوں کی ذمہ داری لی یعنی ان افراد کی اور نہ انہوں نے اس میں پانچواں حصہ مقرر فرمایا اور نہ اسکو مال غنیمت جیسا خیال فرمایا (جو کہ مجاہدین میں تقسیم ہوتا اور پانچواں حصہ اللہ اور رسول کیلئے نکال دیا جاتا)۔

۱۱۸۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ۔

۱۱۸۸: احمد بن یونس' زہیر' محمد بن اسحق' مکحول' غضیف بن حارث' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زبان پر حق رکھ دیا ہے جب وہ کوئی بات کہتے ہیں تو وہ حق ہی کہا کرتے تھے۔

بَاب فِي صَفَايَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَمْوَالِ

باب: آنحضرت ﷺ غنیمت کے مالوں میں سے جن مالوں کو اپنے لئے منتخب فرما لیتے تھے

۱۱۸۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ فَجِئْتُهُ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا عَلَى سَرِيرٍ مُفْضِيًا إِلَى رِمَالِهِ فَقَالَ حِينَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ يَا مَالِ إِنَّهُ قَدْ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَإِنِّي قَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِشَيْءٍ فَأَقْسِمْ فِيهِمْ قُلْتُ لَوْ أَمَرْتَ غَيْرِي بِذَلِكَ فَقَالَ خُذْهُ فَجَاءَهُ يَرْفَأُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ

۱۱۸۹: حسن بن علی' محمد بن یحییٰ' بشر بن عمر' مالک بن انس' ابن شہاب' مالک بن اوس بن حدثان سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دن چڑھے ایک آدمی بھیجا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان کو بستر کے بغیر ایک تخت پر تشریف فرما دیکھا۔ میں جب ان کے نزدیک پہنچا تو انہوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے مالک تمہاری قوم کے لوگوں میں سے کچھ لوگ میرے پاس آئے اور میں نے ان لوگوں کو کچھ دینے کا حکم کر دیا تو تم اسے ان میں تقسیم کر دو۔ میں نے عرض کیا کیا اچھا ہوتا اس خدمت کے لئے آپ کسی دوسرے کو مقرر فرماتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو مال میں نے لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے دیا ہے اس کو لے لو۔ اتنی دیر میں (عمر رضی اللہ عنہ کا دربان جو کہ ان کا آزاد کیا ہوا غلام جس کا نام یرفاء تھا) وہ آیا اور کہا کہ عثمان بن عفان' عبدالرحمن بن عوف' زبیر بن العوام اور

بْنِ عَفَّانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ نَعَمْ فَأْذِنْ لَهُمْ فَدَخَلُوا ثُمَّ جَائَهُ يَرْفَأُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ قَالَ نَعَمْ فَأْذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا يَعْنِي عَلِيًّا فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَجَلْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْهُمَا قَالَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ خُيِّلَ إِلَيَّ أَنَّهُمَا قَدَّمَا أُولَئِكَ النَّفَرَ لِذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ اتَّئِدَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أُولَئِكَ الرَّهْطِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَقَالَا نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَاصَّةٍ لَمْ يَخُصَّ بِهَا أَحَدًا مِنَ النَّاسِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَكَانَ اللَّهُ أَفَاءَ عَلَى رَسُولِهِ بَنِي النَّضِيرِ فَوَاللَّهِ مَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ وَلَا أَخَذَهَا دُونَكُمْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم دروازے پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اجازت ہو تو ان حضرات کو بھی اندر بلایا جائے۔ آپ نے کہا کہ ان لوگوں کو اندر آنے دو۔ جب وہ حضرات آ گئے تو یرفاء پھر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین عباس اور علی رضی اللہ عنہما آنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کو بھی آنے دو۔ پس جب یہ سب لوگ آ گئے تو عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے امیر المؤمنین میرے اور ان کے یعنی علی کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔ اتنے میں کچھ دوسرے لوگ بھی کہنے لگے ہاں امیر المؤمنین آپ ان کے درمیان فیصلہ فرما دیں اور انہیں آرام پہنچائیں۔ حضرت مالک بن اوس نے کہا کہ مجھ کو ایسا یاد پڑتا ہے کہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما نے ہی اسی کام کے لئے ان حضرات کو (یعنی عبد الرحمٰن بن عوف' عثمان غنی اور زبیر رضی اللہ عنہم کو آگے بھیجا تھا) تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا صبر کرو اور آسانی پیدا کرو۔ پھر آپ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب متوجہ ہوئے اور کہا میں تم لوگوں کو اس اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ تم جانتے ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم لوگ یعنی حضرات انبیاء میراث نہیں چھوڑتے۔ ہم لوگ جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔ اس وقت جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہاں پر تشریف فرما تھے انہوں نے کہا بلاشبہ فرمایا ہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ' علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی جانب متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا تم لوگوں کو اس کا علم نہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا ہم لوگ میراث نہیں چھوڑتے ہم لوگ جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے علی اور عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جی ہاں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی خصوصیت عطا فرمائی جو کسی اور کو عطا نہیں فرمائی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ان لوگوں سے جو مال ہاتھ لگایا تو تم لوگوں نے اس پر گھوڑے اور اُونٹ نہیں دوڑائے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو جن لوگوں پر چاہے غلبہ عطا فرما دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمام چیزوں پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو (قبیلہ) بنی

مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَةٍ أَوْ نَفَقَتَهُ وَنَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً وَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ أُسْوَةَ الْمَالِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أُولَئِكَ الرَّهْطِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتَ أَنْتَ وَهَذَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيرَاثَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ فَوَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ فَوَلِيتُهَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَلِيَهَا فَجِئْتَ أَنْتَ وَهَذَا وَأَنْتُمَا جَمِيعٌ وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَسَأَلْتُمَانِيهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ أَنْ تَلِيَاهَا بِالَّذِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلِيهَا فَأَخَذْتُمَاهَا مِنِّي عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ جِئْتُمَانِي لِأَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذَلِكَ وَاللَّهِ لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا إِلَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُد إِنَّمَا سَأَلَاهُ أَنْ

نضیر کے مال دیا اللہ کی قسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے وہ مال نہیں رکھا بلکہ اس مال میں سے آپ نے اپنا ایک سال کا خرچ نکال لیا اور جو کچھ باقی بچا وہ سب کا برابر حق قرار دیا۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے پھر کہا میں تم لوگوں کو اس اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں تم لوگ اس حالت کا علم رکھتے ہو یا نہیں؟ ان لوگوں نے کہا ہم لوگوں کو اس کا علم ہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی جانب متوجہ ہوئے اور کہا میں تم لوگوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا تم دونوں اس حالت کا علم رکھتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا جی ہاں۔ بلا شبہ ہم لوگ جانتے ہیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت کے اموال کا متولی ہوں۔ تو تم لوگ (یعنی عباس اور علی رضی اللہ عنہما) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تم اپنے بھتیجے کی میراث اور یہ علی رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ کے والد کے مال میں سے وراثت طلب کرتے تھے۔ (مراد یہ ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے ترکہ مانگتے تھے) ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم لوگ جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سچے اور ہدایت پانے والے حق کے (راستہ کے) تابع تھے۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ اس مال کے متولی رہے۔ جب ان کی وفات ہوتی تو میں نے عرض کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف سے میں متولی ہوں پھر میں ان اموال کا اس وقت تک متولی رہا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کو میرا متولی رہنا منظور تھا۔ پھر تم اے عباس رضی اللہ عنہ اور یہ صاحب یعنی علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور تم سب حضرات ایک ہو تم لوگوں کا مقصد بھی ایک ہے۔ مجھ سے تم دونوں حضرات نے کہا کہ وہ مال ہمارے قبضہ میں دے دو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر تمہارا دل چاہے تو وہ مال میں تم کو دیتا ہوں اس شرط کے ساتھ کہ تم کو اللہ کی قسم ہے تم اس مال میں اسی طرح کام انجام دو کہ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرانجام دیتے

يَكُونَ يُصَيِّرُهُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ لَا أَنَّهُمَا جَهِلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَإِنَّهُمَا كَانَا لَا يَطْلُبَانِ إِلَّا الصَّوَابَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أُوقِعُ عَلَيْهِ اسْمَ الْقَسْمِ أَدَعُهُ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ۔

تھے۔تم نے وہ مال مجھ سے اس شرط پر لے لیا۔ پھر اب تم دونوں میرے پاس آئے ہو کہ میں تم لوگوں کا اس طریقہ کے علاوہ دوسرے طریقہ پر فیصلہ کر دوں۔ تو اللہ کی قسم میں اس طریقہ کے علاوہ کسی اور طریقہ سے فیصلہ نہیں کروں گا۔ البتہ اگر تم لوگوں سے ان اموال کا اہتمام (وانتظام) نہ ہو سکے تو تم پھر مجھے ہی واپس کر دینا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ان دونوں حضرات نے اس بات کی درخواست کی تھی کہ اس کا انتظام ہم لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے۔ یہ بات نہیں ہے کہ انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک ہم لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ ہم لوگ چھوڑیں وہ صدقہ ہے' معلوم نہیں تھی۔ بلکہ وہ بھی حق کی تلاش وجستجو میں تھے۔ اس بات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ میں اس پر تقسیم کا نام (وعنوان) نہیں آنے دونگا بلکہ سابقہ حالت ہی میں برقرار رکھوں گا۔

حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دینے سے معذرت:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مذکورہ مال دینے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے معذرت فرمادی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیش نظر وہ حدیث تھی ((نحن معاشر الانبیاء الخ)) یعنی حضرات انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا ان کا ترکہ خیرات ہوتا ہے لیکن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بہ تقاضائے بشریت' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ناخوش ہوگئیں بہرحال بعد میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے معذرت فرمائی اور فرمایا میرے پیش نظر فرمانِ نبوی: ((نحن معاشر الانبیاء)) ہے اس لئے اس پر عمل لازم ہے اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وہ مال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ کر دیا تاکہ یہ حضرات اس مال کی خبرگیری فرماسکیں جس وقت ان دونوں حضرات نے اس مال کو تقسیم کرنا چاہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع فرمایا تفصیل کے لئے سیرت النبی' سیرت مصطفیٰ ملاحظہ فرمائیں۔

خلاصۃ الباب: صفایا جمع اس کا مفرد صفی ہے یہاں صفایا سے مراد اموال فئی ہیں کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو مال فئی حاصل ہوتا تھا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوتا تھا اسی واسطے صفایا کی اضافت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جہاں چاہیں صرف فرمائیں۔ ان صفایا کی تفصیل اس باب کی مختلف روایات میں ہے خلاصہ کے طور پر حسب ذیل ہے: (۱) بساتین موھوبہ یعنی چند باغات جو بعض یہود نے اسلام لانے کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کئے تھے بطریق وصیت کے اور اسی طرح بعض وہ زمینیں جو بعض انصار کو ہبۃً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کی تھیں (۲) فدک کی زمین جس وقت خیبر کے یہودیوں کے ساتھ جنگ ہو رہی تھی اور مسلمان اس کو فتح کر رہے تھے تو اس وقت فدک کے یہود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فدک کی نصف زمین پر صلح کی تھی اور وہاں قتال کی نوبت نہیں آئی تھی اس لیے آدھی زمین مال فئی ہوا اور مال گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملک ہوتا تھا (۳) خیبر کی نصف زمین (۴) بنونضیر کی زمین یہ بھی جنگ کی صلح فتح ہوئی تھی اس لیے یہ بھی مال فئی ہوا (۵) وادی القریٰ کی ثلث زمین یہ بھی صلحاً فتح ہوئی تھی لہٰذا فدک کی طرح یہ بھی مال فئی ہوا (۶) خیبر کی غنائم کا خمس اس کا مطلب یہ ہے وہ خیبر کی نصف

زمین تقسیم فرمائی اس کا خمس یہ ہے حضور ﷺ کے وہ صفایا ہیں جس پر امام ابوداؤدؒ نے ترجمہ قائم کیا ہے اب رہ گئی بات اس صفایا کے خرچ کرنے کی تو امام ابوداؤدؒ اس باب میں وہ احادیث لائے ہیں جن میں یہ ذکر ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنی حیات مبارکہ میں ان کو عام المسلمین کے مصالح اور جہاد کے امور اور ازواج مطہراتؓ پر خرچ کرتے تھے اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد ان ہی مصارف کے لیے وقف فرما گئے جیسا کہ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ((مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ)) کو جو کچھ ہم انبیاء علیہم السلام چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے اور ان احادیث میں صراحۃً ذکر ہے کہ حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ مرتضیٰ جو آنحضرت ﷺ کی میراث کا مطالبہ کیا حضرت عباسؓ نے عصبہ ہونے کی وجہ سے اور حضرت علیؓ نے اپنی اہلیہ حضرت فاطمہؓ کی طرف سے لیکن حضرت ابوبکرؓ صدیق نے جب حدیث سنائی تو اس سے وہ حضرات مطمئن ہو گئے بعد میں حضرت عمرؓ نے ان دو حضرات کو اس جاگیر کا متولی بنا دیا تھا اس حدیث میں جو ذکر ہے کہ حضرات صحابہ اور یہ دونوں حضرات خدمت فاروقی میں آئے اور مطالبہ کیا وہ میراث کا نہ تھا بلکہ اس تولیت کی تقسیم کا تھا یہ پھر حضرت فاروقؓ کے جواب کا ذکر ہے۔ جنائز جمع ہے جنازہ کی اس میں دو لفظ ہیں جیم کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ جیم فتحہ کے ساتھ ہو تو میت کو کہتے ہیں اور کسرہ کے ساتھ ہو تو میت کی چارپائی کو کہتے ہیں۔

۱۱۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَهُمَا يَعْنِي عَلِيًّا وَالْعَبَّاسَ يَخْتَصِمَانِ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَرَادَ أَنْ لَا يُوقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ قَسْمٍ۔

۱۱۹۰: محمد بن عبید' محمد بن ثور' معمر' زہری' حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے اسی واقعہ کے سلسلہ میں روایت ہے کہ وہ دونوں حضرات یعنی حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما ان اموال کے بارے میں اختلاف فرماتے تھے کہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو عطا فرمایا تھا (یعنی قبیلہ بنونضیر کے اموال میں سے دلوایا تھا) امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ اس میں تقسیم کا نام نہ آئے کیونکہ اس کا اجراء ملکیت میں ہوتا ہے اور وہ مملوکہ نہیں تھا۔

۱۱۹۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَى أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَالِصًا يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ قُوتَ سَنَةٍ فَمَا بَقِيَ جَعَلَ فِي الْكُرَاعِ وَعُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ۔

۱۱۹۱: عثمان بن ابی شیبہ اور احمد بن عبدہ' سفیان بن عیینہ' عمرو بن دینار' زہری' مالک بن اوس' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ بنونضیر کا مال اس طرح کا تھا کہ جو اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو عنایت فرمایا اور اس پر اہل اسلام نے اُونٹ اور گھوڑے نہیں دوڑائے تھے تو وہ مال حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص ہوا اس کو حضرت رسول کریم ﷺ اپنے اہلِ خانہ پر صرف فرماتے تھے اور ابن عبدہ نے بیان کیا کہ آپ اپنے گھر والوں کے لئے ایک سال کا خرچہ لیتے تھے اور باقی ماندہ کو جانوروں کی خریداری اور جہاد کی تیاری میں خرچ فرماتے تھے۔ ابن عبدہ نے بیان کیا کہ آپ باقی ماندہ کو جانوروں اور ہتھیاروں میں خرچ کرتے تھے۔

فے کا مفہوم:

جنگ کے بغیر مشرکین سے جو مال حاصل ہو اس کو مالِ فے کہا جاتا ہے وہ مال مسلمانوں کی ملکیت ہوتا ہے حضرت رسول کریم ﷺ کو اس مال کے بارے میں اختیار تھا کہ مسلمانوں میں سے آپ وہ مال چاہے جس کو عنایت فرمادیں اور چاہے جس قدر عنایت فرمائیں۔

۱۱۹۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُمَرُ هَذِهِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاصَّةً قُرَى عُرَيْنَةَ فَدَكَ وَكَذَا وَكَذَا مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ فَاسْتَوْعَبَتْ هَذِهِ الْآيَةُ النَّاسَ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا لَهُ فِيهَا حَقٌّ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ حَظٌّ إِلَّا بَعْضَ مَنْ تَمْلِكُونَ مِنْ أَرِقَّائِكُمْ۔

۱۱۹۲: مسدد' اسماعیل بن ابراہیم' ایوب' زہری' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے جو مال حضرت رسول کریم ﷺ کو عنایت فرمایا تو اس پر تم لوگوں نے اپنے گھوڑے نہیں دوڑائے اور نہ اُونٹ۔ اس آیت کریمہ سے حضرت رسول کریم ﷺ کے لئے عرینہ کے کچھ گاؤں مخصوص ہوئے جیسے فدک (کے باغات) وغیرہ اور دیگر آیت کریمہ کہ جس میں فرمایا گیا کہ گاؤں والوں سے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اپنے رسول کو دلوایا تو وہ اللہ اور رسول اور اپنے رشتہ داروں اور مسافروں کے لئے ہے اور ارشاد فرمایا ان فقراء غرباء کے لئے کہ جو اپنے گھروں اور اموال میں سے باہر نکال دیئے گئے اور فرمایا جو لوگ دارالاسلام میں داخل ہو گئے اور اسلام قبول کرلیا اس آیت کریمہ میں وہ لوگ جو کہ ان لوگوں کے بعد آئے اور جو لوگ ان سے پہلے آئے تمام مسلمان اس آیت کریمہ میں شامل ہو گئے تو اب کوئی مسلمان ایسا باقی نہیں رہا کہ جس کا مالِ فے میں حق نہ ہو۔ سوائے غلاموں اور باندیوں کو (جو کہ تم لوگوں کی ملکیت میں ہیں)

مالِ فے میں کس کا حق ہے؟:

مراد یہ ہے کہ مالِ فے میں تمام اہلِ اسلام حق دار ہیں اور اس میں پانچواں حصہ نہیں ہے اور نہ ہی مالِ فے کسی قسم کے مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہے۔

۱۱۹۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ح و حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِهِ كُلُّهُمْ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

۱۱۹۳: ہشام بن عمار' حاتم بن اسماعیل (دوسری سند) سلیمان بن داؤد' ابن وہب' عبدالعزیز بن محمد (تیسری سند) نصر بن علی' صفوان بن عیسیٰ (اور یہ مذکورہ جملہ حضرات) اُسامہ بن زید' زہری' حضرت مالک بن اوس بن حدثان کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جس بات سے استدلال کیا تھا وہ یہ تھا کہ آپ کے لئے تین صفایا تھے بنو نضیر' خیبر' فدک' تو قبیلہ بنو نضیر یعنی جو مال کہ ان لوگوں کی زمین سے

مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ كَانَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ أَنَّهُ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثُ صَفَايَا بَنُو النَّضِيرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمَّا بَنُو النَّضِيرِ فَكَانَتْ حُبُسًا لِنَوَائِبِهِ وَأَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبُسًا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ وَأَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّأَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ جُزْأَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَجُزْئًا نَفَقَةً لِأَهْلِهِ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ أَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ۔

حاصل ہوا تھا وہ تو آپ کی ضروریات کے لئے مقرر کیا گیا تھا جیسے کہ مہمانوں کے لئے میزبانی اور مجاہدین کے اسلحہ اور ان کی سواری وغیرہ کے لئے اور جو مال فدک سے حاصل ہوتا تھا تو وہ ضرورت مند مسافر لوگوں کے لئے تھا (اگرچہ ان مسافرین کے وطن میں مال ہوتا) اور حضرت رسول کریم ﷺ نے خیبر کے تین حصہ مقرر فرمائے تھے دو حصے مسلمانوں کے لئے اور ایک حصہ اپنے بیوی بچوں کے اخراجات کے لئے پھر جو آپ کے اہل وعیال کے اخراجات سے فاضل رہتا تو اس کو آپ غرباء اور ہجرت کرنے والے لوگوں پر صرف کرتے۔

صفایا کا مفہوم:

صفایا' صفیہ کی جمع ہے اور صفیہ ایسے مال کو کہا جاتا ہے کہ جو امام' مال غنیمت کے تقسیم ہونے سے پہلے اپنے لئے منتخب کر لے اور یہ حکم صرف حضرت نبی کریم ﷺ کے لئے مخصوص تھا کہ آپ پانچویں حصہ کے ساتھ مال غنیمت میں سے جو مناسب خیال فرمائیں وہ لے لیں۔

۱۱۹۴: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام مِنْهَا شَيْئًا۔

۱۱۹۴: یزید بن خالد' لیث بن سعد' عقیل بن خالد' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کسی شخص کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنی وراثت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ جو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مدینہ منورہ اور فدک میں عطا فرمایا تھا اور جو (ترکہ) خیبر کے خمس میں سے باقی بچ گیا تھا وہ مانگنے کے لئے بھیجا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے تو محمد کی اولاد اس ترکہ میں سے صرف کھانے کے بقدر حاصل کریں گے اور میں اللہ کی قسم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی صدقہ کو اس حالت سے تبدیل نہیں کروں گا کہ جیسا کہ وہ حضرت رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں تھا اور میں اس میں وہی خدمت انجام دوں گا کہ جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا الحاصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس میں سے کچھ دینے سے انکار فرمادیا۔

آپ کے ترکہ میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مطالبہ:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مذکورہ مال کا بطور وراثت مطالبہ فرمایا تھا اسی وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ مال حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ فرما دیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے عمل سے ناخوش ہوگئیں اور اس ناگواری کی وجہ یہ تھی کہ وہ اس عمل کو درست نہیں سمجھتی تھیں اور چونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کے خلاف حدیث سن چکے تھے اس لئے اس پر وہ عمل نہیں فرما سکے تھے۔

۱۱۹۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَام حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ وَإِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْمَالِ يَعْنِي مَالَ اللَّهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى الْمَأْكَلِ۔

۱۱۹۵: عمرو بن عثمان' ان کے والد' شعیب بن ابی حمزہ' زہری' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث روایت ہے اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا حضرت نبی کریم ﷺ کے صدقہ کو جو کہ مدینہ اور فدک میں تھا طلب کرتی تھیں اور جو خیبر کے خمس سے باقی رہ گیا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی ہمارا وارث نہیں ہوتا۔ ہمارا جو کچھ ترکہ ہے وہ صدقہ ہے اور محمد ﷺ کی اولاد اس مال میں سے کھانے کے بقدر حاصل کریں گے یعنی اللہ تعالیٰ کے مال میں سے (نہ کہ ان کے مال میں سے کیونکہ وہ مال ترکہ میں شامل نہیں ہے بلکہ وہ صدقہ ہے) اور ان کو یہ حق نہیں کہ وہ کھانے سے زائد اس مال میں سے وصول کریں۔

۱۱۹۶: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَغَلَبَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهَا وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ

۱۱۹۶: حجاج بن ابی یعقوب' یعقوب بن ابراہیم' ان کے والد' صالح' ابن شہاب' عروہ' عائشہؓ نے یہ حدیث بیان کی اور اس حدیث میں اس طرح ہے کہ حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا' نبی ﷺ کا صدقہ مانگ رہی تھیں تو ابوبکرؓ نے ان کے دینے سے انکار فرما دیا اور کہا کہ میں اس کام کو چھوڑنے والا نہیں کہ جس کام کو نبیؐ انجام دیتے تھے بلکہ میں وہی کام انجام دوں گا مجھ کو اندیشہ ہے کہ جو کام آپ انجام دیتے تھے اگر میں اس کام کو چھوڑ دوں تو گمراہ ہو جاؤں پھر جب ابوبکرؓ کا وصال ہو گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت شروع ہوا تو آپ کا مدینہ منورہ میں جو صدقہ تھا وہ عمر فاروقؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عباسؓ کے سپرد فرمایا لیکن علی کرم اللہ وجہہ اس مال پر قابض رہے اور حضرت عباسؓ پر ان کو غلبہ حاصل ہوا اور حضرت عمرؓ نے فدک کے مال کو اپنے پاس رکھا اور فرمایا کہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذٰلِكَ إِلَى الْيَوْمِ۔

یہ دونوں آپ کے صدقات ہیں اور یہ دونوں آپ کے مصرف میں خرچ ہوتے تھے ان کا اس کو اختیار حاصل رہے گا کہ جو خلافت کا امیر ہوگا۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر وہ دونوں آج تک اسی طریقہ پر برقرار رہیں۔

اموال کا مصرف:

مراد یہ ہے کہ جس وقت دین کی ضرورت آتی تو آپ مجاہدین کے لئے جہاد کی تیاری' اسلحہ کی خریداری' مسافروں کی دیکھ بھال وغیرہ پر صرف کرتے اور فدک اور خیبر کی آمدنی سے متعلق تفصیلی مباحث سیرت مصطفیٰ' سیرت النبی وغیرہ کتب میں تفصیلی طور پر موجود ہے۔

۱۱۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي قَوْلِهِ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ ﷺ أَهْلَ فَدَكَ وَقُرًى قَدْ سَمَّاهَا لَا أَحْفَظُهَا وَهُوَ مُحَاصِرٌ قَوْمًا آخَرِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ بِالصُّلْحِ قَالَ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ يَقُولُ بِغَيْرِ قِتَالٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ بَنُو النَّضِيرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَالِصًا لَمْ يَفْتَحُوهَا عَنْوَةً افْتَتَحُوهَا عَلَى صُلْحٍ فَقَسَمَهَا النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ لَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا رَجُلَيْنِ كَانَتْ بِهِمَا حَاجَةٌ۔

۱۱۹۷: محمد بن عبید' ابن ثور' معمر' حضرت زہری سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جو ارشاد فرمایا ہے: ﴿فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ﴾ یعنی تم نے اموال کے لئے گھوڑے اور اُونٹ نہیں دوڑائے (یعنی جنگ کے بغیر تم کو کامیابی حاصل ہوگئی) اس کا واقعہ یہ ہے کہ حضورؐ نے فدک اور چند دیہات والوں سے مصالحت کی جبکہ آپ ایک قوم کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ زہری نے گاؤں کا نام لیا تھا لیکن راوی کو یاد نہیں رہا اور ان لوگوں نے صلح کے طور پر خدمت نبوی میں مال پیش کیا تو اللہ نے فرمایا تم لوگوں نے ان مالوں پر گھوڑے اور اُونٹ نہیں دوڑائے (یعنی جنگ کے بغیر اس مال پر تم لوگوں کا قبضہ ہوگیا' اللہ نے وہ مال اپنے رسول کو عنایت فرمایا) زہری نے بیان کیا کہ قبیلہ بنو نضیر کے مال بھی خاص آپ کے اختیار میں تھے کیونکہ وہ مال لڑائی کے بغیر ملے تھے انکو فتح نہیں کیا گیا تھا بلکہ بطور صلح حاصل کیا تھا۔ آپ نے ان اموال کو مہاجرین میں تقسیم فرما دیا اور انصار کو ان اموال میں سے کچھ نہیں دیا سوائے دو شخصوں کے جو کہ ضرورت مند تھے۔

۱۱۹۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ جَمَعَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ فَدَكُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُودُ مِنْهَا عَلَى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا أَيِّمَهُمْ وَإِنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَأَبَى فَكَانَتْ

۱۱۹۸: عبداللہ بن جراح' جریر' حضرت مغیرہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز خلیفہ بنے تو انہوں نے مروان کے لڑکوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا جو فدک تھا تو آپ اس کی آمدنی سے اپنے اہل و عیال اور غرباء مساکین پر خرچ کرتے اور اس میں سے بنی ہاشم اپنے اہل و عیال اور غرباء و مساکین پر خرچ کرتے اور اس میں سے بنی ہاشم کے بچوں پر احسان کرتے اور اس کو نکاح بیوگان میں خرچ کرتے یا بغیر شوہر والی خواتین کے نکاح میں خرچ فرماتے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ

كَذٰلِكَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وُلِّيَ أَبُو بَكْرٍ عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيَاتِهِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وُلِّيَ عُمَرُ عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ ثُمَّ أَقْطَعَهَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَأَيْتُ أَمْرًا مَنَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام لَيْسَ لِي بِحَقٍّ وَأَنَا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ رَدَدْتُهَا عَلَى مَا كَانَتْ يَعْنِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سے فدک کو اپنے لئے مانگا مگر آپ نے عنایت نہیں فرمایا۔ پھر حضور پاک ﷺ کی تمام زندگی وہ اسی طرح رہا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا پھر جب آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے ہی فدک میں وہی عمل جاری رکھا جو رسول اللہ ﷺ رکھتے تھے یہاں تک کہ ان کی بھی وفات ہو گئی۔ پھر جس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے بھی اسی طریقہ کا (یعنی مذکورہ بالا) عمل اختیار فرمایا جو ان کے دونوں پیشرو کرتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی وصال ہو گیا پھر مروان نے فدک کے اپنے اور اپنی جماعت کے لئے جاگیر بنالیا پھر وہ فدک حضرت عمر بن عبدالعزیز کے تصرف میں آیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے فدک کے بارے میں وہ کام ہوتے دیکھا ہے کہ نبیؐ نے فاطمہؓ کو بھی منع فرما دیا تھا تو اب میرے بھی شایانِ شان نہیں ہے کہ میں اسے اپنی جاگیر سمجھوں اور میں تم کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو اسی طریقہ پر واپس کر دیا کہ جیسے دورِ نبوی میں تھا۔

۱۱۹۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَطْعَمَ نَبِيًّا طُعْمَةً فَهِيَ لِلَّذِي يَقُومُ مِنْ بَعْدِهِ

۱۱۹۹: عثمان بن ابی شیبہ محمد بن فضیل ولید بن جمیع حضرت ابوالطفیل سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنی میراث مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب کسی نبی کو کسی قسم کا (ذریعہ معاش) عنایت فرماتے ہیں تو وہ اس کے بعد اس کے قائم مقام کو مل جاتی ہے۔

پیغمبروں علیہم السلام کا ترکہ صدقہ ہوتا ہے:

حضرات انبیاء علیہم السلام کا ترکہ ورثاء کو نہیں ملتا بلکہ اس مال کو صدقہ کئے جانے کا حکم ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مقدس نفوس دُنیا میں انسانوں کو صراطِ مستقیم دکھلانے اور ان کی ہدایت کے لئے بھیجے جاتے ہیں نہ کہ دُنیاوی دولت جمع کرنے کے لئے۔ ان حضرات کی پاکیزہ زندگی میں اگر کچھ مال جمع ہو جائے تو اس کے خیرات کئے جانے کا حکم ہے تاکہ یہ غلط فہمی نہ ہو کہ یہ حضرات دولت جمع کرنے میں مشغول رہے۔

۱۲۰۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۲۰۰: عبداللہ بن مسلمہ مالک ابوالزناد اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے ورثاء

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

میرے ترکہ میں سے ایک دینار کو بھی تقسیم نہیں کریں گے (میرے ترکہ میں سے) اپنی بیویوں کے اخراجات اور عامل کی مزدوری کے علاوہ سب صدقہ ہے۔

عامل کا فریضہ:

عامل سے مراد وہ خلیفہ ہے جو کہ مال کی حفاظت اور دیکھ بھال کرے یا جو محنت مشقت کرے۔

۱۲۰۱: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ حَدِيثًا مِنْ رَجُلٍ فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ اكْتُبْهُ لِي فَأَتَى بِهِ مَكْتُوبًا مُذَبَّرًا دَخَلَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ عَلَى عُمَرَ وَعِنْدَهُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَسَعْدٌ وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعْدٍ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَالِ النَّبِيِّ صَدَقَةٌ إِلَّا مَا أَطْعَمَهُ أَهْلَهُ وَكَسَاهُمْ إِنَّا لَا نُورَثُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ مِنْ مَالِهِ عَلَى أَهْلِهِ وَيَتَصَدَّقُ بِفَضْلِهِ ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ سَنَتَيْنِ فَكَانَ يَصْنَعُ الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ۔

۱۲۰۱: عمرو بن مرزوق' شعبہ' عمرو بن مرہ' حضرت ابوالبختری سے مروی ہے کہ میں نے ایک شخص سے ایک حدیث سنی مجھ کو پسند آئی میں نے کہا کہ اس حدیث کو مجھے تحریر کر کے دے دو۔ وہ حدیث خوش خط تحریر کر کے لے آئے کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہاں پر اس وقت حضرت طلحہ' حضرت زبیر' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے اور دونوں حضرات (یعنی حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما) باہمی اختلاف کر رہے تھے۔ عمرؓ نے طلحہ' عبدالرحمٰن اور ت سعدؓ سے کہا کیا تم لوگوں کو اس کا علم نہیں کہ ارشادِ نبوی ہے کہ میرا تمام مال صدقہ ہے بجز اس کے جو میرے اہلِ بیت کے کھانے اور لباس کے لئے لازمی ہو اور کوئی ہمارا وارث نہیں ہوتا؟ ان لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں ہمیں علم ہے کہ آپ نے اسی طرح ارشاد فرمایا تھا۔ عمر فاروقؓ نے کہا کہ نبیؐ اپنے مال میں سے اپنی بیوی بچوں پر خرچ کرتے تھے اور جو بچ جاتا اس کو خیرات فرما دیتے اس کے بعد آپ کا وصال ہو گیا اور اس مال کے متولی دو سال تک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مقرر ہوئے وہ بھی اسی طرح کرتے رہے کہ جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے پھر مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے حدیث کا کچھ حصہ روایت کیا۔

ترکہ نبوی سے متعلق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عمل:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ترکہ نبوی میں سے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو بقدرِ ضرورت عنایت فرماتے رہے اس کے بعد جو باقی بچتا وہ مسلمانوں کی دیگر ضروریات میں صرف فرماتے رہے۔ بہر حال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمانِ نبوی کے مطابق ترکہ نبوی کو صرف کرتے رہے۔

۱۲۰۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَيَسْأَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

۱۲۰۲: قعنبی' مالک' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور پاک ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے ارادہ کیا کہ اپنا آٹھواں حصہ جو کہ ان کو آپ کے مال میں سے پہنچتا تھا اس کو حاصل کرنے کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کیا نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہمارا جو ترکہ ہے وہ صدقہ ہے؟

۱۲۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قُلْتُ أَلَا تَتَّقِينَ اللّٰهَ أَلَمْ تَسْمَعْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ وَإِنَّمَا هَذَا الْمَالُ لِآلِ مُحَمَّدٍ لِنَائِبَتِهِمْ وَلِضَيْفِهِمْ فَإِذَا مُتُّ فَهُوَ إِلَى وَلِيِّ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِي۔

۱۲۰۳: محمد بن یحییٰ بن فارس' ابراہیم بن حمزہ' حاتم بن اسماعیل' اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما' ابن شہاب سے یہ حدیث اسی طرح روایت ہے کہ جس طرح اُوپر بیان کی گئی اور اس روایت میں یوں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان ازواج مطہراتؓ سے کہا کیا تم اللہ کا خوف نہیں کرتیں۔ کیا تم نے حضور پاک ﷺ کا یہ فرمان نہیں سنا۔ آپ فرماتے تھے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ خیرات ہے اور یہ مال محمد ﷺ کے اہل وعیال کی ضروریات اور مہمانوں کے لئے ہے اور میری وفات کے بعد جو خلیفہ ہو تو یہ مال اس کے پاس رہے گا۔

بَابٌ فِي بَيَانِ مَوَاضِعِ قَسْمِ الْخُمُسِ وَسَهْمِ ذِي الْقُرْبَى

باب: آپ خمس کہاں کہاں تقسیم فرماتے اور کن کن قرابت داروں کو عطا فرماتے

۱۲۰۴: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ جَاءَ هُوَ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يُكَلِّمَانِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا قَسَمَ مِنَ الْخُمُسِ بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَسَمْتَ لِإِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ وَلَمْ تُعْطِنَا شَيْئًا وَقَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ مِنْكَ وَاحِدَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ

۱۲۰۴: عبید اللہ بن عمر' عبدالرحمٰن بن مہدی' عبداللہ بن مبارک' یونس بن یزید' زہری' سعید بن مسیب' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں اس خمس کے سلسلے میں گفتگو کرنے کے لئے حاضر ہوئے کہ جو آپ نے بنی ہاشم اور بنی مطلب میں تقسیم فرما دیا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ہمارے بھائیوں بنی مطلب کو حصہ دلوایا اور ہمیں عنایت نہیں فرمایا حالانکہ ہماری رشتہ داری اور آپ کی رشتہ داری ان لوگوں کی رشتہ داری جیسی ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی مطلب اور بنی ہاشم ایک ہیں جبیر نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو کچھ نہیں دیا تھا جبکہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو عنایت فرمایا۔ پھر حضرت

قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمْ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ مِنْ ذٰلِكَ الْخُمُسِ كَمَا قَسَمَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَقْسِمُ الْخُمُسَ نَحْوَ قَسْمِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُعْطِي قُرْبَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِيهِمْ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُعْطِيهِمْ مِنْهُ وَعُثْمَانُ بَعْدَهُ۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اپنے زمانہ خلافت میں اسی طریقہ پر تقسیم کرتے تھے کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھے لیکن وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو نہیں دیتے تھے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دے دیتے تھے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں کو دیتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں کو دیا کرتے تھے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو یہ سب حضرات دیا کرتے تھے)

شجرہ کا خلاصہ:

یعنی عبد مناف کے چار صاحبزادے تھے' ایک ہاشم کہ حضرت رسول کریم ﷺ جن کی اولاد میں سے تھے دوسرے مطلب' تیسرے عبدشمس جن کی اولاد میں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ چوتھے نوفل حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ ان ہی کی اولاد میں سے تھے۔

۱۲۰۵: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَقْسِمْ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا كَمَا قَسَمَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَقْسِمُ الْخُمُسَ نَحْوَ قَسْمِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُعْطِي قُرْبَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَمَا كَانَ يُعْطِيهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ عُمَرُ يُعْطِيهِمْ وَمَنْ كَانَ بَعْدَهُ مِنْهُ۔

۱۲۰۵: عبیداللہ بن عمر' عثمان بن عمر' یونس' زہری' سعید بن مسیب' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے پانچویں حصہ میں سے قبیلہ بنی عبدشمس اور قبیلہ بنی نوفل کو قبیلہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کی طرح تقسیم نہیں فرمایا۔ راوی نے بیان کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طریقہ سے تقسیم فرمایا کہ جس طرح حضرت نبی کریم ﷺ تقسیم فرماتے تھے لیکن وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو عنایت نہیں فرماتے تھے البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو دیتے تھے اور ان کے بعد جو خلیفہ مقرر ہوئے وہ بھی (آپ کے رشتہ داروں کو) عنایت فرمایا کرتے تھے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عمل کی وجہ:

حضرت رسول کریم ﷺ کے رشتہ داروں کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس وجہ سے وہ مال عطا نہیں فرمایا کیونکہ وہ حضرات مستحق نہ تھے جیسا کہ سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ سے مروی آگے بیان کی گئی روایت میں فرمایا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پانچویں حصہ میں سے کچھ عنایت فرما دیا تھا جس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو حصہ دینے کے لئے فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے معذرت فرما دی اور فرما دیا کہ ہم تو مالدار ہیں یعنی ہم لوگ خمس کے مستحق نہیں ہیں۔

۱۲۰۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ

۱۲۰۶: مسدد' ہشیم' محمد بن اسحق' زہری' سعید بن مسیب' حضرت جبیر بن

مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَهْمَ ذِي الْقُرْبٰى فِي بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكَ بَنِي نَوْفَلٍ وَبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حَتّٰى أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِلْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَكَ اللّٰهُ بِهِ مِنْهُمْ فَمَا بَالُ إِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَقَرَابَتُنَا وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ﷺ۔

مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت غزوۂ خیبر سے فراغت ہوگئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں سے ذوی القربیٰ کا حصہ قبیلہ بنو ہاشم اور قبیلہ بنی مطلب میں تقسیم فرمایا اور آپ نے قبیلہ بنی نوفل اور قبیلہ بنی عبد شمس کو نظر انداز فرما دیا تو میں اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! بلاشبہ ہم لوگ قبیلہ بنی ہاشم کی فضیلت کا انکار نہیں کرتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس قبیلہ میں سے پیدا کیا لیکن قبیلہ بنی مطلب ہمارے بھائیوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟ آپ نے ان لوگوں کو حصہ عنایت فرمایا اور ہم لوگوں کو حصہ عنایت نہیں فرمایا حالانکہ ہم لوگوں کی بھی رشتہ داری ایک ہی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہم لوگ اور قبیلہ بنی مطلب کبھی علیحدہ نہیں ہوئے نہ دورِ جاہلیت میں اور نہ اسلام میں اور ہم لوگ اور وہ لوگ ایک ہیں اور آپ (یہ فرماتے وقت) اُنگلیوں کو ایک ہاتھ کی دوسری اُنگلی میں ڈالا۔

بنی ہاشم کے مقاطعہ کا ایک عہد:

قبیلہ بنی مطلب اور آپ کے ایک ہونے کا واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ قبیلہ قریش اور قبیلہ بنی کنانہ نے بنی ہاشم کے علیحدہ کرنے پر قسمیں کھائی تھیں کہ ہم لوگ نہ ان لوگوں کے یہاں شادی بیاہ کریں گے اور نہ ہی ان لوگوں سے کسی دوسری قسم کا معاملہ کریں گے جب تک کہ وہ لوگ حضرت نبی کریم ﷺ کو ہم لوگوں کے حوالہ نہیں کریں گے اور اس اقرار نامہ کو مقام محصب میں آویزاں کر دیا گیا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اس اقرار نامہ کو دیمک نے چاٹ لیا اور وہ ضائع ہوگیا اور مشرکین مغلوب ہوگئے۔

۱۲۰۷: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ فِي ذِي الْقُرْبٰى قَالَ هُمْ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

۱۲۰۷: حسین بن علی وکیع، حسن بن صالح، حضرت سدی سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ قرآن کریم میں ذی القربیٰ سے مراد عبدالمطلب کی اولاد ہے۔

۱۲۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ حِينَ حَجَّ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَقُولُ لِمَنْ تَرَاهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِقُرْبٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَهُ لَهُمْ

۱۲۰۸: احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، حضرت یزید بن ہرمز سے مروی ہے کہ خوارج کے رئیس نجدہ حروری نے حج کیا جبکہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کر دیا گیا تو اس نے عبداللہ بن عباسؓ کے پاس ایک شخص کو ذی القربیٰ کا حصہ معلوم کرنے کیلئے بھیجا اور پوچھا کہ آپ کی رائے میں اس سے مراد کون لوگ ہیں؟ (جو کہ آیت کریمہ: ﴿واعلموا انما غنمتم﴾ میں مذکور ہے؟) ابن عباسؓ نے فرمایا آپ کے رشتہ دار مراد

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ عَرَضَ عَلَيْنَا مِنْ ذَلِكَ عَرْضًا رَأَيْنَاهُ دُونَ حَقِّنَا فَرَدَدْنَاهُ عَلَيْهِ وَأَبَيْنَا أَنْ نَقْبَلَهُ۔

ہیں۔ ان کو نبیؐ نے حصہ عنایت فرمایا تھا اور عمر فاروقؓ نے اس میں سے ہم لوگوں پر کچھ حصہ پیش کیا تھا لیکن ہم لوگوں نے اس کو اپنے حق سے کم خیال کیا اس وجہ سے ہم نے وہ واپس کر دیا اور اس کو نہیں لیا۔

۱۲۰۹: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ وَلَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خُمُسَ الْخُمُسِ فَوَضَعْتُهُ مَوَاضِعَهُ حَيَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَحَيَاةَ أَبِي بَكْرٍ وَحَيَاةَ عُمَرَ فَأُتِيَ بِمَالٍ فَدَعَانِي فَقَالَ خُذْهُ فَقُلْتُ لَا أُرِيدُهُ قَالَ خُذْهُ فَأَنْتُمْ أَحَقُّ بِهِ قُلْتُ قَدِ اسْتَغْنَيْنَا عَنْهُ فَجَعَلَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ۔

۱۲۰۹: عباس بن عبدالعظیم' یحییٰ بن ابی بکیر' ابوجعفر' مطرف' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ سے میں نے سنا ہے کہ فرماتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچویں حصہ کے پانچویں حصہ کو میری ولایت میں دیا تو میں اُس کو اپنے مواقع میں اس وقت تک خرچ کرتا رہا جب تک کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما حیات رہے' پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک مرتبہ مال آیا انہوں نے مجھے طلب کیا اور کہا کہ تم یہ مال کو لے لو۔ میں نے عرض کیا میں لینا نہیں چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ لے لو تم اس مال کے حق دار ہو۔ میں نے عرض کیا کہ ہم کو اس کی ضرورت نہیں ہے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس مال کو بیت المال میں جمع کر دیا۔

۱۲۱۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيدِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام يَقُولُ اجْتَمَعْتُ أَنَا وَالْعَبَّاسُ وَفَاطِمَةُ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُوَلِّيَنِي حَقَّنَا مِنْ هَذَا الْخُمُسِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَأَقْسِمْهُ حَيَاتَكَ كَيْ لَا يُنَازِعَنِي أَحَدٌ بَعْدَكَ فَافْعَلْ قَالَ فَفَعَلَ ذَلِكَ قَالَ فَقَسَمْتُهُ حَيَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَلَّانِيهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى إِذَا كَانَتْ آخِرُ سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ فَإِنَّهُ أَتَاهُ مَالٌ كَثِيرٌ فَعَزَلَ حَقَّنَا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقُلْتُ بِنَا عَنْهُ

۱۲۱۰: عثمان بن ابی شیبہ' ابن نمیر' ہاشم بن برید' حسین بن میمون' حضرت عبداللہ بن عبداللہ' حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ میں' حضرت عباس' حضرت فاطمہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اکٹھا ہوئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قرآن کریم کے مطابق اپنی حیات میں ہم لوگوں کا پانچویں حصہ میں جو حق ہے وہ ہم کو عنایت فرما دیجئے تاکہ آپ کے بعد کوئی شخص ہم سے نہ جھگڑے۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا جب تک حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حیات رہے میں نے اس کو تقسیم کر دیا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ کو اس کا اختیار عنایت فرما دیا۔ یہاں تک کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کا آخری سال تھا ان کے پاس کافی مال آیا اس میں سے انہوں نے ہم لوگوں کا حصہ نکال دیا اور مجھ کو طلب کیا۔ میں نے عرض کیا اس سال ہم کو مال کی ضرورت نہیں اور مسلمان اس کی ضرورت رکھتے ہیں۔ آپ ان کو عنایت فرما دیں۔ حضرت عمر فاروقؓ

الْعَامَ غِنًى وَبِالْمُسْلِمِينَ إِلَيْهِ حَاجَةٌ فَارْدُدْهُ عَلَيْهِمْ فَرَدَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ لَمْ يَدْعُنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ بَعْدَ عُمَرَ فَلَقِيتُ الْعَبَّاسَ بَعْدَمَا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ حَرَمْتَنَا الْغَدَاةَ شَيْئًا لَا يُرَدُّ عَلَيْنَا أَبَدًا وَكَانَ رَجُلًا دَاهِيًا.

۱۲۱۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيُّ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ وَعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ائْتِيَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُولَا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَلَغْنَا مِنَ السِّنِّ مَا تَرَى وَأَحْبَبْنَا أَنْ نَتَزَوَّجَ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَرُّ النَّاسِ وَأَوْصَلُهُمْ وَلَيْسَ عِنْدَ أَبَوَيْنَا مَا يُصْدِقَانِ عَنَّا فَاسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَلْنُؤَدِّ إِلَيْكَ مَا يُؤَدِّي الْعُمَّالُ وَلْنُصِبْ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ مَرْفَقٍ قَالَ فَأَتَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَنَحْنُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَالَ لَنَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا نَسْتَعْمِلُ مِنْكُمْ أَحَدًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَبِيعَةُ هَذَا مِنْ أَمْرِكَ قَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَحْسُدْكَ عَلَيْهِ فَأَلْقَى عَلِيٌّ رِدَائَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنَا أَبُو حَسَنٍ الْقَرْمُ وَاللَّهِ لَا أَرِيمُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْكُمَا ابْنَايَ بِحَوَابِ مَا بَعَثْتُمَا بِهِ

نے ان کو وہ مال عنایت فرما دیا۔ پھر حضرت عمرؓ کے بعد کسی شخص نے مجھ کو اس مال کے لئے نہیں بلایا۔ پھر میں نے حضرت عباسؓ سے ملاقات کی جب میں حضرت عمر فاروقؓ کے پاس سے نکلا تو انہوں نے فرمایا اے علی! آج کے دن سے تم نے ہم کو ایک شے سے محروم کر دیا اب ہم کو کبھی یہ حصہ نہیں ملے گا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بہت دانش مند شخص تھے۔

۱۲۱۱: احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' عبداللہ بن حارث بن نوفل' عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث نے بیان کیا کہ ان کے والد ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس سے کہا کہ تم دونوں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اور عرض کرو یا رسول اللہ اس وقت ہماری جو عمر ہو گئی ہے آپ اس سے واقف ہیں (مراد یہ ہے کہ ہم شادی کے لائق ہو گئے ہیں) اور ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہم لوگ نکاح کریں اور یا رسول اللہ آپ تمام لوگوں سے زیادہ نیکی (اور بھلائی) پہنچانے والے ہیں اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں ہم لوگوں کے والدوں (مراد آباء و اجداد) کے پاس مہر ادا کرنے کے لئے کوئی شے نہیں ہے۔ تو آپ ہم لوگوں کو صدقات کے وصول کرنے پر عامل مقرر فرما دیں ہم آپ کو وہی پیش کریں گے کہ جو دیگر عامل پیش کرتے ہیں اور ہم لوگوں کو جو نفع ہو گا وہ ہم حاصل کریں گے۔ عبد المطلب نے کہا کہ ہم لوگ یہی گفتگو کر رہے تھے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے اور کہا کہ اللہ کی قسم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں میں سے کسی شخص کو صدقہ کا عامل مقرر نہیں فرمائیں گے (یہ سن کر) ربیعہ نے کہا کہ تم یہ بات حسد کی وجہ سے کہہ رہے ہو تم تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد بن گئے لیکن ہم نے تمہارے پر کسی قسم کا حسد نہیں کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات سن کر اپنی چادر مبارک بچھائی اور اس پر لیٹ گئے اور پھر فرمایا میں ابوالحسن ہوں' فہم و فراست میں سب سے زیادہ ہوں' اللہ کی قسم میں اس وقت تک یہاں سے ہٹوں گا نہیں' جب تک کہ تمہارے لڑکے اس کام سے مایوس ہو کر واپس نہ آئیں کہ جس کام کے لئے تم ان کو خدمت نبوی میں بھیج رہے ہو۔ عبدالمطلب نے کہا میں اور حضرت فضل

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ إِلَى بَابِ حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى نُوَافِقَ صَلَاةَ الظُّهْرِ قَدْ قَامَتْ فَصَلَّيْنَا مَعَ النَّاسِ ثُمَّ أَسْرَعْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ إِلَى بَابِ حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُمْنَا بِالْبَابِ حَتَّى أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِأُذُنِي وَأُذُنِ الْفَضْلِ ثُمَّ قَالَ أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ فَأَذِنَ لِي وَلِلْفَضْلِ فَدَخَلْنَا فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ قَلِيلًا ثُمَّ كَلَّمْتُهُ أَوْ كَلَّمَهُ الْفَضْلُ قَدْ شَكَّ فِي ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ كَلَّمَهُ بِالْأَمْرِ الَّذِي أَمَرَنَا بِهِ أَبَوَانَا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاعَةً وَرَفَعَ بَصَرَهُ قِبَلَ سَقْفِ الْبَيْتِ حَتَّى طَالَ عَلَيْنَا أَنَّهُ لَا يَرْجِعُ إِلَيْنَا شَيْئًا حَتَّى رَأَيْنَا زَيْنَبَ تَلْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ بِيَدِهَا تُرِيدُ أَنْ لَا تَعْجَلَا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي أَمْرِنَا ثُمَّ خَفَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ فَقَالَ لَنَا إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ ادْعُوا لِي نَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ نَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ يَا نَوْفَلُ أَنْكِحْ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ نَوْفَلٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ادْعُوا لِي مَحْمِيَةَ بْنَ جَزْءٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُبَيْدٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَخْمَاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَحْمِيَةَ أَنْكِحِ الْفَضْلَ فَأَنْكَحَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُمْ فَأَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ

بن عباس دونوں گئے۔ جب ہم پہنچے تو نمازِ ظہر کی تکبیر ہوئی ہم لوگوں نے حضرت رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ہمراہ نماز ادا کی۔ میں اور فضل عجلت کر کے حضرت رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے حجرۂ مبارک کی طرف چل دیئے۔ آپ اُس دن حضرت زینب بنت جحش کے پاس تھے ہم لوگ حجرۂ مبارکہ کے دروازہ پر کھڑے رہے یہاں تک کہ حضرت رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تشریف لے آئے۔ آپ نے (شفقت ومحبت سے) میرا اور حضرت فضل کا' کان پکڑا اس کے بعد فرمایا تمہارے دِل میں جو بات ہے وہ کہو۔ آپ اس کے بعد تشریف لے گئے اور ہم دونوں کو اندر داخل ہونے کی اجازت عطا فرمائی۔ ہم لوگ اندر داخل ہو گئے اور ہم لوگوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کو (آپ سے گفتگو کا آغاز کرنے کو) کہا۔ پھر میں نے کہا یا فضل نے (اس میں حدیث کے راوی عبداللہ کو شک ہے) وہی بات کہہ دی جو کہ ہم لوگوں کے والد نے ہم سے کہی تھی۔ حضرت رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ بات سن کر کچھ دیر تک خاموش رہے اور آپ نے اپنی آنکھ اُٹھا کر' کافی دیر تک چھت کی طرف دیکھا۔ یہاں تک کہ ہم لوگ سمجھ گئے کہ آپ کسی قسم کا جواب عطا نہیں فرمائیں گے اور ہم لوگوں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھا وہ پردہ کے اس پار سے اشارہ کر رہی تھیں کہ تم لوگ عجلت سے کام نہ لو اور اس دوران رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہم لوگوں کے مطلب کی فکر میں ہیں۔ اس کے بعد حضرت رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اپنے سر مبارک کو نیچے کیا اور ارشاد فرمایا یہ صدقہ' لوگوں کا' میل کچیل ہے اور وہ محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور ان کی آل اولاد کے لئے جائز نہیں ہے (یعنی قبیلہ بنی ہاشم کے لئے صدقہ ناجائز ہے) تم لوگ نوفل بن حارث کو بلاؤ۔ چنانچہ ان کو بلایا گیا۔ آپ نے ان سے ارشاد فرمایا تم اپنی بیٹی کا عبدالمطلب سے نکاح کر دو۔ تو نوفل نے میرے ساتھ نکاح کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا محمیہ بن جزء کو بلاؤ اور وہ قبیلہ بنی زبید میں سے ایک شخص تھے کہ نبیؐ نے ان کو پانچواں حصہ وصول کرنے کے لئے عامل مقرر فرمایا تھا۔ آپ نے اُن سے ارشاد فرمایا تم اپنی بیٹی کا نکاح فضل سے کر دو۔ چنانچہ انہوں نے میرا نکاح کر دیا۔ اس کے بعد نبیؐ نے فرمایا تم کھڑے ہو جاؤ اور ان دونوں کی طرف سے خمس

الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا لَمْ يُسَمِّهِ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ۔

کے مال میں سے اتنا اتنا مہر دے دو۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ عبداللہ بن الحارث نے مجھ سے مقدار مہر بیان نہیں کی۔

بنو ہاشم کے لئے صدقہ:

بنو ہاشم کے لئے صدقات واجبہ زکوٰۃ وغیرہ لینا جائز نہیں ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس سلسلہ میں ایک روایت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس دور میں بنو ہاشم کو صدقہ لینا جائز تھا اور زکوٰۃ کے مصرف سے متعلق تفصیلی بحث حضرت مفتی اعظم کی تالیف ''قرآن میں نظامِ زکوٰۃ'' اور حضرت مفتی رفیع عثمانی صاحب مدظلہ کی کتاب ''احکامِ زکوٰۃ'' ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۱۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعٍ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَقْبَلْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا بِشَارِفَيَّ قَدِ اجْتُبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ فَقُلْتُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابَهُ فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَوَثَبَ إِلَى السَّيْفِ

۱۲۱۲: احمد بن صالح عنبسہ بن خالد یونس ابن شہاب علی بن حسین حسین بن علیؓ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے پاس ایک فربہ اور جوان اُونٹنی تھی جو مجھے غزوہ بدر کے دن غنیمت کے طور پر ملی تھی اور حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک بہت ہی فربہ دوسری اُونٹنی پانچویں حصہ میں سے عنایت فرمائی تھی۔ جب میں نے حضرت فاطمہ بنت رسول کے ساتھ شب زفاف کا ارادہ کیا۔ تو میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار کو تیار کیا کہ وہ میرے ہمراہ چلے اور ہم دونوں مل کر (ایک خوشبودار گھاس) اذخر لائیں اور اس کو سناروں کے ہاتھ فروخت کر کے اپنا ولیمہ کی تیاری کروں تو میں اسی خیال میں اپنی اُونٹنیوں کے لئے پالان گھاس کے ٹوکرے اور رسیاں وغیرہ جیسا سامان جمع کر رہا تھا اور میری دونوں اُونٹنیاں ایک انصاری کے حجرہ کے برابر بیٹھی ہوئی تھیں تو میں جب سامان جمع کر کے واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ میری دونوں اُونٹنیوں کے کوہان کٹے ہوئے ہیں اور ان کی پشت پھٹی ہوئی ہیں۔ اور ان کے جگر کسی نے نکال لئے ہیں۔ جب میں نے اپنی آنکھوں سے یہ حالت دیکھی تو مجھ سے یہ منظر نہ دیکھا گیا اور میں نے کہا کہ یہ کس کی حرکت ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حمزہ بن عبدالمطلب کی اور یہ کہ وہ کچھ انصاریوں کے ساتھ اس مکان میں شراب پی رہے ہیں۔ ایک گانے والی عورت نے ان کے ساتھیوں کے سامنے یوں گایا یا حمزہ للشرف النوی یعنی اے حمزہ! اُٹھو اور یہ اُونٹنیاں جو میدان میں بندھی ہوئی ہیں ان کے حلق پر چھری رکھ دو اور خون میں نہلا دو اور ان کے پاکیزہ گوشت کے ٹکڑوں سے بھنا ہوا گوشت شراب پینے والوں کے لئے جلد از جلد تیار کرو۔ یہ بات سن کر وہ جلدی سے اُٹھے اور

فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قَالَ عَلِيٌّ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتَيَّ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ۔

تلوار لے کران کی کوہانوں کو کاٹ دیا اوران کی پشتوں کو چیر دیا اوران کا جگر باہر نکال لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں وہاں سے چل پڑا یہاں تک کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے تو رسول کریم ﷺ نے میری کیفیت کو بھانپ لیا آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے آج کے دن جیسا دن کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت حمزہ نے میری اُونٹنیوں پر ظلم کر دیا۔ ان کی کوہان کاٹ دی اوران کے پیٹ چاک کر دیئے اور وہ ایک مکان میں شراب پینے والوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی چادر طلب فرمائی اور آپ اس کو اوڑھ کر چل دیئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑا اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ ہو لئے یہاں تک کہ اس مکان میں پہنچ گئے جہاں حمزہ موجود تھے۔ آپ نے اجازت چاہی تو آپ کو اجازت دے دی گئی۔ جب آپ مکان میں تشریف لے گئے تو آپ نے دیکھا کہ تمام لوگ شراب پیے ہوئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ حمزہ کو اس کام کی وجہ سے ملامت کرنے لگے تو آپ نے دیکھا کہ حضرت حمزہ بھی نشہ میں ہیں اوران کی آنکھیں لال ہیں۔ حضرت حمزہ نے نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھا پھر کچھ کچھ نگاہ بلند کی تو انہوں نے آپ کے گھٹنوں کو دیکھا پھر کچھ نظر اُونچی کی اور آپ کی ناف کو دیکھا پھر کچھ نظر بلند کی اور آپ کے چہرۂ انور کو دیکھا اس کے بعد حمزہ نے کہا تم میرے والد کے غلام ہو تب آپ نے پہچان لیا کہ حمزہ نشہ میں چور ہیں تو حضور ﷺ وہاں سے اُلٹے پاؤں واپس ہوئے اور باہر نکلے ہم لوگ بھی آپ کے ہمراہ چل پڑے۔

حرمت شراب سے قبل کا ایک واقعہ:

حضرت حمزہ نے شراب کی حالت میں تینوں حضرات کو اپنے والد کا غلام کہہ دیا تو ان کا یہ کہنا اس وقت تھا جبکہ شراب' نماز کی حالت کے علاوہ میں حرام نہیں تھی کیونکہ شراب کی حرمت کے تین دور آئے ہیں بہرحال جب شراب حرام ہوگئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مکمل طور پر اس کی حرمت کو تسلیم فرمایا حاصل یہ ہے کہ حضرت حمزہ کا مذکورہ واقعہ شراب کی حرمت سے قبل کا ہے۔

۱۲۱۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ

۱۲۱۳: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' عیاش بن عقبہ' حضرت فضل بن حسن ضمری سے مروی ہے کہ اُمّ حکم یا ضباعہ جو کہ حضرت زبیر بن

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ الضَّمْرِيِّ أَنَّ أُمَّ الْحَكَمِ أَوْ ضُبَاعَةَ ابْنَتَيِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَتْهُ عَنْ إِحْدَاهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَصَابَ رَسُولُ اللّٰهِ سَبْيًا فَذَهَبْتُ أَنَا وَأُخْتِي وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيهِ وَسَأَلْنَاهُ أَنْ يَأْمُرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَبَقَكُنَّ يَتَامَى بَدْرٍ لٰكِنْ سَأَدُلُّكُنَّ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُنَّ مِنْ ذٰلِكَ تُكَبِّرْنَ اللّٰهَ عَلَى إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ عَيَّاشٌ وَهُمَا ابْنَتَا عَمِّ النَّبِيِّ ﷺ.

عبدالمطلب کی بیٹیاں تھیں ان میں سے کسی ایک نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے تو میں' میری بہن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ہم نے اپنی حالت کی شکایت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چاہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو کوئی قیدی دلوا دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں سے قبل وہ لڑکیاں حقدار ہیں کہ جن کے والد غزوۂ بدر کے دن شہید ہو گئے البتہ میں تمہیں وہ بات بتلا رہا ہوں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہے۔ تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہو اور تینتیس مرتبہ ہر نماز کے بعد الحمدللہ اور ہر نماز کے بعد: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ پڑھ لیا کرو۔ عیاش نے کہا یہ ضباعہ اور حکم دونوں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچا کی لڑکیاں تھیں۔

۱۲۱۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي الْجُرَيْرِيَّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنِ ابْنِ أَعْبُدَ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ قُلْتُ بَلَى قَالَ إِنَّهَا جَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَ فِي يَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَ فِي نَحْرِهَا وَكَنَسَتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَمٌ فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا فَأَتَتْهُ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا فَرَجَعَتْ فَأَتَاهَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتُكِ فَسَكَتَتْ فَقُلْتُ أَنَا أُحَدِّثُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ فِي يَدِهَا وَحَمَلَتْ

۱۲۱۴: یحییٰ بن خلف' عبدالاعلیٰ' سعید جریری' ابو الورد' حضرت ابن اعبد سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اپنے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق بات نہ سناؤں جو کہ خاندانِ نبوی میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب تھیں تو میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چکی پیسی یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے' انہوں نے مشک میں پانی بھرا یہاں تک کہ ان کے سینے میں درد شروع ہو گیا اور انہوں نے گھر میں جھاڑو دی کہ ان کے کپڑے مٹی کے رنگ کے ہو گئے۔ پھر آپ کی خدمت میں غلام اور باندیاں حاضر ہوئیں تو میں نے کہا اگر تم اپنے والد گرامیؐ کے پاس جاتیں اور حضور اکرم ﷺ سے ایک خادمہ مانگتیں۔ وہ چلی گئیں تو دیکھا کہ آپ کے پاس کئی حضرات بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ وہ واپس آ گئیں۔ پھر دوسرے دن گئیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا کام ہے؟ وہ خاموش ہو گئیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بیان کرتا ہوں انہوں نے چکی پیسی یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں میں نشانات

بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا فَلَمَّا أَنْ جَائَكَ الْخَدَمُ أَمَرْتُهَا أَنْ تَأْتِيَكَ فَتَسْتَخْدِمَكَ خَادِمًا يَقِيهَا حَرَّ مَا هِيَ فِيهِ قَالَ اتَّقِي اللَّهَ يَا فَاطِمَةُ وَأَدِّي فَرِيضَةَ رَبِّكِ وَاعْمَلِي عَمَلَ أَهْلِكِ فَإِذَا أَخَذْتِ مَضْجَعَكِ فَسَبِّحِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرِي أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ مِائَةٌ فَهِيَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ قَالَتْ رَضِيتُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ رَسُولِهِ ﷺ۔

پڑ گئے اور انہوں نے مشک اُٹھائی یہاں تک کہ ان کے سینے میں درد شروع ہو گیا اب آپ کے پاس غلام اور باندیاں آئی ہیں۔تو میں نے ان سے کہا کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ سے ایک خادم مانگ کر لائیں جو کہ ان کو کام کاج کی مشقت سے بچا لے۔آپ نے فرمایا اے فاطمہ رضی اللہ عنہا اللہ کا خوف کر اور اپنے ربّ کا حکم مان اور اپنے گھر کا کام انجام دے۔ جب تم سونے لگو تو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہو' تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو جب یہ تعداد ایک سو مرتبہ مکمل ہو جائے تو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں اللہ سے اور اس کے رسول سے خوش ہوں۔

۱۲۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَلَمْ يُخْدِمْهَا۔

۱۲۱۵: احمد بن محمد' عبدالرزاق' معمر' زہری' حضرت علی بن حسین سے بھی یہی حدیث مروی ہے البتہ اس حدیث میں اس طرح ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خادم عنایت نہیں فرمایا۔

۱۲۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْقُرَشِيُّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى كُنَّا نَقُولُ إِنَّهُ مِنَ الْأَبْدَالِ قَبْلَ أَنْ نَسْمَعَ أَنَّ الْأَبْدَالَ مِنَ الْمَوَالِي قَالَ حَدَّثَنِي الدَّخِيلُ بْنُ إِيَاسِ بْنِ نُوحِ بْنِ مُجَّاعَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ سِرَاجِ بْنِ مُجَّاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُجَّاعَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْلُبُ دِيَةَ أَخِيهِ قَتَلَتْهُ بَنُو سَدُوسٍ مِنْ بَنِي ذُهْلٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ جَاعِلًا لِمُشْرِكٍ دِيَةً جَعَلْتُ لِأَخِيكَ وَلَكِنْ سَأُعْطِيكَ مِنْهُ عُقْبَى فَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِمِائَةٍ مِنَ الْإِبِلِ مِنْ أَوَّلِ خُمُسٍ يَخْرُجُ مِنْ مُشْرِكِي بَنِي ذُهْلٍ فَأَخَذَ طَائِفَةً مِنْهَا وَأَسْلَمَتْ بَنُو ذُهْلٍ فَطَلَبَهَا بَعْدُ مُجَّاعَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَأَتَاهُ بِكِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۲۱۶: محمد بن عیسیٰ' عنبسہ بن عبدالواحد سے مروی ہے کہ ابوجعفر بن عیسیٰ نے کہا کہ ہم لوگ کہا کرتے تھے کہ عنبسہ ابدال میں سے ہیں اس سے پہلے سنے کہ ابدال موالی میں ہوتے ہیں۔انہوں نے دخیل بن ایاس سے سنا اور انہوں نے ہلال بن سراج سے سنا۔انہوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے ان کے دادا حضرت مجاعہ سے روایت کی وہ اپنے بھائی کی دیت مانگنے کے لئے خدمت نبوی میں حاضر ہوئے جس کو قبیلہ بنی سدوس کے لوگوں نے قتل کر دیا تھا جو کہ بنی ذہل میں سے تھے۔حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میں کسی شرک کرنے والے شخص کی دیت ادا کرتا تو تمہارے بھائی کی دیت پہلے ادا کراتا لیکن میں اس کا بدلہ تمہیں دلواتا ہوں۔پھر آپ نے اس شخص کے لئے اس پہلے خمس سے سو اُونٹ تحریر فرمائے جو قبیلہ بنی ذہل کے مشرکین سے آپ کو حاصل ہوئے۔مجاعہ کو ان اُونٹوں میں سے چند اُونٹ مل گئے' اس کے بعد قبیلہ بنی ذہل اسلام لے آئے اور مجاعہ نے اپنے باقی اُونٹ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مانگے جب وہ خلیفہ مقرر ہوئے اور وہ ان کی خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر لے کر حاضر ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اُونٹوں

فَكَتَبَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ صَاعٍ مِنْ صَدَقَةِ الْيَمَامَةِ أَرْبَعَةِ آلَافٍ بُرًّا وَأَرْبَعَةِ آلَافٍ شَعِيرًا وَأَرْبَعَةِ آلَافٍ تَمْرًا وَكَانَ فِي كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ لِمُجَّاعَةَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ لِمُجَّاعَةَ بْنِ مَرَارَةَ مِنْ بَنِي سُلْمَى إِنِّي أَعْطَيْتُهُ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ مِنْ أَوَّلِ خُمُسٍ يَخْرُجُ مِنْ مُشْرِكِي بَنِي ذُهْلٍ عُقْبَةً مِنْ أَخِيهِ۔

کے بدلے میں) مجاعہ کو یمامہ کے صدقہ میں سے بارہ ہزار صاع دلوائے ان میں سے چار ہزار صاع گیہوں کے اور چار ہزار جو کے اور چار ہزار صاع کھجور کے اور حضرت رسول کریم ﷺ نے جو تحریر مجاعہ کو لکھ دی اس کا مضمون اس طرح تھا۔ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا رحم کرنے والا اور بہت مہربان ہے۔ یہ تحریر محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مجاعہ بن مرارہ کے لئے ہے جو کہ قبیلہ بنی سلمہ میں سے ہے۔ میں نے اس کو سو اُونٹ دینا طے کئے اوّل خمس میں سے جو قبیلہ بنی ذہل کے مشرکین سے حاصل ہوں۔ یہ معاوضہ ہے اس کے بھائی کا جو کہ قتل کیا گیا ہے۔

کافر اگر قتل کر دیا گیا؟

مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ کافر کے قتل کی کسی قسم کی دیت نہیں آتی ہے چاہے وہ کفار کے ہاتھ سے قتل کیا جائے یا مسلمان اس کو قتل کریں لیکن جو کافر ذمی ہو یعنی جو کافر دار الاسلام میں جزیہ (اسلامی ٹیکس) ادا کر کے رہ رہا ہو اگر اس کو دوسرا مشرک قتل کر دے تو قاتل پر قصاص یا دیت لازم ہوگی اگر مسلمان اس کو قتل کر دے تو دیت واجب ہوگی اور بعض علماء نے قصاص واجب کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سَهْمِ الصَّفِيِّ

باب: صفی کے حصہ کا بیان

۱۲۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ سَهْمٌ يُدْعَى الصَّفِيَّ إِنْ شَاءَ عَبْدًا وَإِنْ شَاءَ أَمَةً وَإِنْ شَاءَ فَرَسًا يَخْتَارُهُ قَبْلَ الْخُمُسِ۔

۱۲۱۷: محمد بن کثیر' سفیان' مطرف' حضرت عامر شعبی سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے لئے ایک خاص حصہ مقرر تھا جس کو صفی کہا جاتا تھا آپ مناسب خیال فرماتے تو مالِ غنیمت میں سے خمس نکالنے سے پہلے اپنے لئے غلام یا باندی یا گھوڑا پسند فرما لیتے۔

۱۲۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَزْهَرُ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَالصَّفِيِّ قَالَ كَانَ يُضْرَبُ لَهُ بِسَهْمٍ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنْ لَمْ يَشْهَدْ وَالصَّفِيُّ يُؤْخَذُ لَهُ رَأْسٌ مِنَ الْخُمُسِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ۔

۱۲۱۸: محمد بن بشار' ابو عاصم' ازہر' حضرت ابن عون سے مروی ہے کہ میں نے محمد (ابن سیرین) سے حضرت نبی کریم ﷺ کے حصہ کے متعلق اور صفی کے متعلق سوال کیا انہوں نے کہا کہ تمام مسلمانوں کے ساتھ آپ کا بھی ایک حصہ لگایا جاتا تھا اگرچہ آپ ﷺ اس جنگ میں شرکت نہ فرماتے اور آپ ﷺ کے لئے سب سے پہلے' پانچویں حصہ میں سے صفی لے لیا جاتا تھا۔

۱۲۱۹: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ

۱۲۱۹: محمود بن خالد' عمر بن عبد الواحد' سعید بن بشیر' حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جب جنگ میں خود شرکت فرماتے تو آپ جہاں سے چاہتے ایک حصہ منتخب فرما کر لے لیتے اور

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا غَزَا كَانَ لَهُ سَهْمٌ صَافٍ يَأْخُذُهُ مِنْ حَيْثُ شَاءَهُ فَكَانَتْ صَفِيَّةُ مِنْ ذٰلِكَ السَّهْمِ وَكَانَ إِذَا لَمْ يَغْزُ بِنَفْسِهِ ضُرِبَ لَهُ بِسَهْمِهِ وَلَمْ يُخَيَّرْ۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا غزوۂ خیبر میں آپ کے حصہ میں اسی طرح آئیں اور آپ جب جنگ میں خود شرکت نہ فرماتے تو آپ کے لئے ایک حصہ لگایا جاتا اور آپ کو اختیار نہ ہوتا کہ آپ جہاں چاہیں انتخاب فرما کر حصہ حاصل فرمائیں۔

۱۲۲۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ صَفِيَّةُ مِنَ الصَّفِيِّ۔

۱۲۲۰: نصر بن علی ابواحمد سفیان ہشام بن عروہ عروہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا صفی میں سے تھیں۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا صفی میں سے ہونا:

مذکورہ حدیث کی تشریح حدیث ۱۲۱۹ سے واضح ہے جس میں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے صفی میں سے ہونے کا مفہوم واضح ہے۔

۱۲۲۱: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ تَعَالَى الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سُدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا۔

۱۲۲۱: سعید بن منصور یعقوب بن عبدالرحمٰن عمرو بن ابی عمرو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ خیبر (کے قلعہ) پر پہنچے تو جب اللہ تعالیٰ نے اس قلعہ کو فتح کرلیا تو لوگوں نے حضرت صفیہ بنت حیی کی خوبصورتی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تذکرہ کیا گیا جن کے شوہر کو قتل کردیا گیا تھا وہ نئی دلہن تھیں۔ تو حضور پاک ﷺ نے اپنے لئے ان کا انتخاب فرمالیا پھر آپ ﷺ ان کو ساتھ لے کر چل دیئے یہاں تک کہ آپ ﷺ (مقام) سد الصہباء پہنچے وہاں پر وہ حلال ہوگئیں اور آپ ﷺ نے ان سے صحبت کی۔

۱۲۲۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۲۲۲: مسدد حماد بن زید عبدالعزیز بن صہیب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صفیہ اوّلاً دحیہ کلبی کے حصہ میں آئیں تھیں پھر وہ (تقسیم میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ میں آئیں۔

سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا انتخاب:

مراد یہ ہے کہ آپ نے دحیہ کلبی کو دوسری کوئی اور خاتون دے کر صفیہؓ کا اپنے لئے انتخاب فرمالیا کیونکہ صفیہؓ قبیلہ بنو قریظہ میں سے تھیں اور وہ قوم کے سردار کی صاحبزادی تھیں اس لئے ایسی خاتون کا حرم نبوی میں آنا زیادہ مناسب خیال کیا گیا اور صفیہؓ کے نام کے بارے میں بعض حضرات نے اختلاف فرمایا ہے بعض حضرات نے کہا ہے کہ پہلے ان کا نام زینب تھا اور آپ کے ان کو منتخب فرمانے کے بعد ان کا نام صفیہ ہوگیا۔ واللہ اعلم۔ تفصیل کے لیے کتاب ''اُمہات المؤمنین'' کا مطالعہ کریں۔

۱۲۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَقَعَ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَصْنَعُهَا وَتُهَيِّئُهَا قَالَ حَمَّادٌ وَأَحْسَبُهُ قَالَ وَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ۔

۱۲۲۳: محمد بن خلاد' بہز بن اسد' حماد' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دحیہ کلبی کے حصہ میں ایک نہایت حسین وجمیل باندی آ گئی۔ آپ نے سات غلام کے عوض اس باندی کو دحیہ کلبی سے خرید لیا آپ نے اس باندی کو حضرت اُمّ سلیم کے سپرد فرمایا تا کہ وہ اس کو سنوارے اور تیار کرے حماد نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ فرمایا صفیہ بنت حیی حضرت اُمّ سلیم کے گھر میں عدت پوری کر لے۔

۱۲۲۴: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح و حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جُمِعَ السَّبْيُ يَعْنِي بِخَيْبَرَ فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ قَالَ يَعْقُوبُ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ ثُمَّ اتَّفَقَا مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَهُ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا۔

۱۲۲۴: داؤد بن معاذ' عبدالوارث (دوسری سند) یعقوب بن ابراہیم' ابن علیہ' عبدالعزیز' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خیبر میں تمام گرفتار شدہ لوگ اکٹھا کئے گئے تو وہاں دحیہ کلبی آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قیدیوں میں سے ایک باندی مجھے عنایت فرما دیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور ایک باندی لے لو۔ انہوں نے حضرت صفیہ بنت حیی کا انتخاب کر لیا۔ تو ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے بنو قریظہ اور بنو نضیر کے یہودیوں کے سردار کی بیٹی حضرت دحیہ کلبی کو عنایت فرما دی وہ آپ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے شایانِ شان نہیں۔ آپ نے فرمایا دحیہ کو حضرت صفیہ کے ہمراہ بلاؤ۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو دیکھا تو آپ نے دحیہ سے فرمایا تم اپنے لئے کوئی دوسری باندی لے لو۔ پھر آپ نے ان کو آزاد کر کے ان کے ساتھ نکاح کر لیا۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آپ کے نکاح میں رکھنے کی وجہ:

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آپ نے اپنے نکاح میں حضرت دحیہ کلبی کی خوشی سے رکھا تھا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے قبیلہ کے سردار کی لڑکی تھیں اگر دحیہ کلبی کے نکاح میں وہ رہتیں تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات ناگوار گزرتی چونکہ دحیہ کلبی ایک عام صحابی تھے اس وجہ سے آپ نے اپنے نکاح میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو رکھ لیا۔

۱۲۲۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا بِالْمِرْبَدِ فَجَاءَ رَجُلٌ أَشْعَثُ الرَّأْسِ بِيَدِهِ قِطْعَةُ أَدِيمٍ أَحْمَرَ فَقُلْنَا كَأَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ أَجَلْ قُلْنَا نَاوِلْنَا هَذِهِ الْقِطْعَةَ

۱۲۲۵: مسلم بن ابراہیم' قرہ' حضرت یزید بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ ایک (دیہات) مربد میں تھے اتنے میں ایک شخص پہنچا کہ جس کے سر کے بال پراگندہ تھے اور وہ ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کا چمڑا لئے ہوئے تھا ہم نے کہا کہ شاید تم جنگل کے رہنے والے ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ ہم نے کہا چمڑے کا یہ ٹکڑا ہمیں دے دو جو تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اس شخص

الْأَدِيمَ الَّتِي فِي يَدِكَ فَنَاوَلَنَاهَا فَقَرَأْنَاهَا فَإِذَا فِيهَا مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ إِلَى بَنِي زُهَيْرِ بْنِ أُقَيْشٍ إِنَّكُمْ إِنْ شَهِدْتُمْ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَأَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَأَدَّيْتُمُ الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَسَهْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفِيَّ أَنْتُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَقُلْنَا مَنْ كَتَبَ لَكَ هَذَا الْكِتَابَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

نے وہ ٹکڑا ہمیں دے دیا۔ ہم لوگوں نے جو کچھ اس ٹکڑے میں لکھا تھا وہ پڑھ لیا اس میں یہ تحریر تھا کہ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بنوزہیر بن اقیش کے لئے بے شک تم لوگ اگر اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور مال غنیمت میں سے خمس ادا کرو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اور صفی ادا کرو۔ تو تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی امان حاصل ہوگی۔ ہم نے پوچھا کہ تمہیں یہ تحریر کس نے لکھ کر دی؟ اس شخص نے کہا حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

صفی کیا ہے؟

حدیث بالا میں لفظ صفی جو فرمایا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت میں سے جو شے بھی پسند فرمانا چاہیں وہ اپنے لئے منتخب فرما سکتے ہیں۔

بَاب كَيْفَ كَانَ إِخْرَاجُ الْيَهُودِ مِنَ الْمَدِينَةِ

باب: مدینہ منورہ سے یہودی کس طرح نکالے گئے؟

۱۲۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ الْأَشْرَفِ يَهْجُو النَّبِيَّ ﷺ وَيُحَرِّضُ عَلَيْهِ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَأَهْلُهَا أَخْلَاطٌ مِنْهُمُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ وَالْيَهُودُ وَكَانُوا يُؤْذُونَ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ فَأَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ بِالصَّبْرِ وَالْعَفْوِ فَفِيهِمْ أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ الْآيَةَ فَلَمَّا أَبَى كَعْبُ بْنُ الْأَشْرَفِ أَنْ يَنْزِعَ

۱۲۲۶: محمد بن یحییٰ، حکم بن نافع، شعیب، زہری، عبدالرحمن بن عبداللہ، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ان تین افراد میں سے ایک ہیں کہ جن کا گناہ معاف ہوگیا تھا (یعنی غزوۂ تبوک میں شرکت نہ کرنے کا گناہ معاف ہوگیا تھا) (اور کعب بن اشرف نامی سرمایہ دار یہودی) حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو بیان کرتا تھا اور مشرکین قریش کو آپ کے خلاف جنگ کے لئے ابھارتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے تو وہاں ہر قسم کے مذہب والے لوگ رہتے تھے جن میں مسلمان بھی تھے اور بعض مشرکین بھی تھے جو کہ بتوں کی پوجا کرتے تھے اور بعض یہودی تھے جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بہت تکالیف پہنچاتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو صبر وتحمل کا حکم فرمایا انہی حضرات کے سلسلہ میں یہ آیت کریمہ: ﴿وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ نازل ہوئی تو جب کعب بن اشرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذ ارسانی سے باز نہ آیا تو آپ نے حضرت سعد بن معاذ کو حکم فرمایا کہ وہ

عَنْ أَذَى النَّبِيِّ ﷺ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ أَنْ يَبْعَثَ رَهْطًا يَقْتُلُونَهُ فَبَعَثَ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ وَذَكَرَ قِصَّةَ قَتْلِهِ فَلَمَّا قَتَلُوهُ فَزِعَتِ الْيَهُودُ وَالْمُشْرِكُونَ فَغَدَوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا طُرِقَ صَاحِبُنَا فَقُتِلَ فَذَكَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ الَّذِي كَانَ يَقُولُ وَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَنْ يَكْتُبَ بَيْنَهُ كِتَابًا يَنْتَهُونَ إِلَى مَا فِيهِ فَكَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمُسْلِمِينَ عَامَّةً صَحِيفَةً۔

کچھ آدمی بھیج کر کعب بن اشرف کو قتل کرا دیں۔ تو انہوں نے محمد بن مسلمہ کو بھیجا اور اس کے قتل کا واقعہ یوں بیان کیا کہ جب ان لوگوں نے کعب بن اشرف کو قتل کر دیا تو مشرکین اور یہودی خوفزدہ ہو گئے اور صبح کو خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور فرمانے لگے کہ ہم لوگوں کا آقا (کعب بن اشرف) رات میں قتل کر دیا گیا۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے ان لوگوں سے (وہ باتیں) بیان فرمائیں کہ جو وہ آپ کی مذمت میں ہجو کہا کرتا تھا۔ اس کے بعد آپ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ اب تمہارے اور ہم لوگوں کے درمیان ایک معاہدہ تحریر کیا جانا چاہئے جس پر کہ دونوں فریق قائم ہو جائیں۔ پھر آپ نے ان لوگوں کے اور اپنے اور دیگر اہل اسلام کے لئے ایک عام قرارداد قلمبند فرمائی۔

ایک تاریخی واقعہ بابت قتل کعب بن اشرف:

مذکورہ بالا واقعہ کے بعد ۶ ہجری میں غزوۂ خیبر کا واقعہ پیش آیا جس میں کہ یہود کو ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو خیبر سے بھی نکال دیا اور وہ ملک شام جا کر آباد ہو گئے اور اس طرح سرزمین عرب ان لوگوں سے پاک ہو گئی۔

۱۲۲۷: حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو الْأَيَامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَصَابَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُرَيْشًا يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدِمَ الْمَدِينَةَ جَمَعَ الْيَهُودَ فِي سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا قَبْلَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قُرَيْشًا قَالُوا يَا مُحَمَّدُ لَا يَغُرَّنَّكَ مِنْ نَفْسِكَ أَنَّكَ قَتَلْتَ نَفَرًا مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا أَغْمَارًا لَا يَعْرِفُونَ الْقِتَالَ إِنَّكَ لَوْ قَاتَلْتَنَا لَعَرَفْتَ أَنَّا نَحْنُ النَّاسُ وَأَنَّكَ لَمْ تَلْقَ مِثْلَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ قُلْ

۱۲۲۷: مصرف بن عمرو، یونس بن بکیر، محمد بن ابی محمد، سعید بن جبیر، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر میں قریش پر فتح حاصل فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار بنی قینقاع میں یہودیوں کو جمع کیا اور ارشاد فرمایا اے یہودیو! اس سے پہلے کہ تم لوگوں کی بھی وہ حالت ہو جو کہ قریش کی ہو گئی ہے تم لوگ اسلام قبول کر لو۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس بات پر غرہ نہیں کرنا چاہئے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے قبیلہ قریش کے کچھ افراد کو ہلاک کیا جو کہ نا تجربہ کار تھے اور جو جنگ کے فن سے واقف نہ تھے۔ اگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم جیسے لوگوں سے جنگ کی ہوتی تو یقیناً آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پتہ لگ جاتا کہ ہم کتنے بہادر اور تربیت یافتہ ہیں اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے جیسا کسی کو نہ

لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ قَرَأَ مُصَرِّفٌ إِلَى قَوْلِهِ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِبَدْرٍ وَأُخْرَى كَافِرَةٌ۔

دیکھتے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ: ﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ﴾ نازل فرمائی۔

قرآنی فیصلہ:

مذکورہ بالا آیت کریمہ اس واقعہ کے سلسلہ میں اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَار [آل عمران: ۱۳] تک نازل ہوئیں۔ اس سلسلہ کی پوری آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ: اے محمد آپ ان کفار سے فرما دیں کہ اب تم لوگ مغلوب ہو گئے اور (عنقریب) جہنم کی جانب ہنکائے جاؤ گے اور دوزخ کیا برا ٹھکانہ ہے اور ابھی تم لوگوں کے سامنے دو فوجوں کے درمیان ایک نمونہ پیش آ چکا ہے ایک فوج ہے جس نے کہ راہِ الٰہی میں جنگ کی ہے اور دوسری فوج کافر ہے یہ لوگ (مسلمان) کھلے طور پر ان کی (کفار کی) دوگنی تعداد دیکھتے ہیں اور جس کو چاہیں اپنی مدد سے قوت عطا فرما دیتے ہیں اس واقعہ میں عبرت ہے ان لوگوں کے لئے کہ جن کو بصیرت حاصل ہے (مراد یہ ہے کہ کفار دراصل تین گنا تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے کفار کو مسلمانوں کو دوگنا دکھلایا تا کہ اہلِ اسلام میں کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہو)۔

۱۲۲۸: حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي مَوْلًى لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَتْنِي ابْنَةُ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهَا مُحَيِّصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ ظَفِرْتُمْ بِهِ مِنْ رِجَالِ يَهُودَ فَاقْتُلُوهُ فَوَثَبَ مُحَيِّصَةُ عَلَى شَبِيبَةَ رَجُلٍ مِنْ تُجَّارِ يَهُودَ كَانَ يُلَابِسُهُمْ فَقَتَلَهُ وَكَانَ حُوَيِّصَةُ إِذْ ذَاكَ لَمْ يُسْلِمْ وَكَانَ أَسَنَّ مِنْ مُحَيِّصَةَ فَلَمَّا قَتَلَهُ جَعَلَ حُوَيِّصَةُ يَضْرِبُهُ وَيَقُولُ يَا عَدُوَّ اللَّهِ أَمَا وَاللَّهِ لَرُبَّ شَحْمٍ فِي بَطْنِكَ مِنْ مَالِهِ۔

۱۲۲۸: مصرف بن عمرو، یونس، ابن اسحٰق، مولیٰ زید بن ثابت بنت محیصہ، ان کے والد، حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں کو یہود میں سے جو شخص مل جائے اس کو قتل کر دو تو محیصہ نے یہودیوں کے تاجروں میں سے ایک تاجر پر حملہ کر کے اس کو مار ڈالا۔ اس وقت محیصہ کا یہودیوں سے میل جول تھا اور اس وقت تک محیصہ کا بھائی اسلام نہیں لایا تھا اور وہ عمر میں محیصہ سے بڑا تھا تو جس وقت محیصہ نے اس یہودی کو قتل کر دیا تو محیصہ اس کو مار پیٹ کرتے اور کہتے اے اللہ کے دشمن! اللہ کی قسم تیرے پیٹ میں اس کے مال کی بہت چربی ہے۔

۱۲۲۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ

۱۲۲۹: قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، ان کے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ مسجد میں تھے اچانک حضرت رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کی طرف تشریف لائے اور فرمایا تم لوگ یہود کی طرف چل پڑو تو ہم حضرت ﷺ کے ساتھ نکلے۔ یہاں تک کہ ہم لوگ یہودیوں کے ٹھکانہ پر پہنچ گئے۔ تو حضرت رسول کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ نے ان لوگوں کو بلایا اور فرمایا اے یہود! تم لوگ اسلام قبول کر لو تا کہ (دونوں جہان کی آفات سے) محفوظ رہو۔ تو ان

أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ۔

لوگوں نے جواب دیا کہ اے ابوالقاسم! آپ نے اپنا پیغام ہم لوگوں تک پہنچا دیا تو پھر حضرت رسول کریم ﷺ نے ان لوگوں سے دوبارہ یہی ارشاد فرمایا۔ ان لوگوں نے اسی قسم کا جواب دیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا میرا مقصد یہی تھا۔ پھر آپ نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا اور فرمایا بلاشبہ زمین اللہ تعالیٰ کے لئے ہے (یعنی وہ اس زمین کا بنانے والا اور اس کا مالک ہے) اور اس کے رسول کے لئے ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی قائم مقامی اور اس کی خلافت رسول کے لئے ہے) اور میں تم لوگوں کو اس سرزمین سے جلاوطن کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو تم لوگوں میں سے جس شخص کو اپنے مال سے کسی قسم کی محبت ہو (یعنی اس کو وہ مال دوسری جگہ منتقل کرنا مشکل معلوم ہوتا ہو جیسے غیر منقولہ جائیداد وغیرہ) تو وہ اس مال کو فروخت کردے ورنہ تم سمجھ لو کہ زمین اللہ اور رسول کی ہے۔

بَابٌ فِي خَبَرِ النَّضِيرِ

باب: قبیلہ بنی نضیر (کے اخراج کا بیان)

۱۲۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ كَتَبُوا إِلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ مَعَهُ الْأَوْثَانَ مِنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ إِنَّكُمْ آوَيْتُمْ صَاحِبَنَا وَإِنَّا نُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُقَاتِلُنَّهُ أَوْ لَتُخْرِجُنَّهُ أَوْ لَنَسِيرَنَّ إِلَيْكُمْ بِأَجْمَعِنَا حَتَّى نَقْتُلَ مُقَاتِلَتَكُمْ وَنَسْتَبِيحَ نِسَائَكُمْ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ اجْتَمَعُوا لِقِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُمْ

۱۲۳۰: محمد بن داؤد عبدالرزاق معمر زہری حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے سنا جو کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے صحابہ میں سے تھا کہ کفار قریش نے عبداللہ بن اُبی اور اس کے ساتھیوں کو جو کہ قبیلہ اوس اور خزرج میں سے (تھے) اور بت پرستی کرتے تھے لکھا اور آپ اس وقت غزوۂ بدر سے قبل مدینہ منورہ میں تھے کہ تم لوگوں نے ہمارے ساتھی کو ٹھکانہ دیا (یعنی حضرت رسول کریم ﷺ کو) اور ہم لوگ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ تم لوگ ان سے جنگ کرو یا ان کو جلاوطن کر دو تو ہم تمام لوگ متحد ہو کر تم لوگوں پر حملہ آور ہوں گے اور تم لوگوں میں سے جو جنگ کرنے کے قابل ہیں ان کو مار ڈالیں گے اور تم لوگوں کی عورتوں کو اپنے استعمال میں لے آئیں گے۔ جس وقت یہ خط عبداللہ بن اُبی اور اس کے ساتھیوں کو ملا جو کہ بت پرستی کرتے تھے تو وہ تمام لوگ حضرت رسول کریم ﷺ سے جنگ کرنے کے لئے اکٹھا ہو گئے۔ جب آپ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے تشریف لے جا کر ان سے ملاقات کی اور ان کو سمجھایا کہ قریش کے لوگوں نے تم کو جو دھمکی دی ہے وہ تمہارے خیال میں بڑی دھمکی ہے حالانکہ قریش کے لوگ تمہیں

فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ وَعِيدُ قُرَيْشٍ مِنْكُمُ الْمَبَالِغَ مَا كَانَتْ تَكِيدُكُمْ بِأَكْثَرَ مِمَّا تُرِيدُونَ أَنْ تَكِيدُوا بِهِ أَنْفُسَكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا أَبْنَائَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَرَّقُوا فَبَلَغَ ذَلِكَ كُفَّارَ قُرَيْشٍ فَكَتَبَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ إِلَى الْيَهُودِ إِنَّكُمْ أَهْلُ الْحَلْقَةِ وَالْحُصُونِ وَإِنَّكُمْ لَتُقَاتِلُنَّ صَاحِبَنَا أَوْ لَنَفْعَلَنَّ كَذَا وَكَذَا وَلَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَدَمِ نِسَائِكُمْ شَيْءٌ وَهِيَ الْخَلَاخِيلُ فَلَمَّا بَلَغَ كِتَابُهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْمَعَتْ بَنُو النَّضِيرِ بِالْغَدْرِ فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُجْ إِلَيْنَا فِي ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ وَلْيَخْرُجْ مِنَّا ثَلَاثُونَ حَبْرًا حَتَّى نَلْتَقِيَ بِمَكَانِ الْمَنْصَفِ فَيَسْمَعُوا مِنْكَ فَإِنْ صَدَّقُوكَ وَآمَنُوا بِكَ آمَنَّا بِكَ فَقَصَّ خَبَرَهُمْ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ غَدَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَتَائِبِ فَحَصَرَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّكُمْ وَاللَّهِ لَا تَأْمَنُونَ عِنْدِي إِلَّا بِعَهْدٍ تُعَاهِدُونِي عَلَيْهِ فَأَبَوْا أَنْ يُعْطُوهُ عَهْدًا فَقَاتَلَهُمْ يَوْمَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ غَدَا الْغَدُ عَلَى بَنِي قُرَيْظَةَ بِالْكَتَائِبِ وَتَرَكَ بَنِي النَّضِيرِ وَدَعَاهُمْ إِلَى أَنْ يُعَاهِدُوهُ فَعَاهَدُوهُ فَانْصَرَفَ عَنْهُمْ وَغَدَا عَلَى بَنِي النَّضِيرِ بِالْكَتَائِبِ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى نَزَلُوا عَلَى الْجَلَاءِ فَجَلَتْ بَنُو النَّضِيرِ وَاحْتَمَلُوا مَا أَقَلَّتْ

اس قدر نقصان نہیں پہنچا سکتے کہ جس قدر تم خود اپنے آپ کو نقصان پہنچاتے ہو کیونکہ تمہیں اپنے بیٹوں اور بھائیوں سے لڑنا پڑے گا۔ جب ان لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خطاب سن لیا تو وہ لوگ علیحدہ علیحدہ ہو گئے (اور لڑائی کرنے کا ارادہ بدل دیا) پھر یہ اطلاع کفار قریش کو ملی تو انہوں نے غزوۂ بدر کے بعد یہودیوں کو تحریر کیا کہ تم لوگ قلعہ والے اور گھر بار والے لوگ ہو (مراد یہ ہے کہ تمہارے پاس مال و اسباب اسلحہ اور مضبوط قلعے ہیں) تو تم لوگ ہمارے ساتھی سے جنگ کرو (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے) ورنہ ہم لوگ ایسا ویسا کر ڈالیں گے (یعنی ہم لوگ تمہیں مار ڈالیں گے) اور کوئی شخص تم لوگوں کی خواتین کی پازیب ہم سے نہیں بچا سکے گا۔ جب قبیلہ بنی نضیر کے یہودیوں کو یہ تحریر موصول ہوگئی تو ان لوگوں نے مکر و فریب کرنے کے لئے اور عہد شکنی کرنے پر اتفاق کر لیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہلوایا کہ آپ تیس حضرات اپنے اصحاب میں سے ساتھ لے کر نکلیں اور ہم لوگوں میں سے تیس علماء نکل کر ایک درمیانی جگہ میں آپ سے ملاقات کریں گے وہ علماء آپ کی گفتگو سنیں گے۔ اگر وہ لوگ آپ کی تصدیق کریں اور آپ پر ایمان لائیں تو ہم سب آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ آپ نے یہ اطلاع تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دی۔ جب اگلا روز ہوا تو آپ لشکر لے کر ان لوگوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم جب تک تم لوگ مجھ سے اقرار نہ کرو مجھے تم لوگوں پر اعتبار نہیں ہوگا ان لوگوں نے اقرار و عہد کرنے سے انکار کر دیا (کیونکہ ان لوگوں کی نیت خراب تھی) آپ نے ان لوگوں سے دن بھر جنگ کی۔ پھر آپ اگلے دن بنی قریظہ کے یہودیوں کے پاس ایک بڑا لشکر ساتھ لے کر تشریف لے گئے اور آپ نے قبیلہ بنی نضیر کو نظر انداز کر دیا اور ان لوگوں سے فرمایا تم لوگ عہد کرو چنانچہ ان لوگوں نے معاہدہ کر لیا (نہ تو ہم لوگ آپ سے جنگ کریں گے اور نہ آپ کے دشمن کی مدد کریں گے) پھر اگلے دن آپ فوجیں لے کر قبیلہ بنی نضیر کے پاس تشریف لے گئے اور آپ ان سے لڑے یہاں تک کہ وہ لوگ جلاوطن ہونے پر رضامند ہوئے۔ پھر وہ لوگ جلاوطن ہوئے اور ان کے اونٹوں

الْإِبِلُ مِنْ أَمْتِعَتِهِمْ وَأَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ وَخَشَبِهَا فَكَانَ نَخْلُ بَنِي النَّضِيرِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا وَخَصَّهُ بِهَا فَقَالَ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ يَقُولُ بِغَيْرِ قِتَالٍ فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَهَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَقَسَّمَهَا بَيْنَهُمْ وَقَسَمَ مِنْهَا لِرَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَا ذَوِي حَاجَةٍ لَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غَيْرِهِمَا وَبَقِيَ مِنْهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي فِي أَيْدِي بَنِي فَاطِمَةَ.

سے جو سامان اُٹھ سکا وہ اپنا تمام ساز و سامان اور گھروں کے دروازے اور اس کی لکڑیاں توڑ کر سب لے گئے اور ان لوگوں کے کھجوروں کے باغات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ آئے جو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر آپ کو یہ عنایت فرمائے اور ارشاد فرمایا: ﴿وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ نے کفار کے مال میں سے جو کچھ اپنے رسول کو عطا فرمایا تو تم لوگوں نے اس مال و متاع پر نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اُونٹ یعنی وہ مال تمہیں جنگ کے بغیر حاصل ہو گیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مال سے بیشتر حصہ مہاجرین کو عنایت فرما دیا اور وہ مال ان میں تقسیم فرما دیا اور دو انصاری حضرات کو بھی جو ضرورت مند تھے عنایت فرمایا اور انصار کے دوسرے لوگوں کو عنایت نہیں فرمایا اور جتنا حصہ باقی رہا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ قرار پایا۔ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے جو استعمال میں آیا وہ صدقہ تھا جو بنو فاطمہ کے اختیار میں رہا۔

خطابِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

مذکورہ بالا مفصل حدیث میں مذکور حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر کا حاصل یہ ہے کہ قبیلہ قریش نے تم لوگوں کو یہ دھمکی دی ہے کہ اگر تم لوگ محمد سے جنگ نہیں کرو گے تو ہم لوگ تم سے جنگ کریں گے پس اگر تم لوگ وہ بات تسلیم کر لو گے تو تم لوگوں کو زیادہ نقصان ہوگا اس لئے کہ تم کو اس صورت میں اپنے لوگوں سے جنگ کرنا ہوگی اور اگر تم لوگ قریش کی بات نہیں مانو گے تو تم لوگوں کا صرف یہی نقصان ہوگا کہ وہ لوگ تم پر حملہ آور ہوں گے اور اس صورت میں تم لوگ نقصان اور خسارہ میں نہیں رہو گے کیونکہ ہم لوگ بھی قبیلہ قریش سے جنگ کے لئے آمادہ ہیں۔

یہود کو دُنیاوی سزا:

مذکورہ حدیث میں یہود کے کھجور کے درخت کاٹنے کا تذکرہ ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ دراصل یہودیوں کو کھجور کے درخت بہت زیادہ پسندیدہ اور مرغوب تھے اور وہ لوگ دِل و جان سے ان درختوں کی پرورش اور دیکھ بھال کرتے تھے۔ یہودیوں کو ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے تکلیف پہنچانے کی غرض سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام کو حکم فرمایا کہ ان کے درخت کاٹ لئے جائیں چنانچہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے اعلیٰ قسم کے درخت کاٹے اور بعض نے ردی قسم اور خراب قسم کے درخت کاٹے جن صحابہ کرامؓ نے اعلیٰ وعمدہ قسم کے درخت کاٹے ان کے ذہن میں یہ تھا کہ اس سے یہود کو زیادہ تکلیف پہنچے اور خراب قسم کے درخت کاٹنے والوں کی نیت یہ تھی کہ اعلیٰ قسم کے درخت زمین پر چھوڑ دیئے جائیں تاکہ اہلِ اسلام اعلیٰ درخت سے نفع حاصل کر سکیں اللہ تعالیٰ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مذکورہ دونوں طریقے پسند آئے اور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں آیت کریمہ: مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً [الحشر : ۵] نازل فرمائی اور بخاری شریف کی حدیث میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے

حکم سے آپ نے یہود کے درخت جلا دینے کا حکم بھی فرمایا چنانچہ فرمانِ نبوی کے مطابق بعض درختوں کو آگ بھی لگائی گئی اور پارہ ۲۸ سورۂ حشر میں قبیلہ بنی نضیر کو جلاوطن کئے جانے کے سلسلہ میں اس آیت کریمہ: هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ [الحشر : ۲] میں ہی اسی واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا گیا اور اخراجِ یہود کے سلسلہ میں ''سیرت مصطفیٰ'' و ''سیرت النبی'' میں تفصیلی بحث مذکور ہے مزید تفصیل کے لئے ان کتب سے مراجعت فرمائیں۔

۱۳۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ يَهُودَ النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَجْلَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَائَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضُهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَّنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجْلَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ۔

۱۲۳۱: محمد بن یحییٰ' عبدالرزاق' ابن جریج' موسیٰ بن عقبہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ بنونضیر اور بنی قریظہ کے یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی۔ آپ نے قبیلہ بنی نضیر کو جلاوطن کر دیا اور قبیلہ بنی قریظہ کو رہنے دیا۔ آپ نے بنی قریظہ کے ساتھ احسان کا معاملہ فرمایا یہاں تک کہ بنوقریظہ نے بھی (عہد شکنی کر کے) آپ سے جنگ کی۔ آپ نے ان لوگوں کے مَردوں کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو اہلِ اسلام میں تقسیم فرما دیا لیکن ان میں کے بعض لوگوں کو (قتل نہیں کیا) جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر مل گئے تھے۔ آپ نے ان لوگوں کو امان دی اور وہ لوگ اسلام لے آئے اور آپ نے تمام یہودیوں کو مدینہ منورہ نکال باہر کیا۔ قبیلہ بنی قینقاع جو کہ حضرت عبداللہ بن سلام کی قوم تھی اور قبیلہ بنی حارثہ کو اور مدینہ منورہ میں جو یہودی آباد تھے (ان سب کو آپ نے جلاوطن کر دیا)

بنوقریظہ کی غداری:

بنوقریظہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کرلیا تھا لیکن غزوۂ خندق کے موقعہ پر انہوں نے بھی عہد توڑ دیا اور خفیہ طور پر قریش سے تعاون کیا اور اس طرح انہوں نے نفاق کا ثبوت دیا اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوقریظہ کے لوگوں کو قتل کیا اور ان کے بچوں اور عورتوں کو اہلِ اسلام میں تقسیم فرما دیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حُكْمِ أَرْضِ خَيْبَرَ

باب: سرزمین خیبر کا بیان

۱۳۲۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَحْسَبُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَاتَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ فَغَلَبَ عَلَى النَّخْلِ وَالْأَرْضِ وَأَلْجَأَهُمْ إِلَى

۱۲۳۲: ہارون بن زید' ان کے والد' حماد بن سلمہ' عبید اللہ بن عمرؓ' نافع' حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے اہلِ خیبر سے جنگ کی تو آپ ان لوگوں کی زمین اور درختوں پر غالب آگئے اور آپ نے انہیں ان کے گھروں میں قید کر دیا۔ پھر ان لوگوں نے آپ سے اس شرط کے ساتھ مصالحت کی کہ جو کچھ سونا چاندی اور ہتھیار ہیں وہ نبیؐ کو ملیں اور باقی ان

قَصْرِهِمْ فَصَالَحُوهُ عَلَى أَنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّفْرَاءَ وَالْبَيْضَاءَ وَالْحَلْقَةَ وَلَهُمْ مَا حَمَلَتْ رِكَابُهُمْ عَلَى أَنْ لَا يَكْتُمُوا وَلَا يُغَيِّبُوا شَيْئًا فَإِنْ فَعَلُوا فَلَا ذِمَّةَ لَهُمْ وَلَا عَهْدَ فَغَيَّبُوا مَسْكًا لِحُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ كَانَ قُتِلَ قَبْلَ خَيْبَرَ كَانَ احْتَمَلَهُ مَعَهُ يَوْمَ بَنِي النَّضِيرِ حِينَ أُجْلِيَتِ النَّضِيرُ فِيهِ حُلِيُّهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِسَعْيَةَ أَيْنَ مَسْكُ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ قَالَ أَذْهَبَتْهُ الْحُرُوبُ وَالنَّفَقَاتُ فَوَجَدُوا الْمَسْكَ فَقَتَلَ ابْنَ أَبِي الْحُقَيْقِ وَسَبَى نِسَائَهُمْ وَذَرَارِيَّهُمْ وَأَرَادَ أَنْ يُجْلِيَهُمْ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ دَعْنَا نَعْمَلْ فِي هَذِهِ الْأَرْضِ وَلَنَا الشَّطْرُ مَا بَدَا لَكَ وَلَكُمُ الشَّطْرُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ ثَمَانِينَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَعِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ شَعِيرٍ۔

کے اُونٹ جتنا سامان اُٹھا سکیں وہ لے جائیں اس شرط پر کہ وہ لوگ نہ کسی چیز کو چھپائیں اور نہ غائب کریں۔ اگر وہ لوگ ایسا کریں گے تو اہلِ اسلام نے ان لوگوں کی جو ذمہ داری لی ہے وہ اُٹھ جائے گی اور معاہدہ باقی نہیں رہے گا۔ پس ان لوگوں نے چمڑے کی ایک تھیلی جو کہ حیی بن اخطب کے پاس تھی وہ غائب کر لی اور وہ شخص خیبر سے پہلے قتل کر دیا گیا تھا وہ اس میں قبیلہ بنونضیر کے زیور بھر کر اُٹھا کر لایا تھا جب قبیلہ بنی نضیر جلا وطن کئے گئے تھے۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ نے سعیہ نامی ایک یہودی سے فرمایا کہ حیی بن اخطب کی تھیلی کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ جنگ میں ضائع ہو گئی اور اخراجات میں صرف ہو گئی۔ پھر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وہ تھیلی مل گئی تب آپ نے ابن ابی حقیق کو قتل کر ڈالا جو کہ ان ہی یہودیوں میں سے تھا' ان کی عورتوں کو گرفتار کر لیا اور ان کے بچوں کو غلام بنایا اور انہیں ملک سے نکالنے کا ارادہ فرمایا۔ ان لوگوں نے کہا اے محمد! ہم لوگوں کو اسی جگہ رہنے دو ہم زمین میں محنت کریں گے اور جو کچھ پیداوار حاصل ہو گی اس میں سے آدھا حصہ دیں گے اور آدھا حصہ ہم نے لیں گے۔ تو آپ خیبر کی آمدنی میں سے اپنی ازواج میں سے ہر ایک کو اسّی وسق کھجور اور بیس وسق جو سال کے خرچہ کے لئے عنایت فرماتے۔

۲۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَنَّا نُخْرِجُهُمْ إِذَا شِئْنَا فَمَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَلْيَلْحَقْ بِهِ فَإِنِّي مُخْرِجٌ يَهُودَ فَأَخْرَجَهُمْ۔

۱۲۳۳: احمد بن حنبل' یعقوب بن ابراہیم' ان کے والد' ابن اسحٰق' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! بلاشبہ حضرت رسول کریم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے اس بات پر معاہدہ کیا تھا کہ جب چاہیں انہیں نکال دیں تو جس شخص کا یہود کی طرف مال واجب ہو وہ ان سے وصول کر لے کیونکہ میں (جزیرۂ عرب سے) یہودیوں کا اخراج کرنے والا ہوں پھر آپ نے ان کو (جزیرۂ عرب سے باہر نکال دیا)۔

۲۳۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا افْتُتِحَتْ خَيْبَرُ سَأَلَتْ يَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ

۱۲۳۴: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' اُسامہ بن زید' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو یہود نے آپ سے گزارش کی کہ آپ ہمیں اس شرط پر (عرب میں) رہنے کی اجازت دیں کہ ہم لوگ محنت کریں گے اور جو پیداوار حاصل ہو گی اس میں سے

ﷺ أَنْ يُقِرَّهُمْ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا عَلَى النِّصْفِ مِمَّا خَرَجَ مِنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أُقِرُّكُمْ فِيهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَكَانُوا عَلَى ذَلِكَ وَكَانَ التَّمْرُ يُقْسَمُ عَلَى السُّهْمَانِ مِنْ نِصْفِ خَيْبَرَ وَيَأْخُذُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخُمُسَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَطْعَمَ كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْ أَزْوَاجِهِ مِنَ الْخُمُسِ مِائَةَ وَسْقٍ تَمْرًا وَعِشْرِينَ وَسْقًا شَعِيرًا فَلَمَّا أَرَادَ عُمَرُ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ أَرْسَلَ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُنَّ مَنْ أَحَبَّ مِنْكُنَّ أَنْ أَقْسِمَ لَهَا نَخْلًا بِخَرْصِهَا مِائَةَ وَسْقٍ فَيَكُونَ لَهَا أَصْلُهَا وَأَرْضُهَا وَمَاؤُهَا وَمِنَ الزَّرْعِ مَزْرَعَةَ خَرْصِ عِشْرِينَ وَسْقًا فَعَلْنَا وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ نَعْزِلَ الَّذِي لَهَا فِي الْخُمُسِ كَمَا هُوَ فَعَلْنَا۔

نصف رکھیں گے اور باقی نصف آپ کو پیش کر دیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اچھا ہم تم کو اِس شرط پر اُس وقت تک رکھیں گے جب تک ہم چاہیں گے پھر وہ لوگ اسی شرط کے ساتھ رہتے رہے اور خیبر سے حاصل ہونے والی آدھی کھجور کو کئی حصوں میں تقسیم کیا جاتا رہا۔ اس میں سے نبی کریم ﷺ پانچواں حصہ وصول فرماتے اور آپ اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے ہر ایک خاتون کو اس پانچویں حصہ میں سے سو وسق کھجور اور بیس وسق جَو عنایت فرماتے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہود کو (عرب سے) نکال باہر کرنے کا ارادہ فرمایا تو نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی خدمت میں کہلوا دیا کہ تم میں سے جس کا دِل کا چاہے میں ان کی خدمت میں اس قدر درخت جڑ' زمین اور پانی سمیت پیش کر دوں کہ جن میں سے سو وسق حاصل ہوں گے اسی طرح کھیتی میں سے اس قدر اراضی دے دوں کہ جس میں بیس وسق (وزن کی مقدار) جَو کی پیداوار ہو اور اگر پانچویں حصہ میں سے حصہ لینا چاہیں تو میں وہ ان کی خدمت میں پیش کر دوں۔

۲۳۵: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح و حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ۔

۱۲۳۵: داؤد بن معاذ' عبد الوارث (دوسری سند) یعقوب بن ابراہیم' عبدالعزیز بن صہیب' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے خیبر (کے قلعہ پر) جہاد کیا پھر ہم لوگوں نے اس کو جنگ کر کے حاصل کیا تو گرفتار شدہ افراد جمع کئے گئے۔ (تا کہ ان کو اہلِ اسلام کے درمیان تقسیم کیا جائے۔)

۱۲۳۶: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ نِصْفَيْنِ نِصْفًا لِنَوَائِبِهِ وَحَاجَتِهِ وَنِصْفًا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَسَمَهَا بَيْنَهُمْ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا۔

۱۲۳۶: ربیع بن سلیمان' اسد بن موسیٰ' یحییٰ بن زکریا' سفیان' یحییٰ بن سعید' بشیر بن یسار' حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (کے مالِ غنیمت) کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا تھا۔ اس میں سے ایک حصہ کو اپنی ضروریات کے لئے اور دوسرا حصہ مسلمانوں کے لئے اور آپ ﷺ نے اس حصہ کو اٹھارہ حصوں پر تقسیم فرمایا تھا۔

۲۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ

۱۲۳۷: عبد اللہ بن سعید' ابوخالد' سلیمان' یحییٰ بن سعید' حضرت بشیر بن

حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ خَيْبَرَ قَسَمَهَا عَلَى سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمَعَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ سَهْمٍ فَعَزَلَ نِصْفَهَا لِنَوَائِبِهِ وَمَا يَنْزِلُ بِهِ الْوَطِيحَةَ وَالْكُتَيْبَةَ وَمَا أُحِيزَ مَعَهُمَا وَعَزَلَ النِّصْفَ الْآخَرَ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ الشِّقَّ وَالنَّطَاةَ وَمَا أُحِيزَ مَعَهُمَا وَكَانَ سَهْمُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا أُحِيزَ مَعَهُمَا۔

یسار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم ﷺ کو غنیمت کے طور پر خیبر عنایت فرما دیا تو آپ نے اس کو چھتیس حصوں پر تقسیم فرمایا اور ہر ایک حصہ ایک سو حصوں پر مشتمل تھا پھر آپ نے ان میں سے نصف حصہ ﷺ اپنی ضروریات کے لئے محفوظ کئے ان ہی میں سے وطیحہ اور کتیبہ (نامی دو گاؤں بھی تھے) اور ان دونوں مواضعات سے متعلق جائیداد بھی تھی اور آپ نے بقایا نصف حصہ کو اہل اسلام میں تقسیم فرمایا اس جائیداد میں شق اور نطاۃ (نامی دو گاؤں شامل تھے) ان سے متعلق زمین و جائیداد تھی اور حضرت رسول کریم ﷺ کا حصہ ان کے متعلقات میں سے تھا۔

۱۲۳۸: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ آدَمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ فَكَانَ النِّصْفُ سِهَامَ الْمُسْلِمِينَ وَسَهْمَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَزَلَ النِّصْفَ لِلْمُسْلِمِينَ لِمَا يَنُوبُهُ مِنَ الْأُمُورِ وَالنَّوَائِبِ۔

۱۲۳۸: حسین بن علی' یحییٰ بن آدم' ابوشہاب' یحییٰ بن سعید' حضرت بشیر بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سنا کہ ان حضرات نے اس حدیث کو بیان کیا کہ آدھی آمدنی میں تمام مسلمانوں کے حصے تھے اور حضرت رسول کریم ﷺ کا بھی اس میں حصہ (شامل) تھا اور باقی جو آدھا حصہ بچتا تو وہ اہل اسلام کے ان اُمور کے لئے محفوظ کیا جاتا کہ جو ان کو مسائل در پیش ہوتے (جیسے جہاد وغیرہ کے اخراجات یا دیگر غیر معمولی نوعیت کی ضروریات کے لئے)

۱۲۳۹: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ قَسَمَهَا عَلَى سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمَعَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ سَهْمٍ فَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلِلْمُسْلِمِينَ النِّصْفُ مِنْ ذَلِكَ وَعَزَلَ النِّصْفَ الْبَاقِيَ لِمَنْ نَزَلَ بِهِ مِنَ الْوُفُودِ وَالْأُمُورِ وَنَوَائِبِ۔

۱۲۳۹: حسین بن علی' محمد بن فضیل' یحییٰ بن سعید' حضرت بشیر بن یسار جو کہ انصار کے آزاد کردہ غلام ہیں انہوں نے چند حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سنا کہ جب حضرت رسول کریم ﷺ کا خیبر پر غلبہ حاصل ہوا تو آپ نے اس کو چھتیس حصوں پر تقسیم فرمایا ہر ایک حصہ میں ایک سو حصے تھے ان کے آدھے میں حضرت نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کا حصہ تھا اور باقی نصف حصہ ان حضرات کے لئے محفوظ کیا گیا کہ جو خدمت نبوی میں (مختلف) وفود کی شکل میں حاضر ہوئے اور جو دیگر ضروریات پیش آتیں ان میں خرچ ہوتا۔

۱۲۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ

۱۲۴۰: محمد بن مسکین' یحییٰ بن حسان سلیمان بن بلال' یحییٰ بن سعید' حضرت بشیر بن یسار سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے چھتیس حصے بنائے پھر آپ نے اہل اسلام کے لئے ان میں سے نصف حصہ کیا یعنی اس طرح

بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ قَسَمَهَا سِتَّةً وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمْعٌ فَعَزَلَ لِلْمُسْلِمِينَ الشَّطْرَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا يَجْمَعُ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةً النَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ لَهُ سَهْمٌ كَسَهْمِ أَحَدِهِمْ وَعَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَهُوَ الشَّطْرُ لِنَوَائِبِهِ وَمَا يَنْزِلُ بِهِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَكَانَ ذَلِكَ الْوَطِيحَ وَالْكُتَيْبَةَ وَالسَّلَالِمَ وَتَوَابِعَهَا فَلَمَّا صَارَتِ الْأَمْوَالُ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْمُسْلِمِينَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ عُمَّالٌ يَكْفُونَهُمْ عَمَلَهَا فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْيَهُودَ فَعَامَلَهُمْ۔

آپ نے اس میں سے اٹھارہ حصہ نکالے ہر ایک حصہ میں ایک سو حصے تھے اور حضرت رسول کریم ﷺ کے حصہ میں بھی عام مسلمانوں کی طرح ایک ہی حصہ آیا اور آپ نے اٹھارہ حصہ یعنی (۳۶ میں سے) آدھے حصے اپنے ضروری اخراجات کے لئے علیحدہ کئے (یعنی جہاد وغیرہ کے اخراجات کے لئے محفوظ رکھے) اور مسلمانوں کے لئے جو ضروریات پیش آئیں ان کے لئے آپ نے وہ حصے محفوظ رکھے اور اس آدھے حصہ میں سے وطیحہ' کتیبہ اور سلالم (نامی خیبر کے گاؤں) اور ان کے متعلقات شامل تھے۔ جب حضرت رسول کریم ﷺ کے تصرف میں یہ اموال آئے اور اہل اسلام کو ایسے کارکن نہ مل سکے کہ جو ان کی طرف سے محنت و مشقت کے کام انجام دیں تو آپ نے یہود کو محنت و مشقت کے لئے آمادہ کیا اور آپ نے ان لوگوں سے بٹائی کا معاملہ کر لیا۔

۱۲۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَعْقُوبَ بْنَ مُجَمِّعٍ يَذْكُرُ لِي عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ أَحَدَ الْقُرَّاءِ الَّذِينَ قَرَءُوا الْقُرْآنَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُ مِائَةِ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَأَعْطَى الرَّاجِلَ سَهْمًا۔

۱۲۴۱: محمد بن عیسیٰ' مجمع بن یعقوب' یعقوب' ان کے چچا عبدالرحمٰن بن یزید' ان کے چچا حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ قاری تھے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ حصہ پر خیبر کو ان حضرات پر تقسیم فرمایا کہ جو صلح حدیبیہ میں شریک تھے اور پورے لشکر کی تعداد ڈیڑھ ہزار تھی ان میں تین سو سوار تھے (اور ایک ہزار دو سو افراد پیدل تھے) تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار کو دو حصہ عطا فرمائے اور پیدل کو ایک حصہ عنایت فرمایا۔

۱۲۴۲: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَبَعْضِ وَلَدِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالُوا بَقِيَتْ بَقِيَّةٌ مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ تَحَصَّنُوا فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۲۴۲: حسین بن علی' یحییٰ بن آدم' ابن ابی زائدہ' محمد بن اسحٰق' حضرت زہری' عبداللہ بن ابی بکر' محمد بن مسلمہؓ کے بعض صاحبزادوں سے مروی ہے کہ ان تمام نے بیان کیا کہ (جس وقت مسلمانوں نے خیبر کو فتح کر لیا تو) خیبر کے کچھ قلعے باقی رہ گئے اور وہ لوگ اپنے قلعوں میں محصور ہو گئے۔ ان لوگوں نے نبیؐ سے گزارش کی کہ ہم لوگوں کو امان نصیب ہو اور ہم لوگوں کو روانہ کر دیا جائے (مراد یہ ہے کہ ہم لوگ اس جگہ سے چلے

وَسَلَّمَ أَنْ يَحْقِنَ دِمَائَهُمْ وَيُسَيِّرَهُمْ فَفَعَلَ فَسَمِعَ بِذَلِكَ أَهْلُ فَدَكَ فَنَزَلُوا عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً لِأَنَّهُ لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهَا بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ۔

جائیں گے) آپ نے ان کی درخواست قبول فرمالی تو اہلِ فدک کو یہ اطلاع ملی تو وہاں کے لوگ بھی اسی شرط پر نکل کھڑے ہوئے پھر یہ فدک خاص طور پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شمار کیا جاتا تھا کیونکہ اس پر اُونٹ اور گھوڑے نہیں دوڑائے گئے تھے (مراد یہ ہے کہ فدک جو کہ خیبر کے متعلقات میں سے ایک قلعہ تھا وہ مسلمانوں کو لڑائی کے بغیر حاصل ہوا اگر وہ لڑائی سے حاصل ہوتا تو اس میں تمام اہل اسلام حقدار ہوتے)

۱۲۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ افْتَتَحَ بَعْضَ خَيْبَرَ عَنْوَةً قَالَ أَبُو دَاوُد وَقُرِءَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ خَيْبَرَ كَانَ بَعْضُهَا عَنْوَةً وَبَعْضُهَا صُلْحًا وَالْكُتَيْبَةُ أَكْثَرُهَا عَنْوَةً وَفِيهَا صُلْحٌ قُلْتُ لِمَالِكٍ وَمَا الْكُتَيْبَةُ قَالَ أَرْضُ خَيْبَرَ وَهِيَ أَرْبَعُونَ أَلْفَ عَذْقٍ۔

۱۲۴۳: محمد بن یحیٰ، عبد اللہ بن محمد، جویریہ، مالک، حضرت زہری سے روایت ہے کہ ان کو حضرت سعید بن مسیّب نے خبر دی کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا کچھ حصہ طاقت سے حاصل فرمایا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ حارث بن مسکین کے سامنے یہ روایت پڑھی گئی اور میں موجود تھا کہ ابن وہب نے بواسطہ مالک، ابن شہاب سے روایت کیا ہے کہ خیبر کا کچھ حصہ تو جنگ کے ذریعے حاصل کیا گیا اور کچھ صلح کے ذریعے۔ کتیبہ جو کہ خیبر کی ایک بستی ہے وہ قوت و طاقت سے فتح ہوا۔ ابن وہب نے بیان کیا کہ میں نے مالک سے اور انہوں نے ابنِ شہاب سے دریافت کیا کہ کتیبہ کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ وہ ایک علاقہ ہے اراضی خیبر میں سے کہ جس میں کھجور کے چالیس ہزار درخت تھے۔

۱۲۴۴: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ افْتَتَحَ خَيْبَرَ عَنْوَةً بَعْدَ الْقِتَالِ وَنَزَلَ مَنْ نَزَلَ مِنْ أَهْلِهَا عَلَى الْجَلَاءِ بَعْدَ الْقِتَالِ۔

۱۲۴۴: ابن سرح، ابن وہب، یونس، حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو قوت و طاقت سے جنگ کر کے فتح کیا اور وہاں کے لوگ جلاوطنی کی شرط پر اپنے قلعوں سے نیچے آئے تھے۔

۱۲۴۵: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ خَمَّسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ ثُمَّ قَسَمَ سَائِرَهَا عَلَى مَنْ شَهِدَهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا مِنْ أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ۔

۱۲۴۵: ابن سرح، ابن وہب، یونس، حضرت ابن شہاب سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مالِ غنیمت میں آیا ہوا) خیبر کے مال میں سے خمس نکال لیا اور جو باقی بچا۔ آپ نے اس کو ان لوگوں میں تقسیم فرمادیا جو جنگ میں موجود تھے اور جو اس وقت موجود نہیں تھے مگر صلح حدیبیہ کے وقت موجود تھے (یاد رہے کہ صلح حدیبیہ اور غزوۂ خیبر میں ایک سال کا فرق ہے)

۱۲۴۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۲۴۶: احمد بن حنبل، عبد الرحمٰن، مالک، زید بن اسلم، ان کے والد، حضرت عمر

الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ۔

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر مجھے ان مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا جو کہ ہمارے بعد پیدا ہوں گے یعنی ان لوگوں کی ضرورت کا (خیال نہ ہوتا) تو جو بھی گاؤں یا شہر فتح ہوتا میں اس کو اسی طرح تقسیم کرتا کہ جس طرح حضور اکرم ﷺ نے خیبر کو تقسیم فرمایا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي خَبَرِ مَكَّةَ

باب: فتح مکہ معظمہ

۳۰۴۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِأَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ فَأَسْلَمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ هَذَا الْفَخْرَ فَلَوْ جَعَلْتَ لَهُ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ۔

۱۲۴۷: عثمان بن ابی شیبہ یحییٰ بن آدم ابن ادریس محمد بن اسحاق زہری عبید اللہ بن عتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس سال مکہ معظمہ فتح ہوا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ سفیان بن حرب کو خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے۔ انہوں نے (مقام) مرالظہران میں اسلام قبول کیا۔ اس وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان ایک ایسا شخص ہے جو کہ نام ونمود اور چودھراہٹ کو بہت پسند کرتا ہے۔ آپ ابوسفیان کے بارے میں کوئی اس قسم کی بات ارشاد فرمادیں کہ جس کی وجہ سے یہ فخر کر سکے آپ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کو پناہ حاصل ہے اور جو شخص اپنا دروازہ بند کر لے اس کو پناہ حاصل ہے یعنی ہم اس کو قتل نہیں کریں گے۔

۳۰۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ الظَّهْرَانِ قَالَ الْعَبَّاسُ قُلْتُ وَاللَّهِ لَئِنْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً قَبْلَ أَنْ يَأْتُوهُ فَيَسْتَأْمِنُوهُ إِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ فَجَلَسْتُ عَلَى بَغْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَعَلِّي أَجِدُ ذَا حَاجَةٍ يَأْتِي أَهْلَ مَكَّةَ فَيُخْبِرُهُمْ بِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجُوا

۱۲۴۸: محمد بن عمر سلمہ بن فضل محمد بن اسحاق عباس بن عبداللہ ان کے چند گھر کے افراد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ مقام مرالظہر ان میں آترے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دِل میں سوچا کہ اگر نبی کریم ﷺ یہ لشکر ساتھ لے کر طاقت کے زور سے مکہ معظمہ میں داخل ہو جائیں گے اور قریش نے پہلے سے حاضر ہو کر پناہ حاصل نہ کی تو وہ تمام لوگ برباد ہو جائیں گے۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے خچر پر اس خیال سے سوار ہو کر نکلا کہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کسی ضرورت سے نکلا ہو اور وہ مکہ معظمہ جا تا ہوا مجھ کو مل جائے اور وہ مکہ کے لوگوں کو اطلاع کر دے کہ (آپ ایک بڑے لشکر کے ساتھ تم لوگوں کی جانب بڑھ رہے ہیں) تا کہ وہ لوگ مکہ معظمہ سے باہر آ جائیں اور خدمت نبوی میں حاضر ہو کر پناہ لیں۔ میں اسی خیال میں چلا جا رہا تھا کہ

إِلَيْهِ فَيَسْتَأْمِنُوهُ فَإِنِّي لَأَسِيرُ إِذْ سَمِعْتُ كَلَامَ أَبِي سُفْيَانَ وَبُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ فَقُلْتُ يَا أَبَا حَنْظَلَةَ فَعَرَفَ صَوْتِي فَقَالَ أَبُو الْفَضْلِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا لَكَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قُلْتُ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ قَالَ فَمَا الْحِيلَةُ قَالَ فَرَكِبَ خَلْفِي وَرَجَعَ صَاحِبُهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَوْتُ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ هَذَا الْفَخْرَ فَاجْعَلْ لَهُ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ دَارَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَهُوَ آمِنٌ قَالَ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ إِلَى دُورِهِمْ وَإِلَى الْمَسْجِدِ۔

میں نے ابوسفیان اور بدیل بن ورقاء کی آواز سنی۔ میں نے بلند آواز سے کہا اے ابوحنظلہ (یہ ابوسفیان کی کنیت ہے) اس نے میری آواز کی شناخت کر لی اور کہا ابوالفضل ہو؟ (یہ حضرت عباس کی کنیت ہے) میں نے کی جی ہاں۔ اس نے کہا تم لوگوں کو کیا ہو گیا تم پر میرے والدین فدا ہوں۔ میں نے کہا یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ ان کا لشکر ہے (جو مکہ میں داخل ہونے والا ہے) ابوسفیان نے کہا پھر میں بچاؤ کی کیا تدبیر اختیار کروں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے پیچھے اس کو سوار کر لیا اور اس کا ساتھی (بدیل بن وراء) واپس ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تو عباس کہتے ہیں کہ میں آپ کی خدمت میں ابوسفیان کو لے گیا اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ابوسفیان نام و نمود چاہتے ہیں تو آپ ان کے بارے میں باعث فخر بات فرما دیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کو پناہ حاصل ہے اور جو شخص دروازہ بند کر لے اس کو پناہ حاصل ہے یہ بات سن کر لوگ اپنے اپنے گھروں اور مسجد میں چھپ گئے۔

ابوسفیان کا اسلام:

جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو دیکھا تو انہوں نے ابوسفیان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس کے درمیان حائل ہو گئے اور انہوں نے ابوسفیان کا دفاع کیا۔ بہر حال یہ سب حضرات خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آپ نے موقعہ عنایت فرمایا کہ رات کے وقت ابوسفیان کو خیمہ میں رکھا جائے جب صبح کے وقت ابوسفیان کو دوبارہ خدمت نبوی میں پیش کیا گیا تو آپ نے ابوسفیان کو اسلام کی دعوت پیش کی بہر حال کافی غور و خوض کے بعد ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا۔ فالحمد للہ

۱۲۴۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا هَلْ غَنِمُوا يَوْمَ الْفَتْحِ شَيْئًا قَالَ لَا۔

۱۲۴۹: حسن بن صباح' اسماعیل بن عبد الکریم' ابراہیم بن عقیل' ان کے والد' حضرت وہب بن منبہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ فتح مکہ کے روز کچھ مال غنیمت حاصل ہوا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں' کچھ نہیں ملا۔

۱۲۵۰: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

۱۲۵۰: مسلم بن ابراہیم' سلام بن مسکین' ثابت بنانی' عبد اللہ بن رباح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے زبیر بن عوام اور ابوعبیدہ بن الجراح

النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ سَرَّحَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَخَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْخَيْلِ وَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ اهْتِفْ بِالْأَنْصَارِ قَالَ اسْلُكُوا هَذَا الطَّرِيقَ فَلَا يَشْرُفَنَّ لَكُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَمْتُمُوهُ فَنَادَى مُنَادٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ دَخَلَ دَارًا فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ وَعَمَدَ صَنَادِيدُ قُرَيْشٍ فَدَخَلُوا الْكَعْبَةَ فَغَصَّ بِهِمْ وَطَافَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ أَخَذَ بِجَنْبَتَيِ الْبَابِ فَخَرَجُوا فَبَايَعُوا النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ۔

اور حضرت خالد بن ولید کے گھوڑوں پر چھوڑ دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ تم انصار میں منادی کر دو کہ وہ اس راستہ سے جائیں اور سامنے سے جو شخص آئے اس کو مار ڈالیں۔ اسی وقت ایک پکارنے والے شخص نے آواز دی کہ آج کے روز سے قریش نہیں رہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہے اس کو امن حاصل ہے اور جو شخص اسلحہ پھینک دے اس کو امن حاصل ہے اور سرداران قریش بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہو گئے اور ان سے بیت اللہ شریف بھر گیا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز ادا کی پھر بیت اللہ شریف کے دروازے کے دو چوکھٹ پکڑے۔ اس وقت جو لوگ اندر تھے وہ باہر آ گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔

سچی پیشین گوئی:

مفہوم یہ ہے کہ آج کے دن مشرکین مکہ کے نمایاں افراد ہلاک کر دیئے جائیں گے اور انکا زور ٹوٹ جائے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَبَرِ الطَّائِفِ

باب: فتح طائف

۱۲۵۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ شَأْنِ ثَقِيفٍ إِذْ بَايَعَتْ قَالَ اشْتَرَطَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا صَدَقَةَ عَلَيْهَا وَلَا جِهَادَ وَأَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ يَقُولُ سَيَتَصَدَّقُونَ وَيُجَاهِدُونَ إِذَا أَسْلَمُوا۔

۱۲۵۱: حسن بن الصباح' اسماعیل بن عبدالکریم' ابراہیم بن عقیل' ان کے والد حضرت وہب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ جس وقت قبیلہ بنو ثقیف نے بیعت کی تو ان لوگوں نے کس قسم کی شرط رکھی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے یہ شرط رکھی تھی کہ ہم لوگ زکوٰۃ ادا کریں گے اور نہ جہاد کریں گے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ جب یہ لوگ مسلمان ہو جائیں گے تو اُمید ہے کہ وہ صدقہ بھی دیں گے اور جہاد بھی کریں گے۔

عجیب شرط:

بنو ثقیف نے زکوٰۃ نہ دینے اور جہاد نہ کرنے کی شرط رکھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقتی طور پر اور مصلحتاً یہ شرط قبول فرمالی۔ کیونکہ زکوٰۃ ایک سال بعد صاحب نصاب پر فرض ہوتی ہے جبکہ جہاد سے کچھ لوگ ویسے ہی مستغنیٰ ہوتے ہیں جب اسلام ان لوگوں کے دلوں میں گھر کر جائے گا تو سب اعمال سرانجام دینے لگیں گے۔

۱۲۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ مَنْجُوفٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَهُمُ الْمَسْجِدَ لِيَكُونَ أَرَقَّ لِقُلُوبِهِمْ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لَا يُحْشَرُوا وَلَا يُعْشَرُوا وَلَا يُجَبَّوْا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ أَنْ لَا تُحْشَرُوا وَلَا تُعْشَرُوا وَلَا خَيْرَ فِي دِينٍ لَيْسَ فِيهِ رُكُوعٌ۔

۱۲۵۲: احمد بن علی' ابوداؤد' حماد بن سلمہ' حمید' حسن' حضرت عفان بن ابوالعاص سے روایت ہے کہ وفد ثقیف (طائف میں ایک قوم تھی) جب خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان لوگوں کو مسجد میں اُتارا تاکہ ان لوگوں کے قلوب نرم پڑ جائیں۔ ان لوگوں نے آپ سے شرط کی کہ ہم لوگ جہاد کرنے کیلئے نہیں جائیں گے اور ہم لوگوں سے زکوٰۃ نہ وصول کی جائے اور نہ ہم لوگوں کو نماز پڑھنا پڑھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ہو سکتا ہے کہ تم لوگ جہاد کے لئے نہ نکالے جاؤ (کیونکہ جہاد میں شرکت کرنے کے لئے دیگر حضرات موجود ہیں) اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم لوگوں سے زکوٰۃ وصول نہ کی جائے (کیونکہ ابھی ایک سال پورا نہیں ہوا اور زکوٰۃ ایک سال پورا ہونے پر صاحب نصاب پر واجب ہوتی ہے) لیکن وہ دین بہتر نہیں کہ جس میں رکوع نہ ہو (یعنی جس میں نماز نہ ہو)

بَاب مَا جَاءَ فِي حُكْمِ أَرْضِ الْيَمَنِ

باب: مُلک یمن اور سرزمین یمن

۱۲۵۳: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لِي هَمْدَانُ هَلْ أَنْتَ آتٍ هَذَا الرَّجُلَ وَمُرْتَادٌ لَنَا فَإِنْ رَضِيتَ لَنَا شَيْئًا قَبِلْنَاهُ وَإِنْ كَرِهْتَ شَيْئًا كَرِهْنَاهُ قُلْتُ نَعَمْ فَجِئْتُ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضِيتُ أَمْرَهُ وَأَسْلَمَ قَوْمِي وَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْكِتَابَ إِلَى عُمَيْرٍ ذِي مَرَّانٍ قَالَ وَبَعَثَ مَالِكَ بْنَ مِرَارَةَ الرَّهَاوِيَّ إِلَى الْيَمَنِ جَمِيعًا فَأَسْلَمَ عَكٌّ ذُو خَيْوَانَ قَالَ فَقِيلَ لِعَكٍّ انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُذْ مِنْهُ الْأَمَانَ عَلَى قَرْيَتِكَ وَمَالِكَ فَقَدِمَ وَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۱۲۵۳: ہناد بن سری' ابواُسامہ' مجالد' شعبی' حضرت عامر بن شہرؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ تشریف لے گئے تو مجھ سے (قبیلہ) ہمدان کے لوگوں نے کہا کہ کیا تم اتنا کر سکتے ہو کہ تم اس شخص کی خدمت میں حاضر ہو کر (یعنی خدمت نبوی میں حاضر ہو کر) ہماری طرف سے بات چیت کرو کہ اگر تم ہمارے لئے کسی بات پر رضامند ہو جاؤ گے تو ہم لوگ اس کو قبول کر لیں گے اور تم کسی بات کو ناپسند کرو گے تو ہم لوگ بھی اس کو ناپسند سمجھیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں میں (خدمت نبوی میں حاضری کیلئے) چلا جاؤں گا۔ پھر میں چل پڑا یہاں تک کہ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مجھے آپ کا کام (یعنی دینِ اسلام) پسند آیا اور میری قوم کے افراد اسلام لے آئے اور نبیؐ نے عمیر ذی مران کے لئے یہ تحریر لکھوائی۔ راوی نے بیان کیا کہ نبیؐ نے (اسلام کی تبلیغ کے لئے) مالک بن مرارہ رہاوی کو تمام اہلِ یمن کے پاس روانہ کیا تو عک ذوخیوان نامی ایک شخص تھا۔ اس نے اسلام قبول کر لیا لوگوں نے اس سے کہا کہ تم نبیؐ کی خدمت میں جاؤ اور آپ سے اپنی بستی اور مال کے لئے پناہ لے کر آؤ۔ تو وہ شخص یعنی عک ذوخیوان نامی شخص نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس شخص کیلئے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ لِعَكٍّ ذِي خَيْوَانَ إِنْ كَانَ صَادِقًا فِي أَرْضِهِ وَمَالِهِ وَرَقِيقِهِ فَلَهُ الْأَمَانُ وَذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ وَكَتَبَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ۔

۱۲۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقُرَشِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبْيَضَ عَنْ جَدِّهِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ كَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّدَقَةِ حِينَ وَفَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا أَخَا سَبَإٍ لَا بُدَّ مِنْ صَدَقَةٍ فَقَالَ إِنَّمَا زَرْعُنَا الْقُطْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ تَبَدَّدَتْ سَبَأٌ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ بِمَأْرِبَ فَصَالَحَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ عَلَى سَبْعِينَ حُلَّةً بَزٍّ مِنْ قِيمَةِ وَفَاءِ بَزِّ الْمَعَافِرِ كُلَّ سَنَةٍ عَمَّنْ بَقِيَ مِنْ سَبَإٍ بِمَأْرِبَ فَلَمْ يَزَالُوا يُؤَدُّونَهَا حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّ الْعُمَّالَ انْتَقَضُوا عَلَيْهِمْ بَعْدَ قَبْضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا صَالَحَ أَبْيَضُ بْنُ حَمَّالٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْحُلَلِ السَّبْعِينَ فَرَدَّ ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى مَا وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى مَاتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو بَكْرٍ انْتَقَضَ ذَلِكَ وَصَارَتْ عَلَى الصَّدَقَةِ۔

تحریر فرمایا ''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو کہ مہربان اور بڑے رحم والے ہیں کہ محمدؐ کی طرف سے جو کہ اللہ کے رسول ہیں عک ذوخیوان کیلئے تحریر کیا جاتا ہے کہ اگر وہ سچا شخص ہے تو اس کو اس کی زمین' غلاموں' اور اسکے مال و دولت میں پناہ حاصل ہے اور وہ اللہ اور اسکے رسول کے ذمہ میں ہے یہ حکم نامہ حضرت خالد بن سعید بن العاصؓ نے تحریر کیا تھا۔

۱۲۵۴: محمد بن احمد' ہارون بن عبداللہ' عبد اللہ بن زبیر' فرج بن سعید' ان کے چچا' ثابت بن سعید' ان کے والد سعید بن ابیض' ان کے دادا حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (وہ وفد میں آئے تھے) تو نبی کریم ﷺ سے صدقہ کے سلسلہ میں گفتگو کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے سبا کے رہنے والے! (سبا' ملک یمن میں ایک شہر تھا) کہ زکوٰۃ ادا کرنا تو لازمی ہے (اس پر) ابیض بن حمال نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگوں کی کھیتی تو صرف کپاس کی ہے اور سبا کے لوگ اب اِدھر اُدھر چلے گئے ہیں البتہ قومِ سبا کے کچھ افراد (مقام) مارب میں باقی بچ گئے ہیں تو آپ نے ان لوگوں سے جو (مقام) مقارب میں رہ گئے تھے۔ سالانہ معافر کے کپڑے میں سے ستر جوڑے ادا کرنے پر مصالحت فرمائی پھر وہ لوگ ہمیشہ ان جوڑوں کی ادائیگی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت نبی کریم ﷺ کا وصال ہوگیا اور آپ کے بعد عاملین نے ستر جوڑے ادا کرنے کے سلسلہ کے اس اقرار نامہ کو توڑ دیا جو کہ ابیض بن حمال نے آپ سے کیا تھا' پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو انہوں نے حضرت رسول کریم ﷺ کے فرمان کو بحال کیا (یعنی ان لوگوں سے سالانہ ستر جوڑے وصول کرنے کا حکم فرمایا) جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوگیا تو وہ معاہدہ فسخ ہوگیا اور جس طرح پر دیگر لوگوں سے صدقہ وصول کیا جاتا ان لوگوں سے بھی صدقہ وصول کیا جانے لگا۔

تباہ شدہ ملک سبا:

مذکورہ حدیث میں قوم سبا کے علیحدہ علیحدہ ہو جانے سے مراد یہ ہے کہ اب وہ شہر سبا بلقیس کے زمانہ کا شہر سبا نہیں ہے وہاں کے باشندے اُجڑ گئے اور اس شہر پر ویرانی غالب آ گئی اور معافر ملک یمن کے ایک گاؤں کا نام ہے کہ جہاں پر وہ کپڑے تیار ہوتے تھے۔

بَاب فِي إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

باب: یہود کو سرزمین عرب سے جلاوطن کرنے کا بیان

۱۲۵۵: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْصَى بِثَلَاثَةٍ فَقَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مِمَّا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَأُنْسِيتُهَا و قَالَ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ سَعِيدٌ الثَّالِثَةَ فَنَسِيتُهَا أَوْ سَكَتَ عَنْهَا۔

۱۲۵۵: سعید بن منصور' سفیان بن عیینہ' سلیمان احول' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے (بوقت وفات) تین اشیاء کی وصیت کی۔ (۱) جزیرۂ عرب سے مشرکین کے اخراج (یعنی مکّہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے یہودیوں کو نکالے جانے کا حکم فرمایا) اور آپ نے فرمایا تم لوگ سفیروں اور قاصدوں سے حُسنِ سلوک کرتے رہنا انہیں اسی طرح تحائف دیتے رہنا' جیسا کہ میں ان لوگوں سے حُسنِ سلوک کرتا اور تحفے دیتا ہوں اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے تیسری شے سے خاموشی اختیار فرمائی یا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا مگر میں اس کو بھول گیا۔

۱۲۵۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَلَا أَتْرُكُ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا۔

۱۲۵۶: حسن بن علی' ابوعاصم' عبدالرزاق' ابن جریج' ابوزبیر' جابر بن عبداللہ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے' میں جزیرۂ عرب سے (مکّہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے) یہود اور نصاریٰ کو لازماً نکال دوں گا یہاں تک کہ وہاں پر اہلِ اسلام کے علاوہ میں کسی شخص کو نہیں چھوڑوں گا (یعنی حجاز مقدس میں مسلمانوں کے علاوہ کوئی نہیں رہے گا)۔

۱۲۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ۔

۱۲۵۷: احمد بن حنبل' ابواحمد' سفیان' ابوزبیر' جابر' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا لیکن سابق کی حدیث اس حدیث سے زیادہ مکمل ہے۔

۱۲۵۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَكُونُ قِبْلَتَانِ فِي بَلَدٍ وَاحِدٍ۔

۱۲۵۸: سلیمان بن داؤد' جریر' قابوس' ان کے والد' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک شہر میں دو قبلے نہیں ہو سکتے (مراد یہ ہے کہ اہلِ اسلام کا اور نصاریٰ اور یہود کا دونوں کا حجازِ مقدس میں رہنا نہیں ہوگا۔

۱۲۵۹: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ

۱۲۵۹: محمود بن خالد' عمر عبدالواحد' حضرت سعید بن عبدالعزیز

يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَزِيرَةُ الْعَرَبِ مَا بَيْنَ الْوَادِي إِلَى أَقْصَى الْيَمَنِ إِلَى تُخُومِ الْعِرَاقِ إِلَى الْبَحْرِ قَالَ أَبُو دَاوُد قُرِءَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكَ أَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَ مَالِكٌ عُمَرُ أَجْلَى أَهْلَ نَجْرَانَ وَلَمْ يُجْلَوْا مِنْ تَيْمَاءَ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ بِلَادِ الْعَرَبِ فَأَمَّا الْوَادِي فَإِنِّي أَرَى أَنَّمَا لَمْ يُجْلَ مَنْ فِيهَا مِنَ الْيَهُودِ أَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْهَا مِنْ أَرْضِ الْعَرَبِ۔

ہے کہ ایک طرف وادی القریٰ سے لے کر یمن تک جزیرۂ عرب ہے اور دوسری طرف عراق سے لے کر سمندر تک جزیرۂ عرب ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میری موجودگی میں حارث بن مسکین کے سامنے یوں پڑھا گیا کہ مالک سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلِ نجران کو جلا وطن کیا اور انہوں نے (مقام) تیما سے کسی کو جلاوطن نہیں کیا (جو کہ سمندر کے نزدیک شام کے مضافات میں ایک جگہ ہے) کیونکہ تیما عرب کے شہروں میں سے نہیں ہے اور میری رائے میں وادی القریٰ کے یہودی اس وجہ سے جلاوطن نہیں کئے گئے کہ ان لوگوں نے وادی القریٰ کو سرزمین عرب میں داخل نہیں سمجھا۔

جزیرۃ العرب:

مذکورہ حدیث میں حجازِ مقدس کی تحدید بیان فرمائی گئی ہے ورنہ درحقیقت ملک عرب ایک جزیرہ ہے اور نجران ایک گاؤں کا نام ہے جو کہ ملک شام اور حجاز کے درمیان واقع ہے۔

۱۲۶۰: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مَالِكٌ وَقَدْ أَجْلَى عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ يَهُودَ نَجْرَانَ وَفَدَكَ۔

۱۲۶۰: ابن سرح' ابن وہب' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سرزمین عرب سے نجران اور فدک کے یہود کو نکال دیا۔

بَاب فِي إِيقَافِ أَرْضِ السَّوَادِ وَأَرْضِ الْعَنْوَةِ

باب: مشرکین کے ملک میں جو زمین لڑائی سے حاصل ہو اہلِ اسلام میں وہ زمین کس طرح تقسیم کی جائے گی

۱۲۶۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنَعَتْ الْعِرَاقُ قَفِيزَهَا وَدِرْهَمَهَا وَمَنَعَتْ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا ثُمَّ عُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ قَالَهَا زُهَيْرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ۔

۱۲۶۱: احمد بن یونس' زہیر' سہیل بن ابی صالح' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک ایسا وقت آئے گا کہ عراق اپنے پیمانوں اور سکوں کو روک دے گا اور ملک شام اپنے مد اور اشرفیوں کو روک دے گا اور ملک مصر اپنے سکوں اور اشرفیوں کو روک دے گا پھر تم لوگ جس طرح شروع میں تھے ویسے ہی ہو جاؤ گے زہیر راوی حدیث نے تین مرتبہ یہ کہا کہ اس حدیث پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا گوشت اور خون گواہ ہے۔

عراق سے متعلق پیشین گوئی:

مذکورہ حدیث میں عراق کے اپنے پیمانے وغیرہ روکنے سے مراد یہ ہے کہ عراق کے سکے اور اس کی آمدنی سے خود وہاں کے

باشندے محروم رہ جائیں گے اور مصر کے اشرفیوں کے روکنے کا مطلب یہ ہے کہ ان تمام ممالک کا سرمایہ تم لوگوں کو حاصل ہوگا اور ارشادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم: ''پھر تم ویسے ہی ہو جاؤ گے'' کا مفہوم یہ ہے کہ تم لوگوں کو جو کچھ سرمایہ حاصل ہوگا اپنی حکمت عملی اور مکروفریب اور تم لوگوں کی بداعمالی کی نحوست میں کفار تم لوگوں سے آہستہ آہستہ سب کچھ چھین لیں گے آج کے حجازِ مقدس کے حالات اور یہودیوں کے اس سرزمین پاک میں دخیل ہونے کے لئے یہ حدیث ایک لمحہ فکریہ ہے۔

۱۲۶۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا وَأَقَمْتُمْ فِيهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ۔

۱۲۶۲: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ جس بستی یا گاؤں میں آؤ اور وہاں رہن سہن کر لو تو تمہیں ایک متعین حصہ ملے گا اور جس بستی یا گاؤں کے افراد نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس میں سے اللہ و رسول کا خمس نکال کر باقی حصہ تم لوگوں کو مل جائے گا۔

پانچویں حصہ سے متعلق حکم:

مذکورہ حدیث میں تمہارا حصہ تم لوگوں کو مل جائے گا سے مراد یہ ہے کہ مالِ غنیمت کے طریقہ پر وہ گاؤں تم لوگوں میں تقسیم نہیں کیا جائے گا کیونکہ وہ گاؤں وغیرہ لڑائی کے بغیر تم لوگوں کو ملا ہے ایسی صورت میں امیر المؤمنین یا امام وقت کو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ جس قدر جس کو مناسب سمجھیں عنایت فرما دیں۔

بَابٌ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ

باب: جزیہ وصول کرنا

۱۲۶۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى أُكَيْدِرِ دُومَةَ فَأُخِذَ فَأَتَوْهُ بِهِ فَحَقَنَ لَهُ دَمَهُ وَصَالَحَهُ عَلَى الْجِزْيَةِ۔

۱۲۶۳: عباس بن عبدالعظیم' سہل بن محمد' یحییٰ بن ابی زائدہ' محمد بن اسحٰق' قاسم بن عمر' انس بن مالک' حضرت عثمان بن ابی سلیمان سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیدر نامی (دومہ کے بادشاہ) کی طرف حضرت خالد بن ولید کو روانہ فرمایا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے اس کا خون معاف فرما دیا اور اس سے جزیہ پر صلح کر لی۔

جزیہ کیا ہے؟

شریعت میں جزیہ اس ٹیکس کو کہا جاتا ہے کہ جو ذمی کافر اسلامی ملک یعنی دارالاسلام میں رہ کر ادا کرے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دومہ کے بادشاہ جس کا نام اکیدر تھا جو کہ عیسائی تھا آپ نے اس کے بارے میں فرمایا تھا کہ اس کو زندہ گرفتار کر کے حاضر کیا جائے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو گرفتار کر کے خدمت نبوی میں پیش کیا تو آپ نے اس پر جزیہ مقرر فرما دیا۔ بعد میں اس نے اسلام قبول کر لیا۔

١٢٦٤ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِي مُحْتَلِمًا دِينَارًا أَوْ عَدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِيِّ ثِيَابٌ تَكُونُ بِالْيَمَنِ۔

١٢٦٤: عبد اللہ بن محمد' ابومعاویہ' اعمش' ابووائل' حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملک یمن کی جانب (قاضی اور حاکم بنا کر) روانہ کیا تو ان کو یہ حکم دیا کہ ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے مساوی معافر کے بنے ہوئے کپڑے وصول کریں جو یمن میں ہوتا ہے۔

١٢٦٥: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ مِثْلَهُ۔

١٢٦٥: نفیلی' ابومعاویہ' اعمش' ابراہیم' مسروق' معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طریقہ پر روایت ہے۔

١٢٦٦: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هَانِءٍ أَبُو نُعَيْمٍ النَّخَعِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لَئِنْ بَقِيتُ لِنَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ لَأَقْتُلَنَّ الْمُقَاتِلَةَ وَلَأَسْبِيَنَّ الذُّرِّيَّةَ فَإِنِّي كَتَبْتُ الْكِتَابَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى أَنْ لَا يُنَصِّرُوا أَبْنَائَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ بَلَغَنِي عَنْ أَحْمَدَ أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ هَذَا الْحَدِيثَ إِنْكَارًا شَدِيدًا قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَلَمْ يَقْرَأْهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْعَرْضَةِ الثَّانِيَةِ۔

١٢٦٦: عباس بن عبد العظیم' عبد الرحمٰن بن ہانی' شریک' ابراہیم' زیاد بن جدیرؒ سے مروی ہے کہ علیؓ نے فرمایا کہ اگر میں زندہ رہا تو میں قبیلہ بنی تغلب کے نصرانیوں میں سے جنگ کرنے والوں کو قتل کر دونگا اور انکے بچوں کو گرفتار کر لونگا کیونکہ جو معاہدہ ان لوگوں اور رسول کے درمیان ہوا تھا وہ میں نے تحریر کیا تھا۔ اس معاہدہ میں تھا کہ وہ لوگ اپنی اولاد کی مدد نہ کریں (اور انہوں نے مدد کی) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے اور امام احمد بن حنبلؒ بھی اس حدیث کو منکر فرماتے ہیں اور وہ اس حدیث کا سختی سے انکار کرتے تھے بعض حضرات کے نزدیک یہ حدیث متروک ہے اور لوگوں نے راوی حدیث عبد الرحمٰن بن ہانی پر اس حدیث کو منکر خیال کیا۔ راوی حدیث ابوعلی نے بیان کیا کہ جس وقت اس کتاب کو امام ابوداؤد نے دوبارہ پڑھ کر سنایا تو اس میں یہ حدیث نہیں پڑھی۔

١٢٦٧: حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو الْيَامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَالَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ نَجْرَانَ عَلَى أَلْفَيْ حُلَّةٍ النِّصْفُ فِي صَفَرٍ وَالْبَقِيَّةُ فِي رَجَبٍ يُؤَدُّونَهَا إِلَى الْمُسْلِمِينَ وَعَوَرٍ ثَلَاثِينَ دِرْعًا وَثَلَاثِينَ فَرَسًا وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا وَثَلَاثِينَ مِنْ كُلِّ صِنْفٍ مِنْ أَصْنَافِ

١٢٦٧: مصرف بن عمرو' یونس بن بکیر' اسباط بن نصر' اسماعیل' حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے نجران کے عیسائیوں سے دو ہزار کپڑے کے جوڑوں پر صلح فرمائی کہ وہ لوگ ان میں سے آدھے جوڑے ماہِ صفر میں ادا کریں گے اور بقیہ آدھے جوڑے ماہِ رجب میں مسلمانوں کو ادا کریں گے اور تیس زرہیں تیس گھوڑے اور تیس اُونٹ اور تمام قسم کے اسلحہ میں سے تیس تیس اسلحہ جو کہ جہاد میں کام آتے ہیں عاریت کے طور پر مسلمانوں کو ادا کریں گے اور مسلمان اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ وہ اسلحہ کام سے فراغت کے بعد انکو واپس کر دینگے اور یہ اسلحہ وغیرہ مانگا ہوا دینا اس وقت ہوگا کہ جب یمن میں کوئی شخص مکر وفریب کرے یا مسلمانوں

السِّلَاحِ يَغْزُونَ بِهَا وَالْمُسْلِمُونَ ضَامِنُونَ لَهَا حَتَّى يَرُدُّوهَا عَلَيْهِمْ إِنْ كَانَ بِالْيَمَنِ كَيْدٌ أَوْ غَدْرَةٌ عَلَى أَنْ لَا تُهْدَمَ لَهُمْ بَيْعَةٌ وَلَا يُخْرَجَ لَهُمْ قَسٌّ وَلَا يُفْتَنُوا عَنْ دِينِهِمْ مَا لَمْ يُحْدِثُوا حَدَثًا أَوْ يَأْكُلُوا الرِّبَا قَالَ إِسْمَعِيلُ فَقَدْ أَكَلُوا الرِّبَا۔

سے عہد شکنی کرے اور (وہاں پر لڑائی تیار ہو) اس شرط پر کہ ان لوگوں کا کوئی گرجا منہدم نہیں کیا جائیگا اور نہ وہاں سے کوئی پادری نکالا جائیگا اور ان لوگوں کے مذہب میں کسی قسم کی مداخلت نہیں ہوگی جب تک کہ کوئی نئی بات پیدا نہ کریں یا وہ لوگ سود نہ کھائیں۔ اسماعیل نے بیان کیا کہ وہ لوگ سودخوری کرنے لگے (اس وجہ سے ان لوگوں سے کیا گیا معاہدہ فسخ ہوگیا پھر ان لوگوں کو ملک عرب سے نکال دیا گیا)۔

بَاب فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ

باب: مجوسیوں سے جزیہ وصول کرنے کا بیان

۱۲۶۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ أَهْلَ فَارِسَ لَمَّا مَاتَ نَبِيُّهُمْ كَتَبَ لَهُمْ إِبْلِيسُ الْمَجُوسِيَّةَ۔

۱۲۶۸: احمد بن سنان، محمد بن بلال، عمران قطان، ابوحمزہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس وقت فارس والوں کے پیغمبر کا انتقال ہو گیا تو شیطان نے انہیں مجوسیت یعنی آگ کی پوجا کرنے پر لگا دیا (اور اس طرح ان لوگوں کو شیطان نے گمراہ کر دیا)۔

۱۲۶۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ بَجَالَةَ يُحَدِّثُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ وَأَبَا الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ إِذْ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَانْهَوْهُمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ فَقَتَلْنَا فِي يَوْمٍ ثَلَاثَةَ سَوَاحِرَ وَفَرَّقْنَا بَيْنَ كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَحَرِيمِهِ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَصَنَعَ طَعَامًا كَثِيرًا فَدَعَاهُمْ فَعَرَضَ السَّيْفَ عَلَى فَخِذِهِ فَأَكَلُوا وَلَمْ يُزَمْزِمُوا وَأَلْقَوْا وِقْرَ بَغْلٍ أَوْ بَغْلَيْنِ مِنَ الْوَرِقِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ۔

۱۲۶۹: مسدد، سفیان، عمرو بن دینار، بجالہ، حضرت عمرو بن اوس اور ابوالشعثاء سے روایت ہے کہ بجالہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت احنف بن قیس کے چچا جزء بن معاویہ کا محرر تھا ایک مرتبہ ہمارے پاس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ان کی وفات سے ایک سال قبل ایک مکتوب پہنچا اس میں یہ تحریر تھا کہ ہر ایک جادوگر کو قتل کر دو اور مجوسی لوگوں کے محارم کے درمیان علیحدگی کر دو اور ان لوگوں کو گنگنانے سے روک دو۔ تو ہم لوگوں نے ایک روز میں تین جادوگروں کو مار ڈالا اور جس مجوسی شخص کے نکاح میں اس کی کوئی محرم عورت تھی، ہم نے ان دونوں میں تفریق کرا دی اور احمد بن قیس نے کافی کھانا پکوایا۔ پھر انہوں نے مجوسیوں کو بلایا اور اپنی ران پر تلوار رکھی ان لوگوں نے کھانا کھایا لیکن وہ گنگنائے نہیں اور انہوں نے ایک خچر کے وزن یا دو خچر کے وزن کے برابر چاندی پیش کی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے اس وقت تک جزیہ نہیں لیا یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا۔

مجوسیوں کا حرام فعل:

مجوسی ان لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ جو آگ کی پوجا کرتے ہیں ان ہی کو پارسی اور فارسی لوگ بھی کہا جاتا ہے یہ لوگ اپنی محرم

عورتوں ماں، بہن، بیٹی وغیرہ سے شادی کرتے تھے اسلام نے اس کو حرام قرار دیا۔

۱۲۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ قُشَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَسْبَذِيِّينَ مِنْ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَهُمْ مَجُوسُ أَهْلِ هَجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَكَثَ عِنْدَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَسَأَلْتُهُ مَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ فِيكُمْ قَالَ شَرٌّ قُلْتُ مَهْ قَالَ الْإِسْلَامُ أَوِ الْقَتْلُ قَالَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَبِلَ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِقَوْلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَتَرَكُوا مَا سَمِعْتُ أَنَا مِنَ الْأَسْبَذِيِّ۔

۱۲۷۰: محمد بن مسکین، یحییٰ بن حسان، ہشیم، داؤد بن ابی ہند، قشیر بن عمرو، بجالہ بن عبدة، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص بحرین کے رہنے والے اسبذیین میں سے جو کہ ہجر کے مجوسیوں میں سے تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے پاس کچھ دیر ٹھہرا رہا جب وہ جانے لگا تو میں نے دریافت کیا کہ اللہ اور رسول اللہ نے تمہارا کیا فیصلہ فرمایا ہے؟ تو اس شخص نے کہا کہ میرے لئے برا فیصلہ کیا گیا۔ میں نے کہا خاموش رہو۔ اس نے کہا کہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ تم اسلام قبول کر لو ورنہ قتل کے لئے تیار ہو جاؤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے جزیہ وصول کرنا قبول کیا تو لوگوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے قول پر عمل کیا اور اسبذی سے جو سنا اس کو ترک کر دیا۔

جزیہ سے متعلق حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا قول:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کو اختیار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں جن کا شمار عشرۂ مُبشّرہ میں سے ہے۔ ان کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے کافر سے سنا ہوگا اس لئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مقابلہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول قوی ہے اور اسبذی یہ فارسی زبان کا لفظ ہے لغت میں اس کے معنی گھوڑے کی پوجا کرنے والا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اسبذی جو کہ مقامِ امان کے دولت مند شخص تھے۔ ان کے باپ دادا گھوڑوں کی پرستش کرتے ہوں اور انہیں کی طرف نسبت ہو بہرحال فارسی زبان میں اسپ گھوڑے کو کہتے ہیں اسبذی اسی کی طرف نسبت معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

الحمدللہ و بفضلہ پارہ نمبر: ۱۹ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ ۲۰

بَاب فِي التَّشْدِيدِ فِي جِبَايَةِ الْجِزْيَةِ

باب: جزیہ کی وصولیابی کے سلسلہ میں سختی کرنے کا بیان

۱۲۷۱: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلَى حِمْصَ يُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ الْقِبْطِ فِي أَدَاءِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ مَا هَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا۔

۱۲۷۱: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' یونس بن یزید' ابن شہاب' حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ہشام بن حکیم بن حزام نے ایک شخص کو جو حمص (نامی شہر) کا عامل تھا دیکھا کہ اس نے جزیہ کی وصولی کے لئے کچھ قبطی لوگوں کو دھوپ میں کھڑا کیا ہوا تھا ہشام نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر عذاب نازل کرے گا کہ جو لوگوں کو (بلاوجہ) عذاب میں مبتلا کرتے ہیں۔

جرم سے زیادہ سزا دینا:

مراد یہ ہے کہ جو لوگ دوسروں پر ظلم کرتے ہیں اور ان کے جرم سے زیادہ ان کو سزا دیتے ہیں یا بلاوجہ شرعی دوسروں کو تکلیف پہنچاتے ہیں وہ سب لوگ مذکورہ وعید میں داخل ہیں۔

بَاب فِي تَعْشِيرِ أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا اخْتَلَفُوا بِالتِّجَارَاتِ

باب: جب ذمی کافر تجارت کا مال لے کر پھریں تو ان سے دسواں حصہ محصول وصول کیا جائے گا؟

۱۲۷۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُمِّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ۔

۱۲۷۲: مسدد' ابوالاحوص' عطاء بن سائب' حضرت حرب بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے نانا سے سنا' انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (مالِ تجارت میں سے) یہود اور نصرانیوں سے دسواں حصہ وصول کیا جائے گا اور اہلِ اسلام سے وصول نہیں کیا جائے گا۔

۱۲۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ

۱۲۷۳: محمد بن عبید' وکیع' سفیان' عطاء بن سائب' حضرت حرب بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ بالا روایت کی طرح روایت کیا۔

ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ خَرَاجٌ مَكَانَ الْعُشُورِ۔

۱۲۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ خَالِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُعَشِّرُ قَوْمِي قَالَ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى۔

۱۲۷۴: محمد بن بشار' عبدالرحمٰن' سفیان' حضرت عطاء سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے سنا جو کہ بکر بن وائل (کے قبیلہ) سے تھا اس نے اپنے ماموں سے سنا وہ کہتا تھا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں اپنی قوم سے دسواں حصہ وصول کیا کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا (تجارت کے مالوں میں مسلمانوں پر نہیں بلکہ) یہود و نصاریٰ پر دسواں حصہ واجب ہے (اور مسلمانوں پر چالیسواں حصہ یعنی زکوٰۃ ہے)

۱۲۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمْتُ وَعَلَّمَنِي الْإِسْلَامَ وَعَلَّمَنِي كَيْفَ آخُذُ الصَّدَقَةَ مِنْ قَوْمِي مِمَّنْ أَسْلَمَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ مَا عَلَّمْتَنِي قَدْ حَفِظْتُهُ إِلَّا الصَّدَقَةَ أَفَأُعَشِّرُهُمْ قَالَ لَا إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى النَّصَارَى وَالْيَهُودِ۔

۱۲۷۵: محمد بن ابراہیم' ابونعیم' عبدالسلام' عطاء بن سائب' حضرت حرب بن عبیداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے دادا سے سنا جو کہ قبیلہ بنی تغلب میں سے ایک شخص تھے۔ انہوں نے کہا میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا۔ آپ نے مجھے اسلام کے بارے میں تعلیم دی اور مجھے یہ بھی بتایا کہ میں اپنی قوم کے ان لوگوں سے جو مسلمان ہو جائیں کس طرح صدقہ وصول کروں۔ پھر جب میں دوسری مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے مجھے جو تعلیم دی تھی مجھے سب یاد ہے لیکن صدقہ کے متعلق یاد نہیں رہا۔ کیا میں اپنی قوم سے مالِ تجارت میں سے دسواں حصہ وصول کروں؟ آپ نے فرمایا نہیں دسواں حصہ تو یہود اور نصرانیوں پر واجب ہے۔

ہندوستان میں عشر واجب ہے یا نہیں؟

مراد یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ پر ان کے تجارت کے اموال میں دسواں حصّہ واجب ہے اور اہل اسلام پر کھیتی کی پیداوار میں دسواں حصہ ہے جس کو شریعت کی اصطلاح میں عشر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ ہندوستان کی زمینیں خاتمہ زمینداری کے بعد سے عشری نہیں رہیں اور اب یہاں پر عشر واجب نہیں رہا لیکن تبرک کے طور پر پیداوار میں سے کچھ صدقہ کر دیا جائے تو بہتر ہے۔ (تفصیل کے لئے اسلام کا نظامِ اراضی ملاحظہ فرمائیں)

۱۲۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ عُمَيْرٍ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ خَيْبَرَ وَمَعَهُ مَنْ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ

۱۲۷۶: محمد بن عیسیٰ' اشعث بن شعبہ' ارطاۃ بن منذر' حکیم بن عمیر' ابو الاحوص' حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر میں اُترے اور آپ کے ساتھ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے اور خیبر کا حاکم ایک فتنہ انگیز اور شر پھیلانے والا شخص تھا۔ وہ حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا اے محمد (ﷺ)

وَكَانَ صَاحِبُ خَيْبَرَ رَجُلًا مَارِدًا مُنْكَرًا فَأَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَلَكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا حُمُرَنَا وَتَأْكُلُوا ثَمَرَنَا وَتَضْرِبُوا نِسَائَنَا فَغَضِبَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ ارْكَبْ فَرَسَكَ ثُمَّ نَادِ أَلَا إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِمُؤْمِنٍ وَأَنْ اجْتَمِعُوا لِلصَّلَاةِ قَالَ فَاجْتَمَعُوا ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ قَدْ يَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ أَلَا وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ وَعَظْتُ وَأَمَرْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِي عَلَيْهِمْ۔

کیا تمہارے لئے یہ بات جائز ہے کہ تم ہمارے گدھوں کو ذبح کر ڈالو اور ہمارے پھل کھالو اور ہماری عورتوں کو قتل کر دو۔ حضور اکرم ﷺ یہ بات سُن کر خفا ہو گئے اور فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن عوف! تم گھوڑے پر سوار ہو کر جاؤ اور اس بات کی منادی کرو کہ جنت حلال نہیں ہے مگر مسلمانوں کے لئے اور تمام لوگ نماز کے لئے جمع ہو جاؤ جب وہ لوگ جمع ہو گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا کوئی شخص تم لوگوں میں سے اپنے مسند پر تکیہ لگا کر یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف انہی چیزوں کو حرام کہا ہے کہ جن کا ذکر قرآن میں ہے۔ اچھی طرح سن لو میں نے نصیحت کی اور چند باتوں سے منع کیا وہ باتیں اتنی ہی ہیں کہ جتنی قرآن کریم میں ہیں یا اس سے زیادہ ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اہل کتاب کے گھروں میں ان کی اجازت کے بغیر جانا حلال نہیں کیا اور نہ ان کی عورتوں کو مارنا اور نہ ان کے پھل کھانا جبکہ وہ تمہیں وہ چیز دے رہے ہیں جو ان کے ذمہ ہے (یعنی جزیہ)۔

حدیث وفقہ بھی واجب العمل ہیں:

مفہومِ حدیث یہ ہے کہ قرآنِ کریم کی طرح احادیث بھی واجب العمل ہیں بلکہ اس طرح سمجھنا چاہئے کہ قرآن متن ہے اور حدیث شریف اس کی شرح ہے (اور فقہ ان تمام علومِ شرعیہ کا خلاصہ اور نچوڑ ہے) اس لئے یہ تمام قابل عمل ہیں۔

۱۲۷۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَلَّكُمْ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا فَتَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ فَيَتَّقُونَكُمْ بِأَمْوَالِهِمْ دُونَ أَنْفُسِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ قَالَ سَعِيدٌ فِي حَدِيثِهِ فَيُصَالِحُونَكُمْ عَلَى صُلْحٍ ثُمَّ اتَّفَقَا فَلَا تُصِيبُوا مِنْهُمْ شَيْئًا فَوْقَ ذَلِكَ فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ لَكُمْ۔

۱۲۷۷: مسدد' سعید بن منصور' ابوعوانہ' ہلال' قبیلہ ثقیف کے ایک شخص اور قبیلہ جہنیہ کے ایک شخص سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شاید تم ایک قوم سے جنگ کرو گے اور اس پر غالب آ جاؤ گے پھر وہ لوگ تمہیں اپنا مال دے کر اپنی جانوں کو اور اپنی اولاد کو بچالیں گے پھر وہ لوگ تم سے مال کے بدلے پر صلح کر لیں گے اور تم اس سے زیادہ وصول نہ کرنا (یعنی ناحق زیادتی نہ کرنا) کیونکہ تمہارے لئے زیادہ لینا جائز نہیں ہے۔

۱۲۷۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ الْمَدِينِيُّ

۱۲۷۸: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' ابوصخر' صفوان بن سلیم' حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چند صاحبزادوں سے مروی ہے کہ انہوں نے

أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ آبَائِهِمْ دِنْيَةً عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا أَوْ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اپنے والدوں سے سنا جو کہ ایک دوسرے کے رشتہ دار تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ذمی شخص پر ظلم کرے گا یا اس کے حق میں کسی قسم کی کمی کرے گا یا اس کی طاقت سے زیادہ اس کو تکلیف پہنچائے گا یا اس کی مرضی کے بغیر اس سے کوئی چیز حاصل کرے گا تو میں قیامت کے روز ایسے شخص سے جھگڑا کروں گا (اس شخص کے خلاف ہو جاؤں گا) اس کا قصور ثابت کروں گا۔

بَاب فِي الذِّمِّيِّ يُسْلِمُ فِي بَعْضِ السَّنَةِ هَلْ عَلَيْهِ جِزْيَةٌ

باب: جو ذمی شخص سال کے دوران اسلام قبول کر لے اس سال میں جس قدر دن گزریں گے اس کا جزیہ وصول نہیں کیا جائے گا

۱۲۷۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ قَابُوسَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ۔

۱۲۷۹: عبداللہ بن الجراح‘ جریر‘ قابوس‘ ان کے والد‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اہلِ اسلام پر جزیہ واجب نہیں ہے۔

۱۲۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سُئِلَ سُفْيَانُ عَنْ تَفْسِيرِ هَذَا فَقَالَ إِذَا أَسْلَمَ فَلَا جِزْيَةَ عَلَيْهِ۔

۱۲۸۰: محمد بن کثیر سے مروی ہے کہ کسی شخص نے سفیان سے اس حدیث کا مفہوم دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ ذمی کافر جس وقت اسلام قبول کر لے تو اس پر (جو دن اس ایک سال میں سے گزر گیا) ان دنوں کا جزیہ دینا لازم نہ ہوگا۔

بَاب فِي الْإِمَامِ يَقْبَلُ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ

باب: امام کے لئے مشرکین کا ہدیہ قبول کرنا کیسا ہے؟

۱۲۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْهَوْزَنِيُّ قَالَ لَقِيتُ بِلَالًا مُؤَذِّنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَلَبَ فَقُلْتُ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي كَيْفَ كَانَتْ نَفَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ لَهُ شَيْءٌ كُنْتُ أَنَا الَّذِي أَلِي ذَلِكَ مِنْهُ مُنْذُ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَنْ تُوُفِّيَ وَكَانَ إِذَا أَتَاهُ الْإِنْسَانُ مُسْلِمًا فَرَآهُ

۱۲۸۱: ابوتوبہ‘ معاویہ بن سلام‘ زید‘ ابوسلام‘ حضرت عبداللہ ہوزنی سے مروی ہے کہ میں نے مؤذن رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے (شہر) حلب میں ملاقات کی اور میں نے کہا اے بلال رضی اللہ عنہ تم مجھ سے بیان کرو کہ نبی کریم ﷺ کس طرح خرچ کرتے تھے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کے پاس جو مال بھی ہوتا جس وقت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا آپ کے وصال تک اور جب نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی مسلمان حاضر ہوتا اور آپ اس شخص کو برہنہ دیکھتے تو آپ مجھے حکم فرماتے‘ میں جاتا اور قرض اُدھار مانگ کر اس کے لئے چادر خرید کر دیتا پھر وہ کپڑا اس کو پہناتا اور اس کو کھانا کھلاتا یہاں تک کہ ایک دن

عَارِيًا يَأْمُرُنِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَقْرِضُ فَأَشْتَرِي لَهُ الْبُرْدَةَ فَأَكْسُوهُ وَأُطْعِمُهُ حَتَّى اعْتَرَضَنِي رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ يَا بِلَالُ إِنَّ عِنْدِي سَعَةً فَلَا تَسْتَقْرِضْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مِنِّي فَفَعَلْتُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ تَوَضَّأْتُ ثُمَّ قُمْتُ لِأُؤَذِّنَ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا الْمُشْرِكُ قَدْ أَقْبَلَ فِي عِصَابَةٍ مِنَ التُّجَّارِ فَلَمَّا أَنْ رَآنِي قَالَ يَا حَبَشِيُّ قُلْتُ يَا لَبَّاهُ فَتَجَهَّمَنِي وَقَالَ لِي قَوْلًا غَلِيظًا وَقَالَ لِي أَتَدْرِي كَمْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الشَّهْرِ قَالَ قُلْتُ قَرِيبٌ قَالَ إِنَّمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ أَرْبَعٌ فَآخُذُكَ بِالَّذِي عَلَيْكَ فَأَرُدُّكَ تَرْعَى الْغَنَمَ كَمَا كُنْتَ قَبْلَ ذَلِكَ فَأَخَذَ فِي نَفْسِي مَا يَأْخُذُ فِي أَنْفُسِ النَّاسِ حَتَّى إِذَا صَلَّيْتُ الْعَتَمَةَ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّ الْمُشْرِكَ الَّذِي كُنْتُ أَتَدَيَّنُ مِنْهُ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا وَلَيْسَ عِنْدَكَ مَا تَقْضِي عَنِّي وَلَا عِنْدِي وَهُوَ فَاضِحِي فَأْذَنْ لِي أَنْ آبَقَ إِلَى بَعْضِ هَؤُلَاءِ الْأَحْيَاءِ الَّذِينَ قَدْ أَسْلَمُوا حَتَّى يَرْزُقَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقْضِي عَنِّي فَخَرَجْتُ حَتَّى إِذَا أَتَيْتُ مَنْزِلِي فَجَعَلْتُ سَيْفِي وَجِرَابِي وَنَعْلِي وَمِجَنِّي عِنْدَ رَأْسِي حَتَّى إِذَا انْشَقَّ عَمُودُ الصُّبْحِ الْأَوَّلِ أَرَدْتُ أَنْ أَنْطَلِقَ فَإِذَا إِنْسَانٌ يَسْعَى يَدْعُو يَا بِلَالُ أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مشرکین میں سے ایک شخص مجھے ملا اور کہا اے بلال! میرے پاس کافی مال موجود ہے تو تم میرے علاوہ کسی شخص سے اُدھار نہ لیا کرو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا میں ایک دن وضو کر کے اذان دینے کے لئے کھڑا ہوا تو دیکھا کہ وہی مشرک شخص تاجروں کی جماعت کے ساتھ آ پہنچا جب اس نے مجھے دیکھا تو کہا اے حبشی! میں نے کہا: یَا لَبَّاهُ یعنی جی جناب! کہا وہ شخص سختی کرنے لگا اور مجھے برا بھلا کہنے لگا اور یہ کہنے لگا کہ تم جانتے ہو کہ مہینہ مکمل ہونے میں کتنے روز باقی ہیں؟ میں نے کہا ہاں قریب ہے یعنی کچھ دن مہینہ پورا ہونے میں باقی رہ گئے (اس شخص کا مطلب یہ تھا کہ قرضہ ادا کرنے کا وعدہ پورا ہونے والا ہے اور لگتا ہے کہ تم قرضہ وعدے پر ادا نہیں کرو گے) پھر اس نے کہا دیکھو مہینہ میں چار روز باقی ہیں میں تم سے اپنا قرضہ لے کر رہوں گا ورنہ میں تم کو ایسا ہی کر دوں گا کہ جیسے پہلے تم بکریاں چراتے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس بات کا میرے دِل میں اس قدر افسوس ہوا جیسا کہ لوگوں کو ہوتا ہے یہاں تک کہ میں جب نمازِ عشاء سے فارغ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے گئے میں نے بھی آپ سے اندر آنے کی اجازت مانگی آپ نے اجازت عطا فرما دی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اُوپر میرے والدین صدقہ ہوں جس مشرک سے میں اُدھار لیتا تھا اس نے مجھ سے لڑائی کی اور اس نے مجھ کو برا بھلا کہا اور آپ کے پاس اس قدر مال موجود نہیں کہ میرا قرضہ ادا ہو جائے اور نہ قرض ادا کرنے کے لئے میرے پاس مال موجود ہے اور وہ شخص مجھ کو رُسوا کرے گا آپ مجھے اجازت دیں کہ میں ان قبائل میں سے کسی کے پاس بھاگ جاؤں۔ ایک قوم جو اسلام لے آئی ہے (اور وہ لوگ مدینہ منورہ سے باہر رہتے ہیں) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو اس قدر دولت عنایت فرما دیں کہ جس سے میرا قرضہ ادا ہو جائے۔ یہ بات کہہ کر میں وہاں سے آ گیا اور اپنے گھر پہنچ گیا اور میں نے تلوار' موزہ جوتا اور ڈھال کو اپنے سرہانے رکھا۔ جس وقت صبح صادق ہوئی تو میں نے بھاگ جانے کا ارادہ کر لیا۔ اسی وقت ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور کہا اے بلال تمہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَإِذَا أَرْبَعُ رَكَائِبَ مُنَاخَاتٌ عَلَيْهِنَّ أَحْمَالُهُنَّ فَاسْتَأْذَنْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرْ فَقَدْ جَائَكَ اللّٰهُ بِقَضَائِكَ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ تَرَ الرَّكَائِبَ الْمُنَاخَاتِ الْأَرْبَعَ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ إِنَّ لَكَ رِقَابَهُنَّ وَمَا عَلَيْهِنَّ فَإِنَّ عَلَيْهِنَّ كِسْوَةً وَطَعَامًا أَهْدَاهُنَّ إِلَيَّ عَظِيمُ فَدَكَ فَاقْبِضْهُنَّ وَاقْضِ دَيْنَكَ فَفَعَلْتُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا فَعَلَ مَا قِبَلَكَ قُلْتُ قَدْ قَضَى اللّٰهُ كُلَّ شَيْءٍ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ قَالَ أَفَضَلَ شَيْءٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ انْظُرْ أَنْ تُرِيحَنِي مِنْهُ فَإِنِّي لَسْتُ بِدَاخِلٍ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِي حَتَّى تُرِيحَنِي مِنْهُ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ دَعَانِي فَقَالَ مَا فَعَلَ الَّذِي قِبَلَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ مَعِي لَمْ يَأْتِنَا أَحَدٌ فَبَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَقَصَّ الْحَدِيثَ حَتَّى إِذَا صَلَّى الْعَتَمَةَ يَعْنِي مِنَ الْغَدِ دَعَانِي قَالَ مَا فَعَلَ الَّذِي قِبَلَكَ قَالَ قُلْتُ قَدْ أَرَاحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ شَفَقًا مِنْ أَنْ يُدْرِكَهُ الْمَوْتُ وَعِنْدَهُ ذٰلِكَ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُ حَتَّى إِذَا جَاءَ أَزْوَاجَهُ فَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ امْرَأَةٍ حَتَّى أَتَى مَبِيتَهُ فَهٰذَا الَّذِي سَأَلْتَنِي عَنْهُ.

نے یادفرمایا ہے۔ چنانچہ میں چل پڑا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ وہاں پر چار اُونٹ لدے ہوئے بیٹھے ہیں میں نے اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا اے بلال خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہارے قرضہ ادا کرنے کے لئے (غیب سے) مال بھیجا ہے۔ آپ نے اس کے بعد فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ چار جانور (اُونٹ) لدے ہوئے ہیں میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ دیکھے (ضرور دیکھے ہیں) آپ نے ارشاد فرمایا تم وہ جانور بھی لے لو اور جو سامان ان جانوروں پر لدا ہوا ہے تم وہ بھی لے لو ان کے اُوپر کپڑا اور غلہ لدا ہوا ہے مجھے یہ اسباب رئیس فدک نے روانہ کیا ہے تم ان کو لے لو اور تمہارے ذمہ جو قرضہ ہے وہ ادا کردو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں مسجد میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضرت رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہیں میں نے سلام کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم کو اس مال سے کیا منافع حاصل ہوا؟ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے وہ تمام قرض ادا کرا دیا جو کہ اس کے رسول کے ذمہ تھا' کچھ قرضہ باقی نہیں رہا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس مال میں سے کچھ باقی بچا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا جو باقی بچا ہے اس کو بعجلت خرچ کردو میں اپنے گھر نہیں جاؤں گا جب تک کہ تم مجھ کو (اس طرف سے) مطمئن نہ کردو۔ جب حضرت رسول کریم ﷺ نے نمازِ عشاء ادا فرمائی آپ نے مجھے یاد فرمایا اور ارشاد فرمایا وہ مال کیا ہوا جو تمہارے پاس باقی بچا تھا؟ میں نے عرض کیا وہ مال میرے پاس ہے۔ میرے پاس کوئی شخص نہیں آیا کہ جس کو میں یہ مال دیتا (مراد یہ ہے کہ مجھے کوئی اس مال کا مستحق شخص نہیں مل سکا) پھر حضرت رسول کریم ﷺ رات کو مسجد میں قیام پذیر ہوئے اور راوی نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب آپ اگلے دن نمازِ عشاء سے فارغ ہوئے تو آپ نے مجھے طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا اس مال کا کیا ہوا جو کہ تمہارے پاس باقی بچ رہا تھا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس مال کی طرف سے مطمئن کر دیا۔ یہ بات سن کر آپ نے تکبیر فرمائی' اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرمایا اور اس کی حمد بیان فرمائی کہ اس

ذات نے مال سے نجات عطا فرمائی۔ آپ کو اس کا اندیشہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ میرا انتقال ہو جائے اور وہ مال میرے پاس موجود رہے۔ پھر میں آپ کے پیچھے چل دیا' آپ ازواجِ مطہراتؓ کے پاس تشریف لائے اور آپ نے ہر ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کو سلام کیا یہاں تک کہ آپ اپنی آرام گاہ تشریف لے گئے۔ تو یہ وہ بات ہے کہ (اے عبداللہ) جو تم نے مجھ سے دریافت کی۔

یہود کا تکبر:

مذکورہ یہودی کے کہنے کا خلاصہ یہ تھا کہ اس یہودی نے تکبر میں آ کر یہ کہا کہ آئندہ نہ میں قرض دوں گا اور دوسروں سے بھی تم کو قرضہ دینے سے منع کر دوں گا اور مذکورہ حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ کفار کے تحفے قبول کرنا درست ہے۔ آنحضرت ﷺ نے بھی شاہ مقوقس کا ہدیہ قبول فرمایا ہے۔ شروحاتِ حدیث فتح الملہم' بذل المجہود میں ہدایہ مشرکین کی تفصیلی بحث موجود ہے۔

۱۲۸۲ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بِمَعْنَى إِسْنَادِ أَبِي تَوْبَةَ وَحَدِيثِهِ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ مَا يَقْضِي عَنِّي فَسَكَتَ عَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاغْتَمَزْتُهَا۔

۱۲۸۲: محمود بن خالد' مروان بن محمد' معاویہ سے بھی اسی طرح روایت ہے کہ جس طرح اُوپر مذکور ہوا اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جس وقت میں نے نبیؐ سے عرض کیا نہ تو میرے پاس اور نہ ہی آپ کے پاس اس قدر سرمایہ ہے کہ اس سے قرض ادا کیا جا سکے تو آپ یہ بات سن کر خاموش رہے اور مجھے یہ محسوس ہوا کہ آپ میری اس بات سے رنجیدہ ہو گئے ہیں۔

۱۲۸۳: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَاقَةً فَقَالَ أَسْلَمْتَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ۔

۱۲۸۳ : ہارون بن عبد اللہ' ابوداؤد' عمران' قتادہ' یزید بن عبد اللہ' حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے میں تحفۃً ایک اُونٹنی لے کر حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم مسلمان ہو گئے میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے مشرکین سے ہدیہ قبول کرنے کی ممانعت ہے۔

بَابٌ فِي إِقْطَاعِ الْأَرَضِينَ

باب: زمین کے جاگیر دینے کا بیان

۱۲۸۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ۔

۱۲۸۴: عمرو بن مرزوق' شعبہ' سماک' علقمہ بن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور ان کے والد سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ان کو جاگیر کے طور پر (ملک یمن کے شہر) حضرموت میں زمین عطا فرمائی۔

۱۲۸۵: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۲۸۵: حفص بن عمر' جامع بن مطر' حضرت علقمہ بن وائل سے اسی طرح روایت ہے۔

۱۲۸۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فِطْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ

۱۲۸۶: مسدد' عبد اللہ بن داؤد' فطر' ان کے والد' حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں

حُرَيْثٍ قَالَ خَطَّ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ بِقَوْسٍ وَقَالَ أَزِيدُكَ أَزِيدُكَ۔

کمان سے لائن کھینچ کر ایک گھر (بنانے کے لئے) مجھ کو زمین عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا میں تم کو مزید زمین دوں گا (یعنی فی الحال یہ زمین قبول کرلو اور آئندہ مزید زمین دوں گا)

۱۲۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكَاةُ إِلَى الْيَوْمِ۔

۱۲۸۷: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے کئی حضرات سے یہ بات سنی کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو قبلیہ (نامی گاؤں) کی کانیں جو کہ (مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع مقام) فرع کی طرف تھیں' وہ عنایت فرمائیں تو آج تک زکوٰۃ کے علاوہ ان کانوں سے کچھ وصول نہیں کیا جاتا۔

۱۲۸۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ وَغَيْرُهُ قَالَ الْعَبَّاسُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا وَقَالَ غَيْرُهُ جَلْسَهَا وَغَوْرَهَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ وَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا أَعْطَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ أَعْطَاهُ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا وَقَالَ غَيْرُهُ جَلْسَهَا وَغَوْرَهَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو أُوَيْسٍ وَحَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ مَوْلَى بَنِي الدِّيلِ بْنِ بَكْرِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

۱۲۸۸: عباس بن محمد وغیرہ حضرات' حسین بن محمد' ابواویس' کثیر بن عبداللہ' ان کے والد' ان کے دادا سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث مزنی کو (گاؤں) قبلیہ کی کانیں جو کہ اُونچائی پر واقع تھیں اور جو کانیں نچلی طرف واقع تھیں اور جو زمین قدس (نامی پہاڑ) میں کھیتی باڑی کے لائق تھی جاگیر کے طور پر عنایت فرمائی اور کسی مسلمان کے حق میں سے کچھ نہیں دیا اور آپ نے اس کو ایک دستاویز تحریر فرما دی (وہ تحریر یہ تھی) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ یہ وہ دستاویز ہے کہ جس کی رُو سے محمد جو کہ اللہ کے رسول ہیں بلال بن حارث مزنی کو قبلیہ (گاؤں) کی کانوں کا ٹھیکہ دے دیا جو کہ اُونچائی اور نچائی پر واقع ہیں اور نیچے کی جانب واقع ہیں اور وہ زمین جو کہ قدس (نامی پہاڑ) میں کاشت کے قابل ہے اور ان کو کسی مسلمان کا حق نہیں دیا۔ ابواویس راوی نے بیان کیا کہ مجھ سے ثور بن زید بن ویل کے آزاد کردہ غلام نے اسی قسم کی حدیث بیان کی انہوں نے عکرمہ سے سنا۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ سَمِعْتُ الْحُنَيْنِيَّ قَالَ قَرَأْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ يَعْنِي كِتَابَ قَطِيعَةِ

۱۲۸۹: محمد بن نضر نے اسحٰق بن ابراہیم کو یہ بات کہتے ہوئے سنا کہ میں نے کئی مرتبہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تحریر پڑھی کہ جس میں

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد و حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا قَالَ ابْنُ النَّضْرِ وَجَرْسَهَا وَذَاتَ النُّصُبِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ حَقَّ مُسْلِمٍ وَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَذَا مَا أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ أَعْطَاهُ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسَهَا وَغَوْرَهَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو أُوَيْسٍ وَحَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ زَادَ ابْنُ النَّضْرِ وَكَتَبَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ.

مقطعہ کا تذکرہ تھا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم لوگوں سے حدیث بیان کی گئی' لوگوں نے حسین بن محمد سے' انہوں نے کہا کہ ہم کو اولیس نے اطلاع دی انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے کثیر بن عبداللہ نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے' انہوں نے ان کے دادا سے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث مزنی کو قبلیہ (نامی گاؤں) کی کانیں بالمقطعہ عنایت فرمادیں (وہ کانیں کہ) جو اُونچی جگہوں اور نشیبی جگہوں میں واقع تھیں۔ جرس اور ذات النصب کو اور ان زمینوں کو جو کہ کھیتی کے لائق تھیں قدس (نامی پہاڑ میں) یا ہر وہ مقام جو کہ بلند ہو (آپ ﷺ نے وہ جگہ عطا فرمائی) اور آپ ﷺ نے حضرت بلال مزنی رضی اللہ عنہ کو کسی مسلمان کا حق نہیں عطا فرمایا۔ ابواولیس نے بیان کیا کہ مجھ سے ثور بن یزید نے حدیث بیان کی عکرمہ سے' انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے اس جیسی روایت بیان کی۔ ابن نضر نے یہ مزید اضافہ کیا کہ یہ تحریر اُبی بن کعب نے لکھی تھی۔

جرس کی تشریح:

جرس اور ذات النصب کے بارے میں بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ یہ زمین کی اقسام کے نام ہیں اور بعض حضرات نے گاؤں کے نام بتلائے ہیں۔

۱۲۹۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيَّ حَدَّثَهُمْ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شُمَيْرٍ قَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ ابْنِ عَبْدِ الْمَدَانِ عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ قَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ الَّذِي بِمَأْرِبَ فَقَطَعَهُ لَهُ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ أَتَدْرِي مَا قَطَعْتَ لَهُ إِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ

۱۲۹۰: قتیبہ بن سعید' محمد بن متوکل' محمد بن یحییٰ' ان کے والد' ثمامہ بن شراحیل' سمی بن قیس' شمیر بن عبدالمدان' حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ خواہش کی کہ آپ ان کو (ملک یمن میں واقع ایک گاؤں) مآرب کی نمک کی کان عنایت فرمادیں۔ آپ نے وہ کان ان کو عطا فرمادی۔ جب وہ شخص روانہ ہوا تو ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو علم ہے کہ آپ نے ان کو کیا عنایت فرمایا؟ آپ نے ان کو تیار شدہ پانی عنایت فرمایا ہے۔ یہ بات سن کر آپ نے ان سے اپنی جاگیر واپس لے لی' پھر اس نے آپ سے دریافت کیا کہ پیلو کے درختوں کی کونسی جائیداد کا احاطہ کیا جائے (کہ جس میں دوسرے لوگ نہ آسکیں اور اپنے

الْعِدَّ قَالَ فَانْتَزَعَ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلَهُ عَمَّا يُحْمَى مِنَ الْأَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ أَخْفَافُ الْإِبِلِ۔

جانوروں کو وہاں پر گھاس وغیرہ نہ کھلاسکیں) آپ نے ارشاد فرمایا کہ جہاں پر اُونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں (یعنی جو جگہ آبادی وغیرہ سے علیحدہ ہو)

۱۲۹۱: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَخْزُومِيُّ مَا لَمْ تَنَلْهُ أَخْفَافُ الْإِبِلِ يَعْنِي أَنَّ الْإِبِلَ تَأْكُلُ مُنْتَهَى رُءُوسِهَا وَيُحْمَى مَا فَوْقَهُ۔

۱۲۹۱: ہارون بن عبداللہ' محمد بن حسن مخزومی نے کہا کہ اُونٹوں کے پاؤں نہ پہنچنے سے یہ غرض ہے کہ اس قدر پیلو کا درخت تو گھیر سکتا ہے جہاں تک اُونٹوں کا منہ نہ پہنچ سکے مراد یہ ہے کہ جس جگہ تک اونٹ کا پاؤں پہنچے گا وہ روک نہیں سکتا۔ اُونٹ اس گھاس کو کھا جائیں گے لیکن اس سے زیادہ کو منع کیا جا سکتا ہے۔

۱۲۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حِمَى الْأَرَاكِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا حِمَى فِي الْأَرَاكِ فَقَالَ أَرَاكَةٌ فِي حِظَارِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا حِمَى فِي الْأَرَاكِ قَالَ فَرَجٌ يَعْنِي بِحِظَارِي الْأَرْضَ الَّتِي فِيهَا الزَّرْعُ الْمُحَاطُ عَلَيْهَا۔

۱۲۹۲: محمد بن احمد' عبداللہ بن زبیر' فرج بن سعید' ثابت بن سعید' ان کے والد' ان کے دادا حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیلو کے درخت کے باڑھ بنانے کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیلو کے درخت کی باڑ نہیں بنائی جا سکتی۔ اس شخص نے کہا یہ پیلو کے درخت وہ ہیں کہ جو میرے کھیت کے اندر واقع ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیلو میں روک نہیں ہو سکتی۔

پیلو کے درخت کے بارے میں ایک حکم:

مذکورہ شخص کے پیلو کو روکنے کا مفہوم یہ ہے کہ اس شخص نے آپ سے باغ وغیرہ میں احاطہ نبوی کے بارے میں دریافت کیا تاکہ پیلو کے درخت کا احاطہ کر کے باغ وغیرہ کو محفوظ کر لیا جائے اور لوگ اپنے جانوروں کو وہاں نہ چرائیں چونکہ پیلو کی لکڑی انسان کی دیگر ضروریات میں کام آتی ہے مثلاً مسواک بنانے وغیرہ کے لئے اس کی ضرورت پیش آتی ہے اس لئے اس کے روکنے سے منع فرمایا گیا۔

۱۲۹۳: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبُو حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ صَخْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا ثَقِيفًا فَلَمَّا أَنْ سَمِعَ ذَلِكَ صَخْرٌ رَكِبَ

۱۲۹۳: عمر بن خطاب' فریابی' ابان' عبداللہ' عثمان بن ابی حازم' ان کے والد' ان کے دادا' صخر بن عیلہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (طائف کے قلعہ پر) قبیلہ بنی ثقیف سے جہاد کیا۔ جس وقت صخر بن عیلہ کو اس بات کی خبر ملی تو وہ کچھ سوار ساتھ لے کر آپ کی مدد کے لئے چل دیا۔ اس نے دیکھا کہ آپ وہاں تشریف لا رہے ہیں اور فتح حاصل نہیں ہوئی۔ اس وقت صخر نے اللہ تعالیٰ سے اقرار کیا اور اس کی ذمہ داری

فِي خَيْلٍ يُمِدُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ انْصَرَفَ وَلَمْ يَفْتَحْ فَجَعَلَ صَخْرٌ يَوْمَئِذٍ عَهْدَ اللّٰهِ وَذِمَّتَهُ أَنْ لَا يُفَارِقَ هَذَا الْقَصْرَ حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُفَارِقْهُمْ حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ صَخْرٌ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ ثَقِيفًا قَدْ نَزَلَتْ عَلَى حُكْمِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأَنَا مُقْبِلٌ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي خَيْلٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً فَدَعَا لِأَحْمَسَ عَشْرَ دَعَوَاتٍ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأَحْمَسَ فِي خَيْلِهَا وَرِجَالِهَا وَأَتَاهُ الْقَوْمُ فَتَكَلَّمَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ صَخْرًا أَخَذَ عَمَّتِي وَدَخَلَتْ فِيمَا دَخَلَ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ فَدَعَاهُ فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَادْفَعْ إِلَى الْمُغِيرَةِ عَمَّتَهُ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ وَسَأَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِبَنِي سُلَيْمٍ قَدْ هَرَبُوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَتَرَكُوا ذَلِكَ الْمَاءَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنْزِلْنِيهِ أَنَا وَقَوْمِي قَالَ نَعَمْ فَأَنْزَلَهُ وَأَسْلَمَ يَعْنِي السُّلَمِيِّينَ فَأَتَوْا صَخْرًا فَسَأَلُوهُ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِمُ الْمَاءَ فَأَبَى فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَسْلَمْنَا وَأَتَيْنَا صَخْرًا لِيَدْفَعَ إِلَيْنَا مَائَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَائَهُمْ

لی کہ میں اس قلعہ کو نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ میں فتح حاصل نہیں کرلوں گا اور جب تک یہ لوگ فرمانِ نبوی کو قبول کر کے قلعہ کو خالی نہیں کریں گے۔ وہ ان سے جنگ کرتے رہے یہاں تک کہ قلعہ فتح ہو گیا اور (لوگ قلعہ سے فرمانِ نبوی قبول کر کے نیچے آ گئے) اس وقت صخر نے خدمت نبوی میں تحریر کیا کہ حمد و صلوٰۃ کے بعد واضح ہو یا رسول اللہ کہ قبیلہ ثقیف کے لوگ آپ کا ارشاد گرامی تسلیم کر کے قلعہ سے نیچے آ گئے اور میں ان کے پاس جا رہا ہوں جبکہ ان لوگوں کے پاس گھوڑے ہیں۔ جب آپ کو یہ اطلاع ملی تو آپ نے نماز با جماعت ادا کرنے کا حکم فرمایا اور آپ نے قبیلہ اَحمس کے لئے دس مرتبہ دُعا فرمائی اور ارشاد فرمایا اے اللہ! تو قبیلہ اَحمس کے گھوڑوں اور مَردوں میں برکت عطا فرما۔ قبیلہ ثقیف کے پھر تمام لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ اس وقت حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صخر نے میری پھوپھی کو گرفتار کر لیا ہے حالانکہ وہ اسلام لے آئیں تھیں۔ آپ نے صخر کو طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا جس وقت کوئی قوم اسلام قبول کرے اس کی جانیں اور مال محفوظ ہو جاتے ہیں اس لئے تم مغیرہ رضی اللہ عنہ کو ان کی پھوپھی واپس دے دو۔ چنانچہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو صخر نے ان کی پھوپھی واپس کر دی۔ پھر صخر نے خدمت نبوی میں گزارش کی کہ قبیلہ بنی سلیم کا ایک پانی ہے (مراد چشمہ یا تالاب ہے) وہ لوگ اسلام کے ڈر سے اس پانی کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے تو یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آپ مجھے اور میری قوم کو اس پانی پر رہائش کی اجازت عطا فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا تم وہاں رہ لو پھر کچھ روز کے بعد قبیلہ بنی سلیم کے لوگ مسلمان ہو گئے اور ان لوگوں نے صخر سے چشمہ واپس دینے کا مطالبہ کیا صخر نے انکار کر دیا۔ یہ بات سن کر قبیلہ بنی سلیم کے لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہم لوگ اسلام لے آئے اور ہم صخر کے پاس گئے تا کہ وہ ہمارا پانی ہم لوگوں کو واپس کر دیں لیکن صخر نے دینے سے انکار کر دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے صخر کو بلایا اور ارشاد فرمایا اے صخر جس وقت کوئی قوم اسلام لے آئے تو اس نے اپنی جان اور اپنے اموال کو محفوظ کر لیا تو تم

فَادْفَعْ إِلَى الْقَوْمِ مَائَهُمْ قَالَ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ عِنْدَ ذَلِكَ حُمْرَةً حَيَاءً مِنْ أَخْذِهِ الْجَارِيَةَ وَأَخْذِهِ الْمَاءَ۔

ان لوگوں کا پانی ان لوگوں کو دے دو (مراد یہ ہے کہ ان کا چشمہ یا تالاب لوٹا دو) صخر نے عرض کیا یا رسول اللہ بسر وچشم' صخر نے عرض کیا میں نے (اس وقت) آپ کے چہرۂ انور کو دیکھا کہ چہرۂ انور شرم کی وجہ سے سرخ ہو گیا کہ میں نے اِس سے باندی بھی واپس لے لی اور پانی بھی لے لیا۔

۱۲۹۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي سَبْرَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ تَحْتَ دَوْمَةٍ فَأَقَامَ ثَلَاثًا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَإِنَّ جُهَيْنَةَ لَحِقُوهُ بِالرَّحْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ ذِي الْمَرْوَةِ فَقَالُوا بَنُو رِفَاعَةَ مِنْ جُهَيْنَةَ فَقَالَ قَدْ أَقْطَعْتُهَا لِبَنِي رِفَاعَةَ فَاقْتَسَمُوهَا فَمِنْهُمْ مَنْ بَاعَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَمْسَكَ فَعَمِلَ ثُمَّ سَأَلْتُ أَبَاهُ عَبْدَ الْعَزِيزِ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي بِبَعْضِهِ وَلَمْ يُحَدِّثْنِي بِهِ كُلِّهِ۔

۱۲۹۴: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' سبرہ بن عبدالعزیز بن ربیع' سبرہ بن معبد جہنی سے سنا کہ (گاؤں جہینہ میں) جس جگہ پر مسجد واقع ہے (وہاں پر) ایک درخت کے نیچے نبیؐ قیام فرما رہے پھر آپ تبوک تشریف لے گئے تو (موضوع) جہینہ کے لوگوں نے آپ سے رحبہ (یعنی ایک وسیع میدان) میں آپ سے ملاقات کی۔ آپ نے فرمایا اس جگہ پر کون لوگ آباد ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ' بنی رفاعہ کے لوگ یہاں پر رہتے ہیں۔ (یہ سن کر) آپ نے فرمایا میں نے قبیلہ بنو رفاعہ کو اس زمین کے قطع دے دیئے تو ان لوگوں نے اس زمین کو تقسیم کر لیا (ان لوگوں میں سے) کسی شخص نے اپنا حصہ فروخت کر دیا اور کسی نے اپنا حصہ محفوظ رکھا اور اس میں محنت و مشقت کی (یعنی کھیتی کی) ابن وہب نے کہا پھر میں نے اس حدیث کو سبرہ کے والد عبدالعزیز سے دریافت کیا۔ انہوں نے کچھ حصہ بیان کیا اور کچھ بیان نہیں کیا یعنی مکمل روایت بیان نہیں کی۔

۱۲۹۵: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ نَخْلًا۔

۱۲۹۵: حسین بن علی' یحییٰ بن آدم' ابوبکر بن عیاش' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت اسماء بنت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے شوہر) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھجور کے درختوں کے قطع عطا فرمائے۔

۱۲۹۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَتْنِي جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ وَدُحَيْبَةُ ابْنَتَا عُلَيْبَةَ وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ جَدَّةَ أَبِيهِمَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا قَالَتْ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ تَقَدَّمَ صَاحِبِي تَعْنِي

۱۲۹۶: حفص بن عمر' موسیٰ بن اسماعیل' حضرت عبداللہ بن حسان سے مروی ہے کہ مجھ سے میری دادی اور میری نانی نے حدیث بیان کی کہ جن کا نام صفیہ اور دُحیبہ تھا جو کہ علیبہ کی بیٹیاں تھیں اور وہ دونوں قبیلہ بنت مخرمہ کی پرورش کی ہوئی تھیں اور قیلہ ان دونوں کے والد کی دادی تھیں۔ قیلہ نے ان سے کہا کہ ہم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمارا ساتھی حریث' جو کہ بکر بن وائل کی طرف سے خدمت نبوی میں پیغام لے کر حاضر ہوا تھا اور آپ نے اپنی اور اپنی قوم کی طرف سے

حُرَيْثَ بْنَ حَسَّانَ وَافِدَ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ عَلَيْهِ وَعَلَى قَوْمِهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي تَمِيمٍ بِالدَّهْنَاءِ أَنْ لَا يُجَاوِزَهَا إِلَيْنَا مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا مُسَافِرٌ أَوْ مُجَاوِرٌ فَقَالَ اكْتُبْ لَهُ يَا غُلَامُ بِالدَّهْنَاءِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ قَدْ أَمَرَ لَهُ بِهَا شُخِصَ بِي وَهِيَ وَطَنِي وَدَارِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ لَمْ يَسْأَلْكَ السَّوِيَّةَ مِنَ الْأَرْضِ إِذْ سَأَلَكَ إِنَّمَا هِيَ هَذِهِ الدَّهْنَاءُ عِنْدَكَ مُقَيَّدُ الْجَمَلِ وَمَرْعَى الْغَنَمِ وَنِسَاءُ بَنِي تَمِيمٍ وَأَبْنَاؤُهَا وَرَاءَ ذٰلِكَ فَقَالَ أَمْسِكْ يَا غُلَامُ صَدَقَتِ الْمِسْكِينَةُ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ يَسَعُهُمَا الْمَاءُ وَالشَّجَرُ وَيَتَعَاوَنَانِ عَلَى الْفُتَّانِ۔

اسلام پر بیعت کی۔ پھر عرض کیا یارسول اللہ ہم لوگوں کی اور قبیلہ بنی تمیم کے درمیان مقام دُہناء کو سرحد قرار دے دیں تاکہ ان میں سے کوئی شخص سرحد پار کر کے ہماری طرف نہ آئے مگر جو مسافر ہو یا آگے جانے والا ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے لڑکے! ان کے لئے دُہناء کو (سرحد بنائے جانے کی تحریر) لکھ دو۔ قیلہ نے عرض کیا جب میں نے دیکھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُہناء کو اس کو عنایت فرمادیا تو مجھے غم ہوا کیونکہ وہ میرا وطن تھا اور وہیں پر میرا گھر تھا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ اس شخص نے آپ سے انصاف سے سچی سرحد کا سوال نہیں کیا (مقام) دُہناء تو اُونٹ کے باندھنے کی جگہ ہے اور وہ بکریوں کے چرنے کی جگہ ہے اور قبیلہ بنی تمیم کی خواتین اور بچے اس کے پیچھے ہیں۔ یہ بات سن کر آپ نے ارشاد فرمایا اے لڑکے! رُک جاؤ اس ضعیفہ نے درست کہا۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے ایک کے پانی اور درخت سے دوسرا بھائی فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنا چاہیئے۔

۱۲۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَتْنِي أُمُّ جَنُوبٍ بِنْتُ نُمَيْلَةَ عَنْ أُمِّهَا سُوَيْدَةَ بِنْتِ جَابِرٍ عَنْ أُمِّهَا عَقِيلَةَ بِنْتِ أَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ عَنْ أَبِيهَا أَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَقَالَ مَنْ سَبَقَ إِلَى مَاءٍ لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهُ قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ يَتَعَادَوْنَ يَتَخَاطُّونَ۔

۱۲۹۷: محمد بن بشار' عبدالحمید بن عبدالواحد' اُمّ جنوب بنت نُمیلہ' سویدہ بنت جابر' عقیلہ بنت اسمر' حضرت اسمر بن مضرس سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ایسے پانی پر پہنچے کہ جہاں پر اس سے قبل کوئی مسلمان شخص نہ پہنچا ہو تو وہ پانی اس شخص کا ہے (یہ سن کر) لوگ لائن کھینچتے ہوئے چلے (تاکہ نشان باقی رہے کہ ہم لوگ یہاں تک پہنچے تھے)

۱۲۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ حُضْرَ فَرَسِهِ فَأَجْرَى فَرَسَهُ حَتَّى قَامَ ثُمَّ رَمَى بِسَوْطِهِ فَقَالَ أَعْطُوهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ۔

۱۲۹۸: احمد بن حنبل' حماد بن خالد' عبداللہ بن عمر' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو جاگیر عطا فرمائی۔ جہاں تک کہ ان کا گھوڑا دوڑ سکے پھر انہوں نے گھوڑا دوڑایا۔ یہاں تک کہ وہ کھڑے ہو گئے اور اپنا کوڑا پھینک دیا۔ آپ نے فرمایا ان کو دے دو جہاں تک کہ کوڑا پہنچ گیا۔

بَابٌ فِي إِحْيَاءِ الْمَوَاتِ

باب: لاوارث بنجر زمین کو آباد کرنا

۱۲۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۲۹۹: محمد بن مثنیٰ' عبدالوہاب' ایوب' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت

الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ۔

سعید بن زیدؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بنجر (لاوارث) زمین کو آباد کرے تو اس زمین پر اس شخص کا حق ہوگا اور اس پر ظالم کی رگ کا کچھ حصہ نہیں ہوگا (مراد یہ ہے کہ بطور ظلم وزیادتی کے ظالم اس جگہ درخت وغیرہ لگا لے تو وہ حق دار نہیں ہوگا)۔

۱۳۰۰: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَإِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ فَلَقَدْ خَبَّرَنِي الَّذِي حَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَسَ أَحَدُهُمَا نَخْلًا فِي أَرْضِ الْآخَرِ فَقَضَى لِصَاحِبِ الْأَرْضِ بِأَرْضِهِ وَأَمَرَ صَاحِبَ النَّخْلِ أَنْ يُخْرِجَ نَخْلَهُ مِنْهَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا وَإِنَّهَا لَتُضْرَبُ أُصُولُهَا بِالْفُؤُوسِ وَإِنَّهَا لَنَخْلٌ عُمٌّ حَتَّى أُخْرِجَتْ مِنْهَا۔

۱۳۰۰: ہناد بن سری، عبدہ، محمد بن اسحق، یحییٰ بن عروہ، حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بنجر (لاوارث) زمین کو آباد کرے تو وہ زمین اس کی ہے اور اس جیسی حدیث بیان کی جو کہ اُوپر مذکور ہوئی اس کے بعد عروہ نے بیان کیا کہ مجھ سے اسی شخص نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث بیان کی کہ دو شخصوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کے سامنے لڑائی کی۔ ان دونوں میں سے ایک شخص نے دوسرے کی زمین میں کھجور کے درخت لگا لئے تھے آپ نے اس شخص کو زمین دلائی جس کی وہ تھی اور درخت والے شخص کو حکم فرمایا کہ تم اپنے درخت اس زمین سے اُکھاڑ لو۔ تو میں نے دیکھا کہ اس درخت کی جڑیں کلہاڑیوں سے کاٹی جا رہی تھی حالانکہ وہ درخت جوان اور مکمل درخت ہو چکے تھے (یعنی خوب گھنے اور لمبے چوڑے درخت بن چکے تھے) یہاں تک کہ وہ درخت اس زمین سے نکال دیئے گئے۔

غصب کی زمین میں درخت لگانا:

درخت والے کو درختوں کے نکالنے کا اس وجہ سے حکم فرمایا کہ اس نے ظلم کیا تھا اور اس نے دوسرے شخص کی زمین میں درخت لگائے بہرحال مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی مملوکہ زمین میں درخت لگا دے تو اگر وہ زمین کے مالک کو معاوضہ وغیرہ ادا کر کے اجازت لے لے تو درست ہے ورنہ نہیں۔

۱۳۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ مَكَانَ الَّذِي حَدَّثَنِي هَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَأَنَا رَأَيْتُ الرَّجُلَ يَضْرِبُ فِي أُصُولِ النَّخْلِ۔

۱۳۰۱: احمد بن سعید، وہب، ان کے والد، ابن اسحق سے سند اسی طرح مروی ہے لیکن اس سند میں یہ فرق ہے کہ عروہ نے اس طریقہ پر کہا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے اسی طرح بیان کیا اور میرا غالب گمان یہ ہے کہ وہ صحابی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہوں گے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس شخص کو دیکھا (کہ جس کی زمین تھی) کہ وہ شخص اپنے درختوں کی جڑوں پر (کلہاڑی) مارتا تھا۔

۱۳۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْآمُلِيُّ حَدَّثَنَا

۱۳۰۲: احمد بن عبدہ، عبداللہ بن عثمان، عبداللہ بن مبارک، نافع بن عمر، ابن

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى أَنَّ الْأَرْضَ أَرْضُ اللّٰهِ وَالْعِبَادَ عِبَادُ اللّٰهِ وَمَنْ أَحْيَا مَوَاتًا فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ جَائَنَا بِهٰذَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِينَ جَاءُوا بِالصَّلَوَاتِ عَنْهُ.

ابی ملیکہ' حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زمین تمام کی تمام اللہ تعالیٰ کی ہے اور تمام بندے بھی اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور جو شخص بنجر زمین آباد کرے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ یہ حدیث ہم لوگوں سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات سے بیان فرمائی کہ جن حضرات نے آپ سے نماز کو روایت کیا۔

۱۳۰۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى أَرْضٍ فَهِيَ لَهُ.

۱۳۰۳: احمد بن حنبل' محمد بن بشیر' سعید' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بنجر (لاوارث) زمین میں حد بندی کر لے تو اس زمین کا وہی شخص حقدار ہے۔

لاوارث زمین کا حکم:

اس مسئلہ میں تفصیل ہے کتب فقہ سے تفصیل کے لئے حضرت مفتی اعظم پاکستان کا رسالہ "الاحریٰ بالقبول امداد المتقین" ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۰۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ قَالَ هِشَامٌ الْعِرْقُ الظَّالِمُ أَنْ يَغْرِسَ الرَّجُلُ فِي أَرْضِ غَيْرِهِ فَيَسْتَحِقَّهَا بِذٰلِكَ قَالَ مَالِكٌ وَالْعِرْقُ الظَّالِمُ كُلُّ مَا أُخِذَ وَاحْتُفِرَ وَغُرِسَ بِغَيْرِ حَقٍّ.

۱۳۰۴: احمد بن عمرو' ابن وہب' امام مالک سے مروی ہے کہ ہشام بن عروہ نے فرمایا "ظالم لوگ" سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی زمین میں (بلا اجازت) درخت لگائے پھر درخت لگا کر اس زمین پر اپنی حیثیت ظاہر کرے (قبضہ کا دعویٰ کرے) مالک نے بیان کیا کہ ظالم رگ یہ ہے کہ دوسرے شخص کی (مملوکہ) زمین میں سے کچھ زمین پر قبضہ کر لے یا وہاں پر گڑھا کھود لے اور ناجائز طریقہ سے درخت لگا دے۔

۱۳۰۵: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَبَّاسِ السَّاعِدِيِّ يَعْنِي ابْنَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَبُوكَ فَلَمَّا أَتَى وَادِي الْقُرَى إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ اخْرُصُوا فَخَرَصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ أَحْصِي مَا

۱۳۰۵: سہل بن بکار' وہیب بن خالد' عمرو بن یحییٰ' حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مقام) تبوک کے جہاد میں ساتھ تھا جب آپ وادی القریٰ تک پہنچے تو ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے باغ میں بیٹھی ہوئی ہے۔ آپ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا کہ اس باغ کے پھلوں کا اندازہ کرو۔ پھر آپ نے خود ان پھلوں کا دس وسق کا اندازہ قائم فرمایا۔ اس کے بعد عورت سے آپ نے ارشاد فرمایا جب پھل نکل آئیں تو ان کا اندازہ یاد کر لینا اور ابوحمید نے بیان کیا کہ پھر ہم تمام لوگ

يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَيْنَا تَبُوكَ فَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدَةً وَكَتَبَ لَهُ يَعْنِي بِبَحْرِهِ قَالَ فَلَمَّا أَتَيْنَا وَادِي الْقُرَى قَالَ لِلْمَرْأَةِ كَمْ كَانَ فِي حَدِيقَتِكِ قَالَتْ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ۔

(مقام) تبوک آ گئے تو (ملک شام میں واقع ایک بستی) ایکہ کے بادشاہ نے آپ کی خدمت اقدس میں سفید رنگ کا خچر ہدیتاً روانہ کیا۔ آپ نے بھی اس کو چادر عنایت فرمائی اور (جزیہ کی شرط پر) اس کے ملک کی سند لکھ دی پھر ہم لوگ جس وقت واپس ہو کر وادی القریٰ میں پہنچے تو آپ نے اس خاتون سے دریافت فرمایا کہ تمہارے باغ میں کس قدر پھل نکلے۔ اس نے کہا دس وسق۔ اسی مقدار کے مطابق آپ نے اندازہ قائم فرمایا تھا اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا مجھے مدینہ منورہ جانے کی جلدی ہے۔ لہٰذا تم میں سے اگر کوئی جلدی پہنچنا چاہے تو میرے ساتھ چلے۔

۱۳۰۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ كُلْثُومٍ عَنْ زَيْنَبَ أَنَّهَا كَانَتْ تَفْلِي رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ امْرَأَةُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَنِسَاءٌ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ وَهُنَّ يَشْتَكِينَ مَنَازِلَهُنَّ أَنَّهَا تَضِيقُ عَلَيْهِنَّ وَيُخْرَجْنَ مِنْهَا فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُوَرَّثَ دُورَ الْمُهَاجِرِينَ النِّسَاءُ فَمَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَوُرِّثَتْهُ امْرَأَتُهُ دَارًا بِالْمَدِينَةِ.

۱۳۰۶: عبد الواحد بن غیاث' عبد الواحد بن زیاد' اعمش' جامع بن شداد' کلثوم' اُمّ المؤمنین زینبؓ سے مروی ہے کہ وہ حضرت رسول کریم ﷺ کے سر مبارک سے جوئیں ڈھونڈ رہی تھیں آپ کے پاس اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ اور دیگر خواتین بیٹھی ہوئی تھیں اور وہ خواتین آپ سے اپنے گھروں کے بارے میں شکایت کر رہی تھیں کہ وہ (ہمارے شوہروں کے انتقال کے بعد) ہم پر تنگ کر دیئے جاتے ہیں اور ہمیں وہاں سے نکال دیا جاتا ہے۔ آپ نے حکم فرمایا کہ مہاجرین کی مستورات ان کے گھروں کی ان مہاجرین کے انتقال کے بعد وارث ہوں گی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی جب وفات ہوئی تو ان کے گھر کی وارث ان کی بیوی قرار پائیں۔ یہ گھر مدینہ منورہ میں تھا۔

خواتین کی شکایت:

خدمت نبوی میں مذکورہ خواتین نے جو شکایت پیش کی تھی اس کا مفہوم یہ ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے یہاں جس وقت شوہر کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کے ورثاء مکان پر قبضہ کر کے ہم کو مکان سے بے دخل کر دیتے ہیں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ نے مدینہ منورہ کا جو مکان لیا تھا ہو سکتا ہے کہ یہ حکم مہاجرین کے ساتھ خاص ہو یا وارث ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ تاعدت شوہر کے ورثاء اس کو اس مکان سے نہ نکال سکیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الدُّخُولِ فِي أَرْضِ الْخَرَاجِ

باب: خراج والی زمین میں رہائش کا بیان

۱۳۰۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ

۱۳۰۷: ہارون بن محمد' محمد بن عیسیٰ' زید بن واقد' ابوعبداللہ' حضرت معاذ

بِلَالٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عِيسَى يَعْنِي ابْنَ سُمَيْعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ عَقَدَ الْجِزْيَةَ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ جس شخص نے اپنے ذمہ جزیہ متعین کرایا تو وہ اس راستہ سے بیری ہو گیا کہ جس پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قائم تھے (یعنی اس شخص نے اچھا کام نہیں کیا)۔

۱۳۰۸: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ ابْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي شَبِيبُ بْنُ نُعَيْمٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِجِزْيَتِهَا فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهُ وَمَنْ نَزَعَ صَغَارَ كَافِرٍ مِنْ عُنُقِهِ فَجَعَلَهُ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ وَلَّى الْإِسْلَامَ ظَهْرَهُ قَالَ فَسَمِعَ مِنِّي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ لِي أَشُبَيْبٌ حَدَّثَكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا قَدِمْتَ فَسَلْهُ فَلْيَكْتُبْ إِلَيَّ بِالْحَدِيثِ قَالَ فَكَتَبَهُ لَهُ فَلَمَّا قَدِمْتُ سَأَلَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ الْقِرْطَاسَ فَأَعْطَيْتُهُ فَلَمَّا قَرَأَهُ تَرَكَ مَا فِي يَدِهِ مِنَ الْأَرَضِينَ حِينَ سَمِعَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الْيَزَنِيُّ لَيْسَ هُوَ صَاحِبَ شُعْبَةَ۔

۱۳۰۸: حیوۃ بن شریح' بقیۃ' عمارہ' سنان بن قیس' شبیب بن نعیم' یزید بن خمیر' ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے زمین لے کر اس کا جزیہ ادا کرنا منظور کر لیا تو اس شخص نے اپنی ہجرت فسخ کر دی اور جس شخص نے مشرک شخص کی رُسوائی کی بات (یعنی جزیہ کو) اس کی گردن سے نکال کر اپنی گردن میں ڈال لیا تو اس شخص نے اسلام سے اپنی پشت پھیر لی۔ حدیث کے راوی سنان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث خالد بن معدان سے نقل کی انہوں نے بیان کیا کہ تم سے یہ حدیث شبیب نے بیان کی۔ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب تم شبیب کے پاس جاؤ تو ان سے کہنا کہ مجھے یہ حدیث تحریری طور پر روانہ کریں۔ سنان نے بیان کیا کہ پھر شبیب نے خالد کے لئے یہ حدیث تحریر کر دی میں جب آیا تو خالد بن معدان نے وہ رقعہ مجھ سے طلب کیا میں نے ان کو دے دیا۔ انہوں نے جب اس کو پڑھا تھا تو ان کے پاس جس قدر خراجی زمین تھی تو وہ تمام زمین چھوڑ دی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یزید بن خمیر یزنی جو کہ شعبہ کے تلمیذ ہیں وہ مراد نہیں۔

خراجی زمین:

خراجی زمین وہ کہلاتی ہے کہ جس زمین کو اہلِ اسلام نے جنگ کے ذریعہ فتح کیا ہو اور مذکورہ حدیث کے درمیان میں جزیہ کو گردن ڈالنے کا مفہوم یہ ہے کہ جس شخص نے جزیہ کی زمین خرید کر کھیتی شروع کر دی اور جزیہ ادا کرنا منظور کر لیا تو ایسے شخص نے اسلام سے مُنہ موڑ لیا۔

بَاب فِي الْأَرْضِ يَحْمِيهَا الْإِمَامُ أَوْ الرَّجُلُ

باب: کسی شخص کی زمین کی گھاس یا پانی کو امام روک دے یا دوسرا شخص روک دے تو کیا حکم ہے؟

۱۳۰۹: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ

۱۳۰۹: ابن السرح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبد اللہ بن

أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَمَى النَّقِيعَ۔

عباس رضی اللہ عنہما حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ روک دینا جائز نہیں ہے مگر اللہ اور اس کے رسول کے لئے۔ یعنی جہاد کے جانوروں یا زکوۃ کے جانوروں کے علاوہ حمیٰ (روک دینا) جائز نہیں ہے۔ ابن شہاب فرماتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیع کی زمین کو روکا تھا۔

۱۳۱۰: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَمَى النَّقِيعَ وَقَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۳۱۰: سعید بن منصور' عبدالعزیز بن محمد' عبدالرحمن بن حارث' ابن شہاب' عبیداللہ بن عبداللہ' عبداللہ بن عباس' حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام نقیع کو حمیٰ مقرر کیا اور ارشادفرمایا کہ حمیٰ (یعنی پانی روک دینا) جائز نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کے لئے۔

گھاس' پانی روکنا:

نقیع ایک مقام کا نام کہ جہاں پر پانی اکٹھا کیا جاتا تھا۔ مذکورہ احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ پانی کو روکنا یا گھاس کو روک لینا جائز نہیں ہے مگر جہاد کے جانوروں اور دیگر شرعی ضرورت کے لئے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الرِّكَازِ وَمَا فِيهِ

باب: مدفون مال کا حکم

۱۳۱۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

۱۳۱۱: مسدد' سفیان' زہری' سعید بن مسیب' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا رکاز میں سے خمس وصول کیا جائے گا۔

دفینہ کا حکم شرعی:

رکاز اس مال کو کہتے ہیں جو زمین میں مدفون ہو یعنی ایسا مدفون مال کہ جس کا کوئی وارث یا دعویٰ دار نہ ہو اور ایسے مال کو دفینہ بھی کہا جاتا ہے ایسے مال میں سے پانچواں حصہ خیرات کرنا ضروری ہے اور باقی مال اسی کا ہوتا ہے جسے ملا ہو۔

۱۳۱۲: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا الزَّمْعِيُّ عَنْ عَمَّتِهِ قُرَيْبَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أُمِّهَا كَرِيمَةَ بِنْتِ الْمِقْدَادِ عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ

۱۳۱۲: جعفر بن مسافر' ابن ابی فدیک' زمعی' قریبہ بنت عبداللہ' کریمہ بنت مقداد' حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم سے مروی ہے کہ (ان کے شوہر) حضرت مقداد کسی ضرورت کے لئے بَقِيعِ الْخَبْخَبَةِ نامی (مدینہ منورہ کے دیہات) میں گئے تو انہوں نے ایک چوہے کو دیکھا کہ

الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهَا قَالَتْ ذَهَبَ الْمِقْدَادُ لِحَاجَتِهِ بِبَقِيعِ الْخَبْخَبَةِ فَإِذَا جُرَذٌ يُخْرِجُ مِنْ جُحْرٍ دِينَارًا ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُخْرِجُ دِينَارًا دِينَارًا حَتَّى أَخْرَجَ سَبْعَةَ عَشَرَ دِينَارًا ثُمَّ أَخْرَجَ خِرْقَةً حَمْرَاءَ يَعْنِي فِيهَا دِينَارٌ فَكَانَتْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ دِينَارًا فَذَهَبَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ وَقَالَ لَهُ خُذْ صَدَقَتَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ هَوَيْتَ إِلَى الْجُحْرِ قَالَ لَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا۔

اس نے ایک سوراخ میں سے ایک دینار نکالا' پھر دوسرا دینار نکالا' اس کے بعد مزید ایک دینار نکال لایا' یہاں تک کہ اس نے ۱۷ دینار نکال لئے پھر اس نے لال رنگ کی ایک تھیلی نکالی کہ جس میں ایک دینار موجود تھا تو مجموعی طور پر اٹھارہ دینار ہو گئے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے اور آپ کی خدمت میں واقعہ بیان کیا اور عرض کیا آپ ان دیناروں کی زکوٰۃ وصول فرمالیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم سوراخ کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس مال میں تمہیں برکت عطا فرمائے۔

زمین سے حاصل شدہ مال میں زکوٰۃ:

حاصل حدیث یہ ہے کہ جب تم نے سوراخ میں ہاتھ ڈال کر دینار نہیں نکالا تو یہ مال رکاز کی تعریف میں داخل نہیں ہے اس لئے اس مال میں پانچواں حصہ خیرات کرنا واجب نہیں ہے بلکہ سارا مال لقطہ کی تعریف میں داخل ہے۔

بَاب نَبْشِ الْقُبُورِ الْعَادِيَّةِ

باب: کافروں کی پرانی قبروں کو کھودنا

۱۳۱۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ بُجَيْرِ بْنِ أَبِي بُجَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ خَرَجْنَا مَعَهُ إِلَى الطَّائِفِ فَمَرَرْنَا بِقَبْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَذَا قَبْرُ أَبِي رِغَالٍ وَكَانَ بِهَذَا الْحَرَمِ يَدْفَعُ عَنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ أَصَابَتْهُ النِّقْمَةُ الَّتِي أَصَابَتْ قَوْمَهُ بِهَذَا الْمَكَانِ فَدُفِنَ فِيهِ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّهُ دُفِنَ مَعَهُ غُصْنٌ مِنْ ذَهَبٍ إِنْ أَنْتُمْ نَبَشْتُمْ عَنْهُ أَصَبْتُمُوهُ مَعَهُ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَاسْتَخْرَجُوا الْغُصْنَ۔

۱۳۱۳: یحییٰ بن معین' وہب بن جریر' ان کے والد' محمد بن اسحٰق' اسماعیل بن اُمیہ' بجیر بن ابی بجیر حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم لوگ جب آپ کے ساتھ طائف کی طرف نکلے تو ہمیں راستہ میں ایک قبر ملی۔ اس قبر کو دیکھ کر آپ نے ارشاد فرمایا یہ ابورغال کی قبر ہے اور وہ حرم شریف کی حدود سے نہیں نکلتا تھا اس خیال سے کہ (حدود حرم میں رہ کر) عذاب الٰہی سے بچ جاؤں گا (ایک زمانہ کے بعد) جب وہ شخص حدودِ حرم سے باہر آیا تو اس کو یہاں وہی عذاب ہوا جو اس کی قوم کو ہوا تھا۔ وہ یہیں پر دفنایا گیا اور اس کی نشانی یہ ہے کہ جس وقت وہ دفن ہوا تھا تو اس کے ساتھ سونے کی ایک سلاخ دفن کی گئی تھی اگر تم لوگ اس کی قبر کھودو تو وہ سلاخ تمہیں مل جائے گی۔ اس بات کو سُن کر لوگ اس کی قبر کی طرف دوڑ پڑے اور قبر کھود کر سلاخ باہر نکال لی۔

مشرکین کی قبریں کھولنا:

ابورغال قبیلہ بنوثقیف کا جدامجد اور قوم ثمود کا ایک شخص تھا اس پر بھی قوم ثمود جیسا عذاب یعنی زلزلہ کا عذاب نازل ہوا اور آپ

کے معجزات میں یہ بھی آپ کا ایک معجزہ تھا کہ آپ نے ہزاروں سال کی قبر کے بارے میں نشاندہی فرمادی پھر آپ کی نشاندہی کے مطابق ایسا ہی ظاہر ہوا۔ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ مشرکین کی قبریں ضرورتِ شرعی کی بناپر کھولنا درست ہے۔

اول کتاب الجنائز

بَابُ الْأَمْرَاضِ الْمُكَفِّرَةِ لِلذُّنُوبِ

۱۳۱۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَنْظُورٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي عَنْ عَامِرٍ الرَّامِ أَخِي الْخَضِرِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ النُّفَيْلِيُّ هُوَ الْخُضْرُ وَلَكِنْ كَذَا قَالَ قَالَ إِنِّي لَبِبِلَادِنَا إِذْ رُفِعَتْ لَنَا رَايَاتٌ وَأَلْوِيَةٌ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا لِوَاءُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ تَحْتَ شَجَرَةٍ قَدْ بُسِطَ لَهُ كِسَاءٌ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَيْهِ وَقَدْ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَسْقَامَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ أَعْفَاهُ اللَّهُ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ وَإِنَّ الْمُنَافِقَ إِذَا مَرِضَ ثُمَّ أُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيرِ عَقَلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوهُ وَلَمْ يَدْرِ لِمَ أَرْسَلُوهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ حَوْلَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْأَسْقَامُ وَاللَّهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ

باب: وہ کون سے امراض ہیں جو گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں

۱۳۱۴: عبداللہ بن محمد' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' ابومنظور شامی' ان کے چچا' حضرت عامر رام سے جو کہ قبیلہ خضر کے تھے ان سے مروی ہے کہ میں اپنے وطن میں تھا کہ ہم لوگوں کو نشان اور جھنڈے نظر آئے میں نے پوچھا یہ کیا ہے تو پتہ چلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے ہیں تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ایک درخت کے نیچے ایک چادر پر تشریف فرما تھے جو آپ کے لئے بچھائی گئی تھی اور آپ کے گرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمع تھے۔ میں بھی ان حضرات کے درمیان بیٹھ گیا تو آپ نے امراض کا تذکرہ فرمایا کہ صاحب ایمان کو جب کوئی مرض پہنچتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس مرض سے اس کو نجات عطا فرما دیتے ہیں تو وہ مرض اس شخص کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور مستقبل کے لئے ایک نصیحت ہے اور منافق شخص جب بیمار پڑتا ہے اور اس کو صحت بخش دی جاتی ہے تو وہ شخص اُونٹ کی مانند ہوتا ہے کہ اس کے مالک نے اس کو باندھا اور چھوڑ دیا اور اس نے یہ خیال نہیں کیا کہ اس کو کس وجہ سے باندھا اور چھوڑا گیا تو ایک شخص نے خدمت نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض کیا ہوتا ہے؟ اللہ کی قسم کبھی میں بیمار نہیں پڑا۔ آپ نے فرمایا چلے جاؤ تم ہم لوگوں میں سے نہیں ہو۔ عامر نے بیان کیا کہ ہم لوگ آپ کے پاس ہی موجود تھے کہ ایک شخص کمبل اوڑھے ہوئے آیا۔ اس کے ہاتھ میں کوئی چیز دبی ہوئی تھی اس نے بیان کیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جب آپ کو دیکھا تو آپ کے پاس حاضر ہونے لگا تو میں نے راستہ میں درختوں کا ایک جھنڈ دیکھا۔ میں نے وہاں پر چڑیا کے بچوں کی آواز سنی۔ تو میں نے ان

عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمَّا رَأَيْتُكَ أَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَمَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي فَجَائَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ مَعَهُنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِي قَالَ ضَعْهُنَّ عَنْكَ فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُومَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ أَتَعْجَبُونَ لِرُحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَلَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا ارْجِعْ بِهِنَّ حَتَّى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ.

بچوں کو پکڑ کر اپنے کمبل میں لپیٹ لیا۔ پھران بچوں کی ماں آئی اور وہ میرے سر کے اُوپر چکر لگانے لگی۔ میں نے اس کے بچوں کو کھول دیا اور وہ بھی ان بچوں پر گر گئی اور ان بچوں کے ساتھ میں نے اس کو بھی پکڑ لیا اب میں ان سب کو کمبل میں اپنے ہمراہ لے کر حاضر ہوا ہوں (یہ سن کر) آپ نے ارشاد فرمایا تم ان سب کو یہاں رکھو تو میں نے ان سب کو وہاں رکھ دیا لیکن ان بچوں کی ماں نے اپنے بچوں کا ساتھ نہ چھوڑا (یعنی اس نے ایسا نہیں کیا کہ اپنے بچوں کو چھوڑ کر تنہا کہیں بھاگ جائے) تب آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا کیا تمہیں اپنے بچوں کے ساتھ چڑیا کی محبت پر حیرانی ہو رہی ہے۔ ان حضرات نے کہا جی ہاں یارسول اللہ آپ نے ارشاد فرمایا اس ذاتِ اقدس کی قسم کہ جس نے مجھے سچا نبی بنا کر بھیجا ہے بے شک اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق سے اس سے زیادہ محبت ہے جس قدر چڑیا کو اپنے بچوں سے ہے۔ تم ان بچوں کو یہاں سے لے جاؤ اور ان کو وہیں پر رکھ آؤ جہاں سے تم ان کو اُٹھایا تھا اور ان بچوں کی ماں کو بھی ساتھ لے جاؤ پھر وہ شخص ان کو لے گیا۔

آپ کا اظہارِ خفگی:

آپ نے مذکورہ شخص سے اپنے پاس سے اُٹھ کر چلے جانے کا حکم تنبیہ کے طور پر فرمایا تھا آپ کے فرمان کا حاصل یہ تھا کہ مؤمن پر دُنیا میں کوئی نہ کوئی مصیبت ضرور آتی ہے اور مؤمن کی دُنیاوی تکالیف اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں اور مشرکین کو دُنیا میں آسائش حاصل رہتی ہے اسی لئے فرمایا گیا ہے کہ مؤمن کے لئے دُنیا قید خانہ ہے اور کافر کے لئے دُنیا جنت ہے اور اس چڑیا اور اس کے بچوں کو آپ نے چھوڑنے کا اس لئے حکم فرمایا کہ اس چڑیا اور اس کے بچوں کو تکلیف پہنچ رہی تھی۔

خلاصۃ الباب: حضرت عامر تیرانداز تھے اس بناء پر ان کو رامی یا رام کہا جاتا تھا۔ اس حدیث میں امراض کے فوائد بیان کئے گئے ہیں کہ امراض سے مسلمان کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور آئندہ کے لیے عبرت حاصل ہوتی ہے اس سے مؤمن اور منافق کے درمیان فرق بیان کر دیا نیز اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی بے انتہاء رحمت وشفقت اور کرم نوازی کو بیان کیا گیا ہے۔

بَاب إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَشَغَلَهُ عَنْهُ مَرَضٌ أَوْ سَفَرٌ

باب: انسان اگر نیک عمل کا پابند ہو اور بیماری یا سفر کے عذر کی وجہ سے وہ عمل نہ کر سکے

۱۳۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ

۱۳۱۵: محمد بن عیسیٰ' مسدد' ہشیم' عوام بن حوشب' ابراہیم بن عبدالرحمٰن' ابو بردہ' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول

حَوْشَبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكْسَكِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ يَقُولُ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَشَغَلَهُ عَنْهُ مَرَضٌ أَوْ سَفَرٌ كُتِبَ لَهُ كَصَالِحِ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ مُقِيمٌ۔

کریم ﷺ سے ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ سنا آپ ارشاد فرماتے تھے جب بندہ نیک کام کرتا رہتا ہے پھر کسی (عذر کی) وجہ سے یا سفر کرنے کی وجہ سے وہ اس کام کے کرنے سے رُک جاتا ہے تو اس شخص کے لئے اسی قدر ثواب لکھا جاتا ہے جیسے کہ وہ تندرستی اور مقیم ہونے کی حالت میں وہ کرتا تھا۔

خلاصۃ الباب: اس سے یہ معلوم ہوا کہ مصیبتیں درجات کی بلندی کا سبب بنتی ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بندہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سب کچھ ملتا ہے لیکن دنیا دار العمل والاسباب ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ظاہراً ثواب وعذاب کو عمل کے ساتھ جوڑ دیا ہے بہر حال صحت اور فارغ البالی کو غنیمت سمجھنا چاہیے اس میں جتنا عمل صالح ہو سکے کوتاہی نہیں کرنا چاہیے اس کا ایک فائدہ حدیث باب میں بیان فرما دیا گیا کہ ایسے آدمی کو اگر مرض لاحق ہو جائے یا سفر درپیش ہو اور ان عذروں کی وجہ سے پہلے والے اعمال نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ نے ویسا ہی اجر اس کے اعمالنامہ میں لکھ دیتے ہیں۔ جیسے وہ اعمال کر رہا ہے۔

بَابُ عِيَادَةِ النِّسَاءِ

باب: خواتین کی عیادت کے لئے جانے کا بیان

۱۳۱۶: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ قَالَتْ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضَةٌ فَقَالَ أَبْشِرِي يَا أُمَّ الْعَلَاءِ فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاهُ كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ۔

۱۳۱۶: سہل بن بکار' ابوعوانہ' عبدالملک بن عمیر' حضرت اُمّ علاء سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی اور میں (اس وقت) بیماری کی حالت میں تھی تو آپ نے ارشاد فرمایا اے اُمّ علاء خوش ہو جاؤ کیونکہ بیماری مسلمانوں کے گناہوں کو اس طرح دُور کر دیتی ہے جس طرح کہ آگ سونے اور چاندی کے میل کچیل دُور کر دیتی ہے۔

۱۳۱۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ بَشَّارٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَشَدَّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَالَ أَيَّةُ آيَةٍ يَا عَائِشَةُ قَالَتْ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ قَالَ أَمَا عَلِمْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ الْمُؤْمِنَ تُصِيبُهُ النَّكْبَةُ أَوِ الشَّوْكَةُ فَيُكَافَأُ بِأَسْوَإِ عَمَلِهِ وَمَنْ

۱۳۱۷: مسدد' یحییٰ (دوسری سند) محمد بن بشار' عثمان بن عمرو' ابوعامر' ابن ابی ملیکہ' عائشہؓ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں اس آیت سے واقف ہوں جو کہ قرآن میں سب سے زیادہ شدید آیت ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا بتلاؤ وہ کونسی آیت ہے اے عائشہ! انہوں نے فرمایا وہ آیت ہے: ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ (جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو یہ آیت صحابہؓ پر بہت گراں گزری) آپ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ! کیا تم واقف نہیں کہ اہل اسلام پر جب کسی قسم کی آفت آتی ہے تو وہ ان کے برے اعمال (گناہوں کا) کفارہ ہو جاتی ہے۔ البتہ جس شخص کا قیامت میں محاسبہ ہو تو اس کو عذاب ہوگا عائشہؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے

حُوسِبَ عُذِّبَ قَالَتْ أَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُولُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَاكُمُ الْعَرْضُ يَا عَائِشَةُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ۔

ہیں: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ آپ نے ارشاد فرمایا اس سے مراد صرف اعمال کی پیشی ہے اے عائشہ! قیامت کے دن حساب میں جس شخص سے حساب میں پوچھ گچھ کی گئی تو اس شخص کو ضرور عذاب دیا جائے گا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ ابن بشار کے بیان کئے ہوئے ہیں اور انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے لفظ اخبرنا بیان کیا ہے۔

برائی کا بدلہ برائی:

﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوْءً﴾ کا ترجمہ یہ ہے کہ جو آدمی برائی کرے گا تو اس کو برائی کا بدلہ دیا جائے گا صحابہ رضی اللہ عنہم پر یہ بات اس لئے گراں گزری کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت میں برائی کا بدلہ ضرور لیا جائے گا۔

خلاصۃ الباب: حضور ﷺ نے حساب یسیر کا مفہوم یہ بیان فرمایا کہ حساب کے معنی صرف اعمال نامہ کا پیش ہونا ہے۔

بَاب فِي الْعِيَادَةِ

باب: مریض کی عیادت کرنا

۱۳۱۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ عَرَفَ فِيهِ الْمَوْتَ قَالَ قَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ حُبِّ يَهُودَ قَالَ فَقَدْ أَبْغَضَهُمْ سَعْدُ بْنُ زُرَارَةَ فَمَهْ فَلَمَّا مَاتَ أَتَاهُ ابْنُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ قَدْ مَاتَ فَأَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ فَنَزَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَمِيصَهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔

۱۳۱۸: عبدالعزیز بن یحییٰ، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحٰق، زہری، عروہ، حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ عبد اللہ بن اُبی کی اُس بیماری میں عیادت کے لئے تشریف لے گئے کہ جس میں وہ مرا تھا۔ آپ نے جب عبداللہ بن اُبی کو دیکھ لیا تو آپ کو اندازہ ہو گیا کہ اس بیماری میں وہ مر جائے گا تو آپ نے فرمایا میں تم کو یہود کی دوستی سے منع کیا کرتا تھا۔ عبداللہ بن اُبی نے جواب دیا کہ سعد بن زرارہ نے اُن سے دُشمنی اور کینہ رکھا تو اس کو اس سے کیا نفع حاصل ہوا؟ جب عبداللہ بن اُبی مر گیا تو اس کا لڑکا خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ عبداللہ بن اُبی مر گیا ہے؟ آپ اس کے کفن بنانے کے لئے مجھے اپنا کرتا مبارک عنایت فرما دیں تو آپ نے اپنا کرتا مبارک اُتار کر ان کو عنایت فرما دیا۔

خلاصۃ الباب: یہود سے محبت سوء خاتمہ کا سبب بنتی ہے اور ان سے بغض ونفرت قرب خداوندی اور خاتمہ بالخیر کا سبب ہوتا ہے جیسا کہ حضور ﷺ نے حضرت سعد بن زرارہؓ کے بارہ میں ارشاد فرمایا ہے یہ بڑے جلیل القدر صحابی تھے بہت سی خصوصیات کے حامل تھے مدینہ منورہ میں اسلام کی دولت نصیب ہوگئی اس حدیث سے ذمی کی عبادت وتیمارداری کا جائز ہونا معلوم ہوا۔

بَاب فِي عِيَادَةِ الذِّمِّيِّ

باب: ذمی کافر کی عیادت کرنا

۱۳۱۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

۱۳۱۹: سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ثابت، انسؓ سے روایت ہے کہ ایک

يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ غُلَامًا مِنَ الْيَهُودِ كَانَ مَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ فَأَسْلَمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ بِي مِنَ النَّارِ۔

یہودی لڑکا بیمار پڑ گیا تو نبیؐ اس لڑکے کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اور آپ اسکے سرہانے تشریف فرما ہوئے اور آپ نے اس سے ارشاد فرمایا تم اسلام قبول کرلو تو اس لڑکے نے اپنے والد کی طرف دیکھا اور اسکا والد بھی اسکے سرہانے موجود تھا۔ تو اسکے والد نے اس لڑکے سے کہا ابوالقاسم کی فرمانبرداری کرو (مراد اطاعت رسول ہے) تو اس لڑکے نے اسلام قبول کرلیا۔ پھر آپ کھڑے ہوگئے اور فرما رہے تھے اللہ کا شکر ہے کہ جس نے میری وجہ سے اس لڑکے کو (دوزخ کی) آگ سے نجات عطا فرمائی۔

بَاب الْمَشْيِ فِي الْعِيَادَةِ

باب: عیادت کے لئے پیدل جانے کا بیان

۱۳۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ۔

۱۳۲۰: احمد بن حنبل' عبد الرحمٰن بن مہدی' سفیان' محمد بن المنکدر' حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے نہ تو خچر پر سوار ہو کر تشریف لاتے اور نہ ہی ترکی (گھوڑے) پر (بلکہ آپ مریض کی بیمار پرسی کے لئے پیدل تشریف لے جاتے)

بَاب فِي فَضْلِ الْعِيَادَةِ عَلَى وُضُوءٍ

باب: بحالتِ وضو' بیمار پرسی کی فضیلت

۱۳۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحِ بْنِ خُلَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سَبْعِينَ خَرِيفًا قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَمَا الْخَرِيفُ قَالَ الْعَامُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالَّذِي تَفَرَّدَ بِهِ الْبَصْرِيُّونَ مِنْهُ الْعِيَادَةُ وَهُوَ مُتَوَضِّئٌ۔

۱۳۲۱: محمد بن عوف' روح' محمد بن خالد' فضل بن دلہم' ثابت بنانی' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح سے وضو کرے (یعنی وضو کے آداب کی رعایت کر کے وضو کرے) اور ثواب کی نیت سے مسلمان کی بیمار پرسی کرے تو ایسا شخص دوزخ سے ستر خریف کے برابر دُور کر دیا جاتا ہے۔ ثابت نے بیان کیا کہ میں نے ابوحمزہ سے معلوم کیا کہ خریف کس کو کہا جاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا سال کو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ وضو کی حالت میں بیمار کی مزاج پُرسی کا بصرہ کے حضرات کے علاوہ کوئی قائل نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: خریف کا معنی ہے باغ اس کو مخراف بھی کہتے ہیں۔ اس حدیث میں عیادۃ مریض کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے ثابت ہوا کہ عیادۃ مریض کے وقت باوضو ہونا چاہئے۔

۱۳۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ

۱۳۲۲: محمد بن کثیر' شعبہ' حکم' عبداللہ بن نافع' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوئی بھی شخص جو (دن کے آخری حصہ کے بعد یعنی) شام

قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَعُودُ مَرِيضًا مُمْسِيًا إِلَّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ أَتَاهُ مُصْبِحًا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُمْسِيَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ.

کے وقت' بیمار شخص کی مزاج پرسی کرے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو فجر تک اس کیلئے گناہوں سے بخشش کی دُعا مانگتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے اور جو شخص دن کے شروع حصہ یعنی صبح کے وقت بیمار شخص کی مزاج پرسی کرتا ہے تو اس شخص کے لئے ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں۔ جو شام تک اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اس شخص کے لئے جنت میں ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے۔

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرِ الْخَرِيفَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مَنْصُورٌ عَنِ الْحَكَمِ كَمَا رَوَاهُ شُعْبَةُ۔

۱۳۲۳: عثمان بن ابی شیبہ' ابو معاویہ' اعمش' حکم' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت نبی کریم ﷺ سے دوسری روایت بھی اسی طرح مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لیکن اس روایت میں باغ کا تذکرہ نہیں ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ منصور نے حکم سے اسی طرح اس روایت کو نقل کیا ہے کہ جس طرح شعبہ نے روایت نقل کی ہے۔

بَاب فِي الْعِيَادَةِ مِرَارًا

باب: کسی مریض کی بار بار عیادت کرنا

۱۳۲۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُصِيبَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ۔

۱۳۲۴: عثمان بن ابی شیبہ' عبداللہ بن نمیر' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب غزوۂ خندق میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے کیونکہ ایک آدمی نے ان کے ہاتھ کی رگ میں ایک تیر مارا تھا۔ تو حضرت رسول کریم ﷺ نے ان کے لئے مسجد کے اندر ایک خیمہ لگوا دیا تھا تاکہ آپ ان کی نزدیک سے عیادت فرما سکیں۔

بَاب فِي الْعِيَادَةِ مِنَ الرَّمَدِ

باب: آنکھ دکھنے والے شخص کی عیادت کیلئے جانے کا بیان

۱۳۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنِي.

۱۳۲۵: عبداللہ بن محمد' حجاج بن محمد' یونس بن ابو اسحٰق' ان کے والد' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھوں کے درد کے دوران میری مزاج پرسی فرمائی۔

بَاب الْخُرُوجِ مِنَ الطَّاعُونِ

باب: جس جگہ طاعون پھیل رہا ہو اس جگہ سے چلے جانے کا بیان

۱۳۲۶: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ يَعْنِي الطَّاعُونَ۔

۱۳۲۶: قعنبی' مالک' ابن شہاب' عبدالحمید بن عبدالرحمٰن' عبداللہ بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے کہ جس جگہ کے بارے میں تم کو معلوم ہو کہ وہاں پر طاعون (پھیل رہا) ہے تو تم اس جگہ نہ جاؤ اور جہاں تم ہو وہیں پہ طاعون پھیل رہا ہو تو وہاں سے نہ بھاگو۔

خلاصۃ الباب: طاعون ایک مرض کا نام ہے جو جسم کے مختلف حصوں میں پھنسیوں اور زخم کی شکل میں ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ورم بھی ہوتا ہے اور جلن اور بہت بے چینی ہوتی ہے اور ان زخموں کے اردگرد جگہ سرخ یا سبز ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ دل کی دھڑکن بھی تیز ہو جاتی ہے اور قے بھی آتی ہے نیز طاعون اس وبا اور عام مرض کو بھی کہتے ہیں جس سے فضا خراب ہو جاتی ہے اور پھر اسکا اثر بدن میں سرایت کر جاتا ہے اور عام اموات اس سے ہوتی ہیں اس بیماری کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس بستی میں اسکا ہونا معلوم ہو تو وہاں نہ جاؤ اور جس جگہ تم ہو اس میں پائی جائے تو وہاں سے نکل کر نہ بھاگو اگر مجبوری سے جانا پڑ جائے تو اجازت ہے یہ وبا ایمان والوں کے حق میں رحمت ہے بشرطیکہ اس پر صبر کریں بلکہ شہید جتنا اجر ملتا ہے اور کفار کے حق میں اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔

بَاب الدُّعَاءِ لِلْمَرِيضِ بِالشِّفَاءِ عِنْدَ الْعِيَادَةِ

باب: عیادت کے وقت مریض کے لئے دعاءِ صحت کرنے کا بیان

۱۳۲۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ اشْتَكَيْتُ بِمَكَّةَ فَجَائَنِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِي ثُمَّ مَسَحَ صَدْرِي وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ.

۱۳۲۷: ہارون بن عبداللہ' مکی بن ابراہیم' جعید' حضرت عائشہ بنت سعد سے روایت ہے کہ ان کے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مکہ مکرمہ میں بیمار پڑ گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری مزاج پرسی کے لئے تشریف لائے اور آپ نے اپنا دست مبارک میری پیشانی پر رکھا۔ اس کے بعد آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینہ اور پیٹ پر رکھا اور دُعا فرمائی اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما اور ان کی ہجرت مکمل فرما دے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لئے دُعا:

مراد یہ ہے کہ اے اللہ! ان کو مدینہ منورہ پہنچا دے اگرچہ اس وقت فتح مکہ ہو چکا تھا لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جس جگہ سے ہجرت کی گئی وہاں کا رہنا بہتر خیال نہیں فرماتے تھے بہر حال اللہ تعالیٰ نے آپ کی دُعا قبول فرمائی اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔

۱۳۲۸: حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ قَالَ سُفْيَانُ وَالْعَانِي الْأَسِيرُ۔

۱۳۲۸: ابن کثیر' سفیان' منصور' ابووائل' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھوکے شخص کو کھانا کھلاؤ اور بیمار شخص کی عیادت کرو اور (جو مسلمان شخص کفار کے ہاتھ میں) قیدی ہوائی کو قید سے آزاد کراؤ۔

بَاب الدُّعَاءِ لِلْمَرِيضِ عِنْدَ الْعِيَادَةِ

باب: مزاج پرسی کرتے وقت مریض کے لئے دُعا مانگنے کا بیان

۱۳۲۹: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَبُو خَالِدٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مِرَارٍ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ إِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ۔

۱۳۲۹: ربیع بن یحییٰ' شعبہ' یزید' منہال بن عمرو' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مریض کی مزاج پرسی کرے اور اس پر موت کے آثار نہ ہوں اور (عیادت کرنے والا شخص وہاں بیٹھ کر سات مرتبہ یہ دُعا: ((اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ' اَنْ يَشْفِيَكَ)) پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس مرض سے اس شخص کو ضرور شفا عطا فرمائے گا۔

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حُيَيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُودُ مَرِيضًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلَى جَنَازَةٍ۔

۱۳۳۰: یزید بن خالد' ابن وہب' حیی بن عبداللہ' ابوعبدالرحمٰن حبلی' عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کے لئے جائے تو اس کو چاہئے کہ یہ دُعا مانگے: اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ يَمْشِيْ لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ ۔ یعنی اے اللہ! اپنے بندے کو شفا دے تاکہ وہ تیرے دُشمن کو تیری رضا کی خاطر زخمی کرے اور تیری خوشنودی کی خاطر کسی کے جنازہ کے ساتھ چلے۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ

باب: موت کی تمنا کی ممانعت کا بیان

۱۳۳۱ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْعُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِالْمَوْتِ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ وَلَكِنْ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي

۱۳۳۱: بشر بن ہلال' عبدالوارث' عبدالعزیز بن صہیب' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دُنیاوی تکلیف پہنچنے کی وجہ سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے لیکن اگر کہنا ہو تو یہ کہے اے اللہ میرے لئے جب تک زندگی بہتر ہو مجھے زندہ رکھنا اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے موت دے

وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

دینا۔

خلاصۃ الباب: یعنی کسی دنیوی ضرورت کی وجہ سے پریشان ہو کر موت کی تمنا ہرگز نہیں کرنی چاہئے البتہ اگر ضرور کرنی ہو تو اس وقت وہ دعاء کرنی چاہئے جو دوسری احادیث میں آئی ہے اے اللہ اگر زندگی میری لیے بہتر ہے تو مجھے زندہ رکھ اور اگر موت میرے لیے بہتر ہے تو مجھے وفات دے دے۔ موت کی تمنا کرنا زندگی جیسی بہت بڑی نعمت کی ناقدری ہے۔

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۳۳۲: محمد بن بشار ابوداؤد شعبہ قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے پھر مندرجہ بالا حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

بَاب مَوْتُ الْفُجَاءَةِ

باب: اچانک موت آجانے کا بیان

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ أَوْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَرَّةً عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ مَرَّةً عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ أَخْذَةُ أَسِفٍ۔

۱۳۳۳: مسدد یحییٰ شعبہ منصور تمیم بن سلمہ سعد بن عبیدہ عبید بن حضرت خالد سلمی جو کہ صحابی رسول ہیں ان سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اچانک موت کا آجانا غضب الٰہی کی علامت ہے۔

اچانک موت:

مفہوم یہ ہے کہ اچانک موت کا آجانا اللہ تعالیٰ کے غضب کی نشانی ہے کیونکہ اس طرح موت آجانے سے تو نیک عمل یا وصیت کی مہلت نہیں ملتی۔

بَاب فِي فَضْلِ مَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ

باب: طاعون سے مرنے والے کی فضیلت

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ عَتِيكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيكٍ وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أُمِّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمَّهُ جَابِرَ بْنَ عَتِيكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَ يَعُودُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ فَصَاحَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ غُلِبْنَا

۱۳۳۴: قعنبی مالک عبداللہ بن عبداللہ بن عتیک حضرت جابر بن عتیک سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ حضرت عبداللہ بن ثابت کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے دیکھا کہ عبداللہ بے ہوش ہیں۔ آپ نے ان کو بلند آواز سے پکارا۔ انہوں نے کسی قسم کا جواب نہیں دیا۔ تو نبیؐ نے انا للہ الخ پڑھا اور ارشاد فرمایا اے ابوربیع! تمہارے معاملہ میں ہم مغلوب ہو گئے یہ بات سن کر خواتین رونے اور چلّانے لگیں۔ تو ابن عتیک ان خواتین کو خاموش کرنے لگے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابن عتیک تم ان کو چھوڑ دو (یعنی ان عورتوں کی طرف خیال نہ کرو) آپ نے فرمایا

عَلَيْكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دَعْهُنَّ فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ قَالُوا وَمَا الْوُجُوبُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْمَوْتُ قَالَتْ ابْنَتُهُ وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا فَإِنَّكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَازَكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ قَالُوا الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ۔

جب واجب ہو جائے تو کوئی رونے والی عورت نہ روئے۔ عرض کیا گیا۔ واجب ہونے کا کیا مفہوم ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت موت آجائے۔ ان کی بیٹی نے اپنے والد (عبداللہ بن ثابت) سے کہا کہ اللہ کی قسم ہم لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ شہید ہو گئے ہو۔ کیونکہ آپ نے اپنے جہاد کا سامان مکمل کر لیا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق ثواب عطا فرماتا ہے۔ تم لوگ کس شخص کو شہید ہونا سمجھتے ہو؟ انہوں نے بیان کیا کہ اللہ کی راہ میں قتل کئے جانے کو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ قتل فی سبیل اللہ کے علاوہ سات قسم کی شہادتیں اور ہیں: (۱) ایک تو وہ شخص جو کہ طاعون زدہ ہے (۲) دوسرا وہ شخص جو کہ پانی میں ڈوب کر مر جائے (۳) تیسرا وہ شخص جو کہ ذات الجنب کے مرض سے مرے (۴) چوتھا وہ شخص جو پیٹ کی بیماری میں مر جائے (۵) پانچواں وہ شخص جو کہ آگ میں جل کر مر جائے (۶) چھٹا وہ شخص کہ جو چھت یا دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر فوت ہو جائے (۷) ساتویں وہ خاتون جو کہ حاملہ یا باکرہ فوت ہو جائے وہ شہید ہے۔

<u>درجہ کے اعتبار سے شہید لوگ:</u>

فرمانِ نبوی سے یہ سب لوگ شہید ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ مذکورہ بالا ساتوں قسم کے افراد کو شہادت کا ثواب حاصل ہوگا لیکن ان افراد پر شہید کے احکام جاری نہیں ہوں گے اور آگ میں جل کر مرنے سے مراد یہ ہے کہ آگ وغیرہ کے حادثہ میں فوت ہو جائے نہ کہ خود کو آگ لگانے والا شخص (یعنی خودکشی کرنے والا) اس میں داخل نہیں بلکہ اس کے لئے تو سخت عذاب کی وعید ہے۔

بَابُ الْمَرِيضِ يُؤْخَذُ مِنْ أَظْفَارِهِ وَعَانَتِهِ

باب: قریب المرگ شخص کے ناخن اور زیر ناف کے بال کاٹ لینا بہتر ہے

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ خُبَيْبًا وَكَانَ

۱۳۳۵: موسیٰ بن اسماعیل' ابراہیم بن سعد' ابن شہاب' عمرو بن جاریہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بنی حارث بن عامر بن نوفل نے حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خرید لیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر کے دن اور حارث بن عامر کو قتل کیا تھا پھر خبیب رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے پاس گرفتار رہے یہاں تک کہ ان لوگوں

خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا لِقَتْلِهِ فَاسْتَعَارَ مِنَ ابْنَةِ الْحَارِثِ مُوسًى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتَّى أَتَتْهُ فَوَجَدَتْهُ مُخْلِيًا وَهُوَ عَلَى فَخِذِهِ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ فَفَزِعَتْ فَزْعَةً عَرَفَهَا فِيهَا فَقَالَ أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذِهِ الْقِصَّةَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا يَعْنِي لِقَتْلِهِ اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسًى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ۔

نے انہیں قتل کرنے کی ٹھان لی تو اس وقت حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی لڑکی سے ناف کے نیچے کے بال کاٹنے کے لئے اُسترہ مانگا۔ اس لڑکی نے ان کو اُسترہ دے دیا۔ اسی کیفیت میں ایک چھوٹا بچہ خبیب کے پاس آیا اور اس کی والدہ کو اس بات کی خبر نہیں تھی۔ جب وہ لوگ آئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ بچہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ران پر بیٹھا ہوا تھا اور حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں اُسترہ ہے۔ یہ منظر دیکھ کر بچے کی والدہ ڈرگئی یہاں تک کہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کے خوف کو پہچان لیا۔ اس پر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا تم کیوں ڈرتی ہو' کہیں میں اس بچے کو قتل نہ کر ڈالوں۔ میں ایسا کام کبھی نہیں کروں گا۔

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے شہید کئے جانے سے قبل کے حالات:

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا اگر چہ تم لوگ مجھ کو قتل کرنے کا پورا ارادہ رکھتے ہو لیکن میں اس معصوم بچے کو کبھی قتل نہیں کروں گا پھر ان مشرکین نے حدودِ حرم سے خارج مقام تنعیم میں پھانسی دی اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے دوگانہ نماز پڑھنے کی مہلت مانگی چنانچہ انہوں نے ان کو مہلت دی اس کے بعد حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو پھانسی دے دی گئی اور حارث کے لڑکوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو ایک سو اُونٹ کے عوض اس لئے خریدا تھا تاکہ وہ لوگ اپنے والد کے خون کا بدلہ لیں کیونکہ غزوۂ بدر میں حارث بن عامر کو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا تھا اور جس وقت حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں نے خریدا تو اس وقت مشرکین کے یہاں جن مہینوں میں قتل وقتال حرام تھا اس وقت وہ مہینے تھے اس وجہ سے ان لوگوں نے اشہر حرم کے گزر جانے کے بعد ان کو شہید کیا۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنے کا حکم

١٣٣٦: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ قَالَ لَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ۔

١٣٣٦: مسدد' عیسیٰ بن یونس' اعمش' ابوسفیان' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال سے تین روز قبل فرماتے تھے کہ تم میں سے ہر شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن لے کر مرے۔

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَطْهِيرِ ثِيَابِ الْمَيِّتِ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: موت کے وقت انسان کو صاف کپڑے پہنا دینا مستحب ہے

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ يُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا۔

۱۳۳۷: حسن بن علی' ابن ابی مریم' یحییٰ بن ایوب' ابن الہاد' محمد بن ابراہیم' ابوسلمہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت ان کے انتقال کا وقت ہوا تو انہوں نے نئے کپڑے منگوا کر پہنے اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ مرنے والا شخص ان ہی کپڑوں میں اُٹھایا جاتا ہے کہ جن کپڑوں میں اس کی موت آتی ہے۔

مردہ کس لباس میں اُٹھے گا؟

مراد یہ ہے کہ موت کے وقت جو لباس ہوگا انسان قیامت میں اسی لباس میں اُٹھایا جائے گا مذکورہ حدیث کے سلسلہ میں بہت سے حضرات نے فرمایا ہے اس سے مراد میت کا عام لباس نہیں بلکہ کفن مراد ہے اور کفن کے بارے میں حیثیت کے مطابق اچھے نئے کپڑے کا کفن ہونا مستحب ہے فقہ کی عظیم کتاب ''سراجی'' میں کفن کے بارے میں یہ الفاظ فرمائے گئے ہیں: من غير تقصير ولا تقطير بعض حضرات نے فرمایا کہ لباس سے مراد اعمال ہیں یعنی موت کے قریب انسان کو بہتر سے بہتر عمل کرنا چاہئے۔

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ الْمَيِّتِ مِنْ الْكَلَامِ

باب: مرنے والے شخص کے نزدیک لوگوں کو کیا کہنا چاہئے؟

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَضَرْتُمْ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَقُولُ قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَأَعْقِبْنَا عُقْبَى صَالِحَةً قَالَتْ فَأَعْقَبَنِي اللَّهُ تَعَالَى بِهِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۳۸: محمد بن کثیر' سفیان' اعمش' ابووائل' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم مرنے والے شخص کے قریب جاؤ تو اس وقت اچھی بات کہو (یعنی دعائے مغفرت کی جائے) کیونکہ جو بات تم کہتے ہو اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر) حضرت ابوسلمہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کیا کہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اے اللہ ان کی بخشش فرما دو اور ان کو اس کا بہتر صلہ عطا فرما۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ان کے صلہ میں حضور اکرم ﷺ عطا فرمائے (یعنی میرا ان سے نکاح ہو گیا)۔

خلاصۃ الباب: یہ حدیث مسلم شریف میں بھی آئی ہے اس میں کچھ اضافہ ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھا تھا کہ اگر کسی مسلمان پر مصیبت آئے اور وہ الفاظ کہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمائے ہیں یعنی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ [البقرة: ۱۵۶] اور یہ دعا مانگے اے اللہ اس مصیبت میں مجھے اجر عطا فرما اور سکے بدلہ میں اچھی چیز عطا کر تو اللہ تعالیٰ اس بندہ کو اسکا نعم البدل عطا فرماتے ہیں تو جب حضرت ابوسلمہ فوت ہوئے تو میں نے کہا کہ ابوسلمہؓ سے کون بہتر ہے لیکن پھر بھی میں نے وہ دعا کی جس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوسلمہؓ کے بدلہ بہت اچھا بدل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں عطا کر دیا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح ہو گیا۔

بَاب فِي التَّلْقِينِ

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

باب: مرنے کے وقت کونسا کلمہ کہنے کی تلقین کی جائے

۱۳۳۹: مالک بن عبدالواحد' ضحاک بن مخلد' عبدالحمید بن جعفر' صالح بن ابی عریب' کثیر بن مرہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کا آخری کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ' الخ ہو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

۱۳۴۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ قَوْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

۱۳۴۰: مسدد' بشر' عمارہ' یحییٰ بن عمارہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص مرنے کے قریب ہو تو اس کو اس کلمہ کی تلقین کرو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ' الخ (اس لئے کہ اصل توحید اسلام ہے اور (مرنے والے شخص کا آخری کلام کلمہ توحید ہونا چاہئے)۔

بَاب تَغْمِيضِ الْمَيِّتِ

۱۳۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ أَبُو مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ فَصَيَّحَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ

باب: مرنے کے بعد مردہ کی آنکھیں بند کرنے کا بیان

۱۳۴۱: عبدالملک' ابواسحٰق' خالد' ابوقلابہ' قبیصہ' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور (مرنے کے بعد) ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں تو آپ نے ان کی آنکھوں کو بند کر دیا۔ تو ان کے اہل خانہ نے شور مچا دیا (یعنی ان کے گھر والوں کو اب معلوم ہوا کہ ان کا انتقال ہو گیا ہے) اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ اپنے لئے بھلائی اور خیر کے علاوہ کوئی دعا نہ کرو کیونکہ تم لوگ جو بات کہتے ہو اس پر فرشتے

الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ رَبَّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ افْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ۔

آمین کہتے ہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ! ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرما دیجئے اور اس کا مرتبہ راہِ ہدایت پانے والوں میں اُونچا کر دے اور اس کے پسماندگان میں اس کا جانشین کر دے اور ہماری اور ان کی مغفرت فرما دیجئے اے تمام عالموں کے پرورش فرمانے والے اور ان کے لئے اس کی قبر کو کشادہ فرما دے اور اس کی قبر کو منور فرما دے۔

بَابٌ فِي الِاسْتِرْجَاعِ

باب: انا للہ پڑھنے کا بیان

۱۳۴۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَصَابَتْ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَآجِرْنِي فِيهَا وَأَبْدِلْ لِي بِهَا خَيْرًا مِنْهَا۔

۱۳۴۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' ابن ابی سلمہ' ان کے والد' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت تم لوگوں میں سے کسی شخص کو تھوڑی یا زیادہ تکلیف یا مصیبت پہنچے تو اس کو چاہئے کہ یہ کہے بلاشبہ ہم اللہ تعالیٰ کے ہیں اور ہم سب اسی کی جانب لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! میں اپنی مصیبت کے لئے تیرے ہاں ثواب کی اُمید رکھتا ہوں آپ مجھ کو اس میں اَجر عطا فرما دیں اور مجھ کو اس سے بہتر صلہ عطا فرما دیں۔

بَابٌ فِي الْمَيِّتِ يُسَجَّى

باب: مرنے کے بعد مردہ پر کپڑا ڈال دینے کا بیان

۱۳۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُجِّيَ فِي ثَوْبِ حِبَرَةٍ۔

۱۳۴۳: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابوسلمہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (وفات کے بعد) ملک یمن کے کپڑے سے ڈھانک دیا گیا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ عِنْدَ الْمَيِّتِ

باب: موت کی سکرات کے وقت کیا پڑھنا چاہئے؟

۱۳۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ الْمَرْوَزِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَلَيْسَ بِالنَّهْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اقْرَئُوا يس عَلَى مَوْتَاكُمْ۔

۱۳۴۴: محمد بن علاء' محمد بن مکی' ابن مبارک' سلیمان تیمی' ابوعثمان' ان کے والد' حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ اپنے مرنے والے لوگوں پر سورۂ یٰسین کی تلاوت کیا کرو۔

قریب المرگ کے پاس سورۂ یٰسین پڑھنا:

مراد یہ ہے کہ جس شخص کی موت کا وقت آ جائے تو اس کے نزدیک سورۂ یٰسین شریف کی قراءت کی جائے تا کہ اس کی برکت سے سکرات موت میں سہولت جائے۔

بَابُ الْجُلُوسِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

۱۳۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُتِلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْحُزْنُ وَذَكَرَ الْقِصَّةَ۔

باب: بوقت مصیبت بیٹھ جانا

۱۳۴۵: محمد بن کثیر' سلیمان بن کثیر' یحییٰ بن سعید' عمرۃ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت حضرت زید بن حارثہ' حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کو شہید کئے جانے کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ مسجد میں بیٹھ گئے اور آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر رنج وغم کے آثار نمایاں تھے۔

بَابٌ فِي التَّعْزِيَةِ

۱۳۴۶: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ الْمَعَافِرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَبَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي مَيِّتًا فَلَمَّا فَرَغْنَا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَانْصَرَفْنَا مَعَهُ فَلَمَّا حَاذَى بَابَهُ وَقَفَ فَإِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ مُقْبِلَةٍ قَالَ أَظُنُّهُ عَرَفَهَا فَلَمَّا ذَهَبَتْ إِذَا هِيَ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَام فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَخْرَجَكِ يَا فَاطِمَةُ مِنْ بَيْتِكِ فَقَالَتْ أَتَيْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ فَرَحَّمْتُ إِلَيْهِمْ مَيِّتَهُمْ أَوْ عَزَّيْتُهُمْ بِهِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدَى قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِيهَا مَا تَذْكُرُ قَالَ لَوْ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدَى فَذَكَرَ تَشْدِيدًا فِي ذَلِكَ فَسَأَلْتُ رَبِيعَةَ عَنِ الْكُدَى فَقَالَ الْقُبُورُ فِيمَا أَحْسَبُ۔

باب: میّت کے ورثاء سے تعزیت کرنے کا بیان

۱۳۴۶: یزید بن خالد' مفضل' ربیعہ بن سیف' ابوعبدالرحمٰن' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ایک میّت کو دفنایا جب ہم اس کام سے فارغ ہو گئے تو حضرت نبی کریم ﷺ واپس تشریف لے گئے۔ ہم بھی آپ کے ہمراہ لوٹ آئے۔ جب آپ میّت کے گھر کے دروازے پر پہنچے تو ٹھہر گئے۔ سامنے سے ایک عورت چلی آ رہی ہے راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی شناخت کر لی۔ جب وہ عورت چلی گئی تو معلوم ہوا وہ عورت' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے معلوم کیا کہ تم اپنے گھر سے کس وجہ سے نکل پڑیں؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں میّت کے گھر والوں کے پاس آئی تھی تا کہ میں ان لوگوں کو صبر کی تلقین کروں اور ان سے تعزیت کروں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا شاید تم ان لوگوں کے ہمراہ قبرستان تک گئی تھیں۔ انہوں نے عرض کیا اللہ کی پناہ' میں تو آپ سے اس سلسلہ میں سن چکی ہوں کہ آپ نے خواتین کو قبرستان جانے کی ممانعت فرمائی۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم ان کے ہمراہ قبرستان تک چلی جاتیں۔ آپ ﷺ نے اس بارے میں سخت بات ارشاد فرمائی۔

خلاصۃ الباب: تعزیہ کا معنی صبر پر ابھارنا صبر دلانا مطلب یہ ہے کہ اس مصیبت پر اسکو اجر وثواب کی دعا دینا اور اس کو اس سے تسلی ہو اور صبر آ جائے۔

بَاب الصَّبْرِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

۱۳۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا فَقَالَ لَهَا اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ وَمَا تُبَالِي أَنْتَ بِمُصِيبَتِي فَقِيلَ لَهَا هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُ فَلَمْ تَجِدْ عَلَى بَابِهِ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى أَوْ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ۔

باب: مصیبت کے وقت صبر کرنے کا بیان

۱۳۴۷: محمد بن مثنیٰ' عثمان بن عمر' شعبہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیؐ ایک خاتون کے پاس تشریف لے گئے وہ خاتون اپنے بچے کے انتقال ہو جانے کی وجہ سے اس کے غم میں بآوازِ (بلند) رو رہی تھی۔ آپ نے اس خاتون سے ارشاد فرمایا تم اللہ کا خوف کرو (یعنی آواز سے نہ روؤ) اور صبر کرو۔ تو اس خاتون نے جواب دیا کہ جو مصیبت مجھ پر آئی ہے' آپ پر نہیں۔ تو اس خاتون کو بتلایا گیا کہ (نوحہ سے منع کرنے والے) نبیؐ ہیں۔ جب اس خاتون کو آپ کی اطلاع ہوئی تو وہ پھر خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور اس نے آپ کے دروازوں پر دربانوں کو نہیں پایا پھر اس خاتون نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ (مجھ کو معاف فرما دیں) میں نے آپ کو نہیں پہچانا تھا پھر آپ نے اس خاتون سے ارشاد فرمایا صبر تو شروع صدمہ میں ہے یا فرمایا پہلے صدمہ میں ہے۔

اوّل لمحہ میں صبر کرنا:

مذکورہ خاتون نے آپ کو بغیر پہچانے ہوئے ہی جواب دے دیا تھا آپ نے اس سے جو فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ مصیبت کے آتے ہی صبر کر لینے اور زبان سے شکوہ نہ کرنے پر صبر کا ثواب ملے گا۔ یہ نہیں کہ مصیبت کے آتے ہی نوحہ کیا اور آخر میں مجبور ہو کر تھک کر صبر کر لیا۔

بَاب فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۳۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَأَنَا مَعَهُ وَسَعْدٌ وَأَحْسَبُ أُبَيًّا أَنَّ ابْنِي أَوْ بِنْتِي قَدْ حُضِرَ فَاشْهَدْنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ فَقَالَ قُلْ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَأَتَاهَا فَوُضِعَ الصَّبِيُّ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

باب: مرنے والے پر رونا

۱۳۴۸: ابوالولید' شعبہ' عاصم احول' ابوعثمان' اُسامہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ کی صاحبزادی یعنی زینبؓ نے آپ کی خدمت میں کسی کو روانہ کیا اور اس وقت میں اور سعدؓ آپ کے ہمراہ تھے اور شاید حضرت اُبی بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ حضرت زینبؓ نے کہلوایا کہ میرے لڑکے یا لڑکی کی نزع کی کیفیت ہے اسلئے آپ تشریف لائیں۔ نبیؐ نے زینبؓ کو سلام کہلوایا اور فرمایا کہ یہ کہو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہے کہ جو وہ لے اور اسی کے لئے کہ جو شے وہ عنایت فرمائے اور اسی کے یہاں سے ہر شے ایک مدت مقررہ کے لئے ہے۔ پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہ نے آپ کو بلوایا اور قسم دی کہ آپ تشریف لائیں۔ چنانچہ آپ بھی تشریف لائے اور

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هٰذَا قَالَ إِنَّهَا رَحْمَةٌ وَضَعَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔

بچہ کو آپ کی گود میں رکھ دیا گیا اور اس بچہ کی رُوح حرکت کر رہی تھی (یعنی اس بچہ کی جان نکلنے کی کیفیت تھی) تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ رحمت (الٰہی ہے) جس کے دِل میں اللہ نے چاہا اس کو رکھ دیا اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔

حکم الٰہی پر راضی رہنا:

جو شے اللہ تعالیٰ عنایت فرمادیں اور جو شے واپس لے لیں اس سے مراد یہ ہے کہ اولاد وغیرہ سب اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت ہیں اگر اللہ نے اپنی دی ہوئی شے واپس لے لی تو شکوہ نہیں کرنا چاہئے اس نے اسی قدر عمر دی تھی وہ اس کی امانت تھی جس کو اس نے واپس لے لیا۔ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ آنسو سے رونا حرام نہیں ہے کیونکہ آنسو انسانی قدرت سے باہر ہیں۔ ہاں البتہ نوحہ کرنا' گریبان چاک کرنا' سینہ پیٹنا' چہرہ پیٹنا یہ حرام ہے۔

خلاصۃ الباب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کے جواب میں فرمایا کہ یہ آنسو رحمت کے ہیں یعنی بغیر آواز کے غم کی شدت سے آنسوؤں کا نکلنا ممنوع نہیں۔

میت کی خوبیاں بیان کرنا اور چیخ کر رونا اس کو نوحہ کہتے ہیں اسلام میں ایسے رونے سے منع کر دیا گیا ہے اور میت کو اسکی وجہ سے عذاب ہوتا ہے علماء فرماتے ہیں کہ جب مرنے والا اس نوحہ کی تلقین یا وصیت کرے تو اسکو عذاب ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی کئی توجیہات کی گئی ہیں (۱) ان میں سے ایک یہ ہے کہ یہ عذاب دنیا کا فر کے ساتھ تو خاص ہے مسلمان اس میں داخل نہیں۔ (۲) یہ عذاب اس میت کو ہوتا ہے جس کا اپنی زندگی میں نوحہ کرنے کا معمول تھا بعض حضرات نے یہ فرمایا ہے کہ عذاب اس میت کو ہوتا ہے جس نے نوحہ نہ کرنے کی وصیت نہ کی ہو اس قول کی بناء پر نوحہ نہ کرنے کی وصیت واجب ہے۔ ان کے علاوہ اور کئی اقوال ہیں جن کو ہم طوالت کے خوف سے ذکر نہیں کرتے۔

۱۳۴۹: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وُلِدَ لِي اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَنَسٌ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يُرْضِي رَبَّنَا إِنَّا بِكَ يَا

۱۳۴۹: شیبان بن فروخ' سلیمان بن مغیرہ' ثابت بنانی' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آج کی شب میرے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا اس کا نام میں نے اپنے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رکھا ہے پھر آپ نے حدیث کو آخر تک بیان فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اس لڑکے کو دیکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس لڑکے کی جان نکل رہی تھی یہ دیکھ کر آپ کی مبارک آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے آپ نے فرمایا آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دِل غمگین ہے اور ہم نہیں کہتے مگر وہی بات کہ جس کو ہمارے پروردگار نے پسند فرمایا یعنی ہم انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں اے ابراہیم

إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ۔

ہم تمہاری فرقت سے غمگین ہیں۔

بَاب فِي النَّوْحِ

باب: چیخ مار کر مردے کے اوصاف بیان کر کے رونے کا بیان

۱۳۵۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ.

۱۳۵۰: مسدد' عبد الوارث' ایوب' حفصہ' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ۔

۱۳۵۱: ابراہیم بن موسیٰ' محمد بن ربیعہ' محمد بن حسن' ان کے والد' ان کے دادا' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

۱۳۵۲: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ الْمَعْنَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهِلَ تَعْنِي ابْنَ عُمَرَ إِنَّمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَ هَذَا لَيُعَذَّبُ وَأَهْلُهُ يَبْكُونَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَتْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى قَالَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَلَى قَبْرِ يَهُودِيٍّ۔

۱۳۵۲: ہناد بن سری' عبدۃ' ابومعاویہ' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مرنے والے شخص کو اس کے اہلِ خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے اس بات کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے تذکرہ ہوا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمرؓ کو سہو ہو گیا اور انہوں نے خطا کی سچ بات یہ ہے کہ نبی کا ایک قبر کے پاس سے گزر ہوا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ قبر والے شخص یعنی مرنے والے کو عذاب دیا جا رہا ہے اور اس کے اہلِ خانہ اس پر رو رہے ہیں۔ پھر عائشہؓ نے یہ آیت کریمہ: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی﴾ تلاوت فرمائی دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ وہ یہودی کی قبر تھی۔

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَوْسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ ثَقِيلٌ فَذَهَبَتْ امْرَأَتُهُ لِتَبْكِيَ أَوْ تَهُمَّ بِهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو مُوسَى أَمَا سَمِعْتِ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَسَكَتَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو مُوسَى قَالَ يَزِيدُ

۱۳۵۳: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' ابراہیم' حضرت یزید بن اوس سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ بیمار تھے تو ان کی بیوی نے رونے کا ارادہ کیا یا اس نے رونا شروع کر دیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اُس شخص سے کہا کہ تم نے فرمانِ نبوی نہیں سنا انہوں نے کہا کیوں نہیں (ضرور سنا ہے) کہتے ہیں کہ پھر وہ عورت خاموش ہو گئی۔ جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی تو میں نے ان کی اہلیہ محترمہ سے ملاقات کی۔ میں نے دریافت کیا کہ وہ کیا

لَقِيتُ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ لَهَا مَا قَوْلُ أَبِي مُوسَى لَكِ أَمَا سَمِعْتِ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَكَتِّ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَمَنْ سَلَقَ وَمَنْ خَرَقَ۔

تھا کہ جو تم سے حضرت ابوموسیٰ نے کہا تھا کہ کیا تم نے ارشاد نبوی نہیں سنا پھر تم خاموش ہوگئی تھیں۔ اس نے کہا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو (مرنے والے شخص کے سوگ میں) اپنے سر کو منڈادے یا چیخ کر روئے یا منہ چہرہ پر ہاتھ مارے یا کپڑے پھاڑے۔

دورِ جاہلیت کی رسوم:

دورِ جاہلیت میں یہ طریقہ تھا کہ جب کسی شخص کا انتقال ہو جاتا تو مرنے والے کے سوگ میں سر منڈادیتے اور چہرہ پیٹتے' کپڑے چاک کرتے اسلام نے ایسی تمام رسومات کو حرام قرار دیا۔ تفصیل کے لئے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ''اصلاح الرسوم'' اور حضرت مفتی اعظم کی کتاب 'سنّت و بدعت'' اور اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''بہشتی زیور'' ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۵۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَامِلٌ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى الرَّبَذَةِ حَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ أَبِي أَسِيدٍ عَنْ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُبَايِعَاتِ قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَعْرُوفِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ لَا نَعْصِيَهُ فِيهِ أَنْ لَا نَخْمُشَ وَجْهًا وَلَا نَدْعُوَ وَيْلًا وَلَا نَشُقَّ جَيْبًا وَأَنْ لَا نَنْشُرَ شَعَرًا۔

۱۳۵۴: مسدد' حمید بن اسود' حجاج عامل عمر بن عبدالعزیز' حضرت اُسید بن ابواُسید' ایک خاتون سے مروی ہے کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور جن باتوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی تھی ان میں سے یہ عہد بھی شامل تھا کہ ہم نافرمانی نہ کریں اور چہرہ نہ نوچیں' اور تباہی و ہلاکت کو نہ پکاریں اور نہ کپڑے پھاڑیں اور نہ بالوں کو بکھیریں۔

باب صَنْعَةِ الطَّعَامِ لِأَهْلِ الْمَيِّتِ

باب: جن کے یہاں کسی کا انتقال ہو جائے ان کے لئے کھانا دینے کا بیان

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ أَتَاهُمْ أَمْرٌ شَغَلَهُمْ۔

۱۳۵۵: مسدد' سفیان' جعفر بن خالد' ان کے والد' عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جعفر کے اہلِ خانہ کیلئے کھانا تیار کرو کیونکہ ان لوگوں پر ایسی مصیبت آن پڑی ہے کہ ان کو اس سے مہلت نہیں ملے گی۔

میّت کے گھر والوں کے لئے کھانا دینا:

مُراد یہ ہے کہ میّت کے گھر والوں کو مرنے والے کے صدمہ کی وجہ سے کھانا پکانے کا موقعہ نہیں ہوگا مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ میّت کے گھر کھانا بھیجنا بہتر ہے لیکن باقاعدہ دعوت وغیرہ کی شکل اختیار کرنا اور ایسے موقعہ پر بھی بے جا رسم و رواج کرنا ناجائز

ہے۔ حضرت شاہ اسحاق دہلوی کے رسالہ ''اربعین'' میں اس قسم کے موقعوں پر بدعات کی تفصیل مذکور ہے اُردو میں بھی ''ردِ بدعات'' کے نام سے یہ رسالہ شائع ہو چکا ہے۔

بَابٌ فِي الشَّهِيدِ يُغَسَّلُ

باب: شہید کو غسل دینے کا بیان

۱۳۵۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فِي صَدْرِهِ أَوْ فِي حَلْقِهِ فَمَاتَ فَأُدْرِجَ فِي ثِيَابِهِ كَمَا هُوَ قَالَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۱۳۵۶: قتیبہ بن سعید' معن بن عیسٰی (دوسری سند) عبیداللہ بن عمر' عبدالرحمٰن بن مہدی' ابراہیم' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کے حلق یا سینے میں تیر لگ گیا تو اس کا انتقال ہو گیا چنانچہ اسے اسی طرح کپڑوں میں لپیٹ دیا گیا جیسا کہ وہ شخص تھا اور ہم لوگ اس وقت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

خلاصۃ الباب: شہید کو غسل نہ دینے میں سب علماء کا اتفاق ہے سوائے حضرت حسن بصریؒ کے وہ فرماتے ہیں کہ غسل اولادِ آدم کی کرامت کی وجہ سے ہے اور شہید بھی عزت وتکریم کا مستحق ہے باقی احد کے شہداء کو غسل نہیں دیا گیا ان کی کثرت کی بناء پر اور زندہ لوگوں سے مشقت کو دور کرنے کی وجہ سے جمہور کی دلیل حدیث باب ہے شہید پر نماز جنازہ کے بارے میں اختلاف ہے حنفیہ صلوٰۃ علی الشہید کا قائل ہیں باقی ائمہ اسکے قائل نہیں۔

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيدُ وَالْجُلُودُ وَأَنْ يُدْفَنُوا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ۔

۱۳۵۷: زیاد بن ایوب' علی بن عاصم' عطاء بن سائب' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے غزوۂ اُحد کے شہیدوں کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ ان کے جسم سے لوہے اور چمڑے کی چیزیں اُتار لی جائیں اور ان کو انہی کے کپڑوں میں خون سمیت دفن کر دیا جائے۔

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَهَذَا لَفْظُهُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ شُهَدَاءَ أُحُدٍ لَمْ يُغَسَّلُوا وَدُفِنُوا بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ۔

۱۳۵۸: احمد بن صالح' ابن وہب (دوسری سند) سلیمان بن داؤد' ابن وہب' اُسامہ بن زید' ابن شہاب' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ اُحد کے شہید حضرات غسل کے بغیر اپنے خون کے ساتھ مدفون ہوئے اور ان حضرات پر نمازِ جنازہ بھی نہیں پڑھی گئی۔

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

۱۳۵۹: عثمان بن ابی شیبہ' زید بن حباب (دوسری سند) قتیبہ بن سعید' ابوصفوان' اُسامہ' زہری' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی

سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ يَعْنِي الْمَرْوَانِيَّ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْمَعْنَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى حَمْزَةَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِي نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتَّى يُحْشَرَ مِنْ بُطُونِهَا وَقَلَّتِ الثِّيَابُ وَكَثُرَتِ الْقَتْلَى فَكَانَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ يُكَفَّنُونَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ زَادَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يُدْفَنُونَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ قُرْآنًا فَيُقَدِّمُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ۔

ہے کہ (غزوۂ اُحد میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ان کا مثلہ کر دیا گیا۔ آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا اگر صفیہ کو غم نہ ہوتا تو میں حمزہ کی نعش کو اسی طرح پڑا رہنے دیتا یہاں تک کہ اس کو درندے کھا لیتے پھر وہ قیامت کے دن درندوں کے پیٹ سے نکلتے۔ اس زمانہ میں کپڑوں کی کمی تھی اور شہداء کی کثرت تھی، تو ایک اور دو اور تین اشخاص کو ایک ہی کپڑے میں کفنا دیا جاتا تھا اور دفن سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرما لیتے کہ ان لوگوں میں سے کونسا شخص قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جانب قبلہ آگے کرتے۔

۱۳۶۰: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِحَمْزَةَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهِ۔

۱۳۶۰: عباس، عثمان بن عمر، اسامہ، زہری، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کو مشرکین نے مثلہ کر دیا تھا۔ آپ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی شہید پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ وَيَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا۔

۱۳۶۱: قتیبہ بن سعید، یزید بن خالد، لیث ابن شہاب، عبدالرحمن بن کعب، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ اُحد کے شہداء میں سے دو دو افراد کو ایک جگہ دفن فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان دونوں افراد میں سے قرآن کریم کا زیادہ حافظ کون شخص ہے؟ جب یہ بتلا دیا جاتا تو آپ اس شخص کو قبر میں آگے کی جانب کر دیتے۔ آپ نے فرمایا میں قیامت کے دن ان لوگوں پر گواہ ہوں اور آپ نے ان لوگوں کو خون اور کپڑوں میں دفن کرنے کا حکم فرمایا اور ان لوگوں کو غسل نہیں دیا۔

۱۳۶۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ قَالَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

۱۳۶۲: سلیمان بن داؤد، ابن وہب، حضرت لیث سے اسی طرح مروی ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ اُحد کے شہداء میں سے دو دو حضرات کو ایک ہی کپڑے میں یکجا دفن فرماتے تھے۔

بَاب فِي سَتْرِ الْمَيِّتِ عِنْدَ غُسْلِهِ

باب: بوقت غسل مردے کا ستر چھپانے کا بیان

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرَنَّ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ۔

۱۳۶۳: علی بن سہل' حجاج' ابن جریج' حبیب' عاصم بن ضمرہ' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی ران نہ کھولو اور زندہ یا مردے کی ران کو نہ دیکھو۔

میّت کا ستر چھپانے کا حکم:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل دیتے وقت میّت کا ستر کسی کپڑے سے چھپا دینا چاہئے اور اس کے بعد غسل دینا چاہیے۔

۱۳۶۴: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ لَمَّا أَرَادُوا غَسْلَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا نَدْرِي أَنُجَرِّدُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَمْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتَّى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقْنُهُ فِي صَدْرِهِ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ أَنْ اغْسِلُوا النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَقَامُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَغَسَلُوهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ يَصُبُّونَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيصِ وَيُدَلِّكُونَهُ بِالْقَمِيصِ دُونَ أَيْدِيهِمْ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَلَهُ إِلَّا نِسَاؤُهُ۔

۱۳۶۴: نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' یحییٰ بن عباد' ان کے والد' عباد بن عبداللہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو صحابہ نے کہا اللہ کی قسم ہم لوگوں کو علم نہیں' کہ کیا ہم آپ ﷺ (کے جسم مبارک سے) کپڑے اُتاریں جس طرح کہ ہم لوگ مرنے والے شخص کے کپڑے اُتارتے ہیں یا کپڑے پہنے ہوئے رہنے دیں اور آپ کو کپڑوں پر ہی غسل دیں۔ جب ان لوگوں نے باہمی طور پر اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر نیند بھیج دی یہاں تک کہ ان میں سے کوئی شخص ایسا نہ رہا جس کی ٹھوڑی نیند کی وجہ سے اس کے سینے پر نہ آ لگی ہو۔ اس وقت گھر کے ایک گوشہ میں سے ایک گفتگو کرنے والے شخص کی آواز آئی یہ معلوم نہ ہو سکا کہ آواز کس نے دی۔ وہ بات یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ کو کپڑے پہنے پہنے غسل دو۔ پھر یہ بات سن کر لوگ کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے آپ کو کرتا پہنے پہنے غسل دیا یعنی لوگ آپ کے کرتے کے اُوپر پانی ڈالتے تھے اور آپ کا جسم مبارک کرتا ہی سے ملتے تھے نہ کہ اپنے ہاتھوں سے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر مجھ کو پہلے سے یاد آ تا جو بات بعد میں یاد آئی تو آپ کی ازواجِ مطہرات ؓ آپ کو غسل دیتیں۔

مرنے کے بعد بیوی کو غسل دینا:

اگر شوہر کا انتقال ہو جائے تو بیوی اس کو غسل دے سکتی ہے۔ فتاویٰ شامی میں ہے: ویمنع زوجها من غسلها لا من النظر الیها وھی لا تمنع ذالك' الخ البتہ شوہر کے لئے بیوی کو غسل دینا اور بیوی کے بدن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں اور شوہر کے لئے بیوی

کا چہرہ دیکھنا' جنازہ اُٹھانا درست ہے اور جس حدیث سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا غسل دینا ثابت ہے اس کے متعدد جواب دیئے گئے ہیں جس کی تفصیل بذل المجہود میں ہے۔

بَابِ كَيْفَ غُسْلُ الْمَيِّتِ

باب: مردے کو غسل کس طرح دینا چاہیے؟

۱۳۶۵: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ الْمَعْنَى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتْ ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ قَالَ عَنْ مَالِكٍ يَعْنِي إِزَارَهُ وَلَمْ يَقُلْ مُسَدَّدٌ دَخَلَ عَلَيْنَا۔

۱۳۶۵: قعنبی' مالک (دوسری سند) مسدد' حماد' ایوب' محمد بن سیرین' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے جس وقت حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو آپ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور آپ نے فرمایا ان کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دیا جائے اور مناسب سمجھو تو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخر میں کافور کو بھی شامل کر لو اور جب تم غسل سے فراغت حاصل کر لو تو مجھے اطلاع کر دینا۔ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم لوگ جس وقت غسل سے فارغ ہو گئے تو ہم نے آپ کو اس کی اطلاع دی۔ آپ نے اپنا تہبند مبارک عنایت فرمایا اور فرمایا کہ یہ تہبند ان کے جسم پر لپیٹ دو اور آپ نے یہ تہبند مبارک تبرکاً عنایت فرمایا اور مسدد کی روایت میں دَخَلَ عَلَيْنَا یعنی آپ ہمارے پاس تشریف لائے یہ الفاظ نہیں ہیں۔

خلاصۃ الباب: آنحضرت ﷺ نے غسل دینے والیوں کو یہ حکم دیا کہ دائیں جانب سے اور اعضاء وضو سے ابتداء کریں باقی عورت کے بالوں میں کنگھی کرنا اور چوٹی کی طرح بل دے کر کمر کے پیچھے ڈالنا شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک درست ہے احناف اسکے قائل نہیں۔ کیونکہ یہ چیزیں زینت کی ہیں اور یہ وقت زینت کا نہیں حدیث باب میں جو ذکر ہے تو وہ حضرت ام عطیہ کا فعل ہے آنحضرت ﷺ کی طرف سے اس کی ہدایت بھی نہیں اور نہ آپ ﷺ کو اسکا علم ہونے اور نہ ہونے کے بارے میں مذکور ہے۔ بلکہ ام المؤمنین سیدہ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے بارے میں فکر موجود ہے۔

۱۳۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَأَبُو كَامِلٍ بِمَعْنَى الْإِسْنَادِ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ حَفْصَةَ أُخْتِهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ۔

۱۳۶۶: احمد بن عبدۃ' ابوکامل' یزید بن زریع' ایوب' محمد بن سیرین' حفصہ' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نے ان کے سر کے بالوں کی تین لٹیں کر دی تھیں (یعنی سر کے بالوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا)

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَضَفَرْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ ثُمَّ أَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا مُقَدَّمَ رَأْسِهَا وَقَرْنَيْهَا۔

۱۳۶۷: محمد بن مثنیٰ' عبد الاعلیٰ' ہشام' حفصہ بنت سیرین' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پھر ہم نے ان کے سر کے بالوں کی تین لٹیں گوندھ دیں اور ان کے سر کے درمیان میں ڈال دیا ایک لٹ سامنے والی اور دو لٹیں اِدھر اُدھر کے بالوں کی (ڈال لیں)

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُنَّ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا۔

۱۳۶۸: ابوکامل' اسماعیل' خالد' حفصہ بنت سیرین' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ان خواتین سے جو کہ آپ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو غسل دے رہی تھیں' سے فرمایا کہ ان کی دائیں جانب سے اور وضو کی جگہوں سے غسل کا آغاز کرو۔

غسل کس جگہ سے شروع کریں؟

مرنے والے شخص کی دائیں جانب سے غسل شروع کرنا مسنون ہے اور دائیں جانب میں بھی وضو کی جگہوں سے غسل شروع کرے۔

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ زَادَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِ هَذَا وَزَادَتْ فِيهِ أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّهُ۔

۱۳۶۹: محمد بن عبید' حماد' ایوب' حضرت محمد بن سیرین' حضرت اُم عطیہؓ سے دوسری روایت میں بھی اسی طرح مذکور ہے جس طرح کہ اُوپر اُمّ عطیہؓ کی حدیث میں مذکور ہے جس کو کہ حفصہؓ نے اُم عطیہؓ سے روایت کیا ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ اس کو تین یا پانچ یا سات مرتبہ غسل دو یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ جہاں تک مناسب ہو غسل دو۔

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ الْغُسْلَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ يَغْسِلُ بِالسِّدْرِ مَرَّتَيْنِ وَالثَّالِثَةَ بِالْمَاءِ وَالْكَافُورِ۔

۱۳۷۰: ہدبہ بن خالد' ہمام' قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد بن سیرین' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے میّت کے غسل کا طریقہ سیکھا کرتے تھے تو انہوں نے بتلایا کہ میّت کو پہلے دو مرتبہ بیری کے پانی سے غسل دینا چاہئے پھر تیسری مرتبہ کافوریا پانی سے غسل دیا جائے۔

بَابٌ فِي الْكَفَنِ

باب: مردے کو کفن دینے کا بیان

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَقُبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ۔

۱۳۷۱: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا اپنے صحابہ میں سے تذکرہ فرمایا کہ جن کی وفات ہوگئی تھی اور لوگوں نے ادھورا کفن دے کر رات ہی کو ان صحابی کی تدفین کردی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت کسی مردے کی تدفین سے منع فرمایا جب تک کہ اس کی نمازِ جنازہ نہ ادا کی جائے۔ مگر جس صورت میں مجبوری ہو اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص مسلمان بھائی کو کفن دے تو اس کو بہتر کفن دے۔

بہترین کفن:

بہتر کفن دینے سے مُراد یہ ہے کہ سنّت کے موافق کفن دے یعنی حلال آمدنی سے خریدا ہوا صاف' پاک کپڑے کا کفن دینا چاہئے اور کفن میں نہ تو فضول خرچی سے کام لیا جائے اور نہ اس میں کنجوسی کی جائے۔

۱۳۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُدْرِجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَوْبٍ حِبَرَةٍ ثُمَّ أُخِرَ عَنْهُ۔

۱۳۷۲: احمد بن حنبل' ولید بن مسلم' اوزاعی' زہری' قاسم بن محمد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (وفات کے بعد) پہلے حضرت رسول کریم ﷺ کو ملک یمن کی بنی ہوئی دھاری دار چادر میں لپیٹ دیا گیا پھر آپ کے جسم مبارک کے نیچے سے وہ چادر نکال لی گئی (اور آپ کے نیچے سفید چادر رکھی گئی)۔

۱۳۷۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبٍ يَعْنِي ابْنَ مُنَبِّهٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا تُوُفِّيَ أَحَدُكُمْ فَوَجَدَ شَيْئًا فَلْيُكَفَّنْ فِي ثَوْبٍ حِبَرَةٍ۔

۱۳۷۳: حسن بن صباح' اسماعیل' عبدالکریم' ابراہیم بن عقیل' ان کے والد' وہب بن منبہ' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کسی شخص کا انتقال ہو جائے تو اس کے ورثاء مالدار ہوں تو اس کو چاہئے کہ حِبْرَةٍ کا کفن دے۔ حبرہ' ملک یمن کا تیار کردہ اعلیٰ قسم کا کپڑا تھا۔

۱۳۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ۔

۱۳۷۴: احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' ہشام' ان کے والد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کو ملک یمن کے بنے ہوئے تین عدد سفید کپڑوں میں کفنایا گیا (اور ان کپڑوں میں) نہ قمیص تھی اور نہ ہی عمامہ تھا۔

سفید لباس کی فضیلت:

ایک دوسری حدیث میں بھی فرمایا گیا ہے کہ تم لوگ سفید لباس استعمال کیا کرو اور اپنے مُردوں کو سفید کپڑوں میں کفن دیا کرو۔ مذکورہ حدیث سے واضح ہوا کہ کفن میں عمامہ شامل کرنا یا مقدار مسنون سے زیادہ کپڑوں میں کفن نہیں دینا چاہئے۔

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ زَادَ مِنْ كُرْسُفٍ قَالَ فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ قَوْلُهُمْ فِي ثَوْبَيْنِ وَبُرْدِ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ أُتِيَ بِالْبُرْدِ وَلَكِنَّهُمْ رَدُّوهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوهُ فِيهِ۔

۱۳۷۵: قتیبہ بن سعید' حفص' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ وہ کپڑے رُوئی کے بنے ہوئے تھے پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ آنحضرت ﷺ کے کفن میں دو عدد سفید کپڑے اور ایک عدد حبرہ شامل تھا؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پہلے حبرہ آیا تھا لیکن صحابہؓ نے اس کو واپس فرما دیا اور آپ کو اس میں کفن نہیں دیا گیا۔

۱۳۷۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ نَجْرَانِيَّةٍ الْحُلَّةُ ثَوْبَانِ وَقَمِيصُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ عُثْمَانُ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ وَقَمِيصِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ۔

۱۳۷۶: احمد بن حنبل، عثمان بن ابی شیبہ، ابن ادریس، یزید بن زیاد، مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفنایا گیا جو کہ (مقام) نجران کے تیار کردہ تھے، ان تین کپڑوں میں ایک تہبند، ایک چادر اور ایک وہ قمیص تھی کہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عثمان بن ابی شیبہ نے اس طرح نقل کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفنایا گیا (ان میں سے) دو کپڑے لال رنگ کے جوڑے کے تھے اور ایک وہ قمیص تھا کہ آپ نے جس میں وفات پائی۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْمُغَالَاةِ فِي الْكَفَنِ

باب: مہنگا کفن دینے کی ممانعت کا بیان

۱۳۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَا تُغَالِ لِي فِي كَفَنٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَغَالَوْا فِي الْكَفَنِ فَإِنَّهُ يُسْلَبُهُ سَلْبًا سَرِيعًا۔

۱۳۷۷: محمد بن عبید، عمرو بن ہاشم، ابو مالک، اسماعیل، عامر، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کفن میں زیادہ بیش قیمت کپڑا استعمال نہ کرو اور میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ کفن میں حد سے مت بڑھو اس لئے کہ وہ بہت جلدی خراب ہو جاتا ہے (یعنی بلاوجہ زیادہ کپڑوں کا کفن نہ دو اور نہ اس میں فضول خرچی کرو)۔

۱۳۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ إِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا نَمِرَةٌ كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ الْإِذْخِرِ۔

۱۳۷۸: محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابووائل، حضرت خباب سے مروی ہے کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد کے روز شہید کئے گئے تو ان کے کفن کے لئے ایک کملی کے علاوہ کچھ میسر نہیں تھا اور وہ کملی بھی ایسی چھوٹی تھی کہ ہم لوگ جب اسے ان کے سر پر ڈالتے تھے تو ان کے پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر پاؤں پر ڈالتے تو سر کھل جاتا تھا۔ تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کے سر کو کملی سے ڈھانک دو اور ان کے پاؤں پر گھاس رکھ دو۔

فرض کفن کی مقدار:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ جس وقت کفن کے لئے تین کپڑے میسر نہ آئیں تو ایک کپڑا بھی کافی ہے۔ جیسے کہ بوجہ مجبوری مصعب رضی اللہ عنہ کو دفناتے وقت کرنا پڑا۔

۱۳۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي

۱۳۷۹: احمد بن صالح، ابن وہب، ہشام بن سعد، حاتم بن ابی نصر، عبادہ بن نسی، ان کے والد، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ

نَصْرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْأُضْحِيَةِ الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ۔

عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے اچھا کفن تو حلہ ہے اور عمدہ قربانی سینگ والے دُنبہ کی ہے۔

حلہ کیا ہے؟

حلہ ایک تہبند اور ایک چادر کو کہا جاتا ہے مُراد یہ ہے کہ ایک کپڑے سے دو کپڑے بہتر ہیں اور کفن میں سنت تین عدد کپڑوں کا دینا ہے اور سینگوں والا مینڈھا قربانی میں افضل اس وجہ سے ہے کہ وہ اکثر و بیشتر فربہ اور تیار ہوتا ہے اور قربانی میں موٹا' تازہ تیار جانور افضل ہے۔

بَاب فِي كَفَنِ الْمَرْأَةِ

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي نُوحُ بْنُ حَكِيمٍ الثَّقَفِيُّ وَكَانَ قَارِئًا لِلْقُرْآنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ يُقَالُ لَهُ دَاوُدُ قَدْ وَلَّدَتْهُ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ لَيْلَى بِنْتَ قَانِفٍ الثَّقَفِيَّةَ قَالَتْ كُنْتُ فِيمَنْ غَسَّلَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ وَفَاتِهَا فَكَانَ أَوَّلُ مَا أَعْطَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْحِقَاءَ ثُمَّ الدِّرْعَ ثُمَّ الْخِمَارَ ثُمَّ الْمِلْحَفَةَ ثُمَّ أُدْرِجَتْ بَعْدُ فِي الثَّوْبِ الْآخَرِ قَالَتْ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ مَعَهُ كَفَنُهَا يُنَاوِلُنَاهَا ثَوْبًا ثَوْبًا۔

باب: عورت کے لئے کفن

۱۳۸۰: احمد بن حنبل' یعقوب بن ابراہیم' ان کے والد' ابن اسحٰق' نوح بن حکیم' داؤد' حضرت لیلٰی بنت قائف سے روایت ہے کہ میں بھی ان خواتین میں سے تھی کہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا۔ جب حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو ان کے کفن کے لئے سب سے پہلے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ازار عطا فرمائی پھر کرتہ عنایت فرمایا پھر سر بند کر دیا پھر چادر دی پھر ایک مزید کپڑا عنایت فرمایا جو کہ اُوپر سے لپیٹ دیا گیا۔ لیلٰی نے بیان کیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کفن کے کپڑے تھے جو آپ ﷺ ہمیں ایک ایک کر کے عنایت فرماتے جاتے تھے۔

بَاب فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُسْتَمِرُ بْنُ الرَّيَّانِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَطْيَبُ طِيبِكُمُ الْمِسْكُ۔

باب: مردے کو مشک لگانے کا بیان

۱۳۸۱: مسلم بن ابراہیم' مستمر بن ریان' ابونضرہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہاری خوشبوؤں میں سب سے بہتر مشک ہے۔

میّت کے مشک لگانا:

مردے کو یا کفن پر مشک لگا دینا افضل ہے احادیث میں اس کی فضیلت ارشاد فرمائی گئی ہے۔ مشک خوشبودار سیاہ رنگ کا مادہ جو نیپال' تبت وغیرہ ممالک میں ہرن کی ناف سے نکلتا ہے۔

بَابُ التَّعْجِيلِ بِالْجَنَازَةِ وَكَرَاهِيَةِ حَبْسِهَا

باب: تجہیز و تکفین میں عجلت کرنے کا حکم

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ أَبُو سُفْيَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ قَالَا حَدَّثَنَا عِيسَى قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُثْمَانَ الْبَلَوِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْحُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَرَى طَلْحَةَ إِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيهِ الْمَوْتُ فَآذِنُونِي بِهِ وَعَجِّلُوا فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِجِيفَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَهْلِهِ۔

۱۳۸۲: عبدالرحیم بن مطرف' ابوسفیان' احمد بن جناب' عیسیٰ بن یونس' سعید بن عثمان' عروہ بن سعید انصاری' ان کے والد' حضرت حصین بن وحوح سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت بیمار پڑ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مزاج پُرسی کے لئے تشریف لائے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرا خیال ہے کہ ان پر موت کے آثار طاری ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ لہٰذا جب ان کا انتقال ہو جائے تو مجھے خبر دینا اور ان کی تجہیز و تکفین میں عجلت کرنا کیونکہ یہ مناسب نہیں کہ مسلمان شخص کی میت تجہیز و تکفین کے بغیر گھر میں پڑی رہے۔

تجہیز و تکفین میں عجلت کی جائے:

مطلب یہ ہے کہ بلاوجہ شرعی کفن دفن میں تاخیر کرنا درست نہیں ہے بلکہ حتی الامکان تجہیز و تکفین میں عجلت کی جائے ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جب جنازہ آجائے تو اس کی نماز میں جلدی کرو۔

بَابٌ فِي الْغُسْلِ مِنْ غَسْلِ الْمَيِّتِ

باب: جو شخص مردے کو غسل دے اس کو چاہئے کہ وہ بھی بعد میں غسل کرے

۱۳۸۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَغُسْلِ الْمَيِّتِ۔

۱۳۸۳: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن بشر' زکریا' مصعب بن شیبہ' طلق بن حبیب' عبداللہ بن زبیر' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار چیزوں کے بعد غسل فرماتے تھے ایک تو جنابت سے' دوسرے جمعہ کے دن' تیسرے فصد لگوا کر یعنی سینگی لگوانے کے بعد' چوتھے مردے نہلانے کے بعد۔

غسل دینے والے کے لئے غسل کرنا:

واضح رہے کہ غسل جنابت تو فرض ہے لیکن حدیث میں مذکور بقیہ مواقع پر غسل کرنا فرض نہیں ہے بلکہ مسنون ہے۔

۱۳۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۳۸۴: احمد بن صالح' ابن ابی فدیک' ابن ابی ذئب' قاسم بن عباس'

أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

عمرو بن عمیر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جوشخص مردے کو غسل دے تو اس کو چاہئے کہ وہ خود بھی غسل کرلے اور جو شخص کسی جنازے کو اُٹھائے تو وہ وضو کرلے۔

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْحٰقَ مَوْلَى زَائِدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مَنْسُوخٌ و سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَسُئِلَ عَنِ الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ فَقَالَ يُجْزِيهِ الْوُضُوءُ قَالَ أَبُو دَاوُد أَدْخَلَ أَبُو صَالِحٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي إِسْحٰقَ مَوْلَى زَائِدَةَ قَالَ وَحَدِيثُ مُصْعَبٍ ضَعِيفٌ فِيهِ خِصَالٌ لَيْسَ الْعَمَلُ عَلَيْهِ۔

۱۳۸۵: حامد بن یحییٰ' سفیان' سہیل' ان کے والد' اسحٰق' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح بیان کیا کہ غسل میّت والی حدیث سے منسوخ ہے۔ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ان سے جب معلوم کیا گیا کہ مردے کو نہلانے کے بعد غسل کرنا کیسا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا ایسی صورت میں وضو کرلینا کافی ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوصالح نے اس حدیث میں اسحٰق کو اپنے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان ہونا بیان کیا اور فرمایا کہ مصعب کی روایت میں کچھ ایسی اشیاء ہیں جو کہ ضعیف ہیں اور ان پر عمل نہیں۔

غسل میّت کے بعد غسل مستحب ہے:

میّت کو غسل دینے والے شخص کے لئے غسل کرنا واجب نہیں ہے اگر غسل کرلے تو بہتر ہے اور مذکورہ حدیث ۱۳۸۴ میں غسل کرنے کے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس پر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے کلام کیا ہے ویشبه ان یکون الامر فی ذالك علی الاستحباب وفی اسناد هذا الحدیث مقال بذل المجهود ص ۱۹۶' ج ۴ اور صاحب بذل نے دوسری وجہ غسل کے حکم کی یہ تحریر فرمائی ہے کہ کیونکہ کبھی کبھی میّت کے جسم پر نجاست ہوتی ہے اور غسل دیتے وقت وہ نجاست غسل دینے والے کے لگ جاتی ہے اس لیے غسل دینے والے کو غسل کرلینا بہتر ہے۔ (بذل المجهود ص ۱۹۴ ج ۴)

بَابٌ فِي تَقْبِيلِ الْمَيِّتِ

باب: مردے کو بوسہ دینے کا بیان

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ حَتَّى رَأَيْتُ الدُّمُوعَ تَسِيلُ۔

۱۳۸۶: محمد بن کثیر' سفیان' عاصم' قاسم' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بوسہ لیتے دیکھا جبکہ ان کا انتقال ہوگیا تھا یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بہتے ہوئے دیکھے۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ:

حضرت عثمان بن مظعون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دودھ شریک بھائی تھے وہ مہاجرین میں سے تھے اور مہاجرین میں سے سب سے پہلے ان کی وفات ہوئی مدینہ منورہ کے اندر ان کی تدفین ہوئی۔

بَاب فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

۱۳۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَى نَاسٌ نَارًا فِي الْمَقْبَرَةِ فَأَتَوْهَا فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا هُوَ يَقُولُ نَاوِلُونِي صَاحِبَكُمْ فَإِذَا هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالذِّكْرِ۔

باب: رات کے وقت تدفین کرنا

۱۳۸۷: محمد بن حاتم' ابونعیم' محمد بن مسلم' عمرو بن دینار' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے قبرستان میں رات کے وقت روشنی دیکھی تو وہاں گئے تو انہوں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے اندر اُترے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ تم لوگ مجھے اپنے ساتھی (یعنی ساتھی کی میت) دو۔ وہ شخص وہ تھا جو کہ اُونچی آواز سے ذکر الٰہی کرتا تھا۔ (اس حدیث سے رات کے وقت بھی آپ ص اسے تدفین ثابت ہونا واضح ہے)۔

بَاب فِي الْمَيِّتِ يُحْمَلُ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ وَكَرَاهَةِ ذَلِكَ

۱۳۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا حَمَلْنَا الْقَتْلَى يَوْمَ أُحُدٍ لِنَدْفِنَهُمْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَدْفِنُوا الْقَتْلَى فِي مَضَاجِعِهِمْ فَرَدَدْنَاهُمْ۔

باب: میّت کو ایک مُلک سے دوسرے مُلک لے جانے کا بیان

۱۳۸۸: محمد بن کثیر' سفیان' اسود بن قیس' نبیح' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے غزوۂ اُحد کے دن شہداء کو تدفین کے لئے اُٹھانا چاہا (تاکہ انہیں دوسری جگہ دفن کریں) اسی وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والا آ گیا اور اس نے پکارا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ شہداء کو اسی جگہ دفن کرو جہاں پر وہ قتل کئے گئے۔ تو ہم نے ان حضرات کی لاشوں کو وہیں پر رکھ دیا۔

میّت کو منتقل کرنا:

ان حضرات نے شہداء اُحد کو دوسرے شہر میں تدفین کے لئے منتقل کرنے کا ارادہ فرمایا تھا جس کی کہ آپ نے ممانعت فرمائی۔ مذکورہ حدیث سے واضح ہے کہ لاش کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنا درست نہیں اور یہی حکم ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل کرنے کا ہے۔

بَاب فِي الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۳۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدٍ الْيَزَنِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ

باب: نمازِ جنازہ میں کس قدر صفیں بنائی جائیں؟

۱۳۸۹: محمد بن عبید' حماد' محمد بن اسحق' یزید' مرثد یزنی' حضرت مالک بن ہبیرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اس کا انتقال ہو جائے اور اس پر اہلِ اسلام کی تین صفیں نمازِ جنازہ ادا کریں اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے

فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَوْجَبَ قَالَ فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقَلَّ أَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ لِلْحَدِيثِ۔

بخشش کو واجب نہ کرلے اور راوی نے بیان کیا کہ مالک ابن ہبیرہ جس وقت نمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد کم سمجھتے تو ان کی تین صفیں بنادیتے۔

بَابُ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ

باب: جنازے کے ہمراہ خواتین کے جانے کی ممانعت کا بیان

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ نُهِينَا أَنْ نَتَّبِعَ الْجَنَائِزَ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا۔

۱۳۹۰: سلیمان بن حرب' حماد' ایوب' حفصہ' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے روک دیا گیا مگر سختی نہیں برتی گئی۔

خلاصۃ الباب: قاضی عیاض فرماتے ہیں جمہور کے نزدیک عورتوں کا جنازہ کے ساتھ جانا منع ہے لیکن علماء مدینہ نے جائز رکھا اور امام مالک کے نزدیک جائز ہے اور جوان عورت کے لیے مکروہ اور احناف کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے دلیل ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ جنازہ کے ساتھ جانے والیوں کو ثواب نہیں ملا لیکن بوجہ اور گناہ کے ساتھ واپس آئیں۔ سند کے اعتبار سے تو ابن ماجہ کی حدیث ضعیف ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صدیقہ نے اشارہ کیا اپنے قول سے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے حالات دیکھتے.....الخ

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ وَتَشْيِيعِهَا

باب: نمازِ جنازہ کی فضیلت اور جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت کا بیان

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ أَوْ أَحَدُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ۔

۱۳۹۱: مسدد' سفیان' سمی' ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جنازے کے پیچھے چلے پھر اس کی نماز پڑھے تو ایسے شخص کو قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور جو شخص (قبرستان میں) میت کی تدفین تک رہا تو ایسے شخص کے لئے دو قیراط کے برابر اجر ہے اور ان دونوں میں جو قیراط چھوٹا ہے وہ بھی اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔

قیراط کیا ہے؟

قیراط عربی زبان میں ایک دینار کے بارھویں حصہ کو کہا جاتا ہے مذکورہ حدیث میں قیراط سے مُراد بڑا حصہ یعنی اَجر عظیم مُراد ہے۔

خلاصۃ الباب: یہاں ابوداؤدؒ میں چالیس کا عدد بیان کیا گیا ہے اور صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سو کا عدد مروی ہے اس اختلاف کی وجہ سوال کرنے والوں کا سوال ہے کہ بعض نے چالیس آدمیوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے تائید فرمائی اور بعض نے سو اشخاص کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ایسا ہی جواب مرحمت فرمایا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے سو آدمیوں کی شرکت کی فضیلت نازل ہوئی ہو گی پھر بعد میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے حال پر رحم فرماتے ہوئے یہ تعداد کم کر کے چالیس آدمیوں کی شرکت کی فضیلت بیان فرما دی (واللہ اعلم)

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُسَيْنٍ الْهَرَوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ وَهُوَ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ حَدَّثَهُ أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِذْ طَلَعَ خَبَّابٌ صَاحِبُ الْمَقْصُورَةِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ۔

۱۳۹۲: ہارون، عبدالرحمن، مقری، حیوۃ ابو صخر یزید بن عبداللہ، داؤد بن عامر، حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان کے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف فرما تھے کہ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمایا اے ابن عمر رضی اللہ عنہما! کیا آپ کو علم ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی جنازے کے ہمراہ اس گھر سے چلا پھر اس نے نماز ادا کی تو اس شخص کو ایک قیراط کا ثواب ہے اور جو شخص دفن کے وقت تک ساتھ رہے تو اس کے لئے دو قیراط کا ثواب ہے۔ جب یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سنی تو انہوں نے کسی کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دریافت کرنے کے لئے بھیجا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے درست فرمایا۔

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ۔

۱۳۹۳: ولید بن شجاع، ابن وہب، ابو صخر، شریک بن عبد اللہ، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ جس کا انتقال ہو جائے پھر اس کے جنازہ پر چالیس شخص (ایسے ہوں کہ) جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دیتے ہوں وہ اس کے لئے نماز (جنازہ) پڑھنے کے لئے کھڑے ہوں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس (مرنے والے شخص) کے لئے ان کی سفارش قبول فرماتے ہیں۔

باعث مغفرت عمل:

حدیث مذکورہ کا حاصل یہ ہے کہ کسی شخص کے جنازہ کی اگر چالیس اہلِ ایمان نماز پڑھیں تو یہ میّت کے لئے باعث مغفرت ہے: ای المسلمون فیصلون علیه ویدعون له وقد وقع فی روایة یبلغون مائة' الخ بذل المجهود ص ۱۹۸' ج ٤

بَابٌ فِي النَّارِ يُتْبَعُ

باب: جنازہ کے ساتھ آگ لے جانے

بِهَا الْمَيِّتُ | کی ممانعت

۱۳۹۴: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي بَابُ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُتْبَعُ الْجَنَازَةُ بِصَوْتٍ وَلَا نَارٍ زَادَ هَارُونُ وَلَا يُمْشَى بَيْنَ يَدَيْهَا۔

۱۳۹۴: ہارون' عبدالصمد (دوسری سند) ابن مثنیٰ ' ابوداؤد' حرب بن شداد' یحییٰ' باب بن عمیر' مدینہ منورہ کے ایک صاحب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنازہ کے پیچھے نہ تو آگ رکھی جائے اور نہ ہی جنازہ کے پیچھے (چیخنے والوں کی) آواز ہو اور نہ کوئی شخص جنازے کے آگے چلے۔

بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ | باب: جنازہ آتے ہوئے دیکھ کر کھڑے ہونے کا بیان

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ۔

۱۳۹۵: مسدد' سفیان' زہری' سالم' ان کے والد' حضرت عامر بن ربیعہ سے مروی ہے اور وہ اس حدیث کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ جب تم لوگ جنازہ (آتے ہوئے) دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ لوگوں سے آگے بڑھ جائے یا (وہ جنازہ) رکھ دیا جائے۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں دو مسئلے ذکر کئے گئے ہیں۔ لہٰذا مسئلہ یہ کہ جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا کیسا ہے بعض حضرات کے نزدیک کھڑا ہونا مستحب ہے باب کی پہلی حدیث کی وجہ سے لیکن جمہور کے نزدیک یہ حکم پہلے تھا بعد میں منسوخ ہو گیا جیسا کہ باب کی آخری حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کی مخالفت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اسی طرح ترمذی میں مستقل باب ہے کھڑے نہ ہونے کی رخصت کے بارے میں اس وجہ سے حنفیہ کے نزدیک نہ کھڑا ہونا مستحب ہے۔

۱۳۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَبِعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوا حَتَّى تُوضَعَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الثَّوْرِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فِيهِ حَتَّى تُوضَعَ بِالْأَرْضِ وَرَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسُفْيَانُ أَحْفَظُ مِنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ۔

۱۳۹۶: احمد بن یونس' زہیر' سہیل' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ان کے والد سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ جس وقت جنازہ کے پیچھے چلو تو جب تک وہ رکھ نہ دیا جائے تم مت بیٹھو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو سفیان ثوری نے بواسطہ سہیل' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ کہ یہاں تک کہ وہ جنازہ زمین پر رکھ دیا جائے اور سہیل کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ یہاں تک کہ وہ قبر میں رکھ دیا جائے لیکن سفیان بہ نسبت ابومعاویہ رضی اللہ عنہ کے زیادہ حافظ والے ہیں۔

جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا:

مسنون یہ ہے کہ جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھ دیا جائے تو اس وقت تک جو شخص جنازہ کے ساتھ آ رہا ہے اس کو بیٹھنا نہیں چاہئے اور جنازہ زمین پر ٹیک دینے کے بعد بیٹھنا اس میں کوئی حرج نہیں ہے: فهذا الحديث في حق من كان يمشي معها قال في البدائع ويكره لمتبعي الجنازة ان يقعد قبل وضع الجنازة' الخ بذل المجهود ص ۱۹۹' ج ۴

۱۳۹۷: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَحْمِلَ إِذَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمْ جَنَازَةً فَقُومُوا۔

۱۳۹۷: مؤمل بن فضل' ولید' ابوعمرو' یحییٰ' عبید اللہ بن مقسم' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک جنازہ آیا تو آپ اس کے لئے کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم لوگ اس جنازہ کے اُٹھانے کے لئے گئے تو پتہ چلا کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے تو ہم نے حضرت رسول کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو کسی یہودی کا جنازہ ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا البتہ موت' خوف کرنے کی چیز ہے اس لئے تم لوگ جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونے سے متعلق:

جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہونا مسنون نہیں ہے۔ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے اگر اتفاقاً ادب کے طور پر کوئی کھڑا ہو گیا تو اس کی اجازت ہے البتہ کھڑے ہونے کو لازم سمجھنا اور نہ کھڑے ہونے والے پر نکیر کرنا درست نہیں ہے۔

۱۳۹۸: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فِي الْجَنَائِزِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ۔

۱۳۹۸: قعنبی' مالک' یحییٰ بن سعید' واقد بن عمرو بن سعد' نافع بن جبیر' مسعود بن حکم' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ دیکھ کر پہلے تو کھڑے ہوا کرتے تھے بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھنے لگے (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا ہونا چھوڑ دیا)۔

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونا:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونا سنت نہیں ہے حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ حدیث سے استدلال فرمایا ہے۔

۱۳۹۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ الْمَدَائِنِيُّ أَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْبَاطِ الْحَارِثِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ

۱۳۹۹: ہشام بن بہرام' حاتم بن اسماعیل' ابوالاسباط' عبداللہ بن سلیمان' ان کے والد' ان کے دادا' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے لئے اس وقت تک کھڑے رہتے تھے جب تک وہ جنازہ قبر میں نہ اُتار دیا

عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُومُ فِي الْجَنَازَةِ حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ فَمَرَّ بِهِ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ هَكَذَا نَفْعَلُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ اجْلِسُوا خَالِفُوهُمْ۔

جاتا اور پھر یہودیوں کا ایک عالم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور اس نے کہا کہ ہم لوگ بھی اسی طرح کیا کرتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔

بَاب الرُّكُوبِ فِي الْجَنَازَةِ

باب: جنازہ کے ہمراہ سوار ہو کر چلنے کی ممانعت

١٤٠٠: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِدَابَّةٍ وَهُوَ مَعَ الْجَنَازَةِ فَأَبَى أَنْ يَرْكَبَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ أُتِيَ بِدَابَّةٍ فَرَكِبَ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَمْشِي فَلَمْ أَكُنْ لِأَرْكَبَ وَهُمْ يَمْشُونَ فَلَمَّا ذَهَبُوا رَكِبْتُ۔

١٤٠٠: یحییٰ بن موسیٰ' عبدالرزاق' معمر' یحییٰ بن ابی کثیر' ابوسلمہ' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی سواری کے لئے ایک جانور کو پیش کیا گیا اور آپ جنازہ کے ساتھ تھے آپ نے سواری قبول کرنے سے انکار فرما دیا۔ لیکن جب جنازہ سے فراغت کے بعد واپس ہوئے تو آپ کے لئے ایک سواری لائی گئی تو آپ سوار ہو گئے تو لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی (شروع میں آپ نے کس وجہ سے سواری کو قبول نہیں فرمایا) تو آپ نے ارشاد فرمایا پہلے تو جنازہ کے ساتھ فرشتے چل رہے تھے تو میں نے مناسب نہ سمجھا کہ فرشتے تو پیدل چلیں اور میں سوار ہو جاؤں۔ جب فرشتے چلے گئے تو میں سوار ہو گیا۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث کی بناء پر شوافع کے نزدیک جنازہ کے ساتھ سوار ہو کر جانا مکروہ ہے لیکن اگلے باب میں حضرت مغیرہ بن شعبہ کی روایت میں ہے کہ سوار آدمی جنازہ کے پیچھے چلے ان دو احادیث میں تطبیق کی ایک صورت یہ بیان کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جس پر سوار ہونے کی ممانعت فرمائی ہے وہ فرشتوں کے جنازہ کے ساتھ چلنے کی وجہ سے تھا اور یہ ضروری نہیں کہ ہر جنازہ کے ساتھ فرشتے ہوتے ہوں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلی حدیث ممانعت کی وہ غیر معذور کے حق میں ہے اور حضرت مغیرہ بن شعبہ والی روایت معذور کے حق میں ہے۔

١٤٠١: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ شُهُودٌ ثُمَّ أُتِيَ بِفَرَسٍ فَعُقِلَ حَتَّى رَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَسْعَى حَوْلَهُ۔

١٤٠١: عبیداللہ بن معاذ' ان کے والد' شعبہ' سماک' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ابن دحداح کی نماز جنازہ ادا فرمائی اور اس وقت ہم لوگ حاضر تھے پھر آپ کی سواری کے لئے گھوڑا پیش کیا گیا آپ نے اس گھوڑے کو باندھ دیا۔ یہاں تک کہ آپ سوار ہوئے اور گھوڑا کودنے لگا ہم تمام لوگ آپ کے چاروں طرف دوڑتے جا رہے تھے۔

سواری پر جنازہ لے کر جانا:

بہتر یہ ہے کہ جنازہ کے لئے پیدل ہی جایا جائے لیکن اگر ضرورت شدیدہ ہو جیسے کہ بڑے شہروں میں قبرستان تک جانے کے فاصلے بہت زیادہ ہوتے ہیں تو ایسی صورت میں جنازہ سواری سے لے جانا یا جنازہ کے پیچھے سواری سے چلنا درست ہے۔

بَاب الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

باب: جنازہ سے آگے چلنا

۱۴۰۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

۱۴۰۲: قعنبی' سفیان بن عیینہ' زہری' سالم' ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ یہ حضرات جنازہ سے آگے چلتے تھے۔

خلاصۃ الباب: جنازہ سے آگے چلنے کے بارے میں علماء کے اقوال مختلف ہیں احناف کے نزدیک پیچھے چلنا افضل ہے مطلقاً اور امام شافعیؒ کے نزدیک آگے چلنا مطلق مستحب ہے اور امام مالک کے نزدیک سوار کے لیے تو پیچھے چلنا افضل ہے ور پیدل آدمی کے لیے آگے چلنا اور بھی کئی علماء کے اقوال ہیں شافعیہؒ کی دلیل باب کی پہلی حدیث ہے اور مالکیہ کا مستدل دوسری حدیث ہے حنفیہ کی دلیل مصنف عبدالرزاق میں حضرت علیؓ کی حدیث ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابوسعید خدریؓ کے سوال کے جواب میں فرمایا قسم ہے اس ذات جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق بنا کر بھیجا کہ جنازہ کے پیچھے چلنے والے کی فضیلت آگے چلنے والے پر ایسی ہے جیسے فرض نماز کی فضیلت نفل نماز پر اس پر حضرت ابوسعید خدریؓ نے حضرات شیخینؓ کے بارے میں کہا کہ یہ حضرات انصاری کے جنازہ کے آگے آگے چل رہے تھے اس پر حضرت علیؓ مسکرائے اور فرمایا کہ یہ دونوں پیچھے چلنے کی فضیلت کو سمجھتے تھے جو سب نے بیان کی لیکن بات یہ ہے کہ اگر یہ حضرات جنازہ کے پیچھے چلیں گے تو جنازہ لے کر جانے والے تنگی میں پڑ جائیں گے ان کے ادب واحترام میں اس لیے وہ آگے چلتے لوگوں کی سہولت ورعایت میں۔

۱۴۰۳: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَحْسَبُ أَنَّ أَهْلَ زِيَادٍ أَخْبَرُونِي أَنَّهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الرَّاكِبُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي يَمْشِي خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَيُدْعَى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ۔

۱۴۰۳: وہب بن بقیہ' خالد' یونس' زیاد بن جبیر' ان کے والد' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یونس نے بیان کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سوار شخص بھی جنازہ کے پیچھے (پیچھے) چلے اور پیدل شخص بھی جنازہ کے پیچھے چلے اور جنازہ سے آگے نہ چلو اور اس کے دائیں' بائیں اور اس کے نزدیک رہو اور جس بچہ کا اسقاط ہو جائے اس پر بھی نماز جنازہ ادا کی جائے اور اس بچہ کے والدین کے لئے دعاءِ مغفرت کی جائے۔

اسقاط والے بچہ کی نمازِ جنازہ:

جس بچہ کا اسقاط ہو جائے اگر اس بچہ میں جان آ گئی ہو اور اس کی زندہ ولادت ہوئی ہو تو اس پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی اور اگر مرا ہوا بچہ پیدا ہوا ہو یا اس میں زندگی نہ آئی ہو تو اس کی نمازِ جنازہ واجب نہیں ہے۔

بَاب الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

باب: جنازہ کو جلدی لے کر چلنا

۱۴۰۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

۱۴۰۴: مسدد‘ سفیان‘ زہری‘ سعید بن میسّب‘ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ جنازہ کو جلدی جلدی لے جایا کرو اس لئے اگر مرنے والا شخص صالح انسان ہے تو تم لوگ (تدفین کر کے) اس کو بھلائی کی جانب جلدی پہنچاؤ اور وہ اگر نیک آدمی نہیں ہے تو تم لوگوں نے اپنی گردن سے برائی کو اُتار دیا۔

۱۴۰۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَكُنَّا نَمْشِي مَشْيًا خَفِيفًا فَلَحِقَنَا أَبُو بَكْرَةَ فَرَفَعَ سَوْطَهُ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَرْمُلُ رَمَلًا۔

۱۴۰۵: مسلم بن ابراہیم‘ شعبہ‘ عیینہ بن عبد الرحمٰن‘ ان کے والد حضرت عبد الرحمٰن سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں شریک ہوئے اور آہستہ آہستہ جا رہے تھے اتنے میں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور انہوں نے ہم کو مارنے کیلئے اپنا کوڑا اُٹھایا اور یہ کہا کہ تم نے دیکھا ہے کہ ہم لوگ جب جنازہ لئے ہوئے نبی ﷺ کے ہمراہ ہوتے تو جلدی جلدی چلتے تھے۔

جنازہ لے کر جانے کی کیفیت:

جنازہ کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ جنازہ نہ تو آہستہ آہستہ لے کر چلا جائے اور نہ جنازہ لے کر دوڑا جائے بلکہ جنازہ کچھ تیزی کے ساتھ لے جایا جائے تفصیل کے لئے فتاویٰ شامی باب الجنازۃ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴۰۶: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ عُيَيْنَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَا فِي جَنَازَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَقَالَ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ بَغْلَتَهُ وَأَهْوَى بِالسَّوْطِ۔

۱۴۰۶: حمیدہ بن مسعدہ‘ خالد بن حارث (دوسری سند) ابراہیم بن موسیٰ‘ عیسیٰ بن یونس‘ حضرت عیینہ سے دوسری روایت میں بھی اسی طریقہ پر روایت ہے لیکن اس روایت میں اس طرح ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ تھا اور حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے خچر کو دوڑا دیا اور کوڑے سے اشارہ کیا کہ (جلدی چلو)۔

۱۴۰۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَحْيَى الْمُجَبِّرِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ

۱۴۰۷: مسدد‘ ابو عوانہ‘ یحییٰ بن عبد اللہ‘ ابو ماجدہ‘ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے دریافت

اللّٰهِ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مَاجِدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْنَا نَبِيَّنَا ﷺ عَنِ الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَا دُونَ الْخَبَبِ إِنْ يَكُنْ خَيْرًا تَعَجَّلَ إِلَيْهِ وَإِنْ يَكُنْ غَيْرَ ذٰلِكَ فَبُعْدًا لِأَهْلِ النَّارِ وَالْجَنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ وَلَا تُتْبَعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا۔

کیا کہ جنازہ کے ہمراہ کس طرح جانا چاہئے؟ آپ نے فرمایا جب سے کچھ کم۔ وہ جنازہ اگر نیک انسان کا ہے تو اس کو (اس کی منزل قبر تک) پہنچانے کے لئے جلدی چلو اور اگر نیک نہیں ہے تو اہلِ دوزخ کا دُور رہنا ہی بہتر ہے اور جنازہ کو آگے ہی رہنا چاہئے' نہ کہ پیچھے اور جو شخص' جنازہ سے آگے چلتا ہے تو وہ گویا کہ اس جنازہ کے ساتھ ہی نہیں ہے۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل:

خَبَبْ دوڑ کی ایک قسم ہے' جنازہ میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ مذکورہ حدیث حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل ہے کہ جنازہ کے پیچھے چلنا چاہئے اور لے جاتے وقت دوڑنا نہیں چاہئے۔

بَابُ الْإِمَامِ لَا يُصَلِّي عَلَى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ

باب: خودکشی کرنے والے شخص کی نمازِ جنازہ

١٤٠٨: حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ مَرِضَ رَجُلٌ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ جَارُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ قَالَ أَنَا رَأَيْتُهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ قَالَ فَرَجَعَ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ فَرَجَعَ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ الرَّجُلُ فَرَآهُ قَدْ نَحَرَ نَفْسَهُ بِمِشْقَصٍ مَعَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ قَالَ رَأَيْتُهُ يَنْحَرُ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ

١٤٠٨: ابن نفیل' زہیر' سماک' جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے ایک شخص بیمار پڑ گیا پھر اس شخص کی موت کی خبر کی شہرت ہوگئی تو اس شخص کا پڑوسی' خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں شخص کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے فرمایا یہ بات تم کو کس طرح معلوم ہوئی تو اس شخص نے کہا میں اس شخص کو خود دیکھ کر آ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس شخص کا انتقال نہیں ہوا پھر وہ شخص لوٹ کر چلا گیا اسکے بعد اس شخص کے انتقال کی شہرت ہوگئی پھر وہی شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں شخص کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں اس شخص کا انتقال نہیں ہوا۔ پھر وہ شخص واپس ہو گیا اس کے بعد پھر اس شخص کے انتقال کی شہرت ہوگئی' تو اس بیمار شخص کی اہلیہ نے (اسی مذکورہ پڑوسی) سے یہ بات کہی کہ تم جاؤ اور نبی کو خبر کرو۔ اس شخص نے کہا اے اللہ! اس شخص پر لعنت بھیج۔ راوی نے بیان کیا اسکے بعد اس بیمار شخص کے پاس وہی آیا اور دیکھا کہ اس نے تیر کی پیکان سے اپنا گلا کاٹ لیا ہے۔ جب وہ شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس شخص کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ بات تمہیں کس طرح معلوم ہوئی اس نے کہا کہ اس کو میں خود دیکھ کر آیا ہوں کہ اس نے تیر سے اپنے آپ کو

مَعَهُ قَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِذًا لَا أُصَلِّيَ عَلَيْهِ۔

ذبح کرلیا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے دیکھا ہے؟ تو اس شخص نے عرض کیا جی ہاں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا میں تو اس پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھوں گا۔

خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ کا مسئلہ:

جس شخص نے خودکشی کرلی ہو تو اس کی بھی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی حنفیہ کا یہی مسلک ہے اور مذکورہ حدیث میں جو ممانعت فرمائی گئی ہے اس سے مُراد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا منع فرمانا تہدیداً ہے۔ **قال الاوزاعی وقال اکثر الفقهاء يُصلى عليه واما غيرهم فيصلون عليه لئلا يضيع الفرض الكفائي' الخ** (بذل المجهود ص ۲۰۲' ج ٤)

بَاب الصَّلَاةِ عَلَى مَنْ قَتَلَتْهُ الْحُدُودُ

باب: جو شخص شرعی حدود کی بنا پر قتل کیا جائے اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟

۱۴۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ حَدَّثَنِي نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يُصَلِّ عَلَى مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ۔

۱۴۰۹: ابوکامل' ابوعوانہ' ابوبشر' اہلِ بصریٰ کی ایک جماعت' حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی اور نہ دوسرے لوگوں کو نمازِ جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا (حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو حدِ زنا لگائی گئی تھی اس حدیث میں ان کے بارے میں فرمایا گیا ہے)

خُلاصۃ الباب: حضرت ماعزؓ کی نماز جنازہ کے بارے میں روایات مختلف ہیں ابوداؤد میں حضور ﷺ کے نہ پڑھنے کا ذکر ہے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان کے بارے میں حکم کیا اور نماز جنازہ پڑھی فتح الباری میں اس طرح دونوں روایتوں میں تطبیق دی ہے کہ پہلے تو آنحضرت ﷺ نے نماز جنازہ پڑھنے سے انکار فرمایا پھر دوسرا دن ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو اور حضور ﷺ نے نماز پڑھی اور لوگوں نے پڑھی یہ اختلاف حضرت ماعز بن مالک کے بارے میں تو ہے لیکن حضرت نمادیہ خاتون کے بارے میں نہیں بلکہ سب روایات متفق ہیں کہ ان کی بھی نماز جنازہ آنحضرت ﷺ نے پڑھی۔

بَاب فِي الصَّلَاةِ عَلَى الطِّفْلِ

باب: نابالغ کی نمازِ جنازہ کا بیان

۱۴۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

۱۴۱۰: محمد بن یحییٰ بن فارس' یعقوب بن ابراہیم' ان کے والد' ابن اسحٰق' عبداللہ بن ابی بکر' عمرہ بن عبدالرحمٰن' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی تو ان کی عمر اٹھارہ ماہ تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ:

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کی نمازِ جنازہ خود تنہا پڑھ لی تھی بعض حضرات نے یہ فرمایا ہے کہ آپ نے اس وجہ سے نمازِ جنازہ نہیں پڑھی تھی کہ وہ معصوم تھے۔

۱۴۱۱: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَهِيَّ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَقَاعِدِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيِّ قِيلَ لَهُ حَدَّثَكُمْ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِينَ لَيْلَةً۔

۱۴۱۱: ہناد بن سری' محمد بن عبید' حضرت وائل بن داؤد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت بہی سے سنا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کی وفات ہوئی تو آپ نے اپنی نشست گاہ میں ان کی نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے سعید بن یعقوب طالقانی کے سامنے پڑھا کہ تم سے عبداللہ بن مبارک نے حدیث بیان کی اور ان سے یعقوب بن قعقاع نے روایت بیان کی اور انہوں نے عطاء سے روایت بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادہ ابراہیم کی نمازِ جنازہ پڑھی اور حضرت ابراہیم کی عمر ستر رات کی تھی۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی عمر:

مُراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم کی عمر دو ماہ' دس دن ہوئی اس حدیث کو اپنے شیخ سعید بن یعقوب کو امام ابوداؤد نے پڑھ کر سنایا۔

بَاب الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنا

۱۴۱۲: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَجْلَانَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سُهَيْلِ ابْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ۔

۱۴۱۲: سعید بن منصور' فلیح بن سلیمان' صالح بن عجلان' محمد بن عبداللہ' عباد بن عبداللہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء پر نمازِ جنازہ مسجد ہی میں پڑھی تھی۔

مسجد میں نمازِ جنازہ:

اگرچہ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں نمازِ جنازہ درست ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک مسجد میں نمازِ جنازہ جائز نہیں ہے اور اس مسئلہ میں تفصیل ہے جس کی تفصیلی بحث کتب فقہ میں مذکور ہے۔ (دیکھئے بذل المجہود ج ۴)

خُلاصَۃُ البَاب: مسجد میں جنازہ پڑھنے کے بارے میں ائمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک جائز ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک کے نزدیک مسجد جماعت میں مکروہ ہے حدیث باب حضرت امام شافعیؒ اور امام احمد کی دلیل ہے لیکن اس سے استدلال نہیں ہوسکتا اس لیے کہ جب حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضرت سعد کو مسجد میں داخل کرو تو صحابہ نے انکار فرمایا تو معلوم ہوا کہ صحابہؓ کرام مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنے کو نہیں پہچانتے تھے اور جو ام المومنینؓ نے بیضاء کے

دونوں بیٹوں کی نماز جنازہ پڑھنے کا حوالہ دیا ہے اس کی تاویلات کی گئی ہیں۔ (۱) بقول شیخ حلبی حدیث عائشہؓ ایک واقعہ حال ہے جس سے کوئی عام حکم ثابت نہیں ہوتا۔ (۲) شمس الائمہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس وقت مسجد میں معتکف تھے (۳) امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ یہ پہلے کا واقعہ ہے بعد میں مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا منسوخ ہوگیا اسی واسطے صحابہ کرامؓ نے نکیر فرمائی ہے کیونکہ جواز پر نکیر نہیں ہوتی۔ اصل بات یہ ہے کہ ابتداء میں نماز جنازہ قبرستان میں بڑھایا جاتا تھا پھر مسجد نبوی کی مشرقی دیوار سے متصل نماز جنازہ پڑھنے کے لیے جگہ بنائی اس میں نماز جنازہ ہوتی تھی۔ کما قال الحافظ فی فتح الباری مکیٰ ابن بطال عن ابن حبیب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام مالکؒ کی دلیل حدیث ابی ہریرہؓ ہے جس میں ہے کہ اس آدمی کو کچھ ثواب نہیں ملتا جو مسجد میں نماز جنازہ پڑھتا ہے اس حدیث کو ابوداؤد طحاوی احمد ابن شیبہ اور بیہقی نے عن صالح مولی التوئمۃ عن ابی ہریرہ تحریر کیا ہے۔ دوسری دلیل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالکؒ کی یہ ہے کہ مسجد صرف فرض نمازوں کے لیے ہے اور نماز جنازہ حقیقۃً نماز نہیں بلکہ میت کے حق میں دعاء استغفار ہے اور س کے علاوہ یہ بات ہے کہ اس میں مسجد کے آلودہ ہونے کا احتمال ہے کہ میت کے جسم کے یعنی کان ناک وغیرہ سے نجاست کا خروج ہوتا ہے۔

۱۴۱۳: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيهِ۔

۱۴۱۳: ہارون بن عبداللہ' ابن ابی فدیک' ضحاک' ابوالنضر' ابوسلمہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ بیضاء کے دونوں لڑکوں یعنی سہیل اوران کے بھائی سہل کی نمازِ جنازہ مسجد میں پڑھی ہے۔

۱۴۱۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنِي صَالِحٌ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ۔

۱۴۱۴: مسدد' یحییٰ' ابن ابی ذئب' صالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرے تو ایسے شخص پر کسی قسم کا گناہ نہیں ہے۔

مسجد میں نمازِ جنازہ:

ایک روایت میں فرمایا گیا ہے کہ مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنے میں کسی قسم کا ثواب نہیں ہے اور مذکورہ حدیث کے سلسلہ میں کلام کیا گیا ہے جس کی تفصیل بذل المجہود ج ۴ میں ہے بہرحال حنفیہ کے نزدیک مسجد میں نمازِ جنازہ درست نہیں ہے۔

بَابُ الدَّفْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

باب: سورج کے طلوع یا غروب کے وقت تدفین نہ کرنے کا بیان

۱۴۱۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ

۱۴۱۵: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' موسیٰ بن علی' ان کے والد' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ أَوْ كَمَا قَالَ۔

تین اوقات میں نماز پڑھنے اور مردوں کی تدفین سے منع فرماتے تھے ایک تو وہ وقت کہ جبکہ آفتاب چمکتا ہوا طلوع ہو یہاں تک کہ وہ اُونچا ہو جائے اور دوسرے عین دوپہر کے وقت یہاں تک کہ آفتاب ڈھل نہ جائے (یعنی نصف النہار کے وقت) اور تیسرے جس وقت کہ سورج غروب ہونے کے لئے جھک جائے یہاں تک کہ سورج غروب نہ ہو جائے۔

نمازِ جنازہ کے ممنوع اوقات:

تدفین ہر ایک وقت میں درست ہے البتہ سورج کے طلوع وغروب اور نصف النہار کے وقت نمازِ جنازہ ممنوع ہے اور مذکورہ حدیث میں دفن کرنا مُراد نہیں بلکہ نمازِ جنازہ پڑھنا مُراد ہے۔ **فذھب اکثر اھل العلم الی کراھیۃ الصلوۃ علی الجنائز فی الاوقات التی تکرہ فیھا الصلوۃ۔** (بذل المجھود ص ۳۰۲' ج ٤)

بَاب إِذَا حَضَرَ جَنَائِزُ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ مَنْ يُقَدَّمُ

باب: جب کہ عورت مرد دونوں کے جنازے جمع ہو جائیں تو پہلے کس کو آگے رکھا جائے؟

۱۴۱۶: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ صَبِيحٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمَّارٌ مَوْلَى الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ شَهِدَ جَنَازَةَ أُمِّ كُلْثُومٍ وَابْنِهَا فَجُعِلَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ وَفِي الْقَوْمِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالُوا هَذِهِ السُّنَّةُ۔

۱۴۱۶: یزید بن خالد' ابن وہب' ابن جریج' یحییٰ بن صبیح' حضرت عمار سے جو کہ حارث بن نوفل کے مولیٰ ہیں مروی ہے کہ وہ حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کے بیٹے کے جنازہ میں حاضر ہوئے تو لڑکے کو امام کے پاس رکھا گیا اور عورت کو امام سے فاصلہ پر رکھ دیا گیا قبلہ سے نزدیک اس بات پر میں نے نکیر کی (یعنی اس عمل کو میں نے خلاف سنت بتلایا) اس وقت لوگوں میں حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت ابوسعید خدری' حضرت ابوقتادہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم موجود تھے ان تمام حضرات نے فرمایا یہ مسنون ہے (یعنی جنازہ میں پہلے لڑکے کو رکھا جائے پھر عورت کو)

بَاب أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الْمَيِّتِ إِذَا صَلَّى عَلَيْهِ

باب: جس وقت امام نمازِ جنازہ پڑھائے تو وہ مردہ کے کونسے عضو کے برابر میں کھڑا ہو؟

۱۴۱۷: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ نَافِعٍ أَبِي غَالِبٍ قَالَ كُنْتُ فِي سِكَّةِ الْمِرْبَدِ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ مَعَهَا نَاسٌ كَثِيرٌ

۱۴۱۷: داؤد بن معاذ' عبدالوارث' نافع' حضرت ابوغالب سے روایت ہے کہ میں مقام سکۃ المربد میں موجود تھا کہ ایک جنازہ آیا اس کے ہمراہ بہت سے حضرات تھے لوگوں نے کہا کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

قَالُوا جَنَازَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ فَتَبِعْتُهَا فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ عَلَيْهِ كِسَاءٌ رَقِيقٌ عَلَى بُرَيْذِينَتِهِ وَعَلَى رَأْسِهِ خِرْقَةٌ تَقِيهِ مِنَ الشَّمْسِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا الدِّهْقَانُ قَالُوا هَذَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ قَامَ أَنَسٌ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَأَنَا خَلْفَهُ لَا يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَقَامَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ لَمْ يُطِلْ وَلَمْ يُسْرِعْ ثُمَّ ذَهَبَ يَقْعُدُ فَقَالُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ الْمَرْأَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ فَقَرَّبُوهَا وَعَلَيْهَا نَعْشٌ أَخْضَرُ فَقَامَ عِنْدَ عَجِيزَتِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا نَحْوَ صَلَاتِهِ عَلَى الرَّجُلِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يَا أَبَا حَمْزَةَ هَكَذَا كَانَ يَفْعَلُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ كَصَلَاتِكَ يُكَبِّرُ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَيَقُومُ عِنْدَ رَأْسِ الرَّجُلِ وَعَجِيزَةِ الْمَرْأَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ غَزَوْتُ مَعَهُ حُنَيْنًا فَخَرَجَ الْمُشْرِكُونَ فَحَمَلُوا عَلَيْنَا حَتَّى رَأَيْنَا خَيْلَنَا وَرَاءَ ظُهُورِنَا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ يَحْمِلُ عَلَيْنَا فَيَدُقُّنَا وَيَحْطِمُنَا فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَجَعَلَ يُجَاءُ بِهِمْ فَيُبَايِعُونَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَلَيَّ نَذْرًا إِنْ جَاءَ اللّٰهُ بِالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ مُنْذُ الْيَوْمَ يَحْطِمُنَا لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِيءَ بِالرَّجُلِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عنہما کا جنازہ ہے۔ یہ بات سن کر میں بھی اس کے پیچھے چل دیا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ باریک کمبل اوڑھے ہوئے ہے اور وہ ایک چھوٹے راس کے گھوڑے پر سوار ہے اور اپنے سر پر ایک کپڑے کا ٹکڑا دھوپ سے بچاؤ کے لئے ڈالے ہوئے ہے۔ میں نے معلوم کیا کہ یہ زمیندار کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں جب جنازہ رکھ دیا گیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے نماز پڑھائی۔ میں بھی ان کے پیچھے تھا میرے اور ان کے درمیان کسی قسم کی کوئی آڑ نہ تھی پس وہ میت کے سر کے قریب کھڑے ہوئے اور انہوں نے چار تکبیرات کہیں نہ بہت تاخیر میں نہ جلدی۔ پھر وہ بیٹھنے لگے لوگوں نے کہا ابوحمزہ! یہ ایک انصاری خاتون کا جنازہ ہے۔ پھر اس کو قریب لائے اور وہ ایک ہرے رنگ کے تابوت میں تھی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کے سرین کے سامنے کھڑے ہوئے پھر اس پر اسی طرح نماز پڑھی جس طرح مرد پر پڑھی تھی۔ اس کے بعد وہ بیٹھ گئے تو حضرت علاء بن زیاد نے کہا کہ اے ابوحمزہ! کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح نمازِ جنازہ پڑھتے تھے جیسے کہ آپ نے پڑھی اور چار تکبیرات کہتے تھے اور مرد کے سامنے کھڑے ہوتے تھے اور عورت کے سرین کے سامنے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جی ہاں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے تھے ان ہی جگہوں میں کھڑے ہوا کرتے تھے۔ علاء بن زیاد نے کہا کہ ابوحمزہ! کیا تم نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں آپ کے ہمراہ غزوۂ حنین میں موجود تھا پھر مشرکین باہر نکلے اور ہم پر حملہ کر دیا۔ یہاں تک کہ ہم نے اپنے گھوڑوں کو اپنی پشت کے پیچھے دیکھا اور کفار میں ایک شخص تھا جو کہ ہم لوگوں پر حملہ کرتا تھا اور تلوار سے زخمی کر دیتا تھا اور مارتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دے دی۔ اس کے بعد اسیرانِ جنگ لائے جانے لگے اور وہ آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کرنے لگے۔ ایک شخص نے جو کہ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھا اس بات کی نذر مانی کہ اگر اس شخص کو قیدی بنا کر لایا گیا کہ اس دن ہم لوگوں کو زخمی کر دیا تھا تو اس کو قتل کر دوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُبْتُ إِلَى اللّٰهِ فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَايِعُهُ لِيَفِيَ الْآخَرُ بِنَذْرِهِ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَتَصَدَّى لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِيَأْمُرَهُ بِقَتْلِهِ وَجَعَلَ يَهَابُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ لَا يَصْنَعُ شَيْئًا بَايَعَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَذْرِي فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُمْسِكْ عَنْهُ مُنْذُ الْيَوْمَ إِلَّا لِتُوفِيَ بِنَذْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَوْمَضْتَ إِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَيْسَ لِنَبِيٍّ أَنْ يُومِضَ قَالَ أَبُو غَالِبٍ فَسَأَلْتُ عَنْ صَنِيعِ أَنَسٍ فِي قِيَامِهِ عَلَى الْمَرْأَةِ عِنْدَ عَجِيزَتِهَا فَحَدَّثُونِي أَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّهُ لَمْ تَكُنِ النُّعُوشُ فَكَانَ الْإِمَامُ يَقُومُ حِيَالَ عَجِيزَتِهَا يَسْتُرُهَا مِنَ الْقَوْمِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ نُسِخَ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ الْوَفَاءُ بِالنَّذْرِ فِي قَتْلِهِ بِقَوْلِهِ إِنِّي قَدْ تُبْتُ۔

گا۔ یہ بات سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اور وہ شخص لایا گیا جب اس شخص نے آپ کو دیکھا تو عرض کیا یارسول اللہ میں نے اللہ سے توبہ کر لی (یہ سن کر) آپ نے بیعت کرنے میں توقف فرمایا اس خیال سے کہ وہ صحابی رضی اللہ عنہ اپنی نذر مکمل کر نے (یعنی اس شخص کو جلد از جلد قتل کر ڈالے) لیکن وہ صحابی اس بات کے انتظار میں تھے کہ آپ اس شخص کو قتل کرنے کا حکم فرمائیں گے تو میں اس شخص کو قتل کروں اور میں اس بات سے ڈرتا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ میں اس شخص کو قتل کر دوں اور آپ مجھ سے ناراض ہو جائیں۔ جب آپ نے دیکھا کہ وہ صحابی کچھ نہیں کر رہے یعنی کسی طریقہ پر اس شخص کو قتل نہیں کرتے تو بالآخر مجبوراً آپ نے اس کو بیعت فرمالیا۔ اس پر صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ میری نذر کس طریقہ پر مکمل ہوگی؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس وقت تک جو رُکا رہا اور میں نے اس شخص کو بیعت نہیں کیا تو اس خیال سے کہ تم اپنی نذر مکمل کر لو۔ اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھ کو اشارہ کیوں نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا پیغمبر کے لئے آنکھ سے خفیہ اشارہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ پھر ابو غالب نے کہا کہ میں نے لوگوں سے معلوم کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اس خاتون کے سرین کے بالمقابل کس وجہ سے کھڑے ہوئے؟ لوگوں نے بتلایا کہ اس وجہ سے کہ گزشتہ دور میں تابوت نہیں ہوتے تھے تو امام (نماز جنازہ پڑھاتے وقت) عورت کے کولہے کے نزدیک کھڑا ہوتا تھا تا کہ اس کی نعش مقتدیوں کی نگاہوں سے چھپی رہے۔

نمازِ جنازہ پڑھانے والا کس جگہ کھڑا ہو؟

مرنے والے شخص کی لاش اگرچہ کفن میں چھپ جاتی ہے لیکن جہاں تک پردہ پوشی ہو سکے تو وہ بہتر ہے اور نمازِ جنازہ پڑھاتے وقت امام کس جگہ کھڑا ہو تو اس سلسلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام مرد اور عورت کے سینہ کی محاذات میں کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔ قال ابو حنيفة واصحابه يقوم من الرجل والمراة بحذاء صوره الخ۔

(بذل المجهود ص ۲۰۵' ج٤)

۱۴۱۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ

۱۴۱۸: مسدد' یزید بن زریع' حسین معلم' عبداللہ بن بریدہ' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک عورت کے جنازہ کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھی وہ عورت نفاس کی حالت میں فوت

وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلَاةِ وَسَطَهَا۔

ہو گئی تھی تو آپ اس کے جنازہ کے درمیان کھڑے ہوئے (نماز پڑھانے کے لئے)۔

بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: تکبیرات نمازِ جنازہ

۱۴۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرٍ رَطْبٍ فَصَفُّوا عَلَيْهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثِّقَةُ مَنْ شَهِدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ۔

۱۴۱۹: محمد بن علاء ابن ادریس ابواسحق حضرت شعبی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک تازہ قبر کے پاس سے گزر ناہوا تو آپ کھڑے ہوگئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صف باندھ لی اور چار تکبیرات کہیں۔ ابواسحق نے کہا کہ شعبی سے میں نے دریافت کیا کہ یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی؟ تو انہوں نے ایک معتبر صاحب یعنی میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنی ہے جو وہاں پر اس وقت موجود تھے۔

خلاصۃ الباب: قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ صحابہ کے آثار تکبیرات جنازہ کے بارے میں تین سے لے کر نو تک ہیں لیکن بعد میں چار عدد پر فقہاء اور اہل حقوق کا اجماع منعقد ہو گیا احادیث صحیحہ کی بناء پر۔

۱۴۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَنَا لِحَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى أَتْقَنُ۔

۱۴۲۰: ابوالولید طیالسی شعبہ (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ محمد بن جعفر شعبہ عمرو بن مرہ حضرت ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہم لوگوں کے جنازے پر چار تکبیرات کہتے تھے اور انہوں نے ایک مرتبہ پانچ تکبیرات کہہ دیں تو ان سے ہم نے دریافت کیا کہ آپ ہمیشہ تو چار تکبیرات کہتے تھے آج آپ نے کس وجہ سے پانچ تکبیرات کہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ پانچ تکبیریں بھی کہتے تھے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ابن مثنیٰ کی حدیث زیادہ محفوظ ہے۔

تکبیرات نمازِ جنازہ:

نمازِ جنازہ میں چار تکبیرات ہیں ہر ایک تکبیر ایک رکعت کے قائم مقام ہے اگر چار تکبیر سے کم کہہ دی جائے تو نمازِ جنازہ درست نہیں ہو گا انعقد۔ الاجماع علی اربع واجمعت الفقهاء واهل الفتوىٰ علی اربع الخ بذل المجهود ص ۲۰۶ ج ۴ اور مذکورہ حدیث پر کلام کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا يَقْرَأُ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: نمازِ جنازہ میں کیا پڑھا جائے؟

۱۴۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

۱۴۲۱: محمد بن کثیر سفیان سعد بن ابراہیم حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک

عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقَالَ إِنَّهَا مِنَ السُّنَّةِ۔

جنازے کی نماز پڑھی تو میں نے نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھی یعنی پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھی اور انہوں نے فرمایا یہ عمل مسنون ہے۔

نمازِ جنازہ میں قراءت:

نمازِ جنازہ میت کے لیے دُعا ہے اور اس میں قرأت نہیں ہے۔ حنفیہ کا یہی مسلک ہے: و ذهب الامام ابو حنيفة و مالك الى انها ليست فيها قراءة و قال الطحاوى و اول من قرأة الفاتحة من الصحابة على وجه الدعاء ه على ارجه القراءة' الخ (بذل المجهود ص ٢٠٦ ج ٤)

خلاصۃ الباب: احناف کے نزدیک نماز جنازہ کے ارکان صرف دو ہیں قیام اور تکبیر چار تکبیریں لہٰذا بیٹھ کر بغیر عذر کے جائز نہیں اور صرف تکبیر اولیٰ میں رفع یدین کیا جائے اور ثناء پڑھی جائے۔ باقی قرءات فاتحہ شافعیہ اور حنابلہ اور امام اسحاق کے نزدیک واجب ہے ان کی دلیل حدیث باب ہے اور سنن نسائی میں حضرت ابوامام کی روایت ہے احناف اور مالکیہ کے نزدیک قرءات فاتحہ نماز جنازہ میں واجب نہیں انکی دلیل مؤطاء امام مالک میں نافع کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جنازہ میں قرءات نہیں کرتے تھے اسی طرح حضرت عمر فاروقؓ حضرت علیؓ اور حضرت ابوہریرہؓ بھی نماز جنازہ قرءات فاتحہ کے قائل نہ تھے۔ اوجز المسالك ص ۲۳۰ ج ۴ دیکھئے ایسے ہی ابن وہب حضرت وضالہ بن عبیدؓ حضرت جابر واثلہ بن الدسقع اور مدینہ کے فقہاء کا عمل بھی یہ بیان کیا ہے کہ وہ جنازہ میں فاتحہ نہیں پڑھتے تھے اور امام مالک فرماتے ہیں کہ جنازہ میں فاتحہ پڑھنے کا ہمارے شہر میں معمول نہیں اعلاء السنن ۸۲ص ۲۱۱ بہر حال تکبیر اولیٰ کے بعد سنت حمد ہے خواہ الحمد اللہ کے ذریعہ ہو یا اس کے علاوہ یہی احناف کا مسلک ہے یہ ہاں اگر فاتحہ بطور ثناء و دعا پڑھی جائے تو کوئی حرج نہیں البتہ قرءات کی نیت سے نہ پڑھی جائے۔ اس لیے کہ وہ قرءات کا محل نہیں۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ

باب: مرنے والے کے لئے دعا کرنا

۱۴۲۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ۔

۱۴۲۲: عبدالعزیز، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم لوگ مردے پر نماز پڑھو تو اس کے لئے خلوص سے دُعا مانگو یعنی حضور قلب کے ساتھ دعائے مغفرت کرو۔

خلاصۃ الباب: ایک مسلمان کا حق دوسرے مسلمان پر یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ دعا کی جائے ان مذکورہ فی الباب میں سے جو دعا پڑھی جائے درست ہے تنبیہ نماز جنازہ کے اندر دعاء کا پڑھنا مسنون اور اخلاص کے ساتھ دعا کرنے کا حکم ہے لیکن نماز جنازہ پڑھنے کے بعد اجتماعی دعا کا کوئی ثبوت نہیں بلکہ شراح حدیث اور فقہاء کرام نے بعد نماز جنازہ دعا مانگنے کو بدعت فرمایا ہے البتہ سنت طریقہ یہ ہے کہ دفن کرنے کے بعد قبر پر دعا کی جائے ملا علی قاریؒ مرقات شرح مشکوۃ حدیث: ۲۰ ۴ ص ۶۴ پر لکھتے ہیں:

ولا یدعو للمیت بعد صلوۃ الجنازۃ لانہ یشبہ الزیادۃ فی صلوۃ الجنازۃ اور میت کے لیے نماز جنازہ کے بعد دعا نہ کرے کیونکہ یہ نماز جنازہ کے اندر زیادتی کے مشابہ ہے (آنحضرت ﷺ سے ثابت نہیں) فتاویٰ سراجیہ ج ق ص ۱۴۵ میں ہے اذافرغ من الصلوۃ لا یقوم بالدعاء جب نماز جنازہ سے فارغ ہو تو دعاء کے لیے کھڑا نہ ہو ان کے علاوہ اور بھی کئی فتاویٰ اور بزرگوں کی کتب میں تحریر ہے کہ نماز جنازہ کے بعد متصلاً اجتماعی شکل میں دعا کے لیے کھڑا ہونا مکروہ و بدعت ہے اللہ تعالیٰ ہر قسم کے معاصی اور محدثات فی الدین سے محفوظ رکھے۔

۱۴۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُلَاسِ عُقْبَةُ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ شَمَّاخٍ قَالَ شَهِدْتُ مَرْوَانَ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ أَمَعَ الَّذِي قُلْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَلَامٌ كَانَ بَيْنَهُمَا قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَاكَ شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا۔

۱۴۲۳: ابو معمر' عبدالوارث' ابوحلاس' عقبہ بن سیار' علی بن شماخ سے مروی ہے کہ میں مروان کے پاس موجود تھا مروان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے نمازِ جنازہ میں پڑھی جانے والی دعا کے متعلق کیا سنا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تو ان باتوں کے باوجود پوچھتا ہے جو تو کہہ چکا ہے؟ مروان نے کہا جی ہاں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ جنازے میں یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا...... اے اللہ! آپ اس کے پروردگار ہیں اور آپ نے اس کو پیدا کیا اور آپ نے اس کو اسلام کا راستہ دکھایا اور آپ نے اس کی رُوح قبض کی اور آپ اس کے ظاہر و باطن کو خوب جانتے ہیں۔ ہم اس کی سفارش کرنے کے لئے حاضر ہیں آپ اسے بخش دیں۔

۱۴۲۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ۔

۱۴۲۴: موسیٰ بن مروان' شعیب بن اسحٰق اوزاعی' یحییٰ بن ابی کثیر' ابوسلمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھی تو آپ نے یہ دُعا مانگی: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا)) الخ یعنی اے اللہ ہمارے زندہ اور مردہ لوگوں کی مغفرت فرما دے اور ہمارے چھوٹے بڑے' مذکر و مؤنث' غائب و حاضر کی مغفرت فرما دے۔ اے اللہ ہم لوگوں میں سے آپ جس شخص کو زندہ رکھیں تو اس کو ایمان پر زندہ رکھ اور ہم لوگوں میں سے جس کو موت دے تو اس کو اسلام پر موت دے دے۔ اے اللہ آپ ہم لوگوں کو اس کے ثواب سے محروم نہ رکھنا۔ اس کے بعد ہم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا نہ فرمانا۔

۱۴۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ح و حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

۱۴۲۵: عبدالرحمٰن' ولید (دوسری سند) ابراہیم بن موسیٰ' ولید' مروان بن جناح' یونس بن میسرہ' حضرت واثلہ بن اسقع سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ہم

بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ وَحَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَمُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَنَاحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مِنْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اللَّهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ جَنَاحٍ۔

لوگوں کو ایک مسلمان شخص کی نمازِ جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ یعنی اے اللہ بلاشبہ فلاں کا لڑکا آپ کی پناہ میں ہے تو آپ اس کو عذابِ قبر سے نجات عطا فرمادے اور دوزخ کے عذاب سے نجات دے (یا آپ نے یہ فرمایا) آپ کے ذمے اور آپ کی پناہ میں ہے یعنی اس وجہ سے کہ وہ بندہ آپ پر ایمان رکھتا تھا اور آپ اس بندے کو قبر کے فتنہ سے یعنی عذابِ قبر سے نجات دیں۔ عبد الرحمٰن نے کہا کہ حدیث میں اس طرح فرمایا گیا کہ بندے کو آپ کی پناہ میں دے دیا گیا اور آپ اس بندے کو قبر کے فتنہ اور عذابِ دوزخ سے بچا لیجئے اور آپ صاحب وفاء ہیں یعنی بندوں سے جو وعدہ کرتے ہیں اس کو پورا کرتے ہیں اور آپ صاحب حق ہیں اے اللہ اس بندے کی مغفرت فرمادے اور اس پر رحم فرما بلاشبہ آپ بخشش کرنے والے اور مہربان ہیں۔ عبدالرحمٰن نے مروان سے یہ حدیث بصیغہ عن روایت کی ہے۔

بَاب الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر نمازِ جنازہ پڑھنا

۱۴۲۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ أَوْ رَجُلًا كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقِيلَ مَاتَ فَقَالَ أَلَا آذَنْتُمُونِي بِهِ قَالَ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَدَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔

۱۴۲۶: سلیمان‘ مسدد‘ حماد‘ ثابت‘ ابورافع‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سیاہ فام عورت یا مرد مسجد میں جھاڑو دیتا تھا حضور اکرم ﷺ نے اس شخص کو ایک دن وہاں پر موجود نہ پایا تو آپ نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے آپ نے فرمایا تم لوگوں نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی؟ اب تم مجھ کو اس شخص کی قبر بتلاؤ۔ لوگوں نے قبر کے بارے میں بتلا دیا تو آپ نے اس شخص کی قبر پر تشریف لے جا کر نمازِ جنازہ پڑھی۔

قبر پر نمازِ جنازہ کی بحث:

مسئلہ یہ ہے کہ اگر بغیر نمازِ جنازہ پڑھے دفن کر دیا گیا تو جب تک میت کے پھٹ جانے کا گمان غالب نہ ہو جب تک نمازِ جنازہ قبر پر جائز ہے اس کے بعد نمازِ جنازہ قبر پر مشروع نہیں ہے شروحاتِ حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے: ومنعه النخعي ومالك وابو حنيفة وعنهم ان دفن قبل ان يصلى عليه شرح والا فلا۔ (بذل المجهود ص ۳۰۷‘ ج ۴)

بَاب فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمُسْلِمِ يَمُوتُ فِي بِلَادِ الشِّرْكِ

باب: مشرکین کے ملک میں مرنے والے کی نمازِ جنازہ پڑھنے کا بیان

۱۴۲۷: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ۔

۱۴۲۷: قعنبی' مالک بن انس' ابن شہاب' سعید بن مسیّب' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس دن نجاشی (شاہ حبشہ) کا انتقال ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کی وفات کی اطلاع دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ عید گاہ تشریف لے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ساتھ صف باندھی اور چار تکبیریں کہیں۔

نجاشی بادشاہ:

نجاشی' ملک حبش کے بادشاہ کا لقب ہے اور ان کا نام اصحمہ تھا وہ شروع میں عیسائی تھا بعد میں آپ کی دعوت پر اسلام قبول فرمایا ان کے دور عیسائیت میں بھی جو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ملک حبش تشریف لے گئے انہوں نے ان کی غیر معمولی میزبانی کی۔ ان کی وفات پر آپ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نمازِ جنازہ ادا کی۔

۱۴۲۸: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَنْطَلِقَ إِلَى أَرْضِ النَّجَاشِيِّ فَذَكَرَ حَدِيثَهُ قَالَ النَّجَاشِيُّ أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَّهُ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَلَوْلَا مَا أَنَا فِيهِ مِنَ الْمُلْكِ لَأَتَيْتُهُ حَتَّى أَحْمِلَ نَعْلَيْهِ۔

۱۴۲۸: عباد بن موسیٰ' اسماعیل بن جعفر' اسرائیل' ابواسحٰق' حضرت ابو بردہ کے والد سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو نجاشی کے ملک میں جانے کا حکم فرمایا پھر نجاشی کا واقعہ بیان کیا نجاشی نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور محمد وہ شخص ہیں جن کی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے خوشخبری دی اور اگر میں سلطنت کے کاموں میں مشغول نہ ہوتا تو ان کے پاس جاتا اور ان کے جوتے اُٹھاتا۔

غائبانہ نمازِ جنازہ:

نجاشی بادشاہِ حبش کا ان کے ملک میں انتقال ہوا تھا آپ نے ان سے غیر معمولی تعلق کی بناء پر ان کی غائبانہ نمازِ جنازہ مدینہ منورہ میں ادا فرمائی۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ حدیث سے غائبانہ نمازِ جنازہ کے جواز پر استدلال فرمایا ہے جس کا حنفیہ نے یہ جواب دیا ہے کہ یہ آپ کی خصوصیت تھی۔

بَاب فِي جَمْعِ الْمَوْتَى فِي قَبْرٍ وَالْقَبْرُ يُعَلَّمُ

باب: متعدد افراد کی ایک قبر میں تدفین اور قبر پر نشانی لگانا

۱۴۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ

۱۴۲۹: عبدالوہاب' سعید بن سالم (دوسری سند) یحییٰ بن فضل' حاتم بن اسمٰعیل' کثیر بن زید' مطلب سے مروی ہے کہ جب عثمان بن مظعون کا انتقال ہوا تو انکا جنازہ اُٹھایا گیا اور تدفین کی گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص

بِمَعْنَاهُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنِ الْمُطَّلِبِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهِ فَدُفِنَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهُ فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ كَثِيرٌ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِي يُخْبِرُنِي ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ أَتَعَلَّمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي۔

کو حکم فرمایا کہ تم ایک پتھر لے کر آؤ تو وہ شخص اُس پتھر کو نہیں اُٹھا سکا۔ آپ اس کام کیلئے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ کی آستین چڑھائیں۔ مطلب نے بیان کیا کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ واقعہ نقل کیا ہے وہ کہتا ہے کہ گویا میں اب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ نے دونوں ہاتھ کھولے اور پتھر اُٹھا کر عثمان کی قبر کے سرہانے رکھا اور فرمایا: اے قبر! تجھ کو علم ہے کہ یہ شخص میرا بھائی ہے اور میرے اہل خانہ سے جب کسی کا انتقال ہوگا تو میں اُسکو بھی اِسکے آس پاس دفن کرونگا اور اسکے نزدیک دوسرے شخص کی تدفین کروں گا کہ جو میرے اہل وعیال میں سے فوت ہوگا۔

الحمدللہ وبفضلہ پارہ نمبر: ۲۰ مکمل ہوا

پارہ ۲۱

بَاب فِي الْحَفَّارِ يَجِدُ الْعَظْمَ هَلْ يَتَنَكَّبُ ذَلِكَ الْمَكَانَ

باب: اگر قبر کھودنے والا شخص کسی مردہ کی ہڈی دیکھے تو وہ ہڈی نہ توڑی جائے بلکہ اس کو چھوڑ دے اور قبر دوسرے مقام پر کھودی جائے

۱۴۳۰: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدٍ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا۔

۱۴۳۰: قعنبی' عبدالعزیز بن محمد' سعد بن سعید' عمرہ بنت عبدالرحمٰن' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مردہ انسان کی ہڈی کو توڑنا ایسا ہے کہ جیسا زندہ انسان کی ہڈی کو توڑنا (یعنی ایک جیسا گناہ ہے)۔

بَاب فِي اللَّحْدِ

باب: قبر کو بغلی بنانا

۱۴۳۱: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا۔

۱۴۳۱: اسحٰق بن اسماعیل' حکام بن سلم' علی بن عبدالاعلیٰ' ان کے والد' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لحد ہم لوگوں کے لئے ہے اور شق دوسرے لوگوں کے لئے ہے۔

لحد اور شق:

لحد' بغلی قبر کو کہا جاتا ہے اور یہ افضل ہے اگرچہ شق بھی جائز ہے اور شق' صندوقچی قبر کو کہا جاتا ہے اور مفہوم حدیث یہ ہے کہ شق غیر انبیاء یا غیر اہل اسلام کے لئے ہے۔

بَاب كَمْ يَدْخُلُ الْقَبْرَ

باب: مردہ کو قبر میں دفن کرنے کے لئے کتنے لوگ قبر کے اندر جائیں

۱۴۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ

۱۴۳۲: احمد بن یونس' زہیر' اسماعیل بن ابی خالد' حضرت عامر شعبی سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ' حضرت

غَسَّلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلِيٌّ وَالْفَضْلُ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَهُمْ أَدْخَلُوهُ قَبْرَهُ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْحَبٌ أَوْ أَبُو مَرْحَبٍ أَنَّهُمْ أَدْخَلُوا مَعَهُمْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا فَرَغَ عَلِيٌّ قَالَ إِنَّمَا يَلِي الرَّجُلَ أَهْلُهُ۔

فضل بن عباسؓ اور اُسامہ بن زیدؓ نے غسل دیا اور انہی حضرات نے آپ کو قبر میں اُتارا۔ راوی نے بیان کیا کہ مرحب یا ابن ابی مرحب نے کہا کہ ان حضرات نے اپنے ہمراہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو بھی شامل کر لیا جس وقت یہ حضرات' آپ کی تدفین سے فارغ ہو گئے تو علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ ہر شخص کے کام اسی کے گھر کے لوگ کیا کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک فرمان:

مذکورہ ارشاد فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ دیگر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو کہ عمر کے اعتبار سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے زیادہ تھے ان کو گرانی محسوس نہ ہو کہ ہم لوگوں سے یہ حضرت رسول کریم ﷺ کو غسل دلانے کی خدمت کیوں نہیں لی گئی۔

۱۴۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي مَرْحَبٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ نَزَلَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ أَرْبَعَةً۔

۱۴۳۳: محمد بن صباح بن سفیان ابن ابی خالد' شعبی' حضرت ابومرحب سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کی قبر میں اُترے تھے گویا کہ میں ان چاروں حضرات یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ' حضرت فضل بن عباس' اُسامہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم کو دیکھ رہا ہوں۔

بَابٌ فِي يُدْخَلُ الْمَيِّتُ قَبْرَهُ
باب: قبر میں میّت کو کس طریقہ سے داخل کیا جائے؟

۱۴۳۴: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ أَوْصَى الْحَارِثُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ الْقَبْرِ وَقَالَ هٰذَا مِنَ السُّنَّةِ۔

۱۴۳۴: عبداللہ بن معاذ' ان کے والد' شعبہ' حضرت ابواسحٰق سے مروی ہے کہ حضرت حارث نے ان سے یہ وصیت کی تھی کہ حضرت عبداللہ بن یزید ان کی نماز (جنازہ) پڑھیں تو حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھی اور ان کو قبر میں پاؤں کی جانب سے اُتارا اور فرمایا کہ یہ مسنون ہے۔

بَابُ الْجُلُوسِ عِنْدَ الْقَبْرِ
باب: قبر کے نزدیک کس طرح بیٹھنا چاہیے؟

۱۴۳۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَاذَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ۔

۱۴۳۵: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' منہال بن عمرو' زاذان' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایک انصاری شخص کے جنازہ میں نکلے۔ جب قبر پر پہنچے تو ابھی تک قبر تیار نہیں ہوئی تھی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رُخ ہو کر تشریف فرما ہو گئے اور حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ ہم لوگ بھی بیٹھ گئے۔

بَابٌ فِي الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ

۱۴۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ح و حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ۔

باب: مردہ کو قبر میں اُتارتے وقت کونسی دُعا پڑھی جائے؟

۱۴۳۶: محمد بن کثیر (دوسری سند) مسلم بن ابراہیم، حمام، قتادہ، ابوصدیق، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جب مردے کو قبر میں اُتارتے تو یہ فرماتے تھے میں اللہ تعالیٰ کے نام سے رکھتا ہوں اور اللہ کے رسول کی شریعت پر یعنی بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فرماتے تھے مسلم بن ابراہیم نے یہ الفاظ نقل کئے۔

بَاب الرَّجُلِ يَمُوتُ لَهُ قَرَابَةٌ مُشْرِكٌ

۱۴۳۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ قَالَ اذْهَبْ فَوَارِ أَبَاكَ ثُمَّ لَا تُحْدِثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي فَذَهَبْتُ فَوَارَيْتُهُ وَجِئْتُهُ فَأَمَرَنِي فَاغْتَسَلْتُ وَدَعَا لِي۔

باب: اگر کسی مسلمان کا کوئی مشرک رشتہ دار مر جائے؟

۱۴۳۷: مسدد، یحییٰ، سفیان، ابواسحٰق، ناجیہ بن کعب، علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریمؐ سے عرض کیا کہ آپ کے بوڑھے چچا کا گمراہی میں انتقال ہوگیا (یعنی علی رضی اللہ عنہ کے والد ماجد ابوطالب کا انتقال ہوگیا) آپ نے فرمایا جاؤ اور تم اپنے والد کی تدفین کر کے آجاؤ اور جس وقت تک میرے پاس واپس نہ آجاؤ اس وقت تک کوئی کام نہ کرنا۔ چنانچہ میں گیا اور والد کو دفن کر کے آگیا۔ آپ نے مجھے غسل کرنے کا حکم فرمایا تو میں نے غسل کرلیا اور آپ نے میرے لئے دُعا فرمائی۔

خُلاصَۃُ البَاب: یہ حدیث حنفیہ اور مالکیہ کے خلاف ہے جو غائبانہ نماز جنازہ کے قائل نہیں اسکے دو جواب ہیں (۱) یہ حضور ﷺ کی خصوصیت ہے چنانچہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام حجابات آپ ﷺ کے سامنے سے ہٹا دیئے گئے تھے گویا کہ جنازہ آپ ﷺ کے سامنے تھا (۲) یہ حضرت نجاشیؓ کی خصوصیت ہے کہ اس طرح معاویہ مزنیؓ کی نماز جنازہ غائبانہ تبوک میں پڑھنا یہ ان کی خصوصیت ہے وجہ خصوصیت روایت میں آئی ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا معاویہ اس رتبہ پر کیسے پہنچا تو انہوں نے فرمایا کہ سورہ اخلاص کثرت سے پڑھنے کی وجہ سے کہ وہ کھڑے بیٹھے لیٹے پڑھتے تھے اس وجہ سے یہ مقام ملا۔ شیخ السلام مفتی محمد تقی مدظلہ فرماتے ہیں کہ پورے ذخیرہ حدیث میں غائبانہ نماز جنازہ کے صرف دو یہ واقعات ہیں۔ ثابت ہوا کہ یہ ان حضرات کی خصوصیت ہے ورنہ اگر اس کی عام اجازت ہوتی تو آنحضرت ﷺ ان بہت سارے صحابہ کرامؓ پر نماز پڑھتے جن کی وفات آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں مدینہ منورہ سے باہر ہوئی اسی طرح آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کا معمول بھی یہی تھا۔ معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا ان حضرات کی نمازہ جنازہ غائبانہ پڑھنا آپ ﷺ کی خصوصیت تھی کہ بطورِ معجزہ جنازے آپ ﷺ کے سامنے ہوگیا تھا۔

بَابٌ فِي تَعْمِيقِ الْقَبْرِ

۱۴۳۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَهُمْ عَنْ حُمَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جَاءَتْ الْأَنْصَارُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالُوا أَصَابَنَا قَرْحٌ وَجَهْدٌ فَكَيْفَ تَأْمُرُنَا قَالَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَاجْعَلُوا الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ قِيلَ فَأَيُّهُمْ يُقَدَّمُ قَالَ أَكْثَرُهُمْ قُرْآنًا قَالَ أُصِيبَ أَبِي يَوْمَئِذٍ عَامِرٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ قَالَ وَاحِدٌ۔

باب: قبر کے گہرے کھودنے کا بیان

۱۴۳۸: عبداللہ بن مسلمہ' قعنبی' سلیمان بن مغیرہ' حمید بن ہلال' حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ اُحد کے دن حضرت رسوؔل کریم ﷺ کی خدمت میں انصار حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم لوگ زخم خوردہ اور تھکے ماندہ ہیں تو آپ ہمیں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا قبر کو کشادہ کھودو اور (بوقت ضرورت) دو' دو تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں رکھ لو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم لوگ کس کو آگے کریں؟ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو۔ ہشام نے بیان کیا کہ میرے والد عامر بھی اسی روز شہید ہوئے اور ان کی دو' یا ایک آدمی کے ساتھ تدفین ہوئی۔

قبر کی گہرائی:

قبر کے گہرے ہونے کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ اگر درمیانہ قد کا انسان قبر میں کھڑا ہو تو گہرائی اس کے سینہ تک آجائے اس قدر قبر گہرا کھودنا چاہئے اور اس سے زیادہ گہری قبر کھودنا افضل ہے۔

۱۴۳۹ - ۱۴۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ يَعْنِي الْأَنْطَاكِيَّ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحٰقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ فِيهِ وَأَعْمِقُوا۔

۱۴۳۹-۱۴۴۰: ابوصالح' ابواسحٰق' ثوری' ایوب' حضرت حمید بن ہلال سے اسی طرح مروی ہے کہ البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ قبر کو گہرا کھودو۔ (دوسری روایت) موسیٰ بن اسماعیل' جریر' حمید بن ہلال' حضرت سعد بن ہشام بن عامر سے گزشتہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

بَابٌ فِي تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ

۱۴۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي هَيَّاجٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ بَعَثَنِي عَلِيٌّ قَالَ لِي أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَا أَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتُهُ وَلَا تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتُهُ۔

باب: قبر کو برابر رکھنے کا بیان

۱۴۴۱: محمد بن کثیر' سفیان' حبیب بن ابی ثابت' ابووائل' حضرت ابوہیاج سے روایت ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھیجا اور فرمایا کہ میں تمہیں اس کام پر بھیجتا ہوں جس کام پر مجھے حضرت رسول کریم ﷺ نے بھیجا تھا اور وہ کام یہ تھا کہ میں کسی اُونچی قبر کو برابر کئے بغیر نہ چھوڑوں اور کسی تصویر کو بغیر مٹائے ہوئے نہ چھوڑوں۔

فوٹو (تصویر) کا حکم:

مراد یہ ہے کہ جاندار کی جو تصویر ہو چاہے وہ مجسمہ (Statue) ہو یا نقش ہو بہر حال اس کو مٹا دینا ضروری ہے اور تصویر کی حرمت سے متعلق مکمل بحث حضرت مفتی اعظم محمد شفیع کی کتاب "التصویر لاحکام التصویر" میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴۴۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِرُودِسَ مِنْ أَرْضِ الرُّومِ فَتُوُفِّيَ صَاحِبٌ لَنَا فَأَمَرَ فَضَالَةُ بِقَبْرِهِ فَسُوِّيَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رُودِسُ جَزِيرَةٌ فِي الْبَحْرِ۔

۱۴۴۲: احمد بن عمرو' ابن وہب' عمرو بن الحارث' حضرت ابوعلی ہمدانی سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ساتھ (اسکندریہ شہر کے نزدیک جزیرہ) روڈس میں تھے جو کہ ملک روم میں واقع ہے۔ وہاں پر ہمارے ایک دوست کا انتقال ہوگیا تو حضرت فضالہ نے حکم فرمایا اور اس کی قبر زمین کے برابر بنائی گئی اس کے بعد میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ قبروں کے برابر کرنے کا حکم فرماتے تھے (یعنی قبروں کو زمین کے برابر کرنے کا) نہ کہ ان کو بلند کرنے کا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ روڈس سمندر کا ایک جزیرہ ہے۔

قبر کو اُونچا بنانا:

قبر کو اُونچا نہ بنانے کا حکم ہے لیکن اگر کسی علامت وغیرہ کی وجہ سے قبر کسی حد تک بلند کردی جائے یا وہاں پر پتھر رکھ دیا جائے تو اس کی اجازت ہے۔

۱۴۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ هَانِئٍ عَنْ الْقَاسِمِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّهْ اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ يُقَالُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُقَدَّمٌ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ وَعُمَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ رَأْسُهُ عِنْدَ رِجْلَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۴۳: احمد بن صالح' ابن ابی فدیک' عمرو بن عثمان' قاسم سے مروی ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے میری اماں جان! میرے لئے نبیؐ کی اور انکے دونوں احباب یعنی ابوبکرؓ اور عمر فاروقؓ کی قبر کھول دو (یعنی وہ کمرہ کھول دیں جس میں یہ قبریں موجود ہیں) یہ تینوں قبور نہ بہت اُونچی تھیں اور نہ زمین سے ملی ہوئی تھیں (بلکہ وہ قبریں ایک بالشت کے قریب بلند تھیں) اور میدان کی لال رنگ کی کنکریاں ان پر بچھی ہوئی تھیں۔ ابوعلی نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبیؐ کی قبر آگے ہے اور آپ کے سر مبارک کے نزدیک ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ کے دونوں پاؤں کے نزدیک عمر فاروقؓ ہیں تو عمر فاروقؓ کا سر حضرت رسول کریم ﷺ کے پاؤں مبارک کے نیچے ہے۔

ایک حجرہ میں دفن حضرات:

حضرت رسول کریم ﷺ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی ایک ہی حجرہ میں تدفین ہوئی ہے۔

بَابُ الِاسْتِغْفَارِ عِنْدَ الْقَبْرِ لِلْمَيِّتِ فِي وَقْتِ الِانْصِرَافِ

باب: تدفین سے فراغت کے بعد جب واپسی کا ارادہ ہو تو مردے کے لئے استغفار کرنا چاہئے

۱۴۴۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا

۱۴۴۴: ابراہیم بن موسیٰ' ہشام' عبداللہ بن بحیر' ہانی' حضرت عثمان

هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيرٍ عَنْ هَانِئٍ مَوْلَى عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَسَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ قَالَ أَبُو دَاوُد بَحِيرٌ ابْنُ رَيْسَانَ۔

بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تدفین سے فارغ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پر ٹھہر جاتے اور فرماتے کہ تم لوگ اپنے بھائی کے لئے مغفرت طلب کرو اور اس کے لئے ثابت قدمی کی دُعا مانگو کیونکہ اب اُس سے سوال ہوگا۔

منکر نکیر آنے کا وقت:

مراد یہ ہے کہ تم لوگوں کے قبرستان سے واپس آتے ہی منکر نکیر مردے کے پاس آجائیں گے‘ اس سے سوال کریں گے اس لئے خاص طور پر ایسے وقت اس کے لئے دعاءِ مغفرت کرو۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الذَّبْحِ عِنْدَ الْقَبْرِ

باب: قبر کے نزدیک ذبح کرنے کی ممانعت کا بیان

۱۴۴۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَقْرَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانُوا يَعْقِرُونَ عِنْدَ الْقَبْرِ يعني بَقَرَةً أَوْ بِشَيْءٍ۔

۱۴۴۵: یحییٰ بن موسیٰ‘ عبدالرزاق‘ معمر‘ ثابت‘ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اسلام میں عقر نہیں ہے۔ عبدالرزاق نے بیان کیا کہ لوگ زمانہ جاہلیت میں قبروں کے نزدیک جا کر گائے یا بکری ذبح کیا کرتے تھے۔

عَقْرَ کیا ہے؟

عَقْرَ کا مفہوم یہی ہے کہ قبروں کے پاس جا کر ذبح کرنا اسلام میں اس کو ممنوع قرار دیا گیا ہے عقر کے دیگر معنی بھی آتے ہیں جن کی تفصیل المنجد‘ مصباح اللغات وغیرہ میں مذکور ہے۔

خلاصۃ الباب: حضرت عبدالرزاق خود ہی فرماتے ہیں کہ جاہلیت کے دور میں بعض لوگ کسی سخی کی قبر پر کوئی جانور ذبح کر کے چھوڑ دیتے تھے وحشی جانوروں اور پرندوں کی پہچان کی نیت سے کہ جس طرح یہ اپنی زندگی میں مہمان نواز تھا اسی طرح اس کے مرنے کے بعد بھی ہم اس کی طرف سے جانوروں کی مہمانی کا انتظام کریں اور بعض اس نیت سے ذبح کرتے تا کہ اس قبر والے کا جسم جس جانور پر سوار ہوتا او راگر ہم ایسا نہ کریں گے تو یہ بے چارے پیدل ہی اٹھ کر جائے گا اسی رسم جاہلیت کی تردید میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے تھے اس حدیث کے ذریعہ سے۔

بَاب الْمَيِّتِ يُصَلَّى عَلَى قَبْرِهِ بَعْدَ حِينٍ

باب: کچھ مدت گزرنے کے بعد قبر پر نمازِ جنازہ پڑھنے کا بیان

۱۴۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

۱۴۴۶: قتیبہ بن سعید‘ لیث‘ یزید بن ابی حبیب‘ ابوالخیر‘ حضرت عقبہ بن

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مدینہ منورہ سے نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداءِ اُحد پر نماز پڑھی جس طرح آپ مُردوں پر نماز پڑھتے ہیں پھر آپ واپس تشریف لے آئے۔

عرصہ دراز کے بعد قبر پر نمازِ جنازہ:

مذکورہ حدیث میں قبر پر نماز پڑھنے سے مراد دُعا ہے نماز پڑھنا مراد نہیں کیونکہ نمازِ جنازہ بھی خود دُعا ہے۔ بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ مذکورہ حدیث' دوسری احادیث سے منسوخ ہے۔ امام طحاوی نے اس سلسلہ میں تین اقوال بیان فرمائے ہیں:
قال الطحاوی معنی صلوته صلی الله علیه وسلم لا یخلو من ثلاثة معان اما ان تکون ناسخًا الیٰ قوله قنت وقوله فی الحدیث مثل صلوته عی المیت یرد تاویلم بمعنی الصلوة بمعنی الدعاء وهو ظاهر۔

(بذل المجهود ص ۲۱۲' ج ۴)

۱۴۴۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ۔

۱۴۴۷: حسن بن علی' یحییٰ بن آدم' ابن مبارک' حیوۃ بن شریح' حضرت یزید بن ابی حبیب سے اسی طرح مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہداءِ اُحد پر آٹھ سال کے بعد نماز پڑھی گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندوں اور مردوں سے رخصت ہو رہے ہوں۔

موت کے بعد نمازِ جنازہ:

مذکورہ حدیث کی تشریح کے سلسلہ میں حدیث ۱۴۴۷ میں مذکور تشریح ملاحظہ فرمائیں۔

بَابُ فِي الْبِنَاءِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر تعمیر بنانے کی ممانعت کا بیان

۱۴۴۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُقْعَدَ عَلَى الْقَبْرِ وَأَنْ يُقَصَّصَ وَيُبْنَى عَلَيْهِ۔

۱۴۴۸: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' ابن جریج' ابوالزبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر پر بیٹھنے اور قبر کو پختہ بنانے اور قبر پر تعمیر کرنے سے منع فرماتے تھے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں کئی چیزوں سے منع فرمایا گیا ہے (۱) قبر پر بیٹھنے سے اس لیے کہ اس طرح ایک مسلمان کی ہتک ہوتی ہے اور اس کی حرمت پامال ہوتی ہے اور یہ بھی فرمایا گیا کہ بیٹھنے سے مراد سوگ منانے کے لیے وہاں بیٹھنا ہے یہ بھی درست نہیں اس طرح بیٹھنے سے منع کیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوسری چیز جس سے منع کیا ہے وہ ہے قبر کو پختہ بنانا یعنی سیمنٹ چونہ وغیرہ سے پکی بنانا مکروہ ہے اور اگر مٹی سے لیپ دیا جائے تو کوئی حرج نہیں آج کل لوگوں کو قبریں پکی سیمنٹ وغیرہ

سے بنانے کا بہت شوق ہوتا ہے یہ ایک تو اسراف وفضول خرچی ہے دوسرا باعث زینت ہے اور قبرستان عبرت کا مکان ہے وہاں جا کر آخرت کو یاد کرنا چاہئے تو قبروں کی زیب وزینت آخرت کی یاد سے غافل کر دیتی ہے تیسری چیز جس سے حدیث میں منع کیا گیا ہے وہ عمارتیں بنانا ہے اگر اپنی ملکیتی زمین میں بناتا ہے تو وہ منع ہے۔ اور اگر قبرستان وقف کی زمین میں ہو یعنی عام اموات کو اس میں دفن کیا جاتا ہے تو بھی حرمت کے لیے ہوگی علامہ تورپشتی فرماتے ہیں کہ یہ حرمت عام ہے خواہ پتھر وغیرہ سے بنائی کی گئی ہو یا کوئی خیمہ قبر پر قائم کیا جائے۔

۱۴۴۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ عُثْمَانُ أَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ وَزَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَوْ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ أَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد خَفِيَ عَلَيَّ مِنْ حَدِيثِ مُسَدَّدٍ حَرْفُ وَأَنْ۔

۱۴۴۹: مسدد عثمان بن ابی شیبہ حفص بن غیاث ابن جریج سلیمان بن موسیٰ ابو الزبیر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عثمان نے یہ کہا یا اس پر کچھ اضافہ کیا جائے۔ سلیمان بن موسیٰ نے یہ اضافہ بھی بیان کیا ہے یا اس پر کچھ تحریر کیا جائے۔ مسدد نے اپنی روایت میں یہ جملہ اَوْ یُزَادُ عَلَیْہِ کو بیان نہیں کیا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسدد کی روایت میں لفظ وَأَنْ کا مجھ پر اظہار نہ ہوسکا۔

۱۴۵۰: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔

۱۴۵۰: قعنبی مالک ابن شہاب سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت نازل کرے جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔

خلاصۃ الباب: یہود ونصاریٰ نبیوں اور صالحین کی قبور پر مسجدیں بنا کر ان میں عبادت کرتے تھے اور قبور کو سجدہ گاہ بھی بناتے تھے اہل قبور کی عبادت کرتے تھے تو یہ صریحہ شرک کے مرتکب ہوئے تھے اور مساجد بنا کر خدائے واحد کی عبادت تب بھی بت پرستی کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے حرام تھی۔ ہائے افسوس ان مسلمانوں پر جو یہود ونصاریٰ کی قدم بقدم پیروی کر رہے ہیں کہ بعض بزرگان دین کی مقابر کو سجدہ کرتے ہیں اور ان سے حاجات طلب کرتے ہیں بلکہ قبروں کے طواف بھی کرتے ہیں ان پر غلاف چڑھاتے ہیں باقاعدہ ان کو غسل دیتے ہیں آخر الذکر کام تو صرف کعبۃ اللہ کے ساتھ خاص ہیں کسی اور جگہ یہ کام کرنا حرام وشرک ہے۔ یہ بزرگان دین اور اولیاء صالحین تو ان غلط کاموں سے بہت دور تھے وہ قیامت کے دن ان شرکیہ افعال سے برائت کا اظہار فرمادیں گے جیسا کہ سورۂ یونس اور احقاف میں صراحتاً موجود ہے۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ الْقُعُودِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر بیٹھنے کی ممانعت کا بیان

۱۴۵۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

۱۴۵۱: مسدد خالد سہیل ان کے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ حَتّٰى تَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ۔

سے اگر کوئی شخص آگ کی چنگاری پر بیٹھ جائے اور اس کے کپڑے جل کر کھال تک آگ پہنچ جائے تو یہ بات اس شخص کے حق میں قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

قبر پر چلنا پھرنا:

مفہومِ حدیث یہ ہے کہ قبر پر خواہ مخواہ بیٹھنا یا قبر پر چلنا پھرنا گناہ ہے اسی طرح قبر پر سجدہ کرنا یا قبر کو عبادت گاہ بنا لینا اور قبرستان کو نشست گاہ بنا لینا گناہ ہے قبر کو سجدہ کرنا حرام ہے۔ حدیث کا یہی حاصل ہے۔

۱۴۵۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا۔

۱۴۵۲: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر' بسر بن عبیداللہ' واثلہ بن اسقع' ابومرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہ قبروں پر بیٹھا کرو اور نہ ان کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھو۔

بَابُ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ بَيْنَ الْقُبُورِ

باب: قبروں پر جوتا پہن کر چلنے کا بیان

۱۴۵۳: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ السَّدُوسِيِّ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ بَشِيرٍ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ اسْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ زَحْمُ بْنُ مَعْبَدٍ فَهَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ زَحْمٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ بَشِيرٌ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أُمَاشِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَرَّ بِقُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَقَدْ أَدْرَكَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا وَحَانَتْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَظْرَةٌ فَإِذَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي الْقُبُورِ عَلَيْهِ نَعْلَانِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ وَيْحَكَ أَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ فَنَظَرَ الرَّجُلُ فَلَمَّا عَرَفَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَلَعَهُمَا فَرَمَى بِهِمَا۔

۱۴۵۳: سہل بن بکار' اسود بن شیبان' خالد بن سمیر' بشیر بن نہیک' حضرت بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو کہ نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے' دورِ جاہلیت میں ان کا نام زحم بن معبد تھا۔ پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہجرت کی آپ نے دریافت فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا زحم۔ آپ نے فرمایا نہیں تم بشیر ہو۔ بشیر نے عرض کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا کہ اتنے میں آپ کفار کی قبروں کے پاس گزرے۔ آپ نے فرمایا یہ لوگ بڑی بھلائی سے قبل رخصت ہو گئے۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر آپ مسلمانوں کی قبروں سے گزرے تو آپ نے فرمایا ان حضرات نے بہت بھلائی پائی۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے اچانک ایک شخص کو دیکھا جو کہ جوتے پہنے ہوئے قبروں کے درمیان سے چل رہا تھا آپ نے فرمایا اے جوتے والے! تم پر افسوس ہے تم جوتے اُتار دو۔ اس شخص نے دیکھا تو پہچان لیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پھر اس شخص نے اپنے جوتے اُتار کر پھینک دیئے۔

بڑی بھلائی کا مفہوم:

مذکورہ حدیث میں بڑی بھلائی سے قبل جانے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ لوگ اسلام لانے سے قبل انتقال کر گئے اور زحم کے معنی زحمت کے ہیں آپ برے نام کو پسند نہیں فرماتے تھے اسلئے آپ نے ان کا زحم سے بدل کر بشیر یعنی خوش خبری دینے والا رکھ دیا۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے قبر میں مردے سے سوال و جواب ہونے کا ثبوت ہو رہا ہے باقی اس حدیث سے سماع موتی کا ثبوت نہیں ہوسکتا کیونکہ جوتوں کی آواز کا سننا ابتدائے دفن کے ساتھ مختص ہے تا کہ اس حدیث میں اور ان آیتوں میں مطابقت ہو جائے جو عدم سماع پر دلالت کرتی ہیں۔ شیخ المشائخ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے منقول ہے کہ یسمع مضارع مجہول کا صیغہ ہے اور قرع نعالھم اس کا نائب فاعل ہے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ لوگ میت کو دفن کر کے جب واپس لوٹتے ہیں تو وہ قبر سے ابھی صرف اتنے فاصلے پر پہنچتے ہیں کہ قبر کے پاس ان کی جوتیوں کی آواز سنی جاسکتی ہے کہ منکر نکیر سوال کے لیے آ جاتے ہیں اس طرح حدیث باب کو سماع موتیٰ کے ساتھ کوئی تعلق باقی نہیں رہتا

١٤٥٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ۔

١٤٥٤: محمد بن سلیمان' عبدالوہاب بن عطاء' سعید' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندے کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی تدفین کر کے واپس آتے ہیں تو وہ ان لوگوں کے جوتے کی آواز سنتا ہے۔

بَاب فِي تَحْوِيلِ الْمَيِّتِ مِنْ مَوْضِعِهِ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ

باب: ضرورت کی بنا پر مردے کو قبر سے نکالنا

١٤٥٥: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ فَكَانَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ حَاجَةٌ فَأَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَمَا أَنْكَرْتُ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا شُعَيْرَاتٍ كُنَّ فِي لِحْيَتِهِ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ۔

١٤٥٥: سلیمان بن حرب' حماد بن زید' سعید بن یزید' ابونضرہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد کے ساتھ ایک دوسرے اور شخص کی تدفین ہوئی تھی اس وجہ سے میرے دل میں یہ خیال تھا کہ ان کو وہاں سے نکال دوں۔ پھر میں نے چھ ماہ کے بعد اپنے والد کو وہاں سے نکال لیا تو ان کی کسی چیز میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی البتہ ان کی داڑھی کے کچھ بال جو زمین سے لگے ہوئے تھے ان کی حالت تبدیل ہوگئی تھی (یعنی ان بالوں کا رنگ تبدیل ہوگیا تھا وہ بال' گل گئے تھے)۔

خلاصۃ الباب: مردے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اس بارے میں ائمہ کرام کے اقوال مختلف ہیں۔ امام شافعیؒ اور امام مالک فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مصلحت ہو تو جائز ہے احناف کے نزدیک بغیر شرعی عذر دفن کے بعد مردے کو دوسری جگہ منتقل کرنا جائز نہیں یہ حدیث شافعیہ کے مسلک کی تائید کر رہی ہے اور احناف کی دلیل حدیث ١٣٨٨ ہے جس میں یہ

ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے احد سے شہداء کو اٹھانا چاہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی آ گیا اور ان سے پکارا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہداء کو اسی جگہ دفن کرو جہاں پر وہ قتل کئے گئے ہیں تو ہم نے اسی جگہ دفن کر دیا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ لاش کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا درست نہیں ہے۔

بَاب فِي الثَّنَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۴۵۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرُّوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ شُهَدَاءُ۔

باب: مرنے والے شخص کی تعریف بیان کرنا

۱۴۵۶: حفص بن عمر' شعبہ' ابراہیم بن عامر' عامر بن سعد' ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ کے ہمراہ لوگوں کا ایک جنازہ کے پاس سے گزر ہوا تو ان لوگوں نے اس مرنے والے شخص کی تعریف کی اور اس کی خوبیوں کا تذکرہ کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ واجب ہوگئی (یعنی بخشش اور جنت) پھر آپ کا ایک دوسرے شخص کے جنازہ کے پاس سے گزرنا ہوا اور لوگوں نے اس مرنے والے کی برائیوں کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا واجب ہوگئی (یعنی دوزخ) اس کے بعد فرمایا تم میں سے ہر ایک شخص دوسرے شخص پر گواہ ہے۔

خُلاصَةُ البَاب: بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ: أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ کہ تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو اور ایک روایت میں ہے کہ مؤمنین زمین میں اللہ کے گواہ ہیں علامہ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ انتم سے مراد صحابہ کرام ہیں یا عام مؤمنین ہیں خواہ صحابہ یا غیر صحابہ۔ بہر حال صحابہ کرام کی شہادت کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے صحابہ کرام کی فضیلت منقبت ثابت ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام جس کے بارے میں خیر کی شہادت دیں وہ جنتی ہو جاتا ہے اور جس کے بارے میں برائی کی شہادت دیں وہ جہنمی ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ صحابہ کرام و اہل بیت کی سچی محبت نصیب فرمائیں آمین۔

بَاب فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

۱۴۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي تَعَالَى عَلَى أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَاسْتَأْذَنْتُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ بِالْمَوْتِ۔

باب: زیارتِ قبور

۱۴۵۷: محمد بن سلیمان' محمد بن عبید' یزید بن کیسان' ابو حازم' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت فرمائی تو آپ رو پڑے اور آپ کے ساتھ والے حضرات کو بھی رونا آ گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ میں اپنی والدہ کے لئے مغفرت کی دُعا کروں' تو مجھے اس کی اجازت نہیں دی گئی۔ پھر میں نے اجازت مانگی کہ والدہ کی قبر کی زیارت کروں تو مجھے اس کی اجازت دے دی گئی اور فرمایا کہ تم لوگ قبروں کی زیارت کرو کہ اس سے موت یاد آتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا والدہ کے لئے مغفرت مانگنا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے مؤمن ہونے یا نہ ہونے کے سلسلہ میں علماء نے تفصیلی بحث کی ہے لیکن اس مسئلہ میں خاموش رہنا اولیٰ ہے۔ بہرحال آپ نے اپنی والدہ محترمہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائی وہ آپ کی خصوصیت تھی۔ بعض حضرات نے یہ جواب دیا ہے کہ والدہ کے لئے دُعائے مغفرت کرنا' مشرکین کے لئے دُعائے مغفرت کی ممانعت سے قبل کا عمل ہے۔ واللہ اعلم

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے مردوں کے لیے زیارۃ قبور کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے۔ صاحب مظاہر حق لکھتے ہیں کہ مقصد کے اعتبار سے قبروں پر جانے کی کئی قسمیں ہیں۔ (۱) محض موت کو یاد کرنے اور آخرت کی طرف توجہ کے لیئے اس مقصد کے تحت صرف قبروں کو دیکھ لینا ہی کافی ہے خواہ قبر کسی کی بھی ہو۔ ضروری نہیں کہ صاحب قبر کے بارے میں یہ بھی معلوم ہونا چاہے کہ وہ کون تھا اور کیسا تھا۔ (۲) دعا' مغفرت اور ایصال ثواب کے لیے یہ ہر مسلمان کے لیے مسنون ہے (۳) حصول برکت وسعادت کی خاطر اس مقصد کے تحت اولیاء وائمہ اور بزرگان دین کے مزارات کی زیارت کی جاتی ہے۔ (۴) عزیز ودوست کے ادائے حق کے لیے اپنے دوسرے رشتہ دار اور والدین چنانچہ حدیث ابونعیمؒ میں منقول ہے کہ جو شخص ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت روز کرے تو اس کا یہ فعل حج کے برابر ہوتا ہے۔ دینی اخوات ومحبت وانس ومہربان کے مہربانی کے تحت زیارت قبور کرنا آگے چل کر علامہ صاحب لکھتے ہیں کہ قبروں پر جانے کے کچھ آداب واحکام ہیں جو شریعت نے بنائے ہیں (۱) قبر پر پہنچ کر سلام پیش کرنے (۲) قبر کو ہاتھ نہ لگائے (۳) قبر کو چومے نہیں (۴) قبر کے سامنے تعظیماً جھکے نہیں اور قبر کو سجدہ بھی نہ کرے (۵) قبر کی مٹی منہ پر نہ ملے کہ یہ نصاریٰ کی عادت ہے ان احکام وآداب کے علاوہ ایسی چیزیں اختیار کرنا جن کا شریعت میں کوئی وجود نہیں انتہائی گمراہی اور ضلالت کی بات ہے انتہیٰ کلامہ۔ اس حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے اپنی والدہ ماجدہ کے لیے مغفرت دعا کرنے کی اجازت طلب کی مگر اجازت نہ ملی۔ اس کے متعلق علماء کے مختلف قوال ہیں متقدمین علماء فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا انتقال حالت کفر میں ہوا لیکن متاخرین علماء کرام فرماتے ہیں کہ حالت اسلام میں انتقال ہوا ہے امام جلال الدین سیوطی نے تو اسلام ثابت کیا ہے بعض حضرات علماء فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے بارہ میں سکوت اختیار کرنا چاہیے اور اس معاملہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سپرد کرنا چاہیے۔

۱۴۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُعَرِّفُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً۔

۱۴۵۸: احمد بن یونس' معرف بن واصل' محارب بن دثار' ابن بریدہ' ان کے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا مگر اب زیارت کر لیا کرو کیونکہ اس سے موت اور آخرت کی یاددہانی ہوتی ہے۔

زیارتِ قبور کی اجازت:

اسلام کے شروع زمانہ میں چونکہ لوگ بت پرستی چھوڑ کر اسلام لائے تھے اس وجہ سے آپ نے لوگوں کو قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تاکہ پھر دوبارہ شرک میں نہ پڑ جائیں۔ لیکن جب لوگوں کے دِلوں میں اسلام پختہ ہو گیا تو آپ نے زیارتِ قبور کی اجازت عنایت فرمائی اور فرمایا قبروں کی زیارت کرو کیونکہ اس سے موت کی یاد آتی ہے۔

بَابٌ فِي زِيَارَةِ النِّسَاءِ الْقُبُورَ

۱۴۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔

باب: خواتین کو زیارتِ قبور کرنا کیسا ہے؟

۱۴۵۹: محمد بن کثیر' شعبہ' محمد بن جحادہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی خواتین پر لعنت فرمائی اور جو لوگ قبور پر مسجدیں بنائیں اور وہاں پر چراغ روشن کریں (ان پر بھی لعنت فرمائی)

عرس وغیرہ کی ممانعت:

مذکورہ بالا احادیث سے قبروں پر عرس' روشنی' چراغاں وغیرہ کرنے کی واضح طور پر ممانعت ثابت ہوئی اور مذکورہ بدعات کے رد کے سلسلہ میں حضرت مفتی اعظم پاکستان کا رسالہ ''سنّت و بدعت'' میں مزید تفصیل ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

خُلاصۃُ البَاب: اس دور میں بھی نام نہاد مسلمان قبروں پر جا کر چراغ جلاتے ہیں عورتوں کو ان کاموں سے منع کریں ورنہ لعنت خداوندی سب پر آئے گی۔

بَاب مَا يَقُولُ إِذَا مَرَّ بِالْقُبُورِ

۱۴۶۰: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبُرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ۔

باب: قبرستان سے گزرتے وقت کیا پڑھے؟

۱۴۶۰: قعنبی' مالک' علاء بن عبد الرحمٰن' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مؤمنین کے اہلِ خانہ تم لوگوں پر سلام ہو اور ہم لوگ ان شاء اللہ تعالیٰ تم لوگوں سے ملاقات کرنے والے ہیں۔

بَاب كَيْفَ يُصْنَعُ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ يَمُوتُ

۱۴۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ وَقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ كَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ

باب: جو شخص حالتِ احرام میں فوت ہو جائے تو اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟

۱۴۶۱: محمد بن کثیر' سفیان' عمرو بن دینار' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس کی گردن اس کے اُونٹ نے توڑ ڈالی تھی اور وہ حالتِ احرام میں انتقال کر گیا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو دونوں کپڑوں میں کفن دو (یعنی حالت احرام میں جو تہبند و چادر اس نے پہن رکھی تھیں اس میں اس کو دفنا دیا جائے) اور اس کو بیری کے پتوں اور پانی سے غسل دیا جائے اور اس کا

الْقِيَامَةِ يُلَبِّي قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ خَمْسُ سُنَنٍ كَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ أَيْ يُكَفَّنُ الْمَيِّتُ فِي ثَوْبَيْنِ وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ أَيْ إِنَّ فِي الْغَسَلَاتِ كُلِّهَا سِدْرًا وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا وَكَانَ الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ۔

سر کسی چیز سے نہ ڈھانپو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اُٹھائے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے میں نے سناوہ کہتے تھے کہ اس حدیث میں پانچ سنتیں ہیں۔ ایک تو دو کپڑوں میں کفنانا۔ دوسرے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینا یعنی ہر ایک غسل میں بیری کا پتہ شامل ہے۔ تیسرے احرام والے شخص کا سر نہ چھپانا' چوتھے اس کو خوشبو نہ لگانا' پانچویں پورے مال میں سے تکفین کرنا۔

تجہیز و تکفین' ترکہ پر مقدم ہوگی:

مرنے والے شخص کے مال میں سے پہلے تجہیز و تکفین کی جائے گی اس کے بعد اس کے ذمہ جو مہر یا دیگر قرض ہو وہ ادا کریں گے پھر حسب ضابطہ شرع وراثت تقسیم کی جائے گی۔ الاول یبداء بکتفینه و تجهیزه (سراجی ص ٤)

خلاصۃ الباب: اس باب میں احرام کی حالت میں مرنے والے کے بارے میں بیان کیا گیا ہے امام شافعی اور امام احمد اور ظاہریہ فرماتے ہیں ایسے آدمی کو کفن پہناتے وقت سر نہ ڈھانکنا چاہے اور خوشبو بھی نہیں لگانا چاہے ان حضرات نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے لیکن امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اس کو بیری کے پتوں سے غسل دو حالانکہ یہ بھی حالت احرام میں ناجائز ہے۔ صحابہ کرام میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہؓ سے اسی طرح مروی ہے تابعین کرام میں حضرت عطاء طاؤس حسن بصری اور عامر شعبی سے بھی منقول ہے کہ اگر محرم حالت احرام میں مرجائے تو اس کا سر ڈھانکنا چاہئے باقی حدیث باب میں یہ تاویل ہے کہ خوشبو کے بارہ میں حضرت عائشہؓ سے جواز منقول ہے باقی اس حدیث میں جو یہ واقعہ آیا ہے یہ اس آدمی کی خصوصیت تھی۔ دلیل اس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ یہ شخص تلبیہ پڑھتے ہوئے اٹھایا جائے گا کسی اور محرم کے بارہ میں یہ ہرگز نہیں کہا جاسکتا۔

۱۴۶۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ قَالَ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ أَيُّوبُ ثَوْبَيْهِ وَقَالَ عَمْرٌو ثَوْبَيْنِ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ أَيُّوبُ فِي ثَوْبَيْنِ وَقَالَ عَمْرٌو فِي ثَوْبَيْهِ زَادَ سُلَيْمَانُ وَحْدَهُ وَلَا تُحَنِّطُوهُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ۔

۱۴۶۲: سلیمان بن حرب' محمد بن عبید' حماد' عمرو' ایوب' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے اور اس روایت میں ہے کہ اس کو دو کپڑوں میں کفناؤ۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایوب سے سلیمان نے ثَوْبَيْهِ کا لفظ اور عمر نے ثَوْبَيْنِ کا لفظ نقل کیا ہے۔ ابوعبید نے بیان کیا کہ ایوب نے فِيْ ثَوْبَيْنِ اور عمر نے فِيْ ثَوْبَيْهِ کہا ہے اور صرف سلیمان نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اس کے خوشبو نہ لگاؤ۔

۱۴۶۳: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

۱۴۶۳: مسدد' حماد' ایوب' سعید بن جبیر' ابن عباسؓ سے اسی طرح روایت

جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَى سُلَيْمَانَ فِي ثَوْبَيْنِ۔

ہے کہ جس طرح سلیمان سے فِي ثَوْبَيْنِ روایت کیا گیا ہے۔

١٤٦٤: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَلَا تُغَطُّوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ۔

١٤٦٤: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' حکم' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص جو کہ حالتِ احرام میں تھا اس کی اُونٹنی نے اس کی گردن توڑ کر ہلاک کر دیا وہ شخص خدمت نبوی میں لایا گیا آپ نے ارشاد فرمایا اس شخص کو غسل دو اور اس کی تکفین کرو اور اس کا سر نہ ڈھکو اور اس کے قریب خوشبو نہ لے جاؤ کیونکہ وہ شخص قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اُٹھے گا۔

اوّل کتاب الایمان والنذور

قسم کھانے اور نذر ماننے کا بیان

بَاب التَّغْلِيظِ فِي الْأَيْمَانِ الْفَاجِرَةِ

باب: جھوٹی قسم کھانے کا گناہ اور اس پر عذاب

١٤٦٥: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ مَصْبُورَةٍ كَاذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ بِوَجْهِهِ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

١٤٦٥: محمد بن صباح' یزید بن ہارون' ہشام بن حسان' محمد بن سیرین' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قید ہو کر (جان بوجھ کر یا قصداً) جھوٹی قسم کھا لے تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

خلاصۃ الباب: ایمان جمع ہے یمین کی اور یمین داہنے ہاتھ کو کہتے ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں ہے: لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ [الحاقة: ٤٥] پھر اس کا اطلاق حلف پر ہونے لگا اس لیے کہ لوگوں کی عادت ہے کہ جب آپس میں قسمیں کھاتے ہیں تو اس وقت ایک دوسرے کے ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہیں اسی مناسبت سے حلف پر یمین کا اطلاق ہونے لگا۔ یمین کی شرعی تعریف یہ ہے کہ کسی چیز کو اللہ کے نام یا اس کی صفت کو ذکر کر کے مظبوط کرنا نذر درجمع نذر کی ہے اس کا معنی ہے ڈرانا اصطلاحِ شریعت میں نذر کہتے ہیں ایحاب مالیس بواجب لحدوث امر یعنی انسان کا اپنے اوپر کسی چیز کا واجب قرار دینا جو اس پر واجب نہ تھی کسی امر کے پائے جانے کو وقت جیسے کوئی کہے کہ اگر میں امتحان میں کامیاب ہو گیا تو میرے ذمہ ایک روزہ ہے۔ یہاں پر روزہ کو جو واجب نہ تھا اپنے اوپر واجب کیا گیا ہے اس باب میں یمین غموس کا ذکر ہے کیونکہ ترجمہ میں فاجرہ کا لفظ آیا ہے اور فاجرہ کے معنی میں ہے یعنی جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی جائے جیسے کوئی آدمی اس طرح کہے کہ اللہ کی قسم میں نے یہ کام نہیں کیا حالانکہ اسی نے یہ کام کیا ہوتا ہے اس کی اور بھی مثالیں ہو سکتی ہیں۔ یمین غموس جمہور ائمہ کرامؒ کے نزدیک کفارہ نہیں یہ صرف گناہ ہے اس لیے توبہ ہی سے یہ معاف ہوگا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اس میں بھی کفارہ واجب ہے۔ حدیث باب میں ''ملبورہ'' کا لفظ آیا ہے یہ صبر سے مشتق ہے اس کا معنی ہے روکنا اس کا دوسرا نام یمین صبر ہمیں صبر بھی ہے یمین ملبورہ اس قسم کو کہتے ہیں جو کسی آدمی کو قاضی اور جج کی عدالت میں روک کر اس سے لی جائے اس سے اندازہ کر لیا جائے کہ جو جج کی عدالت میں جھوٹی قسم کھائے اس کو جہنم کی وعید سنائی گئی ہے تو جو شخص

دوسری جگہ جھوٹی قسم کھائے گا وہ تو بطریق اولی اس وعید کا مستحق ہوگا' اعاذنا الله منه۔ بہر حال یہ حدیث جمہور ائمہ کی دلیل ہے کہ یمین غموس میں کفارہ واجب نہیں۔

بَابٌ فِيمَنْ حَلَفَ يَمِينًا لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا لِأَحَدٍ

باب: کسی شخص کا مال غصب کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھانا

۱۴۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذًا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

۱۴۶۶: محمد بن عیسیٰ' ہناد بن سری' ابومعاویہ' اعمش' شقیق' حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی بات پر قسم کھائے اور وہ (اس قسم میں) جھوٹا ہو تا کہ وہ کسی مسلمان کا مال غصب کر لے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملے گا کہ اللہ اس پر غصہ ہوگا۔ اشعث نے بیان کیا اللہ کی قسم آپ نے یہ حدیث میرے معاملہ میں ارشاد فرمائی (کیونکہ) ایک یہودی شخص اور میرے درمیان ایک مشترک زمین تھی۔ اس نے میرے حصہ کی زمین دینے سے انکار کر دیا۔ تو میں اس کو خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ موجود ہیں؟ عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے یہودی سے کہا تم قسم کھاؤ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ یہودی شخص (جھوٹی) قسم کھا لے گا اور میرا مال غصب کر لے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ﴾ نازل فرمائی۔ یعنی جو لوگ اللہ کے نام پر اقرار کر کے یا حلف کر کے کچھ مال حاصل کر لیتے ہیں تو ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے اور نہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے قیامت کے دن گفتگو فرمائیں گے اور نہ انکی طرف نظر فرمائیں گے۔

مدعی کے ذمہ ثبوت ہے:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مدعا علیہ مدعی کے دعویٰ کو تسلیم نہ کرے تو مدعی کے ذمہ ثبوت یا گواہی ہے ورنہ مدعا علیہ کے ذمہ قسم لازم ہوگی۔ البنية على المدعى واليمين على من انكر فقہ کا مسلمہ اصول ہے۔ (قواعد الفقہ)

خلاصۃ الباب: ''عند منبری'' کی قید بیان واقع کے طور پر ہے قسم کی تغلیظ کے لیے نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عموماً فیصلے منبر شریف کے پاس ہی ہوا کرتے تھے اس واسطے احناف کسی مقدس مکان یا زمان میں قسم کہلانے کے قائل نہیں باقی ائمہ کرام اس کے قائل ہیں۔

۱۴۶۷: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا

۱۴۶۷: محمود بن خالد' فریابی' حارث بن سلیمان' کردوس' اشعث بن قیس

الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي كُرْدُوسٌ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُو هَذَا وَهِيَ فِي يَدِهِ قَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلَكِنْ أُحَلِّفُهُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُوهُ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمِينِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْتَطِعُ أَحَدٌ مَالًا بِيَمِينٍ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ أَجْذَمُ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضُهُ۔

سے مروی ہے کہ قبیلہ کندہ کے ایک باشندے اور حضرموت کے رہنے والے ایک شخص نے ایک ایسی زمین کے متعلق جھگڑا کیا جو ایک شخص کے ساتھ ملک یمن میں واقع تھی حضرموت کے باشندے نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ زمین میری تھی اس کے والد نے مجھ سے زمین غصب کر لی تھی اب وہ زمین اس شخص کے پاس ہے۔ آپ نے اُس سے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ موجود ہیں؟ اس شخص نے عرض کیا نہیں۔ لیکن وہ شخص اس طرح قسم کھا لے کہ اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ یہ زمین اس شخص کی ہے اور یہ کہ میرے والد نے اس شخص سے یہ زمین غصب کی ہے۔ یہ بات سن کر قبیلہ کندہ کا شخص قسم کھانے کیلئے تیار ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص قسم کھا کر کسی کا مال غصب کر لے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اسکے ہاتھ پیر کٹے ہوئے ہونگے (یعنی محتاج اور معذور ہو کر اللہ سے ملے گا) جب کندی نے یہ بات سنی تو اس نے کہا بلاشبہ وہ زمین اس شخص کی ہے۔

١٤٦٨: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ كَانَتْ لِأَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي مَا حَلَفَ عَلَيْهِ لَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَاكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ لَهُ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالٍ لِيَأْكُلَهُ ظَالِمًا لَيَلْقَيَنَّ

١٤٦٨: ہناد بن سری، ابو الاحوص، سماک، حضرت علقمہ بن وائل، ان کے والد وائل بن حجر سے مروی ہے کہ حضرموت کا ایک باشندہ اور قبیلہ کندہ کا ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ حضرموت والے نے عرض کیا یا رسول اللہ اس شخص نے میری زمین پر جبراً قبضہ کر لیا ہے جو زمین کہ میرے والد کے پاس تھی کندی شخص نے کہا وہ زمین تو میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے۔ میں خود اس زمین میں کاشت کرتا ہوں۔ اس زمین میں اسکا کوئی حق نہیں ہے اس پر نبی ﷺ نے حضرموت کے باشندے سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو پھر تمہارے سامنے وہ قسم کھائے گا۔ حضرموت کے باشندے نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ شخص فاسق و فاجر ہے اس کو (جھوٹی) قسم کھانے میں عار نہیں، وہ کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا تمہارے لئے اس کے علاوہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ پھر کندی شخص قسم کھانے کے لئے چل دیا۔ جب اس نے پشت پھیری تو آپ نے فرمایا دیکھو اگر کوئی شخص دوسرے کا مال ظلماً غصب کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھائے گا تو جب وہ شخص اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے چہرہ

اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ

پھیرلیں گے۔

فاسق کی قسم:

ارشادِ رسول ﷺ کا جملہ: کہ تمہارے لیے اس کے سوانہیں ہوسکتا' اس کا مفہوم یہ ہے کہ کندی شخص کے ذمہ قسم کھانا لازمی ہے اگر چہ وہ فاسق وفاجر ہو۔

خلاصۃ الباب: غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا بالاتفاق مکروہ ہےاورحرام ہونے میں حجت داخل ہوجائے گی۔

بَاب مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْيَمِينِ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ

١٤٦٩: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نِسْطَاسٍ مِنْ آلِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِي هَذَا عَلَى يَمِينٍ آثِمَةٍ وَلَوْ عَلَى سِوَاكٍ أَخْضَرَ إِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ۔

باب: منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھوٹی قسم کھانا بہت بڑا گناہ ہے

۱۴۶۹: عثمان بن ابی شیبہ' ابن نمیر' ہاشم بن ہاشم' عبداللہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں جو میرے منبر کے قریب جھوٹی قسم کھائے اگر چہ وہ ایک تازہ مسواک کے لئے ہی کیوں نہ ہو مگر اس نے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالیا یا یوں فرمایا کہ ایسے شخص کے لئے دوزخ لازم ہوگئی۔

بَاب الْحَلِفِ بِالْأَنْدَادِ

١٤٧٠: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ وَاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ۔

باب: اللہ کے علاوہ کسی کی قسم کھانا شدید گناہ ہے

۱۴۷۰: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' حمید بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قسم کھاتے ہوئے یوں کہے کہ میں لات (نامی بت) کی قسم کھاتا ہوں تو اس شخص کو چاہئے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے اور جس شخص نے اپنے دوست سے کہا آؤ جوا سٹہ کھیلیں تو اس کو چاہئے کہ کچھ خیرات کرے۔

بت کی قسم کھانا:

مذکورہ حدیث میں کلمہ توحید پڑھنے کا حکم اس لئے فرمایا گیا تا کہ یہ اس گناہ کا کفارہ ہوجائے جو بت کی قسم کھانے سے گناہ صادر ہوا ہے کیونکہ ایمان کا دارومدار کلمہ توحید پر ہے تو جب کسی نے غیر اللہ کی قسم کھالی تو ایمان کے زائل ہونے کا شبہ ہے اس لئے ایسے شخص کو تجدید ایمان کا حکم ہے۔

۱۴۷۱: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْلِفُوا بِاللَّهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ۔

۱۴۷۱: عبید اللہ بن معاذ' ان کے والد' عوف' محمد بن سیرین' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے آباء واجداد اور ماؤں کی اور بتوں کی قسم نہ کھاؤ اور اللہ کے علاوہ کسی کی قسم نہ کھاؤ اور نہ ہی اللہ کے نام کی قسم کھاؤ مگر اس صورت میں کہ تم سچے ہو (یعنی جس صورت میں تم سچے ہو اس صورت میں ضرورۃً قسم کی اجازت ہے)۔

بَابِ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِالْآبَاءِ

باب: آباء واجداد کی قسم کھانے کی ممانعت کا بیان

۱۴۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَدْرَكَهُ وَهُوَ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَسْكُتْ۔

۱۴۷۲: احمد بن یونس' زہیر' عبید اللہ بن عمر' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی جبکہ وہ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) ایک سواروں کے قافلہ میں شامل تھے اور اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اس بات سے منع فرماتا ہے کہ تم اپنے آباء واجداد کی قسم کھاؤ تم لوگوں میں سے جو شخص قسم کھانا چاہے تو وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

اللہ کے علاوہ قسم کھانا:

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی شے کی قسم کھانا ناجائز ہے اور اللہ کی قسم بھی بوقت ضرورت اور جبکہ انسان سچا ہو اس وقت اجازت دی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک دوسری حدیث میں بھی فرمایا گیا ہے کہ اے لوگو! تم اپنے ماں' باپ وغیرہ کی قسم نہ کھاؤ اور سوائے اللہ کے کسی چیز کی قسم نہ کھاؤ وہ بھی جب' جبکہ تم اپنے قول میں سچے ہو: بهذا ناخذ لا ينبغي لاحد ان يحلف بابيه فمن كان حالفًا فليحلف بالله ثم ليبداء او ليصمت' الخ۔ (بذل المجهود ص: ۲۱۸' ج ٤)

۱۴۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ مَعْنَاهُ إِلَى بِآبَائِكُمْ زَادَ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَذَا ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا۔

۱۴۷۳: احمد بن حنبل' عبد الرزاق' معمر' زہری' سالم' ان کے والد' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے تمام زندگی ان چیزوں کی بطور حکایت یا بطور تذکرے کے کبھی قسم نہیں کھائی۔

۱۴۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ

۱۴۷۴: محمد بن علاء' ادریس' حسین بن عبید اللہ' حضرت سعید بن ابوعبیدہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص کو بیت اللہ شریف کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم

رَجُلًا يَحْلِفُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام کی قسم کھائی تو اس شخص نے شرک کیا۔

مشرک جیسا کام:

مراد یہ ہے کہ اس شخص نے مشرکین جیسا کام کیا کیونکہ مشرکین بھی اللہ کے علاوہ کی قسم کھاتے ہیں۔ یعنی اپنے نیک بندوں کی یا اسی طرح دیگر شرکیہ چیزوں کی۔

۱۴۷۵: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَعْنِي فِي حَدِيثِ قِصَّةِ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ۔

۱۴۷۵: سلیمان' اسماعیل' ابوسہیل نافع' عامر' ان کے والد' حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے اعرابی کے واقعہ میں مروی ہے کہ (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دین اسلام کی تعلیم دی تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے کامیابی حاصل کی' اس کے والد کی قسم' اگر وہ سچا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اس کے والد کی قسم اگر وہ سچا ہے۔

والدین کی قسم کھانا:

بعض حضرات نے فرمایا مذکورہ حدیث ممانعت سے قبل ارشاد فرمائی ہوگی اس کے بعد آپ نے ممانعت بیان فرمائی کہ ماں باپ یا کسی غیر اللہ کی قسم نہ کھائی جائے۔

فِي بَابِ كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِالْأَمَانَةِ

باب: امانت پر قسم کھانے کا بیان

۱۴۷۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا۔

۱۴۷۶: احمد بن یونس' زہیر' ولید بن ثعلبہ' ابن بریدہ' حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص امانت کی قسم کھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

امانت کی قسم کھانا:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امانت کی قسم کھانا درست ہے اور اس میں کفارہ کا وجوب نہیں کیونکہ امین اللہ تعالیٰ کا نام ہے: وعن ابی یوسف انه لا یکون یمینا و ذکر الطحاوی عن اصحابنا انه لیس بیمین۔

(بذل المجهود ص: ۲۱۹)

بَابُ الْمَعَارِيضِ فِي الْيَمِينِ

باب: قسم کھانے میں اپنا دفاع کرنا

١٤٧٧: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهَا صَاحِبُكَ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هُمَا وَاحِدٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ وَعَبَّادُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ۔

١٤٧٧: عمرو بن عون (دوسری سند) مسدد، ہشیم، عباد بن ابی صالح، ان کے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری قسم کا اعتبار اس شے میں ہے جس میں تمہارا ساتھی تصدیق کرے۔ مسدد نے بیان کیا کہ مجھے عبد اللہ بن ابی صالح نے خبر دی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عباد بن ابی صالح اور عبد اللہ بن ابی صالح ایک ہی شخص ہیں۔

١٤٧٨: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ جَدَّتِهِ عَنْ أَبِيهَا سُوَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ خَرَجْنَا نُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَعَنَا وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ فَأَخَذَهُ عَدُوٌّ لَهُ فَتَحَرَّجَ الْقَوْمُ أَنْ يَحْلِفُوا وَحَلَفْتُ أَنَّهُ أَخِي فَخَلَّى سَبِيلَهُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ الْقَوْمَ تَحَرَّجُوا أَنْ يَحْلِفُوا وَحَلَفْتُ أَنَّهُ أَخِي قَالَ صَدَقْتَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ۔

١٤٧٨: عمرو بن محمد، ابو احمد زبیری، اسرائیل، ابراہیم، ان کی دادی، ان کے والد، حضرت سوید بن حنظلہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ خدمت نبوی میں حاضری کے لئے نکلے اور ہمارے ساتھ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کے ایک دشمن نے انہیں (راستہ میں) روک لیا اور ساتھیوں نے اس بات کو برا محسوس کیا کہ وہ جھوٹی قسم کھائیں اور میں نے یہ قسم کھالی کہ یہ شخص میرا بھائی ہے اور اس نے انہیں چھوڑ دیا۔ جب ہم خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ سے واقعہ بیان کیا اور تذکرہ کیا کہ لوگوں نے قسم نہیں کھائی تھی لیکن میں نے قسم کھالی کہ یہ شخص میرا بھائی ہے (یہ سن کر) آپ نے ارشاد فرمایا تم نے سچ کہا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مدعی علیہ مظلوم ہو اور اس کا مدعی جابر و ظالم ہے اور اس کے ظلم سے بچنے کیلئے تعریض کر لے یعنی ایسی بات کرے کہ مدعی ایک مطلب سمجھے اور قسم کھانے والا دوسرا مطلب مراد لے تو کوئی حرج نہیں اس قسم کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلِفِ بِالْبَرَاءَةِ وَبِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ

باب: اسلام کے علاوہ کسی دوسری ملت میں ہو جانے کی قسم کھانا

١٤٧٩: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ

١٤٧٩: ابو توبہ، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو قلابہ، حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے شجرۃ الرضوان کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے دین میں داخل ہونے کی قسم کھائے اور وہ قسم جھوٹی ہو تو وہ شخص اسی طرح ہو جائے گا جیسا اس نے کہا (یعنی معاذ اللہ وہ شخص

بِمِلَّةٍ غَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُهُ۔

اسلام سے خارج ہوکر کافر بن جائے گا) اور جو شخص خودکشی کرلے تو اس شخص کو قیامت میں اس شے سے عذاب دیا جائے گا اور انسان پر وہ نذر لازم نہیں آتی کہ جس کا اس کو اختیار نہیں ہے۔

دوسرے کی شے کی قسم کھانا:

مذکورہ نذر کی مثال ایسی ہے کہ مثلاً کوئی شخص اس طرح ہے کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی یا کافر ہوجاؤں وغیرہ اور غیر اختیاری شے کے نذر ماننے کا مفہوم یہ ہے کہ انسان دوسرے شخص کے غلام یا دوسرے کی باندی کے آزاد کرنے کی قسم کھائے۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی وجہ سے اہل ظاہر نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ایسی قسم کھائے اور پھر اس کی خلاف ورزی کرے تو وہ واقعتاً دائرہ اسلام سے خارج ہوکر یہودی یا نصرانی بن جائے گا۔ جب وہ کام کرتے وقت اس کی نیت یہودی یا نصرانی بن جانے کی ہو مثلاً ایک شخص نے یہ قسم کھائی کہ اگر میں فلاں کے گھر میں داخل ہوا تو میں اس عمل سے یہودی بن جاؤں گا تو اس صورت میں وہ شخص واقعتاً یہودی بن جائے گا العیاذ باللہ۔ لیکن اگر اس کا مقصد مذہب کی تبدیلی نہ ہو تو اس پر کفر کا فتویٰ نہیں لگائیں گے۔ احناف کے نزدیک اس طرح قسم کھانے سے یمین (قسم) منعقد ہوجائے گی لہٰذا اب اگر وہ شخص اس گھر میں داخل ہو جائے اور قسم کا کفارہ ادا کرے اور اس حدیث کا تعلق یمین غموس سے بھی ہوسکتا ہے۔ یعنی کوئی شخص یہ کہے کہ اگر میں ایسا کام کیا ہو تو یہودی ہوں حالانکہ وہ کام اس نے کیا تھا اب وہ جھوٹی قسم کھا رہا ہے تو یہ عین غموس بن جائے گی یہ بھی اس حدیث کے تحت داخل ہوجائے گی۔

۱۴۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا۔

۱۴۸۰: احمد بن حنبل' زید بن حباب' حسین بن واقد' عبداللہ بن بریدہ' ان کے والد حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دین اسلام سے خارج ہونے کی قسم کھائے پھر وہ شخص واقعتاً اپنے قول میں جھوٹا ہو تو وہ شخص مسلمان نہ رہے گا اور اگر وہ شخص سچا ہو تو بھی وہ شخص اسلام میں سلامتی سے داخل نہیں ہوسکے گا۔

اسلام سے نکلنے کی قسم:

اسلام سے خارج ہونے پر قسم کھانے کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص اس طرح کہے کہ اگر میں نے فلاں کام کیا تو میں اسلام سے نکل جاؤں تو اگر وہ شخص اپنے قول میں سچا بھی ہو تو جب بھی اس کے اسلام میں کچھ نہ کچھ نقصان ضرور واقع ہوجائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ أَنْ لَا يَتَأَدَّمَ

باب: جو شخص سالن نہ کھانے کی قسم کھائے

۱۴۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ

۱۴۸۱: محمد بن عیسیٰ' یحییٰ بن علاء' محمد بن یحییٰ' حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم

عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ تَمْرَةً عَلَى كِسْرَةٍ فَقَالَ هَذِهِ إِدَامُ هَذِهِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی کے ایک ٹکڑے پر کھجور رکھی اور فرمایا کہ یہ اس کا سالن ہے۔

خلاصۃ الباب: ان لا ینادم کے الفاظ اس نسخہ میں ہیں اور بعض نسخوں میں "أَنْ لَا يَاتَدَّمَ" باب افتعال سے ہے جو کہ قیاس کے مطابق ہے بہرحال ادام سے مشتق ہے جس کے معنی سالن کے ہیں۔ ادام یعنی سالن کی تعریف میں اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ ادام وہ ہوتا ہے جس کے ساتھ روئی لگائیں تو روٹی اس کے رنگ کے ساتھ رنگ جائے جیسے سرکہ اور روغن زیتون اور جو چیز اس طرح نہ ہو تو وہ ادام نہیں ہے جیسے گوشت اور انڈا ان کے ساتھ روٹی نگلی جاتی ہے۔ امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ ادام وہ چیز ہے جس سے عام طور پر روٹی کے ساتھ روٹی تابع ہو کر کھائی جاتی ہے تو وہ ادام ہے خواہ روٹی اس میں رنگی جائے یا نہ رنگی جائے۔ ائمہ کے مذہب بیان کرنے سے معلوم ہوا کہ کھجور کسی کے نزدیک سالن نہیں اس لیے کہ کھجور اکثر مستقل طور پر کھائی جاتی ہے اور اس میں روٹی بھی نہیں رنگی جاتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ کھجور اس روٹی کا سالن ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ضرورت کے وقت میں کھجور سے ہی سالن کا کام لیا جا سکتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد مسئلہ بیان کرنا نہیں۔

۱۴۸۲: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ الْأَعْوَرِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ مِثْلَهُ۔

۱۴۸۲: ہارون بن عبداللہ' عمر بن حفص' ان کے والد' محمد بن ابی یحییٰ' یزید اعور' حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام سے اسی طرح روایت ہے۔

بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ

باب: قسم میں ان شاء اللہ کہنے کا بیان

۱۴۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنَى۔

۱۴۸۳: احمد بن حنبل' سفیان' ایوب' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کسی کام پر قسم کھائی پھر اس نے ان شاء اللہ کہہ دیا تو اس شخص نے استثناء کیا۔

ان شاء اللہ کہہ کر قسم کھانا:

ان شاء اللہ کے کہنے سے وہ شخص قسم میں جھوٹا نہیں ہوگا کیونکہ اب قسم اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہوگی۔

یہاں یمین بول کر مراد اس سے محلوف علیہ ہے مجازاً یعنی وہ بات جس پر قسم کھائی گئی ہے مطلب یہ ہے جو شخص کسی بات پر قسم کھائے اور متصلاً ان شاء اللہ کہہ دے وہ حانث نہیں ہوگا اگر اس نے انشاء اللہ متصلاً نہیں کہا تو حانث ہو جائے گا (کما سیاتی بعد)

۱۴۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ

۱۴۸۴: محمد بن عیسیٰ' مسدد' عبدالوارث' ایوب' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قسم کھائے پھر ان شاء اللہ کہے

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنَى فَإِنْ شَاءَ رَجَعَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرَ حِنْثٍ۔

تو وہ شخص چاہے قسم کو پورا کرے' چاہے نہ کرے وہ شخص قسم میں جھوٹا نہ ہوگا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي يَمِينِ النَّبِيِّ ﷺ مَا كَانَتْ

باب: آنحضرت ﷺ کی قسم کس طرح ہوتی تھی؟

۱۴۸۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَكْثَرُ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَحْلِفُ بِهٰذِهِ الْيَمِينِ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ۔

۱۴۸۵: عبداللہ بن محمد' ابن مبارک' موسیٰ بن عقبہ' سالم' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر اس طرح قسم کھاتے تھے: ((لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْب)) (نہیں) ((مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ)) کی قسم (یعنی دلوں کے بدلنے والے کی قسم)۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں وہ الفاظ نقل کیے گئے جو آنحضرت ﷺ قسم کھاتے وقت فرماتے تھے۔ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ میں لَا میں احتمال ہیں (۱) زائدہ ہے عرب کے محاورہ میں اس طرح ہوتا ہے اور قرآن کریم میں بھی یوں ہی ہے مثلاً: لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ [البلد: ۱] (۲) لا کا تعلق پہلے مضمون کے ساتھ ہے یعنی آپ ﷺ نے کلام کے دوران فرمایا ایسا نہیں وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ اس صورت میں لا پر سکتہ کرنا ہوگا۔

حدیث باب میں ارشاد ہے کہ جو آدمی لات اور عزیٰ کے قسم کھالے تو کلمہ توحید پڑھ لے اور صدقہ کرے یعنی اس کی زبان سے جاہلیت کی عادت کی وجہ سے یہ قسم نکل گئی چونکہ یہ صورت شرک ہے اس لیے اس کی تلافی کے لیے کلمہ توحید پڑھنا چاہیے اور اگر کوئی شخص قصداً غیر اللہ کی تعظیم کے طریق پر قسم کھائے تو اس صورت میں شرک و کفر لازم آئے گا اور ایمان کی تجدید ضروری ہوگی یہ اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ اگر کوئی اپنے دوست کو جوئے یا کسی اور گناہ کے کام کی دعوت دے اس کو اس گناہ کے اثر کو زائل کرنے کے لیے صدقہ کرنا چاہیے۔ ائمہ اربعہ فرماتے ہیں کہ باپ دادا ماؤں کی قسم کھانا ناجائز ہے اور اس طرح قسم منعقد نہیں ہوتی جیسے کعبہ اور انبیاء علیہم السلام کی قسم کھانے سے منعقد نہیں ہوتی۔

۱۴۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ شُمَيْخٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِينِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ۔

۱۴۸۶: احمد بن حنبل' وکیع' عکرمہ' عاصم' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بہت تاکید والی قسم کھاتے تھے تو فرماتے تھے: لَا وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِی الْقَاسِمِ بِیَدِهٖ نہیں' اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔

۱۴۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

۱۴۸۷: محمد بن عبدالعزیز' زید بن حباب' محمد بن ہلال' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قسم کھاتے تو فرماتے: لَا وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ یعنی میں اللہ تعالیٰ سے

هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا حَلَفَ يَقُولُ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

مغفرت مانگتا ہوں۔

۱۴۸۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَيَّاشٍ السَّمَعِيُّ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ دَلْهَمِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاجِبِ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْمُنْتَفِقِ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَلْهَمٌ وَحَدَّثَنِيهِ أَيْضًا الْأَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ أَنَّ لَقِيطَ بْنَ عَامِرٍ خَرَجَ وَافِدًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَقِيطٌ فَقَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ حَدِيثًا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَعَمْرُ إِلٰهِكَ۔

۱۴۸۸: حسن بن علی' ابراہیم بن حمزہ' ابراہیم بن مغیرہ الجذامی' عبدالرحمٰن بن عیاش السمعی الانصاری' دلہم بن اسود بن عبداللہ بن حاجب بن عامر بن منتفق عقیلی' ان کے والد' ان کے چچا لقیط بن عامر' دلہم نے بیان کیا کہ مجھ سے حدیث بیان کی اسی طریقہ پر اسود بن عبیداللہ حضرت عاصم بن لقیط سے روایت ہے کہ حضرت لقیط بن عاصم خدمت نبوی میں حاضری کے لئے گئے انہوں نے مکمل حدیث بیان کی اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے معبودِ برحق کی قسم!

تشریح ۞ اس حدیث میں لفظ لَعَمْرُ إِلٰهِكَ استعمال ہوا ہے اس کے بارے میں اختلاف ہے کہ اس سے یمین منعقد ہوتی ہے یا نہیں احناف اور مالکیہ کے نزدیک یمین منعقد ہو جاتی ہے امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر قسم کی نیت سے کہا تو یمین منعقد ہو جائے گی ورنہ نہیں امام احمد بن حنبلؒ سے دو روایتیں ہیں۔

بَابُ الْحِنْثِ إِذَا كَانَ خَيْرًا

باب: جب بھلائی دوسری طرف ہو تو قسم توڑ دینا کیسا ہے؟

۱۴۸۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ قَالَ إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ يَمِينِي۔

۱۴۸۹: سلیمان بن حرب' حماد' غیلان بن جریر' ابو بردہ' ان کے والد حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب میں کسی بات پر قسم کھالوں اور خیر اس کے خلاف ہو تو میں ان شاء اللہ اپنی قسم توڑ کر کفارۂ قسم ادا کر دوں گا اور جس چیز میں خیر تھی اس کو اختیار کر لوں گا۔

تشریح ۞ فقہاء کرام رحمہم اللہ کے مابین یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ حانث ہونے سے قبل کفارہ دینا جائز ہے یا نہیں۔ تو امام احمدؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک مطلقاً جائز ہے خواہ کفارہ بدنی ہو یا مالی۔ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ کفارہ مالیہ حانث ہونے سے پہلے دیا جا سکتا ہے حنفیہ کے نزدیک کفارہ خواہ بدنی ہو یا مالی ہو حانث ہونے کے بعد ادا کیا جائے اس لیے کہ کفارہ کا سبب حانث ہونا ہے ابھی قسم کو توڑا ہے تو جب تک سبب نہیں پایا جائے گا تب تک کفارہ بھی ادا نہیں ہو گا اسکی تائید حدیث سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ

مصنفؒ نے نقل کی ہیں اصل بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے راویان حدیث نے مرکزی مفہوم کو یاد رکھا ہے کہ اگر کوئی شخص قسم کھانے کے بعد قسم توڑنے میں مصلحت دیکھے تو اس کیلئے توڑنا درست ہے یہ بات تمام راویان حدیث نے لکھی ہے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفارہ کا ذکر پہلے کیا تھا یا حانث ہونے کا ذکر پہلے کیا تھا اوران کے ذکر کے وقت کونسا لفظ استعمال فرمایا ہے واؤ کا یا ثم' ثم' کا یا ''فا'' کا لفظ استعمال فرمایا اس بات کو راویان حدیث میں سے کوئی محفوظ نہ رکھ سکا اس بناء پر فقہاء کرام کا اس مسئلہ میں اختلاف ہوا اور امام شافعیؒ نے یمین کو کفارہ کا سبب مانا ہے لیکن احناف فرماتے ہیں کہ یمین (قسم) میں سبب بننے کی صلاحیت نہیں بلکہ قسم کا توڑنا سبب ہے سبب کے بعد کفارہ ہوگا نہ کہ پہلے۔ واللہ اعلم۔

۱۴۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَنْصُورٌ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ يَمِينَكَ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ يُرَخِّصُ فِيهَا الْكَفَّارَةَ قَبْلَ الْحِنْثِ۔

۱۴۹۰: محمد بن الصباح' ہشیم' یونس' منصور' حسن' حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جب تم کسی چیز کی قسم کھاؤ اور خیر اس کے برخلاف ہو تو تم اس خیر کو اختیار کرلو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کردو۔ حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ حانث ہونے سے قبل قسم کا کفارہ دینے کو درست سمجھتے تھے۔

حانث ہونے سے پہلے کفارہ:

کفارہ ادا کرنے کے سلسلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ جس وقت تک قسم میں حانث نہ ہو کفارہ ادا کرنا درست نہیں اگر کسی نے کفارہ حانث ہونے کے بغیر ادا کردیا اور بعد میں وہ حانث ہوا تو دوبارہ کفارہ دے۔ ثم وقت وجوب الکفارۃ فی الیمین المعقودۃ علی المستقبل ھو وقت وجود الحنث فلا یجب الا بعد الحنث۔

(بذل المجهود ص: ۲۲۳' ج ٤)

۱۴۹۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ نَحْوَهُ قَالَ فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ ثُمَّ ائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ قَالَ أَبُو دَاوُد أَحَادِيثُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ رُوِيَ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ الْحِنْثُ قَبْلَ الْكَفَّارَةِ۔

۱۴۹۱: یحییٰ بن خلف' عبدالاعلیٰ' سعید' قتادہ' حسن' حضرت عبدالرحمٰن سے اسی طرح روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ پہلے تم قسم کا کفارہ ادا کرو اس کے بعد تم خیر کو اختیار کرو۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری' رضی اللہ تعالیٰ عنہ عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات جو کہ اس عنوان سے متعلق ہیں ان روایات میں بعض میں حانث ہونے سے قبل کفارۂ قسم ادا کرنا منقول ہے اور بعض روایات میں حانث ہونا کفارۂ قسم سے پہلے ہے۔

بَابٌ فِي الْقَسَمِ هَلْ يَكُونُ يَمِينًا

باب: کیا قسم کا لفظ بھی یمین میں داخل ہے یا نہیں؟

۱۴۹۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْسَمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُقْسِمْ۔

۱۴۹۲: احمد بن حنبل' سفیان' زہری' عبید اللہ بن عبد اللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قسم کھائی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا قسم نہ کھاؤ۔

۱۴۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ يَحْيَى كَتَبْتُهُ مِنْ كِتَابِهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ فَذَكَرَ رُؤْيَا فَعَبَّرَهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا فَقَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُقْسِمْ۔

۱۴۹۳: محمد بن یحییٰ' عبد الرزاق' معمر' زہری' عبید اللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا میں نے رات میں ایک خواب دیکھا ہے پھر اس شخص نے خواب بیان کیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خواب کی تعبیر بیان کر دی آپ نے ارشاد فرمایا اے صدیق رضی اللہ عنہ تم نے کچھ درست کہا اور کچھ غیر درست۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قسم کھاتا ہوں آپ پر میرے والدین فدا ہوں آپ ارشاد فرمائیں کہ میں نے کونسی غلطی کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم قسم نہ کھاؤ۔

قسم کے بارے میں معمولِ نبوی:

معمولِ نبوی یہ تھا کہ آپ قسم کو مکمل کراتے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ قسم مکمل نہیں کرائی ہو سکتا ہے کہ اس قسم کے پورا نہ کرنے میں کچھ مصلحت شامل ہو اور خواب کی پوری تعبیر دینے میں کسی قسم کی خرابی ہو۔

۱۴۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرْ الْقَسَمَ زَادَ فِيهِ وَلَمْ يُخْبِرْهُ۔

۱۴۹۴: محمد بن یحییٰ' محمد بن کثیر' سلیمان' زہری' عبید اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں قسم کھانے کا تذکرہ نہیں ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ان کی غلطی سے مطلع نہیں فرمایا۔

بَابٌ فِي الْحَلَفِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا

باب: قصداً جھوٹی قسم کھانے کا بیان

۱۴۹۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا

۱۴۹۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عطاء بن سائب' ابو یحییٰ' حضرت ابن

حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ الطَّالِبَ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ فَاسْتَحْلَفَ الْمَطْلُوبَ فَحَلَفَ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَلَى قَدْ فَعَلْتَ وَلَكِنْ قَدْ غُفِرَ لَكَ بِإِخْلَاصِ قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد يُرَادُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ لَمْ يَأْمُرْهُ بِالْكَفَّارَةِ۔

عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے کہ دو شخصوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جھگڑا کیا تو آپ نے دعویٰ کرنے والے شخص سے گواہ مانگے تو اس شخص کے پاس گواہ نہیں تھے۔ اس وجہ سے آپ نے مدعا علیہ سے قسم مانگی اس شخص نے قسم کھائی اللہ تعالیٰ کی کہ جس کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک تم نے کہا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخلاص کی بنا پر تمہاری مغفرت فرما دی چونکہ تم نے اخلاص سے ((لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ)) کہا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ نے اس شخص کو کفارہ کا حکم نہیں فرمایا۔

بَاب كَمِ الصَّاعُ فِي الْكَفَّارَةِ

باب: قسم کے کفارہ میں کس قسم کا صاع معتبر ہے؟

۱۴۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبِ بِنْتِ ذُؤَيْبِ بْنِ قَيْسٍ الْمُزَنِيَّةِ وَكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَسْلَمَ ثُمَّ كَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَخٍ لِصَفِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ابْنُ حَرْمَلَةَ فَوَهَبَتْ لَنَا أُمُّ حَبِيبٍ صَاعًا حَدَّثَتْنَا عَنِ ابْنِ أَخِي صَفِيَّةَ عَنْ صَفِيَّةَ أَنَّهُ صَاعُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَنَسٌ فَجَرَّبْتُهُ أَوْ قَالَ فَحَزَرْتُهُ فَوَجَدْتُهُ مُدَّيْنِ وَنِصْفًا بِمُدِّ هِشَامٍ۔

۱۴۹۶: احمد بن صالح، انس بن عیاض، عبدالرحمٰن بن حرملہ، حضرت ام حبیب بنت ذویب بن قیس سے روایت ہے کہ وہ قبیلہ مزن کے بنی اسلم کے ایک شخص کے نکاح میں تھیں۔ بعد میں وہ حضرت صفیہ کے بھتیجے کے نکاح میں آئیں۔ ابن حرملہ نے کہا کہ ہم لوگوں کو حضرت اُمّ حبیب نے ایک صاع عنایت فرمایا اور بیان کیا اپنے دوسرے شوہر یعنی حضرت صفیہ کے بھتیجے سے کہ انہوں نے نقل کیا حضرت صفیہ سے کہ وہ حضرت رسول کریم ﷺ کا صاع ہے حضرت انس بن عیاض نے بیان کیا کہ میں نے اس کی جانچ پڑتال کی تو وہ ہشام بن عبدالملک کے مد کے مقابلہ میں اڑھائی مد تھا۔

بَاب فِي الرَّقَبَةِ الْمُؤْمِنَةِ

باب: مسلمان باندی کا بیان جو کہ کفارہ میں آزاد کیے جانے کے لائق ہو

۱۴۹۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَارِيَةٌ لِي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَعَظَّمَ ذَلِكَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ أَفَلَا

۱۴۹۷: مسدد، یحییٰ، حجاج، یحییٰ بن ابی کثیر، ہلال بن ابی میمونہ، عطاء بن یسار، معاویہ بن حکم سلمی سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک باندی ہے میں نے اس کو مارا ہے۔ آنحضرت ﷺ پر باندی کو مارنا ناگوار محسوس ہوا تو میں نے عرض کیا کیا میں اس کو آزاد کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس کو میرے پاس لے کر آؤ۔ میں اس باندی کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس باندی سے دریافت فرمایا اللہ تعالیٰ

أُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا قَالَ فَجِئْتُ بِهَا قَالَ أَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ۔

کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان پر ہیں۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم اس باندی کو آزاد کر دو کیونکہ یہ مؤمنہ ہے۔

۱۴۹۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الشَّرِيدِ أَنَّ أُمَّهُ أَوْصَتْهُ أَنْ يَعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي أَوْصَتْ أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً وَعِنْدِي جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ نُوبِيَّةٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَرْسَلَهُ لَمْ يَذْكُرِ الشَّرِيدَ۔

۱۴۹۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت شرید سے مروی ہے کہ ان کی والدہ نے ان کو ایک وصیت کی تھی کہ ان کے مرنے کے بعد ان کی طرف سے ایک باندی آزاد کر دینا تو وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میری والدہ نے ایک مسلمان باندی کے آزاد کرنے کی وصیت کی ہے اور میرے پاس مقام نوبیہ کی ایک باندی ہے (نوبیہ حبش کے قریب ایک جگہ کا نام ہے) پھر اس حدیث کے مانند بیان کیا امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ خالد بن عبداللہ نے اس روایت کو شرید کے تذکرہ کے بغیر مرسلاً روایت کیا ہے۔

بَابُ كِرَاهِيَةِ النَّذْرِ

باب: نذر ماننے کی ممانعت کا بیان

۱۴۹۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ عُثْمَانُ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النَّذْرِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَيَقُولُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ۔

۱۴۹۹: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' عبداللہ بن مرہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر کے ماننے کی ممانعت فرمائی اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ نذر مقدر کی کسی شے کو تبدیلی نہیں کر سکتی سوائے اس کے کہ نذر کے ذریعہ سے بخیل سے (مال) نکالا جاتا ہے۔

نذر کا فلسفہ:

مطلب یہ ہے کہ نذر کی ادائیگی کے ذریعہ فقراء مساکین کی امداد ہو جاتی ہے کیونکہ کنجوس شخص آفت میں مبتلا ہوئے بغیر مال خرچ نہیں کرتا نذر ماننے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ بخیل کو مال نکالنا ہی پڑتا ہے اور سخی شخص کو نذر کی حاجت نہیں۔

بَابُ النَّذْرِ فِي الْمَعْصِيَةِ

باب: گناہ کی نذر ماننے کا بیان

۱۵۰۰: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَذَرَ

۱۵۰۰: قعنبی' مالک' طلحہ بن عبدالملک' قاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ کی فرمانبرداری کی نذر مانے تو اسکو چاہیے کہ اللہ کی فرمانبرداری

أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ۔

کرے اور جو شخص اللہ کی نافرمانی کی نذر مانے تو وہ شخص گناہ کا مرتکب نہ ہو (ایسی نذر بیکار ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ گناہ سے راضی نہیں ہوتے)۔

۱۵۰۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي الشَّمْسِ فَسَأَلَ عَنْهُ قَالُوا هَذَا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ قَالَ مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ۔

۱۵۰۱: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ایوب' عکرمہ' حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ ہم لوگوں میں خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک ایک شخص دھوپ میں دکھلائی دیا کہ جو خاموشی سے کھڑا ہوا ہے تو آپ نے اس شخص کے بارے میں دریافت فرمایا لوگوں نے عرض کیا یہ ابواسرائیل ہے اور اس نے یہ نذر کی ہے کہ وہ کھڑا رہے گا اور نہیں بیٹھے گا اور نہ وہ سایہ میں آرام کریگا اور نہ مطلقاً گفتگو کریگا اور روزہ رکھتا رہیگا آپ نے ارشاد فرمایا اس شخص سے کہو کہ وہ گفتگو کرے اور سایہ میں آرام کرے اور اپنا روزہ پورا کر لے۔

غیر مشروع کی نذر:

جو کام خلاف شریعت ہو یا شریعت نے جس کام کے کرنے کا حکم نہ دیا ہو اس کی نذر پورا کرنا منع ہے روزہ' نماز وغیرہ کی نذر ماننے سے اس نذر کو پورا کرنا ضروری ہے مذکورہ حدیث میں روزہ کیونکہ عبادت ہے اس لئے آپ نے اس نذر کو پورا کرنے کا حکم فرمایا اور بالکل خاموش رہنا یا دھوپ میں کھڑے ہونا غیر مشروع ہے اس لئے اس کو چھوڑنے کا حکم فرمایا۔ فامره صلى الله عليه وسلم بالوفاء بما كان فيها من طاعة وهو الصوم وان يترك ما ليس بطاعة۔ (بذل المجهود ص: ۲۲۶' ج ٤)

بَاب مَنْ رَأَى عَلَيْهِ كَفَّارَةً إِذَا كَانَ فِي مَعْصِيَةٍ

باب: گناہ کی نذر توڑنے پر کفارہ واجب ہونے کا بیان

۱۵۰۲: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَ أَبُو سَلَمَةَ فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ و قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَيُّوبُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ

۱۵۰۲: اسماعیل بن ابراہیم' ابومعمر' عبداللہ بن مبارک' یونس' زہری' ابوسلمہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ معصیت میں نذر کا مکمل کرنا درست نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ احمد بن شبویہ نے فرمایا کہ ابن مبارک نے ابی سلمہ کی حدیث میں' اس سے معلوم ہوا کہ ابوسلمہ سے زہری کا یہ حدیث سننا ثابت نہیں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث کو ہم لوگوں کے سامنے خراب کر دیا ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ کی رائے میں اس حدیث کا خراب ہو جانا درست ہے اور کیا ابن ابی اویس کے علاوہ کسی دوسرے شخص نے بھی یہ

حَنْبَلٍ يَقُولُ أَفْسَدُوا عَلَيْنَا هَذَا الْحَدِيثَ قِيلَ لَهُ وَصَحَّ إِفْسَادُهُ عِنْدَكَ وَهَلْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ أَيُّوبُ كَانَ أَمْثَلَ مِنْهُ يَعْنِي أَيُّوبَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَقَدْ رَوَاهُ أَيُّوبُ۔

روایت بیان نہیں کی انہوں نے فرمایا ایوب بن سلیمان نے ابن ہلال سے بیان کیا ہے۔

١٥٠٣: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ إِنَّمَا الْحَدِيثُ حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَرَادَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ أَرْقَمَ وَهِمَ فِيهِ وَحَمَلَهُ عَنْهُ الزُّهْرِيُّ وَأَرْسَلَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

١٥٠٣: احمد بن محمد' ایوب بن سلیمان' ابوبکر' سلیمان' ابن ابی عتیق' موسیٰ بن عقبہ' ابن شہاب' سلیمان بن ارقم' یحییٰ بن ابی کثیر' ابوسلمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ معصیت کے کام میں نذر پوری کرنا ناجائز ہے اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حدیث کی اصل سند یہ ہے علی بن مبارک' محمد بن زبیر' ان کے والد' عمران بن حصین' حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ احمد کا مفہوم یہ ہے کہ اس حدیث میں سلیمان بن ارقم سے وہم ہو گیا انہوں نے اس کو مرسلاً ابوسلمیٰ' عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔

١٥٠٤: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَحْرٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ مُرُوهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ۔

١٥٠٤: مسدد' یحییٰ بن سعید قطان' یحییٰ بن سعید انصاری' عبیداللہ بن زحر' عبداللہ بن مالک' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بہن کے متعلق دریافت کیا کہ اس کی بہن نے یہ نذر مانی تھی کہ میں ننگے پاؤں' ننگے سر پیدل حج کروں گی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کو یہ حکم دو کہ وہ اپنا سر ڈھانپے اور سوار ہو جائے اور تین روزے رکھ لے۔

گناہ وغیرہ کے کام کی قسم کھانا:

حلف کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ حلف' اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات اور اس کے ناموں کے ساتھ ہوتا ہے اور گناہ کے کام کی قسم کھانے سے قسم منعقد ہو جائے گی لیکن اس قسم کو توڑ دینا اور قسم کا کفارہ ادا کرنا ضروری ہے حنفیہ کا یہی مسلک ہے: معناه انه

ینعقد یمینًا یجب فیه الحنث وھذا مذھب ابی حنیفة (بذل المجھود ص ۲۲۷' ج٤) اور مذکورہ عورت نے ننگے سر حج کرنے کی قسم کھائی تھی کیونکہ عورت کے لئے ننگے سر ہونا گناہ ہے اس لئے آپ نے سر ڈھانکنے کا حکم فرمایا اور سواری پر بیٹھ کر حج کے لئے جانے کا اس لئے حکم فرمایا کہ پیدل حج کرنا نہایت تکلیف دہ ہوتا مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ مذکورہ نوعیت کی قسم پورا کرنا ضروری نہیں بلکہ قسم میں حانث ہونا اور کفارہ ادا کرنا ضروری ہے۔

۱۵۰۵: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ فَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ۔

۱۵۰۵: مخلد بن خالد' عبدالرزاق' ابن جریج' سعید' یزید' حبیب' ابوالخیر' حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میری بہن نے حج بیت اللہ کے لئے پیدل جانے کی نذر کی اور مجھ سے کہا کہ میں ان کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم شرع معلوم کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ پیدل بھی جائے اور سوار بھی ہو (مراد یہ ہے کہ جس وقت حج کے لئے پیدل چل کر تھکن ہو جائے تو سواری پر بیٹھ جائے)

۱۵۰۶: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَلَغَهُ أَنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ نَذْرِهَا مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ نَحْوَهُ وَخَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

۱۵۰۶: مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کو جس وقت اطلاع ملی کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے پیدل حج جانے کی نذر مانی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس عورت کی نذر سے مستغنی ہیں (یعنی اس طرح پیدل چلنے کی نذر سے) تم اس خاتون کو حکم دو کہ وہ سوار ہو کر جائے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو سعید بن ابی عروبہ نے اسی طرح خالد نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۱۵۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَرْكَبَ وَتُهْدِيَ هَدْيًا۔

۱۵۰۷: محمد بن مثنیٰ' ابو ولید' ہمام' قتادہ' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن نے پیدل حج جانے کے لئے نذر مانی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ وہ سوار ہو کر جائیں (اور کفارہ کی نذر کی نیت سے) ہدی ذبح کرے۔

۱۵۰۸: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۵۰۸: حجاج' ابونضر' شریک' محمد بن عبدالرحمن' کریب' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بہن نے حج کے لئے پیدل جانے کی نذر مانی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ يَعْنِي أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً وَلْتُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهَا۔

سے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کی تکلیف پر کوئی ثواب نہیں دے گا لہٰذا اسے چاہئے کہ وہ سواری پر بیٹھ کر حج کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

۱۵۰۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ ۔

۱۵۰۹: مسدد' یحییٰ' حمید' ثابت بنانی' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ جو اپنے دونوں لڑکوں کے درمیان (سہارے سے) چل رہا ہے تو آپ نے اس شخص کے بارے میں دریافت فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس شخص نے حج بیت اللہ کے لئے پیدل جانے کی نذر مانی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ شخص اپنی جان کو عذاب میں مبتلا کرے اور آپ نے اس شخص کو سوار ہونے کا حکم فرمایا:

تکلیف مالایطاق:

مراد یہ ہے کہ بندے کو تکلیف میں ڈالنے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتے اور بندے کا اپنے کو مصیبت میں ڈالنا باعث اجر نہیں اور وہ شخص بوجہ ضعیفی جو کہ اپنے لڑکوں کے بیچ میں چل رہا تھا اس سے مراد یہ ہے کہ کمزوری کے سبب لڑکوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر حج کے لئے جا رہا تھا اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کی ناک میں ڈوری ڈال کر حج کرا رہے ہیں آپ نے اس سے منع فرما دیا اور فرمایا کہ ہاتھ پکڑ کر حج کراؤ۔

بَاب مَنْ نَذَرَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ

باب: جو شخص بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانے

۱۵۱۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ لِلّٰهِ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ صَلِّ هَاهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلِّ هَاهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ شَأْنُكَ إِذًا۔

۱۵۱۰: موسیٰ بن اسمٰعیل' حماد' حبیب' عطاء بن ابی رباح' جابر بن عبد اللہ ؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص فتح مکہ کے دن کھڑا ہوا کہ اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اللہ تعالیٰ کیلئے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ آپ کیلئے مکہ معظمہ فتح فرما دے تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز ادا کروں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم وہ نماز اسی جگہ پڑھ لو یعنی مسجد حرام میں کیونکہ یہاں نماز پڑھنا تمہارے لئے زیادہ اولیٰ اور آسان ہے۔ اس شخص نے دوسری مرتبہ آپ سے وہی بات دریافت کی تو آپ نے یہی فرمایا کہ تم اسی جگہ نماز پڑھ لو۔ اس شخص نے آپ سے تیسری مرتبہ وہی بات دریافت کی تو آپ نے

تیسری مرتبہ دریافت کرنے پر فرمایا اب تم کو اختیار ہے۔

۱۵۱۱: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح و حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَمْرٌو وَقَالَ عَبَّاسٌ ابْنُ حَنَّةَ أَخْبَرَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ زَادَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَوْ صَلَّيْتَ هَاهُنَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ صَلَاةً فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ حَيَّةَ وَقَالَ أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۵۱۱: مخلد بن خالد' ابو عاصم (دوسری سند) عباس عنبری' روح بن جریج' یوسف' حفص بن عمر' حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اسی حدیث کو سنا ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر برحق بنا کر مبعوث فرمایا ہے کہ اگر تم یہاں پر (یعنی مسجد حرام میں) نماز پڑھ لیتے تو یہ بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے کافی ہو جاتا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو انصاری نے ابن جریج سے روایت کیا ہے تو بیان کیا کہ جعفر بن عمر اور عمر بن حیہ اور کہا کہ انہوں نے عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطہ سے چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے۔

خاص جگہ نماز پڑھنے کی قسم:

مراد یہ ہے کہ آپ نے مذکورہ شخص کو بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کے بجائے بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کے لئے فرمایا کیونکہ بیت اللہ شریف کا درجہ' بیت المقدس سے زیادہ ہے مذکور حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شہر میں نماز پڑھنے یا دوسرے شہر کے فقراء پر صدقہ کرنے کی نذر کرے تو اس شہر کے علاوہ میں نماز پڑھنا یا صدقہ کرنا درست ہے۔ للہ علی ان اصلی رکعتین یجوز ادائه فی غیر ذالك۔ (بذل المجھود' ص: ۲۲۹' ج ٤)

بَاب فِي قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: مرنے والے کی جانب سے نذر پوری کرنا

۱۵۱۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اقْضِهِ عَنْهَا۔

۱۵۱۲: قعنبی' مالک' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبد اللہ' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ استفتاء (دریافت) کیا کہ میری والدہ کی وفات ہو گئی ہے اور ان کی وفات اس حالت میں ہوئی کہ وہ اپنی ایک نذر کو پورا نہ کر سکیں تو آپ نے فرمایا کہ تم ان کی طرف سے اس کو پورا کر دو۔

۱۵۱۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

۱۵۱۳: عمرو بن عون' ہشیم' ابو بشر' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے سمندری سفر کے دوران نذر

عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً رَكِبَتِ الْبَحْرَ فَنَذَرَتْ إِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ أَنْ تَصُومَ شَهْرًا فَنَجَّاهَا اللّٰهُ فَلَمْ تَصُمْ حَتّٰى مَاتَتْ فَجَائَتْ ابْنَتُهَا أَوْ أُخْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَصُومَ عَنْهَا۔

مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ (سفر سے) صحیح سلامت پہنچا دیں گے تو میں ایک مہینے کے روزے رکھوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو صحیح سلامت پہنچا دیا لیکن اس عورت کا روزے رکھنے سے قبل انتقال ہوگیا تو اس عورت کی بیٹی یا بہن خدمت نبوی میں حاضر ہوئی تو آپ نے اسی خاتون کو (مرنے والی خاتون) کی طرف سے روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

۱۵۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِوَلِيدَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ تِلْكَ الْوَلِيدَةَ قَالَ قَدْ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَجَعَتْ إِلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ قَالَتْ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَمْرٍو۔

۱۵۱۴: احمد بن یونس' زہیر' عبداللہ بن عطاء' عبداللہ بن حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی دی تھی اور اب میری والدہ کی وفات ہوگئی ہے اور وہ باندی ترکہ میں چھوڑ گئیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمہیں ثواب بھی حاصل ہوگیا اور وہ باندی وراثت کی وجہ سے تمہارے پاس واپس آ گئی۔ اس خاتون نے پھر عرض کیا کہ میری والدہ کے ذمہ ایک مہینے کے روزے تھے اور اب ان کی وفات ہوگئی پھر اس روایت کو گزشتہ حدیث کی طرح روایت کیا۔

بَاب مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ

باب: نذر کو پورا کرنے کی تاکید کا بیان

۱۵۱۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ أَبُو قُدَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى رَأْسِكَ بِالدُّفِّ قَالَ أَوْفِي بِنَذْرِكِ قَالَتْ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا مَكَانٌ كَانَ يَذْبَحُ فِيهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ لِصَنَمٍ قَالَتْ لَا قَالَ لِوَثَنٍ قَالَتْ لَا قَالَ أَوْفِي بِنَذْرِكِ۔

۱۵۱۵: مسدد' حارث بن عبید' عبید اللہ بن اخنس' عمرو بن شعیب' انکے والد' انکے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں نے آپ کے سر مبارک پر یعنی آپ کے سامنے ڈھول بجانے کی نذر مانی ہے۔ (یعنی جب آپ جہاد سے تشریف لائینگے تو میں آپ کے سامنے ڈھول بجاؤں گی) تو آپ نے فرمایا تم اپنی نذر پوری کرلو۔ اس خاتون نے فرمایا کہ میں نے فلاں فلاں جگہ میں ذبح کرنے کی نذر مانی ہے اور دور جاہلیت میں لوگ اس جگہ میں ذبح کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا اس جگہ میں کسی بت کیلئے ذبح کرتے تھے؟ اس خاتون نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کیلئے ذبح کرتے تھے۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے اس خاتون سے فرمایا تو اپنی نذر پوری کرلو۔

۱۵۱۶: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

۱۵۱۶: داؤد بن رشید' شعیب بن اسحاق' اوزاعی' یحییٰ بن ابی کثیر' ابوقلابہ' حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول

كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوا لَا قَالَ هَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ قَالُوا لَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ میں (مقام) بوانہ میں اُونٹ ذبح کروں گا تو وہ شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے بوانہ میں اُونٹ کے ذبح کرنے کی نذر مانی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا زمانہ جاہلیت کے بتوں میں سے اس میں کوئی بت تھا کہ جس کی پُوجا کی جاتی تھی؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا مشرکین کے میلوں میں سے اس میں کوئی میلہ (ہوتا) تھا۔ عرض کیا نہیں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال دریافت کرنے والے شخص کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ تم اپنی نذر پوری کرو اس لئے کہ معصیت میں نذر کا پورا کرنا جائز نہیں اور نذر اس شے میں لازم نہیں ہوتی کہ جس میں انسان کا کوئی اختیار نہ ہو کہ انسان جس شے کا مالک نہیں۔

زمانہ جاہلیت کا ایک طریقہ:

عید سے مطلب یہ ہے کہ تہوار وغیرہ کے مواقع پر مشرکین اس میں جمع ہوتے تھے اور سیر وتفریح کرتے تھے یا اس جگہ کسی بت کی پوجا کرتے تھے اور اس جگہ کو مقدس خیال کرتے تھے جب یہ دونوں باتیں ختم ہوگئیں تو اب نذر کے پورا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ كان يذبح فيه اهل الجاهلية لصنم اى انذرت ان تذبح لصنم' الخ۔ (بذل المجهود ص: ۲۲۰' ج ٤)

بَاب فِي النَّذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ

باب: غیر اختیاری چیز کے نذر ماننے کا بیان

۱۵۱۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتْ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ قَالَ فَأُسِرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي وَثَاقٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عَلَامَ تَأْخُذُنِي وَتَأْخُذُ سَابِقَةَ الْحَاجِّ قَالَ نَأْخُذُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفَ قَالَ وَكَانَ ثَقِيفُ قَدْ أَسَرُوا رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

۱۵۱۷: سلیمان بن حرب' محمد بن عیسیٰ' حماد' ایوب' ابی قلابہ' ابومہلب' عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ عضباء (آپ کی اُونٹنی) قبیلہ بنی عقیل میں سے ایک شخص کی تھی اور یہ اُونٹنی ان جانوروں میں سے تھی جو کہ (خدمت کے لئے) حجاج کرام کے آگے جاتی تھی۔ پھر وہ شخص (یعنی عضباء کا مالک) گرفتار ہو گیا اور اسے باندھ کر خدمت نبوی میں حاضر کیا گیا۔ آپ اس وقت ایک گدھے پر سوار تھے جس پر ایک چادر پڑی ہوئی تھی اس شخص (یعنی عضباء کے مالک نے) عرض کیا اے محمد (ص) آپ مجھے کس جرم میں پکڑ رہے ہیں اور اس جانور کو جو کہ حجاج کے آگے رہتا ہے (ان کے انتظامات کرنے کے لئے؟) آپ نے فرمایا ہم تجھے تمہارے حلیف قبیلہ ثقیف کے جرم کے سلسلے میں گرفتار کر گئے ہیں اور قبیلہ ثقیف نے اس جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَدْ قَالَ فِيمَا قَالَ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوْ قَالَ وَقَدْ أَسْلَمْتُ فَلَمَّا مَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُد فَهِمْتُ هَذَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى نَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَ أَبُو دَاوُد ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي إِنِّي ظَمْآنٌ فَاسْقِنِي قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ حَاجَتُكَ أَوْ قَالَ هَذِهِ حَاجَتُهُ فَفُودِيَ الرَّجُلُ بَعْدُ بِالرَّجُلَيْنِ قَالَ وَحَبَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءَ لِرَحْلِهِ قَالَ فَأَغَارَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى سَرْحِ الْمَدِينَةِ فَذَهَبُوا بِالْعَضْبَاءِ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهَا وَأَسَرُوا امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَكَانُوا إِذَا كَانَ اللَّيْلُ يُرِيحُونَ إِبِلَهُمْ فِي أَفْنِيَتِهِمْ قَالَ فَنُوِّمُوا لَيْلَةً وَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَجَعَلَتْ لَا تَضَعُ يَدَهَا عَلَى بَعِيرٍ إِلَّا رَغَا حَتَّى أَتَتْ عَلَى الْعَضْبَاءِ قَالَ فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ مُجَرَّسَةٍ قَالَ فَرَكِبَتْهَا ثُمَّ جَعَلَتْ لِلّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ لَتَنْحَرَنَّهَا قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ عُرِفَتِ النَّاقَةُ نَاقَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجِيءَ بِهَا وَأُخْبِرَ بِنَذْرِهَا فَقَالَ بِئْسَ مَا جَزَيْتِيهَا أَوْ جَزَتْهَا إِنِ اللّٰهُ أَنْجَاهَا

دو حضرات کو گرفتار کر لیا۔ اس شخص نے یہ بات بھی کہی کہ میں مسلمان ہوں یا مسلمان ہو گیا ہوں۔ لیکن آپ آگے تشریف لے گئے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ حدیث کا یہ ٹکڑا کہ آپ آگے بڑھ گئے' میں نے محمد بن عیسیٰ سے سمجھا ہے۔ جب آپ آگے بڑھ گئے تو اس شخص نے پکار کر کہا یا محمد عمران کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی رحم و کرم کرنے والے تھے۔ یہ بات سن کر آپ واپس آ گئے اور دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ اس شخص نے عرض کیا میں مسلمان ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر تم اس سے قبل یہ بات کہتے جب تم اپنے اختیار میں تھے (یعنی قید نہیں ہوئے تھے) تو تم پوری طرح نجات پا جاتے۔ اس شخص نے عرض کیا اے محمدؐ مجھے بھوک لگ رہی ہے مجھے کھانا کھلا دیجئے اور مجھے پیاس لگ رہی ہے' پانی پلا دیجئے۔ عمران نے بیان کیا کہ نبیؐ نے یہ بات سن کر ارشاد فرمایا یہی تمہارا مقصد تھا۔ یا فرمایا اس شخص کا یہی مقصد ہے۔ راوی نے بیان کیا پھر اس شخص کا ان دو اشخاص کے عوض فدیہ دیا گیا جو کہ قبیلہ بنوثقیف کے پاس گرفتار تھے۔ (یعنی قبیلہ بنوثقیف نے اس شخص کو فدیہ میں لے لیا اور اس کے عوض ان دونوں مسلمانوں کو رہا کر دیا) اور عضباء (نامی اُونٹنی) کو آپ نے اپنی سواری کے لئے اختیار فرما لیا۔ راوی نے بیان کیا کہ اس کے بعد مشرکین نے مدینہ منورہ کے جانوروں پر ڈاکہ ڈال دیا اور وہ لوگ عضباء (اُونٹنی کو) بھی ساتھ لے گئے اور ایک مسلمان خاتون کو بھی گرفتار کر کے لے گئے۔ جب رات ہوتی تو اپنے اُونٹوں کو آرام کرنے کے لئے میدانوں میں چھوڑتے تھے۔ ایک رات کو جب وہ لوگ سو گئے تو وہ خاتون اس خیال سے اُٹھی کہ وہ چپکے سے کسی اُونٹ پر سوار ہو کر بھاگ نکلے۔ پھر وہ خاتون جس اُونٹ پر اپنا ہاتھ رکھتی تو وہ آواز نکالتا یہاں تک کہ وہ عضباء (نامی اُونٹنی) کے پاس آئی اور اس نے دیکھا کہ وہ اُونٹنی نہایت شریف اور سواری میں بہت زیادہ ماہر ہے۔ چنانچہ وہ اس پر سوار ہو گئی۔ اس کے بعد اس خاتون نے اللہ کے لئے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے نجات عطا فرما دی تو وہ اس اُونٹنی کو قربان کر دے گی۔ راوی نے بیان کیا کہ جب وہ خاتون مدینہ منورہ میں پہنچ گئی تو لوگوں نے دیکھ کر

عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالْمَرْأَةُ هَذِهِ امْرَأَةُ أَبِي ذَرٍّ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُونٹنی کی شناخت کر لی اور آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دے دی۔ اس خاتون کو بلوایا۔ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور اس نے اپنی نذر بیان کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس اونٹنی کو برابر بدلہ دینا چاہا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس اونٹنی کی پشت پر نجات عطا فرمادی تو اس کا یہی بدلہ ہے کہ تم اس اونٹنی کو ذبح کر دو (اور فرمایا) اس نذر کا پورا کرنا جائز نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو ایسی نذر ہو جو انسان کے اختیار میں نہ ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا یہ خاتون ابوذر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔

دوسرے کی ملکیت کی نذر کرنا:

انسان جس چیز کا مالک ہو اس کی نذر کرنا درست نہیں ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں فرمایا گیا ہے اگر چہ اُونٹنی کو ذبح کرنا فی نفسہ درست ہے لیکن کیونکہ وہ اُونٹنی اس عورت کی ملکیت نہیں تھی بلکہ وہ اُونٹنی آپ کی ملکیت تھی اس لئے آپ نے اس کی نذر سے منع فرمایا۔ وهذه الناقة لم تكن في ملكها فصار النذر فيما لا تمكها الخ۔ (بذل المجهود ص: ۲۳۲، ج ٤)

بَاب مَنْ نَذَرَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ

باب: جو شخص تمام مال راہِ الٰہی میں دے دینے کی نذر مانے

۱۵۱۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ۔

۱۵۱۸: سلیمان بن داؤد ابن السرح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبد الرحمٰن بن عبداللہ، عبداللہ بن حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری استغفار یہ ہے کہ میں اپنی تمام دولت سے علیحدہ ہو جاؤں اور اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خیرات کر دوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس میں سے کچھ اپنے لئے بھی رکھ لو کیونکہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ غزوۂ خیبر کا میرا جو حصہ ہے میں اس کو رکھ لیتا ہوں۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی تبوک میں عدم شرکت:

حضرت کعب غزوۂ تبوک میں جہاد کے لئے آنحضرت ﷺ کے ساتھ نہیں جا سکے تھے ان پر ایک مہینہ بیس روز تک اللہ تعالیٰ کی ناراضگی رہی۔ جس وقت ان کی توبہ قبول ہوگئی تو انہوں نے اپنا تمام مال صدقہ کرنا چاہا آپ نے منع فرمادیا مذکورہ حدیث میں اسی طرف اشارہ ہے۔

۱۵۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي قِصَّتِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي إِلَى اللَّهِ أَنْ أَخْرُجَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَدَقَةً قَالَ لَا قُلْتُ فَنِصْفُهُ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثُهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِنِّي سَأُمْسِكُ سَهْمِي مِنْ خَيْبَرَ۔

۱۵۱۹: محمد بن یحییٰ' حسن بن ربیع' ابن ادریس' ابن اسحٰق' زہری' عبدالرحمٰن بن عبداللہ' ان کے والد حضرت عبداللہ بن کعب' ان کے دادا حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی واقعہ میں مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میری توبہ یہ ہے کہ میں اپنے پروردگار کے لئے اپنے تمام مال سے الگ ہو جاؤں اور اپنا تمام مال راہِ الٰہی میں دے دوں۔ تو آپ نے فرمایا نہیں تو پھر میں نے عرض کیا کیا میں آدھا مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر میں نے تیسری مرتبہ عرض کیا کیا میں اپنا تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ تو میں نے عرض کیا کہ میرا جو خیبر کا حصہ ہے اس کو میں رکھ لیتا ہوں۔

بَاب مَنْ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِسْلَامَ

باب: اگر کسی نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی پھر وہ اسلام لے آیا

۱۵۲۰: أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

۱۵۲۰: احمد بن حنبل' یحییٰ' عبیداللہ' نافع' ابن عمر' حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی نذر پوری کرلو۔

بَاب مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ

باب: غیر معین نذر ماننا

۱۵۲۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ۔

۱۵۲۱: ہارون بن عباد' ابوبکر بن عیاش' محمد' کعب بن علقمہ' ابوالخیر' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نذر کا وہی کفارہ ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

۱۵۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ أَخْبَرَنَا يَحْيَى يَعْنِي بْنَ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ

۱۵۲۲: محمد بن عوف' سعید بن حکم' یحییٰ بن ایوب' کعب بن علقمہ' ابن شماسہ' ابوالخیر' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔

بَاب لَغْوِ الْيَمِيْنِ

۱۵۲۳ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي الصَّائِغَ عَنْ عَطَاءٍ فِي اللَّغْوِ فِي الْيَمِيْنِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هُوَ كَلَامُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهِ كَلَّا وَاللّٰهُ وَ بَلٰى وَاللّٰهُ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ الصَّائِغَ اَبُوْ مُسْلِمٍ بِعَرَنْدَسَ قَالَ وَ كَانَ اِذَا رَفَعَ الْمِطْرَقَةَ فَسَمِعَ النِّدَاءِ سَيَّبَهَا قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَ كُلُّهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ مَوْقُوْفًا۔

باب: یمین لغو کا بیان

۱۵۲۳: حمید بن مسعدہ حسان ابراہیم حضرت عطاء نے بیان کیا کہ یمین لغو جو کہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ یمین لغو اس کو کہتے ہیں کہ انسان اپنے گھر میں (بطور تکیہ کلام) بولتا رہتا ہے۔ مثلاً ہاں اللہ کی قسم۔ نہیں اللہ کی قسم۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابراہیم سنار کو ابومسلم نے فرندس میں قتل کر دیا تھا اور ابراہیم سنار کا یہ حال تھا کہ اگر انہوں نے ہتھوڑی اُٹھائی ہوئی ہے اور اذان کی آواز آ گئی تو وہ (ہتھوڑی مارنے سے قبل) چھوڑ دیتے تھے۔ امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو داؤد بن ابوالفرات نے ابراہیم سے عائشہ صدیقہؓ پر موقوفاً بیان کیا ہے اسی طریقہ پر زہری عبدالملک اور مالک نے عطاء کے واسطہ سے اس روایت کو عائشہ صدیقہؓ پر موقوفاً روایت کیا ہے۔

یمین کی قسمیں واحکام:

یمین کی تین قسمیں ہیں یمین لغو یمین غموس یمین منعقدہ یمین لغو کی حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ تعریف ہے کہ کوئی شخص کسی گزشتہ بات کو سچ جان کر قسم کھائے حالانکہ وہ بات جھوٹ ہو تو اس قسم کی یمین پر گناہ نہیں اور یمین غموس کسی گزشتہ بات پر جھوٹی قسم کھانے کو کہتے ہیں ایسی قسم کھانے سے گناہ ہوتا ہے لیکن اس میں کفارہ نہیں اور یمین منعقدہ کی تعریف یہ ہے کہ آئندہ کسی فعل کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھانا تو اس صورت میں قسم کے پورا نہ کرنے کی صورت میں کفارۂ قسم ادا کرنا ضروری ہوگا اور بعض صورت میں گناہ بھی ہوگا۔ ان المراد باللغو فی الیمین ھو ما یقع فی کلام الرجل لا واللہ بلیٰ واللہ الی قولہ بل الیمین علی امر فی المستقبل یمین معقودہ الخ (بذل المجھود ص: ۲۳۳ ج ۴)

بَاب فِيْ مَنْ حَلَفَ عَلٰى طَعَامٍ لَايَاكُلُهُ!

۱۵۲۴ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اِسْمَعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَوْ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ نَزَلَ بِنَا أَضْيَافٌ لَنَا قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَتَحَدَّثُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَ لَا أَرْجِعَنَّ

باب: جو شخص یہ قسم کھائے کہ وہ کھانا نہیں کھائے گا

۱۵۲۴: مؤمل بن ہشام اسماعیل جریری ابوعثمان ابوالسلیل عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ ہمارے یہاں کچھ مہمان آئے۔ ابوبکرؓ رات میں خدمت نبوی میں حاضر ہوتے تھے تو آپ ہم لوگوں سے فرما گئے کہ میں تو مہمان کے فارغ ہونے کے بعد (ہی) واپس آؤں گا (مراد یہ ہے کہ تم لوگ مہمان کو کھانا کھلا دینا) تو حضرت عبدالرحمٰن کھانا لے کر آئے تو مہمانوں نے کہا کہ ہم لوگ تو ابوبکر صدیقؓ کے آنے سے قبل کھانا نہیں

إِلَيْكَ حَتَّى تَفْرُغَ مِنْ ضِيَافَةِ هَؤُلَاءِ وَمِنْ قِرَاهُمْ فَأَتَاهُمْ بِقِرَاهُمْ فَقَالُوا لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى يَأْتِيَ أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَضْيَافُكُمْ أَفَرَغْتُمْ مِنْ قِرَاهُمْ قَالُوا لَا قُلْتُ قَدْ أَتَيْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَأَبَوْا وَقَالُوا وَاللَّهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى يَجِيءَ فَقَالُوا صَدَقَ قَدْ أَتَانَا بِهِ فَأَبَيْنَا حَتَّى تَجِيءَ قَالَ فَمَا مَنَعَكُمْ قَالُوا مَكَانَكَ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالُوا وَنَحْنُ وَاللَّهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ قَالَ قَرِّبُوا طَعَامَكُمْ قَالَ فَقَرَّبَ طَعَامَهُمْ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَطَعِمَ وَطَعِمُوا فَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَصْبَحَ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ وَصَنَعُوا قَالَ بَلْ أَنْتَ أَبَرُّهُمْ وَأَصْدَقُهُمْ۔

کھائیں گے۔ پھر ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے اور انہوں نے مہمانوں کا حال دریافت کیا کہ کیا تم لوگ مہمانوں کو کھانا کھلا کر فارغ ہو گئے یا نہیں؟ میں نے عرض کیا میں تو کھانا لے کر گیا تھا لیکن ان حضرات نے آپ کے بغیر کھانا تناول کرنے سے انکار کر دیا۔ مہمانوں نے میری بات کی تصدیق کی۔ صدیق اکبرؓ نے مہمانوں سے فرمایا تم لوگوں نے کس وجہ سے نہ کھایا؟ انہوں نے کہا آپ کی وجہ سے۔ (کیونکہ آپ موجود نہیں تھے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تو آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے کہا کہ جس وقت تک آپ کھانا نہیں کھائیں گے ہم لوگ بھی کھانا نہیں کھائیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ایسی بری رات کبھی نہیں دیکھی تھی تو فرمایا کھانا لے کر آؤ۔ چنانچہ کھانا آ گیا۔ تو صدیق اکبرؓ نے بسم اللہ پڑھ کر کھانا تناول فرمانا شروع فرما دیا اور مہمانوں نے بھی کھانا شروع کر دیا۔ عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا کہ صبح کو ابوبکرؓ نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا تم بڑے نیک اور قول کے سچے انسان ہو۔

۱۵۲۵: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَهُ زَادَ عَنْ سَالِمٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَلَمْ يَبْلُغْنِي كَفَّارَةٌ۔

۱۵۲۵: ابن مثنیٰ' سالم بن نوح' عبدالاعلیٰ' جریری' ابوعثمان' عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ سالم نے بیان کیا کہ مجھے یہ علم نہیں ہو سکا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس قسم کا کفارہ ادا فرمایا ہو (کیونکہ یہ یمین لغو ہے)۔

بَابُ الْيَمِينِ فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ

باب: رشتہ منقطع کرنے کی قسم کھانا

۱۵۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَخَوَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ فَسَأَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ إِنْ عُدْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْقِسْمَةِ فَكُلُّ مَالٍ لِي فِي

۱۵۲۶: محمد بن منہال' یزید بن زریع' حبیب معلم' عمرو بن شعیب' سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ انصار میں دو بھائی تھے کہ جن کے درمیان وراثت کی تقسیم کا مسئلہ تھا ان میں سے ایک بھائی نے دوسرے بھائی سے وراثت کی تقسیم کے لئے کہا تو اس نے جواب دیا کہ تم نے اگر دوسری مرتبہ مجھ سے وراثت تقسیم کرنے کو کہا تو میرا تمام مال بیت اللہ شریف کے لئے وقف ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ بیت اللہ

رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَكَلِّمْ أَخَاكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَمِينَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَفِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ وَفِيمَا لَا تَمْلِكُ۔

شریف تمہارے مال کا محتاج نہیں ہے تم اپنی قسم کا کفارہ دے کر اپنے بھائی سے (تقسیم وراثت) کی گفتگو کرو کیونکہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اللہ کی نافرمانی اور قطع رحمی میں نہ تو تجھ پر قسم کا پورا کرنا واجب ہے اور نہ ہی نذر کا اور قسم اور نذر اس چیز میں معتبر نہیں جو تیرے اختیار میں نہیں۔

بَابُ الْحَالِفِ يَسْتَثْنِي بَعْدَ مَا يَتَكَلَّمُ

باب: کلام کرنے کے بعد ان شاء اللہ کہنا

۱۵۲۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ أَسْنَدَ هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۵۲۷: قتیبہ بن سعید' شریک' سماک' حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں قبیلہ قریش سے جہاد کروں گا۔ اللہ کی قسم میں قبیلہ قریش سے جہاد کروں گا۔ اللہ کی قسم میں قبیلہ قریش سے جہاد کروں گا۔ پھر آپ نے فرمایا ان شاء اللہ۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو بہت سے حضرات نے شریک کے واسطہ سے' سماک' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۱۵۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ فِيهِ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ شَرِيكٍ قَالَ ثُمَّ لَمْ يَغْزُهُمْ۔

۱۵۲۸: محمد بن علاء' ابن بشر' مسعر بن سماک' حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم' میں قریش سے جہاد کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم میں قبیلہ قریش سے جہاد کروں گا ان شاء اللہ۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم میں قبیلہ قریش سے جہاد کروں گا۔ اس کے بعد آپ نے خاموشی اختیار فرمائی پھر آپ نے فرمایا ان شاء اللہ۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ولید بن مسلم نے شریک کے واسطہ سے اس روایت میں یہ اضافہ مزید بیان کیا ہے پھر آپ نے ان سے جہاد نہیں کیا۔

۱۵۲۹: حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ وَلَا يَمِينَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ وَلَا فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى

۱۵۲۹: منذر' عبداللہ' عبیداللہ بن اخنس' حضرت عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شے انسان کے اختیار میں نہ ہو یا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو یا جو شے رشتہ منقطع کرنے والی ہو اس میں نہ نذر ہے نہ قسم ہے اور جو شے قسم کھالے پھر اس کے خلاف (کرنے میں) خیر دکھلائی دے تو اس قسم کو ترک کر دے اور اس خیر کو اختیار کر لے کیونکہ اس قسم کا

غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَدَعْهَا وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَإِنَّ تَرْكَهَا كَفَّارَتُهَا۔

ترک کر دینا ہی اس کا کفارہ ہے (مراد یہ ہے کہ برائی کے لئے قسم کھانا یمین لغو ہے)۔

بَاب مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ

۱۵۳۰: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ وَكِيعٌ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْهِنْدِ أَوْقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ۔

باب: جو شخص ایسے کام کی نذر مانے کہ جو پورا نہ کر سکے

۱۵۳۰: جعفر بن مسافر' ابن ابی فدیک' طلحہ بن یحییٰ' عبد اللہ بن سعید' بکیر بن عبد اللہ' کریب' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص غیر متعین نذر مانے (مثلاً اس طرح کہے کہ میرے ذمہ اللہ کے لئے نذر ہے) تو قسم کا جو کفارہ ہے وہی اس کا کفارہ ہے۔ تو قسم کا جو کفارہ ہے وہی اس کا کفارہ ہے اور جو شخص گناہ کی نذر مانے تو اس کا بھی وہی کفارہ ہے جو کہ قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص ایسی نذر مانے کہ جس کے ادا کرنے کی قوت نہ ہو تو اس کا بھی وہی کفارہ ہے جو کہ قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص ایسی نذر کرے کہ جس کو وہ پورا کر سکتا ہے تو اس کو پورا کرنا چاہئے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو وکیع وغیرہ نے عبد اللہ بن سعید سے ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوفاً روایت کیا ہے۔

اول کتاب البیوع

خرید وفروخت کے احکام

بَاب فِي التِّجَارَةِ يُخَالِطُهَا الْحَلِفُ وَاللَّغْوُ

۱۵۳۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَمَرَّ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ

باب: تجارت میں سچ اور جھوٹ بہت ہوتا ہے

۱۵۳۱: مسدد' ابو معاویہ' اعمش' ابو وائل' قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عہد نبوی میں ہم تاجر برادری کے لوگ سماسرہ کے نام سے پکارے جاتے تھے پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور آپ نے ہم لوگوں کا نام سابقہ نام سے بہتر نام رکھا اور آپ نے فرمایا: اے تاجروں کی جماعت! بے شک (خرید و) فروخت میں لغو اور بیکار باتیں اور قسمیں ہوتی ہیں لہٰذا تم لوگ (خرید) وفروخت کو صدقہ

اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ کے ساتھ ملاؤ۔

تاجروں کا سابقہ نام:

مطلب یہ ہے کہ ابتداءِ اسلام میں تاجروں کی جماعت کو سماسرہ کہا جاتا تھا۔ سماسرہ یہ لفظ سمسار کی جمع ہے۔ علامہ خطابی کی تحقیق کے مطابق یہ عجمی نام ہے آپ نے عجمی نام ختم فرما کر عربی نام یعنی تاجر (سوداگر) تجویز فرمایا اور عربی زبان میں سمسار دلال (کمیشن ایجنٹ) کو کہا جاتا ہے: قال الخطابی السمسار اعجمی و کان کثیر ممن یعالج البیع والشراء فیھم عجمًا فتلقنو ھذا الاسم عنھم فغیرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی التجارۃ' الخ (بذل المجھود ص ۲۳۶' ج ۴)

اس باب کی حدیث میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ پہلے زمانہ میں لوگ خرید و فروخت کرنے والوں کو سماسرہ کہتے تھے۔ لیکن حضور ﷺ نے ان لوگوں کو "معشر التجار" یعنی تجار کے گروہ کے لقب سے خطاب کیا وجہ یہ ہے کہ دلال کا لفظ عوام عام میں پسندیدہ نہیں سمجھا جاتا لہٰذا لوگ یہ سمجھتے تھے کہ دلالی گھٹیا درجے کا پیشہ ہے اور حضور ﷺ نے دلال کے بجائے تجار کا لفظ استعمال کر کے اس طرف اشارہ فرما دیا کہ جب آدمی کسی کے پاس دین کی بات پہنچانے جائے تو اس سے گفتگو کرنے میں ایسے الفاظ استعمال کرے جس سے اس کی عزت افزائی ہو اور ایسے الفاظ سے پرہیز کرے جس سے وہ اپنی بے عزتی محسوس کرے۔ اس حدیث سے ایک فقہی مسئلہ یہ نکلتا ہے کہ دلالی کا پیشہ اختیار کرنا اور اس پر اجرت لینا جائز ہے اس لیے حضرت قیس بن ابی غرزہؓ جس سے حضور ﷺ مخاطب ہوئے دلالی کا پیشہ اختیار کیے ہوئے تھے۔ تو حضور ﷺ نے ان کو بیع (خرید و فروخت) کے ساتھ صدقہ کرنے کی ترغیب دی لیکن ان سے یہ نہیں فرمایا کہ اس پیشے کو چھوڑ دو اس سے معلوم ہوا کہ دلالی (کمیشن) کا پیشہ اختیار کرنا اور اس پر اجرت لینا جائز ہے۔ یہاں ایک مسئلہ یہ ہے کہ دلالی کی اجرت فیصد کے حساب سے مقرر کرنا درست ہے یا نہیں مثلاً ایک شخص یہ کہے میں تمہاری یہ بلڈنگ فروخت کرادوں گا اور جس قیمت پر یہ بلڈنگ فروخت ہوگی تو اس کا دو فیصد لوں گا تو اس سلسلہ میں فقہاء کرام کی دو رائیں ہیں لیکن امام شافعی فرماتے ہیں کہ فیصد کے اعتبار سے اجرت مقرر کرنا جائز ہے باقی رہی یہ بات کہ اجرت مجہول ہے کیونکہ یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ بلڈنگ کتنے میں فروخت ہوگی اور اس کا دو فیصد کتنا ہوگا اس لیے کہ اگرچہ اس وقت اجرت متعین نہیں بس جب وہ چیز فروخت ہو جائے گی اس وقت وہ اجرت خود بخود معین ہو جائے گی۔ اور معاملہ کو وہ جہالت فاسد نہیں کرے گی اس باب میں اصل یہ بیان کیا گیا ہے کہ تاجر پیشہ لوگ جھوٹ بولنے سے اجتناب کریں۔ تجارت کے دوران جھوٹی قسمیں کھانے کے بارے میں حدیث میں سختی سے وعید وارد ہوئی ہے کہ ایسے آدمی پر اللہ تعالیٰ کبھی نظر رحمت نہیں فرمائے گا' ہمکلامی کا شرف نہیں بخشے گا اور حق تعالیٰ ایسے آدمی کو پاک نہیں کرے گا اسلئے جھوٹ بولنے سے سخت احتراز کرنے کی تلقین فرمائی ہے اس باب میں تاجروں کو صدقہ کرنے کی ترغیب اسی لیے دی ہے کہ اگر الفاظ میں بات ہوگی تو خیرات سے تلافی ہو جائے گی۔

۱۵۳۲: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ وَعَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسٍ

۱۵۳۲: حسین بن عیسیٰ' حامد بن یحییٰ' عبداللہ بن محمد زہری' سفیان' جامع بن ابی راشد' عبدالملک بن اعین' عاصم' ابووائل' حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ بیع میں قسم کھانے اور جھوٹ بولنے کا اتفاق ہوتا ہے یا بے ہودہ باتیں اور

بْنِ أَبِي غَرَزَةَ بِمَعْنَاهُ قَالَ يَحْضُرُهُ الْكَذِبُ وَالْحَلْفُ و قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ الزُّهْرِيُّ اللَّغْوُ وَالْكَذِبُ۔

جھوٹی باتوں کا اتفاق ہوتا ہے۔ (تو اس وجہ سے چاہیے کہ تم لوگ زیادہ سے زیادہ خیرات کیا کرو)۔

بَاب فِي اسْتِخْرَاجِ الْمَعَادِنِ

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَزِمَ غَرِيمًا لَهُ بِعَشَرَةِ دَنَانِيرَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أُفَارِقُكَ حَتَّى تَقْضِيَنِي أَوْ تَأْتِيَنِي بِحَمِيلٍ فَتَحَمَّلَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَاهُ بِقَدْرِ مَا وَعَدَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَيْنَ أَصَبْتَ هَذَا الذَّهَبَ قَالَ مِنْ مَعْدِنٍ قَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهَا وَلَيْسَ فِيهَا خَيْرٌ فَقَضَاهَا عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب: کان میں سے مال نکالنا

۱۵۳۳: عبداللہ بن مسلمہ' عبدالعزیز' عمر بن ابی عمرو' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے مقروض کو پکڑ لیا کہ جس کے ذمہ اس کے دس دینار تھے۔ قرض خواہ نے کہا اللہ کی قسم میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ تم میرے دینار نہ دو یا قرض کی ضمانت نہ دو۔ راوی نے بیان کیا یہ بات سن کر حضور اکرم ﷺ نے قرض خواہ کی ضمانت لے لی۔ پھر وہ شخص اپنے وعدہ پر آیا اور جس چیز کا وعدہ کیا تھا وہ بھی لے کر آیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے یہ سونا کہاں سے پایا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں نے یہ سونا کان میں سے نکالا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہمیں اس (سونے کی) ضرورت نہیں کیونکہ اس میں خیر نہیں ہے۔ پھر آپ نے اس شخص کی جانب سے قرضہ ادا فرما دیا۔

بَاب فِي اجْتِنَابِ الشُّبُهَاتِ

۱۵۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ وَلَا أَسْمَعُ أَحَدًا بَعْدَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ وَأَحْيَانًا يَقُولُ مُشْتَبِهَةٌ وَسَأَضْرِبُ لَكُمْ فِي ذَلِكَ مَثَلًا إِنَّ اللّٰهَ حَمَى حِمًى وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَا حَرَّمَ وَإِنَّهُ مَنْ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُخَالِطَهُ وَإِنَّهُ مَنْ يُخَالِطُ الرِّيبَةَ يُوشِكُ أَنْ يَجْسُرَ۔

باب: شبہات سے بچنے کا بیان

۱۵۳۴: احمد بن یونس' ابوشہاب' ابن عون' شعبی' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے بے شک حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور مشتبہ ان دونوں کے درمیان ہے۔ تو میں تم سے اس کی مثال بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی ایک حد مقرر فرمائی ہے اور وہ حد اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں اور بلاشبہ جو شخص اپنے جانوروں کو اس حد کے اردگرد چرائے گا تو قریب ہے کہ وہ شخص حد کے اندر داخل ہو جائے۔ اسی طرح جو شخص شبہ والا کام کرے تو اس کے بارے میں جرأت میں اضافہ ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

مشتبہ شے سے بچنا:

حلال وحرام کے درمیان جس وقت شک ہو جائے تو وہ چیز مشتبہ ہے۔ اس لئے شبہ والی چیز سے بچنا بہتر ہے اور مشتبہ چیز سے نہ بچنا انسان کو گناہ کی طرف لے جا سکتا ہے یعنی جس وقت انسان کے دِل سے مشتبہ چیز کی وقعت نکل گئی تو اب حرام کے ارتکاب

میں کیا کمی رہ گئی۔

یہ احادیث دین کا جوہر ہیں مطلب یہ ہے کہ جو چیز شبہ میں ڈالے اس کو ترک کردو اور جس میں شبہ نہ ہو اس کو اختیار کرو اور مشبہ شئی کی تعریف یہ ہے کہ جس چیز کے حلال ہونے کا بھی خیال ہو اور حرام ہونے کا بھی عافیت اسی میں ہے کہ اس کو چھوڑ دے نیز اس باب میں احادیث میں یہ پیش گوئی بھی فرمائی گئی ہے کہ ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ قیامت سے پہلے ہر شخص کسی نہ کسی درجہ میں سود میں مبتلا ہو جائے گا حقیقت یہ ہے کہ وہ وقت آ گیا ہے (حق تعالیٰ شانہٗ سودی کاروبار سے محفوظ رکھے)۔

۱۵۳۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ عِرْضَهُ وَدِينَهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ۔

۱۵۳۵: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' زکریا' عامر شعبی' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ مذکورہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا حلال وحرام کے مابین حدود ہیں اور شبہ کی اشیاء ہیں بہت سے لوگ ان سے واقف نہیں۔ جو شخص شبہ سے بچ گیا تو وہ اپنے دین اور اپنی عزت کو سلامتی کے ساتھ لے گیا اور جو شخص شبہ میں پڑ گیا تو بالآخر وہ حرام میں بھی مبتلا ہو گیا۔

دین کا خلاصہ:

مذکورہ حدیث دراصل دین کا خلاصہ اور جوہر ہے حاصل حدیث یہ ہے کہ جو چیز شبہ میں ڈالے اس کو چھوڑ دو اور جس میں شبہ نہ ہو اس کو اختیار کرو اور مشتبہ شے کی تعریف یہ ہے کہ جس چیز کے حلال ہونے کا بھی خیال ہو اور حرم ہونے کا بھی۔ تو اس کو چھوڑ دو یہی عافیت کا راستہ ہے رسالہ گناہ بےلذت اور حیات المسلمین وغیرہ میں ایسے مسائل کی تفصیل موجود ہے۔

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي خَيْرَةَ يَقُولُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي خَيْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبَا فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ قَالَ ابْنُ عِيسَى أَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ۔

۱۵۳۶: محمد بن عیسیٰ' ہشیم' عباد بن راشد' سعید بن ابی خیرہ' حسن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) وہب بن بقیہ' خالد' داؤد بن ابی ہند' سعید بن ابی خیرہ' حسن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک دور ایسا آئے گا کہ کوئی شخص سود کھائے بغیر باقی نہیں رہے گا اور جو شخص سود نہیں کھائے گا تو اس کا دھواں یعنی سود کا اثر اس تک پہنچ جائے گا۔ ابن عیسیٰ نے کہا کہ اصل لفظ اَصَابَہٗ مِنْ غُبَارِہٖ ہے۔

سود کے بارے میں پیشین گوئی:

اس حدیث سے قیامت سے قبل ہر شخص کا کسی نہ کسی درجہ میں سود میں مبتلا ہونا واضح ہے اور سود سے متعلق تفصیلی کتاب حضرت مفتی اعظم پاکستان کی تالیف ''مسئلہ سود'' اور احقر خورشید حسن قاسمی کی تالیف ''بینک وتجارتی سود'' ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوصِي الْحَافِرَ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِي امْرَأَةٍ فَجَاءَ وَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَأَكَلُوا فَنَظَرَ آبَاؤُنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلُوكُ لُقْمَةً فِي فَمِهِ ثُمَّ قَالَ أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَى الْبَقِيعِ يَشْتَرِي لِي شَاةً فَلَمْ أَجِدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارٍ لِي قَدِ اشْتَرَى شَاةً أَنْ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِهَا بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَطْعِمِيهِ الْأُسَارَى۔

۱۵۳۷: محمد بن علاء' ابن ادریس' عاصم بن کلیب' ان کے والد' ایک انصاری شخص سے مروی ہے کہ ہم لوگ ایک جنازہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو میں نے دیکھا کہ آپ قبر کے پاس کھڑے ہوئے اور آپ قبر کھودنے والے شخص کو سکھلا رہے تھے کہ ذرا پاؤں کی جانب اور کھولو اور سر کی جانب سے اور کھولو (مراد یہ ہے کہ قبر کشادہ کرو) جب آپ فارغ ہو کر واپس تشریف لائے تو آپ کی خدمت میں کسی خاتون کی طرف سے کوئی شخص آپ کو بلانے کے لئے حاضر ہوا۔ آپ وہاں تشریف لے گئے اور آپ کے سامنے کھانا آیا۔ آپ نے کھانے میں پہلے ہاتھ بڑھایا اس کے بعد اور حضرات نے کھانے میں ہاتھ بڑھایا اور کھانا شروع کیا۔ ان حضرات نے آپ کو دیکھا کہ آپ ایک ہی لقمہ چبا رہے ہیں لیکن آپ لقمہ کو (حلق کے نیچے) نہیں اُتارتے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ گوشت ایسی بکری کا ہے جو کہ مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے۔ پھر اس خاتون نے کہلوایا یارسول اللہ میں نے مقام (نقیع) میں ایک آدمی بکری خریدنے کے لئے بھیجا تو مجھے بکری نہیں ملی پھر میں نے اپنے پڑوسی کے پاس کہلوایا کہ تم نے جو بکری خرید رکھی ہے وہ بکری تم اسی قیمت پر مجھے دے دو۔ اتفاقاً وہ پڑوسی بھی اپنے گھر میں موجود نہیں تھا۔ میں نے اس کی اہلیہ کو کہلا بھیجا اس نے میرے پاس بکری بھیج دی۔ آپ نے فرمایا یہ گوشت قیدیوں کو کھلا دو۔

مشتبہ بکری:

مذکورہ عورت نے شوہر کی اجازت کے بغیر بکری بھیجی تھی جس کا استعمال کرنا جائز نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرما دیا آپ نے وہ گوشت نہیں کھایا۔

بَابٌ فِي آكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ

باب: سود کھانے اور کھلانے کا بیان

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

۱۵۳۸: احمد بن یونس' زہیر' سماک' عبد الرحمٰن بن عبد اللہ' حضرت

حَدَّثَنَا سِمَاكٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے کھلانے والے گواہ اور اس کے لکھنے والے پر لعنت فرمائی۔

بَاب فِي وَضْعِ الرِّبَا

باب: سود معاف کرنے کے بیان

۱۵۳۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ كُلَّ رِبًا مِنْ رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ لَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ أَلَا وَإِنَّ كُلَّ دَمٍ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُ مِنْهَا دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۱۵۳۹: مسدد' ابوالاحوص' شبیب بن غرقدہ' سلیمان بن عمرو' ان کے والد' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ حجۃ الوداع میں فرماتے تھے: اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ دورِ جاہلیت کے جس قدر سود تھے وہ سب ساقط ہو گئے (ایسے تمام سود معاف کر دیئے گئے) تم صرف اپنے اصل مال لے لو نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے (مراد یہ ہے کہ نہ تو تم کسی شخص سے سود وصول کرو اور نہ کوئی شخص تم سے سود وصول کرے) اور دورِ جاہلیت کے جس قدر خون تھے وہ سب معاف ہو گئے اور ان خونوں میں سے سب سے پہلے حارث بن عبدالمطلب کا خون معاف کرتا ہوں جو کہ قبیلہ بنی لیث میں دودھ پیتا تھا اور اس کو قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے قتل کر دیا تھا۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ الْيَمِينِ فِي الْبَيْعِ

باب: خرید و فروخت میں قسم کھانے کی ممانعت کا بیان

۱۵۴۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ لِلْكَسْبِ و قَالَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۵۴۰: احمد بن عمرو' ابن وہب (دوسری سند) احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' ابن مسیب' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قسم کھانا' سامان (کے فروخت کرنے) کے لئے نفع بخش ہے اور وہ برکت کے ضائع ہو جانے کا سبب ہے۔

قسم کھا کر مال فروخت کرنا:

مراد یہ ہے کہ قسم کھانے اور حلف کرنے سے اگر چہ مال جلدی اور نفع سے فروخت ہوتا ہے لیکن چونکہ قسم کھانا دھوکہ دہی کا ذریعہ بن جاتا ہے اس لئے مال کی برکت جاتی رہتی ہے۔

بَاب فِي الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ وَالْوَزْنِ

باب: تول میں جھکتا ہوا مال دینا اور مزدوری لے کر

بِالْأَجْرِ

مال تولنے کا بیان

۱۵۴۱: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَأَتَيْنَا بِهِ مَكَّةَ فَجَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ فَبِعْنَاهُ وَثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زِنْ وَأَرْجِحْ۔

۱۵۴۱: عبیداللہ بن معاذ' انکے والد' سفیان' سماک بن حرب' سوید بن قیس ؓ سے مروی ہے کہ میں اور مخرفہ عبدی ہجر (ایک جگہ کا نام ہے) سے فروخت کرنے کیلئے کپڑا لے کر آئے۔ پھر ہم لوگ اسکو مکّہ مکرمہ میں لے کر آئے اتنے میں ہم لوگوں کے پاس نبیؐ پیدل تشریف لے آئے اور آپ نے ہم سے ایک پاجامہ کا سودا طے کیا تو ہم لوگوں نے اسکو آپ کے ہاتھ فروخت کر دیا یہاں پر ایک شخص مزدوری لے کر تول رہا تھا (یعنی وہ شخص تولنے کی مزدوری لیتا تھا) تو آپ نے اس شخص سے فرمایا تم سامان تول دیا کرو لیکن جھکتا ہوا تولا کرو۔

جھکتا ہوا تولنا:

مراد یہ ہے کہ خریدار کو سامان بجائے بالکل برابر تولنے کے' جھکتا ہوا تولا کرو تا کہ اس کے پاس کم سامان نہ جائے اگر برابر تولو گے تو اندیشہ ہے کہ اس کے پاس کم سامان نہ چلا جائے۔

۱۵۴۲: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَرِيبٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِنُ بِأَجْرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ قَيْسٌ كَمَا قَالَ سُفْيَانُ وَالْقَوْلُ قَوْلُ سُفْيَانَ۔

۱۵۴۲: حفص بن عمر' مسلم بن ابراہیم' شعبہ' سماک بن حرب' حضرت ابوصفوان بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں خدمت نبوی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کرنے سے قبل مکّہ معظمہ میں حاضر ہوا پھر انہوں نے سابقہ حدیث جیسی روایت بیان کی لیکن اس میں لفظ یَزِنُ بِالْأَجْرِ کا تذکرہ نہیں کیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس کو قیس نے بھی سفیان کی طرح روایت کیا ہے اور سفیان کی بات درست ہے۔

۱۵۴۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ لِشُعْبَةَ خَالَفَكَ سُفْيَانُ قَالَ دَمَغْتَنِي وَبَلَغَنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ كُلُّ مَنْ خَالَفَ سُفْيَانَ فَالْقَوْلُ قَوْلُ سُفْيَانَ۔

۱۵۴۳: ابن ابی رزمہ' ان کے والد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے شعبہ سے کہا کہ سفیان نے تم سے مختلف روایت بیان کی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ تم نے میرا دماغ چاٹ لیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھے یحییٰ بن معین سے پہنچا وہ بیان کرتے تھے کہ جو شخص سفیان کے خلاف کرے تو سفیان کا قول ہوگا (یعنی ان کے مخالف کا قول معتبر نہ ہوگا)۔

۱۵۴۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ سُفْيَانُ أَحْفَظَ مِنِّي۔

۱۵۴۴: احمد بن حنبل' وکیع' حضرت شعبہ سے مروی ہے کہ سفیان کی یادداشت مجھ سے زیادہ قوی تھی (یعنی وہ مجھ سے زیادہ قوی الحافظہ تھے)

بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ الْمِكْيَالُ

باب: ماپنے میں اہلِ مدینہ کا اعتبار ہے اور تولنے میں

مِكْيَالُ الْمَدِينَةِ

۱۵۴۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَزْنُ وَزْنُ أَهْلِ مَكَّةَ وَالْمِكْيَالُ مِكْيَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ الْفِرْيَابِيُّ وَأَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ وَافَقَهُمَا فِي الْمَتْنِ و قَالَ أَبُو أَحْمَدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَكَانَ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ وَزْنُ الْمَدِينَةِ وَمِكْيَالُ مَكَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَاخْتُلِفَ فِي الْمَتْنِ فِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا۔

اہلِ مَکّہ کا اعتبار ہے

۱۵۴۵: عثمان بن ابی شیبہ' ابن دکین' سفیان' حنظلہ ' طاوس' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تولنے میں اہلِ مَکّہ کا تول (معتبر ہے) اور ماپنے میں اہلِ مدینہ کا ناپ (معتبر) ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو ابواحمد اور فریابی نے اسی طرح سے سفیان سے روایت کیا ہے اور صرف متن میں ان کی موافقت ابن دکین نے کی ہے۔ ابواحمد نے ابن عمر کی جگہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کیا ہے ولید نے حنظلہ سے اس کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مدینہ کا وزن' اور مَکّہ مکرمہ کا تول (معتبر ہے) امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حدیث مالک' عطاء' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متن میں اختلاف ہے۔

بَاب فِي التَّشْدِيدِ فِي الدَّيْنِ

۱۵۴۶: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُجِيبَنِي فِي الْمَرَّتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ أَمَا إِنِّي لَمْ أُنَوِّهْ بِكُمْ إِلَّا خَيْرًا إِنَّ صَاحِبَكُمْ مَأْسُورٌ بِدَيْنِهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَدَّى عَنْهُ حَتَّى مَا بَقِيَ أَحَدٌ يَطْلُبُهُ بِشَيْءٍ۔

باب: قرض لینے کی وعید اور اسکی ادائیگی کی تاکید کا بیان

۱۵۴۶: سعید بن منصور' ابوالاحوص' سعید بن مسروق' شعبی' سمعان' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو خطاب فرمایا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا یہاں پر فلاں قوم کا وہ شخص موجود ہے؟ تو یہ سن کر کسی شخص نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ نے فرمایا فلاں قبیلہ کا کوئی شخص یہاں ہے؟ تو کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ نے فرمایا فلاں قبیلے کا کوئی شخص یہاں ہے؟ تو ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا میں حاضر ہوں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ تم نے پہلی دو مرتبہ مجھے کوئی جواب کیوں نہیں دیا؟ میں تو تم لوگوں کے ساتھ خیر خواہی کرنا چاہتا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا تمہارے قبیلہ میں سے فلاں شخص اپنے قرض کے عوض گرفتار ہے۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس شخص نے اس کا قرض ادا کیا یہاں تک کہ کوئی شخص اس شخص سے اپنا قرض مانگنے والا نہ رہا۔

مقروض کی سزا:

مذکورہ حدیث میں مقروض شخص کے قرض کے عوض گرفتار ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ مقروض شخص قرض ادا کئے بغیر جنت میں نہیں

داخل ہوگا اور قرض کی بنا پر وہ شخص جنت میں داخل ہونے سے روک دیا گیا ہے وہ شخص مقروض ہو کر مرا تھا اور اس نے ادائیگی قرض کے لئے مال نہیں چھوڑا تھا۔ آپ نے اس حدیث میں قرض کی وعید بیان فرمائی۔

ان احادیث میں بلاضرورت شرعی قرض لینے کی برائی معلوم ہوتی ہے کیونکہ قرض کی وجہ سے جنت میں داخل ہونے سے روک دیا جاتا ہے بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی نماز جنازہ نہیں پڑھاتے تھے جس کے ذمہ کسی کا قرض ہوتا۔

۱۵۴۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوبِ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِي نَهَى اللَّهُ عَنْهَا أَنْ يَمُوتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهُ قَضَاءً۔

۱۵۴۷: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' سعید بن ابی ایوب' ابوعبداللہ' حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ گناہِ کبیرہ کے بعد عند اللہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کے ساتھ ملاقات کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ یعنی کوئی آدمی قرض دار ہو کر مر جائے اور ادائیگی قرض کے لئے کچھ نہ چھوڑے۔

بلاضرورت قرض لینا:

مذکورہ حدیث سے بلاضرورتِ شرعی قرض لینے کی برائی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا اگر ضرورت کی بنا پر قرض لے لیا تو اس کی جلد ادائیگی ضروری ہے۔

۱۵۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّي عَلَى رَجُلٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأُتِيَ بِمَيِّتٍ فَقَالَ أَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا نَعَمْ دِينَارَانِ قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ۔

۱۵۴۸: محمد بن متوکل' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابوسلمہ' جابرؓ سے مروی ہے کہ اگر مقروض شخص کا انتقال ہو جاتا تو آپ اس شخص کی نمازِ جنازہ نہ پڑھتے۔ پس آپ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تو آپ نے صحابہؓ سے دریافت فرمایا کیا اس شخص پر کوئی قرض ہے؟ عرض کیا گیا: جی ہاں اسکے ذمہ دو دینار ہیں۔ آپ نے فرمایا تم لوگ اپنے دوست پر نماز (جنازہ) پڑھ لو۔ پھر ابوقتادہ انصاریؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ دینار میرے ذمہ ہو گئے یعنی وہ دینار میں ادا کر دونگا۔ تو آپ نے اس شخص کے جنازہ پر نماز پڑھی۔ پھر جب اللہ نے اپنے رسول کیلئے فتوحات کا دروازہ کھول دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں مؤمنین کا ان کی اپنی جانوں کی نسبت زیادہ حقدار ہوں تو جو شخص مقروض ہونے کی حالت میں انتقال کر جائے تو اسکا قرض ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جو شخص مال چھوڑ کر انتقال کر جائے تو وہ اسکے وارثوں کا ہے (مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ہے) تو اس شخص کے مال کو اسکے ورثاء سے حاصل کر لینگے۔

۱۵۴۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ رَفَعَهُ قَالَ عُثْمَانُ وَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ اشْتَرَى مِنْ عِيرٍ تَبِيعًا وَلَيْسَ عِنْدَهُ ثَمَنُهُ فَأُرْبِحَ فِيهِ فَبَاعَهُ فَتَصَدَّقَ بِالرِّبْحِ عَلَى أَرَامِلِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ لَا أَشْتَرِي بَعْدَهَا شَيْئًا إِلَّا وَعِنْدِي ثَمَنُهُ۔

۱۵۴۹: عثمان بن ابی شیبہ قتیبہ بن سعید' سماک' عکرمہ سے مرفوعاً مروی ہے (دوسری سند) عثمان' وکیع' شریک' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شے کی خریداری فرمائی لیکن آپ کے پاس قیمت موجود نہیں تھی۔ اس کے بعد آپ نے اس سے کو منافع کے ساتھ فروخت فرمایا اور جو منافع ہوا وہ آپ نے قبیلہ بنی عبدالمطلب کی بیوہ خواتین اور نادار لوگوں کو عنایت فرمادیا اور ارشاد فرمایا آئندہ میں کوئی شے نہیں خریدوں گا جب تک کہ میرے پاس قیمت موجود نہیں ہوگی۔

بَاب فِي الْمَطْلِ

باب: ادائیگی قرض میں تاخیر کرنے کا بیان

۱۵۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ۔

۱۵۵۰: قعنبی' مالک' ابوالزناد' اعرج' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دولت مند شخص کا ادائیگی قرض میں تاخیر کرنا ظلم ہے۔ تم لوگوں میں سے کوئی شخص حوالہ کیا جائے مالدار پر تو اسکو چاہئے کہ حوالہ قبول کرے۔

حوالہ کا مفہوم:

مراد یہ ہے کہ جس شخص میں ادائیگی قرض کی قوت ہو تو قرض ادا کرنے میں تاخیر کرنا ظلم اور گناہ ہے اور حوالہ اس کو کہتے ہیں کہ ایک شخص کے قرض کی ادائیگی دوسرے شخص کے ذمہ ڈال دی جائے کتب فقہ میں حوالہ کی تاریخ واحکام مفصل طور پر مذکور ہیں۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث کا پہلا جملہ ہے "مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ"۔ "مطل کے معنی ہیں ٹال مٹول کرنا" تاخیر کرنا یعنی ایک شخص کے ذمہ دوسرے کا قرض ہے وہ شخص غنی ہے اور اس کو قرض ادا کرنے کی طاقت ہے اس کے باوجود وقت پر قرض ادا نہیں کرتا تو اسکی طرف سے ظلم ہے اور حدیث کے دوسرے جملہ کا مطلب یہ ہے کہ قرض کا حوالہ دوسرے پر کر دیا جائے تو قرض خواہ اس کے پیچھے لگ جائے مثلاً مقروض یہ کہے کہ تم مجھ سے پیسے وصول کرنے کے بجائے فلاں سے وصول کر لینا اس حوالہ کو قبول کر لیا تو حوالہ درست ہے یا حدیث میں "حوالہ" قبول کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حوالہ شرعاً جائز ہے لیکن جمہور ائمہ کرام رحمہم اللہ کے نزدیک حوالہ ایک سہ فریقی معاملہ ہے اس میں تین فریق ہوتے ہیں اور تینوں کی رضامندی ضروری ہے۔ ایک مقروض ہے دوسرا قرض خواہ تیسرا جس پر حوالہ کیا گیا ہے جب تک یہ تینوں متفق نہ ہوں اس وقت تک حوالہ درست نہیں ہوتا لہٰذا قرض خواہ کی رضامندی بھی ضروری ہے۔ ایک مسئلہ اور جو اس حدیث سے متعلق ہے کہ حوالہ سے محیل (مقروض) بری ہو جاتا ہے یا نہیں۔ امام شافعیؒ کا مشہور قول اور امام احمدؒ کا مذہب یہ ہے کہ مقروض حوالہ کے نتیجہ میں بری ہو جاتا ہے اور قرض خواہ کو یہ حق نہیں رہتا کہ وہ آئندہ کبھی بھی اپنے قرض کا محیل (مقروض) سے مطالبہ کرے جب کہ اس پر واجب ہے کہ ہمیشہ محتال علیہ (یعنی جس پر حوالہ کیا گیا ہے) سے مطالبہ کرے لیکن امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر قرض خواہ کا حق ضائع جاتا ہو تو محیل

(مقروض) سے مطالبہ کرے گا۔حق کے ہلاک ہونے کی کئی صورتیں ہیں ایک صورت یہ ہے کہ محتال علیہ (جس پر حوالہ کیا گیا ہے) نے دین یعنی قرض کی ادائیگی کا انکار کر دیا ہے اس صورت میں بھی حق کا ضائع ہونا پایا گیا ہے تیسری صورت امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ بیان فرماتے ہیں کہ اگر قاضی اور عدالت نے محتال علیہ کو مفلس (دیوالیہ) قرار دیا تو اس صورت میں بھی ضائع ہونا مستحق ہو گیا لہٰذا مندرجہ بالا صورتوں میں سے کسی صورت کے پائے جانے کی وجہ سے ''توی'' (ضائع ہونا) مستحق ہو جائے تو اب دائن (قرض خواہ) اصل مقروض سے مطالبہ کر سکتا ہے کہ جب تم میرا قرض ادا کرو باقی زیادہ تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ہمارے موجودہ دور میں ''چیک'' بھی حوالہ ہی ہے۔مثلاً جس شخص کا بینک کے اندر اکاؤنٹ ہے وہ کسی نام پر چیک جاری کر دے کہ جا کر بینک سے رقم وصول کر لو یہ بھی جائز ہے۔

بَابٌ فِي حُسْنِ الْقَضَاءِ

۱۵۵۱: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَكْرًا فَجَائَتْهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَمْ أَجِدْ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔

۱۵۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي۔

باب: بہتر طریقہ پر ادائیگی

۱۵۵۱: قعنبی' مالک' زید بن اسلم' عطاء بن یسار' حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک چھوٹا اُونٹ بطور قرض لیا۔ جب آپ کی خدمت میں صدقہ کے اُونٹ آئے تو آپ نے اسی قسم کا اُونٹ ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صدقہ کے اُونٹوں میں تمام اُونٹ چھ چھ سال کے اچھے بڑے بڑے ہیں۔آپ نے فرمایا انہی اُونٹوں میں سے اُونٹ ادا کر دو اس لئے کہ لوگوں سے وہ لوگ بہتر ہیں جو کہ بہتر طور پر قرض ادا کریں۔

۱۵۵۲: احمد بن حنبل' یحییٰ' مسعر' محارب' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا قرض تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وہ قرض بھی دیا اور اس کے ساتھ کچھ اور بھی دیا۔

اصل قرض سے زیادہ ادا کرنا:

مسئلہ یہ ہے کہ اگر مقروض شخص کسی شرط کے بغیر بخوشی اصل سے زیادہ قرض واپس کرے تو درست ہے۔اس حدیث میں یہی نوعیت ہے۔

بَابٌ فِي الصَّرْفِ

۱۵۵۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

باب: بیع صرف کا بیان

۱۵۵۳: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' مالک بن اوس' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سونے کے بدلے سونے کا فروخت کرنا اور چاندی کے بدلے میں چاندی خریدنا

الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

سود ہے۔ مگر جب نقدا نقدی ہو اور گیہوں کے عوض گیہوں کا فروخت کرنا سود ہے مگر نقدا نقدی اور جو کے عوض جو فروخت کرنا سود ہے مگر نقدا نقدی۔

بیع صرف کی تعریف:

بیع صرف کی تعریف یہ ہے کہ سونے چاندی کو سونے چاندی کے عوض فروخت کرنا اس میں ادائیگی نقد ہے اُدھار جائز نہیں یہی حکم گیہوں کا ہے یعنی اس میں اُدھار جائز نہیں نقد ادائیگی لازمی ہے۔

بیع صرف اس کو کہتے ہیں کہ سونے کو سونے اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں فروخت کرنا اس میں نقد ادائیگی ضروری ہے ادھار جائز نہیں ورنہ سود ہو گا جائے گا۔ یہی حکم ہر مکیلی اور وزنی چیزوں کا ہے نقد در نقد ہوں اور برابر برابر ہوں تو جائز ہے۔

۱۵۵۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مُدْيٌ بِمُدْيٍ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مُدْيٌ بِمُدْيٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مُدْيٌ بِمُدْيٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مُدْيٌ بِمُدْيٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةُ أَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ وَأَمَّا نَسِيئَةً فَلَا وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْبُرِّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ وَأَمَّا نَسِيئَةً فَلَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَهِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ بِإِسْنَادِهِ۔

۱۵۵۴: حسن بن علی' بشر بن عمر' ہمام' قتادہ' ابوالخلیل' مسلم' ابوالاشعث' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا سونے کو سونے کے عوض برابر فروخت کرو چاہے وہ سونا ایک ڈلا ہو یا سکّہ دار ہو۔ اسی طرح چاندی کو چاندی کے عوض برابر فروخت کرو چاہے وہ ڈلا ہو یا سکّہ دار ہو اور گیہوں کو گیہوں کے عوض برابر فروخت کرو کہ ایک مد کو ایک مد کے عوض فروخت کرو' اسی طرح جَو کو جَو کے بدلے برابر بیچو اسی طرح کھجور کو کھجور کے عوض برابر فروخت کرو ایک مد کے عوض ایک مد اور نمک کے عوض نمک برابر فروخت کرو' ایک مد کے عوض ایک مد۔ جو شخص زیادہ لے گا یا زیادہ وصول کرے گا تو اس نے سود لیا اور سود دیا اور چاندی کے عوض سونے کو کمی زیادتی کے ساتھ فروخت کرنا مذموم (برا) نہیں جبکہ نقد ہو لیکن اُدھار ہو تو جائز نہیں اور گیہوں کو جَو کے عوض کمی زیادتی کے ساتھ فروخت کرنا مذموم نہیں جبکہ نقد ہو لیکن قرض درست جائز نہیں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو سعید بن ابی عروبہ اور ہشام دستوائی نے قتادہ' مسلمہ کے واسطہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۵۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ يَزِيدُ

۱۵۵۵: ابوبکر بن ابی شیبہ' سفیان' خالد' ابوقلابہ' ابوالاشعث' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ سے روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جب قسمیں مختلف ہو جائیں جیسے کہ سونا' چاندی کے عوض یا گیہوں' جو کے عوض میں تو جس طریقہ سے دِل چاہے فروخت کرو

وَيَنْقُصُ وَزَادَ قَالَ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ۔

مگر یہ ضروری ہے کہ معاملہ نقد ہو (یعنی قرض کا معاملہ جائز نہیں چاہے کچھ وقت کے لئے قرض کا معاملہ ہو)

بَاب فِي حِلْيَةِ السَّيْفِ تُبَاعُ بِالدَّرَاهِمِ

باب: تلوار کا قبضہ جو کہ چاندی کا ہو اس کو روپیہ کے عوض فروخت کرنا؟

۱۵۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ مَنِيعٍ فِيهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ ابْتَاعَهَا رَجُلٌ بِتِسْعَةِ دَنَانِيرَ أَوْ بِسَبْعَةِ دَنَانِيرَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا حَتَّى تُمَيِّزَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ الْحِجَارَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا حَتَّى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا قَالَ فَرَدَّهُ حَتَّى مُيِّزَ بَيْنَهُمَا و قَالَ ابْنُ عِيسَى أَرَدْتُ التِّجَارَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَانَ فِي كِتَابِهِ الْحِجَارَةُ فَغَيَّرَهُ فَقَالَ التِّجَارَةُ۔

۱۵۵۶: محمد بن عیسیٰ' ابوبکر بن ابی شیبہ' احمد بن منیع' ابن مبارک (دوسری سند) ابن علاء' ابن مبارک' سعید بن یزید' خالد بن ابی عمران' حنش' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح خیبر والے سال ایک ہار آیا جس میں سونا بھی تھا اور نگ (یعنی کسی پتھر کے مُہرے) بھی لگے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر اور ابن منیع نے بیان کیا کہ اس میں نگ تھے جو کہ سونے سے ڈھکے ہوئے تھے ایک شخص نے اس کو نو دینار یا سات دینار کے عوض خریدا تھا آپ نے ارشاد فرمایا یہ خریداری درست نہیں ہے جب تک کہ سونے کے نگوں سے الگ نہ کرلو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پتھر کے لینے کا ارادہ کیا تھا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں' یہ خریداری جائز نہیں۔ جب تک کہ سونے کو نگوں سے الگ نہ کیا جائے یہ بات سن کر اس نے وہ ہار واپس کر دیا یہاں تک کہ سونا نگوں سے الگ کر دیا گیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ محمد بن عیسیٰ کی کتاب میں اَرَدْتُ الحِجَارَۃ کے الفاظ تھے لیکن انہوں نے اس کو بدل کر تِجَارَۃ کا لفظ بیان کیا ہے۔

۱۵۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتَّى تُفَصَّلَ۔

۱۵۵۷: قتیبہ بن سعید' لیث' ابوشجاع' خالد بن ابی عمران' حنش' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ خیبر کی جنگ کے دن میں نے بارہ دینار میں ایک ہار خریدا۔ اس ہار میں سونا اور ایک نگ (لگا ہوا) تھا (یعنی وہ ہار جڑاؤ تھا) میں نے اس ہار کے سونے کو اس سے علیحدہ کرلیا تو ہار کو بارہ دینار سے زیادہ (مالیت کا) محسوس کیا۔ پھر میں نے اس بات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہار (سونے سے) علیحدہ کئے بغیر فروخت نہ کیا جائے۔

۱۵۵۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْجُلَاحِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي

۱۵۵۸: قتیبہ بن سعید' لیث' ابن ابی جعفر' جلاح' حنش' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ غزوۂ خیبر کے دن

حَنَشٌ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ نُبَايِعُ الْيَهُودَ الْأُوقِيَّةَ مِنَ الذَّهَبِ بِالدِّينَارِ قَالَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ بِالدِّينَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم یہودیوں سے خرید و فروخت کرتے تھے اور ایک دینار کے عوض ایک اوقیہ سونا یا دو تین دینار کے عوض (ایک اوقیہ سونا) کو فروخت کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کو سونے سے نہ فروخت کرو جب تک کہ وزن میں دونوں جانب برابر نہ ہوں۔

سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنا:

مراد یہ ہے کہ اگر سونے کو سونے کے عوض میں فروخت کرو تو اس میں کمی بیشی جائز نہیں۔

بَابٌ فِي اقْتِضَاءِ الذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ

باب: چاندی کے بدلے سونا لینے کا بیان

۱۵۵۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ آخُذُ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَأُعْطِي هَذِهِ مِنْ هَذِهِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رُوَيْدَكَ أَسْأَلُكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ آخُذُ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَأُعْطِي هَذِهِ مِنْ هَذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ۔

۱۵۵۹: موسیٰ بن اسماعیل' محمد بن محبوب' حماد' سماک' سعید بن جبیر' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں مقامِ نقیع میں اُونٹ فروخت کرتا تھا تو دینار کے حساب سے فروخت کرتا تھا اور ان کے بدلے میں دینار لیتا تھا یعنی میں دینار کے عوض درہم لیتا تھا اور درہم کے عوض دینار لیتا تھا۔ پھر میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف رکھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذرا توجہ فرمائیے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ میں جو مقامِ نقیع میں اُونٹ فروخت کرتا ہوں اور ان کے عوض درہم لیتا ہوں اور درہم کے حساب سے فروخت کرتا ہوں اور ان کے عوض دینار لیتا ہوں غرض درہم کے بدلے دینار اور دینار کے بدلے درہم لیتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں بشرطیکہ اس روز کے نرخ سے لوں اور تم دونوں میں جب کہ تم اس حال میں جدا نہ ہو کہ تمہارے درمیان سودا طے ہونا باقی ہو۔ (مراد یہ ہے کہ علیحدہ ہونے سے قبل معاملہ متعین اور صاف ہو جائے)۔

۱۵۶۰: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ لَمْ يَذْكُرْ بِسِعْرِ يَوْمِهَا۔

۱۵۶۰: حسین بن اسود' عبید اللہ' اسرائیل' حضرت سماک رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی سند سے اسی طرح روایت ہے لیکن جو روایت سابق میں مذکور ہے وہ زیادہ مکمل ہے اور اس میں اسی دن کے نرخ کا لفظ مذکور نہیں ہے۔

بَابٌ فِي الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ

باب: ایک جانور کو دوسرے جانور کے عوض اُدھار

نَسِيئَةً

فروخت کرنا

۱۵۶۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً۔

۱۵۶۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے بدلے جانور بطور قرض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی (یعنی زندہ جانور کو)

بَاب فِي الرُّخْصَةِ

باب: جانور کے عوض فروخت کی اجازت کا بیان

۱۵۶۲: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرِيشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْإِبِلُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ فِي قِلَاصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَأْخُذُ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ۔

۱۵۶۲: حفص بن عمر' حماد' محمد بن اسحٰق' یزید' مسلم' ابوسفیان' عمرو بن حریش رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لشکر کی تیاری کا حکم فرمایا تو اُونٹ ختم ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ صدقہ کے اُونٹوں کے پہنچنے کی شرط پر اُونٹ لے لئے جائیں۔ چنانچہ عبداللہ بن عمر خیرات کے اُونٹ آنے تک کی شرط پر دو اُونٹ کے بدلے میں ایک اُونٹ لے لیتے رہے۔

بَاب فِي ذٰلِكَ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ

باب: ایک جانور کو دوسرے جانور کے عوض نقد فروخت کرنا جائز ہے

۱۵۶۳: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى عَبْدًا بِعَبْدَيْنِ۔

۱۵۶۳: یزید بن خالد ہمدانی' قتیبہ بن سعید' لیث' ابوالزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دو غلاموں کے عوض ایک غلام خریدا۔

خلاصۃ الباب: سودی اموال میں سود کی حرمت کی علت اس کا ضابطہ یہ ہے کہ جو اموال ربویہ (سودی اموال) ہیں ان میں حرمت کی علت احناف کے نزدیک ''قدر اور جنس'' کا پایا جانا ہے۔ اگر قدر اور جنس دونوں پائے جائیں تو ان کی باہمی خرید و فروخت میں کمی بیشی بھی ناجائز وحرام ہے اور ادھار بھی ناجائز ہے اور اگر ان میں سے ایک چیز پائی جائے یعنی جنس پائی جائے اور قدر نہ پائی جائے یا قدر پائی جائے اور جنس نہ پائی جائے تو اس صورت میں کمی بیشی جائز ہے۔ لیکن ادھار ناجائز ہے مثلاً گندم کی فروخت جو کے ساتھ ہو تو اس صورت میں ایک چیز پائی جارہی ہے یعنی ''قدر'' اس لیے کہ دونوں کیلی (ماپ کر بیچی جاتی ہے) ہیں لیکن چونکہ جنس مختلف ہے اس لیے اس صورت میں کمی بیشی تو جائز ہے کہ ایک صاع گندم کو دو صاع جو کے بدلے فروخت کرنا جائز ہے لیکن ادھار ناجائز وحرام ہے بلکہ ایک ہی مجلس میں عوضین پر قبضہ کرنا ضروری نہیں ہے اسی طرح حیوان کی بیع حیوان کے ساتھ کرنے میں قدر نہیں پائی جارہی اس لیے کہ حیوان نہ کیلی ہے اور نہ موزونی ہے البتہ دونوں طرف ایک ہی جنس پائی جارہی ہے

لہٰذا ایک گائے کو دو گائیوں کے بدلے فروخت کرنا جائز ہے لیکن اس حدیث کی بنیاد پر ادھار نا جائز ہے۔

بَاب فِي التَّمْرِ بِالتَّمْرِ

باب: کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنا

۱۵۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَنَهَاهُ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُسْأَلُ عَنْ شِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ نَحْوَ مَالِكٍ۔

۱۵۶۴: عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبداللہ بن یزید، حضرت زید ابوالعیاش سے روایت ہے کہ اس نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا کہ گیہوں کو سلت کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ تو حضرت سعد نے فرمایا ان دونوں میں سے کونسا عمدہ ہوتا ہے؟ تو حضرت زید نے فرمایا: گیہوں۔ انہوں نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ آپ سے خشک کھجور کو تر کھجور کے عوض خریدنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کیا تر کھجور جس وقت خشک ہو جاتی ہے تو کم ہو جاتی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے اس بات سے منع فرمایا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو اسماعیل بن ابی اُمیہ نے بھی مالک کی طرح روایت کیا ہے۔

سلت کیا ہے؟

سلت ایک قسم کا غلّہ ہوتا ہے جو گیہوں جیسا ہوتا ہے جو کہ جو جیسا ذائقہ اور تاثیر رکھتا ہے اور مذکورہ حدیث میں فقہاء نے اختلاف کیا ہے اور جس کی تفصیل بذل المجہود وغیرہ شروحاتِ حدیث میں مفصل مذکور ہے۔

۱۵۶۵: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ أَبَا عَيَّاشٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ نَسِيئَةً قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ مَوْلًى لِبَنِي مَخْزُومٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

۱۵۶۵: ربیع بن نافع، ابوتوبہ، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابی عبداللہ، ابوعیاش، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تر کھجور کو خشک کھجور کے بدلے اُدھار فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو حضرت عمران بن انس نے بواسطہ مولیٰ بنی مخزوم اور حضرت سعد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَاب فِي الْمُزَابَنَةِ

باب: مزابنہ کا بیان

۱۵۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ

۱۵۶۶: ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن ابی زائدہ، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے اندازہ کر کے کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اسی طرح انگوروں کو (جو کہ انگور کی بیل پر ہوں) خشک انگور کے

بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا وَعَنْ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا۔

عوض فروخت کرنے سے اندازہ کر کے اور کھیت کے غلّہ کو جو درختوں پر ہو کٹے ہوئے غلّہ کے عوض انداز ہ کر کے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

بَاب فِي بَيْعِ الْعَرَايَا

باب: بیع عرایا

۱۵۶۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ۔

۱۵۶۷: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' خارجہ بن زید بن ثابت' ان کے والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے عرایا کی بیع میں خشک اور تر کھجور کو ایک دوسرے کے بدلے میں دینے کی رخصت عطا فرمائی۔

عرایا کی تعریف:

عرایا' عریہ کی جمع ہے اور عریہ کہتے ہیں کہ باغ کے کچھ درخت فقراء مساکین کو دے دیئے جائیں پھر کسی وجہ سے باغ کا مالک فقراء کو دیئے گئے درختوں کے پھلوں کا اندازہ کر کے درخت فقراء سے خرید لے اور معاوضہ میں ان کو خشک یا تر (ٹوٹے ہوئے) پھل دے دے۔ آپ نے اس کی اجازت عطا فرمائی کیونکہ اس میں فقراء مساکین کا فائدہ ہے۔ و تفسير العراية عندنا ما ذكره مالك في الموطا وهو أن يكون لرجل نخيل فيعطي رجلا منها ثمرة نخلة او نخلتين يلقطهما لعياله ثم يثقل عليه دخوله حائطه فيساء له ان يتجاوز له عنهما' الخ۔ (بذل المجهود ص ۲٤۹' ج ٤)

عرایا جمع ہے عریہ کی اور ''عریہ'' کے معنی ہیں عطیہ پہلے دور میں لوگ بعض اوقات اپنے کھجور کے درخت کا پھل پکنے سے پہلے یا کاٹنے سے پہلے کسی فقیر کو ہدیہ کر دیتے تھے اور ان سے یہ کہتے کہ اس درخت کا پھل تمہارا ہے تو فقیر اپنی تنگ دستی کی وجہ سے یہ چاہتا کہ یہ پھل جو مجھے ہبہ کیا گیا ہے ابھی مل جائے حالانکہ وہ پھل ابھی درخت پر لگا ہوا ہے یا وہ چاہتا ہے کہ اس پھل کا نفع اور اس کے عوض کوئی چیز مجھے ابھی مل جائے اس لیے وہ یہ کرتا ہے کہ درخت کا پھل کسی تیسرے آدمی کو یا تو فروخت کر دیتا ہے اور اس کو یہ کہتا ہے کہ فلاں درخت کا پھل یا کھجور تم لے لو یہ تفسیر امام احمدؒ بن حنبل کے نزدیک ہے اور لوگوں کی حاجت اور ضرورت کی بناء پر پانچ وسق تک اس کی اجازت ہے۔

امام مالکؒ ''بیع العرایا'' کی یہ تفسیر فرماتے ہیں کہ بعض اوقات باغ کا مالک اپنے باغ کے ایک درخت کا پھل کسی فقیر اور محتاج کو ہبہ کر دیتا ہے اور پھل کاٹنے کے زمانے میں باغ کا مالک اپنے بیوی بچوں کے ساتھ باغ کے اندر قیام کر لیتا ہے تاکہ وہ وہاں رہ کر پھل بھی کھائیں اور تفریح بھی کریں لیکن وہ فقیر اپنے درخت کا پھل توڑنے کے لیے صبح شام باغ میں آ جاتا ہے جس کی وجہ سے مالک اور اس کے بیوی بچوں کو پریشانی ہوتی ہے اس لیے مالک اس فقیر سے کہتا ہے کہ تم اس درخت کا پھل مجھے فروخت کر دو اور اس کے عوض مجھ سے کٹی ہوئی کھجوریں لے لو چنانچہ فقیر کٹی ہوئی کھجوریں لے کر چلا جاتا ہے امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ یہ بیع العریا ہے حنفیہ کے مسلک اور تفسیر امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی وہ تفسیر کی ہے جو امام مالکؒ نے کی لیکن اتنا فرق ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ باغ کے مالک اور فقیر کے درمیان جو معاملہ ہوا وہ صورتاً بیع ہے لیکن حقیقتاً ہبہ کی ہوئی شئی کی تبدیلی ہے کیونکہ فقیر نے اس ہبہ پر قبضہ نہیں کیا تھا اس لیے کہ قبل القبض مکمل نہیں ہوتا تو تبدیلی جائز ہے۔

۱۵۶۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا۔

۱۵۶۸: عثمان بن ابی شیبہ ابن عیینہ یحییٰ بن سعید بشیر بن یسار حضرت سہل بن ابی حثمہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کھجور کو کھجور کے بدلے میں بیچنے سے درخت پر خشک کھجور لے کر اچھے کھجور فروخت کرنے سے منع فرمایا لیکن آپ نے بیع عرایا میں اندازہ کر کے خشک کھجور کے عوض فروخت کرنے کی اجازت عنایت فرمائی تا کہ لینے والا تازہ کھجور کھا سکے۔

خشک کھجور کے عوض تازہ کھجور لینا:

مفہوم یہ ہے کہ کسی کے پاس خشک کھجوریں تھیں لیکن استعمال کے لئے تر و تازہ کھجور میں موجود نہ تھیں۔ اس شخص نے کسی سے اندازہ و تخمینہ کر کے ایک درخت کی کھجور خرید لیں لیکن خشک کھجور کے عوض۔

بَاب فِي مِقْدَارِ الْعَرِيَّةِ

باب: بیع عرایا کی مقدار

۱۵۶۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ لَنَا الْقَعْنَبِيُّ فِيمَا قَرَأَ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَاسْمُهُ قُزْمَانُ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ۔

۱۵۶۹: عبداللہ بن مسلمہ مالک داؤد بن حصین مولیٰ ابن ابی احمد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) ابوداؤد قعنبی مالک ابوسفیان فرمان مولیٰ ابن ابی احمد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کے فروخت کرنے میں رخصت عطا فرمائی بشرطیکہ وہ پانچ وسق سے کم یا پانچ وسق کے اندر ہوں (کیونکہ عموماً اس سے زیادہ کھانے کی ضرورت نہیں پڑتی)۔

بَاب تَفْسِيرِ الْعَرَايَا

باب: عرایا کی تشریح

۱۵۷۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ الْعَرِيَّةُ الرَّجُلُ يُعْرِي النَّخْلَةَ أَوْ الرَّجُلُ يَسْتَثْنِي مِنْ مَالِهِ النَّخْلَةَ أَوْ الِاثْنَتَيْنِ يَأْكُلُهَا فَيَبِيعُهَا بِتَمْرٍ۔

۱۵۷۰: احمد بن سعید ابن وہب عمرو بن حارث عبد ربہ بن سعید انصاری نے بیان کیا کہ عریہ یہ ہے کہ ایک شخص کسی شخص کو کھجور کا درخت دے یا تمام باغ میں سے ایک شخص کسی شخص کو کھجور کا درخت دے یا تمام باغ میں سے ایک یا دو درخت اپنے استعمال کیلئے مستثنیٰ کر لے پھر وہ اس درخت کو خشک کھجور کے عوض خرید لے یا اس کے عوض فروخت کر ڈالے۔

۱۵۷۱: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ الْعَرَايَا أَنْ يَهَبَ الرَّجُلُ

۱۵۷۱: ہناد بن سری عبدہ ابن اسحٰق نے بیان کیا کہ عرایا اس کو کہا جاتا ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو کچھ درختوں کے پھل ہبہ کر دے (کھانے

لِلرَّجُلِ النَّخَلاتِ فَيَشُقُّ عَلَيْهِ أَنْ يَقُومَ عَلَيْهَا فَيَبِيعُهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا۔

وغیرہ کے لئے) پھر مالک کو اس شخص کا آنا اور درختوں پر رہنا گراں گزرے تو وہ شخص مالک کے ہاتھ پھلوں کا تخمینہ لگا کر ان درختوں کے پھل خشک یا تر پھلوں کے عوض فروخت کر ڈالے۔

بَاب فِي بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

باب: پھلوں کے پکنے سے قبل اس کو فروخت کرنے کا بیان

۱۵۷۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ۔

۱۵۷۲: عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے پکنے اور اس کی بہتری کا یقین ہونے سے قبل پھلوں کے فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور آپ نے خریدنے اور فروخت کرنے والے دونوں کو منع فرمایا۔

پھل کے پختہ ہونے سے قبل فروخت کرنا:

آپ نے مذکورہ پھلوں کے فروخت کرنے والے کو فروخت کرنے اور خریدار کو خریدنے سے منع فرمایا کیونکہ اس قسم کے معاملات دونوں فریق یا کسی ایک فریق کے لئے نقصان اور جھگڑے کا سبب بنتے ہیں۔

اگر پھل ابھی درخت پر ظاہر ہی نہ ہوا تو اس کی بیع بالاتفاق حرام ہے جیسے آج کل پھل آنے سے پہلے باغات کو ٹھیکے پر دے دیا جاتا ہے اور بائع مشتری یعنی فروخت کرنے والا خریدار کو کہہ دیتا ہے کہ اس باغ میں اس سال جو پھل آئے گا وہ میں آپ کو فروخت کرتا ہوں یہ صورت ناجائز ہے اس لیے کہ یہ ایک ایسی چیز کی بیع ہو رہی ہے جو ابھی تک وجود میں نہیں آئی بلکہ معدوم ہے اس لیے اس کے جائز ہونے کوئی راستہ نہیں اس کی ایک اور بدتر صورت یہ ہوتی ہے کہ باغ کئی سال کے ٹھیکے پر دے دیتے ہیں اور باغ کا مالک خریدار سے آئندہ آنے والے پھلوں کی قیمت آج ہی وصول کر لے یہ صورت بالکل ناجائز ہے حدیث ۱۵۷۹ کی بناء پر جو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۱۵۷۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ۔

۱۵۷۳: عبد اللہ بن محمد، ابن علیہ، ایوب، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے پکنے سے قبل اس کو فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور بالی کے فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی یہاں تک کہ وہ پک جائے اور آفت سے محفوظ ہو جائے اور آپ نے فروخت کرنے والے کو فروخت کرنے سے اور خریدار کو خریدنے سے منع فرمایا۔

کچے پھل کی بیع:

مراد یہ ہے کہ درخت پر کھجور یا پھل یا بالی کے پختہ ہونے سے پہلے فروخت کرنا ناجائز ہے۔ اور اس ممانعت میں کتنی مصلحتیں پوشیدہ ہیں اس سے کاشتکار حضرات بخوبی آگاہ ہیں۔

۱۵۷۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَنَائِمِ حَتَّى تُقَسَّمَ وَعَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى تُحْرَزَ مِنْ كُلِّ عَارِضٍ وَأَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِغَيْرِ حِزَامٍ۔

۱۵۷۴: حفص بن عمر' شعبہ' یزید قریش کے آزاد کردہ غلام' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تقسیم سے قبل آنحضرت ﷺ نے مال غنیمت کو فروخت کرنے سے منع فرمایا اور آپ نے کھجور کو فروخت کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ ہر قسم کی آفت (آسمانی وغیرہ) سے محفوظ نہ ہو جائے اور آپ نے بغیر کمر بند کے نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی۔

کمر بند باندھے بغیر نماز:

مراد یہ ہے کہ اگر کمر بند کے بغیر ستر کے کھل جانے کا خوف ہو تو نماز پڑھنا ناجائز ہے اور اس صورت میں کمر بند باندھنا لازمی ہے۔

۱۵۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى تُشْقِحَ قِيلَ وَمَا تُشْقِحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا۔

۱۵۷۵: ابوبکر محمد بن خلاد' یحییٰ' سلیم' سعید بن میناء' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے پھلوں کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ تُشقح نہ ہو جائے۔ عرض کیا گیا تُشقح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا لال رنگ کے ہو جائیں اور زرد ہو جائیں اور کھانے کے لائق ہو جائیں۔ (یعنی پک جائیں)

۱۵۷۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ۔

۱۵۷۶: حسن بن علی' ولید' حماد بن سلمہ' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ممانعت فرمائی انگور کے فروخت کرنے سے جب تک کہ وہ کالے رنگ کے نہ ہو جائیں اور غلّہ فروخت کرنے سے جب تک کہ وہ پک نہ جائے۔

کچے پھلوں کی بیع:

مراد یہ ہے کہ غلّہ اور انگور جب پک جائیں تو ان کو فروخت کرنا درست ہے اور جب تک ان میں پختگی نہ آئے' ان کا فروخت کرنا درست نہیں۔

۱۵۷۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الزِّنَادِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَمَا ذُكِرَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ

۱۵۷۷: احمد بن صالح' عنبسہ' حضرت یونس سے مروی ہے کہ میں نے ابوالزناد سے معلوم کیا کہ پھل کا اس کے پک جانے اور اس کی اچھائی کی کیفیت معلوم ہونے سے پہلے فروخت کرنا کیسا ہے؟ اور اس سلسلہ میں فرمان نبوی کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عروہ بن زبیرؓ' سہل ابن ابی حثمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ قَدْ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ وَأَصَابَهُ قُشَامٌ وَأَصَابَهُ مُرَاضٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا فَلَمَّا كَثُرَتْ خُصُومَتُهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا فَإِمَّا لَا فَلَا تَتَبَايَعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ۔

سے روایت کیا ہے کہ لوگ پھل پکنے اور انکی بہتری کی کیفیت معلوم ہونے سے پہلے خریدتے بیچتے تھے لیکن جب لوگ پھل کاٹنے لگتے اور وصول کرنے کا وقت آتا تو خریدار کہتا کہ پھل پر دمان یا قشام یا مراض (پھلوں کی بیماریاں) آ گیا اور (اس وجہ سے) خریدنے والا قیمت میں کمی کرانا چاہتا تھا یا وہ بالکل قیمت ادا نہ کرنا چاہتا اور فروخت کرنے والا اس بات پر تیار نہ ہوتا۔ جب خدمت نبوی میں اس سلسلہ کے بہت سے جھگڑے پیش ہونے لگے تو آپ نے لوگوں سے بطور مشورہ ارشاد فرمایا کہ تم لوگ پھل کو فروخت نہ کیا کرو جب تک کہ اس کی بہتری کی کیفیت کا علم نہ ہو کیونکہ وہ لوگ اس سلسلہ میں بہت اختلاف و نزاعات کرنے لگے تھے۔

پھل کے پختہ ہونے سے قبل فروخت کرنا:

مذکورہ وجہ سے آنحضرت ﷺ نے پھل کے پکنے سے قبل اور اس کی پوری کیفیت بہتری معلوم ہونے سے قبل اس کی فروخت سے منع فرمایا اور حدیث کے الفاظ یعنی رمان قشام اور مراض یہ تینوں کھجور پر پیش آنے والی بیماریوں کے نام ہیں۔

۱۵۷۸: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا يُبَاعُ إِلَّا بِالدِّينَارِ أَوْ بِالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا

۱۵۷۸: اسحق بن اسماعیل' سفیان' ابن جریج' عطاء' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے پھلوں کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ ان پھلوں کی پختگی ظاہر نہ ہو جائے اور آپ نے فرمایا پھل نہ بیچا جائے مگر اشرفی اور روپے کے عوض لیکن عرایا کہ اس کا فروٹ کے عوض فروخت کرنا درست ہے۔

بَابٌ فِي بَيْعِ السِّنِينَ

باب: کئی سال پہلے درخت پر پھل فروخت کرنے کا بیان

۱۵۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ وَوَضَعَ الْجَوَائِحَ۔

۱۵۷۹: احمد بن حنبل' یحییٰ بن معین' سفیان' حمید اعرج' سلیمان' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کئی سال تک کے لئے درختوں کے پھل فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور آپ نے خریدار کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا۔

چند سال کے لئے پھلوں کی بیع سے متعلق حکم:

مراد یہ ہے کہ درخت کے پھل کئی سال تک کے لئے فروخت کرنا جائز نہیں چونکہ یہ فعل معدوم ہے اور کسی کو خبر نہیں کہ مستقبل میں درخت پر پھل آئیں گے یا نہیں اور اس طرح یہ چیز جھگڑے کا سبب بنے گی اس لئے ایسی بیع کی ممانعت فرمائی گئی۔ کتب فقہ میں اس مسئلہ کی تفصیل موجود ہے دیکھئے فتاویٰ شامی' عالمگیری وغیرہ۔

۱۵۸۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُعَاوَمَةِ وَقَالَ أَحَدُهُمَا بَيْعُ السِّنِينَ۔

۱۵۸۰: مسدد' حماد' ایوب' ابوزبیر' سعید بن میناء' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاومہ یعنی چند سال تک کے لئے درخت کے پھل فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی۔

بَاب فِي بَيْعِ الْغَرَرِ

باب: دھوکہ والی بیع

۱۵۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ زَادَ عُثْمَانُ وَالْحَصَاةِ۔

۱۵۸۱: ابوبکر وعثمان' ابن ادریس' عبیداللہ' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ کی بیع اور بیع حصاۃ کی ممانعت فرمائی۔

دھوکہ اور کنکری سے بیع:

مراد یہ ہے کہ فروخت کرنے والا خریدار سے یا خریدار فروخت کرنے والے سے اس طرح کہے کہ میں جب تمہاری طرف کنکریاں پھینکوں تو بیع ضروری ہو جائے گی یا بکریوں کے ریوڑ میں سے جس بکری پر کنکر گرے وہ بکری میری یا تمہاری ملکیت ہو جائے گی۔ آپ نے اس سے منع فرمایا۔

۱۵۸۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ أَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ وَأَمَّا اللِّبْسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ أَوْ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

۱۵۸۲: قتیبہ بن سعید' احمد بن عمرو' سفیان' زہری' عطاء' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دو قسم کی خرید و فروخت اور دو قسم کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔ خرید و فروخت کی دو قسمیں ہیں: (۱) بیع ملامسہ (۲) بیع منابذہ اور دو قسم کے کپڑے سے مراد یہ ہے کہ ایک قسم صماء یعنی انسان کے بدن پر سر سے پاؤں تک ایک ہی کپڑا لپیٹ لے اور دوسری قسم کپڑے کی یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑا اوڑھ کر گوٹ مار کر بیٹھ جائے اور شرمگاہ کھلی رہے یا شرمگاہ پر کوئی کپڑا وغیرہ نہ ہو۔

۱۵۸۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ وَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ أَنْ يَشْتَمِلَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يَضَعُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَيُبْرِزُ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ

۱۵۸۳: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' عطاء' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث مروی ہے جو کہ سابق میں مذکور ہے کہ تمام بدن پر ایک کپڑا لپیٹ لیا جائے اور اس کپڑے کے دونوں کنارے بائیں کندھے پر ہوں اور دائیں طرف کا حصہ کھلا رہے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ فروخت کرنے والا یہ کہے کہ میں جب اس کپڑے کو تمہاری طرف پھینک دوں تو بیع ضروری ہو جائے گی اور بیع ملامسہ یہ ہے کہ جب ہاتھ سے کوئی

يَقُولَ إِذَا نَبَذْتُ إِلَيْكَ هَذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَالْمُلَامَسَةُ أَنْ يَمَسَّهُ بِيَدِهِ وَلَا يَنْشُرُهُ وَلَا يُقَلِّبُهُ فَإِذَا مَسَّهُ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

چیز چھوٹ جائے تو بیع لازم ہو جائے گی۔

١٥٨٤: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ وَعَبْدِ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا۔

١٥٨٤: احمد بن صالح‘ عنبسہ‘ یونس‘ ابن شہاب‘ عامر بن سعد‘ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پھر مندرجہ بالا حدیث کی طرح سفیان‘ عبدالرزاق تمام حضرات سے اسی طرح روایت ہے۔

١٥٨٥: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

١٥٨٥: عبداللہ بن مسلمہ‘ مالک‘ نافع‘ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ کی بیع سے منع فرمایا۔

١٥٨٦: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ و قَالَ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ بَطْنَهَا ثُمَّ تَحْمِلُ الَّتِي نُتِجَتْ۔

١٥٨٦: احمد بن حنبل‘ یحییٰ‘ عبیداللہ‘ نافع‘ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت ﷺ سے اسی طریقہ پر روایت کیا ہے اور فرمایا حبل الحبلہ کا مطلب یہ ہے کہ اُونٹنی سے بچے کی ولادت ہو پھر وہ بچہ حاملہ ہو جس کی ولادت ہوئی تھی۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الْمُضْطَرِّ

باب: حالتِ مجبوری کی بیع کا بیان

١٥٨٧: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ أَوْ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ ابْنُ عِيسَى هَكَذَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ عَضُوضٌ يَعَضُّ الْمُوسِرُ عَلَى مَا فِي يَدَيْهِ وَلَمْ يُؤْمَرْ بِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ وَيُبَايِعُ الْمُضْطَرُّونَ وَقَدْ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَبَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ۔

١٥٨٧: محمد بن عیسیٰ‘ ہشیم‘ صالح ح تر بنو تمیم‘ ہم سے ابن عیسیٰ نے کہا اسی طرح ہشیم نے ہم سے بیان کیا کہ علیؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ لوگ ایک دوسرے کو کاٹ لیں گے (یعنی وہ ایک دوسرے کو اذیت پہنچائیں گے) اور جو شخص دولتمند ہوگا وہ اپنے مال کو دانتوں سے پکڑے رہے گا حالانکہ اسکو یہ حکم نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! ایک دوسرے کے ساتھ احسان کرنا نہ بھولو اور لوگ لاچاری سے بیع کریں گے حالانکہ آپ نے مجبور شخص کا مال خریدنے سے منع فرمایا اور (منع فرمایا) دھوکہ کی بیع سے اور پھلوں کے پختہ ہونے سے قبل ان کو فروخت کرنے سے۔

بَابٌ فِي الشَّرِكَةِ

باب: شرکت کا بیان

١٥٨٨: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ

١٥٨٨: محمد بن سلیمان‘ محمد بن زبرقان‘ ابوحیان‘ ان کے والد‘ حضرت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَإِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمْ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دو شریکوں کے درمیان میں تیسرا ہوتا ہوں جب تک کہ ان دونوں شریکوں میں سے ایک شریک اپنے دوسرے شریک کی خیانت نہ کرے اور جب ان دونوں میں سے کسی ایک نے خیانت کر لی تو میں ان دونوں میں سے نکل جاتا ہوں۔

بَابٌ فِي الْمُضَارِبِ يُخَالِفُ!

باب: وہ مضاربت کرنے والا جو کہ شرائط مضاربت کے خلاف کرے

۱۵۸۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ حَدَّثَنِي الْحَيُّ عَنْ عُرْوَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيَّ قَالَ أَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ دِينَارًا يَشْتَرِي بِهِ أُضْحِيَّةً أَوْ شَاةً فَاشْتَرَى شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ فَأَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ كَانَ لَوِ اشْتَرَى تُرَابًا لَرَبِحَ فِيهِ۔

۱۵۸۹: مسدد' سفیان' شبیب' حی' حضرت عروہ' بارقی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک دینار عطا فرمایا تا کہ وہ آپ کے لئے ایک قربانی (کا جانور) خریدیں۔ انہوں نے ایک دینار میں دو بکریاں خرید لیں۔ پھر ایک بکری کو ایک دینار کے عوض فروخت کیا اور ایک بکری اور ایک دینار خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے دُعا فرمائی کہ ان کی بیع میں برکت رہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت عروہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی وہ نفع حاصل کرتے۔

۱۵۹۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ هُوَ أَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ بِهَذَا الْخَبَرِ وَلَفْظُهُ مُخْتَلِفٌ۔

۱۵۹۰: حسن بن صباح' ابوالمنذر' سعید بن زید' حماد بن زید' زبیر بن خریت' ابولبید' حضرت عروہ بارقی سے اسی طرح پر روایت ہے صرف (ان دونوں روایات میں) الفاظ کا فرق ہے۔

۱۵۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ مَعَهُ بِدِينَارٍ يَشْتَرِي لَهُ أُضْحِيَّةً فَاشْتَرَاهَا بِدِينَارٍ وَبَاعَهَا بِدِينَارَيْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرَى لَهُ أُضْحِيَّةً بِدِينَارٍ وَجَاءَ بِدِينَارٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَصَدَّقَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَدَعَا لَهُ أَنْ يُبَارَكَ لَهُ فِي تِجَارَتِهِ۔

۱۵۹۱: محمد بن کثیر العبدی' سفیان' ابوحصین' شیخ مدنی' حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دینار دے کر بھیجا کہ وہ آپ کے لئے قربانی کی خریداری کریں تو انہوں نے ایک دینار میں قربانی خرید لی پھر اس قربانی کے جانور کو دو دینار میں فروخت کیا اور پھر جا کر ایک دینار میں قربانی کا جانور خرید لیا اور ایک دینار بچا کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آپ نے اس دینار کو صدقہ فرما دیا اور ان کی تجارت کے لئے برکت کی دُعا فرمائی۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَتَّجِرُ فِي مَالِ الرَّجُلِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ

۱۵۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ فَرْقِ الْأَرُزِّ فَلْيَكُنْ مِثْلَهُ قَالُوا وَمَنْ صَاحِبُ فَرْقِ الْأَرُزِّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْغَارِ حِينَ سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ اذْكُرُوا أَحْسَنَ عَمَلِكُمْ قَالَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرْقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا أَمْسَيْتُ عَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُهُ لَهُ حَتَّى جَمَعْتُ لَهُ بَقَرًا وَرِعَائَهَا فَلَقِيَنِي فَقَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَذَهَبَ فَاسْتَاقَهَا۔

باب: کسی شخص کے مال میں اس کی اجازت کے بغیر نیک نیتی سے تجارت کرنا

۱۵۹۲: محمد بن علاء' ابواُسامہ' عمرو بن حمزہ' سالم بن عبداللہ' ان کے والد حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ تم لوگوں میں سے جو شخص چاہے کہ وہ اس شخص جیسا ہو جائے کہ جس کے پاس فرق (پیمانہ) چاول تھے تو ہو جائے۔ یہ سن کر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ کیا واقعہ ہے۔ آپ نے حدیثِ غار بیان فرمائی جب ان لوگوں پر پہاڑ گر گیا (غار کے منہ پر) تو ان لوگوں نے کہا ہم لوگوں میں سے ہر ایک شخص اپنا اچھا عمل اور نیک کام بیان کرے (تاکہ عذاب سے نجات ملے) تو تیسرے شخص نے بیان کیا کہ اے اللہ آپ جانتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے ایک فرق پر مزدوری کرائی تھی جب شام کا وقت ہوا تو میں اس شخص کو اس کی مزدوری دینے لگا تو اس نے مزدوری نہیں لی اور ویسے ہی چل دیا میں نے اس شخص کے چاولوں سے کھیتی کی اور اس میں اضافہ کرتے کرتے اس سے کئی بیل اور چرواہے جمع کر لئے اس کے بعد وہ شخص آیا مجھ سے ملا اور کہنے لگا لاؤ میرا حق مجھے دے دو۔ میں نے کہا جاؤ اور اپنے بیلوں اور چرواہوں کو لے لو وہ شخص گیا اور اپنے جانوروں اور چرواہوں کو لے گیا۔

بَاب فِي الشَّرِكَةِ عَلَى غَيْرِ رَأْسِ مَالٍ

۱۵۹۳: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ فِيمَا نُصِيبُ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِئْ أَنَا وَعَمَّارٌ بِشَيْءٍ۔

باب: بغیر لاگت کے شرکت کرنے کا بیان

۱۵۹۳: عبیداللہ بن معاذ' یحییٰ' سفیان' ابواسحٰق' ابوعبیدہ' عبداللہؓ سے مروی ہے کہ میں عمارؓ اور سعدؓ ایک دوسرے کے ساتھ غزوۂ بدر میں حاصل ہونے والے مال (جو ابھی تک ملا نہ تھا) میں شریک ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدی لے کر آئے اور حضرت عمار اور میں کچھ نہ لائے۔ (شرعاً بغیر سرمایہ لگائے بھی محنت میں شرکت کرنا درست ہے)۔

بَاب فِي الْمُزَارَعَةِ

۱۵۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ

باب: زمین کو بٹائی پر دینے کا بیان

۱۵۹۴: محمد بن کثیر' سفیان' عمرو بن دینار' ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم لوگ زمین کو بٹائی پر دینے کو برا نہیں سمجھتے تھے یہاں تک ہم

يَقُولُ مَا كُنَّا نَرَى بِالْمُزَارَعَةِ بَأْسًا حَتَّى سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا فَذَكَرْتُهُ لِطَاوُسٍ فَقَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا وَلَكِنْ قَالَ لَأَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَرْضَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرَاجًا مَعْلُومًا۔

لوگوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے زمین کو بٹائی پر دینے سے منع فرمایا تو میں نے یہ بات طاؤس سے بیان کی۔ انہوں نے بیان کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے زمین کو بٹائی پر دینے سے منع نہیں فرمایا بلکہ آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنی زمین کسی کو کھیتی کرنے کیلئے (بغیر کرائے کے) دیدے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ زمین پر کھیتی کرنے کا کرایہ وصول کرے۔

۱۵۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ الْمَعْنَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا أَتَاهُ رَجُلَانِ قَالَ مُسَدَّدٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ اتَّفَقَا قَدِ اقْتَتَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ هَذَا شَأْنَكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ زَادَ مُسَدَّدٌ فَسَمِعَ قَوْلَهُ لَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ۔

۱۵۹۵: ابوبکر' ابن علیہ (دوسری سند) مسدد' بشر' عبدالرحمٰن' ابوعبیدہ' ولید' حضرت عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مغفرت فرمائے اللہ کی قسم میں ان سے زیادہ حدیث کو سمجھتا ہوں۔ مسدد کی روایت میں ہے کہ یہ دونوں انصاری تھے۔ پھر دونوں راوی ایک جیسی بات نقل کرتے ہیں کہ دو شخص آئے تھے جن میں لڑائی ہوگئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگوں کی یہ حالت ہے تو تم لوگ زمین کو کرائے پر نہ دیا کرو۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بس یہی بات سن لی کہ زمین کو کرائے پر یا محصول پر نہ دیا کرو (اور روایت کر دیا)۔

۱۵۹۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَبِيبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ بِمَا عَلَى السَّوَاقِي مِنَ الزَّرْعِ وَمَا سَعِدَ بِالْمَاءِ مِنْهَا فَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ وَأَمَرَنَا أَنْ نُكْرِيَهَا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ۔

۱۵۹۶: عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' ابراہیم' محمد بن عکرمہ' حضرت عبدالرحمٰن' سعید بن مسیّب' حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ زمین کو محصول پر دیتے تھے اتنی پیداوار کے عوض جو نالیوں کے کناروں پر ہو اور جس کے اُوپر خود بخود پانی پہنچ جائے تو آنحضرت ﷺ نے ہم لوگوں کو اس بات سے ممانعت فرمائی اور زمین کو سونے یا چاندی کے عوض کرایہ پر دینے کا حکم فرمایا۔

۱۵۹۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ كِلَاهُمَا عَنْ رَبِيعَةَ وَاللَّفْظُ لِلْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ

۱۵۹۷: ابراہیم بن موسیٰ رازی' عیسیٰ' الاوزاعی (دوسری سند) قتیبہ بن سعید' ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن' حضرت حنظلہ بن قیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زمین کو سونے چاندی کے عوض کرائے پر دینے کے بارے میں سوال

رَافِعَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ بِمَا عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَأَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَأَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلَكُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلَكُ هَذَا وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هَذَا فَلِذَلِكَ زَجَرَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَضْمُونٌ مَعْلُومٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَحَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ أَتَمُّ وَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ رَافِعٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ نَحْوَهُ۔

کیا تو انہوں نے یہ جواب دیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لوگ پانی کے بہاؤ اور نالوں کے کناروں اور کھیتی کے مقامات پر زمین کرائے پر دیتے تھے تو کبھی تو یہ ضائع ہو جاتا اور وہ صحیح سلامت رہتا اس کے علاوہ لوگوں میں اور محصول کا رواج نہیں تھا' اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور جو شے محفوظ ہو اس میں کچھ حرج نہیں۔ ابراہیم کی روایت مکمل ہے۔ قتیبہ نے عن حنظلہ عن رافع کہا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید کی اسی طرح حنظلہ سے روایت ہے۔

١٥٩٨: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ أَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ۔

١٥٩٨: قتیبہ بن سعید' مالک' ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن' حنظلہ بن قیس سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کو کرائے پر دینے سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ (یعنی کاشت کرنے کیلئے) پھر حنظلہ نے بیان کیا کہ اس نے رافع سے دریافت کیا کہ اگر سونا چاندی کے عوض کرائے پر زمین دی جائے (تو کیسا ہے؟) انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

دو قسم کی زمینیں: مطلب یہ ہے کہ جس وقت سیلاب آتا تو جو زمین نشیب میں ہوتی یا نہروں' دریاؤں کے کنارہ پر واقع ہوتی تو وہ پانی میں ڈوب جاتی اور اُونچائی والی زمین محفوظ رہتی اور جب خشکی کا موسم ہوتا تو نشیبی زمین ٹھیک رہتی اور اُونچائی والی خراب ہوتی :الماذیانات بالذال المعجمة المكسورة مايل المياه وقيل ما ينبت على حافتى مسيل المياه و اقبال جمع قبل راس الجبل اى روس الجد اوّل' الخ (بذل المجهود ص : ٢٥٦' ج ٤)

خلاصۃ الباب: اس باب میں اور اس کے بعد آنے والے ابواب میں زمین کو کاشت یا زراعت کے لیے کرایہ پر دینے کے جواز اور عدم جواز کے بارہ میں احادیث ذکر کی گئی ہیں۔ ان سب کی ترتیب وار تفصیل ان شاء اللہ جلد سوم کے ابتداء میں ذکر کروں گا یہاں فقط ایک صورت کا ذکر کروں گا کہ مالک پیداوار کا ایک مناسب حصہ اپنے لیے مقرر کر لے کہ جتنی پیداوار ہوگی اس کا چوتھائی حصہ یا تہائی حصہ میں لوں گا اور باقی دو تہائی یا تین چوتھائی تمہارا ہوگا اس صورت کو مزارعة بالا الثلث او بالربع بامزارعة باطعته المشاعة کہتے ہیں' اس کے جائز یا ناجائز ہونے میں اختلاف ہے۔ جمہور ائمہ کرام رحمہم اللہ اس کو جائز کہتے ہیں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ صورت علی الطلاق ناجائز ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال احادیث باب سے ہے جو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں جن میں نبی ﷺ نے بٹائی پر زمین دینے سے منع فرمایا بلکہ آئندہ باب (جلد سوم) میں تو مخابرہ پر سخت وعید سنائی۔ تفصیل ان شاء اگلی جلد کے ابتدائی ابواب میں درج کروں گا۔ (علوی)

بحمد اللہ سنن ابوداؤد شریف کے پارہ نمبر :٢١ کا ترجمہ مکمل ہوا اور اسی پر جلد دوم کا خاتمہ ہوا۔ فالحمد لله على ذالك